جلد اول

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا

الموسومہ کہ ترجمہ ملفوظات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیان رضی اللہ عنہ

الدر المنظوم

فی ترجمۃ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمایش زبدۃ السالکین جناب سید نور الحسن خان صاحب مجددی آفاقی سلمہ الخالق

در مطبع انصاری واقع دہلی باہتمام

مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

سنہ [illegible]

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا

جلد اول

اردو ترجمہ ملفوظات فیض آیات حضرت سید جلال الدین صاحب

مخدوم جہانیاں رضی اللہ عنہ کے

الدر المنظوم

فی ترجمۃ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمایش زبدۃ السالکین خلاصۃ المخلصین جناب سید نور الحسن

خانصاحب مجددی آفاقی سلمہ اللہ تعالی

در مطبع انصاری واقع دھلی

باداره مولوی محمد عبد المجید

حلیہ طبع پوشید

سنہ ۱۳۰۹ ہجریہ

نبویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی افضالہ ثم الصلوٰۃ علی النبی وآلہ
وصحبہ الذین صاروا خلفا من بعدہ لہ ونالوا شرفا

حمد وثنا کے لائق وہی ارحم الراحمین ہے جسنے بمقتضائے رحمت عامہ ورافت تامہ
آدم ابو البشر کو اپنے اسمائے حسنے وصفات علیا کا مظہر بنایا لم یکن شیئا مذکورا
کی حضیض سے اٹھا کر فجعلناہ سمیعا بصیرا کے اوج پر پہونچایا نفخت فیہ من
روحی کا اعزاز امتیاز بخشا وعلم آدم الاسماء کلھا کا تاج سر پر رکہا ثم عرضہم
علی الملائکۃ کی مجلس مین فضیلت علم کا اظہار فرمایا انی اعلم ما لا تعلمون کے
اجمال کا فی الجملہ پتا دیا انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے مسند پر متمکن کیا اسکن
انت وزوجک الجنۃ کا محل رہنے بسنے کو دیا فکلا منہا رغدا حیث شئتما
کا اذن عام عطا فرمایا اس امر عام کو ولا تقربا ھذہ الشجرۃ کے نہی خاص
سے مقید کیا پہر بمقتضائے حکمتہائے گوناگون وشیونات بوقلمون فاکلا منہا
کا ظہور ہوا پہر اھبطا منہا کے خطاب سے انکو مشرف فرما کے سرزمین ہند کو

اُنکے قدوم فیض لزوم سے شرف بخشا خلافت و نبوت کا منصب عطا فرمایا اور حسب ضرورت و حکمت وقتاً فوقتاً اُنکے اولاد امجادت انبیاء و رسل کو پیدا کیا اور سلسلۂ ارسال رسل کو جاری ساری رکہا تاکہ بندے پستی جہل و نادانی حیوانی سے نکلکر بلندی علم و دانائی و کمال انسانی پر پہونچین تحصیل معاش و معاد کے اسباب کا ملکہ باحسن اسلوب و طرز مرغوب حاصل کرین پہر اس سلسلے کو سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ پر ختم فرمایا سارے کمالات انبیاے سابقین کے آپ کی ذات اقدس آیات مین رکہی اور اُنکے سوا اور بہت کمال آپ کو عطا کئے ؎

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛

شریعت سمحۂ سہلۂ بیضا آپکو عطا کی اگلی امتو نپر جو سختیان تہین اُنکو آپکی امت مرحومہ سے دور کردیا اسلیئے آپکو ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا خطاب عنایت فرمایا آپ کے دین قویم سے سارے ملل و نحل کو منسوخ ٹہیرایا اب قیامت تک نہ آپکے سوا کوئی نبی ہے نہ اسلام کے سوا کوئی دین ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور کریمۂ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ اسکی دلیل ہے پہر آپکے بعد خلفاے راشدین و ائمہ مہدیین رضی اللہ عنہم اجمعین کے واسطے سے شجر اسلام کو اطراف واکناف عالم مین برگ و بار بخشا آفتاب توحید و ماہتاب سنت کو چمکایا شرک و بدعت کے ظلمت کو صفحۂ عالم

ایک تو سید جلال الدین معروف مخدوم جہانیان جہان گشت دوسرے سید
صدر الدین مشہور شیخ راجو قتال جو کہ اپنے بڑے بہائی مخدوم مرقوم کے خلیفہ
ہوے حضرت مخدوم جہانیان نے اول خدمت مین شیخ رکن الدین نبیرہ
شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہما کی تربیت پائی پیران سہروردکا
خرقہ پہنا بعد اسکے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہوے وہانکے اکثر مشائخ کی صحبت
پائی جب مدینہ منورہ مین گئے تو واسطے زیارت کے روبروے روضۂ نبوی
کے حاضر ہوے وہان کے لوگون نے منع کیا کہ بیوقت ہے تم لوٹ جاؤ سید
جلال مین آکر کہڑے رہے اور کہا السلام علیک یا جدی لوگ مجہے آنے
نہین دیتے ہین روضۂ مبارک سے جواب آیا کہ علیک السلام یا ولدی ے
چہوڑ دو اور اسکو آنے دو اور مانع مت ہو کیونکہ میرا فرزند ہے مجاور لوگ اس
بات کے سننے سے تعظیم پیش آئے مدینۂ منورہ کے بعض بزرگون نے حضرت مخدوم
کے صحبت مین تربیت پائی بعد معاودت کے مدینۂ مقدسہ سے حضرت علاء الحق
کے خدمت شریف مین بنگالہ کو تشریف لے گئے واسطے خاطرداری شیخ قطب عالم
کے چند روز وہان توقف فرمایا انسے نعمتین حاصل کین حضرت مخدوم کو یاحی
یا قیوم کا عمل یاد تہا آپکا مقبرۂ منور اچہ شریف مین ہے آولاد آپکی بہت ہوئی
سید شمس سید ماہ سید ... الدین سید بدر الدین انکی قبرین سکر بہکر ملک سندہ
زین سادات بخاری غزنہ و غور و کابل و لاہور و بنگالہ و دکن و قنوج و اوچہ

ملا
شل حضرت
السلام ... رضی اللہ عنہ
شیخ علی ...
عبد اللہ ...
شیخ ... قدس سرہ
۱۲

وسیان دوآب و پنجاب و دہلی و آگرہ مین آباد ہین تعل محمد قطبی نے ملفوظ قطبیہ مین
ذکر کیا ہے کہ اقلیم ہندوستان کی سرکار و صوبجات سے کوئی سرکار و صوبہ سادات
بخاری سے خالی نہین ہے یہ لوگ مثل آفتاب کے ہین انتہی حضرت مخدوم قدس
سرہ کے فضائل و مناقب جید و بیشمار ہین علمائے آپکے حالات و اوصاف مین
کتب مستقل تالیف کئے ہین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اخبار الاخیار مین آپکا ترجمہ خوب تحریر فرمایا ہے چونکہ جامع العلوم جنکا یہ ترجمہ
ہے خود آپ کے کمالات و علوم کا بیان و شرح ہے اسلئے یہان صرف بیان
نسب شریف پر اقتصار کیا گیا اما بعد خاکسار **ذوالفقار احمد نقوی**
عفا عنہ اللہ القوی عرض پرداز ہے کہ **سید علاء الدین علی بن سعد**
حسینی رحمۃ اللہ علیہ مؤلف جامع العلوم سنہ ہجری مین حضرت مخدوم قدس
سرہ کے مرید ہوئے جس وقت کہ دہلی شریف مین تشریف لائے پھر اوچہ شریف کو
واپس گئے سید موصوف کو خیال ہوا کہ مرید جب تک پیر کی صحبت مین ایک مدت
نہ رہے تب تک اسکی ارادت کامل نہین ہوتی ہے اسلئے قصد کیا کہ اوچہ شریف
کو جائین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت مین رہین فیض صحبت حاصل کرین اس قصد
مین تھے کہ حضرت مخدوم قدس سرہ کو سنہ ہجری مین رونق بخش دہلی شریف
ہوئے قریب دس مہینے کے اقامت کا اتفاق ہوا سید موصوف نے اس مدت
کو غنیمت بارد ہ سمجھا شب و روز اپنے پیر و مرشد کی خدمت مین رہے اچھی طرح

فیض صحبت حاصل کیا اور ملفوظات پیر کو لکھا چنانچہ اسکی تفصیل خود اُنھون نے
دیباجہ کتاب مین کی ہے اب مین اُنکی حسب وصیت دیباجے کو بلفظہ نقل کرتا ہون
تاکہ تحریر ملفوظ کی کیفیت پوری پوری معلوم ہوجاے اور حق اداے وصیت سے
بھی عہدہ برائی ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی سلکنی بسمت
ارادۃ المخدوم بارادتہ وقضائہ ورزقنی صحبۃ المخدوم وجعلنی من اصحابہ
ورفقائہ وشرفنی تشریف جائزۃ بکمال لطافہ واحسانہ والائہ ووفقنی تالیف
الفاظہ علی من نطق اقوالہ واحوالہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید الثقلین
والہ اما بعد فیقول العبد الفقیر المؤلف الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی ابو عبد اللہ
علاء الدین علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی من کلام شیخہ و
استاذہ قطب العالم والعالمین واسوۃ السالکین والعارفین الا وھو السید
الجید الکامل المکمل الواصل الموصل الی المغنی ابو عبد اللہ جلال الدین
حسین بن احمد الحسینی البخاری ادام اللہ بقاءہ وزاد عمرہ وافاض علینا و
علی العالمین فتحہ وفتوحاتہ ہر چند کہ باشد بعد حمد خدا و ندو صلوۃ مصطفے صلے اللہ
تعالی علیہ میگوید بندہ ضعیف فقیر مولف مذکور از کلام شیخ خود مذکور بملازمۃ صحبتہ
وفقہ اللہ تعالی ازان افتاد و این فقیر دیدہ بود در بعض رسالہ من وصل الی الشیخ
واقام عندہ اسبوعا او عشرۃ ایام متواترا یکون زائرا ولا یکون مریدا یعنی
ہر کہ پیوند کند بشیخ و باشد او یک ہفتہ و یا دہ روز متواتر یعنے پیاپی زائر باشد مرید نباشد

بیچارہ کسی کہ این ہم حاصل نکرد او ادعوی دیگر چرا میباشد بنا برین خواستم در اُچہ مبارک
روم و صحبت پیر بزرگوار خود حاصل کنم در زمرہ مریدان در آیم بکرم حق تعالی ہم درین
عزم بودم کہ قدم مبارک شان شہر دہلی را مشرف گردانید صد ہزار شکر مر حضرت حق را
و بادشاہ مطلق را بجا آوردم و شرف ملازمت صحبت مراد حاصل کردم قولہ علیہ السلام
ان اللہ تعالی ملکا یسوق الاھل الی الاھل اذا اراد اللہ تعالی بعبد خیرا یسوق
اھل الخیر الیہ او یسوقہ الی اھل الخیر فیر شدہ و بارہا از زبان گہر افشان سماع
دارم لا اعتبار لاخذ الخرقۃ وانما الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنے اعتبار نیست مر
گرفتن خرقہ را بلکہ اعتبار مر گرفتن صحبت پیر ست **ایضا** میفرمودند امام حسن
نوری نور اللہ مرقدہ میگوید ایاکم والعزلۃ فان العزلۃ مقارنۃ الشیطان وعلیکم
بالصحبۃ فان الصحبۃ رضاء الرحمن قولہ تعالی یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و
کونوا مع الصادقین ای صحبۃ الصالحین ھم قوم لا یشقی جلیسھم من اھتدی
بھم اھتدی ومن انکرھم ضل واعتدی وقولہ ایاکم ای احذروا یعنے حذر
کنید از گوشہ نشستن کہ گوشہ نشستن پیوستن بشیطان ست وقولہ وعلیکم بالصحبۃ
ای الزموھا یعنے لازم گیرید صحبت پیر را کہ صحبت خوشنودی رحمن ست زیرا کہ خدا تعالی
در قرآن امر کرد کہ اے مومنان بترسید از خدا و باشید با صادقان آیشان گروہے
اند کہ بدبخت نشود ہمنشین ایشان قولہ فان الصحبۃ خیر من العزلۃ زیرا نچہ رسول
علیہ السلام فرمود المؤمن الذی یخالط الناس و یحمل اذاھم خیر من الذی لا

فیض صحبت حاصل کیا اور ملفوظات پیر کو لکھا چنانچہ اسکی تفصیل خود اُنھون نے
دیباجہ کتاب مین کی ہے اب مین اُنکی حسب وصیت دیباجے کو بلفظہ نقل کرتا ہون
تاکہ تحریر ملفوظ کی کیفیت پوری پوری معلوم ہو جاے اور حق اداے وصیت سے
بھی عہدہ برائی ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی سلکنی بسمت
ارادۃ المخدوم بارادتہ وقضائہ ورزقنی صحبۃ المخدوم وجعلنی من اصحابہ
ورفقائہ وشرفنی تشریف جائزۃ بکمال لطافہ واحسانہ والائہ ووفقنی تالیف
الفاظہ علی من نطق اقوالہ واحوالہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید الثقلین
والہ اما بعد فیقول العبد الفقیر المؤلف الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی ابو عبداللہ
علاء الدین علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی من کلام شیخہ و
استاذہ قطب العالم والعالمین واسوۃ السالکین والعارفین الا وھو السید
الجید الکامل المکمل الواصل الموصل الی المغنی ابو عبداللہ جلال الدین
حسین بن احمد الحسینی البخاری ادام اللہ بقاءہ وزاد عمرہ وافاض علینا و
علی العالمین فتحہ وفتوحاتہ ہر چیزیکہ باشد بعد حمد خداوند وصلوۃ مصطفے صلے اللہ
تعالی علیہ میگوید بندہ ضعیف فقیر مؤلف مذکور از کلام شیخ خود مذکور بملازمۃ صحبتہ
وفقہ اللہ تعالی از آن افتادہ این فقیر دیدہ بود و بعض رسالہ من وصل الی شیخ
واقام عندہ اسبوعا او عشرۃ ایام متواترا یکون زائرا ولا یکون مریدا یعنی
ہر کہ پیوند کند بشیخے و باشد او یک ہفتہ یا دہ روز متواتر یعنے پیاپی زائر باشد مرید نباشد

بیچارہ کسی کہ این ہم حاصل نکرد و اوادعوی دیگر حرامست بنا برین خواستم ورائچہ مبارک
روم و صحبت پیر بزرگوار خود حاصل کنم و در زمرہ مریدان در آیم بکرم حق تعالی ہم درین
عزم بودم کہ قدم مبارک شان شہر دہلی را شرف گردانید صد ہزار شکر مر حضرت حق را
و بادشاہ مطلق را بجا آوردم و شرف ملازمت صحبت مراد حاصل کردم قولہ علیہ السلام
ان اللہ تعالی ملکا یسوق الاھل الی الاھل اذا اراد اللہ تعالی بعبد خیرا یسوق
اھل الخیر الیہ او یسوقہ الی اھل الخیر فیر شدہ و بارہا از زبان گہر افشان سماع
دارم لا اعتبار لاخذ الخرقۃ وانما الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنے اعتبار نیست مر
گرفتن خرقہ را ابلا اعتبار مر گرفتن صحبت پیرست **ایضا** میفرمودند امام حسن
نوری نور اللہ مرقدہ بگو ییدایاکم والعزلۃ فان العزلۃ مقارنۃ الشیطان وعلیکم
بالصحبۃ فان الصحبۃ رضاء الرحمن قولہ تعالی یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و
کونوا مع الصادقین ای صحبۃ الصالحین ھم قوم لا یشقٰی جلیسھم من اھتدے
بھم اھتدی و من انکرھم ضل واعتدیٰ و قولہ ایاکم ای احذروا یعنے حذر
کنید از گوشہ نشستن کہ گوشہ نشستن پیوستن بشیطان ست و قولہ وعلیکم بالصحبۃ
ای الزموھا یعنے لازم گیرید صحبت پیر را کہ صحبت خوشنودی رحمن ست زیرا کہ خدای تعالی
در قرآن امر کرد کہ اے مومنان بترسید از خدا و باشید با صادقان آیشان گروہے
اند کہ بدبخت نشود ہمنشین ایشان قولہ فان الصحبۃ خیر من العزلۃ زیرا نچہ رسول
علیہ السلام فرمود للمؤمن الذی یخالط الناس و یحمل اذاھم خیر من الذی لا

بخالط یعنے مومن کہ بیامیزد با مردمان وتحمل کند بر نجانیدن ایشان بہترست از
مومنی کہ نیامیزد زیرانچہ ہر کہ با مردمان بیامیزد و امر معروف کند ونہی منکر کند بعضے
قبول کنند وبعضے ابا آرند پس اورا رنجے حاصل شود وتحمل کند اورا دو ثواب باشد
یکے از امر معروف ونہی منکر دوم از تحمل وعزلت ذکر را زیادہ رہاند وصحبت ذکر را
یاد دہاند وعزلت پندار آرد وصحبت انکسار قولہ علیہ السلام الصحبۃ توثر یعنے صحبت
موثرست ہر چونکہ باشد نیک یا بد لاسیما صحبۃ الشیخ خاصۃ صحبت پیر خود کہ بیصحبت
بدان نرسد و ازین صحبت نہ ہر صحبت مرادست بلکہ جلوس جلیس صالح مرادست
چنانکہ شیخ عوارف گفتہ است وحدۃ المرء خیر من جلیس السوء عندہ
وجلوس الخیر خیر من قعودہ وحدہ یعنی تنہائی مردم را بہترست از نشستن
نزدیک یار بد ونشستن نزدیک یار نیک بہترست از نشستن جاے نیک بتنہائے
ولھذا الصحابۃ رضوان اللہ علیھم اجمعین صحبوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واخذ وافوائدہ ورووا روایتہ وسموا صحابتہ چون التزام صحبت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کردند وفوائد گرفتند وراوی روایت شدند بدین خطاب مشرف
گشتند قولہ علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ای باقوالھم
وافعالھم قولہ تعالی وبالنجم ھم یھتدون یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرمود یاران من بمانند ستارگان اند ہر کدام ازین صحابہ اقتدا کنید راہ
بیابید وبالنجم الف و لام جنس ست یعنے بستارگان روندگان قافلہ شب راہ

بیابند وگم نکنند از شہر این بمدت ده ماه از استقبال ستہ ششم ربیع الآخر روز یکشنبہ تا غایت ہفدہم محرم روز سہ شنبہ سنۃ اثنین و ثمانین وسبعمائۃ بشرف ملازمت صحبت مخدوم جہانیان حاصل شد الحمد للہ علی ذٰلک و دو اعتکاف اربعین تجدید کرده آمد یکے اربعین ماه رمضان و دوم اربعین موسی علیہ السلام چنانکہ فوائد آن در محل آن گفتہ آید ان شاء اللہ تعالی وجمع کردن ملفوظ مبارک ابعد عنایت حق جل وعلا ازان افتاد که این فقیر دیده بود که بعضے مریدان ملفوظ پیران خود جمع کرده و دیگر آنکہ ہر کسے از علما و فقہا تصنیفے و تالیفی دارند پس خواستم تصنیفے و تالیفے جمع کنم ہیچ تالیفے بہتر از ملفوظ ندیدم و در جمع کردن آن جد و اجتہاد سخت کردم چنانکہ یاران نزدیک میدانند منتظر مے بودم تا از زبان مبارک سہ بیرون آید از ادر قلم آرم چنانکہ مرغ گرسنہ منتظر طعمہ مے باشد چونکہ خدمت قطب عالم در ہر علم متبحر و متکلم بودند از ہر علم جمع کردم برین فہرست علوم۔

علم قرات	علم تفسیر	علم احادیث	علم فقہ	علم اصول فقہ	علم فتاوی
علم احکام	علم کلام	علم معانی	علم خلاف ای عقائد	علم منطق	علم نحو
علم صرف	علم لغت	علم عروض	علم فضل	علم فرائض	علم حکمت
علم طب	علم نجوم مقداریکہ فریضہ است برای شناختن اوقات نماز				علم مناظره
علم دراست	علم معیشت	علم سلوک	علم توحید	علم معرفت	علم استدلال
علم مشاہده	علم اصول	علم اخلاق	علم احسان	علم تحمل	علم صفت سالک

شفقت بیست
غذار ... باید
... مصحبت ...
... بر ... ار ...
از زبان ... نفعہ
... وداز ... جمع

علم لباس	علم تعویذ	علم دعوات ادعیه	علم اسمای اعظم و شرح آن		علم تربیت
علم ارشاد	علم تزکیه	علم تصفیه	علم مقامات	علم ترغیب	علم تحریض
علم اجتهاد	علم مذاهب	علم تخصیص	علم روایت	علم املاء	علم مشاور
علم اجازت	علم کفایت	علم تعلم	علم طالب اجازه بیعت از شیخ		علم قطع علائق
علم علوم	علم ماهیت علوم	علم تصنیفات	علم تالیفات	علم نفسانی	علم روحانی
علم ماهیت بشر	علم ماهیت جن	علم ماهیت حیوانات	علم وصال	علم فراق	علم موهبت
علم خاصیت	علم تاثیرات	علم اخبار	علم آثار	علم تاثیر صحبت	علم خلوت
علم اعتکاف	علم مجاهده	علم مکاشفه	علم سر مکاشفه	علم اشتغال	علم ضیافت
علم وعظ	علم نصیحت	علم وصیت	علم وصاف	علم حقوق	علم استحقاق
علم قصص	علم حکایات مشائخ	علم واقعات	علم معجزات	علم متابعت	علم سنت
علم ندا ابن الله	علم تحصیل	علم صحو	علم محو	علم اراده	علم حل مشکلات
علم دیانت	علم افاده	علم ادراک	علم افهام	علم ساعات مستجاب	علم معاد
علم اسرار	علم استار	علم اظهار	علم فکر	علم ملکوت	علم جبروت
علم لاهوت	علم تواضع	علم تکبر	علم افتقار	علم اختیار	علم اضطرار
علم حالات	علم وجد	علم فکرت	علم تجربه	علم مقصود	علم جزئیات
علم عشق	علم محبت	علم شوق	علم ذوق	علم ترقی	علم اعمال قبول
علم اعمال جوارح	علم ایمان و اسلام	علم ماهیت ایمان و اسلام		علم ماهیت فرائض و نوافل	

علم ماهیت صوم	علم ماهیت تلاوت	علم ماهیت اشراقی	علم ماهیت صلوٰة	علم ماهیت زکوٰة	علم ماهیت حج
علم تسبیحات	علم خوف	علم رجا	علم سفر	علم حضر	علم اراده
علم بیعت	علم ولایت	علم تصرف	علم قطبیت	علم محبوبیت	علم توکل
علم تاکل	علم تشرب	علم صبر	علم شکر	علم نورانی	علم ظلمانی
علم احیاء	علم اماتت	علم رؤیت	علم من لدنی	علم سر قدر	علم قربت
علم بعدیت	علم تربیت	علم التعینات	علم امانت	علم خلاف	علم اجماع
علم انفاق	علم مانع وصول	علم شریعت	علم طریقت	علم حقیقت	علم مجاز
علم اوراد	علم اذکار	علم مجالست	علم ادب	علم محاسبه	علم کرامت
علم استقامت	علم مکاسب	علم مواهب	علم علوی	علم سفلی	علم معرفت
علم ابتداء	علم انتهاء	علم انابت	جمله علوم ۱۸۸ علم		

حاصل این چند علم داخل ست در علم سلوک و سبب اظهار این ست که این علم
همه درین ملفوظ ظاهر نه از ین علوم چون در ذات آن صاحب علوم بود آن همه
جمع آوردم چنانکه در محل تاریخ هر یکے ازین گفته آید هر کرا ازین علوم مذکوره بهره
خواهد بود هم فهم خواهد کرد حق تعالی همه را فهم و ادراک بخشند آمین رب العالمین و لفظ
ایضا را فرق نهادم بین الکلامین و تواریخ و اوقات بنا نهادم و ماه و هفته و
روزینه چون تهجد و بعد اشراق و بعد چاشت و بعد ظهر و بعد عشا مشقت کلی کردم
حلاوت طعام و خواب از خود برگرفتم زحمت بسیار دیدم اکنون امیدوار رحمت

پروردگار هستم که برحمت بدل گرداند که نقش رحمت و رحمت یکی ست سبحان الله
بعد عسر یسرا لفظ سین برای تاکید ست سرانجام بگرداند خدا تعالی بعد دشواری
آسانی را چنانکه صاحب جامع صغیر گوید ؎ تروح فانی قد تعبت بظمه ؎
وبت کما بات السلیم مسهلا ؎ نابرده رنج گنج میسر نمیشود ؎ مزد او برد
جان برادر که کار کرد ؎ قوله تعالی وما اسالکم من اجر ان اجری الا علی
رب العالمین قوله تعالی ان الله لا یضیع اجر المحسنین و قوله تعالی ان الله
لا یضیع اجر من احسن عملا و قوله تعالی وهل جزاء الاحسان الا الاحسان
و قوله تعالی و من جاء بالحسنة فله عشر امثالها قوله علیه السلام من سن
سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها الی یوم القیامة قوله علیه السلام
اجرک علی قدر تعبک و چهار کتب قراءت کردم یکی در علم فقه شریعت
و یکی در علم احادیث نبوی و دو در علم سلوک و طریقت حقوق پیری بود و حقوق
استاذی نیز واجب شد حقین واجبین و چند کتب سماع کردم اول کلام الله تعالی
کتاب باری تعالی که نبیرهٔ مخدوم اسمه حامد میگذشت در علم احادیث مشارق
و مصابیح و اوراد و اربعین صوفیه که مخدوم در مکهٔ مبارک جمع کرده بودند و در علم
فقه منتفق و مجمع البحرین چیزی قدوری و چیزی
هدایه و در علم اصول فقه چیزی حسامی و چیزی بزدوی
و در علم کلام چون عقیدهٔ نسفی و قصیدهٔ لامیه با شرح و در علم تفسیر چون

اصل بین ... (marginal note, partly illegible)

مدارک و در علم سلوک چون عوارف و تعرف و رسالهٔ مکیه
و رسائل دیگر و شرح چهل و یک اسماے اعظم و شرح
نود و نه نام هر دو شرح هم شرح کبیر و هم شرح صغیر و در علم اورادیه
اوراد شیخ الشیوخ و اوراد شیخ کبیر و اوراد خواجگان
چشت و اوراد مخدوم فوائد کتب همه جمع آوردم مجمل تواریخ گفته
آید و این ملفوظ مبارک را بخلاصة الالفاظ جامع العلوم نام کردم و
بالله التوفیق و چیزیکه این فقیه بملازمت صحبت آن پیر برگزیده برگرفت هرگز در
هزار سفر حاصل نشود اگرچه سالها رود و آنچه یافتم هم در ملفوظ جمع آوردم بر خود
نداشتم و تقصیر نکردم که اخیر الخیر الخیر المتعدی یعنے بهترین خیر آنست که بدیگرے
رساند و چون مخدوم عالمیان را معلوم گشت و بضمیر منیر خویش دانستند که این فقیر
ملفوظ جمع می آرد چون فوائد و احادیث صحاح و مسائل غریب یا اشعار عربی
و یا فارسی و آنچه بدین مانند بودے روے مبارک بفقیر مے آوردندے و میفرمودند
که فرزند من بنویس بارها در مجلس مے نبشتم و یا آنکه چون در حجره می آمدم می نبشتم و چند
وصایا نبشتم که آنرا رعایت کنند وصیت اول آنکه هر که را ازین ملفوظ چیزے
مشکل افتد و حل آن نماند باید که بر کلبهٔ این فقیر جوار مسجد جامع دهلی قدیم ست از
فراشان مسجد مذکور بپرسد ایشان در حال خواهند نمود تا آن مشکل ازین فقیر حل شود
اگر حیات باقی باشد و الا خدا تعالی آن مشکل را حل کند بفضله و کماله کرمه وصیت دوم آنکه

ہر کہ این ملفوظ را مطالعہ کند باید کہ با طہارت باشد و تدبر و تفکر و حضوری دل لازم
شمرد تا از کلمہ ازین کلمات بنابیع و فوائد کثیر پدید آید و ذوق آن معانی دریابد پس
چنان باشد کہ صحبت صاحب ملفوظ مخدوم دامت برکاتہ بودہ باشد **وصیت**
سوم آنکہ در شب و روز مطالعہ کند و خاندان خود را و آیندگان را ازین نصیحت
بکند و بیاگاہاند و اگر سالک نباشد باید کہ پیش سالک بخواند و ہر عابد و متعبد را
سالک نشمرد کہ مرتبۂ اول سالک قطع علائق ست ہر تعلقے کہ باشد چون ختم مقابر
و درس مدارس و امامت مسجد و کتابت مکاتب و کسب مکاسب و تعلیم صبیان و عہدہ
دیوان چون قضا و احتساب و حجابت یعنی دربانی و تجارت و اجارہ و آنچہ بدین ماند
کہ ہمہ را تعلق گویند موانع سلوک اند چنانکہ بعضے مشائخ گفتہ اند کہ السالک ھو المتوکل
علی اللہ والمستغرق بہ بصفۃ اصحاب الصُّفۃ قولہ تعالیٰ واصبر نفسک
مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ای ذاتہ رتبہ
عالی ہمت کہ او برائے ذات او طاعت کنند نہ طمع بہشت و نہ خوف دوزخ قولہ تعالیٰ
ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ ؎ چون گلشن بہشت نیاید بچشم شان ٭
کے سر درون گلخن دنیا در آورند ٭ قولہ علیہ السلام فی صفۃ اصحاب الصُّفَّۃ
لا الی ضَرْعٍ ولا الی زرعٍ یعنے این اصحاب نہ شیردار بودندے یعنے گاؤ و گوسفند
و نہ کشت و زراعت کردندے ہمہ وقت مستغرق بودندے **وصیت چہارم**
آنکہ در شبا روزے مطالعہ کند و با خود دارد و یا یک وقت کند در شبا روزی کہ دران

وقت این را مطالعہ کند خاصہ مرکسے را کہ فرزند مخدوم باشد و باید کہ خانہ بخانہ و محلت بمحلت و ہر کہ بطلبد برائے نسخ یعنے نوشتن بدہد و تقصیر نکند کہ غرائب و عجائب بسیار ست تا ایشانرا نیز فوائد حاصل آید کہ اخیر الخیر الخیر المتعدی کہ بہترین خیر متعدی ست کہ بدیگرے برساند و اگر کسے برین فقیر بگزراند خوب باشد زیرا انچہ این فقیر نیکو میداند کہ جمع آوردہ ست فوائد آن مناسب تقریر کردہ شود **وصیت پنجم** آنکہ ازین دیباجہ کم و بیش نکند تا بر صواب افتد و این فقیر را بدعاے ثبات ایمان و عاقبت خیر کرم کند خدایتعالے ختم کار این فقیر با جمیع مسلمانان بر سلمانی گرداند بمنہ و کمال کرمہ آمین رب العالمین

ء بماند سالہا این نظم و ترتیب ؎ زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے
غرض نقشے ست کز ما یاد ماند ؎ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ؎ مگر صاحبدلے
روزے برحمت ؎ کند در حق این مسکین دعائے ؎ وما توفیقی الا باللہ
علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون **تمام** ہوا دیباجہ اصل کتاب کا۔

سبب تحریر ترجمۂ جامع العلوم

بعض بزرگان دین نے ایک قلمی نسخہ جامع العلوم کا مہر ورز کرم گستر جان علم کان فضل امیر کبیر حضرت سیدنا **نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب** مرحوم و مغفور کی خدمت شریف مین ہدیۃً بھیجا خاکسار نے جسوقت اُسکو دیکھا تو بغایت پسند آیا بسر علم و فن

کی تحقیقات سے اسکو مملو پایا خصوصًا علم سلوک کے عجائب و غرائب
امور اسمین ایسے دیکھے کہ دوسرے کتب مین نہین دیکھے خاکسار
نے جناب نوابصاحب مرحوم سے عرض کیا کہ یہ کتاب مستطاب آپکے
جدامجد حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی ملفوظات کی ہے اوراب تک
چھپی نہین ہے آپ پر حق ہے کہ چھپوا دی جائے تاکہ خاص و عام اسکے
فیض سے مستفیض ہون اور مین جو عرض کرتا ہون مجھ پر بھی ایسا ہی
کا حق ہے کیونکہ آپکا سلسلۂ پدری حضرت مخدوم تک پہونچتا ہے اور میرے
دادا کی والدہ بھی اسی خاندان عالی کی ہین آپ اگر اصل ہین تو مین
فرع ہون آپ گل ہین تو مین خار ہون ؎ جس گلستان
کے ہو تم گل تر ٹوٹے خار اس بوستان کے ہم بھی ہین ٹوٹے وجہ
بیگانگی نہین معلوم ٹوٹے جہان کے تم ہو وہان کے ہم بھی ہین ٹوٹے آپنے
فرمایا کہ اسکی تلخیص لیجائے اسکو ہم طبع کرا دینگے مین نے عرض کیا
کہ یہ کتاب قابل تلخیص کے نہین ہے یہ تو دس مہینے کے شب و روز
کا روزنامچہ ہے ہر وقت جو امر پیش آیا وہی قلم بند کیا گیا ہے اسمین سے
جسقدر کم ہوگا اسی قدر اصل مطلب جاتا رہیگا خوبی اسکی یہی ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹)

کہ پوری کتاب طبع ہوجاوے غرضکہ اتنی بات ہو کر رہگئی تہی اُنکی وفات کا حادثۂ
جانگزا پیش آیا غفر اللہ لہ مغفرۃً ظاہرۃً و باطنۃً لاتغادر ذنبا بعد چند ماہ کے
ایک دن حضرت نوابصاحب مرحوم کے فرزند اکبر اخی مکرمی **سید**
نورالحسن خانصاحب طال بقاؤہ وزاد قدرہ سے ملاقات ہوئی
باتون باتون مین ملفوظ کا ذکر نکلا تو انہون نے فرمایا کہ ہمنے مطبع انصاری مین ملفوظ
کا چھپوانا شروع کرایا تہا دو تین جزو اُسکے چھپے مگر ہمکو پسند نہ آئے اسلیے
اُسکا چھپوانا موقوف کردیا مین نے کہا میان آپنے مجھسے فرمایا ہوتا تو مین اپنے
ہاتھ سے ایک نسخہ اُسکا لکھتا اور جہانتک تصحیح و درستی کرتا پھر آپ اُسکو چھپواتے
تو بہتر ہوتا اسپر میان صاحب موصوف نے فرمایا کہ اسکی فارسی بطرز قدیم ہے
اگر اردو زبان مین اسکا ترجمہ ہوجاوے تو ہم اسکو چھپوائین چنانچہ یہ کام خاکسار
کے حوالے ہوا ہر چند اس کتاب کے اور نسخے تلاش کیے مگر میسر نہ آئے ناچار
نسخہ موجودہ پر قناعت کی گئی اگرچہ عدم میسر نسخ دیگر اور قلت بضاعت و عدم لیاقت
اس کام سے روکتی تہی مگر اس کتاب نایاب کے اشاعت کا شوق و ذوق اُبہارتا تہا
پس بلحاظ الامر فوق الادب اور بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ اوائل ماہ شوال سنہ ۱۳۰۰ ہجری
سے ترجمہ کرنا شروع کیا حسب امکان تصحیح و تہذیب کی ہر بات کا عنوان بخط جلی لکہا
تاکہ وہ بات جلد ملجاوے دیکھنے مین خوشنما معلوم ہو جسجگہہ سمجھہ مین آیا وہان بعینہ عبارت
فارسی رہنے دی یا اصل کتاب کے موافق ترجمہ کردیا تاکہ سمجھنے والا سمجھہ لے یا کوئی اور نسخہ

ملجاے تو اُسکو درست کرلے کیونکہ فہم وادراک کا تفاوت ضرور ہی ہوتا ہے اور استیلاء النقص
علی الکمال کا مشاہدہ ہر دم رہتا ہے غرضکہ اواخر ماہ صفر سنہ ۱۳۰ ہجری تک تحریر جاری
رہی پھر بسبب بعض امراض و نیز امور دیگر لکھنا ملتوی رہا بدر الشریعہ شمس الطریقہ برہان
الحقیقہ مصدر کرامات مظہر کشفیات مرجع خلائق ہادی طرائق کامل و مکمل واصل و موصل
حجۃ الدنیا والدین متبع سنن سید المرسلین عالم ربانی عارف صمدانی سیدنا و شیخنا حضرت
پیر و مرشد مولانا فضل رحمٰن صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقائہ و افاض علینا
سحائب فضلہ و عطائہ کی خدمت شریف مین اس کتاب کی اتمام و قبول کے دعا کے
واسطے عرض کیا گیا تو آپنے دونون باتون کی دعا فرمائی چنانچہ حضرت صاحب قبلہ
کی دعاے برکت اثر سے یہ ترجمہ بستم ماہ صفر سنہ ۱۳۰ ہجری کو تمام ہوا اور اسکا نام
الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم رکھا گیا اللہ سبحانہ اسکو قبول فرمائے
اور مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور جو سہو و خطا مجھسے اسمین ہوا ہو اُس سے
درگزر فرماے اور عاقبت دارین و حسن خاتمہ روزی کرے ختم اللہ لنا بالحسنیٰ واذاقنا
حلاوۃ رضوانہ لا سیئی آمین یا رب العالمین ؎

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم
وز فعل بد و خوی بد خود خجلم
نا محو شود خیال باطل ز دلم
؎ اللہ لطفہ یار من بیکس بس

ہر کس بکسی و حضرتے می نازد
جز حضرت تو ندارد این بیکس کس
دشوار جہان بر دلم آسان میکن
امروز خوشم بدار و فردا با من

فیضے بدلم ز عالم قدس رسان
لطف و کرمت یار من بیکس بس
؎ افعال بدم ز خلق پنہان میکن
آنچہ از کرم تو می سزد آن میکن

ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحا

الحمد للہ کہ ترجمہ ملفوظاتِ فیض آیات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیان

رضی اللہ عنہ المسمیٰ بہ

الدُرّ المنظوم

فی ترجمۂ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمایش زبدۃ السالکین خلاصۃ المخلصین جناب سید نور الحسن خان صاحب مجددی آفاقی

سلمہ اللہ الباقی

در مطبع انصاری واقع دہلی

باداره مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

سنہ ہجریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب یسر وتمم بالخیر وصل علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم
سید ابو عبد اللہ علاء الدین علی حسینی رحمہ اللہ تعالی مؤلف جامع العلوم ملفوظ حضرت مخدوم رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ سید السادات مخدوم جہانیان سلمہ اللہ تعالی بکرم جل و علا شہر معظم دہلی مین
اُچہ مبارک سے اول بار سنہ ہجری مین تشریف لائے حق تعالے کی باعثہ ازلی سے اس
فقیر کے دل مین واقع ہوا اور سلسلہ واسطہ کا جنبش مین آیا سال مذکور مین بروز عاشورا بعد ادائے
نماز ظہر یہ فقیر اور مولانا بدر الدین سلک بندگان مخدوم مین منسلک ہوئے اُس وقت
ایک عزیز خدمت مخدوم مین مشارق کا سبق پڑہتا تہا حدیث شریف
یہہ تہی قال علیہ السلام مَنْ قال لا الٰہ الا اللہ ومدّ ھا ھدمت
لہ اربعۃ آلاف ذنب من الکبائر یعنے جو شخص کلمۂ طیب کہے اور لائے
نفی مین مد کرے تو چار ہزار گناہ کبیرہ اُسکے دفتر سے دور کرین دریہ تو ایک بار کہنا ہے باقی کا
اسی پر قیاس ہے بعد اسکے فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ اگر کسیکے اُسقدر گناہ نہون فلاھل
بیتہ وان لم یکن فلاقربائہ وان لم یکن فلاحبابہ وان لم یکن فلجیرانہ وان لم یکن فلاھل

محلته وان لم یکن فلا هل بلدہ وان لم یکن فلا هل دینه وان لم یکن رفع له درجةً بمقدارها یعنے جس کسیکے چار ہزار گناہ کبیرہ ہون تو اُسکے گہر والون سے دور کرین اور اگر گہر والون کی بہی ہون تو اُسکے اقربا سے دور کرین اور اگر اُنکی بہی ہون تو اُسکے دوستون یار ون سے دور کرین اور جو اُنکی بہی ہون تو اُسکے پڑوسیونسے دور کرین اور جو اُنکی بہی ہون تو اُسکے محلے والونسے دور کرین اور اگر اُنکی بہی ہون تو اُسکے شہر والونسے دور کرین اور جو اُنکی بہی ہون تو اُسکے اہل دین سے دور کرین اور اگر اُنکی بہی ہون تو اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرین بمقدار اُسکے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی مخلوق دیکہتا ہو تو تو اُسکی شرم سے ہرگز گناہ نکرے اور خدا تعالی کہ خالق ہے اور ناظر ہے کیونکر گناہ یاد آئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے ایک دیوانے سے یہ دو بیتین سُنی ہین ـــ

شرم مداری کہ گنہ میکنی ؛ نامہ خود را چہ سیہ میکنی ؛ سگ نکند با سگ بیگانگان ؛ انچہ تو با حضرت حق میکنی ؛

ذات الله

اور حاضرین سے فرمایا کہ لکہو اور یاد کرو اس بات کی چند بار تکرار کی شاہزادہ ظفر خان خدمت مین حاضر تہا اُنے بہی لکہا اور اس فقیر نے دل مین لکہا بعد اسکے بندے کی طرف متوجہ ہوئے پوچہا کہ میرے فرزند تو کچہہ پڑہتا ہے اور کون علم پڑہتا ہے مین نے عرض کیا اُن دنون یہ فقیر علم صرف و نحو کا شغل رکہتا تہا وہی عرض کیا خوش ہوئے اور فرمایا فقہ بہی پڑہتا ہے مین پڑہتا تہا اور ترتیب یہ تہی کہ سونیکے وقت دو آیتین آخر سورہ بقر کی یعنی اٰمن الرسول بعد اُسکے تین بار استغفار اسطرح پڑہے استغفر الله العظیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه کہ حدیث صحاح ہے قال علیه السلام من قرأ قبل ان ینام اٰیتین من اٰخر سورة البقرة وثلٰث مراتٍ استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم

دانوب الیه حفظ من الآفات والبلیات یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص پڑہے
پہلے اس سے کہ سوئی دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کے اور تین بار استغفر اللہ الخ تو وہ آفتون بلاؤن سے محفوظ
رہیگا اور پچھلی رات کو زندہ رکھو اور تہجد ادا کرو اسلئے کہ بارہ رکعتین سنت ہین اور رسول صلی اللہ علیہ
والہ وسلم پر فرض تہین قولہ تعالی فتہجد بہ نافلۃ لک ای زائدۃ لک علی خمس صلوات یعنی اللہ سبحانہ
نے آپکو خطاب فرمایا کہ اے محمد تو تہجد ادا کر اور معنی تہجد کے قیام بعد المنام ہین یعنے بعد سونے کے
اُٹھنا اسلئے کہ اللہ پاک نے تہجد گزارون کے وصف مین یون فرمایا ہے تتجافی جنوبھم
عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ای یتہجدون معنی تہجد کے یہ ہین کہ اٹھنا بعد سونے
کے کہ یہ زیادہ ہے پانچ نمازون پر بعد اسکے اس فقیر نے قدمبوسی کی اور میرے برادر مولانا بدر الدین نے
بہی قدمبوسی کی اُسدن پانی بہت برسا تہا اور ہمارے پاس کچہہ وجہ نتہی ہم گہر کی طرف روانہ ہوئے
اور نوبت نماز دیگر کی بجا رہی تہی ہمنے نماز دیگر بند چندل دریا مین ادا کی وہانسے روانہ ہوئے
بے وقت ہوگیا تہا ہم ڈرتے تہے کہ مبادا شہر کا دروازہ بند کردین دل مین اس فقیر کے ایک بات
ہوا کہ مین کہتا تہا کہ ولایت مخدوم دامت برکاتہ سے زمین ہمپر کوتاہ ہوجاے تاکہ ہم جلد تر دروازے پر
پہونچجائین الغرض واقعہ حال یہی تہا کہ حق جل وعلا کے فضل اور مخدوم کی برکت سے مغرب کے وقت دروازے
پر پہونچ گئے بیوقت ہوگیا تہا آخر وقت مین مغرب کی نماز ہمنے ادا کی برادرم مولانا بدر الدین نے کہا کہ ابتہ
چلین اب تو ہم شہر مین پہونچ گئے ہین چنانچہ وقت بجنے نوبت سونے کے ہم گہر کو پہونچ گئے اور جو کچہہ
کہ مخدوم نے فرمایا تہا ہم اُسکے ملازمت کرتے تہے یعنے وصیت مذکور کی اور اس فقیر نے علم مین
شروع کیا مخدوم کے نفس مبارک کی برکت سے یہ فقیر عالم ہوگیا الحمد للہ علی ذلک بعد ارادت

بندگی مخدوم دامت برکاتہ کے بعد صفر سال مذکور خدمت مین شیخ بزرگوار شیخ خضر کے شب جمعہ کو
گیا نماز تسبیح بجماعت ادا کی اور حلقے مین ہمراہ یارون کے ذکر بلند کہا بحکم اس آیت شریف کے
قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین دوسرے یہ بات ہے کہ مین نے
سنا کہ مخدوم جسجگہہ سنتے کہ فقر مین کوئی درویش ہے تو اسکا قصد کرتے اور اس سے ملتے بلکہ خرقہ پہناتے
اور بوکالت خرقہ پہنانے کے اجازت دیتے تہے بعد اسکے شیخ خضر نے اس فقیر سے پوچہا کہ مخدوم زادے
تمنے پیوند ارادت کا کہان کیا ہے یعنی تم کسکے مرید ہوئے ہو مین نے کہا کہ خدمت مین مخدوم جہانیان
شیخ قطب العالم سید السادات جلال الحق والشرع والدین کے فرمایا کہ وہ اور ہم ایک ہین تمکو چاہیے
کہ شب جمعہ وغیرہ مین ملازمت کرو تمہارے پیرون کا طریقہ ہے اس سبب سے پہر مین جمعے کی
راتون مین اور پیر کی- اور اور دونون پیرونکے جیسے دوشنبہ وچہارشنبہ اخراب مدت پانچ برس
تک جاتا تہا چنانچہ انکے ساتہہ محبت زیادہ ہوگئی چنانکہ ہر بار تا غایت درخانہ این فقیر می آیند
ودر حق من لبس انفاس بسیار و بزرگ گفتند یہ فقیر ماہ رمضان کے عشرۂ آخر مین مسجد مین
معتکف تہا ایک رات جمعے کی فوت ہوگئی جانا نہوا خادم سے فقیر کا حال پوچہا کہ وہ تو کوئی وقت
فوت نہین کرتا تہا خادم نے کہا کہ وہ معتکف ہے بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ وہ شیخ کا چراغ روشن
کریگا خادم آیا اور میرا ہاتہہ چوما اور کہا کہ تجھکو آج شیخ نے نفس کہا یعنے وہ بات مذکور مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین کس لائق ہون اور ایک دن شیخ نے یہ بہی کہا کہ اتنے آدمی نزدیک انکے
واسطے نماز و تسبیح و ذکر کے آئینگے چنانچہ وہ ہمیشہ آتے ہین نزدیک میرے بے ناغہ انشاء اللہ تعالی
اسیطرح ہوویے اور ایک جمعے کے دن شیخ نے اس فقیر کو پوچہا کہ مین تمکو نمکدان دیتا ہون انشاء اللہ

تعالے مائدہ یعنی خوان بہی ہوگا و نیز شیخ خضر کے مریدونسے ایک مرید تہا اُسنے کچہہ خطا
کی تہی اس فقیر کو شفیع لایا مینے شفاعت کی فرمایا مینے قبول کی تم کل قیامت کو اتنے آدمیونکی
شفاعت کروگے اور یہ بیت قصیدہ لامیہ کی پڑہی ؎ وَمَرْجُوٌّ شَفَاعَةُ اَهْلِ خَيْرٍ
لاصحاب الکبائر کالجبال ؀ یعنے نیک لوگونکی شفاعت امید رکہی گئی ہے واسطے کبیرہ گناہ والونکے
جنکے گناہ مثل پہاڑونکے ہونگے ایک دن شیخ نے اس فقیر سے یہ بہی کہا کہ اللہ تعالی تمکو سید السادات
سید جلال الدین کا خلیفہ کریگا واقعہ مذکور اسیطرح تہا الحمد للہ علی ذلک بعد اسکے ایک رات جمعہ کی
راتونسے بندہ برسم قدیم گیا تہا حضرت شیخ جیسا کہ ذکر کرتے اور مشغول ہوتے تب بندے کو اُسوقت
مین دخل تہا کسی اور کو کمتر اُسی جگہہ حضرت شیخ نے پوچہا کہ تمہارا خاندان بہی صحت و سلامت سے
ہے عادت تہی کہہر بار پوچہتے تہے بعد اسکے فرمایا مخدوم زادے مینے سنا ہے کہ سید السادات شیخ
جلال الدین آئے ہین مینے پوچہا کہ آپنے کس سے سنا فرمایا میرے فرزند محمد نے کہا کہ وہ تو نزدیک
پہونچے ہین مینے اللہ تعالی کا شکر کیا بعد اسکے اتوار کے دن بعد اشراق کے اٹہائیسوین ماہ ربیع الآخر
۷۸۱ھ کو مینے استقبال کیا اس فقیر نے اور اس فقیر کے بہائیونے مولانا کبیر الدین و مولانا
شمس الدین و برادرم اسمعیل و سید بہوا و بشیر غرضکہ ہم سات یار بہ ارادہ استقبال روانہ ہوئے اثنائے
راہ مین ہمنے سنا کہ حضرت مخدوم دامت برکاتہ گانون مین پہونچ گئے اور چند آدمی آتے اور کہتے تہے
کہ ہم ایک جگہہ آئے ہین ہم بشیر روانہ ہوئے اور انہون نے گانون مذکور مین منزل کی شہر سے سو تہ
کوس ہے ہم خوش خوش روانہ ہوئے دشوار راہ کی آسان ہوگئی ہمنے غایت خوشی سے بعد ادائے نماز
پیشین کے اُسی دن شرف پابوسی کا حاصل کیا اور اس فقیر کا بہائی لسلک بندگان منسلک

ہو گیا خاندان شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالی مین خرقہ پایا اور وصیت مذکور کی بعد اسکے فرمایا مین نے
سنا ہے کہ خلق بارش مانگتی ہے اور ڈیڑہ مہینا برسات کا گزر چکا ہے اسطرح پر دعا فرمائی اللهم
انزل علی اهل هذه البلدة وبلاد المسلمین غیثا نافعا اور اول و آخر مین درود شریف پڑہا
یعنے الٰہی تو اُتار اس شہر والون پر اور مسلمانون کے شہرون پر ایسا پانی کہ سودمند ہے اور فرمایا کہ کتاب
مین لکہا ہوا ہے شرط استجابة الدعاء ان یرفع الداعی یدیه حتے یبدی ضبعیه یعنے
قبولیت دعا کی یہ شرط ہے کہ دعا کرنیوالا اپنے دونو ہاتہ اُٹہائے یہانتک کہ کشادہ کرے اپنے دونو
بغلونکو بعض لوگون نے کہا کہ اگر مخدوم دامت برکاتہ کے قدم مبارک آنے سے بارش برسی تو ہم کرامت
جانین اُنکی برکت ولایت سے اُسی دن پانی برسا حوض اور بند آب یعنے تالاب پر ہو گئے اور خلق خوش
ہوئی اور غلے کی گرانی اُتری بعد اسکے دیہہ مذکور سے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے گانون
مین ایک دوست تہا وہین منزل کی پیر کی رات کو بہت سے یار دوست وہان پہونچ گئے تہے اور اور
خلائق مسلمان اور مرید ہوتے تہے بعد تہجد کے وہانسے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے حظیرہ فیروزخان
مین نزول فرمایا اور اقامت کی نیت کی پیر کے دن چاشت کے وقت دسوین تاریخ ماہ مذکور کو مقیم ہو گئے
جمعے کے دن نماز ظہر جامع مسجد کو شکرانہ ادا کی پہر لوٹ آئے فرمایا جو شخص کہ جمعے کے دن
بعد ادائے نماز عصر کے کسی سے بات نکرے اور جو ورد کہ آیا ہے اسکو تمام پڑہے اور بعد فارغ
ہونے کے ورد کے یا اللہ یا رحمن یا رحیم سورج ڈوبنے تک کہے جسوقت ڈوبجائے سجدہ مین
چلا جاوے تو اُسکی حاجت پوری ہوجائے گی کتاب مین اسیطرح روایت ہے ایک آدمی نے جیسا
فرمایا تہا ویسا ہی کیا اور اس فقیر نے بہی کیا اس سے پہلے مین نے سنا تہا کہ مخدوم اسیطرح کرتے ہین

تو یہہ فقیر بہی بلاناغہ کیا کرتا تہا الحمد للہ کہ زبان مبارک سے بہی سن لیا سینچر کی رات چودہوین تاریخ ماہ ربیع الآخر کو یہ فقیر خدمت مین اُس پیر کے حاضر تہا بعد ادائے نماز عشا کے فرمایا کہ مین نے چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے بعضے دس بارہ کم وبیش واسطون سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتے ہین ولیکن مین نے ایک ایسا خرقہ پہنا ہے کہ درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک واسطہ ہے وہ خرقہ مہتر خضر علیہ السلام کا ہے اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنا ہے انشاء اللہ تعالے مین بعض یارون کو پہناؤنگا آپنے اُسدن ایام بیض کا روزہ رکہا تہا بعد ادائے نماز خفتن طعام سے افطار کیا اور بعد فراغ کے فرمایا کہ اس بار بسبب سید شمس الدین مسعود کے شہر مین آنا ہوا اور اُنکے طرف اشارہ کیا کہ مزاحم ہو کے لائے اور جو فتوح کہ پہونچتی ہے اُنکا حصہ بہی کرتا ہون اور باقی واسطے وظیفے قرابت والون اور دوستون کے پہونچتی ہے بعض یارون نے کہا سعادت یہ تہی کہ قدم مبارک اس شہر مین پہونچا کیونکہ اطراف کی خلق اور اس شہر کے ہزارہا گناہگار شرف بیعت سے مشرف ہوتے ہین اور واسطے ملاقات کے اوچہ مبارک کا ارادہ رکہتے تہے سید نے کہا سچ ہے اسیطرح ہے بعد اسکے چاشت کے وقت فرمایا کہ دعا گو کی ہمت مین کہا ہے کہ یہان تیرا آنا زیارت کعبہ سے بہتر ہے کیونکہ اتنے درماندون کی دینی دنیاوی حاجت برآئیگی اور اتنے گناہگار توبہ کرینگے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ ومدینہ مبارک کو بعد ہند کی زمین عظمت والی ہے جیسا کہ کتاب مین ہے اول ارض مسها قدم النبی آدم هی الهند وادراك الخضر علیه السلام فی الهند کثیر وکثیر الابدال فی الهند والحجر الاسود محاذی الهند وهو افضل ارکان الکعبة یعنے جبکہ آدم علیہ السلام بہشت سے اُترے تو اول قدم اُنکا ہند مین

فضیلت ملک ہند

کوہ سراندیب پر پہونچا دوسرے خضر علیہ السلام کو ہند مین بہت پاتے ہین تیسرے ابدال ہند مین میشتر آتے تہا
اور ان جگہانومین مشغول ہوتے ہین ہند مین یا نہین ہے کوئی اُنکے وقت کا مزاحم نہین ہوتا ہے چوتہے
حجر اسود مقابل ہند کے ہے اور کعبے کے رکنومین بہتر رکن ہے یعنے تینون رکنونسے رکن ہند ایک
معظم جگہ ہے بیسوین تاریخ ماہ مذکور کو جمعے کے دن نماز جمعہ برابر رکاب سعادت کے کوشک کار
مین ادا کی گئی بعد ادائے نماز خطیب واعظ نے پا بوسی کی۔

ذکر اُن باتونکا جنسے تقرب حاصل ہوتا ہے

آخر شب جمعہ مین فرمایا کہ ان چند چیزونکے چہوڑنے سے مقرب ہوتے ہین بترک الماکولات والمشروبات
والملبوسات والمنکوحات والمنظورات والمباحات التی لیس فیہا حاجۃ یعنے چہوڑنا بہت کہانے کا
اور بہت پینے کا اور اچہے پہننے کا اور چہوڑنا عورتونکی صحبت کا اور ترک کرنا اُن مباح چیزونکا جنکے طرف کوئی حاجت
نہین ہے کتاب سلوک مین ذکر کیا ہے ترک الحرام فریضۃ وترک المباح فضیلۃ وترک الحلال قربۃ
یعنے حرام کا چہوڑنا فرض ہے۔

بیان جماعت نماز

اور مباح کا چہوڑنا فضیلت ہے اور حلال کا چہوڑنا قربت ہے اکیسوین ماہ مذکو سنیچر کے دن چاشت کے وقت خدمت
مین حاضر تہا فرمایا کہ مین سفر مین کبہی مصاحب ہوتا اور کبہی تنہا جاتا تہا جب وقت نماز کا آتا تو بسبب جماعت کے
حیران ہوجاتا تہا کیونکہ جماعت مین چار روایتین ہین اور یہ نظم متفق پڑہی ہے وبالجماعۃ الصلوۃ
جیلۃ واجبۃ اوسنۃ مؤکدۃ او فرض عین وکفایۃ علی احسب اختلاف وردہ وعن علمائہ
والاصح انہ سنۃ یعنے کہتے ہین کہ جماعت فرض ہے حاضرین مجلس سے ایک شخص دانشمند تہا اُسنے کہا کہ زندیک

امام داؤد طائی رحمہ اللہ کے فرض عین ہے فرمایا ہان اور بعض کہتے ہین کہ جماعت واجب ہے اور بعض نے کہا کہ جماعت
سنت موکدہ ہے اور یہی قول صحیح تر ہے جبکہ واقع اسطرح پر ہے تو مین حدیث پر عمل کرتا تہا کہ ثواب جماعت کا
حاصل ہوجائے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام الاثنان فما فوقہما جماعۃ قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ اثنان سوی
الامام وقال الآخرون اثنان مع الامام یعنے دو نفر اور جو اُس سے زیادہ ہے جماعت ہے امام اعظم رحمہ اللہ نے
فرمایا کہ دو نفر سوا امام کے اور دوسرے لوگ کہتے ہین کہ دو نفر مع امام کے اور اسلئے کہتے ہین کہ دو نفر جمع ہوگئے
جماعت ہوگئی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم من صلے باذان واقامۃ صلت معہ الملائکۃ
یعنے جو شخص کہ اذان و اقامت سے نماز پڑہے تو اُسکے ساتھ فرشتے نماز پڑہتے ہین پس مین نماز کی اذان کہتا اور اقامت
کرتا تہا مین تکبیر کہتا دیکہتا تہا کہ ایک جماعت ابدال کی میرے ساتھ اقتدا کرتی ہے جسوقت مین نماز سے فارغ ہوتا
تو وہ سب ابدال مجہسے مصافحہ کرتے تہے اس فقیر نے اپنے جی سے دلیل کی کہ حضرت مخدوم قطب عالم ہین اس
دلیل سے کہ ابدال قطب کا اقتدا کرتے ہین ۵ شرف ذات اوہمین لبس است کو رسول خدا برابر است

ذکر ختم

اور یہی فرمایا کہ ختم کو لازم کرو سورہ لم یکن سے آخر تک اور ہر سورت کے تمام پر اللہ اکبر کہنا چاہیے جیسے
ابتدا بسم اللہ سے ہونی چاہیے اور یا ابن کثیر کے قول پر سورۂ والضحیٰ سے لے آخر تک تاکہ قرأت باتفاق ہوجائے
اور درمیان عشائین یعنے مغرب و عشا کے تین نفر سورۂ یٰس پڑہین تو اُسطرف ایک جماعت پڑہتی ہے
تین نفر بہی جماعت ہے قول صحیح یہی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم الاثنان فما
فوقہما جماعۃ یعنے دو اور جو اس سے زیادہ ہے جماعت ہے جسوقت تمام کرین تو سو بار یا کوملی
کہین اُس شہر کے ساری آفتون بلاؤن سے محفوظ رہین اور یہ حضرت مخدوم کا معمول ہے۔

بدرقۂ ایمان

یہ بہی فرمایا کہ بدرقۂ ایمان کا ہر پانچ نمازین اور ۳۳ آتین ہین صبح و شام انکی ملازمت کرے کیونکہ اوراد مین ہی یہ معمول ہے

صلوٰۃ التوبہ

یہ بہی فرمایا کہ ہر رات بعد عشا کے دو رکعت صلوٰۃ التوبہ کی ادا کرے اور واسطے ثبوت توبہ کے ہر رکعت مین پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہے بعد اسکے فرمایا کہ ہر نماز حاجت کے کہ جسکی قراءت معین نہو اگر رات ہے تو پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہی اور جو دن ہو تو سورۂ اخلاص دس بار پڑہے اور بعد فارغ ہونے کے دو رکعتون سے یہ دعا پڑہی جو کہ حدیث مین مروی ہے فضیلت اس نماز و دعا کی بہی حدیث شریف مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لما اراد اللہ تعالی ان یتوب علی ادم طاف بالبیت سبعا والبیت یومئذ ربوۃ حمراء فلما صلی رکعتین قام و استقبل البیت و قال اللھم انک تعلم سری و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سؤلی و تعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللھم انی اسالک ایمانا دائما یباشر قلبی و یقینا صادقا حتی اعلم انہ لن یصیبنی الا ما کتبت لی و رضاء بما قسمت لی فاوحی اللہ تعالی الی ادم انی قد غفرت ذنبک و لو یاتنی احد من ذریتک یدعونی مثل ما دعوتنی الا کشفت ھمومہ و غمومہ و نزعت الفقر من بین عینیہ و اتجرت لہ وراء کل تاجر و جاءتہ الدنیا و ھی راغبۃ و ان کان لا یریدھا یعنے اللہ تعالی نے جسوقت چاہا کہ آدم صفی علیہ السلام کی توبہ قبول کرے تو انہون نے سات بار کعبہ شریف کا طواف کیا اور کعبہ اسوقت ایک سرخ ٹیلہ تہا پس جب انہون نے دو رکعت نماز پڑہی تو کہڑے ہوئے اور بیت اللہ کی طرف منہ کیا اور کہا الٰہی بیشک تو جانتا ہے میرے چہپے اور کہلے کو سو تو میرا عذر قبول کر اور تو جانتا ہے میری حاجت کو

سو تو مجھے میرا سوال دے اور تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے سو تو بخشدے میرے لئے میرے گناہ الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون ایمان ہمیشہ رہنے والا کہ میرے دل مین ملا رہے اور یقین سچا یہانتک کہ مین جان لون اس بات کو کہ ہرگز نہ پہونچیگی مجھے مگر وہی چیز جو تونے لکھہ رکھی ہے اور مانگتا ہون مین تجھسے رضا ساتھ اُس چیز کے جسکو تو میرے واسطے بانٹ چکا ہے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف آدم علیہ السلام کے بیشک بخشدیا مین نے تیرے گناہ کو اور نہ آویگا میرے پاس تیری اولاد سے کوئی ایک پکاریگا مجھکو جیسکہ تونے مجھے پکارا یعنی یہ نماز و دعا مگر دور کرونگا مین اُسکے ہموم و غموم کو اور کھینچ لونگا فقر و احتیاج کو درمیان اُسکے دونو آنکھون کے اور تجارت کرونگا مین واسطے اُسکے ورا ہر تاجر کے اور آویگی اُسکے پاس دنیا اس حال مین کہ وہ رغبت کرنیوالی ہوگی اگرچہ وہ اُسکو نہ چاہیگا یعنے یہ چار چیزین اُسکو عنایت ہونگی یہ بھی حضرت مخدوم کا معمول ہے

ہر رات سو بار یا باقی کہے

یہ بھی فرمایا کہ ہر رات سو بار یا باقی کہے اور اسطرح توسل کرے اللھم انا توسلنا بھذا الاسم الاعظم ان تجعل اعمالنا مقبولۃ یعنے اے ہمارے معبود ہمنے توسل کیا ہے ساتھ اس نام بڑے عظمت والے کے تو ہمارے عملونکو مقبول کر اور اول و آخر مین درود شریف پڑہے اُسکے سارے اعمال رات دن کے قبول ہونگے یہ بھی حضرت مخدوم کا معمول ہے اور اکثر وقت بعد عشا کے کہا کرتے تہے

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

آپ ٹوپی سے نماز پڑہتے تہے ایک عزیز نے حاضرین مین سے پوچہا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ یعنے ٹوپی پگڑی نہین ہے فرمایا کہ شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ سب وقت ٹوپی پہنتے تہے اور نماز ٹوپی سے پڑہتے اُنسے پوچہا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ قال العمامۃ للرجال و لست برجل

یعنے اُنہون نے فرمایا کہ پگڑی خاصہ مردونکا ہے اور مین مرد نہین ہون ایک شخص نے حاضرین
مین سے پوچھا کہ وہ تو واصلین مین سے تھے یہ کیا بات ہے فرمایا وہ تواضع وانکسار کرتے تھے یعنے
مین کون ہون کہ مردون سے ہون دوسری یہ بات ہے کہ وصال کی کوئی حد ونہایت نہین
ہے ہرچند کہ جاتا ہے وہ آگے ہے پس بضرورت ایسا کہا یہ شعر عربی فرمائی ؎ لاشئ
عندی کل من طلب الدنیا ؛ والقاهرون نفوسهم ابطال ؛ للطالبین تشابه برجالهم
والواصلون الی الحبیب رجال ؛ یعنے قائل کہتا ہے کہ جس کسی نے دنیا طلب کی وہ میرے نزدیک
کچھ چیز نہین ہے شیر مرد وہی ہین جنہون نے اپنے نفوس کو توڑا ابطال جمع ہے بطل کی یعنی شجاع
اور طالبین حضرت قدس کو ایک مشابہت ہے ساتھ مردون کے اور جو لوگ طرف دوست کے
پہونچے ہوئے ہین مرد وہی ہین ؎ طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ؛ عاقل آنست که
اندیشه کند پایان را ؛ **ستائیسوین ماہ** مذکور روز جمعہ کو خان جہان نے قدمبوسی کی اس نے فرمایا
کہ کامون کو موافق شریعت کے عدل و احسان پر کرے نہ برعکس اسکے کیونکہ یہ وبال ہے وہ چلا گیا
بات مشغولی کے بیان مین یہی فرمایا کہ سالک کو چاہیے ایسا مشغول ہو کہ وظیفہ اسکا کسی طرح
ترک نہوئے خلا و ملا وجمع وتنہائی مین یعنے صحبت وخلوت دونون مین اپنے وظیفے کو ترک نکرے
خلق کو مثل جماد کے جانے جیسا کہ جماد کو کوئی ارادہ نہین ہے انکو بھی نہین ہے وہ نفع وضرر نہین پہنچا سکتے
مگر حقتعالے کے ارادے سے بعد اسکے فرمایا کہ خلق کی جہت سے عمل و وظیفے کو ترک کرنا نہ چاہیے قال
بعض المشائخ الصوفیة رحمهم الله تعالی ترک العمل لاجل الناس ریاء یعنے لوگونکے واسطے عمل کا
چھوڑنا ریا ہے اسلئے کہ وہ انکو درمیان مین دیکھتے ہین اور یہ شرک خفی ہے بعض چلنے والے راہ

نہین جانتے ہین غلط کرتے ہین اور خلق کی جہت سے عمل چھوڑ دیتے ہین سالک کو چاہیے کہ ایسا مشغول ہوئے کہ غیر حق دل مین نگذرے اور یہ منتہیونکا مجاہدہ ہے اسلئے کہ قلب المؤمن حرم اللہ تعالی فحرام علی حرم اللہ ان یلج فیه غیر اللہ تعالی یعنے مومن کا دل محرم ہے اسرار الٰہی کا سوا اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُس حرم خدا مین غیر خدا عزوجل گھسے ع یا خانہ جاے رخت بود یا خیال دوست یعنے یا تو گھر سامان و اسباب کی جگہہ ہو یا دوست کی خیال کی بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ کب حاصل ہووے جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے کہا ہے الطهارة فصل والصلوٰة وصل فمن لم یفصل فی الطهارة عن الکونین لم یصل فی الصلوٰة الی صاحب الکونین یعنے وضو کرنا جدا ہونا ہے حدث و نجاست سے اور نماز ملنا ہے حضرت صمدیت سے پس جو کوئی وضو کر نیمین دنیا و آخرت سے جدا نہوا یعنے اُسکی خاطر مین گذر گیا تو وہ نماز کے وقت مین صاحب دنیا و آخرت کے طرف نہ پہونچیگا یعنے اُسکو اللہ عزوجل کے ساتہہ کچہہ حضور نہوگا اس باب مین ایک حدیث شریف ہے قال علیه السلام لاصلوٰة الا بحضور القلب یعنے آپنے فرمایا کہ نماز نہین ہے مگر ساتہہ حضور دل کے اور جو کوئی چاہے کہ واصلین سے ہو جائے تو وہ اس صیت کو نگاہ رکھے او ہمیشہ اللہ تعالی کو خود پر مطلع جانے اور یہ مجاہدہ منتہیونکا ہے بعد اسکے فرمایا کل عمل لا ثمرة له فی الدنیا فلا حظ له فی الاخرة یعنے کوئی عمل ہو جبکہ دنیا مین پہل نہ دے تو عقبے مین کچہہ حصہ یعنے ثواب اُسکا نہوگا اور پہل یہ ہے کہ اُسکا حظ ہو اور یہ آیت شریفہ پڑہی قوله تعالی ان الصلوٰة تنهی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعنے بیشک نماز باز رکہتی ہے حرام و مکروہ و نافرمانی سے۔

واسطے قبولیت عمل کے تقوی شرط ہے

بعد اسکے فرمایا کہ مین نے فتاوی مین اس عبارت سے دیکہا ہے مین کہتا ہون ہر عمل کہ ہے ساقط

ہے کرنے سے یہ نہین کہتا ہون کہ قبول ہوگیا کیونکہ واسطے قبولیت کے تقوی شرط ہے وشرائط
التقوی عظیمۃ یعنے تقوی کی شرطین بڑی ہین اور یہ آیت شریفہ پڑہی قولہ تعالیٰ انما یتقبل اللہ
من المتقین یہ حصر ہے ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقی
لوگونسے ؎ تن برون نماز دل بیرون ‖ کشتہا میزند بسہانی ‖ اینچنین حالتِ پریشان را ‖
شرم نا ید نماز میخوانی ‖ بعد اسکے بندے نے التماس کیا کہ یہ چار عورتین حضرت مخدوم سے خاندان
شیخ کبیر مین تعلق کرتی ہین یعنے مرید ہوا چاہتی ہین فرمایا کون کون ہین بندے نے کہا والدہ اور دو بہنین
اور بہابی فرمایا کہ تمہاری والدہ کو مینے ساتہہ بہنا پے کے قبول کیا اور یہ تینون کہ چہوٹی ہین
انکو ساتہہ دختری کے قبول کیا یعنے تمہارے مان بمنزلہ بہن کے اور یہ تینون بمنزلہ بیٹیون کے ہوئین حسن
خادم سے فرمایا کہ چار دامنی چادر کی لا خادم لایا آپنے مونٹہہ مبارک پر انکو ڈالا استعمال کیا
تہوڑی دیر کے بعد بندے کو دیدین اور فرمایا کہ مینے اپنی طرف سے تجہکو وکیل کیا تین بار استغفار
تلقین کر اور دامنیون کو پہنادی مین نے قبول کیا۔

چوتہی تاریخ ماہ جمادی الاولے

کو جمعے کے دن ہمراہ رکاب سعادت کے جمعے کی نماز کوشک شکار مین ادا کی گئی اور یہ فقیر حضرت
مخدوم کے عقب مین تہا بعد فراغ کے واعظ منبر پر چڑہا اور وعظ کہنے لگا مقری نے یہ آیت شریف
پڑہی وانزلنا من السماء ماء واعظ نے کہا کہ پانی تو ابر سے ہے آسمان کے ساتہہ مقید کرنا کیون ہے
کہا کہ عرب مین جو چیز بلند ہوتی ہے اُسکو سما کہتے ہین آپنے فرمایا اور اپنا مبارک چہرہ اس فقیر کی
طرف کیا کہ یہ لغت متخلص ہین ہے السماء آسمان یہ واعظ منبر سے اوترآیا اور قدمبوسی کی آپ وہان سے

لوٹے اور بندہ بہی ہمراہ رکاب کے لوٹا **آخر شب جمعہ مین** بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک
عزیز مولانا ضیاء الدین صنّامی رحمۃ اللہ کی رشتہ دارون مین سے التماس تعلق کا خاندان مین شیخ
نجم الدین صنعانی کے کرتا تہا اس فقیر نے تعریف کی کہ مولانا ضیاء الدین کی قرابت والون مین سے ہے
فرمایا کہ مین نے اُنسے بہی خرقہ پہنا ہے اور اجازت پہنانے کی رکہتا ہون یعنی شیخ نجم الدین سے اُسکو خرقہ
دیا بعد اسکے اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ شمار کرو مین نے چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے
ہم شمار کرتے وہ فرماتے تہے **اول خرقہ** سیادت پناہی کا مخدوم والد سید کبیر رضی اللہ عنہ سے
ساتہہ جملہ آباء واجداد کے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تک اور انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پہنا **دوسرا** خرقہ شیخ بہاء الدین کا والد سے پہنا **تیسرا** خرقہ شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ سے اُنہون نے
خواب مین پہنایا اور مین نے بعینہ وہی ٹوپی بیداری مین اپنے سر پر پائی مین نے اُسکو بحفاظت کہا اُنکو نکی
ماں کے پاس سے **چوتہا** خرقہ شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ سے اُنہون نے بہی خواب مین پہنایا لیکن بیداری مین
سر پر نہ پایا **پانچوان** خرقہ شیخ قولم الدین خلیفہ شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ سے اُنہون نے اجازت نامہ اپنے
خط سے لکہکر دیا **چہٹا** خرقہ شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ کا اور اجازت نامہ اپنے خط سے لکہکر دیا۔
ساتوان خرقہ شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ سے **اٹہوان** شیخ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ سے **نوان** خرقہ
شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ سے **دسوان** خرقہ شیخ قطب عدن فقیہ بصال رحمۃ اللہ تعالے سے
گیارہوان خرقہ شیخ مرشد ابو اسحق گازرونی رحمۃ اللہ تعالے سے **بارہوان** خرقہ شیخ امام الدین
برادر شیخ امین الدین علیہما الرحمۃ سے کہ اُنہون نے واسطے دعاگو کے خرقہ وعصا ومقراض وسجادہ رکہا تہا
تیرہوان خرقہ سید حمید محمد حسنی رحمۃ اللہ سے **چودہوان** خرقہ شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری

رحمہ اللہ تعالی سے یہ خلیفہ تھے شیخ شیوخ کی بہی ایک واسطہ مین درمیان میرے اور شیخ شیوخ کے
یہ شیخ یار تہے شیخ کبیر کے جسدن مین نے انکو پایا تو وہ ایک سو تیس برس کی عمر کی تہی **پندرہوان**
خرقہ سیدی احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالی سے بعد اسکے فرمایا کہ وہ صوفی تہے مُولَّہ نہ تہی لیکن ایک پوتا
انکے پوتوں سے مجذوب ہوگیا تہا مُولَّہ وہ تہا دیوانہ وہ لوگ اتباع اُسکا کرتے ہین اُسکا نام بہی دادا کا نام
سید احمد تہا بعد اسکے فرمایا کہ مولِّہ بکسر لام خطای محض ہے نہ کہنا چاہئے کیونکہ یہ صفت ہے حق کی اسم فاعل
ہے معنی اسکے وَلہ کرنیوالا ہین اور مولَّہ بفتح لام اسم مفعول بمعنی ولہ کردہ شدہ کے ہے اور یہ صفت ہے مخلوق
کی یہ کہنا چاہئے **سولہوان** خرقہ شیخ نجم الدین صفانی رحمہ اللہ تعالے سے **سترہوان** خرقہ شیخ
نجم الدین کبری رحمہ اللہ تعالی سے **اٹھارہوان** خرقہ مہتر خضر علیہ السلام سے کہ درمیان میرے
اور درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی واسطہ ہین **انیسوان** خرقہ شیخ اوحد الدین حسینی
رحمہ اللہ تعالی سے **بیسوان** خرقہ شیخ نور الدین رحمہ اللہ تعالی سے یہ جزیرہ دریا مین تہے یہ سب
بیس شیخ ہین قدس اللہ روحہم کہ مین نے سب سے خرقہ پہنا ہے اور بجہت کمالت اجازت پہنانے کی کہنا ہون

اصفہانی

پانچوین تاریخ ماہ مذکور

کو سنیچر کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا عقیدۂ نسفی کا سبق فرماتے تہے اسکو
صاحب منظومہ نے علم کلام مین تصنیف کیا ہے بات کرامت مین تہی الکرامۃ حق فتظہر الکرامۃ علے
نقض خارق العادات فصاحب الکرامۃ یطیر فی الھواء ویمشی علی الماء ویطوی لہ الارض والسماء
وینظر الی العرش والکرسی واللوح والقلم وغیر ذلک من الاشیاء وینطق لہ الجمادات ویجئ لہ طعام
الجنان والاثواب فی زمان قلیل یطوف بالمشرق والمغرب یرجع ویزورا لکعبۃ فی مدۃ یسیرۃ

ویرد البلاء بدعائه فهذا کله کرامات لواحد من امة النبی علیه الصلوٰة والسلام ولا یکون ولیا
ن
والو یکن متبعا لنبیه قولا وفعلا وحالا یعنے کرامت حق ہے سو کرامت ظاہر ہوتی ہے نقض عادت
کے پس صاحب کرامت کا ہوا مین اوڑتا ہے پانی پر چلتا ہے جیسے صحرا پر اور زمین و آسمان کی رگین واسطے اُسکے
کھینچ دیتے ہین اور ذرا سی مسافت کر دیتے ہین یہانتک کہ زمین کعبی کی اُسکے نظر مین مثل مسجد محلے کے
نزدیک ہوجاتی ہے چند قدم رکھتا ہے چلا جاتا ہے اور عرش و کرسی لوح و قلم وغیرہ اشیا کو دیکھتا ہے
آسمان کے طبقے مثل زردبان کے کر دیتے ہین پانون رکھتا ہے اوپر چلا جاتا ہے اور بہشت مین پہونچتا ہے
کہانا کہاتا ہے پہر لوٹ آتا ہے اور جمادات یعنی غیر حیوانات جیسے پہاڑ پتہر ڈھیلے درخت دیوار اور مانند
اسکے اُس سے باتین کرتے ہین اُسکے واسطے جنتون کا کہانا آتا ہے اور کپڑے آتے ہین اور زمانہ قلیل مین
مشرق و مغرب کا گشت کر لیتا ہے اور لوٹ آتا ہے اور ذرا سی مدت مین کعبے کی زیارت کر آتا ہے
اور اُسکے دعا سے بلا ٹل جاتی ہے پس یہ ساری کراستین واسطے ایک کے ہین امت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور ولی نہین ہوتا ہے جب تک کہ اپنے نبی کا پیرو نہو قول و فعل و حال مین بعد اسکے فرمایا **حکایت**
کہ ایک مرد عزیز ہمارا یا رتہا جب اُسکو بہوک لگتی تو لکڑی کا پیالہ دیوار مین ہاتہ اُسیوقت کہانے سے بہر جاتا
اُسکو تناول کرتا تہا اور جسوقت کرامت والے کو حاجت ہوتی ہے تو بہشت کا کہانا پانی کپڑا اُسکو پہونچتا
ہے تاکہ وہ فارغ دل ہووے اُسی ضمن مین **حکایت** بیان فرمائی کہ بعض یار دعاگو کے بہشت مین
پہونچتے ہین اور بہشت کی نعمتین تناول کرتے ہین ایک دن میرے واسطے لائے مین نے اُسکو کہایا اور
اُسمین بہی لایا تہا خرمہ و نبات مصری سے زیادہ تر شیرین نہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک
دادا دعاگو کے یعنی مخدوم سید جلال رحمۃ اللہ کے ایک بہالا لکڑی کا تہا جسوقت وہ اندر حجرے کے ذکر مین

مشغول ہوتے تو وہ پیالہ بہی ذکر مین مشغول ہوتا تہا شیخ صدر الدین رحمہ اللہ تعالی سے پوچہا کہ اندر جرے کے
دوسرا سید کون ہے کیونکہ مین دوسرے کا ذکر بہی سنتا ہون شیخ نے کہا کہ انکے پاس ایک پیالہ ہے لکڑی کا وہ
ذکر کرتا ہے یہ ہے جماد کا بولنا اور زمانہ قلیل مین مشرق و مغرب کا گشت کرتا ہے اور لوٹ آتا ہے
بعد ازان مناسب اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان فرمائی کہ ایک دن
علی کہوہری درویش مرید شیخ بہاء الدین رحمہ اللہ تعالی کا نزدیک انکے آیا اُسنے خانقاہ مین کچہ بے ادبی
کی وہ بے ادبی یہ تہی کہ اُسنے کرامت کا اظہار کیا ایک روز شیخ بہاء الدین رحمہ اللہ تعالی سو رہے تہے
اور وہ پنکہے سے شیخ پر ہوا کرتا تہا اُسکے جی مین آیا کہ نماز نفل مین مشغول ہون اور اُسنے پنکہے کی طرف
اشارہ کیا وہ پہرنے لگا جسوقت شیخ بیدار ہوے تو دیکہا کہ پنکہا پہر رہا ہے اور علی درویش نماز مین مشغول ہے
شیخ نے کہا یا غفور یا غفور یا غفور انبیا کو کرامت کا اظہار واجب ہے اور اولیا کو چہپانا واجب ہے
اُسنے واجب کا ترک کیا شیخ اس سے ناخوش ہوگئے اُسکو اسیوقت بہوک نے آلیا جو کچہ کہاتا سیر نہوتا
تہا بہوک زیادہ ہوتی تہی اُسکے دل مین یہ بات پڑی کہ نزدیک شیخ جلال الدین کے جاؤن اور اپنا احوال
کہون جسوقت گیا تو اپنا احوال بیان کیا شیخ جلال الدین نے فرمایا ذرا بیٹہ جا وہ بیٹہ گیا اور خود مراقب
ہوگئے پہر سر اٹہایا اسیوقت ہاتہ کہینچا اور کہانے پر خوردہ شیخ بہاء الدین کا کہانے اُسنے کہا لیا
اسیوقت اچہا خاصا ہوگیا بہوک اس سے جاتی رہی یہ ہے قطع مسافت کا زمانہ قلیل مین کہ زمین کوتاہ
ہوجاتی ہے جیسے کہ یہ دونو یکجا ہوگئے یعنے شیخ جلال الدین اور شیخ بہاء الدین رحمہما اللہ تعالی اور
ہاتہ ڈالا اور طعام پس خوردہ لے آئے اُسوقت شیخ جلال الدین بنادکام مین تہے اور شیخ بہاء الدین
ملتان مین بعد اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین اوچہوی رحمہ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ

ایک دن سبق دے رہے تہے اور ہمیشہ سبق دیتے تہے اور دعاگو حاضر تہا اثناے سبق مین مراقب ہوے سر نیچا کر لیا ذرا دیر بہر سر اُٹہایا جو شاگرد کہ سبق پڑہتا تہا اُسنے کہا کہ مین اُسوقت پڑہ رہونگا آپ مراقبے کا سبب بیان فرمائین شیخ نے فرمایا تو تو پڑہ تو کہان درویشون کے کامو مین پڑا ہے وہ نہین پڑہتا تہا بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ یہ متعلم لوگ عجب گروہ ہین شیخ نے فرمایا کہ اس درویش کے بعض معتقدون کا جہاز دریا مین غرق ہوتا تہا وہ لوگ اس درویش کو مدد لائے تو مین نے ہاتہہ ڈالا جہاز کو کہینچ لیا اور آستین بتائی وہ تر تہی یہہ بہی قطع مسافت ہے کہ اپنی جگہہ مین بیٹہے رہے اور ہاتہ دریا مین نے گئے اور جہاز کو کہینچا بعض یارون نے تاریخ لکہہ لی بعد چند دنون کے اُس جہاز والے شیخ کی زیارت کو آئے اور قصہ بیان کیا تاریخ پوچہی تو واقعہ ویساہی تہا دوسری بات یہہ ہے کہ عرش و کرسی لوح و قلم وغیرہ کی طرف اپنی جگہہ بیٹہے ہوئے نظر کرتے ہین بعد اسکے **حکایت** شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ کے بیان فرمائی کہ مین ایک دن اُنکی خدمت مین حاضر تہا ایک لشکری یعنے سپاہی آیا اور التماس بیعت کا کیا شیخ قبول نہین کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ توکچہہ اور اپنا تزکیہ کر بعد اُسکے بیعت کرنا اور وہ بہت الحاح کرتا تہا برادر شیخ بدر شیخ اسلام مولانا عماد الدین اسمعیل نے کہا کہ مخدوم وہ الحاح وزاری کرتا ہے آپ قبول کرین شیخ نے فرمایا کہ مین کیونکر قبول کرون مین تو دیکہتا ہون عرش و لوح محفوظ مین لکہا ہے کہ وہ چند وقت اور گناہ کریگا اور یہ بات ایسی بلند فرمائی کہ سب مجلس والون نے سن لی بعد اسکے مخدوم دامت برکاتہ روئے اور انکے رونے سے بعض یار بہی روئے کہ کیا بندے ہین ایسی چیزون پر اطلاع پاتے ہین عرش و کرسی و لوح و قلم اُنکے سرپر بمقدار ایک بالشت کے ہوجاتا ہے ۔

بیان معنی کرامت

بعد اسکے فرمایا کرامت وہ ہے کہ عقل کو اسمین مدخل نہو اور یہی جو مین نے کہا اگر پیغمبر ہے تو معجزہ کہتے ہین اور اگر درویش ہے تو کرامت کہتے ہین لیکن بشرط پیروی قول و فعل و حال اپنے پیغمبر کے کہ یہ اُسکی امت کا ولی ہوتا ہے اور اگر اُسکے مخالف ہے تو ولی نہو گا اول اتباع و پیروی ظاہر کی چاہیئے تا کہ اتباع ظاہر کی برکت سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے حاصل ہو جائے اگر اس مخالف مین کوئی چیز ظاہر ہووے تو دو حال سے خالی نہین ہے اگر وہ فاسق ہے تو اُسکو معونت کہتے ہین اور اگر وہ کافر ہے تو اُسکو استدراج کہتے ہین اور ایسا عالم مین بہت ہے۔

پندرہوین تاریخ ماہ جمادی الاولے

منگل کے دن بعد نماز پیشین کے بندہ خدمت مین حاضر تہا ذکر صبر کا نکلا فرمایا الصبر علی ثلثۃ انواع صبر العام و صبر الخاص و صبر اخص الخاص فاما صبر العام فحبس النفس علی ما تکرہ و صبر الخاص تجرع المرارۃ من غیر تعبیس و صبر اخص الخاص التلذذ بالبلاء یعنے صبر تین طرح پر ہے ایک تو صبر عام کا دوسرا صبر خاص کا تیسرا صبر اخص الخاص کا سو صبر عام کا بند کرنا روکنا نفس کا ہے اُس چیز پر جسکو وہ ناخوش رکہے اُسکو دشوار معلوم ہو اور صبر خاص کا پینا ہے کڑوی چیزون کا بغیر ترش روئی کے اور صبر اخص الخواص کا لذت لینا مزہ اُٹہانا ہے بلا سے جیسا کہ حق تعالے صبر سے حضرت ایوب علیہ السلام کی خبر دیتا ہے واذکر عبدنا ایوب انا وجدناہ

صابرا نعم العبد انہ اواب یعنے ہمنے ایوب کو بلا پر صابر پایا وہ یہ تہا کہ ایک دن کیڑا
اُنکے بدن مبارک سے گر پڑا اُسکو پہر اپنے بدن مین رکہہ لیا قولہ علیہ السلام ان اشد البلاء
علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم علی الامثل فالامثل یعنے سخت تر بلا نبیون پر
ہوتی ہے پہر ولیون پر پہر امثل فامثل پر یعنے بعد ولیون کے پہر جو افضل و بہتر ہوتا ہے
اُسپر بلا کی سختی ہوتی ہے **ھ** داری سر ما و گرنہ دور از بر ما او ما دوست کشیم تو ندا ری
سر ما ؤ پہر آپ اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا یہ تین وجہ صبر کی جو مین نے بیان کین انکو
لکہہ لے یہہ غریب و نادر ہین۔

فائدہ اسم شریف الملک

ایک عزیز شرح نودونہ نام کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا بات اسجگہہ تہی الملک فرمایا
کہ جو کوئی ایک مجلس مین تین دن متواتر اس نام کو ہزار بار پڑہے وہ بادشاہ ہو جائے
مین نے عرب مین شرح عربی کا سماع کیا ہے بعد اسکے فرمایا اگر درویش صوفی ہو تو بادشاہی
دنیا کی اُسکو مطلوب نہوگی تو وہ اولیاء کا بادشاہ ہو جایگا اور قطب ہو جائے گا بعد اسکے
فرمایا کہ اس شرح کے مؤلف نے یہ معنی کیون بیان نہ کئے اسلئے کہ ہر آدمی بادشاہی
کی طمع رکہتا ہے اسواسطے یہ معنی نہ کہے۔

فائدہ آب زمزم

ایک عزیز آب زمزم کا تمغہ خدمت مین لایا فرمایا کہ آب زمزم جس حاجت کے واسطے پئین
وہ حاجت برآئے قولہ علیہ السلام ماء زمزم قضاء لما شرب لہ بعد اسکے فرمایا کہ اگر بہو کا پئے

تو سیر ہو جائے دعا گو کو مکہ مبارک مین جسوقت بہوکا ہوتا تو آب زمزم پی لیتا سیر ہو جاتا تہا
لیکن شرط یہ ہے کہ کہڑے ہو کر پئین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا میرے فرزند یہ فائدہ
الملک اور فائدہ آب زمزم کا مع حدیث صحاح کے جو مین نے بیان کیا لکہہ لے غریب ہے۔

ذکر تولد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ پیدائش دعا گو کی شب برات مین ہے ۱۰۳۰ ہجری تو روز دن ۱۰۳۰ کا تھا
کہ اس حقیر نے شمار کیا اور اسوقت کہ آپنے یہ فرمایا آپ کی عمر ۷۰ برس کی تہی۔

ذکر اذان کے وقت بات کرنے کا

بعد تہجد کے بدہ کی رات سولہوین ماہ جمادی الاولی کو بندہ خدمت مین حاضر تہا او رموذن
نے اذان کہی فرمایا کہ اگر ایک شخص حاضر ہے تو اسپر انصات یعنے خاموشی وجب نہین ہے اگر بات کرے
تو روا ہے کیونکہ اسنے فعل سے اجابت کی ہے کتاب مین مسئلہ ہے کہ اجابۃ الفعل اولی من القول
یعنے اجابت فعل کی اولی ہے اجابت قول سے **معنی مراقبہ** گفتگو مراقبے مین ہو رہی تہی
فرمایا کہ اصطلاح مشائخ کی ہے معنی مراقبے کے یہ ہین کہ المراقبۃ ملازمۃ العلم بان اللہ مطلع علیہ
یعنے مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کا جاننا کہ بیشک اللہ تعالے اسپر مطلع ہے اسکو دیکہتا ہے اور معنی
مراقبے کے لغۃ با یکدیگر چشم داشتن ہین مفاعلہ کا وزن ہے واسطے مشارکت کے بعد اسکے فرمایا
مراقبہ یہ نہین ہے کہ سر کو زانو پر رکہین اور بیٹھ جائین بعض گمان کرتے ہین اور نہین جانتے
ہین چاہئے کہ کسی حال پر ہو اللہ تعالی کو خود پر ناظر جانے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے
فرمایا فرزند من اس مسئلہ اجابت فعل اور فائدہ مراقبہ کو جو کہ مین نے بیان کیا ہے لکہہ لے۔

بیان نفس اَمّارہ و لوّامہ

فرمایا کہ جو کچھہ نفس حکم کرے اُسپر راضی نہوئے وہ تو خود امارہ بالسوء ہے اور فتنہ وہی ہے امارہ فعّالہ ہے امر سے واسطے مبالغہ کے یعنے بہت حکم کرنیوالا جیسے کہ لوّامہ لوم سے ہے یعنے بہت ملامت کرنیوالا اور امارہ بالخیر بھی ہے بعد تزکیہ کے بلکہ مین نے سُنا ہے کہ واللہ روح سے بہتر ہوجاتا ہے فرمانبردار ہوجاتا ہے بلکہ حق کا اسیر یعنے قیدی ہوجاتا ہے ؎ اسیر العدا یفدی ھالکہ وما لاسیر الغانیات فداء ۔ یعنی دشمنونکے قیدی کا تو فدا ہے اور مرغوب ر تونکے قیدی کا فدا نہین ہے عدا جمع ہی عدو کی جیسے رجال جمع ہے رجل کی اور غانیات مرغوب رتونکو کہتے ہین ۔

تکبیر و تسمیع مین جزم چاہیے

فرمایا کہ اللہ اکبر مین حرف را کو جزم کرین اور سمع اللہ لمن حمدہ کا مین حرف ہا پر جزم کرین اسلئے کہ حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام التکبیر جزم والتسمیع جزم خواجگان چشت رحمہم اللہ تعالی کا مختار یہی ہے لیکن شیخ کبیر قدس اللہ روحہ نے بضم حرف ہا اختیار کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین دو طریقے سماع رکہتا ہون ایک یہ ہے کہ جزم حاصل ہوجاتا ہی اسلئے کہ آخر واو ہے اور وہ مجزوم ہے دوسرا یہ ہے کہ بعدد ہر حرف کے ثواب ہے مکہ مبارک مین ایک لاکہہ مدینہ منورہ مین ایک ہزار جامع مسجد مین پانسو محلے کے مسجد مین پچیس اور انکے سوا بعدد ہر حرف کے دس کا ثواب ہے بعد اسکے فرمایا کہ جزم بہی حاصل ہوجاتا ہی کیونکہ آخر حرف ہا کا واو ہے اور مجزوم ہے اور حدیث پر بہی عمل ہوجاتا ہے مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ مین مکہ مبارک مین تہا ایک عزیز نے امامت کی اُسنے سورہ فاتحہ مین ملک یوم الدین بغیر الف کے پڑہا قرات ابو عمرو پر جسوقت نماز سے فارغ ہوا تو شیخ مکہ حضرت عبد اللہ فتی رضی اللہ عنہ حاضر تہے اُس امام سے فرمایا کہ

قراءۃ مالک یوم الدین یعنے تو نے الف کو کیون حذف کر دیا کہ ثواب ایک حرف کا ایک
لاکہہ ہوتا ہے اگر امام مالک یوم الدین الف کے ساتہہ پڑہتا تو مین ایک لاکہہ کا ثواب ایک
حرف سے پاتا بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے مین نے لکہہ لیا

سولہوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

بُدہ کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا میری طرف مونہہ کیا فرمایا
میری فرزند کچہہ سبق پڑہ مین نے عرض کیا کہ فقہ اکبر خدمت مین پیش کرون فرمایا مبارک
بعد اسکے فرمایا وہ کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تصنیف کی ہے مین نے عرض کیا جی ہان
پس مین نے شروع کیا ترتیب کلام کی آمین تہی کہ ھذا الکتاب فقہ الاکبر صنفہ
سراج الامۃ وامام الملۃ ابو حنیفۃ نعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ عنہ
قال لا نُکَفِّرُ احدًا بذنب ولا نُخرِجُ احدًا من الایمان وھذہ مسئلۃ مختلف فیھا
قالت الخوارج اذا ارتکب المؤمن کبیرۃ من الکبائر فانہ یکفر یزول عنہ الایمان
والخوارج قوم یُقِرّون بابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم ولا یقرون بعلی
رضی اللہ عنہ بل ینکرونہ وخلافتہ وقالت القدریۃ والمعتزلۃ یخرج
بالذنب الکبیرۃ من الایمان ولا یدخل فی الکفر ویکون باین الکفر والایمان
فاذا تاب تاب اللہ علیہ ای قبل توبتہ واذا رجع عنہا فانہ یدخل فی
حیز الایمان واذا مات قبل ان یتوب دخل فی حیز الکفر ویخلد فی النار

والقدریۃ قوم یقولون الخیر من اللہ والشر من الشیطان وھؤلاء ینکرون
القدر وزعموا بوجود الھین ویقولون احدھما یزدان والاخر اھرمن وھو
باطل واحتجت الخوارج والقدریۃ والمعتزلۃ ان الایمان یرفع بالکبیرۃ
بقولہ تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا آخبر اللہ تعالی
انہ یخلد فی النار والخلود المطلق انما ھو للکافر بعد اسکے فرمایا میرے فرزند تو
ترجمہ جانتا ہے مین نے عرض کیا کہ مخدوم سے جواہر معانی کا التماس کرتا ہون فرمایا
کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ہم کافر نہ کہین کسیکو گناہ کرنے سے اور نہ باہر نکالین
کسیکو ایمان سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے خارجی کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کا مرتکب
ہوتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور زائل ہوجاتا ہے اُس سے ایمان خوارج جمع ہے
خارج کی جیسے کہ موانع جمع ہے مانع کی یعنے وہ سنت وجماعت سے باہر نکل گئے ہین
اور قول اُس گروہ کا باطل ہے اور وہ ایک گروہ ہے کہ اُنہون نے حضرت ابوبکر وعمر وعثمان
رضی اللہ عنہم کا اقرار کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اقرار نہین کرتے ہین بلکہ منکر ہین انکے
اور اُنکی خلافت کے اور قدریہ ومعتزلہ کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گناہ کبیرہ کرے تو وہ ایمان سے
باہر آجاتا ہے اور کفر مین داخل نہین ہوتا ہے اور ایسا ہی درمیان کفر وایمان کے رہتا ہے
اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ تعالی اُسکی توبہ قبول کرتا ہے اور مکان ایمان مین آجاتا ہے اور اگر
بے توبہ مرجائے تو کفر مین داخل ہوتا ہے اور ہمیشہ آتش دوزخ کے عذاب مین رہتا ہے
قول اس گروہ کا بھی باطل ہے اور یہ قدریہ ایک گروہ ہے عرب مین یہ کہتے ہین کہ خیر خدا

سے ہے اور شر شیطان سے اور تقدیرات کے منکر ہین اور یہ گروہ گمان کرتی ہین کہ خدا
دو ہین ایک تو یزدان نام دوسرا اہرمن نام اور یہ زعم اس گروہ کا باطل ہے اس قول
سے اللہ پاک کے انما الله اله واحد اور اس قول سے انما الٰهکم الله واحد یعنی معبود
ای لیس الٰهکم الا الله واحد یعنے نہین ہے معبود تمہارا مگر ایک معبود اور اس قول سے
اللہ تعالیٰ کے لو کان فیھما اٰلھة الا الله لفسدتا ای غیر الله یعنی اگر ہوتی زمین
و آسمان مین اور معبود سواے اللہ کے تو وہ دونو بگڑ جاتے اور یہ تینون گروہ یعنی خوارج وقدریہ
و معتزلہ کہتے ہین کہ گناہ سے ایمان اٹھالیا جاتا ہے اور اس آیت کریمہ سے حجت پکڑتے ہین
و من یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ وہ
ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور ہمیشہ دوزخ مین رہنا کافر ہی کے واسطے ہوتا ہے یہ گروہ اور
انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے اسی درمیان مین سید ابوبکر بدولی نے کہانے کا خوان لڑکون
کے ہاتھہ بہیجا خدمت مین حضرت مخدوم کے لائے فرمایا اذا جاء الطبق رفع السبق
یعنے جسوقت کہانا آجائے تو سبق اٹھالین اور فرمایا کہ السبق بفتح الباء کما ان الطبق
بفتح الباء یعنی لفظ سبق بفتح باے موحدہ ہے جیسے کہ طبق بفتح باہے اور بجزم باخطا
ہے پس بندیکو اور یاران دیگر کو کہانی مین اصرار فرماتے تہے جب فارغ ہوئے تو شیخ
جمال الدین اچہوی رحمہ اللہ تعالےٰ کی **حکایت** کا ذکر نکلا کہ وہ عام سبق پڑہاتے
تہے اور اگر کوئی جگہہ مشکل ہوتی تو ذرا دیر سر جہکاتے اور مشکل کو حل کر دیتے تہے انسے
پوچہتے کہ آپ نقل کہین تو فرماتے لکھہ نقل من الله تعالیٰ اور کسی کتاب مین نہ ہوتی عجب

علم تہا جو وہ رکہتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ عام سبق پڑہاتے تہے
یہانتک کہ اگر کوئی نحو یا صرف پڑہتا تو پڑہاتے تصریف جدولی اُنکی تصنیف ہے اور شیخ
رکن الدین رضی اللہ عنہ سبق عوارف کا پڑہاتے اور شیخ بہاء الدین رضی اللہ عنہ اپنے خاندان
کو سبق پڑہاتے اور دادا دعاگو کی سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ دامت برکاتہ خلیفہ تہے
شیخ کبیر کے اور شیخ جمال الدین خلیفہ تہے شیخ عارف صدر الحق والدین کے قدس اسرارہم

ذکر حضرت سلطان الاولیاء قدس سرہ

اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ نظام الدین رضی اللہ عنہ کے پاس جو کوئی
جاتا اُسکو کچہہ کہلاتے ایک شخص خراسانی دانشمند تہا شیخ کے پاس بارہا جاتا تہا ایکدن
اُسنے کہا کہ مین ہر بار کہ تمہارے پاس آتا ہون تم کچہہ کہلاتے ہو اور مین چند بار نزدیک
شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ کے گیا ہون اُنہون نے مجہے کوئی چیز نہین کہلائی شیخ نے فرمایا
کہ مین اس حدیث پر عمل کرتا ہون من زار حیا ولم یذق منہ شیئاً فکانما زار میتا
یعنے جو شخص کہ زیارت کرے کسی زندے کی اور نہ چکہے اُس سے کوئی چیز تو گویا اُسنے
زیارت کی کسی مردے کی بعد اسکے خراسانی دانشمند نے کہا کہ یہ حدیث شیخ رکن الدین
کو نہین پہونچی ہے کہ وہ عمل کرین شیخ نظام الدین نے اُس سے کہا کہ شیخ رکن الدین

ذکر ذوق

عمل معنوی کرتے ہین ذوق روحانی چکہاتے ہین اور ذوق دو طرح پر ہے ایک تو روحانی
اور دوسرا ذوق جسمانی ذوق روحانی وعظ و نصیحت ہے اور ذوق جسمانی اکل یعنے
کہانا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے مکہ مبارک مین اس حدیث کا بیان مشائخ سے سُنا
ہے کہ ذوق کہا اکل نہ فرمایا اسلئے کہ ذوق عبارت ہے چکہنے سے خواہ ذوق معنوی یعنی

روحانی ہو خواہ ذوق نفسانی یعنے جسمانی رہا اُکل سو اُس سے فی الجملہ کہا نامرادسے ہے چنانچہ
ایک دن خراسانی دانشمند نے شیخ رکن الدین سے کہا کہ مین نزدیک شیخ نظام الدین کے
تہا اُنہون نے کہا شیخ رکن الدین ذوق روحانی دیتے ہین اور مین ذوق جسمانی دیتا ہون
تو شیخ رکن الدین نے فرمایا کہ برادرم نظام نے تواضع کی ہے کیونکہ اُنمین یہ دونو معنی ہین
وہ ذوق روحانی بہی دیتے ہین اور ذوق جسمانی بہی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزندمن یہ دونون وجہین ذوق کی جو مینے بیان کین لکہ لے۔

جو شخص ظہر ہمیشہ پڑہے وہ خضر علیہ السلام سے ملے

روز مذکور مین بعد ادائے نماز ظہر بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ ظہر یہ دس
رکعتین ہین تین سلام سے کیونکہ دن مین اولے یہ ہے کہ نفلی نماز چار رکعت پڑہین
جو کوئی ہمیشہ بے ناغہ ادا کرے وہ مہتر خضر علیہ السلام کو پائے وہ مکہ مبارک مین ہر روز
صبح کی نماز میزاب کے نیچے ادا کرتے ہین اُسقدر مصلی اُنکا نامزد ہوا ہے اس نماز کے
پڑہنے والے کو خدا اُسی جگہہ لیجائے تا کہ اُنکو پائے یا یہ ہے کہ وہ ہندوستان مین جسوقت کہ
اولیاء کی زیارت کو آتے ہین تو اُنکو پائے اور چاہیے کہ بیٹہکر نہ پڑہے کہڑے ہو کر پڑہے
تا کہ دس رکعتین ہون ورنہ پانچ ہونگی اور اُسکے نامہ اعمال مین اُسکا آدہا ثواب لکہینگے
قولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف صلوۃ القائم یعنے بیٹہے ہوے کی نماز آدہی
ہے نماز کہڑے کی ایک عزیز نے پوچہا حدیث صحیح مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میری ملاقات کرتا جواب فرمایا کہ اس حدیث مین مین نے
دو طریق سُنے ہین ایک وجہ تو یہ ہے کہ آپ نے یہ حدیث ملاقات سے پہلے فرمائی ہے
دوسری وجہ یہ ہے کہ خضر نام ایک صحابی تھے اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ولایت انقطاع مین بھیجا تھا کچھہ زمانہ گزرا کہ وہ نہ آئے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنکی شان مین فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میرے پاس آتا یہ دونو وجہ مین نے مکہ و مدینہ
مبارک کے طرف سے سنی ہین ہرگز ہندوستان مین نہ سُنی تھین پھر اس فقیر کی طرف متوجہ
ہوئے فرمایا فرزند من لکھہ لے غریب ہے مین نے لکھہ لیا **دعائے فراخی رزق**
یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی بعد پانچون نمازون کے ان تین کلمونکو کہے روزی اُسکی فراخ
ہوجائے حدیث شریف مین آیا ہے من قال دُبُرَ کل صلوٰۃٍ حَسْبِیَ الرَّب
من المربوبین حسبے الخالق من المخلوقین حسبے الرازق من المرزوقین
حسبے اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم وسع رزقہ
بعد اسکے فرمایا کہ یہ کلمہ عیالدارون کو کہنا چاہیئے مین بھی کہتا ہون اور میرا معمول ہے
پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند لکھہ لے کام آئیگا مین نے لکھہ لیا **ذکر دستار**
دستار لائے فرمایا کتنے گز ہے حسن خادم نے عرض کیا کہ چھہ گز ہے فرمایا کہ دستار
طاق مسنون ہے **ذکر نام رکھنے کا** ایک عزیز آیا التماس کیا کہ بندے کے
گھر مین لڑکا پیدا ہوا ہے اُسکا نام رکھہ دیجئے فرمایا کہ حدیث مین ہے خیر الاسماء
ما حُمّد و عُبّد یعنے بہتر نام وہ ہین جنمین حمد و عبد کا ذکر ہو محمد یا محمود یا عبد یا حامد

یا احمد یا حماد ان ناموں مین سے رکہین یا عبد اللہ یا عبد الرحمن اور مثل اسکے نام رکہین کہ بہترین نام یہ ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مین نے جو کہا لکہہ لے مین نے لکہہ لیا۔

فقرا اغنیا سے پہلے جنت مین جائینگے

ذکر فقر و غنا کا نکلا فرمایا حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقراءکم قبل اغنیائکم بنصف یوم یدخلون الجنۃ یعنے آپنے فرمایا کہ تمہارے درویش تمہارے توانگرون سے آدہی دن پہلے جنت مین داخل ہونگے و ذالک الیوم خمسین الف سنۃ وکل یوم عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اور ہر دن اسکا ہزار برس کا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر سوار راہ مین جاتے اگر کوئی فقیر ہوتا تو اُسکے واسطے اُتر پڑتے اور اُسکو سلام کرتے عجب خلق ہے اگر سالک کسی راہ یا بازار مین گزر کرے تو جو فقیر گوشہ نشین ہو اُسکے پاس آترے اُسکی زیارت کرے تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہو جائے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے مین نے لکہہ لیا **ایضا** عبد السلام گجراتی مولی الاسلام یاد کرتا تہا حق مین اُسکی دعا کی کہ تو مثل عبد اللہ کے ہوجائے انشاء اللہ تعالیٰ تم جانتے ہو کہ عبد اللہ کون تہا مین نے کہا آپ فرمائین فرمایا کہ یہ عبد اللہ گجراتی زنار دار تہا وہ نزدیک دعا گو کے

اسلام لایا تہا تعلق بہی کیا تہا یعنے مرید بہی ہوا تہا دعاگو کی جماعت خانی میں
کلام اللہ کا حافظ ہو گیا اور احکام شریعت کے سیکہے بعد چندی دعاگو سے ا
احکام حج کے سکہاؤ مین حج کو جاؤنگا مین نے سکہا دیئے حج کو گیا حج کرکے پہر لو
دعاگو کے آیا بعد چند دن کے دعاگو سے کہا کہ آپ مجہے اجازت دین تاک
کو جاؤن اپنے گہر والون اور قوم کو مسلمان کرون مین نے اجازت دیدی
ایک عزیز نے پوچہا کہ جس جگہہ تسبیح کے دعاؤن مین ذکر کثیر ہو تو کتنے بار
فرمایا کہ مین نے اسکو تین طرح سنا ہے کمتر تو ستر بار کہے اور اوسط بمقدار اعف
کہے یعنے تین سو ساٹہہ بار کیونکہ آدمی کے بدن مین تین سو ساٹہہ رگین ہیں
کی کوئی حد نہین ہے مگر معمول دعاگو کا یہی ستر ہے بس اس فقیر پر متوجہ ہو
لکہدلے مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فقیر کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا میرے فر
مین نے شروع کیا بات اسمین تہی کہ قالت الخوارج والقدریۃ والمعتز
ارتکب المؤمنُ کبیرۃً فانہ یخرج من الایمان واحتجت بقولہ ت
یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیہا اخبر اللہ تعالی انہ
جھنم والخلود المطلق للکافر الا انا نقول لھم انما احتججتم بھذ
لمعاداتکم ومخالفتکم فلو ساعدتکم سعادۃ لما ابتدعتم وخالفتم
رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین لان الصحابۃ ومن بعدھم من اھل الس
علی ان المراد من ھذہ الآیۃ الاستحلال بالقتل وھکذا اقول رئیس المف

بیان ذکر کثیر

بن عباس رضی اللہ عنہما وھو ترجمان القرآن علی ان الانسان ان الخلود یعبر بہ
عن الابد وانما یعبر بہ عن طول الزمان یقال خلّد الامیر فلانا فی السجن ای
اطال الحبس فیہ و قال اللہ تعالی خبرا عن بلعم ولکنہ اخلد الی الارض ای
اطال فیہا و مال الیہا واطمأنّ بہا یعنے خوارج و قدریہ و معتزلہ گروہ ہین عرب مین وہ
کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کرتا ہے تو بیشک ایمان اُس سے نکلجاتا ہے اور اس
آیت شریفہ سے حجت پکڑتے ہین یعنے جو شخص مار ڈالے کسی مومن کو عمداً یعنے قصداً نہ سہو
سے کیونکہ سہو مین دیت ہے عمد کی قید لگائی تاکہ سہو نکلجاوے پس جزا اُس مار ڈالنے
والے مومن کی عمداً دوزخ ہے ہمیشہ رہے دوزخ مین اللہ تعالی نے اُسکی خلود کی خبر
دی اسلئے کہ اطلاق خلود کا خاص کافرون کے واسطے ہے اور مار ڈالنا مومن کا
گناہ کبیرہ ہے قول اس گروہ کا عقلاً و نقلاً باطل ہے ہم یعنے اہل سنت وجماعت
انکو جواب دیتے ہین کہ تمنے جو اس آیت شریفہ سے حجت پکڑی ہے سو صرف واسطے
عداوت سنت وجماعت کے اور واسطے مخالفت اصحاب کرام کے کیونکہ صحابہ و تابعین
اہل تفسیر نے اسپر اجماع کیا ہے کہ مراد اس آیت کریمہ سے حلال جاننا قتل مومن کا ہے
اور ایسا ہی ہے قول سردار مفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اور وہ قرآن شریف
کے ترجمان ہین ترجمان بروزن فعلان بمعنی فاعل مشتق ہے ترجمہ سے اور ترجمہ بیان
کرنا ہے ایک زبان کا دوسری زبان سے یہ جواب تو نقلی تہا ہم عقلی جواب بہی دیتے
ہین وہ یہ ہے کہ ہم اس بات کو نہین مانتے ہین کہ خلود کی تعبیر ابد سے کیجاتی ہے اُسکی

نعا یعبر بہ

نعا بن عباس ترجمان القرآن

تعبیر تو طول مدت سے کیجاتی ہے محاورے مین کہتے بولتے ہین کہ قید کیا امیر نے فلان
کو قید خانے مین یعنے قید کو اُسمین طول دیا اور اللہ تعالی نے بلعم سے یون خبر دی کہ
وہ دیر تک رہا دنیا مین یعنی چار سو برس اور دنیا کی طرف میل کیا اور اُس سے قرار
وسکون وچین پکڑا تو وہ نکوہیدہ لوگون سے ہوگیا جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎
گر صوف شوق از بر بلعم برون کند ٭ گہ جامہ صفا بسگ پاسبان دہد ٭ یعنے کُتا
اصحاب کہف کا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فارغ ہونے تک حق مین اس فقیر کے تھی

شب پنجشنبہ سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

کو تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تھا حسن خادم سے واسطے کہانے
کے کوئی چیز مانگی غرضکہ قرص لائے اور ہمارے ساتھہ کہائے ایک عزیز نے اذان کہدی
ہمارے طرف متوجہ ہوئے پوچھا صبح ہوگئی اذان کا وقت ہوگیا ہمنے جواب دیا کہ صبح
نہین ہوئی ہے فرمایا کہ بے وقت نماز کے اذان کہنا درست نہین ہے اور اگر کہدین تو
اعادہ کرین اور قاضی امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ
وقت تہجد کے نماز کی اذان کہنا درست ہے تاکہ تہجد پڑہنے والے اُٹھین اور تہجد ادا کرین
اسواسطے کہ خبر مین آیا ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ تہجد کے وقت نماز کی اذان کہتے تھے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جہت سے اسلئے کہ آپ پر تہجد فرض تھا لقولہ تعالے فتہجد
بہ نافلۃ لک الاذان للفرائض لا للنوافل یعنے اذان واسطے نماز فرض کے ہے نہ واسطے
نفل کے اور مجتہدین عام کہتے ہین کہ اذان نماز کی کہنا وقت تہجد کے روا نہین ہے مگر واسطے

ذکر اذان بے وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تہجد آپ پر فرض تہا اور امت پر سنت ہے اور اگر اذان کہدی گئی تو پہر کہین کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ واسطے نماز صبح کے آور اذان کہتے تہے اسلئے کہ ولا یجوز الاذان للصلوۃ قبل دخولہا ای قبل دخول وقتہا یعنے قبل دخول وقت کے اذان درست نہین ہے کتابونمین ہے الاذان فی الوقت لا فی غیرہ لان الاذان فی الاوقات الخمس سنۃ وقیل واجبۃ والصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے اذان وقت مین ہے نہ غیر وقت مین اور پانچ وقتون مین سنت ہے بعض علما کہتے ہین کہ واجب ہے صحیح قول یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے اور بعض علما نے کہا ہے الصلوۃ بغیر الاذان لا یجوز لمخالفۃ الفریضۃ والصحیح انہ یجوز ویکرہ لمخالفۃ السنۃ یعنے بعض کہتے ہین کہ نماز بغیر اذان کے روا نہین ہے واسطے مخالفت فریضہ کے یہ قول صحیح نہین ہے صحیح قول وہی ہے کہ نماز بے اذان کے مکروہ ہے قبول نہین ہوتی رد ہوتی ہے بسبب مخالفت سنت کے مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ مکہ مبارک و مدینہ شریف مین صبح سے پہلے نماز کی اذان کہتے ہین جسوقت صبح نکل آتی ہے تو اعادہ کرتے ہین تاکہ اس ثواب سے محروم نرہین حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلے باذان والاقامۃ صلت معہ الملائکۃ یعنے جو شخص اذان و اقامت سے نماز پڑہتا ہے تو اسکے ساتہ فرشتے نماز پڑہتے ہین اور نیہ وقت مین شرط ہے واسطے فریضہ کے نہ غیر وقت مین آسی محل مین ایک عزیز نے پوچہا کہ موذن عالم چاہیئے تاکہ وقت و غیر وقت کو پہچانے اور اسکی حدون کو نگاہ رکہے جواب فرمایا کہ کتب فتاوی مین ہے ینبغی ان یکون المؤذن صفیا

یعنے لایق یہ ہے کہ موذن مفتی ہو وے ایک عزیز نے پوچہا کہ مراد مفتی سے کیا ہے جواب فرمایا کہ موذن اَعلَم ہو یعنے خوب جانتا بوجہتا ہو یہ مراد ہے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ لکہہ لے جو مین نے کہا غریب ہے مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فرمایا کہ اُسطرف یعنے مکہ و مدینے مین سارے مُوذن اہل علم و محدث و مشائخ ہین موذن مدینہ مبارک کے شیخ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ تعالی تہے بعد اسکے اُنکے اوصاف بیان فرمائے کہ وہ بزرگوار اور میرے اُستاذ تہے دعاگو نے عوارف تمام ایک سال نزدیک اُنکے پڑہی ہے جبکہ مین مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک چلہ معتکف تہا تو وہ واسطے دعاگو کے سحر کے وقت ایک ہاتہ مین کہانا اور دوسرے ہاتہ مین چراغ لاتے اور حجرے ہی مین سبق پڑہاتے اسی محل مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مدینہ کوئی لڑکا نہین رکہتے تہے کہ خود طعام و چراغ لاتے تہے فرمایا واسطے تعظیم دعاگو کے اور بسبب شفقت کے کہ جو وہ کہتے تہے گہر سے نزدیک میرے آتے تہے انہون نے روضۂ مقدسۂ نبوی مین آواز سنا تہا کہ مین سید ہوں تو کہتے کہ تو تو سید ہے جسوقت اُنہون نے سُنا کہ میرے حق مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا ولدی لا تقومن یدی زوارى یعنے اے میرے لڑکے تو مت کہڑا ہوا آگے میرے زیارت کرنیوالونکے تو اُس سے بہی زیادہ اعتقاد کیا اور وہ اُسدن تہا کہ دعاگو نے نزدیک دیوار روضۂ مقدسۂ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلام کیا اور اُسی جگہہ مشغول ہوگیا زیارت کرنیوالے میرے عقب مین بتکلف گزر کرتے تہے مین نے آواز جواب کا سنا کہ یا ولدی لا تقومن یدی زوارى مین نے تحقیق کر لیا کہ آواز

موذن مدینہ منورہ شیخ عبد اللہ مطری استاد حضرت

آواز از حجرۂ مقدسہ سرور کائنات بحضرت خادم قدس سرہ

حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے یعنے تو کہڑا مت ہو آگے میرے زیارت
کرنیوالونکے مین اُس جگہہ سے پیچھے ہو گیا ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مدینہ نے جسوقت یہ آواز
سُنا تو وہ حاضر تہے جواب فرمایا کہ وہ حاضر نہ تہے یہ بات اُنہون نے مکاشفہ سے دریافت
کی تو وہ آئے اور میرا ہاتہہ پکڑا اور ایک جگہہ لے گئے کہ تو یہان مشغول ہوا ور سلام کر کہ
شیخ قطب عالم رکن الحق والدین اس جگہہ سلام کرتے اور مشغول ہوتے اور ہر شب جمعہ مین
حاضر ہوتے اور شب دوشنبہ مین بہی آتے اور مقام شیخ نصیر الدین رضی اللہ عنہ کا بتایا بائین جانب شیخ
رکن الدین کے رحمہ اللہ تعالے دعا گو دو نو شیخونکے مقام کے عقب مین مشغول ہوتا اور سلام کرتا تہا

جس شخص کی ولایت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ وشب عیدین کو مکۂ مبارکہ ومدینۂ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے

ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ نصیر الدین بہی حاضر ہوتے تہے جواب فرمایا
کہ ہان ان راتون مین جاتے ہین کتاب قوت القلوب مین ہے کل من
صحت لہ الولایۃ یحضر فی لیلۃ الجمعۃ والعیدین بمکۃ المبارکۃ ومدینۃ
المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ مکۂ مبارکہ و مدینۂ مشرفہ مین حاضر
ہوتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت اُوچہ مین ہے ہر شب جمعہ کو
خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ عورت زندہ ہے جواب فرمایا کہ
ہان بارہا واسطے دعا گو کے تنکے کے قرص اور نبات مصری لاتی ہین یارون کا حصہ
کرتا اور کہاتا تہا اور اُس عورت نے نزدیک والدہ لڑکون کے عوارف پڑہی ہے اور وہ

عالم ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ اُوچہ مین ایسا مرد بھی ہے جواب فرمایا کہ نادر ہے پھر پوچھا
کہ دہلی مین بھی ہے جواب فرمایا کہ نادر و کم ہوے اور یہ شعر فرمایا ؎ آن زن
کہ بہ از ہزار مرد ست توئی ٭ وان مرد کہ از زنے خجل ماندہ منم ٭ بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ شیخ رکن الدین قطب سند ہین اور
شیخ نصیر الدین قطب ہند جسوقت اُن دونون نے وفات پائی تو شیخ نے کہا ما بقی
الشیخ فی السند و الہند یعنے سند و ہند مین شیخ نہین رہا اسی درمیان مین ایک
عزیز نے پوچھا کہ شیخ نصیر الدین کی وفات مین مخدوم حاضر تھے جواب فرمایا کہ مین
چاہتا تہا کہ حاضر ہوؤن لیکن مین معتکف تہا بسبب اعتکاف ماہ رمضان کے حاضر
نہ ہوسکا ولیکن شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ حاضر تہے دل دعا گو کو خبر دی کہ ما بقی
الشیخ فی السند و الہند فاغلق الباب وصل من ہنا صلوۃ جنازۃ انت
معتکف یفسد الاعتکاف بالخروج فلا تخرج والا اذہب بك دعا گو نے وقت
اشراق کے اٹھارہوین ماہ رمضان کو مسجد مین ہمراہ یارون کے نماز جنازہ ادا کی
ایک عزیز نے پوچھا کہ نماز میت غائب کی درست ہے جواب فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ
تعالی کے قول پر درست ہے حجت یہ ہے کہ جسوقت نجاشی بادشاہ حبش نے وفات
پائی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یارون سے فرمایا ان اخالکم قد مات فقوموا
وصلوا علیہ حدیث صحاح ہے یعنے بہائیو تمہارے بہائی نجاشی نے وفات پائی ہے
سو تم اُٹھو اور اُسکے جنازے پر نماز پڑہو لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے

وفات شیخ نصیر الدین قدس سرہ

نماز بر میت غائب

پردہ اٹہا دیا تہا اور غائب مثل حاضر کے ہوگیا تہا اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ فی الجملہ
غائب تہا بس مین نے تاریخ وفات شیخ نصیر الدین کی لکہہ لی واقعہ ویسا ہی تہا **ایضا** فرمایا
کہ محمد تقی بیا بانی شیخ امین الدین گازرونی کا پوتا نہایت دانشمند مرد اور بخت فانی شاعر
ہے اور اوچہ مین وعظ بہی کہا ہے اور مقام ولایت مین پہونچا ہے سعادت اس شہر
کی ہے کہ وہ یہان پہونچا ہے ولیکن خلق سے بہاگتا ہے کوہ بیابان یا ویرانے مین
رہتا ہے اور عالم طیر بہی رکہتا ہے یہان میری زیارت کو آیا ہے اوچہ گیا دعاگو کو
نہ پایا یہان آکر سنا کہ دعاگو اسجگہہ ہے ایک عزیز مجلس مین حاضر تہا عرض کیا کہ برکت
مخدوم کی ہے کہ وہ یہان آپکے پاے بوسی کو آیا ہے **ایضا** فرمایا من اقال نادما
اقال الله عثرته یوم القیامة یعنے جو شخص اقالہ کرے درگزر فرمانے کسی نادم سے
تو اللہ تعالی درگزر فرمائیگا اسکی لغزش سے دن قیامت کو **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا
یاصریخ المستصرخین کے کیا معنی ہین جواب فرمایا کہ معنے اسکے یاغیاث المستغیثین
ہین یعنے اے فریاد کے پہونچنے والے فریاد چاہنے والونکے الصریخ فعیل بمعنے مصرخ
یعنے صریخ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے یعنے فریادرس

سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

جمعرات کے دن شیخ نظام الدین قدس سرہ کی زیارت کو تشریف لیگئے تہے جب بعد
ظہر کے لوٹے تو ہمپر متوجہ ہوئے فرمایا یارو مین آج شیخ نظام الدین کی زیارت کو گیا تہا
بعد زیارت کے ایک عزیز سے وعدہ تہا وہ آکر اپنے گہر لیگیا وہ ایک مہمان رکہتا تہا الغرض

وہان ایک جمعیت تہی قوال گا رہے تہے بعض حاضرین شعر مجاز کی حقیقت سے تاویل
کرتے تہے جو کہ ممنوع ہے دعاگو نے قوالونکو بلایا اور کہا یہ چار بیتین کہو کہ بے تاویل
ہین مین نے تلقین کی وہ یہ ہین ~ ہنمائے لقائے خود بمہجور ہ؛ مشتاق توام نہ
طالب حور ہ؛ من عاشق دوستم نہ فردوس ہ؛ من تشنۂ ساقیم نہ کافور ہ؛ شیدائے تو
ہر کجا کہ عاقل ہ؛ رسوای تو ہر کجا کہ مستور ہ؛ گرمی کشتی بکش بیکبار ہ؛ تا چند ز خویش دایم
دور ہ؛ اس فقیر نے آخر مصرع کو پوچہا اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی ونحن اقرب الیہ من
حبل الورید یعنے ہم قریب تر ہین طرف بندے کے جان کی رگ جان سے جواب فرمایا کہ
اقرب علما وقدرۃ یعنے بعلم و قدرت نزدیک تر ہے اور اسجگہہ مراد طلب وصال ہے
جو کہ نہایت دور و دراز ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے یہ بیت عربی ہے ~
وکلت الی الحبیب امری کلہ ؛ ان شاء احیانی وان شاء اتلفا ؛ یعنے مین نے اپنا
سارا کام دوست کو سونپ دیا ہے وہ چاہے جلائے چاہے مارے **ایضا** فرمایا عن
علی کرم اللہ وجہہ انہ قال لا اعبد ربی ما لم ارہ اعنی بالقلب یعنے حضرت امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ مین نہین پوجتا ہون اپنے رب کو جبتک
کہ مین اسکو نہ دیکہون یعنے دل سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندان چار بیتونکو
جو مین نے کہین مع بیت عربی اور اس مقولہ امیر المومنین کے سبکو لکہلے واسطے حجت کے
اسلئے کہ عزیب ہے **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہو پس مین نے شروع کیا کلام اسمین
تہا فان قیل روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من ترک الصلوۃ متعمدا

فقد کفر وقال فی خبر اٰخر الفرق بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ قلنا تاویل الخبر
کتاویل الاٰیۃ علی ما بینا ای من الاستحلال علی ان الایمان لا یر تفع بالکبیرۃ بدلیل
قولہ تعالیٰ ان جاءکم فاسق بنبأ ای بخبر فتبینوا امر من التبین فی نبأ الفاسق
وعلی قراءۃ فتثبتوا امر بالتثبت فلو صار کافرا او مرتدا لنھی عن قبول شھادتہ
وحادثۃ ماعز ایضا تدل علیہ لما اقر بالزنا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم فلو صار مرتدا لامر بقتلہ ولا یسترجعہ الی حد الاسلام والمعنی فیہ
وھو ان الایمان محلہ القلب والمعاصی محلھا الاعضاء وھما فی محلین مختلفین فلا
یتنافیان یعنی اگر کوئی سائل کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے
فرمایا کہ جو شخص متعمدا نماز کو ترک کرے وہ مقرر کافر ہو گیا اور دوسری حدیث مین
یون فرمایا ہے کہ فرق درمیان کفر و ایمان کے ترک نماز ہے تو ہم اُس سائل کو جواب
دینگے کہ اگر وہ ترک نماز کو حلال جانے یا فرض نہ جانے یا ساقط و غیر ساقط نہ پہچانے
تو کافر ہو جائیگا ورنہ فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہے
رہے امام شافعی رحمۃ اللہ سو اُنکے قول پر تارک نماز کافر ہے بسبب انہین حدیثون کے
تم جان رکھو کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ایمان مومن سے مرفوع نہین ہوتا ہے
بسبب گناہ کبیرہ کے اور اسپر آیت مذکورہ دلیل وتمسک کرتی ہین کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تبین کرو یا تثبت
کرو بنا بر دوسری قرارت کے اور اگر فاسق مرتد یا کافر ہو جاتا تو آپ ضرور اُسکے

قبول خبر سے بہی فرماتے اور حادثہ ماعز کا بہی اس عدم کفر پر دلالت کرتا ہے ماعز
ایک شخص کا نام تہا جبکہ اُسنے روبرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زنا کا اقرار کیا
سو اگر وہ کافر یا مرتد ہوجاتا تو ہر آئینہ آپ اُسکے قتل کا حکم دیتے لیکن آپ نے زنا کی
حد کا حکم دیا جب وہ مرگیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اگر وہ مرتد یا
کافر ہوجاتا تو آپ ہرگز انا للہ وانا الیہ راجعون نہ فرماتے اور فی النار والسقر کہتے
معنی اسکے یہ ہین کہ ایمان کا محل دل ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اولئك كتب
فی قلوبهم الایمان اور محل معاصی کا جوارح واعضا ہین پس یہ دونو باہم متنافی
ہوگئے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی ۔

اٹھارہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی شب جمعہ

کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا **حکایت** بیان فرماتے تہے کہ خضر
نام میرا ایک دوست ہے سیوستان مین رہتا ہے اور دعاگو سے کچہہ قرابت بہی ہے
مجہسے تعلق پیوند رکہتا ہے یہ گروہ لانکاہ چاہتے تہے کہ عالم اباد مین بغاوت کرین اُس
ولایت کے لوگ دعاگو کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو آئے اور عالم اباد کے باہر بیٹھے
تو وہ جسوقت تجہے دیکہینگے تو بہاگ جائین گے اور خوف کرینگے ورنہ شبخون مارینگے
مین نے قبول کیا غرض کہ مین رات کو ہمراہ یارون کے باہر آیا حصار کے باہر اترا دہ آئے
دعاگو واسطے تہجد کے اُٹہا تہجد پڑہ رہا تہا کہ اس اثنا مین ایک عزیز پیالہ شربت بہرا ہاتہ
مین لایا اور میرے ہاتہ مین دیا اُس سے خوشبو آتی تہی اور کہا کہ مین فرشتہ ہون اللہ تعالی کے

حکم سے آیا ہون اور یہ بہشتی شربت ہے خضر نام تیرا دوست بیہوش پڑا ہے اُسکو دے
تاکہ وہ ہوشیار ہو جائے اور مجھے اس حال سے خبر نہ تھی مین نے جی مین کہا اور تحقیق کر لیا
کہ یہ آدمی نہین ہے رات کو دروازے بند کر دیئے تھے مین نے یقین کر لیا کہ یہ آنیوالا فرشتہ
ہے اور یہ بہشتی شربت ہے اللہ تعالی نے واسطے معونت و مدد خضر کے بہیجا ہے مین نزدیک
خضر کے گیا تو دیکھا کہ وہ بیہوش پڑا ہوا ہے مین نے اُسکو اُٹہایا اور اُس شربت کی پیالے
سے اپنے ہاتہ سے پلایا وہ ہوشیار ہو گیا پہر مین پیالہ ہاتہ مین لیکر لایا مین نے دیکھا کہ وہ
آنیوالا ہنوز کہڑا ہے مین نے کہا اے عزیز خدا تو یہ پیالہ پہر لیجائیگا اُسنے کہا کچہ حکم
نہین ہے لیجاؤن یا چہوڑ جاؤن مین جاتا ہون مین نے کہا تو ابہی ایک چیز کہ حضرت صمدیت
مین التماس کر کہ یہ حق مین خضر کے استدراج نہو وہ آگے سے غائب ہو گیا پہر اُسی وقت
آگیا مین نے پوچہا کیا جواب لایا کہا حکم ہوا ہے کہ ہنوز باقی رکہتا ہے یعنے ہنوز تہجد باقی
ہے استدراج نہین ہے بعد اسکے مین خضر کے پاس گیا تو دیکھا کہ اُسنی نیا وضو کیا ہے
اور جو تہجد کہ باقی رہا تہا وہ ادا کرتا ہے اثنائے تہجد مین اُسکو کسی چیز کا مکاشفہ ہوا وہ
بیہوش ہو گیا وہ عالم تہا جانتا تہا کہ اغما یعنی بیہوشی وضو کی توڑنیوالی ہے بعد اسکے
مین نے اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ تو بیہوش ہو گیا تہا یہ شربت جو تو نے میرے ہاتہ سے
پیا تو جانتا ہے کیا تہا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے کہا کہ یہ شربت بہشت کا
تہا کہ تو نے پیا اور ہشیار ہو گیا اور خود مجہکو اس حال سے خبر نہ تہی فرشتہ بصورت
آدمی شربت لایا تہا اور کہا کہ خضر کو پلا جب یہ مین نے اُس سے کہا لرزا اُسپر گریہ و لرزہ ہو گیا

یعنے وہ رونے اور کانپنے لگا کہ مبادا استدراج ہو مینے اُس سے یہ کہا کہ ہنوز باقی ہے
تاکہ ڈرتا رہے اور بیخوف نہو جائے مینے نہ کہا کہ یہ ہوگا ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ زندہ
ہے جواب فرمایا کہ زندہ ہے ابتک ویساہی استقامت پر ہے اُسکا باپ کچھہ روٹی
رکھتا تھا جب اُسکے باپ نے انتقال کیا تو اُنسے وہ روٹی ترک کر دی اور کبھی مجھسے نکہا
کہ میرے واسطے کچھہ کرا بتک ویساہی متوکل ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ومن یتوکل
علی اللہ فھو حسبہ **ایضا** ایک عزیز پیوند کرتا تھا یعنے مرید ہوتا تھا اُسکو طاقیہ
یعنے ٹوپی پہناتے تھے اُسنے ہاتہ مارا فرمایا مت لے اس لیئے کہ اول پہنانا طاقیہ کا ہاتہ
سے پیر کے ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ اول اپنے ہاتہ سے پہناتے تھے
ایضا آخر شب جمعۂ مذکور کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا بعد خرج مائدہ
کے بات اُس طرف کی ضیافت مین نکلی جو کہ ہوتی ہے فرمایا کہ ضیافت اس بلاد کی کچھہ
نہین ہے ضیافت اُس طرف کی جو ہوتی ہے تو کیا کیا الوان و اقسام کے کہانے اور اوراچہا
آگے لاتے ہین کہ یہان ہرگز نہین ہوتے جسوقت کہ دعاگو کو واسطے ضیافت کے بلاتے تو
میرے سارے دوستون کو صوف دیتے اور تکریم بہت کرتے تھے اُس طرف ایک دن
بیس دسترخوان کہانے کے واسطے دعاگو کے آتے برابر یار تھے کہاتے تھے اور کہانا فاضل
باقی رہتا تھا مین خلق خدا کو بلا تا دیتا اور مسکینونکو کہلاتا تہا

برخلاف صرف دعا و خوان ۱۲

اونیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

سنیچر کے دن بعد ادائے اشراق ایک عزیز آیا اور رقعہ واسطے خواست یعنے سوال کے طلب کیا

حسن خادم نے کہا کہ مین سوال کے واسطے نہین دیتا ہون فرمایا کاتبون یعنی منشیون سے کہدو
وہ رقعہ لکھدین اور یہ حدیث فرمائی جو کہ صحاح سے ہے قال علیہ السلام من فتح
بابَ مسئلۃٍ فتح اللہ لہ سبعینَ باباً من الفقر یعنے جو شخص کہولے ایک دروازہ واسطے
سوال اپنے کے یعنے واسطے تکدی گدا گری کے تو کہولتا ہے اللہ واسطے اُسکے ستر دروازے
محتاجی کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من اس حدیث کو لکھہ صحاح سے ہے
مین نے لکھہ لی بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق پڑھو سنیچر کا دن ہے پس مین نے شروع کیا تریب
اسمین تہی کہ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر واجبٌ لقولہ تعالی یامرون بالمعروف
وینھون عن المنکر والخطاب بمعنی الامر وھذہ مسئلۃ مختلف فیھا بیننا
بین الجبریۃ الاتری ان الامر بالمعروف والنھی عن المنکر واجبٌ واحتجت
بقولہ تعالی لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم قلنا الاٰیۃ فی نفس المضرۃ وبہ
نقول فان مضرۃ المعصیۃ لا تعد وغیر العاصی قولہ تعالی ولا تزر وازرۃ
وزر اخری فاما وجوب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر فبالاٰیۃ الثانیۃ وھی
قولہ تعالی تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر الخطاب بمعنی الامر قد امر اللہ
تعالی یعنے امر بمعروف ونہی منکر یعنے نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے باز رکہنا واجب ہے
اسلیے کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین امر فرمایا ہے کہ تم نیکی کا حکم کرو اور بدی سے
باز رکہو اور اس مسئلے مین اختلاف ہے درمیان اہل سنت وجماعت کے اور درمیان
جبریہ گروہ کے کہ وہ امر بمعروف ونہی منکر کو واجب نہین جانتے ہین اور اس آیت شریفہ سے

صحبت کرتے ہین کہ لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم یعنے نقصان نہ پہونچاے گا تمکو وہ
شخص کہ گمراہ ہوا ہے جسوقت کہ تم راہ یاب ہو تو ہم اُنکو یون جواب دیتے ہین کہ یہ آیت
شریفہ نفی مین نفس مضرت کے ہے کہ مضرت معصیت کی غیر عاصی سے تجاوز نہین
کرتی ہے یعنے اُسکا ضرر عاصی ہی کو پہونچتا ہے غیر کو نہین پہونچتا اس لئے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے اور نہین اُٹھاتا ہے نفس گنہگار بوجھہ دوسرے کا یعنے ایک کا گناہ دوسرکو
نہین پہونچتا ہے رہا وجوب امر بمعروف و نہی منکر کا سو وہ دوسری آیت سے ہے
وہ آیت یہ ہے تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر یعنے تم نیکی کا حکم کرو اور بدی
سے باز رکہو یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے بہی **ایضا**

داماد خ

اسی درمیان مین سید رفیع الدین و معین الدین سید ابوبکر بدولی کے بیٹے اور امام مخدوم
زادہ محمود نے التماس کیا کہ قدم مبارک ہمارے گہر مین لائین قبول کیا فرمایا کہ سلام کہین
اور چلین یا تمہارے گہر مین کہین اُنہون نے کہا کہ مخدوم کو اختیار ہے جیسا کہ ہم ہر
روز بعد چاشت کے کہتے ہین اور ہمکو فرمایا کہ تم اس طرح کہو السلام علیک یا رسول اللہ
السلام علیک یا صفوة اللہ السلام علیک یا خیرة اللہ
السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید المرسلین
السلام علیک یا امام المتقین السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک
یا شفیع المذنبین صلی اللہ علیک و علی جمیع اخوانک من النبیین و الصدیقین
والشہداء والصالحین و علی جمیع اصحابک الطاہرین واہل بیتک الطیبین المطہرین

ذکر سلام بر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وازواجك امهات المؤمنين واولياء امتك المقربين واشهد انك قد بلغت الرسالة

وادیت الامانة ونصحت لامتك وجاهدت عدوك وعبدت ربك حتے

اتاك اليقين جزاكم الله عنا خيراً ما جزى نبياً عن امته بعد اسکے صحابہ رضوان

الله عليهم اجمعين پر اس طرح سلام کہے السلام عليك يا امير المؤمنين ابابكر الصديق

رضی الله عنك جزاك الله عنا خيرا ما جزى صاحب النبی عن امته السلام

عليك يا امير المومنين عمر بن الخطاب رضی الله عنك جزاك الله خيرا

ما جزی صاحب النبی عن امته السلام عليك يا امير المؤمنين عثمان بن عفان

رضی الله عنك جزاك الله عنا خيرا ما جزی صاحب النبی عن امته السلام

عليك يا امير المومنين على بن ابی طالب رضی الله عنك جزاك الله عنا خيرا

ما جزی صاحب النبی وابن عم النبی صلی الله عليه وعلى اله واصحابه الذين

رضيت عنهم ان تغفر لی وتقضی حاجتی بعد اسکے اس طریق سے توسل کرے

الهنا توسلنا بنبيك وحبيبك محمد صلى الله عليه وعلى جميع اخوانه من النبيين

والصديقين والشهداء والصالحين واصحابه وخلفائه واهل بيته وازواجه

واولياء امته الذين رضيت عنهم ان تجعلنا من المقربين لديك والواصلين

اليك بفضلك فی کهك يا مولانا وسيدنا اور کبھی کبھی اسپر زیادہ کرتے اور کہتے تھے وان

تختم امورنا بالايمان وان تجعل عاقبتنا بالخير وان تقضی حوائجنا وحوائج

المسلمين المشروعة وان تعافينا وتعافی مرضانا ومرضى المسلمين بفضلك

وکرمہ یا مولانا وسیدنا بعد اسکے اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند

من لکھو اور یاد کرو اور ہر روز بعد اشراق یا چاشت کے قیلولی سے پہلے کہو بلا ناغہ

کیونکہ مین بہی بے ناغہ کہتا ہون مین نے قدمبوسی کی اور لکھا **ایضا** روز شنبہ مذکور

اُنیسوین ماہ جمادی الاولے کو بعد ادای ظہر یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا

فرمایا کہ اُسطرف گازرون و مکہ و مدینہ مبارکہ مین اور دوسری جگہون مین بہی چار

مدرسے چار مذہب کے بنا کرتے ہین کسی کو اَوراد نہین دیتے ہین اور نہ بتاتے ہین جبتک

ذکر مدارس مذاہب اربعہ

کہ اُسکو علم نہین ہوتا ہے اور اگر جاہل ہے تو آنے والے سے پوچہتے ہین کہ تو کون مذہب

رکہتا ہے وہان چار مذہبون سے جس مذہب کا کہتا ہے اُسکو اُسی مذہب کے مدرسے مین بہیجتے

ہین اور کہتے ہین کہ علم پڑہ جسوقت وہ فقیہ ہوگیا تو اُسکو اَوراد یاد کرنے کا حکم دیتے ہین

اسلئے کہ اَوراد بمنزلہ عمل کے ہے جبتک کہ علم نہو عمل کو کیا جانے اختلاف و اجماع

واتفاق کو کیونکر پہچانیگا بعد اسکے فرمایا کتاب مین ہے کہ لاتکن من جهال الصوفية

فانهم لصوص الدين وقطاع الطريق على المسلمين یعنے تو نادان گلیم پوشون سے

مت ہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین **ایضا** فرمایا کہ قال

قول حضرت جنید رضی اللہ عنہ

سید الطائفة جنید البغدادی قدس الله روحه ليس العبرة للخرقة وانما

العبرة للحرفة یعنے خرقہ پہننے کا اعتبار نہین ہے بلکہ اعتبار حرفہ و پیشہ کا مراد ہے پہر

یہ بیت فرمائی ~ از دست دوست بیادگار درد سے دارم کہ آن درد بصد

ہزار درمان ندہم ع درمان طلبان ز درد او محرومند ع درد او باش ای

برلوردرا اسی اثنا مین ایک دانشمند واسطے زیارت کے آیا بات بارقت کہی السلام علیک یاسید الدین ویا استاذ الثقلین جواب سلام کا دیا اور تعظیم وتکریم بہت کی وہ بیٹھ گیا اور شروع کیا کہ مین بیچارہ ضائع رہا ہوا ہون آپ میری دستگیری کرو مین نے سارا علم پڑھا ہے کچھ نفع اُس سے نہین پایا ع علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست ؛ جواب فرمایا کہ سالکان طریقت نے مقامات رکھے ہین انپر رہنا چاہیئے تا کہ دل روشن ہوجائے اُس آدمی کو کہ یہ طلب درکار ہوئی البتہ وہ پہونچیگا مناسب اسکے یہ بیت عربی فرمائی

ع لو لو ترد نیل ما ارجو فاطلبہ ؛ من جھد کفیک ما علمتنی الطلبا

یعنی اگر تو نہ چاہتا پانا اُس چیز کا جسکو مین طلب کرتا ہون تو تو ہرگز اُسکی طلب دل مین ڈالتا

ذکر سلوک وسیر

بعد اسکے فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے سلوک جانا ہے اجساد یعنے جسم سے اور سیر جانا ہے دل سے ان دونو مرتبونین اور مرتبے بھی ہین ہر چند کہ بیشتر جاتا ہے مقصود کو پہونچتا ہے اور اسکو وصال کہتے ہین پس اسکا دل غائب کے خلق حاضر سے بات سنتے ہین ع غائب ز خود بدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند وہستند ؛ بعد اسکے فرمایا کہ جب ایسے ہوتے ہین تو صاحب ولایت ہوجاتے ہین اُنکے واسطے سے خلق کی حاجت برآتی ہے جیسے کہ شیخ کبیر سند کی ولایت رکھتے تھے اور شیخ قطب الدین بختیار رضی اللہ عنہما ولایت ہند کی جسوقت کہ شیخ قطب عالم رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما نے وفات پائی تو شیخ مدینہ عبد اللہ مطری دامت برکاتہ نے دعاگو کو لکھا کہ ما بقی الشیخ فی السند والھند

یعنے سندوہند مین شیخ نہ رہا پہر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد جو
مین نے کہے مع نظم عربی کے بسکو لکہہ مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے
شروع کیا بات آمین تہی کہ قوله علیه السلام واعلموا ان ما اصابك لم یكن لیخطئك
وما اخطأك لم یكن لیصیبك وهذه مسئلة مختلف فیها بیننا وبین المعتزلة
والقدریة فهم ینفیان ارادة الله ومشیئته عن فعل العبد اذا كان معصیة فهم
یقولون معصیة العاصی وكفر الكافر لیس بمشیئة الله تعالی وارادته لانه اذا
اراد معصیة العاصی وكفر الكافر ثم عذبه علیهما كان ذلك جورا منه وحاشا
ان یوصف الله تعالی بالجور والظلم عن هذا سمونا اهل الجور وسموا انفسهم
اهل العدل قلنا لهم هذا من عقلكم وجرأتكم علی الله تعالی حیث غلبتم
ارادة المخلوق علی ارادة الخالق بل ارادته غالبة ومشیئته نافذة ای جاریة
ولا یجوز ان لا تكون معصیة العاصی وكفر الكافر بارادته لانه بین لهم طریق
الهدی والضلالة ویحدث الاستطاعة ثم المذهب الصحیح هو مذهب اهل
السنة والجماعة قلنا افعال العباد علی وجهین منها ما هو طاعة ومنها ما هو معصیة
فالطاعة بمشیئة الله تعالی وارادته وقضائه وحكمه ورضائه وامره
والمعصیة بهذا كله دون رضاه وامره فان قیل قوله تعالی ما اصابك من
حسنة فمن الله وما اصابك من سیئة فمن نفسك قلنا انا لا نضیف الشر
الی الله تعالی مراعاة للادب عند الانفراد ولكنا نضیف عند الجملة قوله تعالی

اختلاف اہل سنت و معتزلہ در ارادہ و مشیت الٰہی

قل کل من عند الله وان کان حصول ذلک من العبد بتخلیق الله ایاہ جب
سبق اس فقیر کا بیان پہونچا تو یہ بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی ۵ مرید الخیر و
الشر القبیح ؛ ولکن لیس یرضی بالمحال ؛ قبیح صفت شر کی ہے ای شرعا وسمی الشر المحال
شرعا لا طبعا اے بالشر اے بالکفر والقبائح والمعاصی وہو مرید لہا بانہ غیر مضطر فی ایجادہ
بل اوجدہا اختیارا لحکمۃ بلیغۃ تحتہا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جان اور آگاہ ہو کہ جو کچھ تیرے نام پر لکھ لیا ہے وہ تجھسے نہ چوکے گا تجھے پہونچیگا اور جو
تیرے نام پر نہین لکھا ہے وہ تجھسے چوکے گا تجھے نہ پہونچیگا جیسے رزق و فراخی و تنگی
وصحت و مرض اور جو اسکے مانند ہے بھلائی برائی سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان
ہمارے اور معتزلہ و قدریہ کے وہ کہتے ہین کہ ارادہ حقتعالے کا خیر مین ہے شر مین نہین ہے
اور کہتے ہین کہ اگر معصیت عاصی کی اور کفر کافر کا بارادۂ حق تعالی ہو پہر وہ عاصی کافر
کو اُسپر عذاب کرے تو یہ اُس سے جور و ستم ہوگا حالانکہ خدا تعالی جور و ظلم سے منزہ و پاک
ہے اسی جہت سے وہ اہل سنت و جماعت کا نام اہل جور رکھتے ہین اور خود کو اہل عدل
کہتے ہین قول اس گروہ کا عقلا و نقلا باطل ہے ہم اس گروہ کو یون جواب دیتے ہین
کہ یہ جو تم کہتے ہو تمہاری کم عقلی و بے ادبی و دلیری سے ہے حق تعالی پر اسلئے کہ تمنے
غالب کر دیا ارادۂ مخلوق کو خالق کے ارادے پر حالانکہ حق تعالی اس سے منزہ و پاک ہے
کہ خالق کے ارادے پر مخلوق کا ارادہ غالب کیا جائے بلکہ اُسی کا ارادہ غالب ہے اور اُسی کی
خواست و چاہ نافذ و جاری و روان ہے اور یہ بات روا نہین ہے کہ معصیت عاصی کی

اور کفر کافر کا اُسکے ارادے سے نہو کیونکہ اُسنے تو رستہ ہدایت وراستی وگمراہی و بے راہی
کا واسطے لوگونکے بیان کردیا ہے اور استطاعت کو پیدا کردیتا ہے پہر صحیح مذہب سنت و
جماعت کا ہی مذہب ہے اور دوسرا مذہب باطل سنت وجماعت مذہب والے کہتے ہین کہ
افعال بندون کے دو طرح پر ہین یا تو طاعت معبود کی ہے یا معصیت ہے سو طاعت تو
اللہ تعالی کی چاہ وارادہ وقضاء وحکم ورضاء وخوشنودی وامر وفرمان سے ہے اور معصیت
اُسکے چاہ وارادہ وقضاء وحکم سے ہے مگر خوشنودی وامر وفرمان اُسکا نہین ہے پہر اگر
کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس آیت کے ما اصابك من حسنة الخ کے کیا ہین تو ہم
جواب دینگے کہ نسبت شر کی طرف بارگاہ پاک اللہ تعالے کے نکرنی چاہیئے واسطے رعایت
ادب کی نزدیک انفراد کے یعنے جبکہ شر تنہا ہو لیکن ہم نسبت کرتے ہین شر کی وقت جملے کے
قول ہے اللہ تعالی کا قل کل من عند اللہ یعنے ہر چیز اللہ کے نزدیک سے ہے گو حصول شر کا
بندے سے تخلیق الٰہی ہے بعد اسکے بیت مذکور قصیدۂ لامیہ کی پڑہی یعنی کفر ومعاصی و
بُرائیان حق تعالی کی خوشنودی سے نہین ہین لیکن ارادہ اُسکا ہے باین معنی کہ وہ کفر و
معاصی کے پیدا کرنے مین مضطر نہین ہے بلکہ اُسنے باختیار اُنکو موجود کیا ہے واسطے حکمت بلیغہ
کے جو کہ اُنکے نیچے ہے بعد اسکے فرمایا ایک حکمت یہ ہے کہ اُسنے دوزخ پیدا کیا ہے اُسکو بہرنا
چاہیئے واسطے اُسکے دوزخی پیدا فرمائے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من ان
فائدون کو جو مین نے کہے لکہ لے مین نے لکہہ لئے یہہ ساری ترتیب آغاز سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

فائدہ صلوۃ حرز

فرمایا من صلی صلوۃ الحرز بعد الاوابین و بعد الاشراق و قرأ فی الرکعۃ الاولی
اٰیۃ الکرسی مرۃ و قل یا ایھا الکافرون مرۃ و فی الرکعۃ الثانیۃ لو انزلنا الی اٰخر
سورۃ الحشر مرۃ و قل ھو اللہ احد ایضا مرۃ فاذا فرغ یقرأ ھذا الدعاء و یصلی
علی النبی صلی اللہ علیہ و اٰلہ و سلم اولا و اٰخرا اللّٰھم اکنز شھوتی عن کل محرم
وازن حرصی عن کل ماثم وامنعنی عن اذی کل مسلم حدیث مین اسی قدر ہے
و مسلمۃ دعا گو نے زیادہ کیا ہے حفظہ اللہ من الذنوب اللازمۃ والمتعدیۃ
یعنے جو شخص صلوۃ حرز پڑہے بعد فراغ اوابین کے اور بعد فراغ اشراق کے اور پڑہے پہلی
رکعت مین آیۃ الکرسی اور قل یا ایہا الکافرون ایک ایک بار اور دوسری رکعت مین
لو انزلنا آخر سورہ حشر تک اور سورہ اخلاص ایک ایک بار جب نماز سے فارغ ہو تو یہ
دعائے مذکور پڑہے اور اول و آخر مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر درود بہیجے اللہ تعالی اسکو
لازم و متعدی گناہونسے محفوظ رکہیگا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ لازمہ و متعدیہ
کیا ہے فرمایا ذنوب لازمہ وہ ہین جو کہ درمیان اُسکے اور درمیان اللہ تعالی کے ہین یعنی
وہ معصیت جو کہ درمیان بندے اور خدا کے ہے اور متعدیہ وہ گناہ ہین کہ اُنسے لوگون
کی معصیت ہو یعنے کسیکو رنجیدہ کیجائے غیبت سے یا فساد سے اور مانند اسکے اللہ تعالی
اُنسے اُسکو محفوظ رکہیگا بعد اسکے فرمایا وازن و امر کا صیغہ ہے زاویہ سے یعنے گوشہ و کونا
بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نماز حرز کا لکھ لے غریب ہے

تجھکو اور تیرے یار دن کو کام آئیگا مین نے لکھہ لیا بعد اسکے دعاؤن کا ذکر چلا۔

دعای علم

فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہ قدس اللہ سرہٗ نے روایت کیا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو بعد ہر فرض کے پڑھے تین بار وہ عالم و مجتہد ہو جائے مین جو عالم و مجتہد ہوا اسی دعا کے برکت ملازمت سے اور دعا کو بعد ہر فریضہ کے متصل پڑہتا ہے اور اول و آخر مین درود شریف پڑہو دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُ بِکَ عَلٰی طَاعَتِکَ بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بہی واسطی تقویت دین کے مروی ہے

دعاے تقویت دین

بعد ہر فریضہ کے تین بار پڑہے اور دعا کو بعد ہر فریضہ کے پڑہتا ہے اول و آخر مین درود پڑہے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ قَوِّنِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ یعنے اے اللہ تو مجہے قوی کر دے اپنی راہ مین

دعاے اداے قرض وغیرہ

بعد اسکے فرمایا کہ یہ دعا بہی واسطے اداے قرض وغیرہ کے مروی ہے تین بار صبح و شام پڑہے اور بعد تہجد کے بہی اول و آخر مین درود پڑہے دعا گو نے اسپر مواظبت و ہمیشگی کی ہے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یعنی اے اللہ تو میری کفایت کر ساتہہ تیرے حلال کی تیرے حرام سے اور غنی و بے پروا کر دے مجکو اپنی ماسوا سے

دعاے غنا

بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بہی واسطے غنا کے مروی ہے بعد تہجد کے تین بار پڑہے اول و آخر درود شریف پڑہے اور دعا گو بہی پڑہتا ہے اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ

ویا مجیب دعوۃ المضطرین یا رحمن الدنیا والاخرۃ ورحیمھما انت ترحمنی فارحمنی
رحمۃ تغنینی عن رحمۃ من سواک یعنے اے اللہ اے کہولنے والے ہم کے اور اے
کہولنے والے غم کے اور اے قبول کرنیوالے بیقرارون کے دعا کی اے بڑے مہربان دنیا و
اخرت کے اور بڑے رحم کرنیوالے اُن دونو کے توہی مجہپر رحم کریگا سو تو مجہپر رحم کر ایسا رحم کہ
وہ مجہے بے پروا کردے تیرے ماسوا کی رحمت سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن
تم ہی لکہ لو اور یاد کر لو مین نے لکہ لیا۔

صلوۃ الحاجۃ بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

شب یکشنبہ مین سونے کے وقت یہ فقیر خدمت مین آنحضرت کے حاضر تہا فرمایا کہ بعد ہر
فریضہ عشا اور دو رکعت سنت کے چار رکعت اور بہی سنت ہین لیکن اوراد شیخ کبیر مین
دوسرا طریق ہے لیکن دعا گو نے صحاح کی حدیث پائی ہے طریق یہ ہے من صلی اربعا
بعد فریضۃ العشاء ورکعتین ینوی السنۃ متابعا لرسول اللہ یقرأ فی الرکعۃ الاولی
ایۃ الکرسی ثلاث مرات وفی الثانیۃ الاخلاص ثلاث مرات وفی الثالثۃ الفلق
ثلاث مرات وفی الرابعۃ الناس ثلاث مرات واذا فرغ یسجد ویقول فی سجدتہ
سبحان القدیم الذی لم یزل سبحان العلیم الذی لا یجھل سبحان الجواد الذی
لا یبخل سبحان الحلیم الذی لا یعجل سبحان الغنی الذی لا یفتقر ثم یقول فی
سجدتہ یا رحیم عشرین مرۃ قضیت حوائجہ فقالت الصحابۃ رضوان اللہ علیہم
اجمعین
طلبنا ھذہ الصلوۃ قضیت حوائجنا وسمی ذلک صلوۃ الحاجۃ یعنے جو شخص کہ

بعد فریضۂ عشا اور دو رکعت سنت کے چار رکعت سنت پڑہے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی
تین بار دوسری مین سورۂ اخلاص تین بار تیسری مین سورۂ فلق تین بار چوتہی مین سورۂ
ناس تین بار اور جسوقت نماز سے فارغ ہو تو سجدہ کرے اور اپنے سجدے مین کہے یعنی دعاے
مذکور پڑہے اور بیس بار یا رحیم سجدے ہی مین کہے تو اُسکی حاجتین پوری ہون پس صحابہ
نے کہا کہ ہمنے اس نماز پر مداومت کی ہماری حاجتین پوری ہوگئین اور اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت
بہی کہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من تم اس نماز سنت حاجت کو ہمیشہ
پڑہو اور لکہو تاکہ تمہارے یارون کو بہی فائدہ ہوئے خاصکر اُس شخص کو جو کہ شیخ کبیر
قدس سرہ سے تعلق رکہتا ہے۔

ذکر اول و آخر ہاتہہ دہونے کا کہانے سے

اُسی رات داماد و بہانجا و خلیفہ شیخ سعد جرپوش کا اور مولانا ختنہ مع فرزندان واسطے
زیارت کے آئے اس فقیر نے گزارش و تعریف کی فرمایا فرزند من لاؤ کہان ہین مین لایا
اُنہون نے قدمبوسی کی اور اپنے لڑکونکو بیعت کا تعلق کرایا اُنکو خرقہ پہنایا اسی اثنا مین
دسترخوان لائے فرمایا کہ کہانے سے اول ہاتہہ دہونا مستحب ہے اور آخر مین سنت ہے اور
دعاگو کہانے سے اول ہاتہہ نہین دہوتا ہے اوسطرف مین نے مشائخ کو دیکہا ہے کہ کہانے
سے اول ہاتہہ نہین دہوتے ہین مین نے پوچہا حکمت کیا ہے جواب پایا کہ حتی یبقی الفقر
اور یہ مذہب فقرا کا ہے چونکہ درویشونکو صدق بافتقار ہے اسلئے ہمنے اختیار نہ کیا بعد صرف
دسترخوان کے یہ دعا اسطرح پڑہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ

مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَلَا تَسْتَعْمِلْنَا فِیْ مَعْصِیَتِکَ
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ لِاٰکِلِیْہِ وَلِمَنْ سَعٰی فِیْہِ وَاٰتِ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ الْخَیْرَ وَالْبَرَکَۃَ فرمایا
لمن سعی فیہ کیون کہتے ہین یعنے جس نے اس کہانے مین سعی و یاری و مدد کی ہے وہ بہی
آجاے بعد اسکے طشت و آفتابہ لاے ہاتہہ دہوتے تہے اور ہاتہہ دہلانیوالے کو یہ دعا دیتے
تہے کہ طہرک اللہ من الذنوب و برأک من العیوب فرمایا کہ ہاتہہ دہلانے والے کو یہ دعا دینی
مروی ہے بعد اسکے خواجہ حسن خادم سے کہا کہ کچہہ شیرینی لا اور سب یارون کو بانٹ
مجہے تنہا مت دے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام ملعون من اکل
وحدہ وضرب عبدہ و منع رفدہ ای عطاءہ الرفد العطاء یعنے ملعون ہے وہ
شخص جو تنہا کہاے اور اپنے غلام کو مارے اور اپنے عطا کو باز رکہے یعنے بخل کرے
ایک عزیز نے پوچہا کہ جو شخص اپنے غلام کو مارے وہ ملعون کیون ہو فرمایا کہ غلام کا مارنا
درست نہین ہے مگر واسطے نماز یا اُس کام کے جو خیر ہے وہ اُمین تقصیر کرے ایک
سیلی مار دے بعد اسکے فرمایا جو شخص کہ تونگر ہے اوسکو وسعت ہے وہ عطا منع کری
ملعون ہوگا بعد اسکے پوچہا کہ جب وہ مسلمان ہے تو لعنت اُسکے حق مین کیونکر ہوگی جواب
فرمایا کہ ہمکو لعنت کرنا نچاہیے ولیکن شارع کو چاہیے والشارع ہو اللہ و رسولہ یعنے خدا
اور اُسکا رسول شارع ہین اُنکو لائق ہے اور اس لعنت سے مراد لعنت محض نہین ہے
جو کہ حق مین کافر کے ہوتی ہے لیکن مراد لعنت سے یہ ہے کہ اُسکو رحمت عام سی نصیب
نہو گا نہ یہ کہ اُسکو رحمت سے نصیب ہی نہین ہے طرد رحمت ہو۔

دوگانہ شکر طعام

بعد اسکے اُٹھے اور فرمایا کہ دوگانہ شکر طعام کا ادا کرو ان اورپہر متوجہ ہوئے فرمایا تم بہی
ادا کرو کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام من نام ولم یصل رکعتین شکر النعمۃ اللہ
یقسو قلبہ یعنے جو شخص دوگانہ شکر طعام کا ادا نہین کرتا ہے اور سورہتا ہی تو اُسکا
دل سخت و سیاہ ہو جاتا ہی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئی فرمایا فرزند من یہ حدیث جو مین نے
کہی اسکو لکہہ لے مین نے لکہہ لی پہر مخدوم اپنے وثاق مین اور یہہ فقیر اور یاران دیگر اپنے
وثاق مین گئے الحمد للہ علے ذالک۔

اکیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

پیر کے دن بعد اشراق کے بندہ خدمت مین حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا تزدیب آمین تہی فان قیل ما معنے قولہ تعالے
ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك قلنا معناه
ان لا نضيف الشر الى الله تعالى بالانفراد مراعاة للادب وان كان حصول
ذلك من العبد بتخليق الله تعالى اياه وهذا ان الاضافة على نوعين اضافة
التحقيق واضافة الكرامة فاضافة التحقيق مثل قوله تعالى ولله ملك السموات
والارض واضافة الكرامة مثل قوله تعالى رسول الله ناقة الله والطاعة
والمعصية خارجتان عن اضافة التحقيق لان ذلك مذهب الجبرية فبقيت
اضافة الكرامة فالطاعة مكرمة مرضية يجوز اضافته الى الله تعالى بالانفراد

والمعصیۃ لیست بمرضیۃ اللہ تعالی لا یجوز اضافتہ الی اللہ تعالی بالانفراد ولکنھا تضاف عند الجملۃ قولہ تعالی قل کل من عند اللہ فان اشکل علیکم ھذا فاعتبروہ بالاعیان ای بالذوات فانہ لا یقال یاخالق الخنازیر والحیات والعقارب مراعاۃ للادب واللہ تعالی خالق کل شئ یعنے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس آیت کریمہ ما اصابک الآیہ کے کیا ہین توہم جواب دینگے کہ اس آیت شریفہ کی یہ معنی ہین کہ نسبت شر کی تنہا طرف خدا تعالی کے نکرے واسطے رعایت ادب کے اگرچہ حصول شر کا اللہ تعالی کے ارادے سے ہے اور یہ اسلئے ہے کہ اضافت دو طرح پر ہے اضافت تحقیق اور اضافت کرامت سو اضافت تحقیق مثل اس قول الہی کے ہے وللہ ملک السموات والارض یعنے اللہ کے واسطے ہے ملک آسمانون اور زمین کا اور اضافت کرامت کی جیسے رسول اللہ وناقۃ اللہ یعنے اللہ کے رسول اور اونٹنی اللہ کی یہ اونٹنی حضرت صالح علیہ السلام کی تھی رہی طاعت ومعصیت سو یہ دونو اضافت تحقیق سے خارج ہین اسلئے کہ یہ مذہب جبریہ کا ہے پس رہی اسجگہہ اضافت کرامت سو طاعت پسندیدہ بارگاہ الہی ہے اوسکی اضافت طرف اللہ سبحانہ کے درست ہے اور معصیت پسندیدہ حضرت رب العزت نہین ہے تنہا اضافت اسکی طرف اللہ پاک کے روا نہین ہے لیکن وقت جملے کے اضافت ہوسکتی ہے اس طریق پر کہ ہر چیز نزدیک سے اللہ تعالی کے ہے پہر اگر تمپر یہ بات مشکل ہو تو تم اسکو اعتبار کرو ساتہ اعیان کے یعنے خوب غور کرو کیونکہ یون نہین کہتے ہین کہ اے پیدا کرنیوالے سورون کے اور سانپون کے اور بچہوون کے بپاس ادب حال آنکہ اللہ تعالی ہر چیز کا خالق ہے یہ ساری

ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

سالک کو چاہیے کہ تصحیح توبہ کرے

کل معاصی سے احتراز فرمائے یہ اول مرتبہ ہے اور آخر مرتبہ یہ ہے کہ اللہ کے ماسواے ترکیہ کرے یہ توبہ منتہی لوگونکی ہے اور درمیان ان مرتبونکے اور مرتبے ہین کہ حال یعنے وارد ہوتے ہین طرف سے اللہ تعالی کے اور یون چاہیے کہ اُنسے گزر جاے اُنپر ٹھہر نرہے اور یہ ایک وقت ہے مثل بجلی لوکنی کے کا برق اللامع اور جو رہجاتا ہے وہ حدیث نفس ہے آگے نہین جاتا ہے سالک کو چاہیے کہ آگے جاے گزر جائے تاکہ اپنے مقصود کو پہونچے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک مرید تہا شیخ عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کا اس مرید پر چار سال حال وارد ہوتا تہا اس مرید نے کچھہ نہ کہایا تہا اُسکو شوق یا ذوق آیا تہا اس مقام مین اُس سے بہوک قطع ہو گئی تہی اُسکے پیر کو اس حال کی خبر ہوئی کہا بیچارہ ترقی سے رہگیا ہے اُسوقت کہانا منگایا ایک لقمہ اپنے ہاتہہ سے اُس مرید کے مونہہ مین دیا بہوک لگی اُس مقام سے بعد چار سال کے ترقی ہوئی **ایضا** فرمایا کہ شیخ معین الدین گازرونی کا بہانجا محمد متقی نزدیک میرے آیا ہے کسقدر متستر ہے خلق سے بہاگتا ہے جنگل مین رہتا ہے جمعے کے راتون کو دعاگو کے پاس حاضر ہوتا ہے وہ مقام ولایت کو پہونچا ہے اور طیر بہی رکہتا ہے اس ولایت کی سعادت ہے کہ قدم اُسکا یہان پہونچا ہے چند سال ہوئے ہین اور خواجہ جنید ملتانی اور ملا نظام الدین مفتی نے اُس سے تعلق کیا ہے فرمایا خوب آیا تو اور کوتوال خدمت مین حاضر تہے سب نے کہا کہ سعادت اس ولایت کی یہ ہے کہ مخدوم کا قدم مبارک پہونچا ہے اور وہ نزدیک

مخدوم کے آیا ہے ورنہ وہ کیون آتا **ایضاً** ایک سید خدمت مین حاضر تہا پوچہا قولہ علیہ السلام
اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی یعنے تم تعظیم کرو میرے فرزندون کی نیکونکی
واسطے اللہ تعالی کے اور بدون کے واسطے میرے فرمایا مین نے سُنا ہی کہ حدیث صحیح ہی موضوع نہین ہے

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

ایک عزیز نے پوچہا کہ ٹوپی سر پر رکہکر نماز پڑہنا کیسا ہے فرمایا روا ہے ولیکن ننگے سر بعض نے
مکروہ کہا ہے اور بعض نے مکروہ نہین کہا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ بادستار نماز پڑہے
مناسب اسکے حکایت مذکور بیان فرمائی یعنی حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کی جو کہ پیشتر
گزر چکی ہے بعد اسکے فرمایا کہ سنو سالک جبتک دُنیا و آخرت کی لوث سے پاک نہو دین تب تک
مقام وصال مین نہ پہونچین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصوفیۃ قدس اللہ اسرارھم
الطہارۃ فصل والصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الوضوء عن الکونین لم یصل
فی الصلوۃ الی صاحب الکونین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ جب وہ ایسے ہو جاتے ہین
تو اللہ تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین اسی دنیا مین عین ذات و اللہ مین قسم کہاتا ہون تاکہ
تم استوار رہو یعنے یقین کرو اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین بہشت مین مناسب اسکے حکایت
فرمائی کہ قال علی رضی اللہ عنہ لا اعبد ربی مالم اراہ ای بعین القلب یعنے مین
نہ پوجون اپنے رب کو جبتک کہ مین اسکو نہ دیکہون یعنے دل کی آنکہہ سے انکی حضوری معلوم
ہے جو کہ وہ نماز مین حقتعالی کے ساتہہ رکہتے تہے اسلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
کہ ارحنا یا بلال بالاقامۃ یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت کر مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ ایک عورت بے سند کی دعاگو کے پاس آئی اور کہا دعا کرین کچھ دیکھتی ہون حجاب ہو جائے مین نے پوچھا تو کیا دیکھتی ہے کہا عرش و کرسی لوح و قلم و بہشت و دوزخ وغیرہ کا مجھپر مکاشفہ ہوا ہے مین کیا کرونگی مبادا کہ استدراج ہو مین تو خدا کی ذات کو چاہتی ہون اُسنے سندی زبان مین کہا ہے عالی ہمت یہ بیت پڑہی ۵ مرا ہمتے بس بلند روزی کن ؛ کہ من از تو ہمین ترا میخواہم ؛ اور دعاگو یہ بیت بعد تہجد کے پڑہتا ہے اور اول آخر درود شریف کہتا ہے اسلئے کہ دعا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے شیخ بہاء الدین کو واقعہ یعنے خواب مین دیکھا کہا سید بیٹھ جا مین بیٹھ گیا کہا تو بعد تہجد کے صلوٰۃ الحاجۃ پڑہتا ہے اور کوئی دعا مت کر مگر یہی دعا اور اول آخر درود بہیج اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ لَدَیْکَ وَالْوَاصِلِیْنَ اِلَیْکَ اُسدن سے پہر دعاگو یہی دعا پڑہتا ہے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من تم بہی بعد تہجد کے یہ دعا اور یہ بیت پڑہو اور لکھو کہ طلب عالی ہمتون کی ہے مین نے قدمبوسی کی **ایضا** ایک عزیز واسطے توبہ کے آیا پوچھا تو کیا نام رکہتا ہے اُسنے کہا محمد فرمایا حدیث صحاح ہے من سمی باسمی او حرف من حروف اسمی فھو مغفور یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا نام میرا ہووے یا کوئی حرف میرے نام کے حرفون سے ہووے یعنے میم یا حا یا دال تو وہ بخشا ہوا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ سب جو مین نے کہا یعنے وصال و ادعیۂ تہجد اور یہ حدیث نہایت غریب ہے مین نے لکھ لیا۔

دعائے بعد تہجد

فضیلت نام محمد

ایضا روز مذکور دوشنبہ اکیسوین ماہ جمادی الاولی

کو بعد ادائے نماز پیشین کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا یہ مسئلہ تہا ولا نتبرأ احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھذا بیننا وبین الروافض لانھم یتبرؤن من اصحاب الصحابۃ الا عن علی رضی اللہ عنہ فنرد علیھم بقولہ علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم وان ابیتم غویتم فالاخبار فی فضائلھم کثیرۃ یطول ذکرھا ھنا ولا نوالی احدا من الصحابۃ دون احد وھذا بیننا وبین الشیعۃ لانھم ولوا علیا علی جمیع الصحابۃ وھذا اقرب من مذھب الروافض ایضا وقد بینا فسادہ یعنے ہم بیزار نہین ہوتے ہین کسی صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت وجماعت اور درمیان رافضیون کے کیونکہ وہ بیزار ہین صحابہ سے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سو ہم اُنپر رد کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے کہ آپنے فرمایا میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین سے جس کسی کا تم اقتدا کروگے راہ پاؤگے اور اگر انکار کروگے تو گمراہ ہوگے جیسے کہ رات کے چلنے والے قافلے ستارون سے راہ پاتے ہین پس اخبار یعنے حدیثین اُنکے فضائل مین بہت ہین جنکے یہان ذکر کرنے مین طول ہے اور نہ دوست رکہتے ہین ہم ایک کو صحابہ سے اور دشمن رکہتے ہین دوسرے کو یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت وجماعت اور درمیان گروہ شیعہ کے اسلئے کہ وہ دوست رکہتے ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دشمن رکہتے ہین دوسرون کو اور یہ مذہب قریب ہے رافضیون کے مذہب سے اور ہم سارے صحابہ کو

اختلاف اہل سنت در روافض و شیعہ در تبری و تولی صحابہ رضی اللہ عنہم

دوست رکھتے ہین اور کسی ایک صحابی سے بیزار نہین ہوتے ہین اور اُنکا اقتدا کرتے ہین
یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

عقل نور ہے

ایضاً ذکر عقل کا نکلا فرمایا کتاب مین ہے کہ اَلْعَقْلُ نُوْرٌ فِی بَدَنِ الْاٰدَمِی یُضِیْئُ بِہٖ طَرِیْقٌ یَبْتَدِأُ بِہٖ مِن حَیْثُ یَنْتَہِی اِلَیْہِ دَرْکُ الْحَوَاسِ فَیَبْتَدِی اَی فَیَظْہَرُ المطلوبُ للقلب فیدرکُ القلبُ بتاملہ یعنے عقل ایک نور ہے آدمی کے بدن مین کہ روشن ہوتا ہے اُس سے ایک رستہ جسکی ابتدا ہوتی ہے اُس جگہہ سے کہ جہان دریافت حواس کا منتہی ہوتا ہے پس ظاہر ہو جاتا ہے مطلوب اسکے دل کے سو دل دریافت کرتا ہے اسکو سوچتا ہے مترجم عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ اصل کتاب مین اسکا ترجمہ یون ہے عقل نوریست در تن آدمی روشن میکند بدان آن اوازا ابتدا وازانتہا یعنی از آغاز کار تا پایان کار اگر اینچنین کنم اینچنین شود دریافت حواس شود واگر این نباشد مجنون گویند مغلوب العقل اصل

ع عاقل آنست کہ اندیشہ کند پا یان را ۵ پس ظاہر میشود بدان عقل مطلوب دل پس در می یابد آنرا دل بتامل انتہی بعد اسکے فرمایا کہ سالکون کو کہ خدا تعالی نے مکاشفہ دیا ہے وہ اُس نور کو سر کی آنکھہ سے بہی دیکھتے ہین کہ اُس نور کو عقل کہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرزند من یہ فائدہ عقل کا جو مین نے کہا لکھہ لے غریب ہے۔

حفظ زبان

ایضاً زبان کی نگاہ رکھنے کا ذکر نکلا مناسب اُسکے یہ بیت عربی فرمائی ؎

اِحفَظ لِسَانَکَ لَا تَقُولُ فَتُبتَلٰی اِنَّ البَلَاءَ مُوَکَّلٌ بِالمَنطِقِ ای یعنے تو اپنے زبان کو نگاہ کہہ نہ کہے تو کہ مبتلا ہو جاے کیونکہ بلا بولنے بات کرنے کے ساتہہ مقرر کی گئی ہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح کے ہے قوله علیه السلام من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیه ای مالا ینفعه ولا یضره یعنی حسن اسلام مرد سے چہوڑنا ہے مالا یعنی کہنے کا یعنی جو چیز کہ اسکا کہنا اسکو فائدہ نہ دے اور زیان بہی نہ پہونچائے اگرچہ اسکا کہنا مباح ہو تو اُسی قدر وہ چیز کیون نہ کہے کہ اُسپر اسکو ثواب ملے یعنے ذکر و تسبیح و تلاوت قرآن و تعلیم امر معروف و نہی از منکر اور مثل اسکے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نگاہداشت زبان کا اور حدیث مع بیت عربی کے لکہہ لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا۔

صاحب شغل کو دستار و مصلی دین تسبیح نہ دین

ایضا ذکر اسکا کہ صاحب شغل کو دستار و مصلی دین لیکن تسبیح نہ دین اسلئے کہ دینا تسبیح کا علامت ہے تسبیح ملک در درویشان بے تعلق کے ہے کیونکہ وہ شغل دنیا کی تارک اور شغل آخرت کی عامل ہین مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن صاحب شغل نزدیک دعاگو کے آیا اور کہا کہ دعا کرو تا کہ شغل مجہسے دور ہو جاے مین نے اسکو تسبیح دیدی وہ اُس شغل سے معزول ہو گیا یہ مجرب ہے اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر صاحب شغل صالح ہو تو اسکو تسبیح دین یا نہین جواب فرمایا کہ نہ دین مگر اُسوقت کہ وہ طلب کرے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لے کام آئیگا۔

دعاے شیرینی

الیضا شیرینی لائے حسن خادم سے فرمایا کہ یارون کو بانٹ دے بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت شیرینی
کہائین تو یہ دعا پڑہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ پڑہتے تہے اللھم
ارزقنا حلاوۃ الایمان اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ دعا ملفوظ مین لکہہ مینے لکہہ لی

ذکر نماز چاشت وظہریہ وتہجد وغیرہ

ذکر نماز چاشت کا نکلا فرمایا کہ نماز چاشت کی بارہ رکعت ہے اس باب مین حدیث صحاح
ہے قولہ علیہ السلام من صلی اثنتے عشرۃ رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ فی کل یوم قصرا
فی الجنۃ یعنی جو شخص پڑہے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہر روز تو بناوے اللہ تعالی واسطے
اُسکے ہر روز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا مراد اس سے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہین
نہ یہ کہ وہ سنت ہین اگر مراد سنت ہوتین تو یوم ولیلۃ رات دن کی قید لگاتے کیونکہ بارہ رکعت
سنت کی رات دن مین ہین بعد اسکے فرمایا یارو تم جانتے ہو کہ واسطے پڑہنے والے اس نماز
کے کتنے محل بنا ہوتے ہین جبتک کہ وہ جیتا ہے اور چاہئے کہ کہڑے ہو کر پڑہے مگر بعذر
کیونکہ چہہ رکعتین ہونگی لقولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم یعنے نماز
بیٹھے کی آدہی ہے کہڑے کی نماز سے از روے ثواب کے بعد اسکے فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ چار ہزار
رکعت رات دن مین پڑہے اگر نہ پڑہ سکے تو دو ہزار رکعت رات دن مین ادا کرے یہ بہی اگر نہو سکے
تو ہزار رکعت رات دن مین پڑہے اور جو یہ بہی نہو سکے تو دو سو رکعت رات دن مین پڑہے
اور اگر یہ بہی نہو سکے تو سو رکعت رات دن مین پڑہے کم نکرے کہ یہ اقل ہے ورنہ سالک
نہو گا دعا گو اسوقت پیرانہ سالی مین سو رکعت رات دن مین پڑہتا ہے خارج سنت وتحیت

سالک کو چاہئے کہ چار ہزار رکعت رات دن مین پڑہے

مسجد و شکر طہارت و شکر طعام سے بعد اسکے فرمایا تم شمار کرو تاکہ مین کہون دس رکعت
اشراق کی بارہ رکعت چاشت کی چار رکعت زوال کی چار رکعت بعد ظہر کے
دوگانہ حفظ ایمان کا دس رکعت ظہر یہ چہبیس رکعت میان مغرب و عشا دو رکعت
بعد سنت مغرب کے ہدیہ رسول بیس رکعت نماز اوابین چار رکعت بعد
فراغ اوابین دو رکعت احیاء قلب دو رکعت صلوۃ حرز آٹھہ رکعت
بعد عشا دو رکعت حفظ ایمان دو رکعت صلوۃ التوبہ چار رکعت وتر سے پہلے
انکو سنت وتر کہتے ہین چار رکعت اس طریق سے کہ تین رکعت وتر اول رات مین
واسطے کسی مصلحت کے پڑہتا ہون از جہت فوت ویا موت آور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھکر
پڑہتا ہون انکی تشفیعا للوتر کی نیت کرتا ہون یہ شفعہ دو رکعت کا مع اون تین رکعتون کے
چار رکعت ہو جاتا ہے لقولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم اور جب
واسطے وتر کے اٹھتا ہون تو بعد تہجد کے پڑہتا ہون اور دو رکعت بعد اسکے نہین پڑہتا ہون
لقولہ علیہ السلام اجعلوا الوتر آخر صلاتکم وتر آخرین نماز ہے پس اس سے ختم کرنا چاہیے
اگر کوئی نماز بعد اسکے ادا کیجائے تو مسنون یہ ہے کہ اعادہ کرے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات مین تین بار وتر پڑہا ہے ایک بعد عشا کے متصل دوسرا
جب آپ گہر مین تشریف لاتے تو کچہ نوافل پڑہتے پہر وتر ادا فرماتے تیسرا جس وقت آپ
تہجد کے واسطے کہڑے ہوتے تو پہر وتر پڑہتے تاکہ وتر پر ختم ہو جائے اور بیس رکعت وقت
تہجد کے دو رکعت اول شکر احیاء لیل کی اور بارہ رکعت تہجد کی اور دو رکعت صلوۃ اسعاد

کے اور دو رکعت سعادۃ الاولاد کے اُس آدمی کے واسطے کہ جسکی اولاد ہو ورنہ بعوض اُسکے صلوۃ الغنا پڑہے ہفت بار انا اعطیناک پڑہے دونون رکعتون مین اور دو رکعت صلوۃ الحاجہ مجموعہ ہمنے شمار کیا تو سو رکعتین ہوتی ہین بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن چاہیے کہ ان سو رکعتون پر مواظبت کرو اور ہمیشہ ادا کرو اور ملفوظ مین لکہو تا کہ یارون کے بہی کام آئے پس مین نے لکہا۔

ایضاً شب سہ شنبہ بائیسوین ماہ جمادی الاولی

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا مائدہ یعنے کہانے کا خوان لائے خرچ کیا یعنے کہانا کہالیا بعد خرچ مائدے کے فرمایا کہ دوگانہ شکر نعمت کا پڑہو کہ حدیث صحاح مین ہے قوله علیه السلام من اکل الطعام ولم یصل رکعتین شکر النعمۃ الله ثم نام یقسو قلبه یعنے جو شخص کہانا کہاتا ہے اور دو رکعت شکر نعمت اللہ کی نہین پڑہتا ہے پہر سو جاتا ہے تو اُسکا دل سیاہ وسخت ہوجاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ بعض محدثین نے اسکو عاشر کہا ہے ہر بار کہ کہائین دو رکعت شکر نعمت کے پڑہین اور بعض کہتے ہین کہ یہہ بات رات مین ہے پس بہتر یہ ہے کہ ہر بار کہ کہانا کہائے دو رکعت پڑہ لیتا کہ اتفاق ہوجائے پہلی رکعت مین یہ آیت والٰهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم اور دوسری مین الم الله لا اله الا هو الحی القیوم پڑہے اسلئے کہ ان دونو آیتون مین اسم اعظم ہے اور اس دوگانہ شکر نعمت مین یہی دو آیتین مروی ہین لیکن اوراد شیخ کبیر رضی اللہ عنہ مین دوسرا طریق ہے جیسا کہ ہے اور یہ معمول دعاگو کا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن

دوگانہ شکر نعمت

یہ فائدۂ شکر نعمت کا اور حدیث لکہے لیے غریب ہے مین نے لکہہ لیا۔

بائیسوین ماہ جمادی الاولی

منگل کے دن اشراق کے وقت یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا روے مبارک اس فقیر کے طرف
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا کلام اسمین تہا ثم اختلفوا فی الایمان
والاسلام قال بعضهم هما واحد لقوله تعالی ان الدین عند الله الاسلام
ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و قوله تعالی فما وجدنا فیها غیر بیت
من المسلمین فاخرجنا من کان فیها من المؤمنین قال بعضهم هما متغاوتان لقوله
تعالی ان المسلمین و المسلمات المؤمنین والمومنات وقوله تعالی قالت الاعراب أمنا
قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا الا ان الاصح ما قال ابو المنصور الماتریدی رحمه الله
رئیس اهل السنة والجماعة ان الاسلام معرفة التکالیف من الصلوة والصیام وغیرهما
ومحله الصدر لقوله تعالی افمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه
والایمان معرفة الله تعالی بالآیات البینة ومحله القلب لقوله تعالی ولکن الله
حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم واولئک کتب فی قلوبهم الایمان و القلب
داخل الصدر و المعرفة محله السر وهو داخل الفؤاد یعنے اہل سنت و جماعت نے
اختلاف کیا ہے ایمان و اسلام مین بعض نے کہا ایمان و اسلام ایک ہے جیسے کہ اللہ تعالی
نے خبر دی ہے قصۂ لوط علیہ السلام سے کہ ہمنے نہ پایا اُس شہر مین سوا ایک گہر کے مسلمانون
سے سو نکالا ہمنے اُس شخص کو جو کہ تہا اُسمین مومنین سے یعنے خاندان لوط علیہ السلام پس

اختلاف درمیان ایمان و اسلام

انکو اسلام کے ساتھ یاد کیا اور ایمان کے ساتھ بھی تو اسلام و ایمان دونوں ایک ہوئی
اور بعض نے کہا ایمان و اسلام متفاوت ہین ایک نہین ہین اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ان
المسلمین و المسلمات و المومنین و المؤمنات سو مسلمانونکا علیحدہ ذکر کیا اور مومنون کا علیحدہ اور
درمیان دونو کے واو عطف کا ذکر فرمایا یعنی جو کہ مغایرت پر دلالت کرتا ہے اور اسلئے کہ اللہ تعالے
نے اعراب یعنے بدوے جنگلی لوگون سے یون خبر دی ہے کہ وہ بولے کہ ہم ایمان لائے حکم ہوا
کہ تم مت کہو کہ ہم ایمان لائے ولیکن تم تو کہو کہ ہم اسلام لائے ایمان اُسکو کہتے ہین جو کہ
طوع و رغبت سے ہو اور اسلام اُسکو کہتے ہین کہ ڈر سے تلوار و قید اور اسکے مانند کے ہو یعنے
ہمنے گردن رکھدی مطیع و منقاد ہوگئے پس ایمان و اسلام دونو متفاوت ہوے مگر صحیح تر
وہ قول ہے جو کہ ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی رئیس اہل سنت و جماعت نے کہا ہے کہ اسلام
پہچاننا ہے تکالیف کا یعنی اوامر کا جیسے فرائض و واجبات نماز و روزہ وغیرہ اور محل اسلام کا
سینہ ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ
یعنے کیا پس وہ شخص کہ کھولدیا اللہ نے اُسکے سینے کو واسطے اسلام کے سو وہ روشنی پر ہے طرف سے
اپنے پروردگار کی اور ایمان پہچاننا ہے اللہ تعالی کا کھلی کھلی نشانیون سے جیسے کہ بندہ اپنے آپ مین
دیکھے اور کہے کہ اُسنے مجھے پیدا کیا ہے اور یہ وہی قول ہے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنے جسنے اپنے نفس کو پہچانا اُسنے اپنے رب پروردگار کو پہچانا
اور آسمان و زمین مین نظر کرے اور اُن چیزون مین جو کہ آسمان و زمین مین ہین کہ انکا کوئی صانع
بنانے والا ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ پاک کا و یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا

ما خلقت هذا باطلا یعنے وہ فکر کرتے سوچتے ہین خلق و پیدائش آسمانون اور زمین مین کہ اے رب ہمارے تو نے اسکو بیکار پیدا نہین کیا ہے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ الف سنۃ یعنے ایک گہڑی کہ باریتعالی کی صنع و کاریگری مین تفکر کرین بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے کیونکہ یہ تفکر اُسکے اعتقاد و یقین کو زیادہ کریگا اور جگہ ایمان کی دل ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم یعنے ولیکن اللہ تعالی نے محبوب کردیا ہے طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی اُسکو تمہارے دلون مین اور دل سینے کے اندر ہے اور معرفت کا محل سر ہے اور سر فواد کے اندر ہے جسوقت سبق فقیر کا یہان پہونچا تو مین نے پوچھا کہ درمیان قلب و فواد کے کیا فرق ہے جواب فرمایا کہ قلب نیچے اور فواد بالاتر ہے ولیکن ایک دوسرے کے ساتھہ متصل ہے اور سر ان سے بالاتر ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من لکہہ لے

بعض اولیار کامل اللہ سبحانہ کو اور عرش وغیرہ کو دل کی آنکہہ سے دیکھتے ہین

ایضا روز مذکور مین یہہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا سبق رسالہ کا فرماتے تہے بات اسمین تہی کہ بعض اولیار کامل و واصل اُنکی ذات کو دل کی آنکہہ سے دیکھتے ہین اور بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم وغیرہ اُنکو نظر آتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ایک درویش واصل نے کہا ہے رایت اللہ قبل کل شئ یعنے مین نے اللہ کو ہر چیز سے پہلے دیکھا ہے ایک عزیز نے پوچھا یہ کیونکر ہے جواب فرمایا کہ غیرت در شک کرتا ہے اگرچہ اشیا

نظر مین آتے ہین وہ لوگ ترک النظر الی الکل کرتے ہین تاکہ ان اشیار کے خالق سے وصال پائین تو ان سب کو بطفیل اُسکے دیکہین نہ یہ کہ اُسکو بطفیل ان اشیار کے دیکہین رہے علو ہمت اس بات کا سر یہ ہے مثلاً اگر کوئی شیفتۂ معشوق ہو جائے تو وہ سب سے ترک نظر کر لیتا ہے یہانتک کہ اُس سے ملجائے اور مراد پالے پہر سارا لبساط آراستہ اُسکی ملک ہو جاتا ہے جبکہ دوست ہاتہہ آگیا ؎ آب حیات من ست خاک در کوی دوست ؛ در دو جہان خرمی ست مادمی وروے دوست ؛ جیسے اگر کوئی بادشاہ کو دیکہتا ہے تو سارے امرار و وزرار کی طرف نظر نہین کرتا ہے۔

بعض اولیا غیب کی آواز سُنتے ہین

بعد اسکے فرمایا کہ بعض اولیار اللہ تعالیٰ کی آواز سنتے ہین اسلیئے کہ یہ آواز پیدا ہو جاتی ہے کہ هذا افعل او لا تفعل یعنے ایسا کر ایسا مت کر اور وہ جواب بہی دیتے ہین کہ یہ کرون یا نکرون جیسا کہ شیخ جمال الدین اچہوی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ مرتبہ رکہتے تہے وہ آواز سُنتے تہے اگر کوئی شخص اُنکے واسطے فتوح لاتا وجہ شبہہ سے تو آواز سنتے کہ یہ حرام ہے لیکن مین نے تیرے واسطے حلال کردی اسی درمیان مین اس فقیر و یاران دیگر پر متوجہ ہوئے پوچہا کوئی بیگانہ تو نہین ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین وقت خلوت کا تہا فرمایا کہ تم میرے بہائی ہو سنو ایک دن دعاگو ہمراہ یارون کے ملتان سے اوچہہ کو جاتا تہا ایک عزیز کہانا پکا ہوا خوان مین رکہا ہوا لایا یار لوگ بہوکے تہے خوش ہو گئے مین نے آواز سنی کہ یا عبدی لا تاکل من هذا الطعام فانہ حرام یعنے اے میرے بندے تو اس کہانے سے مت کہا کیونکہ وہ

حکایت شیخ جمال الدین اچہوی رحمہ اللہ تعالیٰ

حکایت حضرت مخدوم قدس سرہ در باب طعام غیبی آواز

حرام ہے مین نے یقین کر لیا کہ کوئی چیز شبہہ کی ہے پس مین نے اُس سے پوچہا تو کون ہے اُسنے
کہا مین طباخ یعنے باورچی ہون مین نے کہا تو کسواسطے لایا ہے کہا مین التماس کرتا ہون مینے
کہا کیا ہے کہا آپ میرے واسطے منت کرین تا کہ محصول دکان کا مجہسے تہوڑا لین مین نے
کہا سبب حرام کا یہی سر تہا مین نے اُس سے کہا کہ تو اپنا کہانا لیجا مین نے اُسکو پہیر دیا اور کہا
کہ یہہ رشوت ہے اور رشوت حرام ہے ولیکن مین تیری منت کر دونگا۔

بعض محبوبان الٰہی کو بہشت کا کہانا پینا لباس پہونچتا ہے

ایضاً ذکر اسکا نکلا کہ بعض محبوبان خدا تعالیٰ کو طعام و شراب و لباس بہشتی پہونچتا
ہے تا کہ بفراغ خاطر مشغول ہون مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ اُن دنون
مین کہ دعاگو مکے مین مجاور رہا ایک عزیز جبل ابوقبیس مین حجرہ رکہتا اُسکا دروازہ بند کرکے
اُسی جگہہ مشغول ہوتا تہا دعاگو سے شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو جا اُسکو
دیکہہ اور اُسکی زیارت کر مین پہاڑ پر چڑہا اُسکے حجرے مین گیا دستک دی اُسنے اندر سے کہا
من علی الباب یعنے کون ہے دروازے پر مینے کہا سیدی انا ولد رسول اللہ افتح
علی الباب حتی ازورک یعنے اے میرے سید مین ہون فرزند رسولؐ کا تو دروازہ کہول
تا کہ مین تیری زیارت کرون اُسنے اُسیوقت دروازہ کہول دیا دعاگو سے مصافحہ کیا اور
کافور سے بہی زیادہ تر سفید قرص مجہکو دئے مین لے آیا مینے شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ
کے ساتہہ کہائے شیخ نے فرمایا یا سیدی هذا خبز الجنۃ یعنے امام یافعی رضی اللہ عنہ نے
کہا اے میرے سید یہ جنت کی روٹی ہے اور کچہہ واسطے مخدوم والد دامت برکاتہ کے لوجہہ

مین لایا یہ قرص نبات مصری سے بہی زیادہ ترشیرین تہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ عزیز اُسی جگہہ
نماز شروع کرتا اور پڑہتا تہا کعبہ اُس جگہہ سے دکہائی دیتا ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تنہا
پڑہتا تہا جواب فرمایا کہ جماعت کے ساتہہ جبکہ امام خانہ کعبہ مین شروع کرتا تو وہ بہی شروع
کرتا پہر پوچہا کہ فاصلہ تہا اور تنہا اُسجگہہ نماز جماعت کے ساتہہ کیونکر ہوتی ہے جواب فرمایا
کہ مین نے اُس سے زبان عربی مین پوچہا وہ فارسی نہین جانتا تہا یا سیدی کیف تصلی
من هنا و بینك و بین الکعبة فاصلة طویلة کبیرة قال انا فی مذهب لمالك و ذلك
فی مذهبه یجوز یعنے اے میرے سید تم یہان سے کس طرح نماز پڑہتے ہو حالانکہ درمیان
تمہارے اور کعبے کے فاصلہ دراز ہے کہا مین مذہب امام مالک رحمہ اللہ تعالی مین ہون
اور یہ اُنکے مذہب مین جائز ہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ ایک عورت بہی حجرہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مشغول ہوتی تہی اُسکے واسطے بہی طعام و شراب و لباس بہشتی
پہونچتا تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم نے اُس عورت کو دیکہا ہے جواب فرمایا کہ ہان
مین نے اُس عورت کو دیکہا ہے وہ طواف خانہ کعبہ مین آتی تہی **ایضا** فرمایا کہ ایمان
تین **قسم** ہے ایک تو ایمان استدلالی وہ یہ ہے کہ آسمان مین نظر کرے کہ یہ ایسا ہی معلق
بے ستون اور بجاے بلند ہے اور نشیب بہی رکہتا ہے اسکا کوئی خالق ہے پس ایمان لائے
اور یقین کرے دوسرا ایمان تقلیدی ہے کہ اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر پہونچی
ہو پس ایمان لے آئے جیسا کہ قصیدہ مین ہے **س** و ایمان المقلد ذو اعتبار بنص
اخبار عوالی **ع** یعنے ایمان مقلد کا نص و اخبار عالیہ سے معتبر ہے تیسرا ایمان شاہدتی ہے

جبکہ نظر ولی کی بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم پر پڑتی ہے تو کہتا ہے کہ اس سب کا پیدا کرنیوالا ہے جسوقت مرتبہ ایسا ہو جاتا ہے تو مجاہدے سے ذات خدا کو دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑہی والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا ای الذین جاهدوا فی طلب وصالنا لنهدینهم سبل وصالنا یعنے جو لوگ ہمارے وصال کے طلب مین سعی و کوشش کرتے ہین تو مقرر ہم انکو اپنے وصال کی راہین بتا دیتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ عمل مین عجب کو دخل نہو یون جانے کہ جو مین کرتا ہون اللہ تعالی کی توفیق سے ہے پھر اس فقیر کے طرف متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے کہی انکو لکھ لے غریب ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ قیلولی کا وقت نزدیک ہوتا ہے مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی قوله تعالی الله نور السموات والارض ای منورهما وقیل منور السموات بالنجوم وذلك قوله تعالی وزینا السماء الدنیا بمصابیح وقوله تعالی وزینا السماء الدنیا بزینة الكواكب ای النجوم والارضین بالهداة وقیل نور السموات بالملائكة والارض بالانبیاء والاولیاء وقیل نورهما محمد صلی الله علیه وآله وسلم مثل نوره كمشكوة فیها مصباح المصباح فی زجاجة الآیة جعل الصدر بمنزلة مشكوة والمشكوة كوة غیر نافذة والقلب بمنزلة الزجاجة وهی القارورة والفواد بمنزلة المصباح وهو السراج والسر بمنزلة الشجرة وداخل السر موضع خفی وهو موضع نور الهدایة ولا صنع للعبد فیه شیء ای فی موضع خفی ثم ان الله تعالی اذا اراد ان یهدی عبده یلقی نوره فی الموضع الخفی فیتلالأ ای یتلامع وهو نور التوحید

نماز ادا کرنے کے بعد اسکے ... [illegible]

وذلک قوله تعالی یهدی الله لنوره من یشاء ثم یتلألأ النور الی السر فیقوم للعبد فعل التوحید فیوحد الله تعالی ویتبرأ من الاصنام ثم لا یسکن ذلک النور حتے یتلألأ الی الفؤاد فیقوم له فعل المعرفة فیصیر العبد عارفا لله تعالی بجمیع صفاته وذلک نور المعرفة ثم یتلألأ ذلک النور الی القلب فیقوم له فعل الایمان وذلک نور الایمان ثم یتلألأ ذلک النور الی الصدر فیقوم له فعل الاسلام وهو نور الاسلام ثم ینتشر ذلک النور الی الاعضاء فیتقاضی العبد ای یتباعد بالاجتناب عن المعاصی والائتمار بالاوامر وذلک نور التقوی فامر الله العبد فاجابه العبد لذلک فصار مؤمنا تقیا فدخل تحت قوله تعالی ان اکرمکم عند الله اتقاکم فاذا صار فیهما امور اربعة التوحید والمعرفة والایمان والاسلام فاذا اجتمعت فی ذاته ذلک الاربعة صار دینا وذلک قوله تعالی ان الدین عند الله الاسلام یعنی الله تعالے روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہے اور بعض کہتے ہین کہ روشن کرنیوالا آسمانونکا ہے ستارون سے دلیل اسکی یہ قول ہے اللہ پاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو چراغون سے اور قول اللہ پاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ستارون کی زینت سے اور زینت دینے والا زمین کا ہے سیدہی راہ بتانیوالون سے جیسے کہ رات کے قافلے والے ستارون سے راہ پاتے ہین ویسے ہی بسبب سیدہی راہ بتانیوالونکے غرقاب ظلمات دنیا سے دین کی راہ پاتے ہین بعض نے کہا کہ آسمانونکو تو اُسنے فرشتون سے روشن کیا اور زمین کو انبیاء واولیا سے اور بعض نے کہا کہ آسمان و زمین دونونکو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشن کیا مثل ادسکی

روشنی کی ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اسمین ایک چراغ ہے اور چراغ ایک قندیل مین ہے
شیشے کی اور قندیل ایسا ہے جیسا ستارہ چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ ایک درخت برکت والے
زیتون سے کہ وہ نہ شرق مین ہے نہ غرب مین مگر زمین مکہ اللہ تعالی نے سینے کو مثل طاق
کے اور دل کو مثل شیشی کے اور فؤاد کو مثل چراغ کے اور سر کو مثل درخت زیتون کے ٹھیرایا
اور اندر سر کے ایک چھپی جگہہ ہے اور وہ نور ہدایت کا محل ہے اور اس چھپی جگہہ مین بندے
کے لیے کچھہ صنعت و کاریگری نہین ہے وہ اسی کے دست قدرت مین ہے پھر جسوقت اللہ تعالی
چاہتا ہے کہ اپنے بندے گمراہ کو سیدہی راہ بتائی تو اُس چھپی جگہہ مین جو کہ سر کے اندر ہے
اپنا نور ڈالتا ہے پس وہ نور چمکنے لگتا ہے یہ نور توحید کا ہے اور یہ وہ قول ہے اللہ پاک کا
کہ ہدایت کرتا ہے اللہ اپنے نور کی جسکو چاہتا ہے پہر وہ نور چمکتا ہے طرف سر کے تو قائم ہوتا ہے
واسطے بندے کے فعل توحید کا پس وہ اللہ کی توحید کرتا ہے اللہ کو ایک کہتا ہے اور
بتوں سے بیزار ہوتا ہے پہر وہ نور ساکن نہین رہتا ہے یہانتک کہ چمکتا ہے طرف فؤاد کے تو قائم
ہوتا ہے واسطے بندے کے فعل معرفت کا پس بندہ عارف ہو جاتا ہے اللہ تعالی کا ساتھہ
جمیع صفات اُسکے اور یہ نور ہے معرفت کا پہر وہ نور چمکتا ہے طرف دل کے تو قائم ہوتا ہے
واسطے اُسکے فعل ایمان کا اور یہ نور ہے ایمان کا پہر چمکتا ہے طرف سینے کے تو قائم ہوتا ہے
اُسکے واسطے فعل اسلام کا اور یہ نور ہے اسلام کا پس بندہ واسطے اُسکے گردن رکھتا ہے
یعنے خدا کا مطیع و منقاد ہو جاتا ہے پہر وہ نور طرف اعضا کے منتشر ہوتا ہے تو بندہ پرہیز کرتا ہے
گناہون سے اور احکام الہی کی فرمانبرداری کرتا ہے اور یہ نور ہے تقوی کا پس اللہ تعالے

بندے کو حکم کرتا ہے تو وہ قبول کرتا مانتا ہے بسبب اُس نور کے پھر وہ بندہ مؤمن متقی ہوجاتا ہے
تو وہ اس قول الٰہی کے نیچے داخل ہوتا ہے کہ بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے متقی تر تمہارا ہے
پس اب یہاں چار امور ہوگئے توحید و معرفت و ایمان و اسلام پس جب اُسمین یہ چار
باتین جمع ہوگئین تو وہ دین ہوگیا مذہب اہل سنت و جماعت مین اور یہی معنی ہین اس
قول الٰہی کے کہ دین جو ہے نزدیک اللہ کے سو وہ اسلام ہی ہے یہ ساری ترتیب آغاز
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر صوف یعنے کمل کا

ایضا ذکر صوف کی فضیلت کا نکلا فرمایا کہ اکثر پیغمبر علیہم السلام صوف پوش ہوئے ہین
اور صوف گلیم یعنے کمل کو کہتے ہین اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی صوف پہنا
تہا اور گدہے پر بدون زین کے سوار ہوتے تہے قولہ تعالی یاایھا المزمل قم اللیل
الا قلیلا یعنے اے محمد گلیم پوش تو کہڑا ہو رات مین مگر تہوڑا اور صحابہ و اصحاب صفہ سب
گلیم پوش ہوئے ہین اسلئے کہ پوشش اُسوقت کے نیکبختون کی یہی تہی اور اگر اصحاب صفہ
واسطے کسی مصلحت کے باہر نکلتے تو کپڑے عاریتی ایک دوسرے کے پہن لیتے تہے تا کہ نظر خلق
مین تونگر دکہائی دین خلق جانتی تہی کہ وہ تونگر ہین لیکن وہ فقیر تہے قولہ علیہ السلام
ان اللہ یحب الفقیر الغنی التقی النقی یعنے بیشک اللہ دوست رکہتا ہے فقیر تونگر
پرہیزگار پاک کو چنانچہ اللہ عزوجل نے انہین اصحاب صفہ کی صفت کی اپنی کلام مجید مین
پیغمبر علیہ السلام کو خبر دی ہے للفقراء الذین اُحصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون

التکلف

ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف ای التکلف تعرفہم بسیماہم لا یسئلون الناس الحافا ای الحاحا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُسطرف عجب بات سُنی کہ ہندوستان مین نہ سُنی تہی الحافا اے حیاء من اللہ تعالی یعنے نادان لوگ ان درویشون اصحاب صفہ کو تونگر جانتے تہے اسلئے کہ وہ خود کو بتکلف خلق کی نظر مین تونگر دکہاتے تہے اے محمدؐ تو انکو پہچانتا ہے اُنکے سیما سے کہ وہ فقیر ہین نہین مانگتے ہین لوگون سے اسلئے کہ شرم کرتے ہین خدا سے مثلاً اگر اسوقت بادشاہ مجازی کا کوئی غلام ہو وہ ہرگز دوسرے سے جو کہ اُس سے کم رتبہ ہے نہ مانگے گا شرم کریگا اور فخر کریگا اگرچہ وہ سب سے زیادہ تر فقیر ہو خاصکر وہ تو بندگان خاص بادشاہ حقیقی کے ہین یعنے تو پہر وہ کیونکر سوال کرینگے جیسے کہ کسی قائل عربی نے خوب رباعی کہی ہے ؎ ولا تطلب من الدنیا نصیبا ؛ سوی خبز الشعیر وکوز ماء ؛ ولا تلبس لباسا دون صوف ؛ لان الصوف لبس الانبیاء ؛ ؎ با نان جوین بسازد با پارہ دلق ؛ تا بار محنت خود بہ نہ بار محنت خلق ؛ بعد اسکے خوان لائے خرچ کیا یعنے طعام تناول فرمایا دوگانہ شکر کا ادا کیا اور نماز چاشت کی ادا کی متابعاً رسول اللہ علیہ السلام نیت فرمائی باب مین نماز کے ایک فائدہ بیان فرمایا کہ نماز مین بعد سجدہ ثانیہ کے زانو پر ہاتہہ رکہین اور اُٹہین لیکن جسوقت قعدہ سے اُٹہین تو ہاتہہ کی مٹہی باندہکر اُٹہین جیسا کہ دعاگو ہمیشہ کرتا ہے تم دیکہتے ہو اور دعاگو نے یہ طریقہ محدثون اور حنفی مذہبون سے دیکہا ہے مین نے پوچہا تو جواب فرمایا کہ یہ طریق مسنون ہے اسلئے کہ قعدہ سے زانو پر ہاتہہ رکہکر اُٹہنا

فائدہ [illegible]

دشوار ہے اُسوقت سے مین ایسا کرتا ہون اور یہ بات مین نے فقہ مین بھی پائی ہے
فاذا اطمأن ساجدا کبر واستوی قائما علی صدور قدمیه اور لکھا اذا قام
من القعدة الاولی قام علی صدور قدمیه مین نے کسی جگہہ نہین پایا بعض نہین
جانتے ہین اسلئے پہلے قعدے سے ہاتھہ زانو پر رکھکر اُٹھتے ہین چاہیئے یون کہ پہلے
قعدے سے مٹھی باندھکر اُٹھین پھر اس فقیر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا ای بھائیو تم بھی ایسا کرو
جیسا کہ یہہ دعا گو کرتا ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من لکھہ لے پس مین نے لکھہ لیا

ذکر واردات

ایضاً ذکر واردات کا نکلا فرمایا کہ وارد حال کو کہتے ہین بتشدید لام حلول سے جو کہ
سالک مین پیدا ہوتا ہے سالک کو چاہیئے کہ حال کا مالک ہووے مملوک حال کا ہو جائے
لان السالک الکامل الذی یملک حاله لا الحال یملکه یعنے اسلئے کہ کامل سالک
وہی ہے جو کہ اپنے حال کا مالک ہوتا ہے نہ حال اُسکا مالک ہوتا ہے یعنے کمال یہی ہے
کہ حال کو اپنے قبضے مین رکھے حال کا تابع نہو جائے اسجگہہ اس فقیر نے پوچھا کہ جو شخص رقص
کرے یہ بھی حال ہے جواب فرمایا کہ رقص حال کا باعث ہے چاہیئے کہ تحمل کرے حال کا
مالک رہا کرے اور اگر تحمل نکریگا تو مملوک حال کا ہو جائیگا مناسب اسکے **حکایت**
شیخ منصور حلاج کی بیان فرمائی کہ اُنکو اللہ کی طرف سے حال وارد ہوا ایکدن وہ وعظ
کہتے تھے اثناے وعظ مین آواز سُنی کہ من یفدی لنا روحه فقال الحلاج انا الحق
ای انا الثابت بفداء روحی مشائخ عصر جنھون نے اُنکے مارڈالنے کا فتوی دیا اُسکا

[illegible]

سر یہہ تہا اور یہہ آیت پڑہے قوله تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اے
لن تنالوا القار الله حتی تہدوا ارواحکم الے الله تعالی یعنی تم ہرگز نہ پہونچوگے دیدار خدا کو
یہانتک کہ ہدیہ کروا اپنے روحونکو طرف الله تعالی کے وہ اپنے قول پر جمے رہے کہ انا الباقی
لفدار نروحی اور ایک قول پر منصور الله کی طرف سے حکایت کرنیوالے تہے الله کا نام
لیتے تہے اور یہ درست ہے اور ایک قول پر وہ اپنے وجود سے فانی ہوگئے تہے اور ساتہ
وجود ذات محبوب کے باقی جیسے کہ مجنون سئل المجنون الرفاعی ما اسمک قال لیلی یعنے
کسینے مجنون سے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے کہا لیلی خود کی خبر نہ تہی اُسکے تمام اعضا کو اُسکے
محبوبہ نے لیا تہا یہ بیت عربی پڑہی ~~ انا من اھوی و من اھوی انا نحن
روحان حللنا بدنا ؎ یعنے مین وہ ہون کہ جسکو چاہتا ہون اور جسکو چاہتا ہون وہ
مین ہون ہم دو جانین ہین کہ ہمنے ایک بدن مین حلول کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منصور
حلاج نے جو کہ انا الحق کہا سکر سے نہ تہا بلکہ وہ تو مالک حال کے ہوگئے تہے اگر سکر ہوتا تو
ایک کلمے پر نہ رہتے بلکہ کلمات شتے یعنے متفرق پریشان باتین کہتے جیسے دیوانے بکتے
ہین اُنکے قتل کا یہی بہید تہا کہ وہ ایک چیز پر مستقیم رہے یہانتک کہ جان دیدی جبکہ
امام ہمام قاضی ابو یوسف رحمہ الله تعالی نے پوچہا کہ من انت قال انا الحق یعنے تو کون
ہے کہا مین حق ہون ہرچند اُنسے پوچہا تو وہ انا الحق ہی کہتے تہے پس امام ابو یوسف
اور سارے اامون نے اُنکے قتل کا فتوی لکہا اسجگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ مارنا منصور
کا صواب پر تہا یا غلط پر جواب فرمایا کہ دونو قولو نپر صواب تہا علماے ظاہر کے قول پر

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ؎

اسلئے کہ علمار نے اُسکی تکفیر کی اور کہا کہ وہ کفر کا کلمہ کہتا تہا اور اُسی پہ جما ہوا تہا اور قول
مشائخ پر اسواسطے کہ دعوے کیا انا الحق کہا یعنے انا الثابت بقدار روحی ہیں دونو قول مگر
قتل اُسکا برصواب تہا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن یہ فوائد وارداتکے
اور تینون قول باب مین منصور کے اور بیان آیت مذکور کا اور نظم عربی جو مین نے
بیان کی سب کو لکھ لے مین نے لکھ لیا **ایضا** روز مذکور مین ظہر کے وقت اس
فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن سبق پڑھو ترتیب اسمین تہی ینبغے للمؤمن ان لا یشک
فی ایمانه ولا یقول انا مؤمن ان شاء الله تعالی قال تعالی انما المؤمنون الذین
امنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا ای لم یشکوا قال الله تعالی اولئک هم المؤمنون
حقا ومن قال انا مؤمن ان شاء الله تعالی فانظر لای حال استثنی للحالة الماضیة
وهو ان یقول کنت مؤمنا ان شاء الله امس ام استثنی للحالة التی هو فیها
فیقول انا مؤمن ان شاء الله تعالی الساعة فقد کفر بهاتین اللفظتین وان
استثنی للحالة المستقبلة وقال اکون غدا مؤمنا ان شاء الله جاز ذلک
ولکن ذلک القول منه بدعة لان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال من
لم یکن مؤمنا حقا کان کافرا حقا یعنے مومن کو چاہیے کہ اپنے ایمان مین شک نکرے
اور یون نہ کہے کہ مین مومن ہون انشاء الله تعالی اسلئے کہ الله تعالی نے فرمایا ہے مومن
وہی لوگ ہین کہ جو ایمان لاے ساتہ الله کے اور اُسکے رسول کے پہر شک نہ کیا وہی لوگ
ہین مومن سچے اور جو شخص کہے کہ مین مومن ہون انشاء الله تعالی تو تو دیکھ اُسنے

کونسی حالت کا استثنا کیا ہے اگر گزری حالت کے واسطے استثنا کیا ہے اور وہ یہ ہے
کہ یون کہے کہ مین مومن تہا انشاء اللہ کل کو یا اُسنے استثنا کیا ہے واسطے اُس حالت کے
کہ جسمین وہ ہے پس کہتا ہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ اس گہڑی مین تو وہ مقرران
دونون حال مین ان دو لفظون کے سبب سے کافر ہو گیا بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالے
کے مذہب پر جائز ہے کیونکہ اُنکے مذہب مین ان شاء اللہ واسطے شک کے نہین ہے بلکہ
واسطے تبرک کے ہے اور اگر استثنا کیا ہے واسطے آیندہ حالت کے اور کہا کہ مین ہونگا
کل مومن انشاء اللہ تو یہ جائز ہے اور یہ ہمارے مذہب پر بہی روا ہے ولیکن کہنا اس کلمے
کا اُس سے بدعت ہے کیونکہ کسی صحابی نے عہد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین کہا
اور نہ تابعین مین سے کسی نے کہا اسلیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جو شخص مومن استوار پکا نہوگا تو وہ پکا کافر ہوگا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک
حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر اسم اعظم

ایضا اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا بارش کیسی ہے ہمنے عرض کیا کہ
بارش سخت ہے گہر گرتے ہین حوض اور تالاب ٹوٹ گئے اور بند فتح خان کا اور بند نائب
باربک کا اور ایک دوسرا بند تینون ایک ہوگئے اور بند نائب باربک کا ٹوٹ گیا رستہ لبیاب کا
چلتا ہے اور پانی حوض خاص علائی کا چشمے کے راہ سے جاتا ہے کہ کبہی نہ گیا تہا فرمایا کہ آج
منگل کا دن ہے ورد یاحی یا قیوم کا ہزار بار ہے اور یہ اسم اعظم ہے اسکو ہزار بار کہین ہزار بار

کہا اور دعا بارش روکنے کی فرمائی اسطرح اور اول و آخر درود شریف پڑھا الھنا توسلنا بھذین الاسمین الاعظمین حوالینا لا علینا یعنے اے معبود ہمارے ہمنے توسل کیا ہے ساتھہ ان دونو ناموں بڑے کے تو ہمارے گرد اگر برسا اور ہمارے اوپر مت برسا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت بارش بہت ہوتی اور رکتی نہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم یہ دعا فرماتے الھی حوالینا لا علینا۔

ذکر قیلولی کا

ایضاً ذکر قیلولی کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام قیلوا فان الشیطان لا یقیل یعنے تم قیلولہ کرو یعنے دوپہر کو سوؤ اسلیئے کہ شیطان قیلولہ نہین کرتا ہے اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیطان کو نیند ہے جواب فرمایا کہ شیطان کو نیند ہے فرشتے کو نیند نہین ہے اسلیئے کہ شیطان فرشتون سے نہین ہے جن سے ہے لقولہ تعالے واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربہ اور خلقت جن کی آگ سے ہے جیسے کہ شیطان نے کہا ہے قولہ تعالی خلقتنی من نار وخلقتہ من طین وقال تعالی خلق الجان من مارج من نار والجان خلقناہ من نار السموم بعد اسکے فرمایا کہ جن مومن بھی ہوتے ہین اور کافر بھی اور اولیا بھی ہوتے ہین اور فاسق بھی جیسے آدمی ایک عزیز نے پوچھا کہ درمیان جن کے اولیا بھی ہوتے ہین جو کہ ارشاد کرین جواب فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین طواف خانۂ کعبہ مین جن سے ایک ولی مرشد کو پایا اور اُس سے مصافحہ کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مسلمان جنون کو دیکھا ہے

شیخ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس سبق پڑہتے تہے دن مین تو آدمیون کو سبق دیتے تہے اور رات مین جنون کو پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من مین نے جو یہ فوائد کہے مین انکو لکہنے مین نے لکہہ لئے۔

ذکر سلام کا

ایضاً فرمایا کہ جسوقت گہر مین آئین تو سلام کرین قولہ تعالیٰ فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علیٰ انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ وقولہ علیہ السلام السلام قبل الکلام قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتےٰ تستانسوا وتسلموا علےٰ اھلہا ای اھل البیت اور جب مسجد مین آئین تو بہی سلام کرین کیونکہ مسجد بہی گہر ہے قول ہے اللہ تعالیٰ کا کہ یا ابراھیم طھر بیتی اور قول ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ المسجد بیت اللہ والمسجد بیت کل تقی اسلئے کہ گہر مولیٰ اور بندے کا ایک ہے اللہ تعالیٰ مکان سے منزہ و پاک ہے لیکن اضافت واسطے کرامت مکان کے ہے جیسا کہ لامیہ مین کہا ہے ع وذاتا عن جہات الست خالی اور اگر گہر مین یا مسجد مین کوئی نہو اور خالی ہو تو روایت کیا گیا ہے کہ اسطرح کہین السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین بعد اسکے فرمایا اگر لونڈی ہو تو بہی سلام کرین اس محل مین تبسم کیا کہ بے بیون کے ڈر سے لونڈی کو سلام نہین کر سکتے اسلئے کہ وہ یون کہین کہ تو خاطرداری کرتا ہے جب تو لونڈی کو سلام کرتا ہے لیکن دعاگو نے مکے کے بے بونکو دیکہا ہے کہ وہ خاوندون کو حکم دیتے ہین کہ تم جوان لونڈی سے خلوت کرو تاکہ وہ دوسری جگہ

اعمال تمام ہوئے
[illegible]

حرام نہ کرین کیونکہ زنا ساری کتب منزلہ مین اور ساری امت انبیاء و رسل مین حرام ہے زنا قریب مرتبۂ شرک کے ہے قوله تعالى الزاني لا ينكح الا زانية او مشركة والزانية لا ينكحها الا زان او مشرك وحرم ذلك على المؤمنين یعنے بدکار نکاح نکریگا مگر بدکار عورت یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت نہ نکاح کریگا اُس سے مگر بدکار مرد یا مشرک اور حرام ہے یہ ایمان دارونپر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے کہ الزنا يخرب البناء یعنے زنا خراب کرتاہے بناے اسلام کو اور قول ہے ایکا کہ زنی واحد يحبط عمل سبعين سنة یعنے ایک زنا ستّر برس کی عمل کو ناچیز کر دیتا ہے خبر مین آیا ہے کہ ان الزنا تؤثر الى اربعين بيتا یعنے شومی زنا کی چالیس گھر تک اثر کرتی ہے پہراس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن یہ فوائد زنا و سلام کے جو مین نے کہے لکھہ لے مین نے لکھہ لئے زنا بالف مقصورہ ہے مہموز نہین ہے جیسے کہ سنا یعنے روشنی یہ بہی مثل زنا کے بالف مقصورہ ہے۔

زنا مقصورہے مہموز نہین

فضیلت سنت عصر

ایضا سنت عصر کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قوله عليه السلام من صلى اربعا قبل العصر لن يلج فى النار یعنے جو شخص چار رکعتین فرض عصر سے پہلے پڑہے وہ ہرگز دوزخ کی آگ مین داخل نہوگا بعد اسکے تعین قرات سنت عصر کا بیان فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے من صلے اربعا قبل العصر وقرأ فى تلك الاربع سورة العصر غفر له ومن قرأ فى الركعة الاولى سورة اذا زلزلت الارض وفى الثانية والعاديات

وفی الثالثۃ القارعۃ وفی الرابعۃ التکاثر صار محبوبا ورأی ربہ جل وعلا یعنے جو شخص
کہ پڑہے چار رکعتین سنت عصر کی پہلے فرض عصر سے اور پڑہے چارون رکعتون مین سورہ عصر
تو وہ بخشا جائیگا اور جو شخص پڑہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت اور دوسری مین والعادیات
اور تیسری مین القارعہ اور چوتہی مین سورہ تکاثر تو محبوب خدا ہو جائیگا اور اپنے رب کو
دیکہیگا اس جگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ اس بندے نے شرف الدین سے سنا ہے کہ جو شخص
ان سورتونکو وقت عصر مین پڑہے تو وہ لقاے خداے تعالے کو دیکہے جواب فرمایا صحیح
ہے اور اختیار شیخ کبیر کا اوراد مین اسی طرح ہے اور بہتر ہے اگر وقت تنگ ہو تو سنت
کی دو رکعتین ہی آئی ہین بعد اسکے فرمایا بعد فریضہ عصر کے بیٹہے اور ذکر کرے بہت
فضیلت ہے اور حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من صلے صلوۃ العصر ومکث فی
مصلاہ حتی تغرب الشمس فکانما حج حجتین تامتین وکانما اعتق ثمانی رقاب
من ولد اسمعیل علیہ السلام ومن صلی الفجر ومکث فی مصلاہ حتی تطلع الشمس
وصلی رکعتین فکانما حج حجۃ تامۃ واعتق اربع رقاب من ولد اسمعیل علیہ السلام
یہان اس فقیر نے پوچہا اول النہار للدنیا وآخرہ للآخرۃ جواب فرمایا کہ جزا مین کریگا
یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عصر کی نماز پڑہے اور اپنی نمازگاہ
مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ سورج ڈوب جائے تو گویا اُسنے دو حج پورے کئے اور گویا آزاد
کئے اُسنے آٹہہ بردے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اور جو شخص صبح کی نماز پڑہے اور اپنے
مصلے مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ آفتاب طلوع ہو اور دو رکعتین پڑہے تو گویا اُسنے ایک

پورا حج کیا اور چار بردے آزاد کئے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ایک عزیز نے پوچھا اس سے
کیا مراد ہے جواب فرمایا کہ اگر اسمعیل علیہ السلام کی اولاد قید مین گرفتار ہوجائین پس وہ اونکو
چھڑائے یہ مراد نہین ہے کہ اسمعیل علیہ السلام غلام تھے اگرچہ وہ لونڈی سے تھے کیونکہ کنیزک زادہ
غلام نہین ہوتا ہے جبکہ وہ لونڈی اپنے میان سے اُسکو جنے یہ بات فقہ مین ظاہر ہے
اذا ولدت الامۃ ولدا من مولاھا صارت ام ولدہ وعتقت و یحرم بیعھا و لا
تخرج من ملک المولے حتی یجوز وطیھا واستخدامھا یعنے جس وقت لونڈی اپنے میان سے
بچہ جنے تو وہ میان کی ام ولد ہوجاتی ہے یعنے اسکے بیٹے کی مان اور آزاد ہوجاتی ہے اور
اُسکا بیچنا حرام ہوتا ہے اور وہ میان کی ملک سے نہین نکل جاتی ہے یہانتک کہ اُس سے
وطی کرنا اور اُس سے خدمت لینا درست ہے جسجگہہ کہ بطفیل بچے کے لونڈی ام ولد ہوجائے
تو پہر بطریق اولی حضرت اسمعیل علیہ السلام کہ اُنکی مان ہاجرہ رضی اللہ عنہا لونڈی تہین
کسی کی ملک نہونگی یہ قصہ دراز ہے ایک بادشاہ تہا اُسنے بی بی سارہ رضی اللہ عنہا کو
بظلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیلیا تہا اللہ تعالی نے اُنکو محفوظ رکہا تو اُس بادشاہ
نے اُنکو بی بی ہاجرہ دی اور کہتے ہین کہ بی بی ہاجرہ حضرت صالح علیہ السلام کی صاحبزادی
تہین انکو بظلم لیلیا تہا یہ لونڈی نہ تہین خاصی پیغمبر کی بیٹی تہین حضرت اسمعیل علیہ السلام
کے حق مین یہ اعتقاد نکرنا چاہیئے کہ وہ غلام تہے وہ تو خود پیغمبر مرسل تہے پیغمبر غلام نہین
ہوتے ہین قولہ تعالی واذکر فی الکتٰب اسمعیل انہ کان صادق الوعد و کان
رسولا نبیا و کان یامر اھلہ بالصلوۃ والزکوۃ و کان عند ربہ مرضیا جیساکہ

قصیدۂ لامیہ مین کہا ہے ؎ وما کانت نبیا قط انثی ﴿ ولا عبد و شخص ذو افتعال ﴾ یعنے تین آدمی ہرگز رتبہ نبوت کو نہین پہونچے ہین ایک تو عورت کیونکہ مستورہ پردہ وار ہے اور نبوت مین اظہار شرط ہے تاکہ خلق کو خبر دے اور اسی لئے بادشاہی عورت کی جائز نہین ہے لا یجوز الملک للمرأۃ ولا للعبد سیما النبوۃ یعنے عورت و غلام کی بادشاہی درست نہین ہے خاصکر پیغمبری یعنے وہ تو بغایت عالی مرتبہ ہے وہ کیونکر جائز ہونے لگا اور غلام بہی پیغمبر نہین ہوتا ہے اور نہ بدکار پیغمبر ہوتا ہے کہ نبوت سے پہلے فاسق ہوا ہو بلکہ نبوت سے پہلے سارے پیغمبر نیک مرد ہوئے ہین بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ حدیثین اور فضیلت سنت عصر مع فوائد کے جو مینے کہے لکہ لے پس مینے لکہ لئے **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ پس مینے شروع کیا ترتیب اسمین تہی روی عن الامام الضحاک رحمۃ اللہ علیہ انہ قال جاء رجل الی ابن عباس رضی اللہ عنہما وقال یا ابن عباس اقول انا مؤمن من اللہ ان شاء اللہ فقال بن عباس صادرت بلا دلما مک اتؤمن باللہ ورسولہ وبما جاء من اللہ قال نعم فقال بن عباس قل انا مؤمن حقا ثم قرأ ھذہ الآیۃ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا اولئک ھم المؤمنون حقا ای لم یشکوا فی اللہ ولا فی رسولہ ولا فی شیٔ جاء من اللہ علی ان الاستثناء یبطل الایمان انہ لو قال ھو اللہ ان شاء اللہ وھل تقوم الساعۃ ان شاء اللہ فانہ یصیر کافرا بلا خلاف قلنا مالا یجوز بالعربیۃ فکذلک لا یجوز بالفارسیۃ الا تری انہ لو قال لامرأتہ انت طالق

حاشیہ: ... [illegible]

ان شاء الله او قال لعبدہٖ انت حران شاء الله او قال علی کذ الفلان ان شاء الله او قال بعت او اشتریت ان شاء الله لا یکون علیه شئ و یبطل بالاستثناء جمیع الکلام فکذا هذا یبطل به الایمان یعنے امام ضحاک رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ انہون نے کہا ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف آیا اور کہا اے ابن عباس مین کہون کہ مین مومن ہون انشاء اللہ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بے بچے ہو جاے تیری مان کیا تو ایمان لایا ہے ساتہہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے اور ساتہہ اُسچیز کے جو آئی ہے طرف سے اللہ تعالی کے اُس آدمی نے کہا ہان تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تو یون کہہ کہ مین مومن ہون سچا یعنے سچا پکا انشاء اللہ مت کہہ کہ یہ شک ہے پہر یہ آیت کریمہ پڑہی یعنے اللہ تعالے نے فرمایا کہ مومن وہی ہین کہ جو ایمان لائے ساتہہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے پہر شک کیا وہی لوگ ہین مومن سچے پکے یعنے شک نکیا اللہ مین اور نہ اُسکے رسول مین اور نہ اُسچیز مین جو اللہ کی طرف سے آئی یعنے کتابین اور فرشتے یہ اس بنا پر ہے کہ استثنا یعنے انشاء اللہ کہنا ایمان کو باطل کر دیتا ہے اگر اُسنے کہا کہ اللہ ہے انشاء اللہ اور کیا قیامت قائم ہوگی انشاء اللہ اور کتابین ہین انشاء اللہ اور پیغمبر ہین انشاء اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پیغمبر ہین انشاء اللہ تو وہ بلا خلاف کافر ہو جائیگا ہم کہتے ہین کہ جو چیز عربی مین جائز نہین ہے تو وہ اسیطرح فارسی مین بہی جائز نہین ہے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر اُسنے اپنی عورت سے کہا کہ تو طالق ہے انشاء اللہ یا اپنے غلام سے کہا کہ تو آزاد ہے انشاء اللہ یا کہا کہ مجہپر اسقدر ہے واسطے فلان کے انشاء اللہ یا کہا مین نے بیچا یا خریدا انشاء اللہ تو اُسپر کوئی شی نہوگی یعنے نہ تو عورت

طلاق پڑیگی نہ غلام آزاد ہوگا نہ اقرار ہوگا نہ بیچنا ہوگا نہ خریدنا ہوگا یہ سب کلام حشو بیکار ٹھہریگا اور استثنار سے سارا کلام باطل ہوجائیگا پس یہان بہی اسیطرح بسبب استثنا کے ایمان باطل ہوگا بعد اسکے فرمایا وقال الشافعی قدس سرہ لو قال رجل انا مؤمن انشاء اللہ للشک یکفر و لو قال للتبرک یجوز و لا یکفر یعنے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص انا مومن انشاء اللہ شک کے واسطے کہے تو کافر ہوجائیگا اور اگر واسطے تبرک کے کہیگا تو جائز ہے اور کافر نہوگا یہ ترتیب ساری آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** فرمایا کہ جسجگہہ جو کوئی بیٹہہ جائے اُسکو وہانسے نہ اُٹہائین اور اگر وہ بزرگ ہو تو صدر اُسی جگہہ ہوجائیگا مناسب اسکے **حکایت** شیخ جمال الدین اچھوی رحمۃ اللہ تعالے کی بیان فرمائی کہ حب وہ کسی جگہہ جاتے تو صف نعال مین بیٹھتے مینے دیکھا ہے کہ صدر اُسی جگہہ ہوجاتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ ایسا ہی کرتے اور جس جگہہ جو کوئی بیٹہتا اُسی جگہہ رہتا اُسکو اُٹہاتے نہ تہے اور یہ تین قسم ہے فقرا کے یہان حلقہ کہتے مین چہوٹا بڑا فقیر غنی بوڑہا جوان جسجگہہ بیٹہے اُسی جگہہ بیٹہا رہے اور یہ مسنون ہے مجلس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسیطرح تہی کیونکہ آپ فقیر تہے اور فقرا متابعت اختیار کرتے مین حلقہ کرتے ہین اور علمار کے یہان محفل ہے کہ معرف ہر ایک کو بتدریج صدر پر بٹہادے اور امراء و اغنیا کے یہان مجلس ہے یہان بہی بسبب مجلس کے بتدریج ہے شغل یا مال کے انداز پر صدر پاوے ان سب سے درویشون کا حلقہ بہتر ہے بلا تکلف۔

ایضا بدہ کی رات تئیسوین ماہ جمادی الاولے

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا اگر کسی سوار پر سجدہ تلاوت کا
واجب ہو جائے تو وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ اتر پڑے اور سجدہ کرلے کیونکہ وہ واجب ہے
بعد اسکے فرمایا کہ نفل مین نہ اُترے اور سوار کے واسطے قبلے کی طرف مونہہ کرنا بہی شرط
نہین ہے فقہ مین مذکور ہے ومن کان خارج المصر یتنفل علی دابتہ یجوز الی ای جہۃ
توجہت دابتہ یومی ایماءً وھذا قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ و علیہ الفتویٰ و
قال محمد رح یجوز ویکرہ ان کان فی المصر وقال ابو یوسف رح یجوز ولا یکرہ وان کان
فی المصر ویقول ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکب الحمار فی المدینۃ وصلی النوافل
بالایماء یعنے جو شخص شہر کے باہر ہو اپنی سواری پر نفل نماز پڑہی تو جائز ہے کسی طرف اسکی
سواری مونہہ کرے یعنے جس طرف اُسکی سواری مونہہ کرے اشارہ کرے نماز پڑہی جای
یہ قول حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے لیکن نزدیک حضرت
امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اگر سوار اندر شہر کے نماز نفل اشارے سے پڑہی
تو جائز ہے مگر مکروہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بغیر کراہت کے جائز
ہے اگرچہ شہر مین ہو دلیل انکی یہ روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گدہے پر سوار
ہوئی مدینے مین اور اشارے سے نفلی نماز پڑہی بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند
من اس مسئلے کو لکھہ لے جو مین نے کہا پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** حسن خادم سے فرمایا کہ
نبات مصری لاؤ مجکو اور یارون کو بانٹو وہ لے آئے مصری بہت تہی کچہہ بچی فرمایا جو چیز کہ
واسطے خدا کے نکالتے ہین تو پہر اُسکو اندر نہین لیجاتے خادم سے فرمایا کہ مجہے دو مردن سے

بیان سجدہ تلاوت برائے سوار

دونا دے اور مسکرائے اور فرمایا کہ صاحب صدر کو دوگنا دینا چاہیے اسلئے کہ کوئی آنسو لا
لائے اور یا کسی کو نہ پہونچا ہو تو اسمین سے دیوے یہ مخدوم کا معمول ہے **ایضاً** اسی بات تعجب کے وقت
یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا بات اسمین تہی کہ سالک کے واسطے دو چیزین ہین
ایک تو صحو مراد اس سے ہوشیاری ہے دوسری محو اور یہ مستی ہے پس سالک کو چاہیے کہ
ہوشیار رہے تاکہ جوارح و اعضاء کے عمل سے نہ گر جاے کمال یہ ہے اور جو کچہہ کرے دل مین
نہ لائے کہ مین کرتا ہون اسلئے کہ یہ بات پندار لاتی ہے اللہ کی طرف سے توفیق جانی اگر
توفیق نہ ہوتی تو بندہ کیا کر سکتا اور خود کو درمیان مین نہ دیکہے اور طاعت
مین مست ہو کہ خود سے خبر نہ رہے دنیا و آخرت کہ دون ہے اوسکی کب خبر رہے گی مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن اہل بیت حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہر مین
حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دیکہا کہ آگ لگی ہے اور آپ سجدے مین
پڑے ہین جب آگ نہ رہی تو سر اٹہایا پوچہا مخدوم یہ کیا وقت سجدے کا تہا آپ کو تو چاہیے
کہ آگ بجہاؤ جواب فرمایا کہ محبوب کی اشتیاق کی آگ نے مجہکو ایسا مست کیا کہ دنیا کی آگ
سے خبر نہ تہی اور حضرت مخدوم نے یہ دو بیتین عربی کی مناسب اس معنی کے فرمائین **ع**
ان محبة الرحمن اسکرنی ؎ وھل رایت محبا غیر سکران ؎ بالنار خوفنی قوم فقلت
لھم ؎ النار ترحم من فی قلبه نار ؎ یعنے بیشک رحمن کی محبت نے مجہکو مست کر دیا اور
آیا تو نے دیکہا ہے کسی دوست کو کہ وہ محبوب سے مست نہو ایک گروہ نے مجہکو آگ سے ڈرایا
تو مینے اُنسے کہا کہ آگ رحم کرتی ہے اُس شخص پر کہ جسکے دل مین محبت کی آگ ہے بندہ محب

جبکہ مشاہدہ و مناجات باری تعالی مین ہوتا ہے تو اُسوقت اگر اُسکا ہاتھہ آگ مین گرجاے
تو اُسکو کچھہ درد والم نہین ہوتا ہے جیسے کہ ایک عاشق گرفتار کی **حکایت** بیان کرتے
ہین کہ ایک روز عاشق اپنے معشوقہ کے زیر بام تہا کہ اُس معشوقہ نے دریچۂ بام سے طلوع کیا
اُسجگہہ سے ایک اینٹ عاشق صادق کے سر پر گرے سر پہوٹ گیا اور خون بہنے لگا اُسکو
کچھہ درد نہوا بلکہ اپنی خبر نرہی جسوقت وہ معشوقہ اُسکے دیکھنے سے غائب ہوگئی تو وہ عاشق
گہر مین آیا اُس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تیرا سر پہٹ گیا اور خون بہ رہا ہے اور تیرا
سارا بدن بہرا ہوا ہے اُس عاشق نے قسم کہائی کہ واللہ مجھکو اس حال سے خبر نہین ہے
کیونکہ اندہیری رات عاشقون کے نزدیک مثل دن کے ہے اور روز مثل نور روزنے جہان
کہ عشق مجازی ایسا ہو تو پہر حاصلکر عشق حقیقی کا کیا کہنا ہے بعد اسکے فرمایا لا وجد
لمن لا ورد له فرمایا کہ وجد اندوہ و عشق ہے لغت مین دعا گونے اُسطرف عرب مین سنا ہے
یعنے اندوہ عشق نہین ہے واسطے اُس شخص کے کہ جسکے واسطے ورد نہین ہے کیونکہ درد
باعث وجد کا ہے اور یہ شعر پڑہا ؎ ذَهَبَ الَّذِيْنَ يُعَاشُ فِيْ اَكْنَافِهِمْ وَبَقِيْتُ
فِيْ خَلْفٍ كَجِلْدِ الْاَجْرَبِ یعنے وہ لوگ چلدئے کہ جنکے اطراف و اکناف و حمایت مین زندگی
بسر کیجاتی تہی اور مین رہگیا ایک خلق مین کہ وہ مثل کہال خارش والے اونٹ کے ہے

لا وجد لمن لا ورد له

تیئیسوین ماہ جمادی الاولی بدھ کے دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا رسالے کا سبق فرماتے تہے بات اُسمین تہی
کہ سالک کو چاہیئے کہ مغرور نہو کیونکہ یہ عجب ہے اپنے وقت کو بہی درمیان مین نہ دیکھے

فائدہ سالک کو چاہئے کہ مغرور نہو

آگے وجود موجود سے فانی ہوجائے اور بوجود موجود محبوب باقی جبکہ یہ مرتبہ ہوجاتا ہے تو
واسہ ذات خداکو دل کی آنکھہ سے دنیا مین عیان دیکھتا ہے اور آخرت مین اُسکے دل کی
آنکھہ سر کے آنکھہ کے ساتہہ یکسان ہوجائیگی ظاہر و باطن دونو مساوی ہوجائینگے جیسا
کہ قائل نے کہا ہے سہ فانی زخود و بدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛
بعد اسکے فرمایا کہ ایسے مردکم ہین انپر شیطان راہ نہین پا سکتا ہے قولہ تعالی ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان الا من اتبعک من الغاوین الآیہ ای لیس لک علیہم
حجۃ ولا سبیل الا من الغاوین یعنے اسہ تعالے نے فرمایا کہ اے ابلیس مقرر تو میرے
مخلص بندونپر راہ نپا سکے گا مگر تو اُس شخص پر راہ پا سکے گا کہ جو تیری پیروی کریگا گمراہون سے
اور بیشک دوزخ جاے وعدہ ہے تیرے پیرؤن کی عاصی بہی شیطان کے پیرو ہین اور کفر بھی
معصیت ہے اور دوزخ کے سات دروازے ہین کہ ہر دروازے مین ہے ایک جزء قسمت کیا
ہوا اور منافق نیچے سے نیچے درکے مین رہینگے قولہ تعالی ان المنافقین فی الدرک الاسفل
من النار جسوقت شیطان نے اسہ تعالی سے اس آیت کی ندا سُنی تو کہا کہ مین سب کو گمراہ کرونگا
اور قسم کہائی مگر تیرے مخلص بندونکو مین اُنکے نزدیک کیا وقت ضائع کرون اسلئے کہ وہ تو
ثابت قدم ہین قولہ تعالی کانھم بنیان مرصوص یعنے گویا وہ دلوار ہین سیسہ پلائی
ہوئی اور دوسری جگہہ اپنے طرف اضافت کی ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات
کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار حرف استفہام بمعنی نفی کے ہے یعنے
اسہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نکرینگے مومن صالح بندونکو مثل مفسدون کے اور نکرینگے

ھــم متقیونکو مثل بدکارونکے اور دوسری جگہہ بھی اپنی طرف اضافت کی اور اپنی
عنایت و حمایت مین گردانا ہے جس کسی کو کہ خداوند اپنے طرف اضافت کرے اور اپنی حمایت
وعنایت اُسپر ڈالے تو شیطان وغیرہ کب اُسپر غالب ہو سکینگے قولہ تعالی یثبت اللہ الذین
آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاخرۃ یعنے ثابت کہتا ہے اللہ اون
لوگونکو جو ایمان لائے ساتھہ قول ثابت کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین او شیطان
کا مکر خود ضعیف و کمزور ہے قولہ تعالی ان کید الشیطان کان ضعیفا جب شیطان
لعین نے یہ سب سنا تو قسم عرض کی قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم
المخلصین قال فالحق والحق اقول لاملأن جھنم منک وممن تبعک منھــم
اجمعین یعنے شیطان نے کہا قسم ہے تیرے عزت کی اے خدا ہر آئینہ مین سارے آدمیونکو
گمراہ کرونگا مگر اُنمین سے تیرے مخلص بندونکو اللہ تعالی نے فرمایا تو نے سچ کہا اور مین سچ کہتا ہون
ہر آینہ بھرونگا دوزخ کو تجھسے اور تیرے سارے پیرون سے الاغواء الاضلال لغۃ یعنی
لغت مین اغوا بمعنی اضلال ہے یعنے گمراہ کرنا پھر اِس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من
اس فائدے کو لکھہ لے جو مین نے کہا غریب ہے **ایضا** یعنے سبق شروع کیا ترتیب مین
تھی کہ ینبغی ان لا یخالف الجماعۃ لان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا یجتمع
امتی علی الضلالۃ وعلیکم بالسواد الاعظم ای الزموا ومن یفارق جماعۃ المسلمین
ولو برھا حقا فھو ضال مبتدع لان حفظ الجماعۃ من سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وحفظ سنتہ فریضۃ بدلیل قولہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اے

تعمیل سواد الاعظم

اطیعوا اللہ فی الفرائض و اطیعوا الرسول فی السنن و قال تعالی فی موضع اخر ما اتاکم الرسول
فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتہوا و اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم حفظ الصلوٰۃ
بالجماعۃ و راٰہا واجبۃ فمن لم یحفظ الصلوٰۃ بالجماعۃ واجبۃ فہو مبتدع حقا
بھذہ الایۃ و بھذہ الحجۃ فھذہ کفایۃ لمن کان لہ ادنی عقل و درایۃ یعنے چاہیے
کہ جماعت کی مخالفت نکرے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمع نہوگی امت میری ضلالت
و گمراہی پر اور فرمایا لازم پکڑو تم بڑے شہر کو اور قریون گانون مین ساکن مت ہو کیونکہ
شہر مین بنیان اسلام کا ہے اور جو شخص جدا ہو وے مسلمانون کی جماعت سے اور اسکو
واجب نہ جانے اور اُسکا اعتقاد نکرے کہ جماعت واجب ہے تو وہ گمراہ و بدعتی ہے اور
بدعت اُس نئی چیز کو کہتے ہین کہ صحابہ و تابعین مین سے کسی نے اُسکو نہ کیا ہو اور اُسکو کرین
صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین جماعت کے ملازم رہے ہین اسلئے کہ حفظ جماعت کا
ایک سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سنتون سے اور آپکی سنتونکا نگاہ رکھنا فریضہ
قطعی ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے امر فرمایا ہے کہ تم فرمانبرداری کرو اللہ کی اُسکے فرائض مین
جو کہ اُسنے فرض کئے ہین جیسے ایمان و نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج و جہاد و غسل جنابت وغیرہ
اور اطاعت و فرمانبرداری کرو رسول کی اُسکی سنتونمین جیسے نماز بجماعت و تراویح و نکاح
و غسل جمعہ و دو عید و احرام وغیرہ اور جو چیز دیوے تمکو رسول تو تم اُسکو لو اقوال و احوال و افعال
سے یعنے گفتار و کردار و رفتار اور جس چیز سے تمکو منع کیا پس اُس سے باز رہو منہیات و مکروہات
و بدعات و تحریمات وغیرہ سے اور تو جان لے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نگاہ رکھا ہے

نماز کو ساتھہ جماعت کے اور اُسکو واجب سمجہا ہے پس جو شخص کہ حفظ نماز بجماعت کو واجب
اعتقاد نکرے تو وہ پکا بدعتی ہے اس آیت اور اس حجت سے پس یہ کفایت ہے اوس
شخص کے لئے کہ جسکو ادنی عقل و درایت ہے یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق
مین اس فقیر کے تہی **ایضا** فرمایا کہ جسوقت موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دیدار کی
درخواست کی تو ندا اُسنی کہ تو دنیا مین نہ دیکہیگا لیکن مین پہاڑ پر تجلی کرتا ہون تو دیکہہ جب
دیکہا تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا جیسے کہ اللہ سبحانہ کلام مجید مین
اپنے پیغمبر کو خبر دیتا ہے ولما جاء موسی لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی
ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا
وخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحانک انی تبت الیک وانا اول المؤمنین کتاب
مین ایک سوال ہے کہ جب موسی علیہ السلام پیغمبر برحق تہے اور اُنکو معلوم تہا کہ دنیا مین سر
کی آنکہہ سے رؤیت نہین ہے مگر دل کی آنکہہ سے تو انہون نے کیون درخواست کی اس کا
جواب دو طرح دیا ہے ایک یہ ہے کہ اُنہون نے جانا کہ اللہ سبحانہ نے جبکہ اپنے کلام سے مشرف فرمایا
ہے تو شاید دیدار بہی روزی کرے دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ حق تعالی کے ساتھہ کلام کرنے
مین ایسے مستغرق ہوئے اور دل کی آنکہہ سے دیکہتے تہے اور وقت اُنکا خوش ہوا تو اُس
استغراق مین جانا کہ یہ خوشی دنیا مین نہین ہے شاید مین بہشت مین گیا ہون اس لئے
درخواست کی اور یہ ندا اُسنی کہ اے موسے تو مجہے دار دنیا مین نہ دیکہیگا سر کی آنکہہ سے
تو وہ استغراق و بیہوشی سے ہوش مین آئے اور سوچے کہ مین دنیا مین ہون کہا مین نے

درخواست موسی علیہ السلام رویت پروردگار

توبہ کی اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالی کا کہ فلما افاق قال سبحانک انی تبت الیک و انا
اول المؤمنین اور اس سر مین ایک غریب نکتہ ہے اُسکو کم کوئی جانتا ہے کہ تبت الیک کہا
تبت عنک نہ کہا یعنے مین نے بازگشت کی طرف تیرے نہ تجہسے بعد اسکے فرمایا فرزند من حکمت
سر کی یہ تہی کہ جب تک ہمارے پیغمبر محمد حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ دیکہین تب تک
کوئی نہ دیکہے جبکہ خداوند تعالی نے ہمارے پیغمبر کو معراج عنایت فرمائی تو وہ رات مین
تہی اللہ تعالی فرماتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام رسم
دوستون کی یہ ہے کہ راز دوستون سے رات کو کہتے ہین جسوقت کہ اغیار نہون جیسا کہ
کسی قائل نے کہا ہے **ع** شب شاہد و شمع و شراب و شیرینی ؛ غنیمت ست
چنین شبے کہ دوستان بینی ؛ شاہد یعنی حاضر ہے فرمایا اللہ پاک نے فمن شہد منکم
الشہر فلیصمہ اور آپکو واسطے دیدار کے بلایا اللہ تعالی فرماتا ہے وھو بالافق الاعلے
ثم دنی فتدلے فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد
ما رأی افتمارونہ علی ما یری و لقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہے عندھا جنۃ
الماوی اذ یغشی السدرۃ ما یغشے ما زاغ البصر و ما طغے لقد رأی من آیات ربہ الکبری
و ھو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم دنا ای قرب یعنے جبکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اوپر لیگئے تو آپنے قرب پایا درمیان ذات باریتعالی اور درمیان حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مقدار گوشۂ کمان بلکہ گوشۂ کمان سے بہی نزدیک تر تہا اور جسوقت
آپ اوپر جاتے تہے تو کسی چیز کی طرف نظر نہ کی نہ طرف بہشت کے نہ دوزخ کے نہ اُنکے سوا

اوپر کی طرف نہ بائین دیکھا نہ دائین اور اس سے پہلے دل کی آنکھہ سے دیکھا جیسا کہ خبر مین
ہے کہ سبق البصیرۃ علی البصر بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین یعنے سبقت کے
دل کی آنکہہ نے سر کی آنکہہ پر اسد تعالی نے فرمایا ہے قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی
بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین اور بصر آنکہہ کی بینائی کو
کہتے ہین اور یہ قول ہے اسد تعالی کا مازاغ البصر وما طغی ما نفی کا ہے ای لہ سبق
البصر علے البصیرۃ یعنے سابق ہوئی بینائی چشم سر کی دل کی بینائی پر سر کی آنکہہ کو
نیچے ڈالا اور دل کی بینائی سے دیکھتے تہے جب خداوند تعالی نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے یہ ادب دیکھا تو دوسری بار بہی دکہایا اور یہ معنی ہین اس قول الہی کے کہ ولقد
راٰہ نزلۃ اخری ای تارۃ اخری یعنے البتہ مقرر دیکہا آپنے اسد تعالی کو دوبارہ بعد اسکے
فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کوئی بیگانہ ہے مین نے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین جو کہ
خدمت مین رہتے ہین فرمایا تم میرے بہائی ہو کہ صحبت مین دعاگو کے رہتے ہو تم جان لو
کہ جو کوئی ایسا ادب نگاہ رکہتا ہے تو واسد وہ دنیا مین خداوند کو دل کی آنکہہ سے عیان
دیکہتا ہے نماز وغیرہ مین اور ہمیشہ مستغرق رہتا ہے یہ بات کئی وقت اس فقیر پر مشکل
ہوئی تہی اس دن حل ہو گئی مینے نماز مین مخدوم کو دیکہا ہے کہ یاد دلاتے تہے ایک
رکعت دو رکعت اور خود بہی جب فارغ ہوتے تو پوچہتے کہ مین نے کتنی رکعتین پڑہین اور
یارون سے فرماتے کہ تم یاد دلاؤ نماز مین یہی بہید تہا کہ جو اوپر مذکور ہوا زبان در بار گہر
نثار سے حل ہو گیا ورنہ اتنے پیران کہن سال نیک سیرت نماز پڑہتے ہین اور کہہ بہی نہین بہولتے

ایضاً فرمایا کہ ایک عقبہ یعنے گہاٹی یہی بے ادبی ہے کہ المصلی بصلوتہ یصیر صالحا
وبحفظ الادب یکون مقربا ومحبوبا یعنے مومن نماز سے صالح ہو جاتا ہے اور ادب
نگاہ رکہے تو مقرب ومحبوب بنجاتا ہے اور یہ وہی قول ہے آپ کا کہ المصلی یناجی ربہ یعنے نماز
گزار مناجات وسرگوشی کرتا ہے اپنے پروردگار سے وعنہ علیہ الصلوۃ والسلام لو
علم المصلی مع من یناجی ما التفت فی غیرہ یعنے آپنے فرمایا کہ نماز پڑہنے والا راز کہتا
ہے اپنے خداوند سے اگر وہ جان لے کہ کس سے راز کہتا ہے تو ہرگز التفات نہ کرے طرف
دنیا کے نہ آخرت کے اور نہ طرف اسچیز کے جو ان دونو مین ہے ع تن درون نماز
ودل بیرون ہو گشتہا میکند بہمانی ٭ با چنین حالت پریشان ترا ٭ شرم باید نماز میخوانی ٭
قولہ علیہ السلام لا صلوۃ الا بحضور القلب عندنا ہذا لنفی فضیلۃ لا لنفی الفریضۃ
وعند الشافعی رحمہ اللہ تعالی نفی الفریضۃ وعندنا حضور القلب مقدار ما
شرع فی الصلوۃ وقال اللہ اکبر بعد حضور القلب وعند الشافعی رحمہ اللہ تعالی
علیہ تمام الصلوۃ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے نماز مگر بحضور دل
باخداوند ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے اور نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ تعالی
کے نفی فریضہ کے ہے انکے نزدیک حضور دل کا پورا نیت سے سلام تک فرض ہے اور ہمارے
نزدیک اسوقت ہے کہ نیت کرتے تکبیر کہے نماز مین داخل ہوجائے بعد اسکے فرمایا کہ عقبات سالک
کے مثل عقبات مسافر کے ہین جب تک انسے نہ گزر جائے مقصود کو نہ پہونچے چنانچہ دعا گو ایکدن

عقبات سالک مثل عقبات مسافر

سفر مین ایک عقبہ یعنے گہاٹی پر پہونچا دور ودراز پہاڑ تہا دو دن مین اوپر چڑہا اور دو دن مین
نیچے اترا اس سفر مجاز مین بہی عجب گہاٹیان ہین معنے عقبہ کے بیان فرمائے کا العقبۃ بڑا
مشکل العینی پر دراز عربی کو کم کوئی جانتا ہے اُس معنی کو بہی عقبہ کہتے ہین جب تک کان گہاٹیونکو
گزر نہ کرجاے تب تک اپنے مقصود کو نہ پہونچے نہایت یہی وصال ہے اور یہ وہی قول
ہے اللہ تعالی کا وان الی ربک المنتہے یعنے مقرر تیرے رب کی طرف منتہی ہے یعنے اُسی
تک پہونچتا ہے اور شروع گہاٹی دنیا ہے کہ آگے آتی ہے سالک سے کہتی ہے اور اُسکو
فریب دیتی ہے کہ اے فلان تجہکو مجہہ مین پیدا کیا ہے اور تو مجہہ مین رہتا ہے تو کہان جاتا ہے
تو لوٹ آ تو خوب غور کر کہ کہانے پینے لطیف میوے زیبا جاے پیرائے اور سیم تن عورتین مجہہ مین
موجود ہین تو تو کہا پی کہان جاتا ہے ع غم فردا مخور خوش باش حالے ؛ اور یہ وہی
قول ہے اللہ پاک کا کہ فلا یغرنکم الحیوۃ الدنیا و لا یغرنکم باللہ الغرور اور قول حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ الدنیا اسحر من ھاروت وماروت یعنے اے بندہ مغرور
فریفتہ نکرے تمکو دنیا و شیطان اور ہماری درگاہ سے تمکو دور ڈالے اور حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ دنیا ساحرہ یعنے جادوگرنی ہے باز گردو خراب شود
اور اگر اللہ تعالی کی عنایت بندے مین آجائے تو بزبان حال اُسکو یون جواب دے کہ ای
دنیا تیرے کہانون اور میودن کی لذت مونہہ مین ہے جسوقت نیچے اُترگئی تو معلوم ہے کہ
وہ نجاست غلیظ ہوجاتی ہین اگر وہ کپڑے پر یا بدن پر پہونچ جاے تو دہونا واجب ہو
اور تیرا لباس چندروز معدود ہے اور تیری شرابین فضیحت ورسوا کرنیوالی ہین اور تیسری

یعنی دنیا ہاروت وماروت سے بہی زیادہ جادوگر ہے ۱۲

بستن عورتین فانی ہین بلکہ ساری دنیا فانی اور بندہ بہی فانی ہے اور یہ آیت کریمہ بزبان
حال پڑہی واضرب لہم مثل الحیٰوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات
الارض فاصبح هشیما تذروہ الریاح اور دوسری جگہہ یون ارشاد فرمایاہے کہ انما
الحیٰوۃ الدنیا لعب ولهو وزینة وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل
غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یهیج فتراہ مصفرا ثم یکون حطاما وفی الاخرۃ عذاب
شدید ومغفرۃ من اللہ ورضوان ای فی الاخرۃ عذاب شدید لمن اختار الدنیا
ومال الیها واحبها واطمأن بها ومغفرۃ ورضوان من اللہ لمن ترک الدنیا وطلقها
ولاینظر الیها لان الدنیا مطلقة الانبیاء ومطلقتهم حرام علی غیرهم قال
وهب بن منبہ رضی اللہ عنہ وجدت فیما انزل اللہ تعالی علی الکلیم موسی علیہ السلام
من احب الدنیا ابغضہ اللہ ومن ابغضها احبہ اللہ ومن اکرم الدنیا اهانہ اللہ ومن
اهانها فقد کرم اللہ یعنے تو بیان کر واسطے اُنکے مثل زندگی دنیا کی جیسے پانی کہ اوتارا
ہمنے اُسکو آسمان سے پس ملگئی اُس سے روئیدگی زمین کی پہر وہ ہوگئی ریزہ ریزہ کہ اوڑاتے
ہین اُسکو ہوائین نہین ہے زندگی دنیا کی مگر لعب ولہو یعنے بازیچہ اور زینت وتفاخر درمیان
تمہارے اور فخر ایک دوسرے کا زیادتی مال واولاد مین جیسے بارش کا پانی کہ اُس سے روئیدگی
اُگے تعجب مین ڈالے اُسکی روئیدگی لوگونکو کہ کیا سبز ہے بعد چندروز کے پک جاے زرد
پڑ جاے بعد اُسکے خشک ہو جاکے ناپیدا ہو جاے اور آخرت مین سخت عذاب ہے اُس شخص کو
کہ جو دنیا کو اختیار کرے اور طرف اُسکے میل کرے اور اُسکو دوست رکہے اور اُس سے

ہین بکڑے اور مغفرت و رضوان اُس شخص کے لئے ہے کہ جو اُس کو چھوڑ دے اور اُسکو طلاق
دیدے اور طرف اُسکے نظر نکرے کیونکہ وہ پیغمبرون کی طلاق دی ہوئی ہے اور وہ اُسمین
رہے ہین اور اُسکو خوب دریافت کیا ہے پہر اُسکو ترک کر دیا ہے اور شریعت مین حکم ہے کہ
پیغمبر کی مطلقہ غیر کو ہمیشہ حرام ہے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مین نے اُسکو مین
پایا ہے جسکو اللہ تعالی نے موسی کلیم علیہ السلام پر اوتارا ہے کہ جو شخص دوست رکہے دنیا
کو تو دشمن رکہے اُسکو اللہ تعالی اور جو شخص دشمن رکہے دنیا کو تو دوست رکہے اُسکو اللہ اور
جو شخص کہ تعظیم کرے دنیا کی تو ذلیل کرے اُسکو اللہ اور جو شخص ذلیل کرے دنیا کو تو تعظیم
کرے اُسکی اللہ تعالی نزدیک اُسکے دنیا کا کچہہ وزن و قدر نہین ہے جیسا کہ کسی قائل
نے کہا ہے ؎ زاہد زمال را گر عزتے بودے فرستادے بسوی عیسے و موسے
بقارون نہ فرستادے ؛ خداوند تعالی نے مذمت دنیا کی اور اُسکے طلب کرنیوالون کی
اپنے کلام مین بہت کچہہ فرمائی ہے فرمایا اللہ پاک نے فمن الناس من یقول ربنا اٰتنا فی
الدنیا وما لہ فی الاٰخرۃ من خلاق یعنے بعض لوگ دنیا چاہتے ہین تو ہم اُنکو دنیا دیتے
ہین لیکن آخرت مین اُنکے واسطے کچہہ حصہ نہین ہے اور فرمایا من یرد ثواب الدنیا نؤتہ
منہا ومن یرد ثواب الاٰخرۃ نؤتہ منہا وسنجزی الشاکرین یعنے اور جو شخص چاہے
ثواب دنیا کا تو ہم اُسکو دینگے اُس سے اور جو شخص چاہے ثواب آخرت کا تو ہم اُسکو دینگے
اُس سے اور عنقریب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اور فرمایا منکم من یرید الدنیا ومنکم من
یرید الاٰخرۃ یعنے بعض تم مین سے دنیا چاہتے ہین اور بعض تم مین سے آخرت چاہتے ہین

اور فرمایا استحبوا الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ یعنے دوست کہا انہون نے زندگی دنیا کو آخرت پر آور فرمایا من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جہنم یصلٰہا مذموما مدحورا و من اراد الاخرۃ وسعی لہا سعیہا وھو مؤمن فاولئک کان سعیہم مشکورا یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے دنیاے عاجلہ کو دنیا کو عاجلہ اسلیئے کہتے ہین کہ گزرنیوالی ہے تو ہم جلدی کرتے ہین واسطے اسکے دنیا مین جو چاہتے ہین واسطے اُس شخص کے کہ ہم ارادہ کرتے ہین پہر کرتے ہین واسطے اسکے جہنم کہ وہ اُسمین پیٹھیگا مذمت کیا ہوا کہدیرا ہوا اور جو شخص آخرت چاہتا ہے اور اُسکے لیئے سعی کرتا ہی جو سعی اسکی ہی اور وہ مومن ہے تو وہی لوگ ہین کہ اُنکی سعی پسندیدہ ہے یہان اگر کوئی سائل سوال کرے کہ سالک کے واسطے تو آخرت کی طلب قصور ہمت ہے تو جواب دینگے کہ قصور ہمت نہین ہے کیونکہ وعدہ لقا کا آخرت مین ہے چنانچہ کسی قائل نے کہا ہے **ع** ما ن زگلخن دنیا سوے گلشن گزر یکدم ٭ اگر بوی گلت باید سوے گلزار شد آخر ٭ جب تک کہ باغ مین نہ جائین بوی گل نہ پائین پس آخرت گلزار ہے اور رؤیت بمنزلہ گل کے ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالی کا کہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ یعنے کتنے مونہہ اسدن تروتازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکہتے یعنے مومنین اور لفظ وجہ بمعنی ذات کے بہی آیا ہے جیسے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کل شیء ھالک الا وجہہ ای ذاتہ یعنے ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے مگر اسکی ذات مراد یہ ہے کہ مومن اُسدن بہشت سے دیدار لایزال حقتعالی کا دیکہین گے احادیث صحاح مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے انکم سترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون

بروئیتہ یعنے بیشک تم دیکھوگے اپنے رب کو دن قیامت کے بہشت سے یون نہ کہین کہ
بہشت مین کیون کہ یہ کہنا خطا ہے یعنے اسلیئے کہ یہ مکان چاہتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ کا
سے متعالی و منزہ و پاک ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو چاند کو چودھوین رات مین کہ ازدحام
نہین کرتے ہو اسکے دیکھنے مین یہ تشبیہ مثیل نہین ہے لانہ لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم
لیکن یہ تمثیل ہے عیان مین جیسا کہ تم اس چاند کو عیان دیکھتے ہو ویسا ہی اللہ تعالی کو
عیان دیکھوگے یعنے تم اسکو بلا کلفت دیکھوگے کسی طرح کی زحمت و کشمکش نہوگی جیسے
چودھوین رات کا چاند کہ بلا تکلف ہر شخص اسکو اپنی جگہہ دیکھتا ہے **ایضا** فی
صحیح مسلم عن صہیب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تبارک و تعالی تریدون شیئا
ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ و تنجنا من النار فیکشف
الحجاب فما اعطے شئ احب الیھم من النظر الی ربھم یعنے صحیح مسلم مین حضرت صہیب رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت
جنت والے جنت مین داخل ہوچکینگے تو اللہ تبارک و تعالی فرمائیگا کیا تم چاہتے ہو کوئی چیز
کہ مین تمکو زیادہ دون تو وہ عرض کرینگے کیا تو نے ہمارے چہرون کو سفید نہین کر دیا
کیا تو نے ہمکو جنت مین داخل نہین کر دیا اور ہمکو آگ سے نجات نہین دیدی پس وہ پردہ اٹھادیگا
تو نہین دی گئی کوئی چیز کہ محبوب تر ہو انکو دیکھنے سے طرف اپنے رب کے **ایضا** فی کفایۃ
الشعبی قال علیہ السلام اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ و اھل النار النار یکون لاھل الجنۃ

کل جمعة ضیافة من الله تعالی وفی آخر تلك الضیافة یکرمهم الله تعالی بالنظر الیه
کما یشاء یعنے کتاب کفایت شعبی مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جسوقت بہشت والے بہشت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکینگے تو مقدار ہر جمعے
مین واسطے جنت والونکے ایک ضیافت و مہمانی ہوگی طرف سے اللہ تعالی کے اور آخر مین
اس ضیافت کے مکرم و مشرف کریگا انکو اللہ ساتھہ دیکھنے کے طرف اپنے جیسا کہ چاہیگا
یعنے اپنے دیدار فائض الانوار سے انکا اکرام فرمائیگا قصیدہ لامیہ مین مذکور ہے ؎
یراہ المؤمنون بغیر کیف ؛ وادراك وضرب من مثال ؛ فینسون النعیم
اذا رأوہ ؛ فیا خسران اهل الاعتزال ؛ یعنے جسوقت اسکے جمال جلال کو دیکھ لینگے
تو نعیم بہشت عنبر سرشت کو فراموش کرینگے اور متحیر ہو جائینگے اور یہ شعر پڑھنے لگینگے جو کہ
کسی قائل نے کہے ہین ؎ منم یارب درین دولت کہ روی یار می بینم ؛ فراز
سر و بینش گل بر یار می بینم ؛ چہ کارے کردہ ام یارب کہ این پاداش می بینم ؛ چہ از
من روے آمد کہ این مقدار می بینم ؛ چہ خلوت درمیان آمد نخواہم شمع و کاشانہ ؛
تمنائے بہشتم نیست چون دیدار می بینم ؛ عجب می آیدم از خود کہ ہر شب کمان افتم ؛ کہ ستم
یا بخواہم یار خ دلدار می بینم ؛ اور فرمایا اللہ پاک نے من کان فی هذہ اعمی فهو فی الاخرة
اعمی واضل سبیلا یعنے جو شخص کہ ہین یعنے دنیا مین اندہا ہے تو وہ آخرت مین اندہا
ہے اور زیادہ تر گمراہ ہے از روے راہ کے اور جگہہ دنیا طلب کرنیوالون کی یون مذمت
فرمائی قال الذین یریدون الحیوة الدنیا یا لیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ

لذو حظ عظیم وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن امن وعمل صالحا ولا یلقیہا الا الصابرون یعنے کہا اون لوگون نے کہ جو چاہتے ہین زندگی دنیا کو اے کاش واسطے ہمارے ہوتا مثل اُسچیز کے کہ جسکو قارون دیا گیا وہ تو البتہ بڑے حظ والا ہے حدیث صحاح مین ہے کہ لو کان لبنی آدم وادیان ذھبا لتمنوا الثالث یعنے اگر ہون واسطے بعض بنی آدم کے جو کہ طالب دنیا ہین دو خزانے سونے کے تو ہر آئینہ وہ تیسرے کی تمنا کرین آور کہا اُن لوگون نے جو کہ علم دئے گئے یعنے اہل دانش نے دنیا کی طلب کرنیوالون کہ خرابی ہو تمہاری ثواب اللہ کا یعنے ثواب لقاء کا بہتر ہے واسطے اُس شخص کے کہ جو ایمان لایا اور نیک کام کیا یعنے اللہ تعالی کی ملاقات و دیدار کا ثواب مومن صالح کے واسطے بہتر ہے آور دوسری جگہہ محبین دنیا کی یون مذمت فرمائی کہ الذین یستحبون الحیوة الدنیا علی الاخرة ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا اولئک فی ضلال بعید یعنے جو لوگ کہ دوست رکہتے ہین زندگی دنیا کو آخرت پر اور باز رکہتے ہین اللہ کی راہ سے اور چاہتے ہین اسکو ٹیڑہا وہی لوگ ہین دور گمراہی مین آور جگہہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم محبین دنیا کے مال و اولاد سے تعجب نکرو فلا تعجبک اموالہم ولا اولادہم انما یرید اللہ لیعذبہم بہا فی الحیوة الدنیا یعنے تمکو تعجب مین نڈالین اُنکے مال اور اُنکی اولاد اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اُنکو اُنسے عذاب کرے زندگی دنیا مین کیونکہ دوزخ جگہہ ہے عذاب کی اور دنیا کا طالب سب وقت عین عذاب مین ہے۔ آور دوسری جگہہ اُن لوگون کی مذمت فرمائی جو کہ وصال ولقاء الہی کو طلب نہین کرتے ہین ان الذین لا یرجون

لقاءنا ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمانوا بھا والذین ھم عن ایاتنا غافلون اولئک ماوٰھم
النار بما کانوا یکسبون یعنے بیشک وہ لوگ کہ امید نہین رکھتے ہین ہمارے لقا کی اور
راضی ہوئے زندگی دنیا سے اور چین پکڑا اُس سے او . وہ لوگ کہ جو ہماری نشانیون سے غافل ہین
وہی لوگ ہین کہ انکی جگہہ دوزخ ہے بسبب اُسکے . . کرتے تھے اس باب مین ایک حدیث
صحاح کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کرام کے کسی راہ مین
تشریف لئے جاتے تھے وہان ایک بکری مردار پڑی ہوئی تہی چہرہ مبارک اصحاب کی
طرف کیا اور فرمایا والذی نفسی بیدہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذہ الشاۃ علے
اھلھا ولو کانت الدنیا تزن عند اللہ جناح بعوضۃ ماسقے کافرا منھا شربۃ ماء
یعنے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے دست قدرت مین جان محمد کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دنیا
خوارتر ہے نزدیک اللہ کے اس مردار بکری سے نزدیک اُسکے مالکون کے اور اگر ہوتی دنیا
نزدیک اللہ تعالی کے برابر پر مچھر کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اُس سے گھونٹ بھر پانی سرد دوسری
جگہہ آپنے فرمایا کہ الدنیا سجن المؤمن و جنۃ الکافر یعنے دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت
ہے کافر کی حضرت ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے
ہین کہ من احب دنیاہ اضر بآخرتہ و من احب آخرتہ اضر بدنیاہ یعنے جس شخص نے
دوست رکھا اپنی دنیا کو تو نقصان پہونچایا اُسنے اپنی آخرت کو اور جسنے دوست رکھا
اپنی آخرت کو تو ضرر پہونچایا اُسنے اپنی دنیا کو فاثروا ما یبقے علے ما یفنے سو تم اختیار کرو
اُس چیز کو جو باقی رہیگی اُس چیز پر جو فنا ہو گی جیسا کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ لو کانت الدنیا مثل الجنۃ بنعیمھا لکن مع الفناء والجنۃ مثل الدنیا
بحطامھا لکن مع البقاء فالعاقل الذی یختار البقاء لاسیما الامر علی العکس یعنے اگر
دنیا مثل جنت کے ہو مع اسکے نعیم کے لیکن نقش فنا کا اسپر لکھا ہوا اور اگر بہشت مثل دنیا کے
ہو مع اسکے تہوڑ ے سے کے لیکن نقش بقا کا اسپر لکھا ہو تو عاقل وہی ہے جو کہ بقا کو اختیار
کرے گو تہوڑ ا ہی کیون نہو خصوصاً جبکہ کام برعکس ہو یعنے ساری دنیا سنگ و
کلوخ و فانی ہے اور بہشت سب کا سب تنعم و نعمت با بقا ہے اور یہ بیت پڑہے جو کہ
کسی قائل نے کہی ہے ؎ طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ٭ عاقل آنست
کہ اندیشہ کند پایان را ٭ ؎ الا یا طالب الدنیا الدنیہ ٭ فلا تتعب فما خلقت
صفیہ ٭ اولہا نطالبہا منام ٭ واخرھا لراغبہا منیہ ٭ دعوا الدنیا الدنیہ
واتقوھا ٭ حدود اللہ راعوھا رعوھا ٭ فان متاع دنیا کم قلیل ٭ نصحت
لکم الیہا لا تمیلوا ٭ یعنے ہوشیار ہو اے طلب کرنیوالے دنیاے ذلیل و خوار کے تو
اسکے طلب مین مت تہک کیونکہ وہ گوارا اور ستہی پیدا نہین کی گئی ہے پس اول اسکا
تو واسطے اسکے طالب کے ایک نیند ہے سرمین اور آخر دنیا کا واسطے اسکے رغبت کرنیوالے
کے موت ہے تم دنیاے خوار کو چہوڑ دو اور اس سے بچو اور اللہ تعالے کے حدون کی رعایت
کرو اور انکو نگاہ رکہو یعنے اسکے اوامر کو بجا لاؤ اور اسکے نواہی سے باز رہو پس بیشک پونجی
تمہاری دنیا کا قلیل ہے مین نے تمکو نصیحت و پند کی کہ تم طرف اسکے میل مت کرو اور
فرمایا اللہ پاک نے باقوم انما ھذہ الحیوۃ الدنیا متاع وان الاخرۃ ھی دار القرار

یعنے اللہ پاک نے کسی نبی سے نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میرے لوگو یہہ
زندگی دنیا کی تو ایک برتنا ہے اور بیشک گہر قرار کا وہ آخرت ہی ہے اور فرمایا من
کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوءتہ منہا
ومالہ فی الاخرۃ من نصیب یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے آخرت کی کہیتی تو ہم زیادہ
کرتی ہیں اُسکی کہیتی میں اور جو شخص چاہتا ہے کہیتی دنیا کی تو ہم دیتے ہیں اُسکو اُس سے
اور نہیں ہے واسطے اُسکے آخرت میں کوئی حصہ اور دوسری جگہہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو مخاطب کرکے یوں ارشاد فرمایا فاعرض عمن تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا
ذلک مبلغھم من العلم یعنے اے نبی تم اعراض کرو اُس شخص سے کہ جنے موہنہ پہیرا
ہمارے ذکر سے اور نہیں ارادہ کیا مگر زندگی دنیا کا یہہ ہے مبلغ انکا علم سے یعنے انکا منتہائے
علم یہی ٹہیرا کہ انہوں نے دنیا کے سوا اور کچہہ نہ چاہا آخرت سے کچہہ کام نہ رکہا سو تم اُس سے
موہنہ موڑو درگزر کرو اور جگہہ یوں فرمایا کلا بل تحبون العاجلۃ وتذرون الاخرۃ
یعنے ہرگز یوں نہیں بلکہ تم دوست رکہتے ہو دنیا کو اور چہوڑتے ہو تم آخرت کو پہر اس فقیر
پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد مذمت دنیا اور احادیث و اشعار جو میں نے کہے
سب کو لکہہ لے۔

ذکر صلوۃ اوّابین وغیرہ

ایضاً اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا اے میرے بہائیو تم ایک چیز
غریب سنو اور لو بارہ رکعت **اوّابین** کی بعد نماز مغرب کے اَمنین لنبی قرارت ہو جو کہ

اوراد مین مذکور ہے لیکن مین نے اسطرف مشائخ سے عجب بات سُنی ہے کہ اگر کوئی شخص بوڑھا کمزور ہو تو وہ آیتین جو کہ تہجد مین مروی ہین ان بارہ رکعتو مین وہی پڑہے اور ظہر پہ دس رکعت مین بعد ظہر کے بھی انہین آیتونکی قرارت مروی ہے اور یہ دعا گو کا معمول ہے اس طریق سے کہ دو رکعت **صلوٰۃ الفردوس** کی پہلی رکعت مین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اور دوسری رکعت مین ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور دو رکعت **صلوٰۃ النور** کی پہلی رکعت مین ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اور دوسری رکعت مین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب اور دو رکعت **صلوٰۃ الاستجاب** کی پہلی رکعت مین ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا تا آخر سورہ بقر اور دوسری مین ربنا اٰمنا فاکتبنا مع الشاھدین اور دو رکعت **شکر اللیل** کی پہلی رکعت مین ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار اور دوسری رکعت مین ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان تا ابرار اور دو رکعت **سراج القبر** کی پہلی رکعت مین ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور دوسری مین ربنا واٰتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد اور دو رکعت **حفظ ایمان** کی پہلی رکعت مین ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اور دوسری مین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین اٰمنوا ربنا انک رءوف رحیم یہ ہے بیان بارہ رکعت تہجد کا کہ اوابین مین آیا ہے اور ظہر یہ کی دس رکعتون مین بہی وہی دس آیتین پڑہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزندمن یہ فائدے لکہہ لے غریب ہین ۔

بیان نماز چاشت

ایضا نماز چاشت ادا کرتے اور فرماتے تہے کہ نماز چاشت کی سنت ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹہہ رکعتین پڑہی ہین یہ آپکا فعل ہے اور قول بارہ رکعت کا ہے آپنے فرمایا ہے من صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ بکل یوم قصرا فی الجنۃ یعنے جو شخص پڑہے بارہ رکعت ہر دن مین تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ہر دن ایک محل جنت مین جتنی اُسکی عمر ہو اور ہر روز پڑہے تو اُتنے ہی محل پائیگا فرمایا یعنے حضرت مخدوم قدس سرہ نے کہ آٹہہ رکعت مین نیت سنت کی کرے متابعتًا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چار رکعت اخیر مین نیت نفل کی کرے تکمیلاً للفرائض بعد اسکے فرمایا کہ مینے اُسطرف دیکہا ہے کہ آٹہہ رکعت پڑہتے ہین یارون نے پوچہا کہ بارہ رکعت کیون نہین پڑہتے جواب فرمایا کہ مطلوب اُنکا پاداش یعنے اجر نہین ہے وہ تو واسطے متابعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹہہ رکعت پڑہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ فرزندمن اس فائدے کو لکہہ لے غریب ہے ۔

نماز ہر نیک و بد کے پیچہے جائز ہے

ایضا فرمایا سبق پڑہو ترتیب یہ تہی کہ اعلم ان الصلوۃ جائزۃ خلف کل بر و فاجر

خلافا للروافض فانهم لا يصلون خلف الفاجر وانما تجوز الصلوة خلف كل بر
وفاجر اذا لم يكن مبتدعا لان الصلوة خلف المبتدع لا تجوز ومن لم ير الصلوة
جائزة خلف كل بر وفاجر فهو مبتدع قال حدثنا ابو الحسن قال حدثنا
ابو محمد قال حدثنا ابو القاسم قال حدثنا ابو يعقوب قال حدثنا يحيى بن
عبد الغفار قال حدثنا خلف بن ايوب قال [illegible] بن علي عن حماد
عن عبد الرحمن عن محمد بن عبد الله عن مكحول الشامي رضي الله تعالى عنهم
انه قال لاصحابه في مرض موته اربع لم احدثكم بها عن النبي صلى الله عليه واله
وسلم فاحدثكم اليوم فقال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا تكفروا
اهل قبلتكم وصلوا على كل ميت اهل قبلتكم وصلوا خلف كل بر وفاجر وجاهدوا
مع كل امير یعنے تو جان لے کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و بد کے برخلاف روافض کے
کہ وہ پیچھے بدکار کے نماز نہین پڑہتے ہین اور سوا اسکے نہین کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و
بد کے جبکہ وہ بدعتی نہو کیونکہ نماز پیچھے بدعتی کے جائز نہین ہے لیکن فاسق کے پیچھے مکروہ ہے
وقال مالك رحمه الله تعالى لا يجوز تقديم الفاسق یعنے نزدیک امام مالک رحمہ اللہ تعالے
کے امامت فاسق کی جائز نہین ہے اور جو شخص کہ نہ دیکھے اور اعتقاد نکرے کہ نماز جائز
ہے پیچھے ہر نیک و بد کے تو وہ مبتدع ہے اور جیسے روافض و خوارج و معتزلہ و قدریہ و جبریہ
و جہمیہ و دہریہ سو انکا اقتدا کرنا ہی درست نہین ہے یہ لوگ بدمذہب ہین اور مکحول شامی
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے اپنے مرض موت مین اپنے یارون سے کہا کہ چار باتین

ہین کہ مین نے تمکو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے انکی حدیث نہین کی سو مین آج تمکو حدیث
کرتا ہون پس کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم تکفیر مت کرو اپنے
اہل قبلہ کی یعنے انکو کافر مت کہو اگرچہ وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو اوپر ہر مردے
اہل قبلہ اپنے کے گو وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو پیچہے ہر نیک و بد کے اور لڑو
دشمنون سے ہمراہ ہر امیر کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے ہی

ایضا دعای بارش و امساک آن

ایک خلق شہر سے آئی اور کہا کہ بارش کی کثرت سے گہر ویران ہو گئے اور فتح خان کے
حوض کا بند اور نائب باربک کا بند اور ایک اور بند تینون ایک ہو گئے نائب باربک کا
بند تو ٹوٹ گیا پانی مثل لب آب کے جاتا تہا اور حوض خاص علائی طرف چشمۂ آب کے
جاتا تہا کبھی ایسا نہین ہوا تہا فرمایا کہ جسوقت پانی نہین برستا تہا تو دعاگو کے مزاحم
ہوتے تہے کہ پانی برسنے کی دعا کرو اور اب جبکہ بارش ہوئی تو دعاگو سے پانی روکنا
طلب کرتے ہین حوصلہ کم رکہنے ہین صبر نہین ہے بندے کو تو چاہئے کہ سب وقت مثل
خاموشون کے رہے اور یہ آیت کریمہ پڑہی یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنے کرتا ہے
اللہ جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور مخدوم نے پانی روکنے کی دعا کی جب
یہ فقیر ہمراہ یاران دیگر کے استقبال کو گیا تو ایک خلق نے فریاد کی کہ ایک مہینا برسات
کا گزر چکا ہے گانؤن مین منزل دو منزل شہر سے ایک قطرہ تک نہین برسا پانی برسنے
کی دعا اس طریق سے فرمائی اور اول و آخر درود شریف پڑہا کہ اللھم اغثنا اللھم

انزل علینا علی اهل هذا البلد و بلاد المسلمین غیثا نافعا مخدوم دام برکاتہم کی برکت سے اُسی دن پانی برسا پانی بامراد ہوا۔

بدہ کے دن بائیسوین ماہ جمادی الاولی

کو ایک خلق نے بارش رکنے کی دعا کا التماس کیا فرمایا آج بدہ کا دن ہے ہزار بار اسم اعظم کا ورد ہے یا ذالجلال والاکرام جب تمام کیا تو پانی رکنے کی دعا اس طریق سے کی کہ اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر فاقامت یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی رکنے کی دعا اس طرح فرماتے کہ اے اللہ تو ہمارے گرداگرد پانی برسا نہ ہمپر اے اللہ بلندیونپر اور پہاڑونپر اور نالیونپر اور درختون کی جڑونپر پس پانی ٹہیر گیا اسمین قصہ ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ رجل دخل فی الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم یخطب قال یا نبی اللہ ھلکت المواشی وانقطعت السبل فادع اللہ ان یمسکھا عنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدیہ فقال اللھم حوالینا ولا علینا الی آخر الحدیث اور اول وآخر درود شریف پڑہا اور فرمایا کہ یہ دعا مروی ہے جب بارش بہت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑہتے پس آن امیر ربے و منیر بربن فقیر آورد ند فرمودند فرزندمن دعاے نزول باران و امساک باران بنویس غریب است **ایضا** فرمایا کہ بدہ جمعرات جمعہ کو روزہ رکہنا چاہیے اور واسطے قضاے حوائج کے معتکف ہونا چاہیے آج مین چاہتا تہا کہ روزہ رکہون رات کو مینے کچہہ سحری نہین کی ورنہ روزہ رکہہ لیتا بعد اسکے

فرمایا آج بدہ کا دن ہے نماز احزاب روایت کی گئی ہے اُسکو واسطے رفع مہمات کے پڑہون
کیونکہ نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بطریق نماز تسبیح پہر فرمایا کہ مولانا
سراج الدین امام شہر مین گئے ہین دو تین دن ہوئے انشاء اللہ تعالی آتے ہین آج کہلا ہوا ہے
امامت طریقے پر کرتے ہین اور اوراد شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالی کو نگاہ رکہتے ہین درویش
آدمی ہین اسی ذکر مین تہے کہ مولانا سراج الدین امام پہونچے سلام کیا سلام کا جواب دیا
فرمایا اسی وقت مین تمکو یاد کرتا تہا عرض کیا کہ مین پانی کی جہت سے رہگیا
آج ٹہر گیا تو خدمت مین حاضر ہوا۔

ذکر داڑہی مین کنگہی کرنے کا
اٹہائیسوین ماہ جمادی الاولی پیر کے دن

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ریش مبارک مین کنگہی کرتے تہے اس اثنا مین ایک فائدہ
بیان فرمایا کہ جب داڑہی مین کنگہی کرے تو بہوؤن سے شروع کرے بعدہ موچہون اور
داڑہی مین کرے کیونکہ بہوین سابق اور اصل ہین اور داڑہی و موچہہ بعد بلوغ مرد کے ہے
والاصل مقدم علے الفرع یعنے اصل فرع پر مقدم ہے سبب تعظیم کا یہ ہے کہ بہوین
شکم مادر مین ہوتی ہین اسی جہت سے بوڑہون کی حرمت و تعظیم واجب ہے کیونکہ وہ مقدم
ہین قال علیہ الصلوٰۃ والسلام البرکۃ مع الاکابر یعنے آپنے فرمایا ہے کہ برکت بڑون
کے ساتہہ ہوتی ہے و قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس
منا ای لیس من متابعینا یعنے آپنے فرمایا کہ جو شخص بزرگی نرکہے بزرگونکی اور مہربانی

نکرے چھوٹو نپر پس وہ نہین ہے ہمسے یعنے وہ ہماری پیروی کرنیوالوںسے نہین ہے۔

ذکر مقامات سالک

ایضا فرمایا کہ سالک کے دو مقام ہین ایک ابتدا دوسرا انتہا مقام ابتدا صحیح کرنا توبہ کا ہے اور یہ دو طرح ہے ایک تو شریعت و طریقت کے معاصی سے توبہ کرے جیسے حرام و مکروہ و مالا یعنی یعنے بیفائدہ و امور اور بے ادبی و اخلاق بدان سب سے توبہ کرے دوسرے ماسوی اللہ سے توبہ کرے اور مقام انتہا تمکین مع اللہ ہے اور وہ وصول مقصود ہے اور درمیان ان دونو مقام کے چند مقام اور ہین وہ آدمی انکو جانتا ہے کہ جسمین یہ معنی موجود ہے آسی درمیان مین فرمایا کہ کسی چیز کی طرف ملتفت ہونا چاہیے نظر دنیا کے ۔ عقبے کے کیونکہ عاقل کو یہ تقاضا یعنے لائق نہین ہے کہ وہ محدث مین مشغول ہو اور محدث وہ چیز ہے کہ اُسکا اول عدم مین ہو اُسکو وجود مین لاوین دنیا و آخرت محدث ہے خداوند قدیم اُنکو وجود مین لایا ہے اور قدیم مراد اُسچیز سے ہے کہ اُس کا اول و آخر نہو یعنے وہ ہمیشہ موجود ہو ذات باریتعالی کی ہمیشہ موجود ہے وینبغی للعاقل ان یختار القدیم ویذر المحدث ولیس العاقل من یشتغل بالنعیم و یغفل عن المنعم وقیل فی قولہ تعالی ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ ای شغلنا ھم بما لا یعنیھم حتے اشتغلوا بالنعمۃ وغفلوا عن شھود المنعم نھے اللہ تعالی نبیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن صحبۃ الذین اشتغلوا بالنعمۃ وغفلوا عن المنعم فاھو ضعیف الھمہ اشتغلوا بالنعمۃ عن شھود المنعم یعنے عاقل کو یہ لائق

ہے کہ قدیم کو اختیار کرے اور اقبال و توجہ فرمائے یعنے اللہ تعالی قدیم ہے اور محدث کو
چہوڑدے جو کہ غیر قدیم ہے آور وہ شخص غافل نہین ہے جو کہ نعمت مین مشغول ہوا اور نعمت کے
دینے والے یعنے باریتعالی سے غافل ہوجائے اللہ تعالی نے ایسے لوگون کی صحبت سے اپنے
پیغمبر کو منع فرمایا ہے کہ اُنکے ساتھہ صحبت نرکھین اسلئے کہ وہ سست ہمت ہین کہ وہ نعمت کے
ساتھہ مشغول ہوگئے اور نعمت دینے والے سے جو کہ صاحب نعمت ہے غافل ہوگئے یہہ
ویسی بات ہے کہ صاحب نعمت طرح طرح کی نعمت ایک شخص کے آگے مہیا کرے اگر وہ شخص
غافل ہے تو وہ سر نیچا کر کے نعمت کے ساتھہ مشغول ہوگا سر نہ اُٹھائیگا اور صاحب نعمت
کی طرف مونہہ نکرے گا وہ صاحب نعمت کہیگا کہ یہ شخص کم عقل ہے کہ اسنے کچھہ بھی طرف میرے
التفات نکیا کیونکہ صاحب اس نعمت کا مین ہون جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے رباعی
اہل نظر کہ عالم تحقیق دیدہ اند ٭ عشق ترا بملک دو عالم خریدہ اند ٭ چندین ہزار دلبر
زیباست در جہان ٭ ترک ہمہ گرفتہ ترا برگزیدہ اند ٭ صاحب بصیرت کا کام
نہین ہے کہ ہمسے بیگانہ ہونا اور ہوئی سے آشنا پس روے مبارک برین فقیر آورد فرمودند
فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس مایہ اصل سالک ست ۔

اونتیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی منگل کے دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا شیخ خضر نے عرضداشت خدمت مین بہیجی اور
اس فقیر نے بیشن کی کیفیت یہ تہی کہ اس فقیر کو باد لقوہ زحمت دیتی ہے بسبب اُسکے خدمت
سعادت مین آنا نہین ہوتا ہے پوچہا فرزند من و شیخ خضر جو کہ شیخ رکن الدین کے مرید ہین

مین نے عرض کیا جی ہان دعا کی اور تعویذ دیا اور اُس عرضداشت مین ذکر اس فقیر کا لو
اس فقیر کے بھائیونکا بھی تہا تو پوچھا کہ شیخ خضر سے تیری ملاقات ہوتی ہے مین نے عرض
کیا جی ہان **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تھی کہ اعلم
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حفظ الصلوۃ بالجماعۃ ورأھا واجبۃ فمن لم یر
حفظ الصلوۃ بالجماعۃ واجبۃ فھو مبتدع یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نگاہ
رکہتے نماز کو ساتہہ جماعت کے اور اُسکو واجب دیکھتے پس جو شخص نہ دیکھے حفظ نماز بجماعت
کو واجب تو وہ اہل بدعت یعنے بدعتی ہے بعد اسکے فرمایا کتاب فقہ مین ہے کہ جماعت
مین چار قول ہین قیل فرض عین وقیل فرض کفایۃ وقیل واجبۃ وقیل سنۃ موکدۃ
ؔ الاصح ذلک اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑہی ؎ وبالجماعۃ الصلوۃ جیدۃ ؔ
واجبۃ اوسنۃ موکدۃ ؔ اوفرض عین اوکفایۃ علے ؔ حسب اختلاف اردوہ
فاعقلا ؔ اور ایک قول پر فرض ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ قول پر امام داؤد طائی قدس
سرہ کی جماعت فرض ہے فرمایا کہ اُنکے قول پر فریضہ ہے وتمسک بھذہ الآیۃ قولہ تعالی
وارکعوا مع الراکعین یعنے امام داؤد رح نے اس آیت سے جماعت کے فرض ہونے پر تمسک
کیا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور تم نماز پڑہو ساتہہ نماز پڑہنے والونکے امام داؤد طائی
منجملہ میرے پیرون کے ہین ہمارا خرقہ طرف اُنکے پہونچتا ہے اور یہ پیر ہین امام معروف کرخی
رضی اللہ عنہ کے اور مرید ہین امام حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کے اُنکا قول ہمکو الیق یعنے لائق تر ہے
فرمایا کہ اگر کوئی تارک جماعت ہو جائے اور گوشے مین بیٹھہ رہے تو ہرگز ایسا آدمی کوئی

حفظ نماز کی جماعت واجب

چیز نہو گا بلکہ دنیا و آخرت مین معاقب ہوگا نعوذ باللہ منہ اس باب مین بہت سی تشدید مین
وعید کی ہین **ایضا** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تارک الجماعۃ ملعون
یعنے جماعت کا تارک ملعون ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین
اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور کی نماز ظہر مین یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ایک فائدہ
بیان فرمایا کہ ظہر یہ دس رکعت ہین جو کہ بعد ادائے ظہر کے مروی ہے مشائخ اوسطرف کے
یہ آیتین جو تہجد مین آئی ہین پڑہتے ہین اور مین بہی پڑہتا ہون اور دو رکعت استحباب
مین یہ دو سورتین بہی مروی ہین پہلی رکعت مین سورہ قدر اور دوسری مین سورہ
کوثر یہ بہت آسان ہے پس روی مبارک برین فقیر و یاران دیگر آوردند فرمودند فرزند
من ہو پس **ایضا** فرمایا کہ مشائخ کو مکاشفہ ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ ایک لحظہ ہو
دیکہی ہوئی کو بن دیکہا کرتے ہین بلکہ اول حال دیگر میشود یعنے پہلا حال دوسرا ہو جاتا
ہے اگر دیکہا ہوا رہجائے تو وہ حال ہوتا ہے انکو اسپر مبتلا نہونا چاہیئے اسلیئے کہ وہ شاغل
پڑجاتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم منبر پر وعظ فرمارہے تہے کہ اس درمیان مین مکاشفہ ہوا چہرہ مبارک یارون
کے طرف کیا اور فرمایا سلونی اخبرکم مادمت فی مقامی یہہ حدیث صحیح مشارق
مین ہے یعنے تم مجہسے پوچہو جو چاہو مین تمکو اُسکی خبر دونگا جب تک کہ مین اس مقام
یعنے منبر پہ ہون ایک صحابی اپنے پانو نپر کہڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ
دمشق کو گیا ہے وہ کب آئیگا آپنے فرمایا یہ ہے وہ قافلہ دروازہ مدینہ پہ پہونچا ہے

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

ابہی دروازے پر آئے گا مین دیکھہ رہا ہون واقعہ اسی طرح تہا بعد اسکے فرمایا کہ اسطرف
دعا گو کو اہل مکاشفہ نے دہ جگہہ دکہائی کہ جہان شیخ جمال الدین اجہوی رحمہ اللہ تعالے
دریا مین وضو کرتے اور عدن مین فقیہ بصّال کی ملاقات کرتے تہے اپنے عہد مین بڑے
بزرگ تہے **ایضا** فرمایا پانچ چیزین ہین عالم غیب سے کہ سوا خدائی تعالی کے اور کوئی
انکو نہین جانتا ہے جیسا کہ خود اسنے اپنے کلام مجید مین انکو بیان فرمایا ہے قولہ تعالے
ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام و ما تدری
نفس ما ذا تکسب غدا و ما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر
یعنے بیشک نزدیک اللہ کے ہے علم قیامت کا کہ کب آئے سبب قیامت کے پوشیدہ
رکہنے کا یہ تہا کہ اپنے کلام مین فرمایا ہے ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیہا لتجزی
کل نفس بما تسعی یعنے بیشک قیامت آنیوالی ہے مین اسکو پوشیدہ رکہتا ہون
تاکہ بدلا دیا جائے ہر نفس ساتہہ اسچیز کے جو وہ سعی کرتا ہے جلد یعنے اگر مین علم قیامت
کا ظاہر کر دیتا تو سب لوگ بیدار ہو جاتے اور اسدن کے منتظر رہتے اور عمل زیادہ کرتے
مخلص کی قدر نہ بڑہتی مخلص وہ ہے کہ قیامت و احوال قیامت سے بالغیب خائف
ہوا اور یقین کرے قیامت کے علم کو ہمارے پیغمبر علیہ السلام اور کوئی پیغمبر علیہ السلام
نہین جانتا تہا اللہ سبحانہ فرماتا ہے یسئلونک عن الساعۃ ایان مرساہا قل
انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ہو ثقلت فی السموات والارض لا تاتیکم
الا بغتۃ یسئلونک کانک حفی عنہا قل انما علمہا عند اللہ ولکن اکثر الناس

ذکر شیخ جمال الدین اجہوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان علم غیب

لا یعلمون یسئالک الناس عن الساعۃ قل انما علمہا عند اللہ وما یدریک لعل
الساعۃ تکون قریبا اور فرمایا یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰہا فیم انت من ذکرٰہا
الی ربک منتہٰہا اور جگہہ فرمایا ہے قل ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون
ان انا الا نذیر مبین وعندہ علم الساعۃ دوسری چیز علم غیب کی یہہ ہے کہ وہ اوتارتا ہے
مینہہ کو کوئی نہین جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا تیسری چیز یہہ ہے کہ جانتا ہے اُسچیز کو جو
رحمون مین ہے نر ہے یا مادہ نیک ہے یا بد مرد ہے یا نامرد بدبخت ہے یا نیکبخت صالح ہے
یا فاسق ایک ہے یا دو وہی جانتا ہے اگر دوسرا جانے اور اُسکو معلوم ہو جاے تو وہ
اُسکو دوست نرکھے پیٹ سے دور کر ڈالے چوتھی چیز یہہ ہے کہ نہین جانتا ہے کوئی نفس
کہ کل کیا کریگا اور اگر کہے کہ کل ایسا کرونگا تو انشاء اللہ کہے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہٖ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے ولا تقولن لشیٔ انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ یعنی
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مت کہو کسی چیز کو کہ بیشک مین کل ایسا کرونگا مگر انشاء اللہ کہو
پانچوین چیز یہہ ہے کہ کوئی نہین جانتا ہے کہ کون زمین مین مریگا اور کہان دفن ہوگا یہہ
پانچ چیزین علم غیب ہین انکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہے اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ وہ کوئی
چیز کہتا ہے یا کوئی دکہاتا ہے تو اُسکو غیب تصور مت کر اوسکو کشف کہتے ہین اگر تیرا وہ
مرتبہ ہو جائیگا تو تو بہی دیکھے گا ولیکن تو کب دیکہہ سکتا ہے تو تو دنیا مین ملوث ہو گیا ہے
اور جسچیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اگرچہ بظاہر غیب معلوم ہوتی ہے فکل ما
یعلم المخلوقات لیس بغیب لقولہ تعالی لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ تعالی

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله . اور خود اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن الله ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہو کہ مین نہین کہتا ہون تمسے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ مین غیب جانتا ہون اور نہ مین تمسے کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون مین تو اُسی چیز کا اتباع کرتا ہون جو میرے طرف وحی کیجاتی ہے مین دعوی نہین کرتا ہون کہ کذب ہو قولہ تعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو وقولہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون یعنے جس چیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اُسکو کشف کہتے ہین اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ نہین جانتا ہے غیب کو کوئی مگر اللہ تعالی یعنے آسمان والے فرشتے نہین جانتے ہین اور زمین والے آدمی وجن وپری نہین جانتے ہین اور جو کوئی زبان سے کہے کہ مین غیب جانتا ہون تو وہ کافر ہو جاے جن وپری کے غیب نہ جاننے کی یہ آیت کریمہ دلیل ہے قولہ تعالے فلما قضینا علیہ الموت ما دلهم علی موته الا دابة الارض تاکل منساته فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المهین یعنے جسوقت کہ ہمنے حکم کیا سلیمانؑ پر موت کا تو وہ مرگئے اور وہ عصا پر تکیہ لگاے ہوے تھے اونکی ہیبت سے دیو پری وحوش وطیور سب کام مین لگے تھے کسی کو قدرت نہ تھی کہ اُنکے پاس جاے دیکھے کہ مردہ ہین یا زندہ آگاہ نہین کیا اُنکو اُنکے

مرنے پر مگر زمین کے کیڑے نے کہ وہ اُنکے عصا کو کہاتا تہا یعنے اُس کیڑے نے اُنکے عصای
مبارک کو کہا لیا اور سودہ کر دیا تو وہ گر پڑے پہر جب وہ گر پڑے تو جنون نے یہ بات جان لی
کہ وہ اگر غیب دان ہوتے تو عذاب خوار کرنیوالے مین نہ ٹہیرتے جو کہ اونکو سلیمان علیہ السلام
کے ہاتہ سے پہونچتا تہا اور کوئی پیغمبر غیب نہین جانتا ہے اللہ ہی کے نزدیک کنجیان
غیب کی ہین نہین جانتا ہے اُنکو مگر وہی اور آپ کو خطاب فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تم کہدو کہ مین مالک نہین ہون واسطے اپنی جان کے سود کا نہ زیان کا
مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین غیب جانتا تو بہت خیر جمع کر لیتا اور مجہکو برائی نہ لگتی نہین
ہون مین مگر ڈرانیوالا اور خوشخبری دینے والا واسطے اُن لوگونکے جو ایمان لاتے ہین
پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این بیان علم غیب بنویس
غریب است **ایضاً** ذکر کشف قبور کا نکلا فرمایا اُن دنون مین کہ دعاگو کنہ مبارک مین
تہا تو شیخ عبداللہ یافعی قدس اللہ سرہ نے دعاگو کو قبرین دکہائین اور فرمایا هذا ملتانی
و هذا اوچي من بلادك وهذا خراسانی وهذا هندی وهذا
مصری وهذا شامی وهذا عراقی وهذا بغدادی ومثله یعنے قبرونکی طرف
اشارہ کیا کہ یہ شخص ملتان کا ہے اور یہ اوچہ کا ہے تیرے بلاد کا اور یہ خراسان کا ہے
اور یہ ہندستان کا ہے اور یہ مصر کا ہے اور یہ شام کا ہے اور یہ عراق کا ہے اور یہہ
بغداد کا ہے اور مثل اسکے مکاشفہ سے کہتے تہے اُس جگہہ لاتے ہین کہ جو آدمی اُسکے
لائق ہے سناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین

ملفوظ

قدس اللہ سرہ پیر کے دن واسطے زیارت اپنی والدہ کے جاتے اور اُنکی والدہ کا دفن ملتان

مین اُس جگہہ ہوا تہا کہ جسکو پیران تیتری کہتے ہین تیتری خطاب ہے متواتری کو کہتے ہین غرضکہ

روز سہ شنبہ کو خانقاہ سے باہر آئے دعاگو اور دعاگو کے اُستاد مولانا نورالدین دونون

ہمراہ رکاب چلے مقام مذکور مین والدہ کی زیارت کی اُس جگہہ سے ذرا پیچہے آئے چار تکبیرین

نماز جنازے کی کہین ہمنے بہی اقتدا کیا مین نے اپنے اُستاد سے کہا کہ آپ شیخ سے پوچہو کہ یہ

چار تکبیرین کیا تہین اُنہون نے کہا کہ میری حد نہین ہے یعنے میرا منصب نہین ہے کہ

مین پوچہون ہم آہین تہے کہ شیخ ہماری طرف اپنا مونہہ لائے اور فرمایا تم جانتے ہو جگہہ

مولانا شمس الدین کو دفن کیا ہے پائنتی میری والدہ کے اُسجگہہ ایک نشان بہی ہے آخر

چند زمانے کے بعد جس جگہہ کہ اونکو اُنکے لڑکون نے دفن کیا تہا وہان سیلاب پہونچا

تو اُنہون نے چاہا کہ اُنکو قبر سے باہر نکالین دوسری جگہہ دفن کرین دعاگو نے منع کیا

کہ اُنکی قبر کو مت کہودو اُنہون نے دعاگو کا کہنا نہ سنا قبر کہولی تو دیکہا کہ وہ قبر مین نہی

مناسب اسکے دوسری **حکایت** بیان فرمائی کہ خادم دعاگو اخی علی بدر حسن نے سوقت

مین کہ اُسنے انتقال کیا دفن اُسکا مدینۂ مبارک مین تہا روضہ حضور مصطفے صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے گنبد کے پیچہے دفن کیا دعاگو نے نشان بہی کیا اور زیارت بہی کی پہر مین

اُسکی قبر کے پاس نہ گیا اسلئے کہ اُسکو تو اوجہ سے مدینے مین لیگئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے

یہہ بات حدیث صحاح مین پائی قولہ علیہ السلام ان اللہ تعالی ملائکۃ یقال لہم

نقلۃ ینقلون المیت من مکان الی مکان یعنے آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے کے

کئی فرشتے ہین کہ اُنکو نقلہ کہتے ہین وہ نقل کرتے ہین مردے کو ایک جگہہ سے طرف دوسری جگہہ کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث بنویس محبت تمام ست۔

ایضا بدہ کی رات غرہ ماہ جمادی الآخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فائدہ استقبال قبلہ کا بیان فرمایا کہ کتاب مین ہے القبلۃ بین المغربین والنجم القطب یکون علی اذنہ الیمنی ویکون یمین المصلی حصتان وفی یسارہ حصۃ واحدۃ یعنے قبلہ درمیان دو مغرب کے ہے مغرب اقصے گرمی کے اور مغرب اقصے سردے کے پس دو حصون کو دائین طرف چہوڑے اور ایک حصے کو بائین جانب اور ستارہ قطب بناگوش پر ہے **ایضا** فرمایا ینبغے للمصلی فی الصلوۃ ان یفعل ثلثۃ افعال علی طریق الاستحباب احدھا اذا بلغ التثاؤب یضع یدہ علی فمہ والثانی اذا دخل الثوب فی المقعد یخرجہ والثالث اذا عری رجلہ یسترہ وھذا اذا کان اخوہ المسلم فی عقبہ یعنے نماز پڑہنے والے کو نماز مین تین چیزین مستحب ہین ایک یہہ ہے کہ جسوقت جمائی آئے تو ہاتہہ موہنہ پر رکہے تاکہ شیطان اندر نہ جائے جمائی نماز مین مکروہ ہے اگر موہنہ کو کہلا ہوا رکہے دوسرے یہہ ہے کہ اگر کپڑا بر مین چلا جائے تو اُسکو نکال لے تیسرے یہہ ہے کہ وقت قعدے کے اگر پانون برہنہ ہوجائے تو اُسکو کرتے کے دامن سے ڈہانکدے اور یہ اُسوقت ہے کہ برادر مومن پیچہے بیٹہا ہو تاکہ وہ کف پا کو برہنہ نہ دیکہے جیسا کہ دعاگو

کرتا ہے اور یہ معمول مخدوم ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد ند و فرمودند فرزند
من این فائدہ بنویس و بگیر بدستان باشد **ایضا** تفسیر اس آیت کریمہ کی بیان فرمائی
ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ای اتنا فی الدنیا
سلامة الایمان و فی الاخرة لقاء الرحمن وقنا عذاب الفرقان والھجران وھو اشد
من عذاب النیران یعنے دے ہمکو دنیا مین سلامتی ایمان کی اور آخرت مین دیدار
رحمن کا اور نگاہ رکہہ ہمکو عذاب ہجران سے یعنے فراق و جدائی سے پہر فرمایا کہ عجیب معنی
ہین کسی تفسیر مین نہین ہین پس روی مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من
تفسیر این آیہ و سہ چیز کہ مصلی را مستحب ست و تقریر از ان قبلہ کہ گفتم جملہ بنویس **ایضا**
شب مذکور مین تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بات ذکر مین تہی
فرمایا کہ ذکر علانیہ بہتر ہے یا خفیہ بہتر ہے دونو حدیث صحاح مین ثابت ہین قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام افضل الذکر الذکر الخفی اور ذکر خفی اُسکو کہتے ہین کہ زبان بند کرے اور
دل سے کہے نہ یہ کہ آہستہ کہے لفظ خفی کا اضداد سے ہے بمعنی سر و جہر دونو کے آیا ہے
سماع اسکا مراد نہین ہے مین اس بات کا سماع رکہتا ہون اور خفیہ مین عدم علم ہے اور
علانیہ متعدیہ ہے دوسرے کو پہونچاے مذاکرہ ہوتا ہے جیسے کہ حدیث صحاح ہے کلمات قدسی
مین ہے من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسے و من ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء
خیر منہ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جو کوئی
یاد کرے مجہکو آہستہ و تنہا تو مین بہی اُسکو یاد کرون آہستہ و تنہا اور جو کوئی یاد کرے مجہکو

مجمع مین تو مین بہی اُسکو یاد کرون مجمع مین عرش سے تحت ثرے تک ساتہہ مقرب
فرشتون کے بہتر اُس سے کہ اُسکو خفیہ مین یاد کرون بعد اسکے فرمایا کہ علانیہ مین ذکر کا نا
شیطان کا ہے کہ جہانتک ذکر کی آواز سُنی جاتے وہانتک شیطان کی ولایت و حکومت
نہووے کہ وہ نزدیک ہو جیسے کہ اذان ہے کہ جہانتک سُنی جاتی ہے وہانتک شیطان
نہین آسکتا ہے اور وہ بہی ذکر ہے ذکر جہر مکروہ نہین ہے اگر مکروہ ہوتا تو اس مرح پر
ممدوح نہوتا اور ذاکر شاب نہوتا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اس نص سے مسئلہ ذکر
بعد ادائے مکتوبات کے باجتہاد استنباط کیا ہے اسی درمیان مین فرمایا کہ پانچون وقت
بعد ادائے فرائض حلقے مین کہڑے اور بیٹہے ذکر کرین لقولہ تعالی فاذا قضیتم الصلوٰۃ
فاذکروا اللہ قیاما و قعودا ای ادیتم الصلوٰۃ یہان قضا بمعنی ادا ہے لان الاداء
تسلیم عین الواجب والقضا تسلیم الواجب ویستعمل احدھما مکان الاخر
استعارۃ یعنے اسلئے کہ ادا سپرد کرنا عین واجب کا ہے اور قضا سونپنا ہے واجب کا
اور ہر ایک اُن دونومین سے بجائے دوسرے کے مستعمل ہوتا ہے بطور استعاری کے
اور الصلوٰۃ مین الف ولام عہد کا ہے یعنے جسوقت تم نماز فرائض ادا کر چکو تو ذکر کرو
خدائیتعالے کا کہڑے اور بیٹہے اول قیام فرمایا پہر قعود کا ذکر کیا تو اول کہڑے ہوکر ذکر
کرین بعد اسکے بیٹہہ جائین روایت کیا گیا ہے کہ ۳۳ بار کلمہ لا الہ الا اللہ مد سے کہین
جیسا کہ مین نے یارون کو تلقین کیا ہے نفی کو بائین جانب سے سیدہی جانب پر مارے
وہانتک کہ سانس یاری دے پہر اثبات بائین جانب کو کرے اور دو صفین کرین ۳۳ بار

ہر مجمع مین یا کسی مجلس مین جب ذکر کرنا منظور ہو سو ... ذکر خفی کی ... ذکر جہر ... [illegible]

اُسطرف اور ۳۳ بار اسطرف بعد فراغ کے صاحب صدر رہا نہہ دعا کے واسطے اُٹہائے

اور یہ دعا پڑہے اللھم احینا مع الذاکرین امتنا مع الذاکرین و احشرنا

مع الذاکرین واحللنا مع الذاکرین المقربین والواصلین ربنا توفنا مسلمین

والحقنا بالصالحین مع محمد واٰلہ اجمعین صلی اللہ علیہ واٰلہ وصحبہ وسلم

اور آخر درود شریف پڑہی بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند

من این طریق ذکر و سیر و حدیث در باب ذکر و بیان آیہ کہ گفتم بگیرید و بنویسید حجت

تمام ست بعد اسکے فرمایا کہ اُسطرف کا زرون مین کیا خوب رسم ہے کہ پانچون وقت بعد

پانچون نمازون کے ذکر بلند کرتے ہین اور حلقہ کرتے ہین جیسا کہ مین نے کہا اور صبح کی نماز

مین بعد اشراق کے دعا کو بہی اوچہہ مین چند زمانہ کہتا تہا پانچون وقت جب مین اُسطرف

سے آیا تو مخدوم والد قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ تو کثرت ذکر ت والہ ہو جائیگا اور بہاڑ

وصحرا مین رہیگا بعد اسکے مین نے اپنے طرف سے وکیل کر دیا اب تک اوچہہ کی خانقاہ مخدوم

مین وہی ذکر کرتا ہے فرمایا کہ چند زمانے سے میرے دل مین ہے کہ یہان بہی کسی کو وکیل

کر دون تا کہ پانچون وقت حلقون مین یارون کے ساتہہ ذکر کیا کرے سید صدرالدین محمد

کو وکیل کر دیا اسی اثنا مین فرمایا کہ حدیث صحاح ہے افضل الاشیاء لسان ذاکر

وقلبُ خاشع و زوجة تعینه علی ایمانه یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ بہترین چیزون کی تین چیزین ہین زبان خدا کی یاد کرنیوالی اور دل خدا سے

ڈرنیوالا اور بی بی کہ مدد کرے مرد کی اُسکے ایمان پر یار دن نے پوچہا کہ بی بی کا مدد

ذکر فرائض اصلاح معیشت بر زن و مرد

رنا کیا ہے جواب فرمایا کہ اعانت ایمان کی یہ ہے کہ عورت واسطے مرد کے صلاحیت مین کوشش
رہے اور اسباب صلاحیت کا واسطے اُسکے موجود رکہے جیسے سردی مین گرم پانی تاکہ سردی
مرد کو کاہلی مین نہ لائے اور اگر مرد سوجاے تو اُسکو وقت پر جگاوے اور کہے کہ نماز پڑہ
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ لڑکون کی مان تہجد کے وقت مجہسے پہلے اُٹہتین
جسوقت کہ وہ تہجد تمام کر چکتین تو بعد اُسکے دعا گو کو بہی بیدار کر دیتین بی بی ایسی چاہیے
پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب
آمین تہی واعلم ان المومن لا یکفر بالذنب ولا یخرج من الایمان والدلیل علیہ
قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃً نصوحًا سماھم مومنین وان
صدر منھم الزنا وشرب الخمر وغیر ذالک وکذا لما نھی اللہ عبدہ ادم عن کل الشجرۃ
وقربانھا فلما اکل الشجرۃ قال وعصی ادم ربہ فغوی ولم یقل وکفر ادم وکذا لما
شرب ھاروت وماروت الخمر وھما بالزنا اختارا عذاب الدنیا علی عذاب الاخرۃ
ولم یکفرا فکذالک لم یکفر احد بالذنب یعنے جان تو کہ مومن گناہ سے کافر نہین ہوتا ہے
اور ایمان سے نہین نکلتا ہے ولیکن فاسق ہوجاتا ہے جیسے کہ کافر اگر ساری نیکیان
کر ڈالے تو وہ کفر سے باہر نہین آتا ہے دلیل اسپر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے مومنو
تم توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ نصوح اُنکا نام مومن رکہا اگرچہ اُنسے زنا و شراب پینا وغیرہ
صادر ہووے اور اسیطرح جبکہ اللہ تعالی نے اپنے بندے آدم علیہ السلام کو درخت
کے کہانے اور اُسکے پاس جانے سے منع فرمایا تو جسوقت آدم نے اُس درخت کو کہا لیا

تو فرمایا کہ نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی سو وہ بہک گیا اور یون نہین فرمایا کہ آدم
کافر ہو گئے اور اسی طرح جسوقت ہاروت ماروت نے شراب پی لی اور زنا کا قصد کیا
تو انہون نے دنیا کے عذاب کو آخرت کے عذاب پر اختیار کیا اور وہ کافر نہوئے سو
اسی طرح گناہ سے کوئی کافر نہین ہوجاتا ہے جب سبق اس فقیر کا اس آیت مین پونہچا
کہ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا تو فرمایا کہ نصوح بروزن فعول ہے واسطے مبالغے کے
اسکی وجہ اشتقاق کی تین طریقے ہین جو مین نے سُنے ہین نصوح من النصح الی الخلوص او
من النصح وھو الوعظ او من النصاحہ وھی الخیاطۃ یعنے نصوح مشتق ہے نصح سے
جو بمعنی خلوص ہے یا نصح بمعنی وعظ سے یا نصاحت بمعنی خیاطت سے یعنے سینا پس معنی
توبۃ نصوح کے یہ ہوئے کہ تم توبہ خالص کرو یا توبہ وعظ و نصیحت کرنیوالی اور گناہ سے
باز رکہنی والی کرو یا توبہ دین کی پارہ پارگیون کی سینے والی کرو معنی یہ ہین اور جو شخص
یہ کہتا ہے کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا تو یہ کفر ہے اسلئے کہ اگر اسجگہہ یہ معنی ہوتے
تو نصوح مضاف الیہ مجرور اور توبہ مضاف ہوتی عبارت یون ہوتی کہ توبوا الی اللہ
تَوبَۃَ نَصُوحٍ اور یہ کسی قرارت شاذ مین بہی نہین آیا ہے تو واللہ یہ حق کی کہے ہوئی کو
بدلنا ہے اور بدل ڈالنے مین اللہ تعالی نے یون فرمایا ہے فمن بدلہ بعد ما سمعہ
فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ اور یہان نصوحا توبہ کی صفت ہے اور توبہ موصوف
ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مین ایک دن مجلس وعظ مین تہا واعظ
نے اس آیت کا بیان کیا اور کہا کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا قصہ شروع کیا

مین نے اُس واعظ سے کہا کہ تو کافر ہوگیا تو کلمۂ شہادت کہہ اُسنے ایسا ہی کیا اور وہی تین معنی
جو مین نے بیان کئے اُس سے کہے پہر یارون کے طرف متوجہ ہوئے فرمایا تمنے بہی یہ معنی
کسی واعظ سے سُنے ہین بعض نے کہا کہ مین نے سنے ہین فرمایا کفر ہے واعظون کو یہہ
معنی تلقین کرنے چاہئین جو مین نے کہے بہتر ہوگا ورنہ وہ غلط کرتے ہین توبۃ نصوحا
فعول من المبالغۃ للناصح وقیل واثقۃ وقیل صادقۃ وقیل خالصۃ من تفسیر
الامام النسفی والتوبۃ النصوح للمبالغۃ فی النصح التی لا یکون التائب معہا
معاودا للمعصیۃ وقال الامام الحسن البصری رضی اللہ عنہ توبۃ نصوح
ھی ندامۃ بالقلب والاستغفار باللسان والترک بالجوارح واضمار ان لا یعود
نصوح فعول ہے نصح سے بعض کہتے ہین توبۂ نصوح توبۂ عہد کی ہوئی کو کہتے ہین کہ کوئی
معصیت نہ کرے اور بعض کہتے ہین توبہ نصوح توبۂ صادق ہے عکس کاذب اور بعض نے
کہا کہ توبہ نصوح توبۂ خالص ہے خلاف نفاق کے اور توبۂ نصوح مبالغہ ہے نصیحت مین
یعنے وہ توبہ کہ اُسکا تائب معصیت کی طرف پہرنے کی نیت نہ کرے حضرت امام حسن بصری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ نصوح پشیمانی ہے دل سے اور بخشش مانگنا ہے زبان سے اور
چہوڑنا معصیت کا ہے اعضا سے یعنے اپنے وجود کو معصیت و نافرمانی سے نگاہ رکہے
اور پوشیدہ رکہنا ہے دل مین کہ معصیت کی طرف عود نہ کرے اور یہ عربی **رباعی**
پڑہی الٰھی کم رکبت علی الخطایا ۞ فھب لی توبۃ قبل المنایا ۞ ندمت ندامۃ
ارجوا الیک لاستغفر زلتی رب البرایا ۞ پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من

یہہ بیان توبۂ نصوح کا جو مین نے بیان کیا غریب ہے اسکو ملفوظ مین لکہہ لے تاکہ دوسرونکو
فائدہ حاصل ہو چشم مبارک مین آنسو بہر لائے اور یارون نے بہی موافقت کی یہ ساری
ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

دعاے بردۂ گریختہ

ایضا فرمایا کہ جسوقت کسی کا غلام بہاگ جائے تو مروی ہے کہ یہ دعا پڑہے اول
واخر درود کہے یا جامع الناس لیوم لا ریب فیه اجمع علیه ابقه اور اگر لونڈی
ہو تو بتاء تانیث ابقتہ کہین اور اگر بہت سے غلام بہاگ گئے ہون تو اد ابقہ بجمع
کہین جیسا کہ دعا گو کہتا ہے یہ دعا معمول مخدوم ہے پس روی مبارک برین فقیر
آورد ند فرمودند فرزند من بنویس این دعا را **ایضا** ایک سید عربی پونہچا اُسنے
سا ٹہہ حج کئے تہے اور ایک سو بیس برس کی عمر تہی کعبہ مکرمہ کا مجاور تہا زبان عربی مین
کہا فارسی نہین جانتا تہا انی اجئ الیك من العرب لاشتیاقك یا اجل و یا شیخ
قطب العالم حضرت مخدوم نے فرمایا تقبل الله منك انا اخ لكم وكم من رجل
جاؤا معكم سید نے کہا جاء معی ثلاثة نفر انا والغلام والجارية والمركب
عینی الی الحرم والعلوفة ما دمت معك حضرت مخدوم نے فرمایا مین نے قبول کیا
اور مزاح یعنے خوش طبعی فرمائی یا سید جاریتك شابة سید نے کہا نعم فرمایا
نحن نشتری الجارية انت شیخ وهی شابة سید نے کہا لا یا سیدی تقضے
الحاجة وقتا یعنے سید عربی نے کہا کہ مین آتا ہون طرف تمہارے عرب و مجاور کعبہ

سے واسطے تمہارے اشتیاق کے لئے سید بزرگ آوارے قطب عالم مخدوم نے فرمایا
اسد تمسے قبول کرے مین تمہارا بہائی ہون تمہارے ساتہہ کتنے آدمی آئے ہین کہا
مین ہون اور لڑکا ہے اور لونڈی ہے اور سواری ہے تم میرے واسطے حجرہ و وظیفہ مقرر
کرو جب تک کہ مین تمہارے ساتہہ ہون مخدوم نے فرمایا مین نے قبول کیا حسن خادم
کو طلب کیا علوفہ و حجرہ معین کر دیا اور مطائبہ کیا کہ تمہاری لونڈی جوان ہے کہا ہان
فرمایا ہم تمہاری لونڈی کو خرید لین گے تم تو بوڑہے وضعیف ہو گئے ہو اور وہ جوان
ہے کیونکر رہیگی کہا نہین وقت حاجت کے کام آتی ہے۔

تیسری جمادی الآخرہ جمعہ کے دن

بعد نماز کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا مخدوم کو پیٹ کی تکلیف تہی طبیب
ملک سے فرمایا کہ تم اچہے آئے کوتوال نے کچہہ دوا بہیجی یہ طبیب ہندو تہا اُس سے کہا
یہدیک الله یعنے اسد تجہے راہ راست دکہائے اور مسلمانی روزی کرے فرمایا فتاوی
مین ہے سوال المریض للطبیب جائز وان کان کافرا یعنے پوچہنا بیمار کا طبیب سے
درست ہے گو وہ کافر ہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
مسئلہ بنویس۔

نماز حفظ ایمان

ایضا فرمایا حدیث صحاح مین ہے من صلی یوم الجمعۃ اربع رکعات علی الدوام
و یقرأ فی کل رکعۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ مقیما کان او مسافرا سواء

کان فی اول ذلک الیوم او فی آخرہ فاذا فرغ یقول لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم مائۃ مرۃ حفظ اللہ ایمانہ یعنے جو شخص پڑہے جمعے کے دن چار رکعتین ہمیشہ اور پڑہے ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار مقیم ہو یا مسافر یہہ شرط نہین ہے کہ وہی آدمی پڑہے جسپر جمعہ واجب ہے برابر ہے کہ اول دن مین ہو یا آخر دن مین پہر جب فارغ ہو جائے تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار کہے اللہ تعالے اسکے ایمان کو نگاہ رکہیگا

نماز تسبیح بجماعت

ایضا فرمایا کہ شب جمعہ کو نماز تسبیح بجماعت سنت ہے لاغیر ہا اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب جمعہ کو نماز تسبیح ہمراہ اصحاب کے بجماعت پڑہی ہے پس شب جمعہ کو سنت کی نیت کرے متابعاً لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غیر مین نیت نفل کی کرے تکمیلاً للفرائض۔

نیت نماز

ایضا فرمایا کہ نیت نماز کی یون کرین کہ متوجھا الی جھۃ عرصۃ الکعبۃ اسواسطے کہ مین نے کتاب مین پایا ہے ینبغی للمصلے ان ینوی جھۃ عرصۃ الکعبۃ لان الکعبۃ تحول لزیارۃ الاولیاء یعنے اسلئے کہ کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیاء کے لیجاتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد بنویس غریب ست

ایضا فرمایا سیر مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ عنہا کو لڑکپن مین حبشیون کا تماشا دکہاتے تہے آپنے اسلئے منع

تماشا کرنا حبشیان در بیان حضرت عائشہ

نہین کیا کہ وہ بالغ نہ تہین درست ہے کہ مردون کو دیکہین اسجگہہ فرمایا کہ اگر کوئی عورت
یا لڑکی کپڑے کی صورت سے کہیلے جو کہ لڑکیان بصورت آدمی کپڑے سے بناتے ہین تو
اُنکو منع نکرین اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کو منع نہین فرماتے تہے بلکہ عورتین اور لڑکیان پڑوسیون کی آتین اور گڑیون سے
کہیلتی تہین فرمایا اگر کوئی اسجگہہ سوال کرے کہ جس گہر مین صورت ہو تو اُسمین نماز مکروہ
ہے اور فرشتے نہ آئین پس آپ کیون منع نکرتے تہے تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ مراد اس
صورت سے صورت معبودہ مراد ہے اور کپڑے کی صورت کو کوئی نہین پوجتا ہی ہندوستان
کے کفار بہی نہین پوجتے ہین اسلئے منع نکرین اور اُنکا دور کرنا نہ چاہیئے اور نماز اُنکے برابر
مین مکروہ نہین ہوگی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
کہ گفتم بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ عرب مین حافظ عورتین ہین دو رکعت
تراویح ماہ رمضان مین ختم کر دیتی ہین وہان ایک ہندوستانی کے لڑکی پیدا ہوئی تہی
وہ حافظ ہو گئی ہے مین نے اُسکو دیکہا ہے اُسنے ختم شروع کیا اُسکی مان اور ایک اَور
عورت نے اُسکا اقتدا کیا مین نے سُنا کہ اُسنے اول رات تو شروع کیا جب آخر رات
ہوئی تو مین نے سُنا کہ وہ سورۂ عم پڑہ رہی ہے **ایضا** ذکر اس آیت کا نکلا ونفخ
فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی لا ارض الا ما شاء اللہ یعنے جب صور
مین پہونکین گے تو ہلاک ہو جاوینگے جو لوگ کہ آسمانون مین ہین اور جو لوگ کہ زمین مین
ہین مگر جسکو اللہ تعالی باقی رکہے اور وہ چہہ چیزین ہین جیسا کہ خبر مین ہے یبقی اللہ تعالے

ذکر عورت حافظہ

يوم اهلاك الخلائق ستة وهي العرش والكرسي واللوح والقلم والجنان والميزان یعنے باقی رکھیگا اللہ تعالی جسدن کہ خلائق کو ہلاک کریگا چھہ چیزونکو اور وہ عرش وکرسی ولوح وقلم وجنت ودوزخ ہین اعتقاد اہل سنت وجماعت کا یہی ہے کہ وہ چھہ چیزون کو فانی نہین جانتے ہین خلافا للمعتزلة بد مذہب کہتے ہین کہ یہ چیزین بہی فنا ہوجائین گی یہ قول اس آیت وخبر سے باطل ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان این آیہ کہ تقریر کردم بنویس حجت تمام ست

ایضا تحصیل صرف ونحو ولغت کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا حدیث صحاح سے قوله عليه الصلوة والسلام من تعلم العربية ليسهل عليه علم الشريعة فكانما عبد الله مائة عام لم يعصه طرفة عين یعنے جو شخص کہ علم عربیت یعنے صرف ونحو سیکہے تاکہ علم شریعت یعنے علم فقہ واصول فقہ اُسپر آسان ہوجائے تو گویا اُسنے سو برس اللہ تعالی کی عبادت کی کہ طرفة العین اُسکی نافرمانی نہ کی ہو پس کون عبادت اس سے بہتر ہوگی کہ وہ علم عربیت کو حاصل کرے ورنہ وہ ماضی ومستقبل وامر ونہی وفاعل ومفعول ومبتدا یا خبر مبتدا کیا جانے تو وہ معنی فقہ کے غلط کریگا اور خطا کہیگا پس خطاے عظیم ہوگی قوله عليه السلام علموا صبيانكم النحو فان النصارى قد كفروا بترك تشديد واحد علموا دو مفعول چاہتا ہے مفعول اول تو صبیان ہے اور مفعول ثانی نحو ہے یعنے آپنے صحابہ وتابعین کو فرمایا کہ تم اپنے بچون کو علم نحو سکہاؤ اسلئے کہ ترسا ایک تشدید کے ترک سے کافر ہوگئے وہ ترک تشدید یہ تہا کہ اللہ تعالی نے انجیل شریف مین فرمایا انا الله

ذکر فضیلت صرف ونحو ولغت ... (margin note partly illegible)

الذی وَلَدْتُ عیسیٰ بتشدید لام معنی یہ ہین کہ مین نے عیسےٰ کو پیدا کیا اور بغیر تشدید کے معنی یہ ہونگے کہ مین نے جنا عیسے کو متعدی کو لازم کرتے ہین اور یہ کفر ہے کیونکہ اللہ سبحانہ بی بی بچون سے منزہ و پاک ہے قولہ تعالی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد و لم یکن لہ کفوا احد یعنے تم کہد واے محمدؐ کہ وہ خدا ایک ہے خدا بے نیاز ہے نہ جنا اُسنے کسی کو اور نہ اُسکو کسی نے جنا اور نہ تہا اور نہ ہوئے اُسکا ہمسر کوئی۔

معنی توفیق

ایضا توفیق کے معنے فرمائے کہ التوفیق جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے توفیق کرنا ہے فعل بندی کو موافق واسطے رضا خداوند کے پس توفیق خیر مین ہے اسلئے کہ رضا اُسکی خیر مین ہے شر مین نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضا تواضع و محبت صلحا

فرمایا کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ ڈولی پر سوار جاتے تو دونو ہاتہہ باہر کہینچکر فرماتے کہ شاید کسی بخشے ہوئے کا ہاتہہ میرے ہاتہہ سے لگ جائے تو مین بہی بخشا ہوا ہو جاؤن لیکن مین نہین کر سکتا ہون کمزور ہو گیا ہون میرا ہاتہہ سخت پکڑتے ہین تو ایذا پہونچتی ہے باوجود اسکے بہی تحمل کرتا ہون اسلئے کہ امام اعظم رضے اللہ عنہ نے فرمایا ہے ؎ احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحا یعنے مین صالحون نیک مردون کو دوست رکہتا ہون اور مین اُنمین سے نہین ہون

شاید اللہ تعالی صالحون کی برکت سے مجھے بھی صلاحیت روزی کرے۔

ذکر خفی

ایضا فرمایا ذکر خفی دل و جان سے ہے نہ زبان سے اور عکس اسکا ذکر جہر ہے او۔ ذکر دل سے واصل تر ہے۔

بیان بحق فلان کا

ایک عزیز نے پوچھا کہ بحق فلان کہین جواب فرمایا کہ باین معنی کہین کرمًا وعدلًا لا وجوبًا لان الالوهية تنافي الوجوب جیسا کہ قصیدۂ لامیہ مین کہا ہے ؎ وما ان فعل اصلح ذو افتراض ۞ علی الهادی المقدس ذی الفعال ۞ یعنے کوئی چیز اللہ تعالی پر واجب نہین ہے مگر بطریق کرم وعدل جیسا کہ اپنے کلام مجید مین فرمایا ہے وما من دابة في الارض الا علی الله رزقها یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے رزق اُسکا اسلئے کہ حرف علی وجوب کا تقاضا کرتا ہے جیسے کہ کہتے ہین علی کذا لفلان یعنے مجھپر واجب ہے کہ مین فلان کا کام ایسا کرونگا فقہ مین بحق کہنا عوام کے واسطے منع ہے کیونکہ وہ جانینگے کہ ایسا واجب ہے وہ نہ سمجھینگے رہے خواص سو اُنکو بمعنی مذکور کہنا درست ہے اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ یہ بطریق کرم ہے نہ بطریق واجب دعا گو کو واقعہ مین کہا ہے کہ تو توسل کر بحق الشیخ الکبیر ان تفعل کذا وکذا ایس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرزند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑہنو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ

قال سبعة من الهدى وفيهن الجماعة فمن خرج منهن فقد خرج من الجماعة
لا تشهدوا اهل القبلة بالكفر ولا بالشرك ولا بالنفاق وذروا اسرائرهم الى الله تعالى
وصلوا على من مات من اهل القبلة واشهدوا الصلوات الخمس والجمعة والجماعة
مع كل امام برا وفاجر وجاهدوا عدوكم مع كل خليفة ولا تخرجوا على ائمتكم
بالسيف وان جايروا وادعوا لهم بالصلاح والعافية ولا تدعوا عليهم بالهلاك
والعقوبة وخالفوا الاهواء فان اولها واخرها باطل وهذا كفاية لمن كان له
ادنى عقل ودراية يعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
ساتہہ چیزین راہ راست سے ہین اور انمین سنت وجماعت ہے پس جو شخص انسے نکلا
تو وہ نکل گیا سنت وجماعت سے اول یہ ہے کہ تم گواہی مت دو اہل قبلہ پر کفر کی اور نہ
شرک کی اور نہ نفاق کی اور چہوڑ دو انکی پوشیدہ باتون کو طرف اللہ تعالی کے دوسرے
یہ ہے کہ نماز پڑہو اُس شخص پر جو مرجاوے اہل قبلہ سے تیسرے یہ ہے کہ حاضر ہو پانچون
نمازون مین اور جمعہ وجماعت مین تنہا مت پڑہو ساتہہ ہر امام نیک وبد کے چوتہے یہ
ہے کہ لڑو اپنے دشمن سے ساتہہ ہر خلیفہ کے اور اپنے اماموں پیش روں پر تلوار مت نکالو
مراد اس سے والیان ومقطعان ہین اگرچہ وہ جور وستم کرین پانچوین یہ ہے کہ صلاح
وعافیت کے واسطے اُنکی دعا کرو اور ہلاک وعقوبت کی بددعا انپر مت کرو چہٹے یہ ہے کہ
علیحدہ و دور ہو جاؤ ہوا اُن خواہشون نفس سے کیونکہ پوجنا ہوا کا بمنزلہ پوجنے معبود کے
ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ہے افرایت من اتخذ الھہ ھواہ

یہ ہوا شرک ہے یعنے اللہ تعالے تو خیر و نیکی کا حکم کرتا ہے اور ہوائے نفس شر و بدی کا حکم
دیتی ہے جو شخص ہوائے نفس سے باز رہتا ہے تو اُسکی جگہہ بہشت ہوتی ہے اسلیئے کہ شریک کا
مخالف ہوا اور جو شخص برعکس اسکے ہوا تو اُسکی جگہہ دوزخ ہوتی ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے
واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى اور اللہ پاک
نے حضرت داود علیہ السلام کو مخاطب کرکے یون ارشاد فرمایا کہ یاداؤد انا جعلناک
خلیفۃً فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الهوى فیضلك عن
سبیل اللہ ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لهم عذاب شدید بما نسوا
یوم الحساب یعنے اے داود مقرر ہمنے تجھکو خلیفہ کیا زمین مین سو تو حکم کر درمیان
لوگون کے ساتھہ حق و راستی کے اور پیروی مت کر ہوی کے کہ وہ گمراہ کردے تجھکو اللہ
کی راہ سے اور دور ڈالدے بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین اللہ کی راہ سے اور پیروی
ہوا کی کرتے ہین اُنکے واسطے ہے سخت عقوبت بسبب اسکے کہ بھول گئے وہ روز حساب
کو یعنے روز قیامت کو مناسب اسکے یہ بیت فرمائی ؎ من ملك النفس فحرٌ
ماهو ٭ والعبد من یملکه هواه ٭ یعنے جو شخص مالک نفس کا ہے آزاد وہی ہے
اور غلام وہی شخص ہے کہ جسکی مالک اُسکی ہوا ہوئی ہے ؎ حرص و ہوا دو بندہ
دارم ٭ من بر سر ہر دو بادشاہم ٭ تو بندۂ بندگان مائی ٭ از بندۂ بندگان چہ خواہم ٭
ساتوین چیز یہ ہے کہ بدیون کی مخالفت کرین اور نیکیان اختیار فرمائین اسلیئے کہ اول
و آخر بدیون کا باطل ہے اور یہ بات کافی ہے اُس شخص کو کہ جو ادنی عقل و دانش

رکھتاہے پس روسے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس غریب ست۔

ذکر تحمل وبرداشت

ایضا ذکر تحمل کا نکلا فرمایا ان یوماً جاء فقیر سائل الی امیر المؤمنین حسین ابن علی رضی اللہ عنہما وتوقع منہ شیئاً فوقف الحسین رضی اللہ عنہ فشتم الفقیر لامیر المؤمنین فقال الحسین یا فقیر قد مللت من فقرک فشاھر لی فی بیت المال لک فانشد **ع** نحن الجبال الراسخات ؛ لا ترجیھا الریاح العاصفات ؛ یعنے ایک دن کوئی فقیر سائل نزدیک امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے آیا اور اُسنے کسی چیز کی توقع کی تو حضرت حسین نے کہا کہ تو توقف کر یہانتک کہ کوئی چیز پیدا ہو فقیر نے انکو گالی دی حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اے فقیر تو اپنے فقر سے آشفتہ وپریشان ہوگیا ہے میری ماہوار جو بیت المال مین ہے وہ مین نے تجھے بخشی وہ فقیر شرمندہ ہوگیا پھر حضرت امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بیت مذکور پڑھی یعنے ہم بڑے جمے ہوئے پہاڑ ہین ہمکو سخت چلنے والی ہوائین نہین ہلاتی ہین تزجی ای تحرک الا زجاء الاحراک یعنے تحمل وبرداشت ہمارا وظیفہ ہے پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ سادات کو اپنی دادا کی پیروی کرنی چاہئے غصہ نکرنا چاہیے پھر یاران بزرگ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ جیسا میرا فرزند سید علاء الدین مرد حلیم ہے اور ساکت باادب اور دعاگو کی صحبت کا ملازم رہتا ہے اور دو اعتکاف اربعین ہمارے ساتھ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

کے اپنے دادا کا متابعہ یعنے پیرو ہے فرمایا کہ سادات کا مزاج مختلف کہانسے ہے مین نے
اُس طرف کے محدثون سے پوچہا تو یہ جواب سُنا کہ مزاج مختلف اس سبب سے ہے کہ بعض
سادات غیر کفو کی عورتون سے نکاح کرتے ہین گانؤن کی لڑکیون اور لونڈیون سے بچے
جناتے ہین اُنکے رگ جنبش مین آتی ہے مزاج مختلف اس سبب سے ہے مناسب تحمل کے
حکایت شیخ جمال الدین اوچہوی رحمہ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ بغایت متحمل تہے
ایک دن اون بزرگوار کے پاس سیاح قلندر آئے وہ اُنکے واسطے نان و روغن لائے قلندر
لوگ خفا ہوئے اور سیخین کہینچین اور کہا کہ تو ہمارے واسطے بکری کا گوشت اور یخنی و قرص
و سالن نہین لاتا ہے نان و روغن لاتا ہے شیخ بمعذرت پیش آئے کہ اے درویشو جو کچہ
موجود تہا وہ مین تمہارے آگے لایا اُنہون نے نہ سُنا شیخ نے اُسی وقت پگڑی اوتارلی اور
سر اُنکے آگے رکہدیا اور کہا تم مارو جب اُنہون نے ایسا تحمل دیکہا تو لوہے کی سیخین اُنکے
ہاتہون سے گر پڑین سب کے سب پانؤن پر گر پڑے پس روے مبارک برین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فائدہ تحمل امیر المومنین حسین رضے اللہ عنہ و شعر عربی بنویسید
کہ سادات غضوبات را نصیحت باشد **ایضا** ایک عزیز نے خدمت مین قصیدۂ لامیہ
پڑہا بیت اس باب مین تہی ؎ مُرِیْدُ الخَیرِ والشَرِّ القَبِیحِ ؛ ولکن لیس یرضے
بالمُحَالِ ؛ ای بالشر وھو الکفر والمعاصی سمے الشر بالمحال لانہ محال الشرع لا
العقل قولہ تعالی ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا
یرضہ لکم و قولہ الاخر ولکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم

غضب سادات

امر سجانہ خیر و شر راضی بخیر است و بشر نا راضی

الکفر والفسوق والعصیان حاصل یہ ہے کہ رضا اللہ تعالی کی خیر مین ہے شر مین نہین
ہے قولہ تعالی بئس الاسم الفسوق بعد الایمان یعنے برا نام ہے فسق بعد ایمان لانے کے

ذکر ابدال

ایضا ذکر ابدال کا نکلا فرمایا البدلاء جمع البدیل کالحکماء جمع الحکیم سمے
بدیلا لانہ یبدل مقامہ بعد وفاتہ غیرہ الی یوم القیامۃ ولیس ھذا المعنے
فی الشیخ لانہ مرشد یعنے ابدال کو ابدال اسلیئے کہتے ہین کہ بدل کیا جاتا ہے اُسکے مقام
مین دوسرا بعد اُسکی وفات کے قیامت تک آبدال صوفیہ ہین دیوانے نہین ہین ولیکن
خلق سے گریزان و پنہان رہتے ہین اور یہ معنی شیخ مین نہین ہین اسلیئے کہ وہ مرشد ہے
درمیان خلق کے ارشاد کرتا ہے وہ قایم مقام پیغمبرون کے ہے کہ وہ خلق کے درمیان
مین رہے ہین اور راہ حق دکہاتے تہے قولہ تعالی قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی
بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہو کہ یہ میری راہ ہے مین
بلاتا ہون طرف اللہ کے بینائی دل پر ہون مین اور میرے پیرو آپ کے پیرو مشایخ ہین
کہ علم وعمل کے ساتہہ خلق کی تربیت کرتے ہین **ایضا** ذکر اس بات کا نکلا کہ اگر کوئی
روزہ دار کسی مجلس مین جا پڑے اور نہ کہائے تو اُسکو ثواب ہے حدیث صحاح مین ہے
قولہ علیہ السلام الصائم اذا اُکل عندہ استغفر لہ الملائکۃ ما داموا یاکلون
اُکل فعل ماضی مجہول ہے یعنے جس وقت کہ نزدیک روزہ دار کے کہانا کہائین تو بخشش
مانگتے ہین اُسکے واسطے فرشتے جب تک کہ نزدیک اُسکے کہائین اسلیئے کہ اُسکا دل تو کہانا

کہانے کی طرف میل کرتا ہے اور وہ اسکو باز رکہتا ہے **ایضا** یہ حدیث شریف فرمائی
کہ من اشتغل بما لا یعنیہ فاتہ ما یعنیہ ای من اشتغل بما لا ینفعہ فاتہ ما ینفعہ
یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مشغول ہووے ساتہہ ایسی چیز کے
کہ نفع نکرے اسکو تو فوت ہو جائیگی اُس سے وہ چیز کہ اسکو نفع کرے مراد اس سے یہ ہے
کہ مباح کے کرنے مین نہ ثواب ہے نہ عقاب بلکہ رخصت ہے پس ایسی چیز مین مشغول ہو کہ
اسمین ثواب ہے تا کہ یہ اسکے سبب سے فوت نہو جائے اور یہ مسنون و مستحب کا کرنا ہے
یعنے مباح کے عوض مسنون و مستحب کیون نہ کرے کہ ثواب پائے۔

فائدہ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین

ایضا فرمایا حدیث صحیح ہے من قال لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین مائۃ
مرۃ کل یوم استغنی بہا ودخل الجنۃ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص کلمۂ مذکور ہر روز سو بار کہے تو وہ تونگر ہو جائے اور جنت مین داخل ہووے
یہ معمول دعا گو کا ہے مین ہر روز پڑہتا ہون اس فقیر کو فرمایا کہ تم بہی ہر روز سو بار پڑہا

سی و سہ آیہ

ایضا فرمایا کہ سی و سہ آیہ کو ادا مین پڑہے اسلئے کہ شیخ کبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے اوراد
مین ہے اور حدیث صحیح ہے کہ من قرا ثلثۃ وثلاثین آیۃ من القرآن فی منزلہ او زاد فی
قافلۃ امر اللہ الملائکۃ ان یحفظوہ من کل شیطن مارد ولص سارق یعنے جو کوئی
پڑہے تینتیس آیتین قرآن کی اپنے گہر مین اگرچہ آئے تو ماندہ ہو جائے اور جو کوئی قافلے

مین پڑے ہے تو حقتعالی فرشتون کو حکم دیتا ہے کہ وہ اُسکو اس سے نگاہ رکہین کہ راہ زن و چور و غیرہ
کا ارادہ کرین لوہے کا قلعہ اُنکے گرد بنا دین ایسا کہ وہ معاینہ کرین پس روی مبارک برین
قصہ آوردند فرمودند فرزند من شما ہم سی و سہ آیت را ملازمت کنید

ثواب پرورش یتیم

ایضا یہ حدیث شریف فرمائی کہ قولہ علیہ السلام انا وکافل الیتیم فی الجنۃ کہاتین
معی اشار الی السبابۃ والوسطے یعنے آپنے فرمایا کہ مین اور پالنے والا یتیم کا کہ دیانت سے
نگاہ رکہے بہشت مین ایک جگہہ ہونگے اور دو انگلیون سے اشارہ فرمایا یعنی کلمے کی او بیچ کی انگلی

نگاہداشت حیوانات

ایضا ایک بکری چلاتی تہی یارون نے پوچہا کہ شاید یہ بیچاری بکری بہوکی ہے یا
پیاسی دہن بستہ ہے یعنے بات نہین کرتی ہے کہ اپنے حاجت کا اظہار کرے فرمایا حدیث
صحاح ہے قولہ علیہ السلام ظلامۃ الدابۃ اشد من ظلامۃ الانسان
یعنے ظلم کرنا دابہ کا جیسے گہوڑا و جانور و اونٹ و خچر و گدہا وغیرہ سخت تر ہے آدمیون کے
ظلم کرنے سے آدمی اگر بہوکا یا پیاسا ہو یا کوئی حاجت رکہتا ہو یا کسی نے اُسپر ظلم کیا ہو تو
وہ کہہ سکتا ہے بیچارے حیوان دہن بستہ ہین کوئی نہین جانتا ہے کہ بہوکے ہین یا پیاسے
یا کوئی درد رکہتے ہین فرمایا کہ مین اسی جہت سے اپنے پاس گہوڑے نہین رکہتا ہون اگرچہ
سواری ہر خانہ ما انتہم اسپ [illegible] نہین ہے ایک شخص نے پوچہا کہ ڈولی
مین سوار ہونا کیا ہے فرمایا کہ آیا ہے تبسم روے مبارک برین خبر آوردند فرمودند

فرزند من این فائدہ بنویس۔

سلوک و سیر و طیر

ایضا فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے اور طیر ہے سلوک تو عبادت بدنی ہے اور سیر صفا اور پاک ہونا دل کا ہے اور طیر صفت ہے روح کی اگر اسکو حق کے ساتھہ محبت ہوجائے
این فقیر را فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس کہ مایۂ سالک ست

مجتہدین

ایضا فرمایا کہ مجتہدین مین حق ایک ہے اور وہ نزدیک اللہ کے ہے قیامت کو ظاہر ہوگا اگرچہ خطا ہو مواخذہ نہوگا اسلئے کہ اجتہاد سے تہا اس باب مین ایک حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام المجتہد یخطی و یصیب فان اصاب فلہ کفلان من الاجر و ان اخطأ فلہ کفل من الاجر یعنے مجتہد اگر دین مین خطا کرے توبہی صواب پر جائے اگر وہ برصواب تہا تو اسکے مسئلہ اجتہاد کے دو ثواب ہونگے ایک تو اجتہاد کا دوسرا برصواب ہونیکا اور اگر مسئلے مین خطا کی تو اسکا ایک اجر ہوگا جہت اجتہاد سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اسمین کوشش کرو کہ چارون مذہب پر باتفاق عمل کرو فرائض و سنن مین جہانتک کہ ممکن ہو جیسا کہ تمنے فقہ مین پڑہا ہے مینے عرض کیا کہ کچہہ اس سے بیان فرمایئے تاکہ دل مین مستحکم بیٹہہ جائے فرمایا تو امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ فرض ہے امام و مقتدی دونو پر اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ مع ختم سورت واجب ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین قولہ علیہ السلام لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب

وضم سورۃ معہا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتہہ الحمد کے اور ساتہہ ملانے ایک سورت کے
ہمراہ اسکے اسی جہت سے دعاگو نے امام کو کہدیا ہے کہ نماز جہریہ مین درمیان فاتحہ و سورت
کے وہ دعا پڑہا کرے جو کہ عوارف مین مروی ہے فاتحہا امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول کے
فرض ہے مقتدی پر تو دعاگو بہی اسکو خوب پڑہلیتا ہے یہانتک کہ امام دعا پڑہتا ہے اور
اس سب پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے اور استماع وانصات بھی
ہوجاتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر مسح سر کی نیت شرط ہے اور امام
مالک رحمہ اللہ کے قول پر مسح تمام سر کا فرض ہے کا طلاق قولہ تعالی وامسحوا برؤسکم
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر دو چیزین وضو توڑنیوالی ہمارے قول سے زیادہ
مین ایک چیز یہ ہے کہ ہاتہہ یا بدن اپنی شرمگاہ کو بہو پنچ جاے برابر ہے کہ شہوت سے ہو یا
بغیر شہوت کے اور اسی طرح اگر ذکر کو کف دست سے پکڑے تو وضو ٹوٹ جائے اور امام مالک
رحمہ اللہ تعالی کے قول پر اگر وہ دونو چیزین شہوت سے ہون تو وضو ٹوٹ جاے اور ہمارے
قول پر نہ ٹوٹے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اسمین کوشش کرو کہ فرائض
مین باتفاق چارون مذہب کے عمل کرو تاکہ جس مذہب کا آدمی آئے اقتدا کرسکے وکیف
یقبل تطوع امرء حتی لا یکمل و یتم فرائضہ اتفاقا یعنے کیونکر قبول ہو نفل آدمی
کی یہانتک کہ تمام نہو جائین فرائض اسکے باتفاق چاردن مذہب کے فرزند من
این فائدہ بگیر

	سماع و دف و طبل	

ایضاً فرمایا کہ سماع مین اختلاف ہے لیکن ضرب دف چارون مذہب مین حرام ہے
مگر نکاح مین قولہٖ علیہ السلام اَعْلِنُوْا النِّکَاحَ وَلَوْ بِالدُّف یعنے تم ظاہر کرو نکاح کو اگرچہ
ساتہہ دف کے ہو اور یہ ہمارے بعض اصحاب کا اختیار ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالے
کا بہی اختیار ہے اور طبل بجانا درست نہین ہے مگر لڑائی کے وقت درست رکہا ہے اور
بعض نے کہا ہے کہ قافلے کے چلنے مین بہی درست ہے تاکہ راہ بہولا ہوا طبل کی آواز پر
آجائے اور پہونچ جائے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس
ایضاً فرمایا الحزن بالفتح اندوہگین کردن من باب سمع یسمع و باسکون اندوہگین
شدن من باب حَسَنَ یَحْسُنُ **ایضاً** فرمایا کہ درمیان دفع و رفع کے فرق ہے
دفع تو اُس چیز کا ہوتا ہے کہ جسمین عدم ہو اور رفع اُس چیز کا ہوتا ہے کہ اُسکا وجود ہوا ہو
این فقیر را فرمودند بگیرید **ایضاً** فرمایا کہ اگر کہانے مین عبادت کی نیت ہو تو حجاب
نورانی خالص ہوتا ہے اور اگر اُسکے ساتہہ اور کوئی نیت ہو تو ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے ساتہ
کوئی دہوان ہو **ایضاً** فرمایا کل طرہ ابریشم کا دعا گو نے اُسطرف رافضیون سے سنا ہے
وہ کہتے ہین پورا ریشمی کپڑا پہننا زمانہ قلیل مین درست ہے اُنکا یہ قول باطل ہے اہل سنت
وجماعت کہتے ہین کہ اعتبار لُبس یعنے پہنے کا ہے نہ زمانے کا یعنے اصل پہننا محض حرام
ہے خواہ زمانہ قلیل ہو یا کثیر اسلیے کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ السلام ھذان
مُحَرَّمان لذکور امتی وحلٌ لاناثہم یعنے آپنے فرمایا کہ یہ دو حرام کئے گئے ہین میری
امت کے مردون کو اور حلال کئے گئے ہین اونکی عورتونکو اور اشارہ فرمایا طرف سونے

حزن

دفع و رفع — اندوہگین کردن... (حاشیہ)

نوردن

ذکر طرہ ابریشم و حرمت ریشم بر مردان

اور ریشم کے پس یہ دو قسمین علم مین یعنے مردونپر آین فقیر را فرمود نظر بر فائدہ بنویس

ذکر سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت یعنے چال چلن برتاؤ کا ذکر نکلا کہ آپ اچھی چیز کو اختیار نہ فرماتے تھے یعنے اگر دو کپڑے یا اور کوئی سامان و اسباب لاتے ایک قیمتی ہوتا اور دوسرا سہل یعنے غیر قیمتی تو آپ سہل کو اختیار فرماتے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احسن یعنے اچھے کو قبول فرماتے تو امت کہتی کہ ہمارے پیغمبر نے تو اچھا اختیار کیا ہے ہم بھی اُنکی متابعت و پیروی کرتے ہین مناسب اسکے یہ بھی فرمایا کہ جس چیز مین دنیا و آخرت کی خیر ہوتی اُس سے احتراز فرماتے یعنے وہ کام کہ اُسمین دنیا و آخرت کی مشارکت ہوتی تو جس کام مین کہ محض خیر آخرت کی ہوتی اُسی کو اختیار فرماتے پس درویش کو اسی طرح چاہیئے تاکہ اپنے پیغمبر کی پیروی کرے جو چیز کہ محض آخرت کی ہو اُسی کو اختیار کرے آنحضرت نے فرمائی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال اوچھوی قدس اللہ سرہ ایک تنگہ بازار مین واسطے کپڑے کے بھیجتے اُسکی چادر لاتے پگڑی و کرتا و جو بھی اُس سے پہنتے اگر لوگ کہتے کہ آپ کچھ چاندی اور دو تاکہ ہمین کپڑا اچھا لے آئین تو فرماتے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی پہنا ہے۔

ایضا فرمایا کہ اُس طرف جو شخص بیعت کرتا ہے یعنے مرید ہوتا ہے تو چند روز ذکر کا حکم لیتے ہین اور [illegible] ہین [illegible] کلاہ اُسی شخص کو دیتے ہین کہ جو اُسکے لائق ہوتا ہے اور جو ویسا نہین ہوتا ہے تو اوراد کا حکم کرتے ہین تاکہ بیکار نہ رہے جیسے کہ دعا

حکم کرتا ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن نزدیک قطب عالم
رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ کے ایک امیر واسطے پیوند کے آیا اور توبہ کی شیخ نے
اُسکو ٹوپی دی ایک درویش اُس جگہہ حاضر تہا کہا کہ ایسے آدمی کو ٹوپی دیتے ہین وہ
تو دنیا کے کام مین مشغول ہے شیخ نے جواب فرمایا کہ اے عزیز اگر وہ بسبب ایک ٹوپی کے
گناہ سے باز آئے اور اُسکی جہت سے بخشا جائے تو کس لئے مین اُسکو ٹوپی ندون ایضا
فرمایا کہ جب مُستراح یعنے پاخانے مین جاے تو مروی ہے کہ یہ دعا پڑہے اللھم انی
اعوذ بک من الخبث والخبائث وقال علیہ السلام اذا دخل الخلاء یعنے
اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے جن مردون اور جن عورتون سے اور حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمون کو فرماتے جبکہ پاخانے مین داخل ہوتے یہ لوگ اسجگہہ
مین واسطے ایذا دینے آدمی کے حاضر ہوتے ہین جب وہ یہ کلمے کہہ لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ
اُنکے شر سے اُسکو محفوظ رکہتا ہے اور وہ کوئی نکبت و تکلیف اُسکو نہین پہونچا سکتے اور
یہ کلمے پاخانے کے دروازے کے آگے کہین اور پاخانے مین چلے جائین آور چاہئے
کہ مونہہ اور پیٹہہ قبلے کی طرف نکرین اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
لاتستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا فی الخلاء ولکن شرقوا او غربوا
انما قال ذلک فی المدینۃ لا غیر یعنے تم قبلے کی طرف مونہہ مت کرو اور نہ پیٹہہ
کرو پاخانے مین ولیکن مشرق و مغرب کی طرف کرو آپنے یہ حدیث مدینہ شریف مین
فرمائی ہے اسلئے کہ مدینے مین قبلہ بائین جانب ہے مقصود اس حدیث شریف سے

یہ ہے کہ قبلے کی طرف مُنہہ اور پیٹھہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ اُسطرف موہنہ اور پیٹھہ کرنا مکروہ ہے
جیسے کہ کتاب متعلق کی نظم ہے ؎ یکرہ نحو القبلۃ التخلی ؛ ھکذا البول و مدّ الرجل
یعنے قبلے کی طرف پاخانہ پہرنا مکروہ ہے اور اسی طرح پیشاب کرنا اور پانون دراز کرنا یعنی
یہ دونوہی مکروہ ہین فقہ مین ذکر کیا ہے یکرہ الاستقبال والاستدبار الی القبلۃ
فی الخلاء وقیل لا یکرہ الاستدبار یعنے مکروہ ہے موہنہ کرنا اور پیٹھہ کرنا طرف
قبلے کے پاخانے مین اور بعض نے کہا کہ پیٹھہ کرنا مکروہ نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب
پاخانے مین جائین تو بایان ہاتہہ بائین گال پر مثل غم زدون کے رکہین باین خیال
کہ طعام ایسا پاک وعزیز تہا گناہ کی شومی سے نجاست مغلظہ ایسا پلید ہوگیا کہ اگر کپڑے
یا بدن سے لگ جائے تو اُسکا دہونا واجب ہو جائے پہر فرمایا کہ انبیاء و اولیاء کے فضلے
سے بدبو نہین آتی ہے بلکہ خوشبو آتی ہے دعاگو نے یہ بات تحقیق و یقین کی ہے چنانچہ
مروی ہے کہ پس افگندۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی کوس تک خوشبو
آتی تہی پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این دعاے در آن
مستراح بنویس غریب ست۔

ایضاً سر منڈانا

ایک عزیز نے سر منڈانے کا التماس کیا فرمایا جسوقت کوئی چاہے کہ سر منڈائے تو جورو سے
اجازت لے اسلئے کہ بعض عورتین گالون وغیرہ کی ہوتی ہین اُنکو اچھا نہین لگتا ہے اور
اور اگر جورو نہین رکہتا ہے تو اُسوقت مان سے اجازت لے اسلئے کہ شاید کوئی بہی منت

مسکراتے جاتے تہے **ایضا** فرمایا کہ خاندان سہروردیون مین عورتون کو چار گز کی دامنی دیتے ہین جیسے کہ عورتون کی رسم ہے اور خانوادۂ چشت مین ایک گز کی دیتے ہین اس سبب سے کہ جامۂ طاقیہ ہے بس چاہیے کہ سر مین ہی ہووے اور دامنی کتف یعنے مونڈہے مین پڑتی ہے اور جب سر مین ڈالین تو اُسی ایک کپڑے کو مونہہ کے نیچے لاکر باندہ دین **ایضا** فرمایا کہ ایک دن امیر المومنین حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے بارانی مبارک ایک درویش کو دی تہی ایک عزیز نے اُس سے خرید لی اور خدمت مین لایا حضرت حسین نے فرمایا کہ جو چیز ہمنے واسطے رضاے خدا کے اوتار ڈالی تو پہر ہم اوسکو نہین پہنتے ہین **ایضا** قدس اللہ سرہ کے معنے بیان فرمائی ای اسکنہ فی حظیرۃ القدس وھو اعظم منازل فی الفردوس یعنے اللہ اُسکو حظیرۂ قدس مین بسائے اور وہ بڑی منزل ہے فردوس مین **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ ضریح کے کیا معنے ہین جواب فرمایا الضریح القبر یعنے ضریح قبر کو کہتے ہین **س** ان الطریق الی الحبیب لعامر ؎ خَابَ الجَبَانُ وفازتِ الاَبْطَالُ ؎ یعنے مقرر رستہ طرف دوست کے ہر آینہ آباد ہے کاہل وسست رہگئے اور مرد پہونچ گئے کہ اُنہون نے آبادی کا رستہ لیا فرمایا کہ دعا گو اس بیت کو شجرون مین لکہواتا ہے **ایضا** فرمایا ان فقیرا جاء یوما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی احبک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا فقیر استعد للموت یعنے ایک فقیر ایک دن خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کہا یا رسول اللہ بیشک مین آپ کو دوست رکہتا ہون

ذکر دامنی

باراني حضرت حسین رضی اللہ عنہ

معنی قدس اللہ سرہ

معنی ضریح

محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو آپنے فرمایا اے فقیر تو جا موت کے واسطے تیاری کر **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ
مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی کہ ینبغی للمؤمن ان یعلم ان التوفیق مع الفعل مستویان
لا من قبلہ ولا من بعدہ فمن قال قبل الفعل فھو جبری ومن قال بعدہ فھو
قدری واعلم ان العبد قد اعطی قوۃ العمل فکلف بذلک حتی یلزم علیہ
ولم یعط قوۃ التوفیق لانہ صفۃ الرب عز وجل فالقدری یقول الخیر والشر منی
ولیس من اللہ تعالی فیہ فعل والجبری یقول الخیر والشر من اللہ تعالی ولیس لی فیہ فعل فالقدری اضاف الربوبیۃ
الی نفسہ والجبری اضاف العبودیۃ الی اللہ تعالی واعلم ان من کان غرضہ وقصدہ وعزمہ ومرادہ
الطاعۃ وطلب رضاء اللہ تعالی یجد التوفیق ومن کان غرضہ وقصدہ وعزمہ
ومرادہ المعصیۃ ومافیہ غضب اللہ تعالی لا یجدہ ذلک قولہ تعالی والذین
جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین یعنے مومن کو چاہیئے کہ
جانے کہ توفیق ساتہہ عمل کے برابر ہے نہ آگے نہ پیچھے اور معنی توفیق کے سازوار یعنے موافق
کرنا ہے لغت مین وفی الاصطلاح جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے معنی
توفیق کے اصطلاح مین کرنا بندے کے فعل کا ہے موافق رضاے خداوند تعالے کے اور
جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے آگے ہے اُسکو جبری کہتے ہین اور وہ ایک
گروہ ہے بد مذہبون کا عرب مین اور جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے پیچھے ہے
وہ قدری ہے یہ گروہ بہی بد مذہب ہے پس قدریہ اضافت یعنے نسبت ربوبیت
کی طرف اپنے نفس کے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بہلائی برائی ہمسے ہے اور اللہ تعالی کا

اُسمین کوئی کام نہین ہے یعنے وہ خدا کے طرف سے نہین ہے اور اُسنے پیدا نہین کیا ہے
اور جبریہ کہتے ہین کہ خیر و شر یعنے بہلائی برائی خدا سے ہے اور اُسمین ہمارا کوئی کام
نہین ہے یعنے منکر ہین بندے کو فاعل مختار نہین جانتے ہین یہ گروہ جبریہ کا اضافت
یعنے نسبت عبودیت کی طرف اللہ تعالی کے کرتا ہے آن دونو گروہ کا قول عقلاً و نقلاً
باطل ہے جان کہ اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ جس شخص کے غرض و مقصود و ارادہ
و مراد حق کی طاعت و فرمانبرداری اور خداوند تعالی کی طلب رضا ہے تو وہ تو اللہ تعالے
کے طرف سے توفیق پاتا ہے اور جسکی غرض و مقصود و ارادہ و مراد معصیت و نافرمانی
حق کی ہے اور وہ چیز جسمین اللہ تعالی کا غصہ ہے تو وہ توفیق کو نہین پاتا ہے جیسا
کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مجاہدہ کرتے ہین واسطے ہمارے تو ہم اُنکو اپنی
راہین بتا دیتے ہین اور بیشک اللہ ہر آینہ ساتھہ ہے نیکو نکے یہ ساری ترتیب شروع
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

اظہار کرامت کا اپنے مریدسے درست ہے غیر سے نادرست

ایضا فرمایا کہ جس وقت کسی سالک کو کچہہ کرامت ظاہر ہو تو جن لوگون نے اُسسے
تعلق و بیعت کی ہے اگر اُنسے کہے تو درست ہے اور غیر سے نہ کہے اور اگر کسی مصلحت
سے کہے تو یون کہے کہ ایک درویش کو ایسا ظاہر ہوا ہے اپنا نام نہ لے اپنے سر پر
حمل نہ کرے اسلئے کہ کتاب علم کلام عقیدہ نسفی مین مذکور ہے لو یقول الشیخ
للذی تعلقہ و تابعہ من کرامتہ شیئا یجوز یعنے اگر شیخ اُس شخص سے جسنے

اُس سے تعلق کیا ہے اور اُسکا تابع ہوا ہے اپنی کرامت سے کچھ کہے تو جائز ہے **ایضا** فرمایا کہ جو مومن کہ قصد گناہ کا کرتا ہے اور اللہ تعالے کے خوف سے باز رہتا ہے اور حیائی خالق کی جہت سے اُسکو نہین کرتا ہے تو قیامت مین اُس بندۂ نیکبخت کو ہمراہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے اُٹھائینگے اور اُنکے ساتہہ وہ بہشت مین داخل ہوگا اس لیے کہ حضرت یوسف صلوات اللہ علیہ نے قصد زلیخا کا کیا اور وہ گناہ تہا پہر اللہ تعالے کے خوف سے خود کو کہینچا اور گرد گناہ کے نہ پہرے وذلك قوله تعالى وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا یعنے زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصد کیا اور اُنہون نے زلیخا کا قصد کیا جسوقت اللہ تعالے کی عنایت آگئی تو وہ قصد سے باز رہگئے وذلك قوله تعالى وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىْ اِنَّ رَبِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی مین اپنے نفس کو برے نہین کرتا ہون بیشک نفس البتہ بہت حکم کرنیوالا ہے برائیکا مگر میرے رب نے مہربانی کی تو مین اُس قصد سے باز آیا یہ قصہ دراز ہے یہانتک کہ نوبت زلیخا کے عشق کی حضرت یوسف علیہ السلام سے وہانتک پہونچی کہ جو اللہ سبحانہ نے بیان فرمائی ہے قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا یعنے حضرت یوسف علیہ السلام کی حُبّ زلیخا کے پردۂ

دل مین پہونچ گئی زلیخا بولی کہ اگر یوسف میرا کہنا نہ سنے گا اور میری مراد
اچھی طرح سے حاصل نہ کریگا تو مین کہکر اُسکو قید کرا دونگی پس حضرت
یوسف علیہ السلام نے قید خانہ اختیار فرمایا اور گناہ کے گرد نہ پھٹکے
جیسے کہ اللہ تعالے تقریر یوسف علیہ السلام سے خبر دیتا ہے لَئِنْ
لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ تا
جَاهِلِیْنَ یعنی زلیخا نے کہا اگر نہ کریگا یوسف جو مین اُسکو حکم دیتی
ہون تو ہر آئینہ وہ قید کیا جائیگا اور ذلیلون سے ہوگا حضرت
یوسف نے کہا یارب قید خانہ دوست تر ہے طرف میرے اُسچیز سے
جسکی طرف وہ مجھکو بلاتی ہین اور اگر تو نہ پھیریگا مجھسے مکر اُنکا تو طرف
اُنکے مائل ہوجاؤنگا اور ہوجاؤنگا جاہل نادانون سے بعد اسکے فرمایا
اُسطرف مین نے بعض درویشون سے سنا ہے کہ آخر شب مین یہ رباعی پڑھتے ہین ؎
اِلٰهِیْ كَمْ رَكِبْتُ عَلَی الْخَطَایَا ؛ فَهَبْ لِیْ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَنَایَا ؛ نَدِمْتُ نَدَامَةً اَرْجُوْ
اِلَیْكَا ؛ سَیَغْفِرُ زَلَّتِیْ رَبُّ الْبَرَایَا ؛ فرمایا کہ المنایا مین الف و لام جنس کا ہے معنی جمعیت
کا مبطل ہے مراد اُس سے ایک ہے یعنی یہی ایک موت نہ بہت سی موتین سین اور
سوف واسطے استقبال کے ہین لیکن سین تو واسطے تعجیل کے اور سوف واسطے تاخیر کے آتا
ہے معنی رباعی کے یہ ہوئے کہ الٰہی مین کتنا گناہون پر سوار ہوا ہون یعنی مین کسقدر گنا ہون کا

مرتکب ہوا ہون سو تو موت سے پہلے مجھکو توبہ عنایت کرین اشیمان ہوا ہون پشیمان ہونے کرمین تجھسے امید رکھتا ہون کہ عنقریب خداوند مخلوق کا میری لغزش کو بخشدیگا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

دو رکعت بعد وتر

ایضا فرمایا کہ بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑہتے ہین اور نیت تشفیعا للوتر کے کرتے ہین تاکہ یہ دو رکعت بجاے چوتھی رکعت کے ہوجائین اسلئے کہ نماز بیٹھے کی از روے ثواب کے آدہی ہے نماز کہڑے ہوئے سے کیونکہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف صلوۃ القائم فرمایا کہ یہ دو رکعت بعد وتر کے وہ شخص پڑہے کہ جو وتر کے بعد تہجد پڑہے گا تو پہلا وتر نفل ہوجائے گا وہ چار رکعتین ہوجائین گی اور جو شخص کہ تہجد نہ پڑہے وہ یہ دو رکعت بعد وتر کے نہ پڑہے این فقیر را فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس دعا گو میکند۔

صلوۃ الاحزاب

فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من صلی اربعا صلوۃ الاحزاب بعد اداء الظہر قہر اعداءہ لاسیما اعداء الدین الشیطان وجنودہ یعنی جو شخص کہ پڑہے چار رکعتین نماز احزاب کے بعد نماز ظہر کے تو مقہور ہوجائین گے دشمن اسکے خاصکر دین کے دشمن شیطان اور اسکا لشکر این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

ایضا فرمایا کہ جسوقت کوئی نفقہ یعنے خرچ برچ محتاجی سے عاجز ہوجائے تو وہ سو بار لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ہر روز لازم کرے کسی کا محتاج نہوگا مناسب ہے

حکایت بیان فرمائی کہ اچہ مین ایک درویش تہا عیالدار نفقے کے سبب سے عاجز ہوگیا تہا نزدیک شیخ جمال الدین اوجہوی رحمہ اللہ تعالی کے آیا اور احوال اپنا بیان کیا کہ مین عیالدار ہون اور کچہہ کسب نہین کرسکتا ہون نفقے کی جہت سے عاجز ہوگیا ہون شیخ نے اُس سے فرمایا کہ تو ہر روز بے ناغہ صد بار لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وظیفہ کر رزق تیرا فراخ ہوجائیگا اور ایک سپاہی بہی ایسا ہی تہا اوسکو بہی آپنے اسی طرح فرمایا وہ غنی ہوگیا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کنز من کنوز اللہ تعالی فی الارض یعنے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک خزانہ ہے اللہ تعالی کے خزانون سے روئے زمین پر این فقیررا فرمودند فرزندمن شما ہم بگیرید۔

یا بدیع العجائب

ایضا واسطے کفایت مہمات کے من قال یا بدیع العجائب اثنی عشر الف مرۃ وان لم یستطع فالفا وماتین مرۃ کفیت مہماتہ یعنے جو شخص یا بدیع العجائب بارہ ہزار بار کہے اور اگر نہ کہہ سکے تو بارہ سو بار کہے اُسکے ہر مہم بر آئیگی مجرب ہے

عقبات طالب

ایضا فرمایا طالب حق کو گہاٹیان پیش آتی ہین وہ اُس طلب سے باز رہتا ہے

اور دنیا مین مشغول ہوجاتا ہے ترقی نہین ہوتی ہے پس طالب کو چاہیئے کہ حق سے التجا
کرے تاکہ وہ اُسکو اُن گہاٹیون سے پار کردے قولہ تعالی ان لا ملجأ من الله الا الیہ
ایضا فرمایا کہ گازرون مین شیخ امین الدین کے خانقاہ مین چند فقیر ملتانی تہے دوسرے
یار پہونچے تو اُنسے کہا کہ تم ہم مین نظر کرو اُنہون نے کہا کہ تم تو ابتک حجاب ظلمانی مین
رہے ہوئے ہو جب اُنکو مکاشفہ ہوا تو اُنہون نے جان لیا قبول کیا کہ ہان ہم حجاب
مین ہے ہوئے ہین جب دعاگو گازرون مین پہونچا تو شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین
رحمہ اللہ تعالی نے جسوقت دعاگو کا حلیہ دیکہا تو کہا کہ سجادہ وجبہ وعصا ومقراض سید
جلال الدین کو دیوین وہ اُسجگہہ پہونچیگا امانت رکہی تہی دعاگو کو دیدی پہر مین نے
کہا کہ تم مجہہ پر نظر کرو کہا ہم تم پر نظر نہین کرسکتے ہین قسم کہائی واللہ جو کچہہ کہ دعاگو نے
شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما سے سنا ہے اُسکو کوئی نہین جانتا
ہے دہلی کی خلق اُنکی قدر نہین جانتی ہے اور اُسطرف مکہ مبارک خانۂ کعبہ مین مصلا
شیخ رکن الدین کا متصل مصلاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اور مصلا
شیخ نصیر الدین کا بمقدار چار گز کے پیچہے ہے دعاگو نے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی سے پوچہا
کہ مصلا شیخ نصیر الدین کا پیچہے کیون ہے جواب دیا کہ مرتبہ شیخ رکن الدین کا قریب ہے
اور دعاگو دونو مصلون سے پیچہے نماز پڑہتا تہا یہ ادب شیخ مکہ نے مجہسے پسند کیا دعاگو نے
لیکن اور مدینہ مبارک مین بہی اُنکا مقام ہے طرف پائنتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور زیارت کرنیوالون مین سے ہر ایک سینے کی طرف سلام کرتا ہے **ایضا** فرمایا کہ

جسوقت چہینکے اور ڈکارلے تو الحمد للہ علی کل حال کہے عوارف مین ہے کہ یہ مروی ہے **ایضا**

سرنے بجانا

ایک شخص نے بجانے لگا فرمایا منع کرو درست نہین ہے لایجوز عند ناخلافا للشافعی رحمہ اللہ تعالی جسوقت سرودگو یعنے گانے والے پہونچے تو انکو بہی منع کیا اور کبہی نہین سنتے تہے یہانتک کہ وہ گانے لگے تو ہمارے طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ ذکر کرتے ہین ہمنے عرض کیا کہ ذکر نہین کرتے ہین گاتے ہین ایسے مستغرق تہے فرمایا کہ گانا سننا درست نہین ہے جیسا کہ خود گانا روا نہین ہے اسلئے کہ القاری و السامع سواء کیونکہ سننے والے کو نہی منکر واجب آئیگی پس تم منع کرو منع کرنیوالا کیونکر سنیگا **ایضا**

فرمایا قراءۃ الفاتحۃ بعد اداء المکتوبات بدعۃ و قراءۃ القرآن جہرا عند القبر بدعۃ یعنے فاتحہ کا پڑہنا بعد ادا فرائض کے بدعت ہے اور بآواز بلند قبر پر قرآن پڑہنا بہی بدعت ہے اوشرح اوراد مین جو کہتا ہے کہ روا ہے خطا ہے غلطی کی ہے مین نے اس شرح سنا ہے پس روی مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتہ بنویس غریب ست **ایضا** ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنے کا ذکر

فرمایا صورۃ العقص ستۃ احدھا الجعد والثانی ان یشد شعرہ الی قفاہ اوالی وسط الراس اوالی جبھتہ اوالی اذنہ الیمنی اوالی اذنہ الیسری کل ذلک مکروہ اتفاقا فی الصلوۃ وغیرھا لمخالفۃ السنۃ لان السنۃ الحلق اوالفرق وکل ماسوی الحلق والفرق عقص والعقص مکروہ یعنے صورتین عقص کی چہہ ہین

ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنا

اور معنی عقص کے بال باندہنے کے ہین ایک تو جعد دوسرے یہ ہے کہ بالون کو گدی کے
پیچھے باندہے یا درمیان سر کے یا طرف پیشانی کے یا طرف سیدہے کان کے یا طرف
بائین کان کے اور یہ سب صورتین عقص کی ہین چارون مذہب مین مکروہ ہے
واسطے مخالفت سنت کے اسلئے کہ سنت منڈانا ہے یا مانگ نکالنا اور جوان دو کے
سوا ہے وہ عقص ہے اور عقص مکروہ ہے حدیث صحاح ہے قال علیہ السلام دع
شعرک حتی تسجد معک یعنے تو اپنے بالون کو چہوڑ دے تا کہ وہ بہی تیرے ساتہہ
سجدہ کرین اور یہ باتفاق نماز وغیر نماز مین مکروہ ہے جیسے کہ فقہ مین ہے صاحب نظم
متفق نے ذکر کیا ہے ~~ه~~ من غیر تفزیع و بین الفرق ؎ وخیرۃ الرجال
بین الحلق ؎ تفزیع درمیان سر کے منڈانے کو کہتے ہین یعنے سوائے اسکے مردونکو
اختیار ہے درمیان منڈانے کے اور مانگ نکالنے کے یعنے چاہے تمام سر منڈائے
بغیر اسکے کہ درمیان سر کا یا بعض سر کا منڈائے یا فرق کرے لیکن اس زمانے مین
بہتر یہ ہے کہ حلق کرے اسلئے کہ ہندوستانی سب وقت ساتہہ فرق کے نہین رکہتے
ہین اور اسطرف جو آدمی سر منڈا ہوا نہین ہے تو وہ ساتہہ فرق کے رہتا ہے پس
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد عقص بنویس تا دیگران
را حاصل آید و شما را اجزا باشد جزاک اللہ خیرا عقص کی تقریر مین تہے کہ ایک عزیزنے
پوچہا کہ سادات کے جعد کس طرح ہین جواب فرمایا کہ مکروہ نہین ہین اسلئے کہ فرق ہے
اور انکے ساتہہ سجدہ کرتے ہین اچہا طریقہ رکہتے ہین سب وقت فرق کے ساتہہ

رہتے ہین نماز مین اور غیر نماز مین آور یہ جعد ین انکی نشانیان ہین بعد اسکے فرمایا کہ
عرب مین ایک گروہ ہے اُسکو روافض کہتے ہین یہ لوگ فاجر یعنے بدکار کا اقتدا
نہین کرتے ہین اسکو جائز نہین جانتے ہین اور صالح کا اقتدا کرتے ہین اور اُسکو
روا رکہتے ہین آور گروہ روافض کے بعض جنکو امامیہ کہتے ہین سوائے اقتدائے
شریف کے نماز درست نہین جانتے ہین وہ اپنی جماعت علحدہ کرتے ہین جسوقت کہ
سُنی پڑہکر چلے جاتے ہین یا اُنسے پہلے پڑہ لیتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ جن دنون مین دعاگو اُس طرف مدینہ مبارک مین تہا ایک وقت مسجد کا امام
حاضر نہ ہوا تو شیخ عبد اللہ مطری شیخ مدینہ نے دعاگو کو حکم امامت کا فرمایا اور کہا یا سید
تقدم حتی یصلے الشرفاء معک و یقتدوا بک یعنے اے سید تو امامت کر تاکہ یہ سب
شریف تیرا اقتدا کرین ورنہ اور کا نکرینگے جسوقت دعاگو نے تکبیر تحریمہ کہی تو سارے
شریفون نے میرا اقتدا کیا ایک صف دراز ہوگئی جب مین نے نماز کا سلام کیا تو مین نے
دیکہا کہ سب شریفون نے میرا اقتدا کیا تہا شیخ مدینہ نے فرمایا لولم تتقدم لم یصلون
و یذہبون و یصلون موضعًا اخر او بعد ما صلینا یعنے اگر تو امامت نہ کرتا
تو وہ نماز نہ پڑہتے چلے جاتے اور دوسری جگہہ نماز پڑہتے یا بعد اسکے کہ ہم پڑہ چکتے
ہو جاتے ہین کہ تو شریف ہے سوا سید نبال شریف کے نماز روا نہین کہتے ہین عجب
گروہ ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی
ینبغی ان یعلم ان الذی کتب فی المصاحف ہو القرآن بالحقیقۃ و من

روافض

قال بان المکتوب فی المصاحف لیس بقرآن فقد انکر التنزیل قولہ تعالیٰ
تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا وآلم ذلک الکتاب
لا ریب فیہ وانا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا وطٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن
لتشقیٰ ونزل بہ الروح الامین فمن زعم ان ما فی المصاحف لیس بقرآن
فقد انکر التنزیل ومن انکر التنزیل فقد کفر بھذہ الآیات لان اسم الکتاب
یقع علیھا قد دل علیہ ان اللہ تعالیٰ امر لعبادہ بقراءۃ القرآن فاقرأوا ما
تیسر من القرآن فلو لم یکن قرآنا فای شئ یقرأ الا تری ان اللہ امر عبادہ باستماع
القرآن والانصات عند قراءتہ وقال واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ
وانصتوا واذا لم یکن قرآنا فای شئ یسمع ولذلک منّ اللہ علی نبینا علیہ السلام
فقال ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم فلو لم یکن فاتحۃ الکتاب
قرآنا فای شئ منّ علی نبیہ ودل علیہ ان اللہ تعالیٰ نھی عن مس المصحف من
غیر طھارۃ قولہ تعالیٰ انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطھرون
تنزیل من رب العالمین یعنے چاہیے کہ جانے اس بات کو کہ جو چیز لکھی گئی ہے مصحفوں
میں وہ حقیقۃً قرآن ہے نہ مجازاً اور فرمایا کہ مصاحف جمع ہے مصحف کی بفتح میم جیسے
مکارم جمع ہے مکرم کی جب سبق اس جگہ پہونچا تو ایک عزیز نے پوچھا کہ قرآن بحقیقت
کیا ہے جواب فرمایا ھو القرآن بالحقیقۃ لغۃ اعنی من حیث اللغۃ یعنے وہ
قرآن ہے بحقیقت از روے لغت کے اور یہ اسپر دلیل ہے کہ قائم بذات اللہ ہے

جیسے کہ گفتار شاعر کا کہتے ہین کہ یہ قرآن جسکو پڑہتے ہین عین گفتار اُسکا ہے اور جو
شخص کہتا ہے کہ مصحف مین لکہا ہوا قرآن نہین ہے تو وہ تنزیل کا منکر ہے اللہ تعالے
نے تنزیل کو بہت جگہہ اپنی کتاب مین قرآن فرمایا ہے اے محمد ہمنے تجہپر قرآن اوتارا
ہے اور جو کوئی گمان کرے کہ جو کچہہ مصحفون مین لکہتے ہین وہ قرآن نہین ہے تو وہ
تنزیل سے منکر ہوگا اور جو کوئی تنزیل کا منکر ہے وہ کافر ہے ان آیات مذکورہ کا
کیونکہ نام کتاب کا اُنپر واقع ہوتا ہے اسپر دلالت کرتی ہے یہ بات کہ اللہ تعالی نے
اپنی بندونکو قرآن پڑہنے کا حکم کیا ہے کہ تم پڑہو جو آسان ہو قرآن سے سو جو مصحف
مین ہے اگر وہ قرآن نہو تو کون چیز پڑہی جائے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ اللہ تعالے
نے اپنے بندون کو وقت قرارت قرآن کے قرآن سُننے اور خاموش رہنے کا امر فرمایا
ہے کہ جب قرآن پڑہا جائے تو تم اُسکو سنو اور خاموش رہو اور جبکہ مصحف مین قرآن
نہو تو کون چیز سُنی جائے اور کس کے لئے خاموش رہین اور اسی لئے اللہ تعالی نے
ہمارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر منت رکہی پس فرمایا کہ مقرر ہمنے تجہکو سات
آیتین مثانی دین اور بڑا قرآن سو اگر سورہ فاتحہ قرآن نہو تو کون چیز کی اپنے نبی پر منت
رکہی اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ جو مصحف مین ہے وہ قرآن ہے یہ بات کہ اللہ تعالی
نے بدون طہارت کے مصحف کے چہونے سے منع فرمایا ہے پس اگر مصحف مین
قرآن نہین ہے تو کیون مصحف کے بے وضو لینے سے نہی کی ہے یہ ساری ترتیب
شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایک لاکھہ لا الہ الا اللہ پڑہنا واسطے میت کے

ذکر اموات یعنے مردون کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے من قال لا الہ الا اللہ مائۃ
الف مرۃ وجعل لثواب للمیت غفر اللہ لذلک المیت وان کان موجبا للعقوبۃ
یعنے جو شخص لا الہ الا اللہ ایک لاکہہ بار کہے اور اُسکا ثواب مردے کو بخشے تو اللہ تعالے
اُس مردے کو بخشدے اگرچہ وہ عقوبت کا مستحق ہو اس فقیر نے پوچہا کہ ایک مجلس
مین کہین جواب فرمایا کہ مجلس واحد شرط نہین ہے اتنے بار کہنا چاہئے اور مین نے
یہ بہی پوچہا کہ محمد رسول اللہ بہی کہین جواب فرمایا کہ حدیث مین یہی لا الہ الا اللہ ہے
فرمایا کہ میت والونپر واجب ہے کہ مزدور کرین ایک لاکہہ بار یہ کلمہ کہین اور رسم طرف
رسم ہے کہ جو کوئی مرتا ہے اُسکے واسطے کہتے ہین مناسب اسکے حکایت بیان
فرمائی کہ عہد دولت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک صحابی نے وفات پائی
آپ اُنکے جنازے پر حاضر ہوئے اور اُسپر نماز پڑہی اور قبر مین اُنکو اُتارا عذاب کے
فرشتے اُترے آپ باہر آگئے اُنکے بی بی سے پوچہا کہ یہ میرا یار تیرے ساتہہ کیا معاملہ
رکہتا تہا اُسنے کہا کہ نیک تہا آپنے فرمایا کہ تو البتہ یاد تو کر اُسنے کہا کہ ایک دن اوسنے
عورت کو گالی دی تہی یعنے قذف کیا تہا آپنے فرمایا تو اُس سے عفو کر تاکہ عذاب
اُس سے دور ہو وہ بولی کہ مین نے عفو کر دیا آپنے فرمایا کہ ابہی اُس سے عقوبت باز رہی
مین دیکہہ رہا ہون اس جگہہ حضرت مخدوم نے چشم پر آب کی اور فرمایا کہ جہان خود پیغمبر
اُسکے سر پر ہون بسبب ایک قذف یعنے بہتان کے عقوبت اوترتی دوسرون کا

حال کہ اپنے عورتون کو مارتے ہین اور افترا و بہتان رکھتے ہین خود معلوم ہے کہ
کسقدر عقوبت ہوگی اُسنے تو حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی برکت سے خلاصی
پائی ورنہ کون جانتا اس باب مین ایک آیت ہے ان الذین یرمون المحصنات
الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولھم عذاب عظیم یوم تشھد
علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون یعنے بیشک وہ
لوگ کہ بہتان رکھتے ہین اور قذف کرتے ہین اُن بیبیون کو جو پارسا غافل مومن
ہین اپنے سر و پا کی کچھہ خبر نہین رکھتے ہین ایسی بیبیون کے بدگو لعنت کی گئی ہین دنیا
و آخرت مین اُنکے واسطے ہے بڑا عذاب جسدن کہ گواہی دینگی اُنپر زبانین اونکی
اور ہاتھہ اُنکے اور پاؤن اُنکے اُسچیز کے جو اُنہون نے کی پس وہ اپنے اعضا سے کہینگے
اے میری زبان اور ہاتھہ پانون تم کیون مجھپر گواہی دیتے ہو تم میرے ساتھہ
عذاب مین شریک ہوؤگے وہ جواب دینگے کہ انطقنا اللہ الذی انطق کل شئ
یعنے ہم کیا کرین ہمکو تو بلایا اللہ نے جسنے بلایا ہر چیز کو بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے
واسطے برادرم حاجی دین محمد کے ایک لاکھہ بار لا الہ الا اللہ کہا میرا ایک یار ہے
اوچہ سے برابر آیا ہے اور مجھسے تعلق و بیعت رکھتا ہے اور اوراد شیخ کبیر کو نگاہ رکھتا
ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ مین نے محمد حاجی کے قبر کو دیکھا کہ اُسکو روشن و فراخ
کر دیا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا کہ اُسنے دعاگو کو منع
کر دیا ہے کہ کسی سے میرا نام مت لو وہ اسی جگہہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگہہ اگر

حکایت حاجی دین محمد مرحوم

سید حامد نبیرۂ مخدوم [illegible]

کوئی رشتہ دار حاجی محمد کا حاضر ہو تو مین یہ بشارت اُسکو دون ایک شخص نے حاضرین
مین سے کہا کہ اُسکا بھتیجا اسجگہ ہے وہ پاس مبارک کے بر گر پڑا اُسکو نزدیک بلایا اور فرمایا
کہ تیرے چچا سے درگزر کی اور اُسکے قبر کو روشن و فراخ کر دیا مین یہ بشارت دیتا ہون
ایضا فرمایا کہ ایک دن مردان دولت کا بیٹا نزدیک دعاگو کے آیا اور عرض کیا
کہ مین نے اپنے باپ پر بادشاہ کی خفگی سنی ہے تم دعا کرو تا کہ وہ مرحمت کرے مین نے
دعا کر دی ایک عزیز ہے دعاگو سے تعلق رکھتا ہے اُسنے مجھسے کہا کہ مین نے ابہی اسی
وقت دیکھا کہ اُسنے صحنک خاص بادشاہ سے پائی ہے اُسپر کچھہ خفگی نہین ہے مرحمت
ہے مین نے یہ بشارت مردان کے لڑکے کو دی اُسنے اُسی وقت تاریخ و وقت و ساعت
لکھہ لی واقعہ اُسی طرح تہا وہ شخص تو ادہر مین اور مردان دہلی مین آس فقیر نے
اپنے جی مین کہا کہ جہان مریدون کی یہ صفت ہو معلوم ہے کہ پیر کی صفت کیا کچھہ ہوگی
اُنکی نظر اس سے اعلی تہی اسلئے کہ الادنی یتدرک بالاعلی **ایضا** سبق مصابیح کا
تہا اور حدیث شریف یہ تہی قال علیہ الصلوۃ والسلام من علامات الساعۃ
اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا حرف مِنْ واسطے تبعیض کے ہے یعنے قیامت کی بعض
نشانیون سے یہ ہے کہ جنی مان اپنے خودکار یعنے صاحب کو فرمایا کہ مین نے اُسطرف
محدثون سے اس حدیث کے دو طریق سُنے ہین ایک طریق یہ ہے کہ اَمَۃ اللہ مراد
ہے اور ربتہا مین حرف تا واسطے مبالغے کے ہے تاے تانیث نہین ہے یعنی جنی
اللہ کی لونڈی خوندگار یعنے صاحب اپنے کو یعنی وہ لڑکا اوسکو بطریق صاحب مالک کے

کام کا حکم دے اور مان کے حقوق نہ جانے دوسری وجہ یہ ہے کہ آخر زمانے مین
لوگ لونڈیون سے بچے جنائین گے اور اون لڑکون کی ماؤن کو بیچ ڈالین گے جب
یہ لڑکا بڑا ہو جائیگا تو اپنی مان کو خریدے گا پس یہ لڑکا اُسکا صاحب مالک ہو گا
مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے اسکا تجربہ کیا ہے کہ کسی گانون
مین ایک شخص نے ام ولد یعنے اپنے بچے کی مان کو بیچ ڈالا پھر چند مدت کے بعد اُسکا لڑکا
بڑا ہو گیا اُسنے جورو کی ایک دن وہ لڑکا بازار کو گیا اور لونڈی خریدی تاکہ اُسکی جورو
کے آگے کام کاج کرے جب وہ اُس لونڈی کو گھر مین لایا تو اسکے باپ نے پہچان لیا
کہ یہ تو تیری مان ہے پس وہ لڑکا اپنی مان کے قدمون پر گرا پس ظاہر ہوا وہ لڑکا اوسکا
صاحب ہوگا بعد اسکے فرمایا لا یجوز بیع ام الولد عندنا وعند الشافعی رحمہ اللہ
تعالی فی روایۃ یجوز وفی روایۃ رجع عن ہذا القول وفی روایۃ ہذا
افتراء علیہ یعنے ام ولد کا بیچنا درست نہین ہے نزدیک ہمارے یعنے مذہب حنفی مین
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین تین روایتین ہین ایک روایت مین
تو درست ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع کیا ہے
اور ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ اُنپر افترا کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے اطراف
عرب مین مشائخ و محدثون و محققون و فقہاء و علماء و استاذون سے جو کہ ارشاد
رکھتے ہین یہ سنا ہے کہ دو چیزون کا دو صاحب مذہب پر افترا کیا ہے بیع ام الولد
علی الشافعی رحمہ اللہ تعالی ودخول الغلام المملوک افتراء علی المالک رحمہ اللہ تعالی

وھذا اتفاق یعنے ام ولد کا بیچنا افترا ہے امام شافعی پر اور امام مالک پر یہ افترا ہے
کہ اُنہون نے غلام مملوک پر دخول کو جائز کہا ہے اور یہ افترا امام مالک پر باتفاق
ہے رہے امام شافعی سو ایک روایت مین یون ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع
کیا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنپر افترا ہے مین نے اُسطرف مالکیون سے سُنا
ہے کہ لوگون نے اس بات کا اُنپر افترا کیا ہے قولہ تعالی ومن الناس من یعجبک
قولہ فی الحیوۃ الدنیا ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام واذا تولی
سعی فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد
واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم ولبئس المھاد یعنے بعض
لوگون مین سے وہ آدمی ہے کہ تعجب مین ڈالتی ہے تجھکو بات اُسکی زندگی دنیا مین اور
گواہ کرتا ہے اللہ کو اُس چیز پر جو اُسکے دل مین ہے حالانکہ وہ بڑا جھگڑالو ہے اور جسوقت
والی ہو جائے تو سعی کرے زمین مین تاکہ فساد کرے اُسمین اور ہلاک کرے حرث و نسل کو
یعنے جانے زراعت کو کہ اُس سے نسل ہوئے یعنے عورتون کو چھوڑے اور مردون کو
اختیار کرے اور اللہ دوست نہین رکھتا ہے فساد کو حرث عورتون کو کہتے ہین اسلئے
کہ اُنسے کھیتی ہوتی ہے اور توالد و تناسل ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے نساؤکم
حرث لکم یعنے عورتین تمہاری کھیتی ہین واسطے تمہارے اور جسوقت کہا جائے اُس سے
کہ ڈر اللہ سے تو پکڑے اُسکو عزت گناہ مین اور فخر اپنا گمان کرے سو کافی ہے اوسکو
دوزخ اور ہر آینہ بُری جگہہ ہے دوزخ اور نزول اس آیت کریمہ کا بھی اسمین ہے

کہ ایک کافر تہا وہ یہ کام کیا کرتا تہا اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین مین سے
کسی نے یہ فعل ہرگز نہین کیا ہے تو پہر کہانسے روا ہوگا اللہ تعالی فرماتا ہے انما المؤمنون
اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون یعنے سوا اسکے نہین کہ مومنین
سب بہائی ہین پس تم اپنے بہائیون سے اچہا معاملہ کرو اور اللہ سے ڈرو شاید تم رحم
کئے جاؤ پس جبکہ سارے مومنین بہائی ہوئے تو ایک بہائی دوسرے بہائی سے
کیونکر دخول کریگا جو اہل ایمان ہے وہ بہائی ہے غلام و مولی زادہ ہو یا انکا غیر جو
شخص یہ کام کریگا وہ قیامت کو روبروانکے شرمندہ ہوگا اور دونو عقوبت مین
رہین گے حدیث صحاح ہے من نظر الی غلام بشھوۃ فکانما قتل سبعین نبیا
ومن قتل نبیا واحدا فقد کفر یعنے جو شخص کہ نظر کرے طرف امرد بے ریش کے
شہوت سے توگویا اسنے ستر نبیونکو قتل کیا اور جسنے ایک نبی کو قتل کیا تو مقرر وہ کافر
ہوگیا عیاذا باللہ منہا معنی حدیث کے یہ ہین کہ جو عقوبت ستر پیغمبرون کی قتل کرنیوالیکی
ہے اسیقدر عقوبت امرد کی طرف شہوت سے دیکہنے والے کی ہوگی نظر مین تو یہ وعید
ہے تو فعل مین بہی اسی پر قیاس کرین و قولہ علیہ السلام لو اغتسل اللوطی بماء البحار
لو یات یوم القیامۃ الا جنبا یعنے اگر لوطی دریاؤن کے پانے سے غسل کرے تو
نہ آئیگا وہ قیامت کے دن مگر پلید اور پلید دوزخ مین ہوگا اسی طرح اور آیات و
اخبار واحادیث وعید لوطی مین بہت ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فوائد ہا کہ تقریر کردم جملہ بنویس غریب ست اید نا اللہ والمومنین

وعید لوطی

ں ۃ الغافلین آمین **ایضاً** سنیچر کے دن چاشت کے وقت مولانا شرف الدین
خدمت مین آئے اور شرف پابوسی حاصل کی اور عرض کیا کہ اس بندے کو
یث شریف مشکل ہوئی ہے بکرم آپ بیان فرمائین فرمایا کہ کہو انہون نے کہا
سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاطع الشجر و ذابح البقر و بائع البشر
فرمایا کہ سات کتابون صحاح مین نہین ہے شاید اجزا مین ہو اور موضوع بھی
ہے بعد اسکے معنی فرمائے بائع البشر اذا باع الحرّ او باع اُمّ ولدٍ او فرّق
الدۃ و ولدھا ثم باع و قاطع الشجر اذا قطع شجر غیرہ ولا ملک لہ فیہ
البقر اذا ذبح فی اللیل او ذبح جُنُباً فرمایا فتاوی مین ہے کہ صحیح بخاری مین
ں ہے روی ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ رجل اعطی بی ثم غدر
باع حرا فاکل ثمنہ و رجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ و لم یُعطِ اجرہ
ح فی اللیل مکروہ یعنے بیچنے والا بشر یعنے آدمی کا جبکہ بیچے آزاد کو یا بیچے ام ولد کو
ی ڈالے درمیان مان کے جو کہ لونڈی ہے اور درمیان اُسکے بچے کے پھر بیچے
کاٹنے والا درخت کا جبکہ اپنے غیر کی درخت کو کاٹے اور اُسکی کوئی ملک اُسمین
ہے اور ذبح کرنیوالا گاؤ کا جبکہ ذبح کرے رات مین یا ذبح کرے حالت جنابت
یہ تینون شخص ملعون ہونگے مسئلہ ہے کہ رات کو ذبح کرنا مکروہ ہے پس روی
بر این فقیر آوردند فرمودند فرزند من فائدہ بیان حدیث کہ تقریر کردم بنویس غریب ست

[margin] ...حدیث قاطع الشجر الخ
[margin] ...ذبح کرنا رات کو اور حالت جنابت میں مکروہ ہے

دسوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ روز جمعہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر جہانگیر کے حاضر تہا شب پنجشنبہ کو فرمایا کہ دعاگو کی چادر
کسی آدمی نے چُرالی نہین ملتی ہے سید شمس الدین مسعود عراقی نے کہا کہ آپ بددعا کرین
ہر بار کچہہ چیز چوری کرتے ہین فرمایا مین ہرگز دعاے بد نہ کرونگا بلکہ مین نے تحمل کیا
اور معاف کر دیا اگر وہ اجائے تو کہدین کہ مین نے تجہکو بخشدیا اور بارہا دعاگو کی چیزین
چرائی ہین مثکا و سبحہ وغیرہ کسی وقت مین نے بددعا نہین کی ہے مناسب اس کے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش تہا کوئی چور اُسکے گہر مین آیا کچہہ سامان
اُسکا لے بہاگا یہ درویش اُسکے پیچہے ہوکر دوڑتے اور کہتے جاتے تہے کہ یا ایھا الرجل
وھبت لک ھذا قل قبلت یعنے اے مرد مین نے تجہکو یہ بخشدیا تو کہہ کہ مین نے قبول
کیا اُس چور نے یہ جانا کہ وہ میرے پکڑنے کو آتا ہے اوبارے برگرد وازپیش ناپید اشد
پس وہ درویش پہر آئے اُنسے پوچہا کہ تم اتنے کیون دوڑے جواب دیا کہ مین چاہتا ہون
کہ اسی جگہہ بخشدون تاکہ مین قیامت کو اُسکے کہینچا کہانچی کا سبب نہون سب دنیاہی
مین فارغ کر دیتا بعض بندے خدا کے ایسے ہی ہین اس اثنا مین خادم خوان لایا
فرمایا اگر کہانا تہوڑا ہو تو یہ دعا کرین اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار
اول و آخر درود شریف پڑہین برکت ہو جائیگی این فقیر را فرمودند فرزند من این
فائدہ بنویس **ایضا** مخدوم کو زحمت یعنے تکلیف مرض کی تہی مسئلہ بیان فرمایا
لوکان المریض لایستطیع القیام للتیمم لو تیمم بلحافہ یجوز لان الرمل بشدۃ

دعاے طعام اندک

یعنے اگر کوئی بیمار ہو اور آلہ تیمم کا اُس سے دور ہو اور وہ اُٹھ نہین سکتا ہے تو اگر جامۂ خواب مین ہاتھ مارے اور تیمم کرلے تو درست ہے اسلئے کہ اُسکو ریت لگی ہوگی پس روے مبارک بہ این فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ بنویس **ایضا**

فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترغیب آمین تہی فان قیل القرآن ہو الذی قال اللہ تعالی والذی سمع جبریل والذی اتی بہ جبریل الی محمد علیہ السلام او الذی کتب فی المصاحف او الذی تقرأہ قلنا اللہ تعالی قال بلا حرفٍ وصوتٍ وھجاءٍ واسمع اللہ تعالی جبریلُ بحرف وصوت وھجاء وقرأ جبریلُ علی محمد علیہ السلام وقرأ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الصحابۃ فبعد ما سمعوا منہ اجتمعوا علیہ وجمعہ منھم عبد اللہ بن مسعود وعثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنھم علی ان یکتبوا فی المصاحف ولیس بین الذی اسمع اللہ تعالی وبین ما سمع جبریل وبین الذی اتی بہ جبریل الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبین ما سمعوا من النبی وبین ما کتبوا فی المصاحف فرق والقرآنُ کلہ واحدٌ فان قال ھل اللہ تعالی قال قل نعم فان قال متی قال قل بلا شئ فان قال این قال قل بلا این فان قال کیف قال قل بلا کیف فان قال لم قال قل بلا لم فان قال بصوتٍ قال او بغیر صوت قل بلا صوتٍ ومن قال غیر ھذا فھو مبتدعٌ فاجتنبوہ یعنے اگر کہا جاے کہ قرآن وہی ہے جسکو اللہ تعالے نے کہا یا جسکو جبریل علیہ السلام نے سنا یا وہ ہے کہ جسکو جبریل علیہ السلام

طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے یا وہ ہے جو مصاحف مین لکھا گیا ہے یا وہ
ہے جسکو تو پڑہتا ہے تو ہم کہینگے کہ اللہ تعالی نے کہا قرآن کو بغیر حرف وآواز وہجا ر
کے اور سنایا اللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام کو ساتہہ حرف وآواز وہجا کے یہان
فرمایا کہ اللہ تعالی نے آواز کو پیدا کیا اس آواز کو جبریل علیہ السلام نے پڑہا اور اوس
آواز سے قرآن کو سنا اور جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ پر پڑہا اور صحابہ نے اُنسے سنا پس بعد اسکے
کہ صحابہ نے آپ سے سنا جمع ہوئے اُسپر اسکو آیت آیت سورت سورت قصہ قصہ نجم
نجم یعنے ٹکڑے ٹکڑے جمع کیا جیسا کہ منزل ہوا صحابہ مین سے تین شخص نے جمع کیا
اور مصحف لکھا ایک تو حضرت عبد اللہ بن مسعود دوسرے حضرت عثمان بن عفان
تیسرے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اور نہین ہے فرق درمیان اسکے کہ سنوایا
اللہ تعالی نے اور درمیان اسکے کہ سنا جبریل نے اور درمیان اسکے کہ لائے اوسکو
جبریل علیہ السلام طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور درمیان اسکے کہ
سنا اسکو صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور درمیان اسکے کہ لکھا اُنہون نے
مصحفون مین قرآن سب ایک ہے پس اگر کوئی کہے کہ کیا قرآن کو اللہ تعالی نے کہا ہے
تو تو کہہ کہ ہان پہر اگر کہے کہ کب کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کب کے پہر اگر کہے کہ کہان کہا ہے تو تو
کہہ کہ بغیر کہان کے پہر اگر کہے کہ کیونکر کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیونکر کے پہر اگر کہے کہ کیون
کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیون کے پہر اگر کہے کہ آواز سے کہا ہے یا بغیر آواز کے تو تو کہہ کہ

بغیر آوانکے اور جو شخص کہ سوا اسکے کہے تو وہ اہل بدعت و بدمذہب ہے پس تم اُس سے
بچو علیحدہ رہو پرہیز کرو یہا گویہ ترتیب ساری آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس
فقیر کے تہی۔

گیارہوین تاریخ ماہ جمادی آلاخرہ روز شنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا چند عزیز واسطے تعلق و توبہ کے آئے
وہ لوگ جعد یعنے جوڑے باندہے ہوئے تہے فرمایا کہ ایک جعد سے نماز مکروہ ہے
فرض و نفل پہر پڑہو انہون نے پہر پڑہی اُنکو توبہ کی تلقین کی اور یہ بیت کتاب
متفق کی پڑہی ہ دمخیّر الرجال بین الحلق ؛ من غیر تقزیع وبین الفرق ؛ قید رجال
کی لگائی تا کہ عورتین نکل جائین اور تقزیع درمیان سر کی ہوتی ہے یا لبعض سر مین
معنی نظم کے یہ ہین کہ مردون کو اختیار دیا گیا ہے درمیان حلق و فرق کے یا حلق کرین
یا فرق باب فرق مین فرمایا کہ حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام دعْ شعرک
لیسجد معک یعنے تو اپنے بالون کو آگے چہوڑ دے تا کہ وہ تیرے ساتہہ سجدہ کرین پس
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این نظم متفق و حدیث کہ خواندم
بنویس تا دیگرانرا فائدہ حاصل آید **ایضا** نماز چاشت کے پڑہتے تہے فرمایا کہ وقت
ضحی یعنے چاشت کا اشراق سے زوال تک ہے جب آفتاب ڈہل گیا تو وقت چاشت
کا جاتا رہا اور اگر کوئی متصل اشراق کے چاشت پڑہ لی تو درست ہے اُسطرف
بعض لوگ اشراق و چاشت متصل پڑہتے ہین لیکن چوتہائی دن مین مستحب ہے اس

ذکر مدارس مذاہب اربعہ

فقیر سے فرمایا فرزند من لو فرمایا کہ اُسطرف مشائخ مریدون کو خلوت کا حکم نہین دیتے
ہین جب تک کہ عالم نہوگا آزرد ون و کہ و مدینہ مبارک مین چار مدرسے ہین مدرسۂ حنفی
و مدرسۂ شافعی و مدرسۂ مالکی و مدرسۂ حنبلی جسوقت آنیوالا آتا ہے تو پوچھتے ہین کون
مذہب رکھتا ہے جس مذہب کا ہوتا ہے تو اُسکو اُسی مدرسے مین بھیجتے ہین تا علم پڑہے
جب علم پڑہ لیا تو اُسکو حجرہ دیتے ہین اور خلوت کا حکم کرتے ہین اور اگر آنیوالا عالم ہے
تو اُسیوقت حجرہ و خلوت کا حکم فرمادیتے ہین قال المشائخ الصوفیۃ لا تکن من جھال الصوفیۃ
فانھم لصوص الدین و قطاع الطریق علی المسلمین یعنے مشائخ صوفیہ نے فرمایا
ہے کہ تو جاہل نادان صوفیون سے مت ہو اسلیئے کہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے
رہزن ہین **ایضا** روز مذکور گیارہوین ماہ جمادی الآخرہ کو یہ فقیر خدمت مین
اُس امیر کبیر کے حاضر تہا سید شمس الدین مسعود عراقی وظیفے کی کچہہ شکایت کرتے تہے
کہ آج نہین پہونچا ہے حسن خادم کو بلایا فرمایا سید کا وظیفہ دو کہا کچہہ فتوح آئے تو دون
سید سے فرمایا کہ تو بقال سے قرض کر جب تک کہ فتوح پہونچے سید نے کہا کہ مین مسلمان
سے تو قرض لیتا نہین ہون کافر سے تو مکروہ ہی ہے فرمایا یجوز اخذ القرض من
مسلم و کافر عند الحاجۃ یعنے حاجت کے وقت مسلمان و کافر سے قرض لینا درست
ہے **ایضا** مخدوم کو زحمت تہی حسن خادم سے فرمایا آب زمزم لا تا کہ صحت کلی
ہوجا لائے آب زمزم پیا کہ ویسی ہی اُٹہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام ماء زمزم لما شرب لہ یعنے آب زمزم جس نیت و حاجت کے واسطے پئین

قرض لینا کافر سے

وہ برائے **ایضاً** ایک یار نے چند مسئلے کاغذ پر لکھکر بھیجے ایک یہ ہے کہ نماز تسبیح کی کیا
نیت کرے جواب فرمایا کہ نماز تسبیح کی شب جمعہ مین نیت سنت کی کرے متابعۃً لرسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسے کہ دعاگو کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمراہ
صحابہ کے نماز تسبیح شب جمعہ مین بجماعت پڑہتے اور غیر شب جمعہ مین تکمیلاً للفرائض
نفل کی نیت کرے یہ بہی پوچہا کہ اول رات مین یا آخر مین فرمایا اول رات مین اسلئے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد عشا کے متصل پڑہتے تہے جیسے کہ دعاگو کرتا ہے اور
یہ بہی پوچہا کہ جو فضیلت کہ شب جمعہ کو ہے وہ اسکے غیر کو بہی ہے جواب فرمایا کہ شب جمعہ
مین بہت فضیلت ہے یہ بہی پوچہا کہ یہ تسبیحات کہ ہزار بار یا سو بار ہر روز ہفتے کی روایت
کی گئی ہین مخدوم فرمائین کہ شروع کون دن سے کرے اور کسدن ختم کرے جواب فرمایا
کہ دو روایتین ہین ایک تو یہ ہے کہ روز شنبہ سے شروع کرے اور روز جمعہ کو ختم کرے
دوسرے یہ ہے کہ روز جمعہ مین شروع کرے اور پنجشنبہ کو ختم کرے لیکن اول صحیح ہے اور
معمول دعاگو کا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے کہے لو اور جو تسبیحات
کہ دعاگو کہتا ہے وہ کہو تسبیح پانچ وقتون کی کہنا چاہیئے ثواب بہت ہے جو نیت کہ دل
مین رکہے وہ روا ہو جائے۔

تسبیح پنج وقتہ

بعد نماز فجر کے ستر بار کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بحق اغثنی یا غیاث المستغیثین

بعد نماز ظہر ستر بار درود شریف **بعد نماز عصر** ستر بار استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب الیه **بعد نماز مغرب** ستر بار لا اله الا الله محمد رسول الله **بعد نماز عشا** ستر بار لاحول ولاقوة الا بالله العلی العظیم۔

ورد ہفتہ از اوراد شیخ الشیوخ رضی الله عنه

ہر روز سو بار کہے **سنیچر** لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین **اتوار** لا اله الا الله الملک الحق المبین **پیر** لا اله الا الله عزیزا جمیلا یاعزیز یا جمیل **منگل** اللهم صل علی محمد النبی الامی وعلی آله وبارک وسلم **بدھ** لا اله الا الله خالصا مخلصا **جمعرات** لا اله الا الله خالق کل شئ وهو علی کل شئ قدیر **جمعه** سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر۔ پہر دو رکعت پڑہی جو پڑہ سکے پڑہے بعد سلام کے سر سجدے مین رکہے حاجت مانگے حق تعالی اُسکی حاجت روا کریگا اور دعا گوان دو رکعت مین پہلی رکعت مین والهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم اور دوسری مین الم الله لا اله الا هو الحی القیوم پڑہتا ہے اور نیت صلوة الحاجت کی کرتا ہے **نوع دیگر** ہر روز امین سے ایک کو ہزار بار کہے **جمعه** یاهو یا الله **سنیچر** یا رحمن یا رحیم **اتوار** یا واحد یا احد **پیر** یا صمد یا فرد **منگل** یا حی یا قیوم **بدھ** یا حنان یا منان **جمعرات** یا ذالجلال والاکرام **نوع دیگر** شیخ شیوخ رضی الله عنه سے مروی ہے کہ ہر روز ایک کو امین سے ہزار بار کہو واسطے برآنے حاجات کے ایک ہفته

تو وہ کہے اور دوسرے ہفتے مین یہ کہے **سنیچر** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ **اتوار** یاحی یا قیوم برحمتک استغیث **پیر** درود شریف **منگل** لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **بدھ** استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ **جمعرات** یا اللہ **جمعہ** سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این تسبیحات مدام بگوئید کہ دعاگو میگوئید

ایضاً شب یکشنبہ بارھوین ماہ جمادی الآخرہ

آویہ فقیر خدمت مین اس امیر کبیر کے حاضر تہا فرمایا الحمد للہ صحت ہو گئی مین ایک ساعت بیٹھ نہین سکتا تہا دیر ہوئی کہ آج رات مین نے ساری اوابین پڑہ لی بعد اسکے فرمایا کہ دوگانہ ہدیہ رسول بہی پڑہ لیا ان دو رکعتون مین مروی ہے کہ پہلی رکعت مین تو سورہ والضحےٰ اور دوسری مین الم نشرح پڑہی اور بعد فراغ کے یہ دعا پڑہی اور ہاتہہ اٹہائے اول وآخر درود شریف کہے اللھم صلیت ھذہ الصلوٰۃ وقد جعلت ثوابھا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اجزعنا محمداً ما ھو اھلہ ومستحقہ وبلغ منا روح محمد تحیۃ وسلاماً بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا اور نیت یون کرے اُؤدّی رکعتین ھدیۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درمیان مغرب وعشا کے پڑہین ثواب بہت ہے این فقیر را فرمودند فرزند من این دوگانہ مدام بگزارید و دعاگو ہم میگزارد **ایضاً**

(حاشیہ: [illegible])

فرمایا کہ بعد اداے وتر کے سات بار یہ دعا پڑہے مروی ہے اور اول و آخر مین درود شریف

پڑہے یا الٰهی الیك منتهی طلبی یا رب عجل فرجی بحق محمد العربی اللهم سهل

حزونة امری این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر ید دعا گو میگوید **ایضاً** شب مذکور

مین وقت تہجد کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تہجد سے

فرمایا کہ تہجد کے بعد سونا درست ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعض

وقت بعد تہجد کے سو جاتے تہے نیت یہ کرے کہ بعد نماز صبح کے اونگنا تکلیف نہ دے کہ

اوراد کو نگاہ نہ رکہہ سکے یہ بات واقعی ہے اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچہا کہ التهجد

هو القیام بعد النوم اوبین نومین جواب فرمایا کہ بعد تہجد کے سونا درست ہے

یہانتک کہ صبح اوگے پہر اُٹہہ کہڑے ہون وضو کی تیاری کرین کتاب مین ہے کہ بکره

النوم فی الصبح و نوم الصبح یورث ثلثة اشیاء احدها ضیق العیش و الثانی

قصر فی العمر و الثالث منع الرزق وعکس ذلك علی عکس ذلك و من احیی

الصبح بسط عیشه و زاد عمره و وسع رزقه یعنے صبح مین سونا مکروہ ہے

اور صبح کا سونا تین چیزین پیدا کرتا ہے ایک تو تنگی عیش کی دوسرے کوتاہی عمر مین

تیسرے منع روزی اور عکس اُسکا عکس ہے اُسکا یعنے صبح مین بیدار رہنا تین چیزین

پیدا کرتا ہے فراخی عیش کی زیادتی عمر کی کشادگی رزق کی اور جو شخص صبح کو زندہ

رکہتا ہے یعنے بیدار رہتا ہے تو عیش اُسکا فراخ ہوتا ہے اور عمر اُسکی زیادہ ہوتی ہے

اور روزی اُسکی فراخ ہوتی ہے حدیث صحاح ہے قوله علیه الصلوة والسلام

دعا ... بعد وتر

بعد تہجد کے سونا درست ہے

نوم صبح

نوم الصبح یمنع الرزق یعنے صبح کا سونا باز رکہتا ہے روزی کو بعد اسکے فرمایا انما
الاعمال بالنیات یہ حصر ہے یعنے نہین ہین اعمال مگر ساتہہ نیتون کے اصل عمل مین
نیت ہے اور نزدیک بعض کے فرض ہے یہہ قول امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ہے
اُنکے نزدیک سب چیزون مین نیت فرض ہے پس روی مبارک برین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس **ایضا**

بارہوین ماہ جمادی الآخرہ روز یکشنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اشراق کے وقت اس فقیر سے فرمایا
فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی اعلم ان الایمان علی الجارحتین
علی القلب و اللسان لان من عرف الله تعالی بالقلب بانہ واحد ولم یقر
باللسان فھو کافر و من اقر باللسان و لم یعرف بالقلب فھو منافق و من
قال ان الایمان علی القلب دون الاقرار باللسان فھو کرامی و قد اختلف
الناس فی الایمان قال بعضھم الایمان ھو الاقرار باللسان والمعرفۃ بالقلب
وھذا قول المبتدعین و قال بعضھم الایمان ھو المعرفۃ بالقلب بغیر
اقرار اللسان فھو جھمیۃ و مرجئۃ والصواب فی ذلک ان الاقرار باللسان
من غیر معرفۃ القلب نفاق و علی العکس کفر و معرفۃ القلب مع الاقرار
باللسان ایمان کمثل الفرس لا بلق فان الفرس اذا کان ابیض یسمی الاشھب
و اذا کان اسود یسمی الادھم و اذا کان فیہ سواد و بیاض یسمی ابلق و ھنا

ایضاً کذلک علیٰ ما بیناو تمام الایمان ان یعرف الله وحدہ لا شریک له
بلا کیفیة کما قال الله تعالیٰ لموسیٰ بن عمران فی مناجاته یا موسیٰ اعلم
اثنین ولا تعلم اثنین اعلم انی الٰہ واحد ولا تعلم کیفیتی واعلم انی رازق
ولا تعلم این ارزق یعنے تو جان کہ ایمان دو عضو پر ہے دل و زبان پر اسلئے کہ جس
شخص نے اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچانا کہ وہ ایک ہے اور زبان سے اقرار نہ کیا تو وہ
کافر ہے اور جسنے زبان سے اقرار کیا اور دل سے نہ جانا تو وہ منافق ہے اور جسنے کہا
کہ ایمان دل پر ہے بغیر اقرار زبان کے وہ گمراہی ہے یہ ایک گروہ بد مذہبوں کا ہے
عرب مین اور انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے لوگون نے ایمان مین اختلاف کیا ہے
بعض نے کہا کہ ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور پہچاننا ہے دل سے اور کام کرنا ہے
جوارح یعنے اعضا سے یہ قول اہل بدعت کا ہے صحابہ و تابعین مین سے کسی نے اسکو
نہین کہا ہے انہون نے اپنے طرف سے کہا ہے جسوقت سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا تو
عرض کیا کہ یہ قول تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے وہ کیون بد مذہب ہونگے وہ
تو سنت و جماعت کا مذہب رکھتے ہین جواب فرمایا کہ یہ کتاب امام اعظم رضی اللہ عنہ کی
تصنیف ہے اُسوقت امام شافعی کہان تھے اُنکا تو تولد بھی نہین ہوا تھا وہ تو شاگرد
کے شاگرد ہین امام شافعی نے امام محمد بن حسن شیبانی سے پڑھا اور امام محمد نے امام
ابو یوسف قاضی سے پڑھا اور امام ابو یوسف نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے پڑھا ہے
اور بعض کہتے ہین کہ ایمان پہچاننا ہے دل سے سوائے اقرار زبان کے یہ قول جہمیہ و مجسمہ

کا ہے یہ دو گروہ ہین بدمذہبون کے عرب مین مجسمہ کو مجسمہ اسلئے کہتے ہین کہ انہون نے اللہ تعالے
کی نسبت طرف جسم کے کی ہے التجسیم نسبت بجسم کردن یہ گروہ اور انکا قول عقلاً و نقلاً
باطل ہے یہ سب قول غلط ہین صواب قول یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرنا بدون پہچاننے
دل کے نفاق ہے اور عکس اسکا کفر ہے یعنے دل سے پہچاننا بدون اقرار زبان کے
کفر ہے اور پہچاننا دل سے اور اقرار کرنا زبان سے ایمان ہے جیسے ابلق گہوڑا کیونکہ
جسوقت گہوڑا سپید ہوتا ہے تو اسکو اشہب یعنے سپید خنگ کہتے ہین اور جب سیاہ
ہوتا ہے تو اسکو ادہم یعنے حرمز کہتے ہین اور جب گہوڑے مین سیاہی و سپیدی ہوتی
ہے تو اسکو ابلق کہتے ہین پس یہان بہی اسی طرح ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا جب تک
دونو رنگ نہون تو اسکو ابلق نہین کہتے ہین اسی طرح جب تک کہ اقرار زبان کا اور
پہچاننا دل کا نہو ایمان نہین ہوتا ہے اور پورا ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالی کو پہچانے کہ وہ
ایک ہے اسکا کوئی مثل و شریک نہین ہے بیچون و بیچگون ہے اور معنی ایمان کے لغت
مین گرویدن ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام ابن عمران سے مناجات مین
کہا مناجات کہتے ہین باہم راز کہنے کو کہ اے موسی تو جان دو باتون کو اور نہ جانے
تو دو کو تو جان کہ بیشک مین ایک معبود ہون اور نہ جانے تو میری کیفیت کو کہ مین
کیسا ہون اور تو جان کہ بیشک مین روزی دینے والا ہون اور نہ جانے تو کہ مین
کہان سے روزی دیتا ہون یہ ترتیب تمام آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس
فقیر کے تہی **ایضا** خبر میت غائب کی پہونچی فرمایا من صلے رکعتین بنیۃ المیت الغائب

نماز جنازہ غائب

يقرأ في الركعة الاولى بعد الفاتحة سورة الفيل ثلاث مرات وفي الثانية سورة
الاخلاص ثلاث مرات فاذا فرغ من الصلوة يدعو بهذا الدعاء ويصلي على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم اولا وآخرا اللهم صليت هذه الصلوة وجعلت
ثوابها لفلان يا رب اغفره وارحمه وتجاوز عما تعلم فانك انت العلي العظيم
یعنے جو شخص کہ پڑہے دو رکعت نماز بہ نیت میت غائب کے تو پہلی رکعت مین بعد فاتحہ
کے تین بار الم ترکیف اور دوسری مین قل ہو اللہ تین بار پڑہے پہر جب فارغ
ہو تو دعاے مذکور پڑہے اور اول و آخر مین درود شریف پڑہے این فقیر را فرمودند
فرزند من بگیرید **ایضا** خدمت مین ایک عرب آیا اور عربی زبان مین کہا یا مخدوم
ارید ان اسافر فی الهند الی لکنوتی فاعط لی الزاد واثوابك یعنے اے مخدوم مین
چاہتا ہون کہ ہند مین طرف لکنوتی کے جاؤن تم مجہے زاد راہ اور اپنے کپڑے دو
ایک عزیز طباق بہر مصری فتوح لایا تہا عرب سے فرمایا خذ یا سیدی یعنے اے سید
تو لیلے اُسنے لے لیا اور کپڑون کی توقع کرنے لگا خادمون سے فرمایا کہ قسم کہا مین
کہ عاریتی کپڑے لوگون کے واسطے تبرک کے پہنے ہین جسوقت ایک آدمی اپنا کپڑا
لیجاتا ہے تو دوسرا آدمی واسطے تبرک کے کپڑے لاتا ہے کہ ملبوس کرکے یعنے پہنکر
استعمال کرکے دیدو اور اکثر وقت عاریتی کپڑے ہوتے ہین سو مین کیونکر دیدون اگر
میرے ملک ہوتی تو مین دیدیتا وہ نہین سنتا تہا خادمون نے اُسپر غصہ کیا اُسنے
کہنا شروع کیا یا مخدوم خدامك یکادون یضربوننی یعنے اے مخدوم

حکایت عرب متعصب طلب زاد راہ و لباس حضرت مخدوم قدس سرہ

تمہارے خادم چاہتے ہین کہ مجھے مارین فرمایا یاسیدی لو یضربونک فانت تضربنی او تقتلنی فابیح لک دمی یعنے اگروہ تجھے مارین تو تو مجھے مارنا یا مجھے مار ڈالنا مین نے اپنا خون تجھے معاف کردیا اور گردن مبارک بلند کردی جب عرب نے یہ خلق مخدوم سے دیکہا تو آیا اور پانون مبارک پر گر پڑا اور معذرت کی پس آپنے اپنی ٹوپی اوسکو پہنائی اور بغل مین لیا اور باین طریق رخصت کیا کہ استودع اللہ نفسک و دینک وخواتیم عملک زودک اللہ التقوی و صانک عن البلاء و بلغک الی مقصدک سالما غانما ظافرا بلمراد اور جس کے واسطے دعا کرتے تو یہی دعا کرتے اور چار قل مع فاتحہ کے پڑہتے اور فرماتے کہ روایت کیا گیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام علیکم بالقلاقل ای الزموھا یعنے تم لازم پکڑو چار قلونکو **ایضا** فرمایا کہ شیطان لعنہ اللہ اعلی سے طرف ادنے کے لیجاتا ہے اگر وہ سالک ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ملتان مین خانقاہ شیخ کبیر مین ایک مرید شیخ رکن الدین کا حجرۂ خانقاہ مین مشغول تہا اُسنے ایک شخص کو خواب مین دیکہا کہ وہ کہتا ہے کہ تو حج کو جا جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو خدمت مین شیخ رکن الدین کے آیا پہلے اس سے کہ وہ یہ خواب بیان کرے شیخ نے شروع کیا کہ یہ خواب تجہکو شیطان نے دکہایا ہے وہ چاہتا ہے کہ تجہکو مشغولی سے تلف کردے اور تجہپر حج فرض نہین ہے تو تو ایک فقیر آدمی ہے تو ہرگز مت جا حضرت مخدوم نے اسجگہہ فرمایا کہ پیرو مرشد ایسا چاہئے کہ کیا دریافت کرلیا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیطان نیک کامون کا

شیطان سالک کو اعلی سے ادنی کی طرف لیجاتا ہے

بہی رستہ بتاتا ہے جواب فرمایا کہ وہ تو اس بات پر دشمن ہے دیکہہ نہین سکتا ہے
اعلی سے طرف ادنی کے لیجاتا ہے وہ چاہتا ہے کہ حق کے ساتہہ مشغولی کلی رکہتا ہے
اُسکو اُس سے تلف کردے اور غیر کو جو کہ ادنی بہی نہین جانے تو اُسکو فسق کا رستہ
بتاتا ہے نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا یعنے بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بہی اُسکو دشمن ٹہیراؤ **ایضا** فرمایا
کہ اگر کوئی توبہ کرنیوالا صحیح توبہ کرے تو وہ اگر مٹی ہاتہہ پر لیوے تو سونا ہوجائے اور یہ
بیت زبان پر لائے **بیت** گر مژہ رخ تو تر گردد ؎ خاک اندر کف تو زر گردد ؎ مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالی پہلے اُس سے
قطاع الطریق تہے رہزنی کیا کرتے تہے لیکن جو سامان کہ چُراتے نام اُس سامان والے
کا لکہہ لیتے تہے غرضکہ ایک دن اُس راہ مین قافلہ گزر کر رہا تہا جب اُسجگہہ پہونچا تو
قافلے والون نے فضیل سے خوف کیا کہ مبادا راہ مارین وہ اس کام مین نہایت معروف
ومشہور تہے اُس قافلے مین ایک عزیز حافظ تہا اُسنے اہل قافلہ سے کہا کہ ہم یہ آیت بلند
آواز سے پڑہینگے اور تم بہا گو شاید یہ آیت اُسکے دل مین اثر کر جاے قل یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم جسوقت اس آیت شریف کی آواز فضیل کے کان مین
پہونچی تو دل اُنکا نرم پڑ گیا سلسلہ ازلی جنبش مین آیا اور باعتنہ واسطہ آٹہہ کہڑا ہوا
نزدیک اُس حافظ بزرگوار کے آئے کہا کہ وہ مجہسے آدمی کو چہوڑ دیگا حافظ نے کہا کہ

حکایت توبہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

جب تک زندگی ہے جگہ صلح کی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے انما التوبۃ علی اللہ
للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم
وکان اللہ علیما حکیما جبکہ توبہ کو لفظ علی کے ساتھ متعدی کرتے ہین تو متعدی
ہوجاتا ہے یعنے اللہ تعالے توبہ دیتا ہے اُن لوگون کو کہ جو نادانی سے برائی کرتے
ہین پھر وہ نزدیک سے توبہ کر لیتے ہین پھر آتے ہین تو وہی لوگ ہین کہ رجوع کرتا ہے
اللہ تعالی اُنپر اور ہے اللہ تعالے دانا اور استوار کار یعنے وہ خوب جاننے والا پختہ
پختہ کار ہے پس حضرت فضیل رضی اللہ عنہ نے اُس حافظ کے ہاتھہ پر توبہ کی اور اُسنے
توبہ کی تلقین کی حضرت فضیل اُن لوگون کے پاس جاتے کہ جنکا سامان اسباب
چرایا اور اُسپر مالکونکا نام لکھہ رکھا تھا اُنمین سے ہر ایک کے پاس جاتے اور اوسکو
خوش کرتے تھے سب کو پہونچا دیا چنانچہ چند دینار ایک جہودی کے رہ گئے تھے
موجود نہ تھے اُسکے پاس گئے اور خوشنودی چاہی وہ خوش نہین ہوتا تھا یہ الحاح
وزاری کرتے تھے اُس جہودی نے حضرت فضیل سے کہا کہ مین نے توریت مین
پڑہا ہے کہ اگر کوئی تائب امت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہاتھہ خاک پر
مارے تو سونا ہو جاے جہودی نے ایک ہمیانی ٹھیکریون سے بہری اور حضرت
فضیل کے ہاتھہ مین دی پہر اُنہون نے اُس جہودی کے ہاتھہ مین دیدی دیکھا
تو ساری ٹھیکریان سونا ہو گئی ہین جہودی مع اپنے خاندان کے ایمان لے آیا
اور کلمۂ محمدی پیش کیا حضرت موسی علیہ السلام کا دین رکھتا تھا حضرت مخدوم قدس سرہ

نے بیت مذکور پڑہی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس

پیر کی رات تیرہوین ماہ جمادی الآخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اُس رات اس فقیر کو سبحہ تسبیح عنایت
کی فرمایا فرزند من لے مین نے استعمال کی ہے اسی اثنا مین سید شمس الدین مسعود نے
ایک لونڈی خرید کے خدمت مین عرض کیا کہ مین کیا کرون فرمایا استبرا کر ایک
حیض اُسکے گردنہ پہٹکو پہر اُنسے مطائبہ وخوش طبعی کی فرمایا مین تجہے ایک اور حیلہ
سکہاتا ہون کہ استبرا ساقط ہوجاے تو جا اُس لونڈی کو مکاتب کر اور اُسپر مال مقرر کر
پہر تو دوسرے سے اُسکا نکاح کردے اور اُس سے کہہ کہ قبل الدخول طلاق دیدے
پہر تو اُس لونڈی سے مال طلب کر جب وہ مال کی ادا کرنے سے عاجز ہوگی تو بندہ
ہوجائیگی جا مجامعت کر اور تبسم کیا اور فرمایا کہ اس حیلے کو کوئی نہین جانتا ہے پس روے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ بنویس

حیلہ سقوط استبراء کنیز

ایضا شرائط مشیخت

فرمایا شرائط المشیخۃ ثلثۃ ان لم تکن لا تصح المشیخۃ احدھا ان یکون الشیخ
عالما بالعلوم الثلثۃ علم الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والثانی یقبلونہ
بعض علماء زمانہ ویتعلقونہ ویعتقدونہ ویریدونہ والثالث ان
لا یکون لہ من المطالب من الدنیا والآخرۃ وما سوی اللہ تعالی یعنے مشیخت
کی شرطین تین چیزین ہین اگر وہ تینون نہون تو مشیخت درست نہو ایک شرط یہ ہے

کہ تین علم کا عالم ہو علم شریعت و طریقت و حقیقت دوسری شرط یہ ہے کہ بعض دانشمند اُسکے زمانے کے اُسکو قبول کرین اور اُس سے پیوند کرین اور معتقد ہون اور اُسکے مرید ہون تیسری شرط ہے کہ سواے خدایتعالے کے اُسکو اور کوئی طلب نہو اور یہ بیت فرمائی ؎ مرا ہمتے بس بلند روزی کن ٭ کہ من از تو ہمین ترا بخواہم ٭ یاران بزرگ نے فرمایا کہ یہ تینون چیزین ذات عالی صفات مخدوم مین موجود ہین بعد اسکے فرمایا لاتکن من جھال الصوفیۃ فانھم لصوص الدین وقطاع الطریق علی المسلمین یعنے تو نادان صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ چور ہین دین کے اور رہزن ہین مسلمانون کے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ شرائط شیخ کے جو مین نے بیان کئے لکھہ لے عزیب ہین بعد اسکے فرمایا کہ زمانہ بُرا ہو گیا ہے پہاڑ مین رہنا چاہیے خصوصا اس زمانے مین بعد اسکے فرمایا کہ شیخ زادہ محمد متقی گازرونی بیابانی اس شہر مین آیا ہے اوجہہ مین آیا ہتا دعاگو کو نہ پایا سنا کہ مین یہان ہون تو قصد کر کے نزدیک دعاگو کے آیا اس جگہہ وہ میرے پاس بسبب انبوہ خلق کے نہین رہ سکتا ہے اور وہ خلق سے گریزان ہے حظیرۂ صدرالدین مین کہ جسکو بنبہان کہتے ہین رہتا ہے وہانسے بیابان نزدیک ہے بیابان مین پہرتا ہے وہ محدث ہے اور علم سلوک بہی کہتا ہے اللہ تعالی اُسکو وہ قوت دے کہ درمیان خلق کے رہ سکے کیونکہ کمال یہ ہے یہ مرتبہ پیغمبرون کا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اُس طرف جن لوگون نے پہاڑ اختیار کیا ہے وہ سب اہل علم و محدث ہین مین نے پوچہا کہ تم کیون شہر مین نہین

رہتے ہو تاکہ خلق کو تم سے نفع ہو جواب فرمایا کہ ہم ایک کٹنا کتا رکہتے ہین ہمنے اُسکو قید
کیا ہے تاکہ کسی کو کاٹ نہ کہائے وہ نفس ہے کہ برادر مومن کے ساتہہ بدگمانی اور اسکی
غیبت و سخن چینی کرتا ہے اور مثل اسکے پس خلق کو رنج پہونچتا ہے ہمنے اس جہت سے
یہ پہاڑ اختیار کیا ہے تاکہ ان اوصاف ذمیمہ سے پاک ہو جائے اور ہم شہر مین آجائین
گے جب صفات حمیدہ اختیار کریگا تو بعد اسکے جائینگے بعد اسکے فرمایا کہ ٹہٹہا
مسخراپن کرنا گناہ کبیرہ ہے اور حرام ہے اور قرآن شریف مین اس سے نہی کی ہے یا ایہا
الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من
نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب
بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ٹہٹہا نہ کرے یہ نہی غائب ہے ایک گروہ ایک گروہ سے
شاید کہ وہ مومن ہون اور بہتر ہون اُنسے اور نہ مومن عورتین مومن عورتون سے
ٹہٹہا کرین ساتہہ زنا کے شاید کہ جنسے ٹہٹہا کرتے ہین وہ بہتر ہون اُنسے اور بدگمانی
بہی حرام ہے قرآن شریف مین اس سے نہی فرمائی ہے یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا
کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمان سے بیشک بعض گمان گناہ ہے
اس باب مین یہ حدیث صحیح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ظنوا المؤمنین
خیرا یعنے تم مومنین کے ساتہہ نیک گمان کرو اور غیبت بہی حرام و گناہ کبیرہ ہے اور

قرآن شریف مین اس سے نہی کی ہے قوله تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم
ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه واتقوا الله ان الله تواب رحیم لا یغتب
نہی غائب ہے یعنے غیبت نہ کرے بعض تمہارا بعض کے کیا دوست رکہتا ہے ایک تمہارا
کہ کہائے گوشت اپنے بہائی کا درانحال کہ وہ مردہ ہو سو تم اسکو دشوار رکہوگے اور ڈرو
اللہ سے بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے غیبت کو گوشت برادر مردہ کا کہا
اسلیئے کہ وہ حاضر نہین ہے گویا وہ مردہ ہے اور جو شخص غیبت کرتا ہے وہ اپنے برادر
مردہ کا گوشت کہاتا ہے جو گناہ کہ آدمی کے کہانے والے کا ہے اسی قدر گناہ غیبت
کرنیوالے کا ہے غیبت بکسر غین معجمہ بدگوئی کو کہتے ہین اور بفتح غین معجمہ نیک گوئی کو
بولتے ہین استعمال عرب کے جہت سے فرق ہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قوله
علیه الصلوۃ والسلام الغیبة اشد من الزنا یعنے غیبت زنا سے بہی زیادہ ترسخت
ہے پہر فرمایا کہ اس طرف دعاگو نے ایک حدیث درست ترین صحاح سے سنی ہے کہ
ہرگز ہندوستان مین نہین سنی تہی قوله علیه السلام الغیبة اشد من ثلثین زنیة
فی الاسلام یعنے غیبت سخت تر ہے تیس زنا سے اسلام مین ای عقوبة الغیبة
اشد من عقوبة ثلاثین زنیة فی الاسلام یعنے عقوبت غیبت کی زیادہ ترسخت
ہے عقوبت تیس زنا سے اسلام مین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ حدیث
صحاح ہے لکہہ لو اور ظاہر کرو خبر مین ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیه وآله وسلم
اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا دونو بیٹہے تہے کہ ایک عورت چادر

اوڑھے ہوئے جاتی تہی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھو کہ یہ عورت چادر
دراز اوڑھے ہوئے ہے آپنے فرمایا اے عائشہ تونے اُسکا گوشت کہایا اُنہون نے کہا
کہ مین نے نہین کہایا ہے آپنے فرمایا کہ تو اپنا تہوک باہر ڈال ڈالا تو دیکہا کہ ایک ٹکڑا گوشت
کا مع خون کے حضرت عائشہ کے موہنہ سے باہر آپڑا فرمایا اے عائشہ اسی طرح ایک
دوسریکا گوشت غیبت سے کہاتے ہین دل جو تاریک و سیاہ ہوجاتے ہین سبب اُسکا
یہی ہے اور یہ آیت پڑہی ولا یغتب بعضکم بعضا الآیہ اور ہمکو جو ظاہر نہین ہوتا
ہے سو ہماری شومی ہے ورنہ درمعنی غیبت سے برادر مردہ کا گوشت کہاتے ہین

ایضا ذکر مدح

فرمایا مبتدیون کو چاہیئے کہ مدح پر فخر نہ کرین لیکن جب منتہی ہوگیا تو وہ کامل ہے
اب اگر کوئی اُسکی مدح کرے تو نقصان نہین ہے اسلئے کہ نفس نرہا بلکہ مدح دشوار
معلوم ہوتی ہے جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے فرمایا ہے ینبغی ان یکون عندک المادح
والقادح فی قلبک سواء یعنے چاہیئے کہ نزدیک تیرے مدح و قدح یعنے تعریف و مذمت
دونو تیرے دل مین برابر ہون

ایضا ذکر میزر[1]

حسن خادم سے فرمایا کہ واسطے دعا گو کے میزر لاؤ ہوا سرد ہے میزر لائے پوچھا
ابریشمی ہے تو جائز نہین ہے حسن خادم نے کہا کہ ایک انگل بہی اسمین ریشمی نہین ہے
بلکہ ایک تار بہی اور یہ بیت کتاب منتفق کی پڑہی ○ دان تلک الاعلام فی العمائم

[1] میزر = شلوار و مانند آن ۱۲ منہ

اصابع اربعة لو تحرم ہو فرمایا کہ مسئلہ ہے ان کان الابریسم فی ثوب مقدار اربعة
اصابع یجوز وان کان طویلا لان الاعتبار للعرض لا للطول یعنے اگر ابریشم
کپڑے مین بقدر چار انگل کے ہو تو درست ہے اگرچہ لنبا ہو اسلئے کہ اعتبار چوڑائی
کا ہے نہ لنبائی کا پس روے مبارک برین فقیر آورند فرمودند فرزند من این فوائد
کہ تقریر کردم بنویس بملفوظ ۔

غُرّہ ماہ شعبان عمت میامنہ روز شنبہ

کو مخدوم دامت برکاتہ واسطے مبارکبادی شیخ الاسلام کے آئے اور یہ فقیر ہمراہ
رکاب سعادت کے تہا سلام کیا ایک نے دوسرے کو بغل مین لیا پہر بیٹھے فرمایا کہ دعاگو
کو راہ مین نیند آگئی تہی اور تر پڑا وضو کیا اسلئے کہ بندگی یعنے جناب شیخ الاسلام کو بے وضو
کیونکر دیکھون شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ لوگ زندہ دل ہو کہا ان عینی تنامان
ولا ینام قلبی آپ فرزند متبع ہو ذکر اسکا نکلا کہ شیخ الاسلام نے پوچھا کہ مخدوم کے
وجود مبارک کو زحمت تہی اب تخفیف ہے فرمایا شکر ہے لیکن ابتک کچھہ اثر ہے
شیخ الاسلام نے کہا کہ مین نے ملک علی طبیب کو بہیجا تہا فرمایا کہ طبیب کیا کرے پھر
شیخ الاسلام سے التماس کیا کہ اگر تمہارا حکم ہو تو جو خانقاہ کہ شہر مین واسطے شیخ کبیر کے
بنائی ہے اُسمین واسطے اربعین اعتکاف رمضان کے معتکف ہو جاؤن اور مین آرزو
رکھتا ہون کہ ہر روز دست بستہ خدمت کرون واللہ اُس خانقاہ سے ہم یکجا نماز
پڑہین شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ اوچہ مین مسجد جمعہ کے اندر معتکف ہوتے ہو اسکجہہ بھی

مسجد جامع مین اعتکاف کر واس درمیان مین ایک عزیز درویش آیا اور سلام کیا
اور ہاتہہ طرف مخدوم کے اٹہایا حضرت مخدوم نے دست مبارک سے طرف شیخ الاسلام
کے اشارہ کیا کہ اول اُنکا ہاتہہ لے غرضکہ اُس درویش نے اول شیخ الاسلام کے ہاتہہ
کا مصافحہ کیا پہر مخدوم کا دست مبارک زور سے پکڑا کہ تکلیف پہونچے شیخ الاسلام اُس
درویش پر گرم ہوئے کہا کہ بوڑہون سے آسان مصافحہ کرنا چاہئے حضرت مخدوم نے
فرمایا کہ تم کچہہ مت کہو اُسنے اعتقاد درست سے پکڑا ہے نہ اس قصد سے کہ تکلیف پہونچے
پہر اُٹہہ کہڑے ہوئے اور رخصت کیا۔

پانچوین تاریخ ماہ شعبان بُدہ کے دن

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا جمعرات کی رات کو فرمایا کہ چراغ آگے نہین
ہے لاؤ تا کہ نماز مکروہ نہوئے اور خادمون کو اس باب مین بہت تاکید کی اُنہون نے
ویسا ہی کیا جب نماز فرض عشا کی پڑہ چکے تو واسطے سنت کے اُٹہے فرمایا کہ واسطے
مقتدی و مقتدی یعنے امام و ماموم کے سنت یہہ ہے کہ مقام فرض سے وقت سنت کے
عدول کرین یعنے جگہہ بدل لین فرض کی جگہہ سنت نہ پڑہین اور اگر سجدہ بہر یا قدم بہر
عدول کر لین تو درست ہے مکروہ نہین ہے ورنہ مکروہ ہے لیکن واسطے مقتدی کے
اولے کہا ہے کہ فرض کی جگہہ سے تجاوز کرے اور واسطے مقتدا کے سنت اور یہہ بیت
کتاب مستفق کی پڑہی ~ یکرہ للامام لا المأموم نقل مکان فریضۃ
المحتوم وافضل النقل لاجل النفل للمقتدی و للمقتدی بالنفل ای النقل

نماز عشا بدون چراغ کے مکروہ ہے

سنت فرض کی جگہہ سے ہٹ کر پڑہین

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ایعجز احدکم اذا صلی ان یتقدم اویتاخر

یعنے کیا عاجز ہوتا ہے ایک تمہارا جسوقت کہ نماز پڑہ چکے اس سے کہ آگے بڑہ جاے یا

پیچہے ہٹ جاے بعد اسکے فرمایا کہ ارسال جامہ یعنے کپڑے کا چہوڑ دینا ہی مکروہ ہے

فرض و نفل مین اور اگر مونڈہے پر ڈالے بطریق چادر کے تو مکروہ نہین ہے بلکہ سنت

ہے فقہ مین مذکور ہے و لا یرسل المصلی ثوبہ **ایضا** شب مذکور مین دو آدمیون

نے بیوند کیا ایک تو متعلم یعنے طالب علم نے اور دوسرے حافظ نے حافظ سے فرمایا

کہ تو علم فقہ پڑہ اسلئے کہ فرض و واجب ہے کہ حامل قرآن یعنے حافظ عالم ہو تا کہ احکام

شرع کے اُسپر کہل جائین ورنہ کیا جانے ـ

ساتوین تاریخ ماہ مذکور شب جمعہ کو تہجد کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا سحری کا کہانا ہریسہ لاے اس فقیر سے

اور یاران دیگر سے فرمایا کہ کہاؤ بہائیو تم روزہ رکہتے ہو اسی اثنا مین فرمایا کہ مومن

کو چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے پیغمبرون کے متابعت

و پیروی کرے کبہی تو روزہ رکہے اور کبہی افطار کرے اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے

قال علیہ السلام من صام الدھر فلا صام و لا افطر یعنے جو شخص ہمیشہ روزہ

رکہتا ہے تو اُسنے نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا نقصان کرتا ہے طاعت نہین

کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبرون کو خطاب کیا ہے یا ایھا الرسل کلوا

من الطیبات واعملوا صالحا الی بما تعملون علیم یعنے اے پیغمبرو تم کہاؤ پاک

چیزون سے اور عمل صالح کرو بیشک مین خوب جانتا ہون جو تم عمل کرتے ہو اور کفار
نے پیغمبر علیہ السلام سے یون کہا قالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی
الاسواق یعنے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ کہانا کہاتا ہے اور بازارون مین چلتا ہی جب
صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو منغص آئے آپ نے
فرمایا اے میرے یارو تم کیون منغص معلوم ہوتے ہو عرض کیا کہ کفار یہ بات کہتے ہین
یعنے بات مذکور تو آپکا دل بہی منغص ہو گیا حق تعالے نے واسطے تسلی خاطر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیت شریف بہیجی وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا
انھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہسے پہلے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولونکو مگر بیشک وہ البتہ کہانا کہاتے اور بازارون مین
چلتے تہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل فیض منزل ساکن ہو گیا پس وے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضاً تقوی شرط ہے واسطے علم من لدنی کے

ذکر اسکا کہ واسطے علم من لدنی کے تقوی شرط ہے جیسے کہ وضو واسطے نماز کے شرط
ہے علم من لدنی وہ معانی ہین جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے اولیاء خدا کے دلون مین
وارد ہوتے ہین قولہ تعالی واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ یعنے تم تقوی اختیار کرو تاکہ
تعلیم کرے تمکو اللہ تعالی اپنے نزدیک سے علم اور فرمایا التقوی علی ثلثۃ انواع
احدھا تقوی العام وھو ان یتقوا عن الکفر والمعاصی والبدع والثانی

تقوی الخاص وھوان یتقوا عما لایعنیه ای مالا ینفعه ولا یضرہ اعنی المباحات والثالث تقوی اخص الخاص وھوان یتقوا عما سوی اللہ تعالے وھذہ التقوی بسببھا یجد الاولیاء المعانی من اللہ تعالی یعنے پرہیزگاری تین طرح پر ہے ایک تو پرہیزگاری عام کی ہے وہ یہ ہے کہ کفر و گناہون اور بدعتون سے پرہیز کرین دوسرا تقوی خاص کا ہے وہ یہ ہے کہ مالا یعنی سے پرہیز کرین یعنے جو چیز کہ نہ نفع دے نہ نقصان پہونچائے مباحات مین سے تو اُس سے بچین تیسرا تقوی خاص الخاص کا ہے وہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ تعالی سی پرہیز کرین یہ وہی تقوی ہے کہ جسکے سبب سے اولیاء اللہ اللہ تعالے سے معانی پاتے ہین یعنے وہ اُنکے دلونپر وارد ہوتے ہین پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ فرزند من یہ تین قسمین تقوی کی جو مین نے بیان کین انکو اوپر ملفوظ مین لکھو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جن دنون مین دعا گو مکۂ مبارک مین مجاور تہا ایک بزرگ محدث تھے سات برس ہر روز فاتحہ کا وعظ کہتے تھے اس پر پورے سات برس گزر گئے تفسیر سورۂ فاتحہ کی تمام نہین کہہ چکے تھے مین ویساہی اُنکو چھوڑ آیا تھا دیکھیئے کئی سال اور کہین گے اس علم کو علم لدنی کہتے ہین یعنے طرف سے اللہ تعالی کے ہے کہ کسی تفسیر مین نہین ہے **ایک اور حکایت** اسکے مناسب بیان فرمائی کہ ایک بزرگ محدث تھے اوچہ مین چند مدت مقیم ہوگئے تھے اُنہون نے سات جلد مین معانی الہام سے تفسیر کی تھی اور اور بھی کرتے تھے ایک دن دعا گو نے **حکایت** شیخ صدرالدین عارف

قدس اللہ سرہ کی بیان کی کہ ایک روز وہ بزرگوار شیخ کبیر بہاء الحق والدین اپنے والد
کے پاس آئے اور کہا بابا مجھکو فاتحہ مین ہر بار معانی من اللہ اور اور ظاہر ہوتے ہین
اگر حکم ہو تو مین لکھون شیخ نے منع کیا کہ مت لکھہ اسلئے کہ بعض لوگ نہ سمجھین گے اور
انکار کرینگے اور وہ معانی من اللہ ہونگے تو وہ منکر ہو جائین گے اور گمراہی مین
پڑینگے جب اُس بزرگوار نے یہ حکایت دعا گو سے سُنی تو اُس تصنیف کو چھوڑ دیا
اور وہ ساتون جلدین مجھکو بخشدین اور مسافر ہو گئے وہ جلدین لڑکون کی والدہ
کے پاس رکھی ہین دعا گو نے مصابیح اُنسے سُنی ہے قاری شیخ جمال الدین کے بیٹے
تھے **ایضاً** فرمایا کہ جو لوگ سیر رکھین جسوقت اوپر سے نیچے آئین اور لوگونکے
حال پر مطلع ہون کہ اُنمین سے ہر ایک کس چیز مین مشغول ہے تو چاہیئے کہ ان
فرو ماندگان دنیا پر لعنت نہ کرین بلکہ ترحم کرین کہ بیچارون نے دنیا مین غوطہ مارا
ہے اور باہر نہین نکلے ہین اس جہان سے خبر نہین رکھتے ہین کاش وہ بھی مثل
ہمارے ہو جائین اگر دنیا کو ترک کر دین اور اگر ترک نہ کرینگے تو موت تو ترک کرا ہی
دیگی قولہ تعالی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع و مقام کریم ونعمۃ
کانوا فیہا فاکھین کذلک واورثناھا قوما اخرین فما بکت علیہم السماء
والارض وما کانوا منظرین یعنے کتنے چھوڑے باغ اور چشمے اور کھیتیان
اور اچھے اچھے مکان مجلسین اور عیش آرام کہ جسمین کھاتے تھے اسیطرح اور ہمنے
وارث کر دیا اُنکا اور لوگون کو اور اُنسے دوسرونکو اور اسیطرح قیامت تک

سو نہ رویا اُنپر آسمان و زمین یعنے اسکے لوگ اور نہ تہے وہ مہلت دئے گئے ان شمسکم
ھذہ ھی شمس قارون وفرعون وھامان ونمرود طلعت علی قصورھم
ثم طلعت علی قبورھم یعنے یہ تمہارا سورج جسکو تم دیکھتے ہو یہ وہی سورج ہے جو کہ
قارون وہامان وفرعون و نمرود کے محلون جہرو کون پر طلوع ہوا اور یہ وہی ہے اب
انکی قبرونپر طلوع کرتا ہے اور یہی آفتاب ہے کہ انبیاء و مرسلین کے مکانون پر نکلا
اب انکی قبرونپر نکلتا ہے یہی معنی کسی قائل عربی نے نظم کئے ہین **ع** رایت الدھر
مختلفا یدور ٭ ولاحزن یدوم ولا سرور ٭ وشیدت الملوک بہا قصورا ٭
فما بقی الملوک ولا قصور یعنے مین نے زمانے کو دیکہا کہ گویا گون گردش کرتا ہے
نہ غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی دوام رہتی ہے کبہی غم ہے تو کبہی خوشی بادشاہون نے دنیا
مین کچہے مضبوط محل بنائے پہر نہ بادشاہ رہے نہ محل پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑہ مین نے
شروع کیا ترتیب تفسیر اس آیت مین تہی قولہ تعالی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت یعنے
یمحو اللہ المعاصی عند التوبۃ و یثبت التوبۃ وقد اجمع المفسرون علیہ فان
قیل القول بالتبدیل یؤدی الی تجویز التبدیل علی اللہ تعالی واللہ متعالٍ
عن ذلک قلنا المکتوب فی اللوح المحفوظ صفۃ العبد شقاوۃٌ وسعادۃٌ ولیس
صفۃ اللہ والعبد یجوز علیہ التغییر والتبدیل من حال الی حال فقضی علی
صفتہ واما قضاؤ اللہ تعالی وقدرتہ لا تغیر فیہ القضاء صفۃ الرب والرب

هو القاضی والمکتوب فی اللوح المحفوظ مقضی وصفة الرب وقدرته غیر محدث والمقضی محدث والحکم والقضاء غیر محدث والمقضی محدث وتغییر المقضی لا یکون تغییرا للقضاء فالناس علی اربعة فرق فریق منهم قضی علیهم بالسعادة ابتداءً وانتهاءً مثل علی وولدیه الحسن والحسین رضی الله عنهم اجمعین وفریق قضی علیهم بالشقاوة ابتداءً وبالسعادة انتهاءً مثل ابی بکر وعمر وسحرة فرعون رضوان الله علیهم وفریق منهم قضی علیهم بالشقاوة ابتداءً وانتهاءً مثل فرعون وهامان ونمرود لعنهم الله تعالی وفریق منهم قضی علیهم بالسعادة ابتداءً وبالشقاوة انتهاءً مثل ابلیس وبلعم لعنهم الله تعالی فینفذ قضاؤه فالتغییر للمقضی علیه لا للقضاء یعنی یمحو الله ما یشاء ویثبت یعنے اللہ تعالی گناہونکو مٹا دیتا ہے وقت توبہ کے اور مضبوط کرتا ہے توبہ کو مفسرین نے اسپر اجماع کیا ہے مذہب اہل سنت وجماعت مین اس قول کے [illegible] اور کوئی قول نہین ہے اگر کوئی شخص سوال کرے کہ یہ قول تبدیل کا پہونچاتا ہے طرف [illegible] وار کہینے تبدیل کے اللہ تعالی پر اور اللہ تعالی اس سے منزہ ہے تو ہم اسکا [illegible] جواب دینگے کہ جو چیز لوح محفوظ مین لکھی گئی ہے وہ بندے کی صفت ہے بدبختی ونیک بختی اور وہ اللہ تعالی کی صفت نہین ہے اور بندے پر تغیر وتبدیل ایک حال سے طرف دوسرے حال کے جائز ہے سو بندے ہی کی صفت پر تغیر روا ہے [illegible] حکم اللہ تعالی کا اور اسکی قدرت یعنے تقدیرات سو اسمین کسی طرح کا تغیر نہین ہے اور حکم صفت ہے

رب کی اور رب حکم کرنیوالا ہے اور لوح محفوظ مین جو لکھا گیا ہے وہ مقضی یعنے حکم کردہ
شدہ ہے اور رب کی صفت اور اُسکی قدرت محدث نہین ہے اور مقضی محدث ہے لیکے
حکم وقضا محدث نہین ہے اور مقضی محدث ہے اور تغیر کرنا مقضی کا تغیر کرنا قضا
کا نہین ہے پس لوگ چار گروہ پر ہین ایک گروہ تو وہ ہے کہ اول وآخر دونوں مین اُسپر
نیکبختی کا حکم کیا ہے جیسے حضرت علی اور اُنکے دونو صاحبزادے حضرت حسن وحسین
رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک گروہ اُمین سے وہ ہے کہ اُسپر اول مین تو بدبختی کا اور آخر
مین نیکبختی کا حکم کیا گیا ہے کہ وہ ایمان سے پہلے کافر تھے بت پوجتے تھے اللہ تعالی نے انکو
ایمان دیا جیسے حضرت ابوبکر وعمر اور فرعون کے جادوگر رضی اللہ عنہم اور ایک گروہ
اُمین سے وہ ہے کہ اول وآخر اُسپر بدبختی کا حکم کیا گیا ہے جیسے فرعون وہامان ونمرود
لعنہم اللہ تعالی اور ایک گروہ اُمن سے وہ ہے کہ اول تو نیکبختی کا اور آخر کو بدبختی کا اُسپر
حکم کیا گیا ہے جیسے ابلیس وبلعم لعنہما اللہ تعالی کہ دونو معصیت سے پہلے مومن تھے پس
حقتعالی کی قضا جاری ہوتی ہے سو تغیر واسطے مقضی علیہ کے ہے نہ واسطے قضا کے
یہ سب کلام اہل سنت وجماعت کا ہے اسپر اعتقاد کرنا چاہیے اسلیئے کہ یہ سب حق ہے اور
ضد اسکی باطل ہے پس فرمودند فرزند من بگیرید یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** سبق مصابیح کا پڑہاتے تہے حدیث یہہ تہی
قولہ علیہ السلام اذا اراد اللہ بعبد خیرا یفقہہ فی الدین یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی چاہتا ہے ساتھ بندے کے بھلائی تو دین

مین اُسکو فقیہ کرتا ہے فائدہ بیان فرمایا کہ فُقُہ بضم العین فی الماضی علم الطبیعی وبکسر العین علم الکسبی اور فقیہ اُس شخص کو کہتے ہین کہ اُسکے وجود مین تین معنی موجود ہون ورنہ وہ فقیہ نہوگا العلم والدلیل علیہ والعمل بہ یعنے فقیہ وہ ہے کہ علم جانے اور اُس علم پر دلیل رکھے اور اُس علم پر عمل کرے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من بیان فقہ کا جو مین نے تقریر کیا لکھ لے **ایضا** ذکر علو ہمت کا نکلا فرمایا سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو سوا خدا کے اور کوئی چیز نہ چاہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت اوچہ مین ہے وہ واسطے زیارت دعاگو کے آتی ہے ایکدن آئی تو کہا اے مخدوم نظر مین عرش وکرسی وبہشت ودوزخ وغیرہ کا مکاشفہ ہے تم دعا کرو مین کیا کرونگی تا کہ حجاب ہوجائے زبان سندی مین کہا کہ مین تو تیرے جمال لایزال کی شیفتہ ہون تو مجھے یہ تماشا کیا دکہاتا ہے اور کہا کہ نماز فردوس تیرے واسطے پڑہتی ہون مجھکو فردوس مطلوب نہین ہے دعاگو نے اُس عورت سے کہا نماز فردوس کو تو اس نیت سے پڑہ کہ وعدہ لقا یعنے دیدار فائض الانوار کا بہشت مین ہے عجب عالی ہمت ہے **ایضا** فرمایا طالب کو چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے تا کہ تفرقہ اُسکا جمع ہوجائے پس این کہ حاصل شود مخالطہ باشد اور یہ شعر عربی پڑہی جو کہ کسی قائل نے کہے ہین

شعر كَانَتْ لِقَلْبِي اَهْوَاءٌ مُفَرَّقَةٌ ۞ فَاسْتَجْمَعَتْ اِذْ رَاَتْكَ العَيْنُ اَهْوَائِي ۞ فَصَارَ يَحْسُدُنِي مَنْ كُنْتُ اَحْسُدُهُ ۞ وَصِرْتُ مَوْلَى الوَرَى اِذْ صِرْتَ مَوْلَائِي ۞ تَرَكْتُ لِلنَّاسِ دُنْيَاهُمْ وَدِينَهُمْ ۞ شُغْلًا

طالب کو چاہیے کہ خلوت اختیار کرے

بحبك يا دینی و دینائی ؛ العین عین القلب اھوائی ؛ فاعل فاستجمعت یعنے
میرے دل کی خواہشین پراگندہ و پریشان تہین پس وہ ساری خواہشین ایک
ہوگئین جبکہ میرے دل کی آنکہہ نے تجہکو دیکہہ لیا آس جگہہ حسد بمعنی رشک ہے سو رشک
کرتا ہے میرا وہ شخص کہ جسکا مین حسد کرتا تہا یعنی رشک اور ہوگیا مین خداوند ساری
خلق کا جبکہ تو میرا خداوند ہوگیا آسجگہہ صار بمعنی کان ہے ورنہ باریتعالی سیرورت
سے منزہ و پاک ہے مین نے لوگون کے لئے چہوڑ دیا اُنکے دین و دنیا کو واسطے شغل
تیری دوستی کے اے میرے دین و دنیا آس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ اشعار عربی
کے جو مین نے پڑہے لکہہ لے بعد اسکے فرمایا النبوۃ کانت کامنۃ فی وجود النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کما قال کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد وفی روایۃ بین الماء
والطین وظہر النبوۃ بالخلوۃ والعزلۃ کما ھو مروی فی جبل حرا ء
وکذلک الولایۃ لا تظہر الا بالخلوۃ فینبغی للسالک ان یختار الخلوۃ ولا
یجب فلو کان بظاھرہ مع الخلق وکان باطنہ مع الحق ھذا ھو الکمال کما
ورد فی الحدیث الصحاح قولہ علیہ السلام المؤمن الذی یخالط الناس ویحمل
أذاھم خیر من الذی لا یخالط ولا یحمل علی أذاھم اس فقیر سے فرمایا فرزند
من یہ تقریر جو مین نے کی مع احادیث صحاح کے لکہہ لے ترجمہ عربی یہ ہے یعنے نبوت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک مین پوشیدہ تہے جیسا کہ آپنے
فرمایا ہے کہ مین نبی تہا اور آدم میان جان و تن کے تہے اور ایک روایت مین درمیان

آب و گل کے تھے پھر آپ کی نبوت بسبب خلوت و عزلت و تنہائی کے کوہ حرا مین ظاہر
ہوئی جیسا کہ روایت کیا گیا ہے اور یہی حکم ولایت کا ہے کہ وہ ظاہر نہین ہوتی
ہے مگر بخلوت سو سالک کو چاہیے کہ سب حال مین خلوت و تنہائی اختیار کرے
اور عُجب نکرے کہ مین خلوتی ہون پس اگر وہ اپنے ظاہر سے خلق کے ساتھ ہو اور
باطن اُسکا حق کے ساتھ تو کمال یہی ہے کم کوئی ایسا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث [illegible]
مین آیا ہے کہ مومن کامل وہ ہے کہ ساتھ لوگونکے میل جول رکھے اور اُنکے ایذا
دینیکی برداشت کرے وہ اُس آدمی سے بہتر ہے جو کہ اُنسے خلط ملط نرکھے اور
اُنکی ایذادہی کا تحمل نکرے اسجگہہ صفت [illegible] ہے یعنے المومن الکامل **ایضا**
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مثل میری مانند اُس آدمی
کے ہے کہ چراغ کے سرپر کھڑا ہے اور پروانے کو جلنے سے نگاہ رکھے پس وہ کہانتک
نگاہ رکھے کہ وہ تو بہت اور وہ ایک وہ دوڑکر گرتے ہین مین بہی ایسا ہی ہون کہ تم تو
دوزخ مین گرتے ہو بسبب افعال قبیحہ کے اور مین بوعظ و نصیحت تمکو نگاہ رکھتا ہون
پس مین کہانتک نگاہ رکھون تم تو دوڑکر گرتے ہو اور یہ بہی فرمایا کہ مثل میری مانند
اُس مرد برہنہ کے ہے کہ کسی گانون مین دوڑتا ہوا آئے خبر کرے کہ صبح کو لشکر پڑیگا
ورتمکو لوٹیگا اور غنیمت کریگا سو بعض تو اُسکی بات سنین اور بہاگ جائین اور
بعض اُسکی بات کو سخریہ پر حمل کرین اور کہین کہ مجنون و کاذب ہے اُسکا کہا نہ سنین
صبح کو لشکر آئے اور سب کو لوٹ لے اور غنیمت کرے اور وہ کہین یا لیتنی اتخذت

[illegible]

مع الرسول سبیلا یعنے آرزو کرین کہ کاش مین ساتہہ رسول اللہ کے راہ لیتا
رسول علیہ السلام اس دنیا مین درمیان امت کے ایسے ہی تہے کہ جسنے اُنکا کہا سُنا
اُسنے نجات پائی رستگارون سے ہوگیا اور جسنے نہ سُنا وہ ہلاک ہوا اور عاقبت کو عقوبت
مین مبتلا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل یا ایھا الناس قد جاءکم الحق
من ربکم فمن اھتدی فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا
وما انا علیکم بوکیل یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ اے لوگو مقرر آئی
راستی و درستی تمہارے پاس طرف سے تمہارے خداوند کے سو جس شخص نے راہ
پائی تو وہ راہ نہین پاتا ہے مگر واسطے اپنے نفس کے اور جس شخص نے راہ نہ پائی گمراہ
و بے راہ ہوا تو بے راہ نہین ہوتا ہے مگر اپنے نفس پر اور نہین ہون مین تمپر وکیل
یعنے کارران قولہ تعالی افانت تنقذ من فی النار یعنے کیا پس تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کتنے باہر لائیگا آگ سے جو کہ گرتے ہین پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من بنویس ایضا پوچہا کہ صبح اوگی ہے ایک عزیز نے
کہا کہ صبح کاذب ہے ایک یار نے پوچہا کہ صبح صادق و کاذب سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین نے سنا ہے الصبح الصادق ای الصادق مخبرہ والصبح الکاذب
ای الکاذب مخبرہ یعنے صبح صادق کیا ہے صادق ہے اُسکا خبر دینے والا
اور صبح کاذب کاذب ہے اُسکا خبر دینے والا اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہہ
فائدہ لکہہ لے کم کوئی جانتا ہے ایضا ایک عزیز نے خدمت مین عرض داشت

معنی صبح صادق و کاذب

بہیجی اسمین یہ بات تہی کہ فلان قریشی فرمایا کہ قریشی بیا گالی ہے قریش نام ایک دریائی مچہلی کا ہے یہ مچہلی غلیظ ترین مچہلیون کی ہے عرب والے اگر کسی کو گالی دیتے ہین تو قریشی کہتے ہین اور قریش ایک گروہ ہی ہے عرب مین کہ جنکی نسل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جسوقت کسی شخص کو طائفۂ قریش کی طرف نسبت کرین تو حرف یا کو حذف کردین قُرشی کہین جیسے مَدَنی بحذف یا کہین جبکہ مدینۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرین اور جسوقت کہ سوا اس مدینہ کے کوئی اور شہر مراد ہو کیونکہ مدینہ شہر کو کہتے ہین اور طرف اُسکے کسی کی نسبت کرین تو مدینے باثبات حرف یا کہین پس قریشی بیا خطا ہے اور قُرشی بغیر یا صواب آین فقیر را فرمودند این وجہ کہ نقرہ رکردم بگیر ید **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ چہار ترک طاقیہ سے کیا مراد ہے جواب فرمایا کہ چہہ ترک اور آٹہہ ترک بہی آئے ہین اور یہ آیت کریمہ پڑہی زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک متاع الحیٰوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب یعنے زینت دی گئی واسطے لوگون کے دوستی خواہشون کی عورتون اور بیٹون اور سونے چاندی کے ڈہیرون اور گہوڑے داغ دئے ہوئے پایگاہ مین اور چارپایون اور کہیتی سے یہ سب برتنا ہے زندگی دنیا کا اور اللہ کے نزدیک حسن مآب ہے ان سب کو ترک کرنا چاہئے اُسوقت طاقیہ یعنے ٹوپی پہنا مسلم ہوگا اور طاقیہ چار ترک سے ان چار چیزون کا ترک کرنا بھی

قریشی بیان قریشی و قرشی

طاقیہ چہار ترک

مراد ہے الاول ترک الدنیا مع اہلہا الثانی طہارۃ القلب من حب الدنیا
الثالث ترک ذکر کل شئ الا ذکر اللہ تعالیٰ الرابع ترک النظر الی غیر اللہ تعالیٰ
کما ورد فی الخبر حاکیا عن اللہ تعالیٰ من ترک بصرہ عن غیری اکرمتہ بنظری
یعنے اول ترک کرنا دنیا کا ہے مع اُسکے اہل کے دوسرے پاک کرنا دل کا ہے دنیا کی
دوستی سے اور جو اُسمین ہے تیسرے چھوڑنا ہر چیز کے ذکر کا ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا چوتھے
ترک نظر ہے طرف ہر چیز کے جو غیر خدا ہے جیسے کہ خبر مین اللہ تعالیٰ سے حکایۃً وارد ہوا ہے
کہ جو شخص ترک کرے اپنی بینائی کو میرے غیر سے تو مین اُسکو مکرم و مشرف کرون
اپنے جمال و جلال کے طرف نظر کرنے سے پس ان سب کو ترک کرنا چاہیئے اوسوقت
طاقیہ چہار ترک پہننا مسلم ہوگا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
چہار ترک طاقیہ کہ تقریر کردم بنویس **ایضا** اس آیت کریمہ کا بیان فرمایا قولہ تعالیٰ
من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا فی ھذہ ای فی الدنیا
فرمایا کہ اعمیٰ اول کو بامالہ کسر میم اور دوسرے کو بفتح میم بدون امالہ کے پڑھین واللہ
مین نے اُس طرف سُنا ہے یعنے جو شخص کہ دنیا مین دل اُسکا طلب حق سے تاریک ہے
تو آخرت مین زیادہ تر تاریک اور گمراہ تر ہوگا طلب راہ حق سے **ایضا** اس آیت
شریفہ کا بیان فرمایا قولہ تعالیٰ ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو
لہ قرین ای ومن یعرض عن ذکر الرحمن العشو الاعراض نقیض لہ ای نسلط
لہ شیطانا من الشیاطین فھو قرینہ یعنے جو شخص مونہہ پھیرے اللہ کی یاد سے تو ہم

بیان آیۂ من کان فی ھذہ اعمیٰ

بیان آیۂ ومن یعش عن ذکر الرحمن

مسلط کرین واسطے اُسکے ایک شیطان شیطانون سے پس وہ اُسکا یار ہو اور اُسکے ساتھ ہمیشہ رہے اور جس شخص کا کام برعکس اسکے ہو یعنے ذکر کی طرف متوجہ ہو تو یار و قرین اُسکا اللہ تعالی ہووے کما ورد فی الخبر من الصحاح حکایۃً عن اللہ تعالی انا جلیس من ذکرنی یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین ہمنشین ہون اُسکا جو مجھے یاد کرتا ہے ذکر سے مراد طلب مذکور کی ہے روی ابو ھریرۃَ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم حکایۃً عن اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا مع عبدی اذا ذکرنی نقل من البخاری پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان این ہر دو آیہ بنویس **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ خلوت و یا اربعین غیر مسجد مین رواہے جواب فرمایا کہ اربعین یعنے چلہ خلوت ہے غیر مسجد مین بہی رواہے رہا اعتکاف سو وہ سوا ے مسجد کے اور جگہہ درست نہین ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وانتم عاکفون فی المساجد اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ لا اعتکاف الا فی المسجد یعنے اعتکاف نہین ہے مگر مسجد مین

بیان خلوت واربعین در مسجد وغیرہ

ایضا ذکر قطب

فرمایا قطب اُس آدمی کو کہتے ہین کہ اُسکو تصرف اقلیمی و رکنی ہو جیسے کہ ولایت شیخ کبیر بہاؤالدین قدس اللہ سرہ کی اودی پور سے کیچ مکران تک ہے اور ہر پوتک بہی اور ولایت شیخ فریدالدین کی قدس اللہ سرہ اودی پور سے ہندستان تک **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ زیارت مکہ معظمہ کے پہونچنے کو کہتے ہین اور یہ عربی اشعار پڑہی **ع** سائلتھا

حِیْنَ زَارَتْ بَرُنْ بُرْ قُعِہَا الْقَانِی وَابْلَاغَ سَمْعِی اَطْیَبَ السَّمَرِ ٭ فَزُحْزِحَتْ
شَفَقًا غَشّٰی سَنَا قَمَرٍ ٭ وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتِمٍ عَطِرٍ ٭ حین زارت حصر ہے
سوال کی از روے لغت کے دو معنی ہین ایک تو پوچہنا دوسرے مانگنا اور یہان مانگنا
چاہنا مراد ہے اور شفق سرخ برقع کو کہا یعنے مین نے چاہا معشوقہ سے جبکہ وہ حاضر ہوئی
دور کرنا اُسکے سرخ برقع کا چہرے پر سے اور پہونچانا میرے کان مین پاکیزہ تر کہانے کا
سو اُسنے دور کر دیا شفق یعنے لعل برقع کو کہ جسنے چاند کی روشنی کو ڈہانک دیا تہا مراد
قمر سے اُسکا چہرہ ہے اور برسائے موتی اپنے معطر لب سے خاتم سے مراد لب ہین یعنی
جسوقت اُسنے اپنے چہرے پر سے سرخ برقع اُٹہایا تو ایسا معلوم ہوا کہ چاند کی روشنی
کو شفق چہپائے ہوئے تہا سو وہ دور ہو گیا اور جسوقت اُسنے باتین کین تو یون کہائی دیا
کہ انگشتری معطر خوشبو دار سے موتی بکہر رہے برس رہے ہین آنحضرت نے فرمایا کہ دعاگو نے
اس رباعی کو مکہ مبارک مین پڑہا تو مشائخ و فقہا و محدثین نے دعاگو سے کہا اتقول
ھھنا حکایۃ الطرب یعنے کیا تو اسجگہ حکایت طرب آور کہتا ہے اور اس فقیر سے فرمایا
کہ فرزند من اس رباعی کو لکہہ لے اسمین جہت لغت سے بہی چند فائدے ہین فرمایا کہ
زُحْزِحَہ دور کرنے کو کہتے ہین اللہ سبحانہ فرماتا ہے فمن زحزح عن النار وادخل
الجنۃ فقد فاز یعنے جو شخص کہ دوزخ سے دور کیا جاے اور جنت مین داخل کیا جاے
پس مقرر اُسنے خلاصی پائی بعد اسکے فرمایا شفق عرب مین سرخی کو کہتے ہین جبکہ حضرت
امام اعظم رضی اللہ عنہ نے عرب سے سنا جیسے کہ یہ رباعی ہے تو اپنے قول سے کہ شفق

بیان معنی شفق

بیاض و سپیدی کو کہتے تھے رجع الی قولھما وھو الاصح وعلیہ الفتوی یعنے
طرف قول امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالی کے رجوع کیا اور یہی قول صحیح تر
ہے اور اسی پر فتوی ہے ان دونون کے قول پر اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر
شفق سُرخی ہے وقال وھو روایۃ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وھو قول الشافعی
الشفق ھو الحمرۃ نقل من الکافی قولہ علیہ السلام الشفق ھو الحمرۃ پس باتفاق
شفق سرخی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ شفق کیا ہے تو آپنے
جواب فرمایا کہ شفق سرخی ہے اور اُس طرف بمجرد سرخی غائب ہونے کے نماز عشا
کی پڑھ لیتے ہین اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہے اور سپیدی
کو کہا ہے کہ وہ غیبوبت نہین ہے نقل من الکافی تاخیر العشاء الی الثلث مستحب
والی نصف اللیل مباح والی نصف الاخیر یکرہ قولہ علیہ السلام لو لا
ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل نقل من الکافی یعنے تاخیر
کرنا عشا کا رات کے تیسرے حصے تک مستحب ہے اور اسوقت پڑھنے مین ثواب ہے
اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہے اور آدھی رات تک مباح ہے
کہ اُسمین ثواب وعقاب نہین ہے اور تاخیر کرنا نصف اخیر تک یعنے نصف ثانی
مین بغیر عذر کے مکروہ ہے کچھہ ثواب نہین ہے بلکہ قبول نہ کرے اور عقوبت ہو لیکن
اگر بعذر تاخیر ہوگئی تو روا ہے تاخیر عشا کی تہائی رات تک مستحب اسلئے ہے کہ حدیث
صحاح مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ مشقت

ڈالون اپنی امت پر تو ہر آینہ مین تاخیر کرتا عشا کو ثلث لیل یعنے تیسرے حصے
رات تک یعنی مین تاخیر نہین کرتا ہون بلکہ تعجیل کرتا ہون مجرد اسکے کہ شفق یعنی
سرخی غائب ہوجاے قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی یستحب التعجیل فی کل
صلوۃ لقولہ علیہ السلام عجلوا بالصلوۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل
الموت یعنے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تعجیل ہر نماز مین مستحب ہے اسلئے
کہ صحاح مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جلدی کرو نماز کی پہلے فوت
ہونے سے اور جلدی کرو توبہ کی پہلے موت سے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی قال الامام ابویزید البسطامی رضی اللہ عنہ لولا اختلاف علمائنا
لبقیت من العمل یعنے اگر ہمارے علمار کا اختلاف نہوتا تو ہر آینہ مین کام سے رہجاتا
یعنی اگر عذر ہوگیا توکسی روایت پر عمل کرلے کام سے نہ رہیگا مثلاً اگر کسی شخص کو نیند
آگئی یا اُسپر غشی طاری ہوگئی نماز ظہر کی ایک مثل پر نہ پائی دو مثل مین جاگا یا بیہوشی
سے ہوش مین آیا تو اُس وقت ادا کرلے کام سے نہ رہیگا اسلئے کہ ایک روایت مین درست
ہے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے تین روایتین ہین اصح یہ ہے
کہ جب سایہ ایک مثل ہوجائے تو وقت ظہر کا نکل جاتا ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ
ظہر کا وقت دو مثل تک ہے پس دو روایتین راجح ہین ایک روایت سے اور تینون
روایتون سے اصح یہ ہے روی الحسن عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہما اذا صار ظل
کل شیٔ مثلہ خرج وقت الظہر ولم یدخل وقت العصر حتی صار ظل کل شیٔ

اختلاف کی حکایت

بیان وقت ظہر و عصر

مثلیه فعلی هذه الروایة یکون بینهما وقت مهمل وتروی اسد بن عمر رحمه الله
عن ابی حنیفة رضی الله عنه اذا صار ظل کل شئ مثله خرج وقت الظهر ولم یدخل
وقت العصر حتی صار الظل مثلین وقال ابو الحسن هذه الروایة اصح فعلی هاتین
الروایتین یکون بین الوقتین وقت مهمل لا من الظهر و لا من العصر وهو الوقت
الذی یسمیه الناس بین الصلوتین نقل من المحیط قال الامام ابوحنیفة وابو یوسف
ومحمد رحمهم الله تعالی وھو قول الشافعی رحمه الله تعالی وقت الظهر الی بلوغ الظل مثله پھر اس فقیر
پر متوجه ہوئے فرمایا فرزند من اصح روایات کو لو اور ملفوظ مین لکھو اور اسپر کام کرو اور
ظاہر کرو اور اس بات مین کوشش کرو که مذاہب کا اتفاق ہو جاے تاکه جس مذہب
کا ہو اقتدا کر سکے اور عاجز نه رہجائے مخدوم نے عربی تقریر فرمائی اس فقیر نے اون
روایتون کا ترجمه کر دیا تاکه عام خلق سمجھین یعنے حسن بن زیاد نے حضرت امام ابوحنیفه
رحمه الله تعالی سے روایت کی که جسوقت سایه ہر چیز کا مثل اُسچیز کے ہو جاے تو وقت ظہر
کا نکل جائے اور وقت عصر کا نه آئے یہانتک که سایه ہر چیز کا دو چند اُسچیز کے ہو جائے
سو اس روایت کی بنا پر درمیان ایک چند کے دو چند تک ایک وقت مہمل بیکار رہو گا
که وه نه ظہر کا ہے نه عصر کا اور امام اسد بن عمر نے حضرت امام اعظم رحمه الله تعالے سے
روایت کیا ہے که جب سایه ہر ایک چیز کا مثل اُس چیز کے ہو جائے تو وقت ظہر کا نکلجائے
اور عصر کا وقت نه آئے یہانتک که سایه ہر چیز کا دو مثل اُسچیز کے ہو جائے ابو الحسن بن زیاد
نے کہا که یه روایت اصح ہے پس ان روایتون کی بنا پر درمیان دو وقتون کے ایک وقت

مہل بیکار ہوگا کہ نہ تو وہ ظہر سے ہے نہ عصر سے اور یہ وہ وقت ہے جسکو لوگ درمیان دو نماز کا کہتے ہین اور اسی سبب اختیار ہے امام ابوحنیفہ اور امام قاضی ابو یوسف اور امام محمد شیبانی اور امام ادریس شافعی مطلبی رحمہم اللہ تعالی کا یہ روایت مصفی و مجمع سے منقول ہے یہ دونو کتا بین معتبر ہین پس ان روایتون کے طریق پر اصح باجماع و اتفاق وقت ظہر ایک مثل مین ہے اور دو مثل مین روا نہین ہے علم اصول مین ایک اصل یعنے قاعدہ ہے کہ درمیان اصح و صحیح کے فرق کیا ہے اصول کے امام صحیح تو درست کو کہتے ہین اور اصح درست ترکو بولتے ہین اور اصح راجح تر ہے صحیح سے اور اصح بمنزلہ اعلے ہے اور صحیح بمنزلہ ادنی فالادنے متروک بالاعلے **ایضا** ایک دیوانے کو لائے اور اُسکے بائین کان مین یہ نام بآواز بلند کہا شیخ عبدالقادر جیلانی اور فرمایا اگر کسی شخص کو دیوانگی ہو یا جن کا گرفتار ہو تو چاہیے کہ اُسکے بائین کان مین یہ نام بلند کہدین جیسے کہ دعاگو کہتا ہے شیخ عبدالقادر جیلانی اور فارسی مین گیلانی کہتے ہین **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ بعض اولیاء اللہ کو دیکہا ہے کہ وہ کسی مصلحت سے ایک لحظہ و مجلس واحد مین آسمانو نپر جاتے اور آتے ہین اور اُنکی آنکہین آنسوون سے بہری ہوتی ہین دعاگو پوچہتا تہا کہ چشم پرآب کیون ہے تو وہ جواب دیتے کہ مین خلق خدا پر براہ شفقت رویا کہ وہ دنیا مین اور اُسکے کام مین مبتلا ہین کاش وہ ترک دنیا کرین مثل ہمارے ہو جائین قولہ علیہ السلام ترک الدنیا رأس کل عبادة وحب الدنیا رأس کل خطیئة یعنے دنیا کا چہوڑنا سر ہے سب عبادتون کا اور دوستی دنیا کی سر ہے سب گناہون کا **ایضا** فرمایا تشبہ معنوی

ذکر نام مبارک حضرت غوث الاعظم رضی در گوش دیوانہ

شرط ہے نہ صوری جیسے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم یعنے جو شخص کسی گروہ کے ساتھہ تشبہ کرے تو وہ اُس گروہ سے ہے دعاگو نے معطر محدثون سے سُنا ہے کہ اس تشبہ سے تشبہ معنوی مراد ہے تشبہ صوری یعنے ظاہری مراد نہین ہے مثلاً اگر کوئی ظاہر لباس مسلمانی کا کرے اور باطن اسکے برعکس ہو تو وہ منافق ہوگا مسلمان نہوگا جب تک کہ ظاہر و باطن اُسکا یکسان نہو آین فقیر را فرمودند فرزند من این احادیث بنویس **ایضا** فرمایا مومن کو واجب ہے کہ پہلے علم طلب کرے بعد اُسکے عمل مین مشغول ہو راہ پر خطر ہے اسلئے کہ اگر عالم نہو تو عمل کس چیز سے کرے اور نہ جانے گا تو غلط کریگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ان دنون مین کہ دعاگو مکہ معظمہ سے اودپہ مین آیا تو لوگون نے کہا کہ ایک شخص باہر یعنے شہر کے باہر ایک غار مین مشغول ہوا ہے مین اُسکے پاس گیا اُسنے مجھسے کہا سید میرے پاس جبریل آتے ہین اور کہتے ہین تو تو مقرب ہو گیا ہے تجھسے نماز موقوف کردی تجھے حاجت نہین ہے اور بہشت کا کھانا لاتے ہین دعاگو نے اُس سے کہا کہ اے نادان وہ تو شیطان ہے اور یہ کھانا جو وہ لاتا ہے نجاست ہے وہ پیغمبر جو کہ سارے پیغمبرون سے مقرب تر ہین اُنسے تو نماز موقوف ہی نہین کی اے جاہل تجھسے کیونکر موقوف کردینگے مین نے اُسکو وصیت کی کہ جسوقت وہ تیرے پاس آئے تو تو کلمۂ تمجید کہنا یعنے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اُسنے اس بات کو قبول کیا جسوقت وہ آیا تو اُسنے میری وصیت کو یاد رکھا لاحول کہا شیطان اُسکے پاس سے غائب ہوگیا اور وہ کھانا نجاست بن گیا اوسکے

من تشبہ بقوم فھو منھم

حکایت جاہل درویش

سارے کپڑے پلید ہوگئے دوسرے دن مین اُسکے پاس گیا اُسنے قصہ کہا دعاگو کے ہاتھ
پر توبہ کی مین نے اُسکو توبہ کی تلقین کی اور اُس غار سے اُسکو باہر لایا مین نے کہا تو شہر
مین رہ اور علم سیکھہ اور مجلس علم جیسے وعظ و درس مین جا اور جو نماز تو نے فوت کی
ہے اُسکی قضا کر چند ماہ نہ گزرے تھے کہ اُسنے قضا کر لی اور عورت کی اور کسب حیاکت
یعنے بنے تنے مین مشغول ہوا عثمان نام تہا بیچارہ ہندوستانی تہا اب باین حالت
مرا ہے الحمد للہ کہ با توبہ گیا یاران بزرگ نے کہا برکت مخدوم کی تہی کہ بر سر وقت
اُسکے پہونچ گئی وہ نیکبخت تہا بعد اسکے فرمایا کہ پیغمبرون سے صلوات اللہ علیہم تکالیف
موقوف نہین کین کیونکہ جتنے مقرب ہوتے ہین اُتنے ہی طاعت کا شوق زیادہ ہوتا
جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالْاِقَامَۃِ
یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت نماز سے آین فقیر را فرمودند فرزند من
بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑھو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی بُنی الاسلام
علی اثنتین وستین خصلۃ ان لا یشک فی الایمان ولا یخالف الجماعۃ
ویصلی خلف کل برّ وفاجر ولا یکفر اھل القبلۃ بالکبیرۃ ویصلی علی جنازۃ
کل مسلم ومسلمۃ صغیر وکبیر ولا یخرج علی المسلمین بالسیف ویصلی صلوۃ
الجمعۃ والعیدین خلف کل امیر ویمسح علی الخفین فی الحضر والسفر ویقر
بان الایمان عطاء اللہ تعالی وافعال العباد مخلوقۃ والقرآن کلام اللہ تعالی
غیر مخلوق وعذاب القبر وسؤال منکر ونکیر حق ودعاء الانبیاء ینفع الاموات

بیان مسائل خصلت

وشفاعة النبي صلى الله عليه وآله وسلم لاهل الكبائر حق والمعراج وقراءة الكتاب
والميزان والصراط حق والجنة والنار مخلوقتان لا تفنيان ابداً والله تعالى
يحاسبنا بلا ترجمان واصحاب الشجرة عشرة مبشرة من اهل الجنة وهم
ابوبكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة و زبير وسعد وسعيد وعبد الرحمن بن
عوف وابو عبيدة بن الجراح رضي الله تعالى عنهم وافضل الناس بعد النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله تعالى عنهم
ولا نقع في الاصحاب ونقر بان لله تعالى الرضا والغضب ولا نقول بالجنة
رضاه والنار غضبه ونقر بالرؤية ومنزلة الانبياء قبل منزلة الاولياء
ولا يتساوى عقل الانبياء وعقل الكفار والله تعالى يسعد الشقي بفضله
ويشقي السعيد بعدله والله تعالى عالم قبل خلق العالم والله تعالى عالم
وله علم وقدرة ويعذب لاهل الكبائر على قدر ذنوبهم يفعل الله ما يشاء
ويحكم ما يريد والقرآن هو المكتوب في المصاحف وما يقرأ والايمان حقيقة
لا مجاز ومن له خصوم ترفع حسناته اليه ليرضى والاستطاعة والتوفيق مع الفعل
والايمان باللسان والقلب عندنا وعند الجهمية بالقلب وعند الكرامية
باللسان ونفي التشبيه والمكان واجب والكسب فريضة عند الحاجة
وعند بعض الفقهاء سنة ونفيه بدعة ورؤية الرزق من الكسب كفر
وايمان الانبياء والملائكة سواء والعمل غير الايمان والايمان هو الطاعة

ولیس کل طاعة ایمانا کما ان الکفر معصیة ولیس کل معصیة کفرا ونقر[۵۰]
بالموت والنشور[۵۱] والقیامة[۵۲] وان الوتر ثلث رکعات بتسلیمة واحدة[۵۳] وحدث[۵۴]
الامام لیس حدث الماموم والامام[۵۵] ضمان القوم والایمان[۵۶] لایزید ولا
ینقص وابلیس[۵۷] لعنه الله کان من قبل الخطیئة مومنا وابوبکر[۵۸] وعمر کانا
فی الجاهلیة کافرین عند الله وعند الملائکة وفی اللوح المحفوظ[۵۹] ونخاف
العاقبة[۶۰] ولا نامن مکر الله تعالی والامر[۶۱] لا یرفع عن المحب بالمحبة والیاس[۶۲]
من روح الله کفر پس این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر یدیہ ساری ترتیب شروع
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی ترجمہ عبارت مذکور کا یہ ہے کہ اسلام
بنا کیا گیا ہے باَٹہ خصلتو نپر ۱ شک نکرے ایمان مین ۲ سنت وجماعت سے
مخالفت نکرے ۳ نماز پڑہے پیچھے ہر نیک وبد کے ۴ کافر نہ کہے اہل قبلہ
کو بسبب گناہ کبیرہ کے ۵ نماز پڑہے جنازے پر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت
چھوٹی بڑی کے ۶ تلوار نہ نکالے مسلمانو نپر ۷ نماز پڑہے جمعے کی ۸ اور دونو
عید کی پیچھے ہر امیر کے ۹ مسح کرے موزون پر حضر وسفر مین جب سبق کا اسجگہہ
پہونچا تو ایک عزیز نے پوچہا کہ قال مالک رحمہ الله تعالی لایجوز المسح للمقیم
یعنے امام مالک کے قول پر مقیم کے واسطے مسح موزے کا جائز نہین ہے اور وہ سنت
وجماعت کے مذہب پر ہین جواب فرمایا کہ دعاگو نے اسطرف سنا ہے فی روایة
منه یجوز المسح للمقیم یعنے ایک روایت مین امام مالک سے مروی ہے کہ مقیم کے

واسطے بہی موزے کا مسح جائز ہے ۱۰ اقرار کرے اس بات کا کہ بیشک ایمان اللہ کی عطا ہے ۱۱ افعال بندون کے پیدا کئے گئے ہین ۱۲ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے یعنے پیدا کیا گیا نہین ہے ۱۳ عذاب قبر کا ۱۴ اور سوال منکر و نکیر کا حق ہے ۱۵ زندون کی دعا مردون کو نفع دیتی ہے ۱۶ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کبیرہ گناہ والون کے حق ہے ۱۷ معراج ۱۸ اور نامہ اعمال کا پڑہنا ۱۹ اور میزان یعنے ترازو جسمین اعمال تلین گے ۲۰ اور پل صراط جسپر سے گزر کر جنت مین جائین گے حق ہے ۲۱ جنت یعنے بہشت ۲۲ اور دوزخ دونو پیدا کی گئی ہین کبہی فنا نہونگی ہمیشہ رہین گی ۲۳ اللہ تعالیٰ ہمسے حساب لیگا بغیر ترجمان کے ۲۴ اصحاب شجرہ عشرہ مبشرہ اہل جنت سے ہین یعنے دس صحابی جنہون نے درخت کے نیچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے انکو جنت کی بشارت دی وہ لوگ یہ ہین حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ حضرت سعدؓ حضرت سعیدؓ حضرت عبدالرحمن ابن عوفؓ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابیونکا انکار نہ کرین ۲۵ بہترین لوگون کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت ابوبکر ہین پہر حضرت عمر پہر حضرت عثمان پہر حضرت علی رضی اللہ عنہم ۲۶ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عیب و طعن سے زبان کو روکے سوائے بہلائی کے انکو یاد نہ کرے ۲۷ اقرار کرے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے رضا و غضب ہے یعنے خوشنودی و خشم

خوش ہوتا ہے خفا ہوتا ہے ۲۸ یہ نہ کہے کہ بہشت اُسکی خوشنودی ہے اور دوزخ اُسکا خشم ہے ۲۹ اقرار کرے اُسکے دیدار فائض الانوار کا کہ حق ہے ۳۰ منزلت انبیا علیہم السلام کی یعنے اُنکا مرتبہ پہلے ہے منزلت اولیا کرام سے ۳۱ برابر نہین ہے عقل انبیاء علیہم السلام کی اور عقل کفار کی ۳۲ اللہ تعالی نیکبخت کرتا ہے بدبخت کو اپنے فضل سے اور بدبخت کرتا ہے نیکبخت کو اپنے عدل سے ۳۳ اللہ تعالے جاننے والا ہے پہلے جہان کے پیدا کرنے سے کہ ہر ایک کیا کریگا ۳۴ اللہ تعالے عالم یعنے جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے ۳۵ اللہ تعالی کے واسطے علم و قدرت ہے یعنے دانائی و توانائی ۳۶ اللہ تعالی عذاب کریگا گناہ کبیرہ والونکو بقدر اونکے گناہونکے ۳۷ اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہی ۳۸ قرآن شریف وہی جو مصحفون مین لکھا ہوا ہے اور پڑھا جاتا ہے ۳۹ ایمان حقیقت ہے نہ مجاز یعنے مجاز نہین ہے ۴۰ جسکا کوئی خصم ہوگا تو اُسکی نیکیان اُسکو دینگے تاکہ وہ خوش ہوجائے ۴۱ استطاعت یعنے توانائی فعل کے ساتھہ برابر ہے نہ آگے اور نہ پیچھے ۴۲ نزدیک ہمارے ایمان زبان و دل دونوسے ہے اور نزدیک جہمیہ کے دل سے ہے اور نزدیک کرامیہ کے زبان سے ہے ۴۳ انکار کرنا تشبیہ و مکان کا واسطے اللہ تعالے کے واجب ہے ۴۴ کسب یعنے کمائی کرنا حاجت کے وقت فرض ہے اور نزدیک بعض فقہار کے سنت ہے ۴۵ اور انکار کرنا کسب کا بدعت ہے ۴۶ دیکھنا رزق کا کسب سے کفر ہے ۴۷ ایمان انبیا اور

ملائکہ کا برابر ہے ۴۸ عمل غیر ہے ایمان کا ۴۹ ایمان طاعت ہے یعنے فرمانبرداری
اور نہین ہے ہر طاعت ایمان جیسی کہ کفر معصیت و نافرمانی ہے اور ہر معصیت
کفر نہین ہے ۵۰ اقرار کرے موت کا ۵۱ اور نشور یعنے پراگندہ ہونے کا ۵۲
اور قیامت کا ۵۳ اور اقرار کرے اس بات کا کہ وتر تین رکعتین ہین ایک سلام
سے ۵۴ حدث امام کا حدث مقتدی کا نہین ہے ۵۵ امام ضمان یعنے ضامن
ہے قوم کا ۵۶ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے ۵۷ ابلیس پہلے گناہ سے
مومن تھا نزدیک خدا کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین ۵۸ اور حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہما جاہلیت مین ایمان لانے سے پہلے کافر تھے
نزدیک اللہ تعالی کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین اور حال دوسرونکا
بہی اسی قیاس پر ہے ۵۹ عاقبت سے ڈرے دیکہیے کیا ہو ۶۰ اللہ تعالی کے مکر
سے بیخوف نہو ۶۱ امر یعنے اللہ تعالی کا حکم دوست سے بسبب دوستی کے موقوف
نہین ہوتا ہے جیسے نماز روزہ زکوۃ حج غسل جنابت اور ہر فرض جو ہے ۶۲
ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے کفر ہے اسلئے کہ اس سے کلام مجید مین نہی فرمائی ہے
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تم کہدو کہ اے میرے بندو جنہون نے اسراف کیا ہے اپنی جانون پر ناامید مت ہو اللہ
کی رحمت سے بیشک اللہ بخشدیتا ہے سارے گناہونکو بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت

مہربان ہے یہ سب پانچ خصلتین بناے اسلام کے ہین جنکا ترجمہ کیا گیا والحمد للہ علی ذلک
ایضا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا بحکم اس آیت کریمہ کے
ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک ای نافلۃ لامتک یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تم رات سے تہجد پڑہو تمہاری امت پر سنت ہے فرمایا کہ اسی سبب سے بلال رضی اللہ
عنہ رات کے نصف اخیر اذان کہتے تہے کیونکہ سنن ونوافل مین اذان نہین آئی ہے چونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا اسلئے بلال رضی اللہ عنہ نصف اخیر شب
مین اذان کہتے تہے اور جسوقت صبح طلوع ہوتی تو واسطے نماز صبح کے دوسری اذان
کہتے ولا یجوز الاذان لصلوۃ قبل دخول وقتہا والاذان سنۃ للصلوات
الخمس وقیل واجب وترکہ مکروہ لمخالفۃ السنۃ یعنے اذان جائز نہین ہے واسطے
کسی نماز کے پہلے داخل ہونے اسکے وقت سے اور اذان پانچون نمازون کے واسطے
سنت ہے اور بعض نے واجب کہا ہے اور ترک کرنا اذان کا مکروہ ہے بسبب مخالفت
سنت کے کیونکہ سنت یہ ہے کہ اول اذان کہین پہر نماز پڑہین آین فقیر را فرمود فرزند
من بگیرید **ایضا** فرمایا قال المشایخ الصوفیۃ رجل ونصف رجل ولاشئ
فالرجل الواصل ونصف الرجل الطالب ولاشئ طالب الدنیا کما قال الشاعر
العربی فی الرباعی ؎ لاشئ عندی کل من طلب الدنیا ٭ والقاہرون
نفوسہم ابطال ٭ للطالبین تشابہ برجالہم ٭ والواصلون الی الحبیب
رجال ٭ لان الشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ اس فقیر سے فرمایا فرزند

فائدہ درباره اذان

فائدہ دربیان مراتب مردان

من یہ قول مشائخ صوفیہ کا اور نظم رباعی عربی لکہہ لو غریب ہے اس فقیر نے ترجمہ کردیا
تاکہ عام خلق سمجہے یعنے مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ایک تو پورا مرد ہے
اور ایک آدہا مرد ہے اور ایک کچہہ ہی نہین ہے سو پورا مرد تو واصل ہے یعنے جو کہ
دوست تک پہونچ گیا ہے اور آدہا مرد طالب ہے جو کہ اُسکو طلب کر رہا ہے اور جو کچہہ
ہی نہین ہے وہ طالب دنیا ہے اسلیئے کہ جو چیز مقصود سے خالی ہوئی تو اُسکی نفی یعنی
دور کرنا درست ہے اور یہ بیت عربی فرمائی **سه** من ملك النفس فحرهوا ؛
والعبد من يملكه هواه ؛ یعنے جو شخص نفس کا مالک ہے آزاد وہی ہے اور غلام
وہی ہے کہ جسکی ہوا اُسکی مالک ہوئی ہے یعنے بندہ بندہ این فقیر را فرمودند فرزند
من این بیت عربی بنویس **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے
سنا ہے کہ شیخ شیوخ قدس اللہ سرہ نے اس طرف دو خلیفے بہیجے شیخ کبیر بہاء الحق
والدین کو سندہ مین اور شیخ حمید الدین ناگوری کو ہند مین قدس اللہ ارواحہم
ایضا ذکر سفر کا نکلا فرمایا دعاگو سفر مین ایک پہاڑ پر پہونچا دو دن مین تو اُسکے اوپر
گیا اور دو دن مین نیچے اوترا ایک رات مقام کیا مین نے اُس پہاڑ کے درمیان
مین نماز کی اذان سنی اور اقامت مین آگے بڑہا مین نے دیکہا کہ حجرے اور غار مین
مین درویش لوگ خلوت کئے ہوئے ہین مین نزدیک ایک خلوتی کے گیا سلام کیا وہ
شخص دانشمند و محدث تہا مین نے کہا تو تو محدث ہے تو نے کیون عزلت اختیار کی
ہے تو آبادی مین جا تاکہ خلق تجہسے نفع لیوے اُسنے خوب جواب دیا کہ مین ایک کتنا کتا

شیخ شیوخ نے دو خلیفہ روانہ فرمائے ایک سندہ مین ایک ہندوستان

رکہتا ہون مین نے اُسکو قید کیا ہے تا کہ وہ کسی کو نہ کاٹے یعنے نفس جسوقت وہ بدخوئی
چہوڑ دیگا نیک خوئی اختیار کریگا تو اُسوقت مین باہر نکل آؤنگا آبادی مین جاؤنگا یہ
نہین کہا کہ خلق بد ہے اُسکی جہت سے مین نے خلوت اختیار کیا ہے بلکہ اپنی برائی کی اور
خلق مین نیک گمانی فرمائی اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ظنوا بالمؤمنین
خیرا یعنے تم مؤمنین سے نیک گمان رکہو اور اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا
اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رجل ای الناس افضل یا رسول اللہ قال مؤمن یجاھد
بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من
الشعاب یعبد ربہ وفی روایۃ یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ اخرجہ البخاری
ومسلم **ایضا** اسی درمیان مین ایک عزیز متعلم یعنے طالب علم ہندوستان سے خدمت
مین آیا قدمبوسی کی عرض کیا کہ بندے کو بندے کے باپ نے ایک شیخ سے پیوند کرایا
تہا اور وہ شیخ نظام الدین قدس سرہ کا مرید تہا اور وہ مرید کرتا تہا جب اُسکا انتقال
ہوگیا تو مین نے ہر کسی سے سنا کہ وہ اجازت نہین رکہتا تہا تو شبہہ پڑا اسلئے مین نزدیک
مخدوم جہانیان کے واسطے پیوند کے آیا ہون اور بندے کے والد نے بہی التماس طاقیہ
کا کیا ہے تا کہ شبہہ چلا جاے فرمایا کہ دعاگو شیخ نظام الدین سے اجازت رکہتا ہے مین
اُنہین کے یہان سے دونگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر کسی صغیر سن کو ولی اُسکا کسی جگہہ بیعت
کرادے تو جسوقت وہ بالغ ہو جائے تو اُسکو درست ہے اگر وہ کسی شیخ سے پیوند کرلے

[illegible]

اور اگر وہ مراہق یعنے قریب بہ بلوغ ہو تو نہ چاہیے **ایضا** سبق مصابیح کا تہا حدیث یہ تہی قولہ تعالی الایمان یرجع الی المدینة یعنے ایمان رجوع کریگا طرف مدینے کے یعنے جبکہ آخر زمانہ ہوگا تو سب جگہہ کفر ہو جائےگا مدینے مین ہرگز کفر نہوگا کوئی کافر قدرت نہ پائیگا جیسے دجال وغیرہ سب وقت وہان اہل ایمان رہین گے روز قیامت تک این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر ید این معنی غریب ست۔

ساتوین ماہ شعبان شب جمعہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من قرأ سورة الدخان فی لیلة الجمعة غفر لہ و من قرأ سورة الواقعة کفت مهانہ یعنے جو شخص پڑہے سورہ دخان کو شب جمعہ مین تو وہ بخشا جائیگا یہ سورہ مخدوم کا معمول ہے ہر شب جمعہ کو ہمراہ یارون کے باآواز بلند پڑہتے ہین اور جو شخص پڑہے سورہ واقعہ کو تو اُسکے مہمات کی کفایت ہو این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید و بنویسید بعد اسکے فرمایا صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من صلی لیلة الجمعة رکعتین لحفظ الایمان و یقرأ فی کل رکعة بعد الفاتحة آیة الکرسی مرة و سورة اذا زلزلت ثلث مرات حفظ اللہ ایمانہ و فی الصحاح قولہ علیہ السلام من صلی یوم الجمعة اربعا سواء کان اول یوم او آخرہ مقیما او مسافرا و یقرأ فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة حفظ اللہ ایمانہ یعنے جو شخص پڑہے شب جمعہ مین دو رکعت واسطے حفظ ایمان کے اور پڑہے ہر رکعت مین

[حاشیہ: یہ حدیث ... جامع صغیر مین ... حم الدخان ... لیلة الجمعة ... الواقعة ... عن ابن مسعود ...]

بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اذا زلزلت تین بار تو اللہ اُسکے ایمان کو
محفوظ رکہے اور جو شخص پڑہے جمعے کے دن چار رکعتین برابر ہے کہ اول دن یا آخر
دن مین مقیم ہو یا مسافر اور پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار
تو اللہ تعالیٰ اُسکے ایمان کو نگاہ رکہے بعد چار رکعت پڑہنے کے سو بار لاحول کہے پہر اس
فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لو اور یہ نماز پڑہو اسلئے کہ دعا گو پڑہتا ہے اور یہہ
حدیث مین لکہو مخدوم دامت برکاتہ بعد اس نماز کے یہ دعا پڑہتے ہین اور اول و آخر
درود شریف کہتے ہین اللھم یا ولی الاسلام واھلہ مسکنا بالاسلام
حتی نلقاک بہ اور جس نماز ایمان مین کہ دعا مروی نہین ہے تو یہ دعاے مذکور
پڑہین

ایضاً ساتوین ماہ شعبان روز جمعہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر کو طلب فرمایا اور کہا فرزند من
آ اور دستار مبارک اپنے استعمال کی اپنے سر سے اوتاری اور ویسی ہی بندہی ہوئی
اس فقیر کے سر پر رکہی اور یہ دعا کی الٰہی توجہ بتاج السعادۃ والتوفیق بانواع
العبادۃ یعنے اے خدا تو اُسکو پہنا تاج سعادت کا اور توفیق دے اُسکو گوناگون
عبادت کی تاکہ دو نو جہان کی سعادت حاصل ہو اس درمیان مین خوان لائے فرمایا
جو شخص روزہ دار ہو وہ نہ کہائے بہت فضیلت ہے حدیث صحاح مین ہے قولہ
علیہ السلام الصائم اذا اکل عندہ استغفرت لہ الملائکۃ ما داموا یاکلون

یعنے روزہ دار جسوقت کہ اُسکے نزدیک کہانا کہایا جاتا ہے تو بخشش مانگتے ہین واسطے
اُسکے فرشتے جب تک کہ وہ کہاتے ہین کیونکہ اُسکا دل تو واسطے کہانے کے کہچتا ہے اور
وہ اُسکو روکتا ہے اور آپنے نمک منگایا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
یا علی ابدأ بالملح واختم بہ فان الملح دواء من سبعین داءً یعنے اے علی تو شروع
کر نمک سے اور ختم بہی کر نمک سے اسلئے کہ نمک علاج ہے ستر بیماریون کا اس فقیر سے
فرمایا فرزندمن یہ حدیثین جو مین نے پڑہین لکہہ لو **ایضا** اس فقیر کو ایک مسئلہ
مشکل تہا مخدوم سے مین نے پوچہا تو وہ حل ہو گیا وہ مسئلہ یہ ہے کہ گردون یعنی گاڑی
مین نماز نفل درست ہے جواب فرمایا کہ درست ہے مین نے یہ بہی پوچہا کہ فرض بہی
درست ہے اگر قیام و رکوع ممکن ہو جواب فرمایا اگر عذر ہو تو درست ہے خوف وغیرہ
کے سبب سے فرمایا فرزندمن لو **ایضا** فرمایا الرؤیۃ بعین القلب حق فی الدنیا
وبعین الرأس فی الآخرۃ لقولہ تعالیٰ قل ھل یستوی الاعمیٰ والبصیر یعنے
اللہ تعالیٰ کا دیکہنا دل کی آنکہہ سے دنیا مین حق ہے اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین
ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندہا اور آنکہون والا **ایضا**
کہنے والے کہتے تہے کہ مولانا بدرالدین مفتی خدمت مین حاضر ہون پوچہا کیا ہی اشارہ
طرف کان کے کیا کہ مین دستار پہنے ہوئے ہون سنتا نہین ہون بعد اسکے فرمایا سالک
کو چاہئے کہ سیدِ عالم کی متابعت پر چلے اُسکا کام زیادہ تر ہو جائیگا اور قربت و محبوبیت
ہو جائیگی اہل بدعت بدعت کو قربت جانتے ہین جیسے لوہا تانبا پہننا داڑہی تراشنا

اول و آخر کہانے کے نمک کہانا

جواز نماز نفل در گردون

رویت باری در دنیا بعین القلب حق ہے

سالک کو چاہئے کہ مرد عالم کی پیروی کرے

جیسے کہ قلندرون کی ہوتی ہے یہ قربت نہین ہے بلکہ بُعد وضلالت ہے اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ای فاتبعونی بالافعال
والاقوال والاحوال یعنے اے محمد تم کہدو کہ اگر تم خدا کی محبت کا دعوے کرتے ہو
تو تم میری پیروی کرو گفتار کردار رفتار مین پس اللہ تمکو دوست رکھیگا اور جو کوئی
برعکس اسکے ہوگا تو حال اُسکا برعکس ہوگا یعنے جو کوئی آپ کی مخالفت کریگا تو اللہ تعالےٰ
اُسکو دشمن رکھیگا قولہ علیہ السلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ
احوالی یعنے شریعت تو میرا گفتار ہے اور طریقت میرا کردار ہے اور حقیقت میری
رفتار ہے آین فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید **ایضا** فرمایا اگر کوئی کیمیا بناتا ہے
اور وہ مستقیم رہتی ہے تو روا ہے اور وجہ حلال ہے بعض لوگ اُس طرف بناتے ہین
اور مستقیم رہتی ہے واللہ دعا گو بھی جانتا ہے ایسا آہستہ فرمایا کہ ہم چند یارون نے سن لیا
کہ سید شمس الدین مسعود مزاحم ہوئے تو مین نے کردی ولیکن مین منع ہوگیا **ایضا**
ایک مریض کو لائے اور جب کسی مریض کو خدمت مین لاتے تو داہنے ہاتھ سے چھوتے
اور یہ دعا پڑھتے اور اول وآخر مین درود شریف کہتے تھے أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ
النَّاسِ وَاشْفِ انت الشافی لا شِفَاءَ الا شِفَاءُكَ شِفَاءً لا یغادر سقما
صحیح بخاری وصحیح مسلم مین حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکور ہے روی
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یدعو بھذا الدعاء اذا اشتکی انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب الباس

کیمیا
دعا برائے مریض

رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقما
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیرید **ایضاً** ذکر اسکا نکلا کہ
مرید شیخ کی پیروی کرے مرید کو اتباع شیخ کا واجب ہے لقولہ علیہ السلام الشیخ
فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی شیخ اپنے مریدون مین ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت مین
پس امت کو نبی کا اتباع واجب ہے اسی طرح مرید کو اتباع شیخ کا مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی اُسوقت کہ شیخ کبیر بہاء الحق والدین شیخ الشیوخ کے مرید
ہوئے قدس سرہما تو شیخ نے بعد بیعت کے پوچھا کہ تو کون مذہب پر عمل کرتا ہے
جواب دیا کہ جس مذہب پر کہ مخدوم ہین پھر شیخ نے پوچھا کہ تیرے باپ دادے
کون مذہب رکہتے تہے اور تجھکو کس مذہب پر چھوڑ گئے ہین جواب دیا کہ مذہب پر
امام اعظم ابو حنیفہ کوفی قدس اللہ روحہ کے پس شیخ شیوخ نے فرمایا کہ فرزندم بہاء الدین
تو اُسی مذہب پر عمل کر اور شیخ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مذہب رکہتے تہے اور جس جگہہ
کہ تو اپنے مذہب کے موافق دیکھے تو ہمارے مذہب کی موافقت کر نہ اُسجگہہ کہ مخالفت ہو
اور عدم جواز جیسے کہ یہ دعا گو ہے نماز تسبیح مین رب اغفرلی وارحمنی واھدنی
واجبرنی وعافنی واعف عنی بعد واجبرنی کے وارزقنی مذہب شافعی مین
پڑھتے ہین تو مت پڑھ اسلئے کہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی مین ممنوع ہے کتب
فقہ حنفی کے متن مین مذکور ہے ویقرأ بعد التشہد بما یشبہ الفاظ القرآن ولا
یقرأ بما یشبہ کلام الناس مثل اللھم زوجنی فلانۃ وارزقنی پس شیخ کبیر نے

قبول کیا تم اسی جہت سے دیکھو کہ شیخ الشیوخ کے اوراد مین لفظ وارزقنی کا ہے اور شیخ کبیر
کے اوراد مین نہین ہے فرمایا کافی مین سطور ہے کہ یجوز فی العبادات ان یعمل فی مذھب
غیرہ ولا یجوز فی المعاملات الا فی مذھبہ وفی العبادات یجوز حتی یکون العمل
اجماعًا وھو اولی کما ذکر صاحب الملتقی وکل ما وجوبہ مختلف ففعلہ اولی ولا
یختلف کی یخرج المرء بلا ارتیاب عن عھدۃ التکلیف والایجاب یعنے جو چیز کہ
عبادت مین وجوب اُسکا مختلف فیہ ہے بجالانا اُسکا اولے ہے اور ترک کرنا نہ چاہیئے تاکہ
لوگ عہدۂ تکلیف و ایجاب سے بیشک باجماع باہر آجائین اور اسباب مین ایک حدیث
صحاح ہے **ایضا** شب جمعہ کو فرض مغرب کے پہلی رکعت مین سورۂ کافرون اور دوسری
مین سورۂ اخلاص پڑہین اور شب جمعہ کے فرض عشا کے پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور
دوسری مین سورۂ منافقون پڑہنا چاہیئے اور فرض فجر جمعہ مین سورۂ الم سجدہ پہلی رکعت
مین اور دوسری مین سورۂ دہر یا سبح اسم ربک مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے پڑہا ہے پس مسنون و مستحب ہے مکروہ نہین ہے مکروہ اُسوقت ہے کہ نماز پڑہنے
والا یہ جانے کہ سوا اسکے اور کچھہ پڑہنا درست نہین ہے اور اگر بغیر اسکے روا جانے تو پڑہنا
درست ہے بغیر کراہت کے متن قدوری و ہدایہ مین مذکور ہے ولیس فی شیٔ من
الصلوات قراءۃ سورۃ بعینھا لا یجوز غیرھا ویکرہ ان یتخذ سورۃ بعینھا
لصلوۃ لا یقرأ غیرھا فانھا بحیث ان یعلم المصلی لا یجوز بغیر التعیین والا لا یکرہ
پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیرید **ایضا**

ذکر معرفت واہل معرفت

ذکر معرفت واہل معرفت کا فرمایا سمعت عن بعض المشائخ الصوفیۃ دامت برکاتھم اَنَّ قلوبَ اھلِ المعرفۃِ خزائنُ اللہ تعالیٰ فی ارضہ یَضَعُ فیھا وَدائعَ سِترہ ولطائفَ حکمتہ وحقائقَ محبتہ وامانۃ معرفتہ التی لا یطلع علیھا احدٌ دونَ اللہ ولیس شیٔ فی خزائن اللہ اعلےٰ ولا اعظم ولا اعز من المعرفۃ اخرجھا اللہ تعالیٰ من خزائن الفضل والامتنان وغلب نورھا علی جمیع الانوار لا یغلبھا ظلمات الذنوب والاوزار ولا یلحقھا مقام الآفات ولا یُدرکھا کثافۃ الشھوات ولا یحجبھا غبار الجھل ولا الغفلات لانھا نور من نور النور نوّر بھا قلوبَ اھل النور لا یشبہ نورھا بسائر الانوار وقال بعضھم حقیقۃ المعرفۃ ھی اطلاع القلب علی الحق قال الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یعرف اللہ حق معرفتہ من التفت منہ الی غیرہ وقال بعض العارفین حقیقۃ المعرفۃ رؤیۃ الحق وفقدان رؤیۃ ما سواہ حتی صار جمیع مملکتہ ھذہ فی جنب رؤیۃ الحق اصغر من خردلۃ فی جمیع مملکتہ فھذا ما لا یحتمل قلوب اھل الغفلۃ وعامۃِ الناس وقال ابو عبد اللہ بن خفیف قدّس اللہُ روحہ من نظر الی اللہ تعالیٰ بعین الحقیقۃ من المعرفۃ لا یلتفت الی الدنیا ولا الی العقبیٰ لان الدنیا والعقبیٰ من المولیٰ والمولیٰ احب علی العارف من برّہ وقیل حقیقۃ المعرفۃ ھی اطلاع الحق علی اسرارہ کما ان الشمس اذا طلعت اشرقت الارض

بانوار هاکذا اذا اطلع الحق علی الاسرار اشرقت القلوب بانوارہ وقال بعضہم حقیقۃ المعرفۃ نور من نور المنون نورتہ قلوب اہل النور وھو اشارۃ الی قولہ تعالے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ پس آن امیر کبیر روے منیر بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیر پس نمشتم ترجمہ عبارت مذکور کا یہ ہے کہ مین نے بعض مشائخ صوفیہ دامت برکاتہم سے سنا ہے کہ دل اہل معرفت کے اللہ تعالے کے خزانے ہین اُسکے زمین مین وہ رکہتا ہے اُن دلون مین اپنے بہید کی امانتین اور اپنے حکمت کے لطائف اور اپنے محبت کے حقائق اور اپنے معرفت کی امانت کو کہ جنپر سوا اللہ تعالی کے کوئی مطلع نہین ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے خزانون مین کوئی شے زیادہ تر عالی وعظیم وعزیز تر معرفت سے نہین ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے فضل و امتنان کے خزانون سے نکالا ہے اور اُسکا نور سارے نورون پر غالب ہوگیا ہے نہ اوسپر ذنوب و اوزار یعنے گناہون کی اندہیریان غالب ہوتی ہین اور نہ اُسکو آفتون کا مقام لاحق ہوتا ہے اور نہ شہوتون خواہشون کی کثافت اُسکو پاتی ہے اور نہ جحد یعنی انکار وغفلتون کا غبار اُسکو چہپاتا ہے کیونکہ وہ تو ایک نور و روشنی ہے نور النور سے کہ جسکے ساتہ اُسنے اہل نور کے دلونکو منور و روشن کردیا ہے اُسکا نور باقی نورون سے مشابہت نہین رکہتا ہے پس بعض نے تو یہ کہا کہ حقیقت معرفت کی دل کی اطلاع ہے حق پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہین پہچانتا ہے اللہ تعالے کو حق اُسکے پہچاننے کا وہ شخص جسنے اُس سے طرف اُسکے غیر کے التفات کیا اور بعض عارفین نے

فرمایا کہ حقیقت معرفت کی دیکہنا حق کا ہے اور اُسکے ماسوا کے دیکھنے کو گم کرنا ہی یہانتک
کہ اُسکی ساری مملکت جو یہ ہے رویت حق کی مقابل مین زیادہ تر چہوٹی ہو جاے ایک
رائی کے دانے سے جو کہ اُسکی ساری مملکت مین ہو سو یہ وہ بات ہے کہ اسکو اہل غفلت
اور عام لوگون کے دل نہین اُٹہا سکتے ہین اُنسے اسکی برداشت نہین ہو سکتی ہے اور
حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ جسنے نظر کی طرف اللہ تعالیٰ
کے ساتھہ چشم حقیقت کے جو کہ معرفت سے ہے تو وہ نہ دنیا کی طرف التفات کرتا ہے
طرف عقبی کے کیونکہ دنیا و عقبی تو مولے کا بر یعنے عطا و احسان ہے اور عارف کو
اُسکے بر سے زیادہ تر محجوب ہوتا ہے بعض نے کہا کہ حقیقت معرفت کی مطلع ہونا حق
اُسکے اسرار پر جیسے سورج کہ جسوقت وہ طلوع ہوتا ہے تو زمین اُسکے چمکارون سے جگمگا
اُٹھتی ہے اسی طرح جسوقت حق اسرار پر طلوع فرماتا ہے تو دل اُسکے چمکارون سے چمک
دمکنے لگتے ہین اور بعض نے فرمایا کہ حقیقت معرفت کی ایک نور ہے نور النور سے کہ جسکے
ساتھہ اُسنے اہل نور کے دلونکو منور کر دیا ہے اور وہ اشارہ ہے طرف اس قول الٰہی
کہ کیا پس وہ شخص کہ جسکے سینے کو اللہ تعالیٰ نے واسطے اسلام کے کہول دیا ہے سو
ایک نور پر ہے اپنے رب سے۔

اکیسوین تاریخ ماہ شعبان عمت میامنہ روز جمعہ

کو فرمایا کہ دعاگو نے اعتکاف اربعین کی نیت کی ہے بعد اسکے اس فقیر سے پوچھا کہ
بہی نزدیک ہمارے چالیس دن معتکف ہوگا بندے نے عرض کیا کہ مین نے نیت کی

بیان اعتکاف

قبول کیا فرمایا مبارک ہو بعد اسکے فرمایا فرزند من آج مسجد مین داخل ہو جائین اور اعتکاف کرین اسلئے کہ بروایت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اکثر نہار یعنے دن واسطے دخول اعتکاف کے روا ہے جب مسجد مین تشریف لائے تو سورج ڈہل گیا تہا فرمایا کہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہمنے اعتکاف کیا اور اُنکے نزدیک تو گہڑی بہر بہی اعتکاف درست ہے بعد اسکے فرمایا جو یار لوگ کہ چالیس دن کی نیت نہین کرتے مین تکلیف نہین ہے وہ اخیر دہی مین معتکف ہو جائین کیونکہ وہ سنت مؤکدہ ہے وقیل واجب یعنے بعض علمار نے واجب کہا ہے **ایضا** فرمایا الصلوۃ فی جامع مصرہ بخمسمائۃ درجۃ

فضیلت نماز در مسجد جامع

وفی مسجد الحی بخمس وعشرین درجۃ وفی موضع اٰخر بعشرۃ درجات یعنی نماز مسجد جامع شہر مین پانسو درجہ ہے اور محلے کی مسجد مین پچیس درجے اور دوسری جگہہ دس درجے ہے **ایضا** فرمایا کہ مین ہر روز نیت اعتکاف کے تجدید کرتا ہون اسلئے کہ مین نے اُس طرف مشائخ کو دیکہا اور سُنا ہے کہ اگر کوئی مہم پیش آجاوے تو باہر آنا روا ہے اور کچہہ باک نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ فتاوی مین مسئلہ ہے المعتکف اذا خرج للطہارۃ ثم عاد المریض او صلی الجنازۃ او غیر ذلک لا یفسد اعتکافہ وان خرج بغیر نیۃ الطہارۃ ثم عاد المریض او صلی الجنازۃ او غیر ذلک یفسد اعتکافہ وذلک حیلۃ وھذا کلہ علی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وعلیہ الفتوی وعندھما لو خرج نصف النہار لا یفسد یعنے معتکف جس وقت کہ وضو کی نیت سے باہر آئے پہر بیمار کے پوچہنے کو جائے یا نماز جنازے کی پڑہ لے یا اسکے

تو اُسکا اعتکاف فاسد نہو گا اور اگر وہ بغیر نیت طہارت کے نکلا ہے پہر اُسنے بیمار کی عیادت
کی یا جنازے کی نماز پڑہ لی یا سوا اسکے تو اُسکا اعتکاف بگڑ جائیگا اور یہ ایک حیلہ ہے
اور یہ سب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہے اور اسی پر فتوی ہے اور
نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالے کے اگر معتکف دوپہر کے وقت نکلے
تو اُسکا اعتکاف فاسد نہو گا بعد اسکے فرمایا فتاوی مین مسئلہ ہے لاینام المعتکف حتی
یغلبہ النوم یعنے معتکف نہ سوئے یہانتک کہ نیند اُسپر غلبہ کرے۔۔

ایضاً آخر شب جمعہ بائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین علمون کے
ساتہہ مخصوص تہے ایک تو علم شرائع یعنے حدود و قصاص دوسرا وہ علم کہ آپنے بعض
صحابہ سے بر اندازہ حوصلہ فرمایا جو کہ اُسکے لائق تہے نہ سب سے کما قال علی رضی اللہ
عنہ علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سبعین بابا من العلم ما علّمہا
لغیری یعنے جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو ستر قسم کا علم سکہایا کہ سوا میرے اور کو نہین سکہایا تیسرا وہ علم ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ خاص تہا اُسکو کسی سے نہ کہا مبہم رکہا اور
مبہم کہا اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا
یعنے اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تہوڑا اور روؤ بہت ایک عزیز نے پوچہا کہ
ضحک قلیل سے کیا مراد ہے فرمایا مین نے دو طریق سُنے ہین ایک یہ ہے کہ ضحک قلیل سے

مراد تبسم یعنے مسکرانا ہے عرب والون کی رسم ہے کہ ضحک قلیل کو بمعنی تبسم کہتے ہین تم تبسم
بہی نہ کرو سب وقت روتے رہو دوسرا طریق یہ ہے کہ اس قلیل ضحک سے نفی مراد ہے یعنی
تم نہ ہنسو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے واللہ یالیتنی کنت شجرۃ تُعضد
یعنے قسم ہے اللہ کی کاش مین ایک درخت ہوتا کہ اُسکو پارہ پارہ کرڈالتے یہ بہی اُسی علم
سے ہے جو آپ کے ساتہہ مخصوص تہا اسجگہہ حضرت مخدوم روئے بخدا کہ بات نہین نکلتی
تہی اور حاضرین مجلس سے ایک غلغلہ اُٹہا دیر تک رونے مین اور اسی فکر مین تہے خوب وقت
تہا بعد اسکے فرمایا کہ جہان افضل انبیاء ایسا فرمائین وہان ہم بیچارے کہان کے ہین
بعد اسکے فرمایا کہ اس حدیث مذکور کو واعظون سے کہو کہ اس حدیث کو خلق سے کہین
تاکہ اُنکے دلون مین خوف جم جاوے پہر یہ عربی ابیات احوال قیامت کے فرمائین اور
چند بار تکرار کی **ع** عظیمٌ خوفہ والناس فیہ ؛ حَیَاریٰ مثلُ مبثوثِ
الفراشِ ؛ بہ یتغیر الالوانُ خوفاً ؛ وتضطلُّ الفرائصُ بارتعاشِ ؛
ھُنالکَ کل ما قدمت یبدو ؛ فعیبُکَ ظاھرٌ والسترُ فاش ؛ یعنے قیامت کا
خوف وہول بڑا ہے لوگ اُسمین پروانی کی طرح حیران و سرگردان ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے
یوم یکون الناس کالفراش المبثوث یعنے جسدن کہ لوگ مثل پروانے کے سرگردان
ہونگے اور خوف کے مارے قیامت کے ہول سے رنگ بدل جائین گے اور سینے کی
ہڈیان بسبب کانپنی کے چپل جائین گے اور اسجگہہ یعنے قیامت مین جو تو آگے بہیج چکا ہے
ظاہر ہوگا سو تیرا عیب تو کہل جائیگا اور بہید ظاہر ہوگا بعد اسکے فرمایا حیا سب جمع ہے

حیزاء کی جیسے کہ صحادی جمع ہے صحرا کی اور فراش ہثوث پروانہ سرگردان کو کہتے ہین
اور فرائص جمع ہے فریصہ کی فریصہ سینے کی ہڈی کو کہتے ہین اور ارتعاش کانپنے کو
بولتے ہین اور کل فاعل ہے تبدو کا اور مقدم ہے فعل پر اسمین مذکر و موئنث برابر ہے
اور السر مبتدا اور فاش خبر مبتدا ہے جیسے کہ ضیعبك ظاھر مبتدا و خبر ہے فاش اصل
مین مرفوع ہے کیونکہ خبر ہے مگر منقوص کی حالت رفعی و جری بجر ہوتی ہے اس لئے
مجرور ہوا اور کسرہ بجہت موافقت نظم ہے اسلئے کہ ابیات مذکور سارے مکسور ہین پھر
اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ دو نو حدیثین اور اشعار عربی جو مین نے
کہے لکھہ لو بعد اسکے موافق اس نظم کے **حکایت** اپنے والد مخدوم بزرگ کے بیان
فرمائی دامت برکاتہ کہ وہ کسی وقت خوف کے مارے بستر پر نہین سوتے تھے سردی
و گرمی مین کوئی چیز اوپر کھینچ لیتے تھے اور اُسی پر کفایت کرتے اور ہر روز دو ختم
قرآن شریف کے کرتے ایک دن مین اور ایک رات مین سوائے اور مشغولیون کے
نہایت بزرگ آدمی تھے **ایضا** فرمایا کہ یہ فتوحات جو کہ نزدیک دعاگو کے آتے ہین
سب کو قبول کرتا ہون اور رد نہین کرتا ہون اسواسطے کہ اُس طرف کے مشائخ نے
مجھسے کہا ہے جیسے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ مدینہ عبد اللہ مطری
اور دیگر مشائخ رحمہم اللہ تعالے کہ تو فتوحات قبول کر اور دوسرون کو پہونچا وظیفہ
مقرر کر اور خود بھی بضرورت کہا اُس کے مناسب **حکایت** شیخ جمال الدین
اوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان فرمائی کہ وہ فتوحات کو قبول کرتے اور رد نہین فرماتے تھے

مناقب والد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہما

قبول فتوح

مناقب شیخ جمال الدین رضی اللہ تعالی عنہ

اور اگر فتوح وجہ شبہہ سے ہوتی تو ذرا دیر سر جہکاتے اللہ تعالی کی طرف سے آواز سنتے
مَلّکْنٰاَلکَ یعنے ہمنے تیری ملک کر دی بعد اُسکے یتے العبد وما بیدہ ملک لمولاہ
یعنے بندہ اور جو اُسکے ہاتہہ مین ہے مولی کی ملک ہے یہ ایک مسئلہ ہے مین نے اُس طرف
مشائخ سے سنا ہے کہ یہ مرتبہ جو وہ رکہتے تہے اُس وقت کے مشائخ کو نہ تہا بعد اسکے فرمایا
کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور ابراہیم غوری ایک جگہہ بیٹہے ہوئے تہے کہ ایک عزیز دو
طباق حلوے کے لایا ایک واسطے شیخ جمال الدین کے اور دوسرا واسطے ابراہیم غوری
کے وہ صاحب کشف تہے اُنہون نے لانے والے سے کہا کہ تو یہ وجہ سود سے لایا ہے
پہیر دیا شیخ جمال الدین نے وہ دوسرا طباق بہی لے لیا اور ذرا دیر سر نیچا کیا اور ابراہیم
غوری کو بلایا کہا حکم ہوا ملکنا لک یعنے ہمنے تجہکو مالک کر دیا اب تو آ اور کہا دونون نے
کہایا **ایضاً** فرمایا ذکر مُصْلِح مزکّی کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر بکسر الذال عام
یقع علی القلب واللسان وبضم الذال خاصۃ للقلب فحسبْ یعنے ذکر بکسرہ
ذال عام ہے زبان ودل دونو کو شامل ہے اور بضم ذال خاص دل کا ذکر ہے اور یہ
حدیث فرمائی قولہ علیہ السلام افضل الذکر لا الہ الا اللہ یعنے بہترین ذکر
لا الہ الا اللہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر محبون کا ساتہہ مد کے کہنا ہے تاکہ غیر خدا کو مد
مین نفی کرین اور اثبات خالص دل مین بیٹہہ جاے بعد اسکے فرمایا من قال لا الہ
الا اللہ الف مرۃ علی الدوام زکی باطنہ یعنے جو شخص لا الہ الا اللہ ایک ہزار بار
ہمیشہ کہے تو اُسکا باطن پاک ہو جاے اور ذکر مجبوبون کا بسرعت ہے اسلئے کہ انکے دل مین

غیر خدا تو منتفی ہو چکا اب باقی نہین رہا مگر اللہ تعالیٰ پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزند من فائدہ ذکر کا جو مین نے کہا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا اسی اثنا مین ایک
عزیز آیا کہ ترابی جو تمہارا مرید ہے اُسنے سلام و قدمبوسی پہونچائی ہے سلام کا جواب
دیا علیہ السلام بعد اسکے اُسکی **حکایت** بیان فرمائی کہ وہ ایک بدل ابدال سے
ہو گیا ہے اور اُسنے بواسطہ دعاگو کے خرقہ شیخ کبیر قدس اللہ روحہ کا پہنا ہے اور
وہ میرے اذن سے حج کو گیا کعبے کا مجاور بن گیا برکت مجاورت کعبے سے منجملہ ابدال
ہو گیا یاران بزرگ نے کہا کہ مخدوم قطب عالم کی برکت سے اُسکا یہ مرتبہ ہو گیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ وہ عالم طیر بھی رکھتا ہے ایک دن نزدیک خانقاہ اوچہ کے اڑتا
ہوا گذر کر رہا تھا نیچے اُترا اور سلام کیا مین نے پوچھا تو کہان جاتا ہے کہا مرد دست
کو واسطے کسی مصلحت کے جاتا ہون ان تہخانون مین بفراغ مشغول ہونگا تاکہ کوئی
شخص مزاحم نہو **ایضاً** فرمایا خاص اُس شیخ کو ولایت دیتے ہین جو کہ عالم ہوتا ہے
بلکہ تینون علمون کا عالم ہوتا ہے شریعت و طریقت و حقیقت بعد اسکے فرمایا وَلایۃ
بفتح الواو المحبوبیۃ و بکسر الواو ھو تصرف الاقلیم اسی درمیان مین فرمایا کہ ایک
عورت محبوبہ ہے واسطے زیارت دعاگو کے سیوستان سے اوچہ مین آتی ہے وہ عالم طیر
رکھتی ہے اور تصرف رکنی جیسے کہ شیخ رکن الدین متصرف سند کے تھے اور شیخ نصیر الدین
متصرف ہند کے **ایضاً** مشارق کا سبق ہوتا تھا حدیث شریف یہ تھی قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من ابتاع شیئاً فلا یبعہ حتی یستوفیہ یعنے جو کوئی کچھہ چیز خرید ے تو اُسکو

حکایت ترابی ابدال مرید حضرت مخدوم قدس سرہ

ذکر ولایت دو گانہ عورت محبوبہ

نہ بیچے یہانتک کہ اُسکا استیفا کرلے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے استیفا کے دو معنی سُنے ہین ایک معنی یہ ہین کہ اگر کوئی شخص کچھہ چیز خرید کرے تو اُسکے واسطے تصرف نہین ہے یہانتک کہ اُسکو ماپ لے یا تول لے جو چیز پیمانے سے تعلق رکھتی ہے اُسکو ماپ لے اور جو چیز تولنے سے تعلق رکھتی ہے اُسکو تول لے اگر زیادہ نکلے تو بائع کو دیدے اور جو کم نکلے تو اپنا حق اُس سے لیلے دوسرے معنی یہ ہین کہ تصرف اُسکا روا نہین ہے یہانتک کہ بائع سے قبض نہ کرلے بعد اسکے فرمایا اس مسئلے مین ایک حیلہ ہے مشتری کو چاہیئے کہ بائع پر شرط کرے کہ اس روپیہ سے تو نے اپنا سامان میرے ہاتھہ بیچڈالا بائع کہے کہ مین نے بیچڈالا اگر کم و زیادہ جانبین کا ہوگا تو درست ہے اسلئے کہ معنی مین کیلے دوزنی نہین ہے یعنے اس تقریر و حیلے مین بائع و مشتری دونو کیل و وزن سے جدا ہو جاتے ہین ورنہ زیادتی خریدنے والے کو اور کمی فروشندہ کو درست نہو گی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مین دونو وجہین اس حدیث کی اور یہ مسئلہ حیلے کا جو مین نے کہا لکھہ لو

مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے

ایضاً فرمایا جامع الفتاوی مین مذکور ہے یکرہ التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا لقولہ علیہ السلام التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا یاکل العمل کما تاکل النار الحشیش یعنے مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسجد مین دنیا کی بات کرنا کہاتا ہے عمل کو جیسے کہ آگ گہاس کو کہاتی ہے۔

مسجد مین کہانا مکروہ ہے

ایضا فرمایا جامع الفتاوی مین مسطور ہے یکرہ الاکل فی المسجد الا للمعتکف یعنے مسجد مین کہانا مکروہ ہے مگر واسطے اعتکاف والے کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ مسائل و حدیث جو مین نے کہے لکہہ لو غریب ہے پس مین نے لکہہ لیا

ایضا فرمایا جسوقت مؤذن شہادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پونہچے تو انگوٹہے کو آنکہہ مین ملین بعد اسکے فرمایا اس بات کا بہید یہ ہے کہ جسوقت اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام پر صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کی امت کی پیش کی تو حضرت آدم نے کہا یارب کس کی نسل سے ہوگا حکم ہوا کہ تیری نسل سے ہوگا پس حضرت آدم نے کہا مین آرزو رکہتا ہون کہ اُسکو دیکہون پس حکم ہوا کہ اپنی انگلی مین دیکہہ جب دیکہا تو حلیۂ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسمین ظاہر ہوگیا اُنہون نے چوم لیا اور آنکہہ پر ملا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا۔

بیان در انگشت چومنے کے بوقت شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شرائط ذکر کے چار ہین

ایضا فرمایا شرائط الذکر اربعۃ احدہا التصدیق وان لم یکن یکون منافقا والثانی التعظیم وان لم یکن یکون مبتدعا والثالث الحلاوۃ وان لم تکن یکون مرائیا والرابع الحرمۃ وان لم تکن یکون فاسقا یعنے ذکر کی شرطین چار چیزین ہین ایک تو تصدیق ہے اگر تصدیق نہوگی تو منافق ہوگا دوسری شرط تعظیم

ہے اگر تعظیم نہوگی تو بدعتی ہوگا تیسری شرط حلاوت ہے یعنے ذکر سے لذت و مزہ لینا اگر
حلاوت نہوگی تو مرائی یعنی دکہاوا کرنیوالا ہوگا چوتہی شرط حرمت ہے اگر حرمت نہوگی
تو فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ چار چیزین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہین
اسلئے کہ وہ کامل حال تہے جب کہ آپ کو اللہ تعالی نے خطاب کیا تو فاعلم فرمایا ای
فاعرف لم یقل علمت ای عرفت اسلئے کہ معرفت کی کوئی حد و نہایت نہین ہے اور
جب اللہ سبحانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خطاب کیا تو اسلم فرمایا قال
اسلمتُ لرب العالمین یعنے حضرت ابراہیم نے کہا کہ مین مطیع و منقاد ہوا واسطے
رب العالمین کے اسلئے کہ اسلام کی ایک حد و نہایت ہے **ایضا** فرمایا اول الذکر
باللسان ثم یوافقہا مع القلب ثم تسکت اللسانُ و یقول بالقلب و یوافقہ
باعضائہ کلہا یعنے اول ذکر ساتہہ زبان کے ہے پہر موافق کرے زبان کو ساتہہ
دل کے یعنے دل و زبان دونوسے کہے پہر زبان چپ رہجاتی ہے اور دل سے ذکر کرتا
ہے اور موافق کرتا ہے دل کو ساتہہ سارے اعضا کے یعنے اُسکے سارے اعضا ذکر
مین ہوجاتے ہین **ایضا** فرمایا المرید الطالب یعنے اصطلاح مین مرید طالب
کو کہتے ہین پہر روے میر طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من فائدہ ذکر کا جو
مین نے کہا لکہہ لے مشائخ مرید طالب کو کہتے ہین اور طالب راہ حق کو بغیر رفیق کے
چارہ نہین ہے اور رفیق شیخ کو کہتے ہین کہ جو رستہ چلا ہو اور امن و خوف راہ کو خوب
دریافت کیا ہو اور امن کے رستے کو اختیار کیا ہو خوف کی راہ کو چہوڑ دیا ہو جیسا کہ

بختہ رہبر ہوتا ہے یہ بات حدیث شریف مین آئی ہی کہ الرفیق ثم الطریق ھما منصوبان
علے الاغراء ای الزم الرفیق ثم الطریق کما فی النحو الورع الورع ای الزم الورع
یعنے تو لازم پکڑ رفیق کو پہر رستے کو رفیق وطریق دونو بنا بر اغرا منصوب ہین جیسا کہ
علم نحو مین ہے لازم پکڑ تو ورع یعنے پرہیز گاری کو فرمایا کہ یہ حدیث شریف بر طریق
مَثَل ہے معنی مَثَل کے بیان فرمائے المَثَل ما یشبہ بہ الشئ یعنے مَثَل وہ ہے
کہ تشبیہ دین اُسکے ساتھہ کسی چیز کو بعد اسکے ہم معنے اسکے یہ حدیث بیان فرمائی
قولہ علیہ السلام الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنے قوم مین ایسا ہے
جیسا نبی اپنی امت مین بعد اسکے فرمایا کہ اس سے مراد شیخ معنوی ہے کیونکہ اوسکی
تشبیہ نبی کے ساتھہ دی ہے یہانتک کہ اگر کسی کو بسبب مال یا کبر سن کی شیخ کہین
تو شیخ لغوی ہوگا بعد اسکے یہ حدیث بیان فرمائی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
بسبب الزھد والتعبد والرشد والارشاد یعنی میری امت کے عالم مثل
پیغمبرون بنی اسرائیل کے ہین بسبب ترک دنیا اور عبادت کرنے اور راہ حق پانے
اور راہ حق بتانے کے علما سے مراد مرشد ہین نہ مجرد عالم اسلئے کہ پیغمبرون سے تشبیہ
دی ہے ع علمیکہ رہ بحق ننماید جہالت ست ؁ لان الانبیاء علیہم السلام
کانوا عابدین وزاھدین وراشدین ومرشدین وآمرین بالمعروف
وناھین عن المنکر یعنے اسلئے کہ انبیا عبادت کرنیوالے تھے اور بے رغبتی کرنیوالے
دنیا مین اور راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے اور نیک بات کا حکم کرنیوالے اور بُری بات

سے منع کرنیوالے تھے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ
فائدہ مشیخت کا اور ارادت کا اور حدیثین مناسب اسکے جو مینے کہین سب کو لکھ لو
ایضا فرمایا کہ سلطان محمد نے دعاگو کو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری
تصرف مین کردین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے مجھے کہا کہ تو چھوڑ دے
حج کو چلا جا مجھکو بیچ سے نکالا مین نے چھوڑ دیا ورنہ تم جانتے ہو کہ کتنا تکبر حاصل
ہوتا مین نے اُس طرف بڑے بزرگ مشائخ کو پایا سب نے بجہت وکالت مجھکو اجازت
دی اسوقت ایک ہی باقی نہین رہا سب کے سب چلدئے اور یہ شعر فرمایا ع
ذهب الذين يُعاش في اكنافهم ؛ وبقيتُ في خلفٍ كجلد الأجرب ؛ یعنی
جن لوگون کے اطراف وحمایت مین زندگی بسر کی جاتی تہی وہ سب چلدیے اور
مین ایسے خلق مین رہگیا کہ جیسے خارش والے اونٹ کی کہال ع یاران
دگر رخت بمنزل بردند ؛ بارم چو گران بود ازان پس ماندم ؛ بعد اسکے فرمایا کہ شیخ
مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعاگو سے کہا کہ جسوقت تو لوٹے تو خشکی مین جانا
اسلئے کہ ایک شخص خلفا شیخ رکن الدین سے باقی رہا ہے اُسکو پالے یعنے اُس سے ملاقات
کرے مین نے ایسا ہی کیا اُن بزرگوار کو پایا نام اُنکا شیخ قوام الدین ہے اُنہون نے
مجھے خرقہ پہنایا اور اجازت پہنانے کی بہی دی بعد اُسکے مین گازرون مین آیا شیخ
امین الدین نے واسطے میرے تمام سجادہ ومقراض وعصا امانت رکھا تھا دمینے
پایا **ایضا** ایک عزیز نے مخدوم کی مدح نظم کی تہی وہ اُسکو پڑہتا تہا تو فرمایا قال

[illegible]

المشائخ الصوفية ينبغي ان يكون عندك وصف المادح والذام سواء یعنی مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے لائق یہ ہے کہ وصف مدح وذم نزدیک تیرے دونو برابر ہون پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھہ لو

مدح وذم دونو یکسان ہون

اسماے الٰہی کو مع حرف ندا کے پڑہے

ایک عزیز نوونہ نام کی شرح پڑہتا تہا فرمایا کہ ہر اسم کے اول مین حرف ندا لائین جیسے کہ یا سلام ویا غفور بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مین نے اس شرح کے مؤلف شیخ جلال الدین تبریزی کو انہین کے مقام سُتارکانو فرودست مین خواب مین دیکہا مین نے سلام کیا اُنہون نے سلام کا جواب دیا فرمایا ستید ہر نام کے اول مین حرف ندا کا پڑہ تین اس سے پہلے بغیر حرف ندا کے پڑہتا تہا پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ شرح نو دو نہ نام باریتعالی کا لکھہ لو **ایضا** حکایت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک شخص کو قبر کا عذاب کر رہے تہے اور اُس شخص نے شیخ کو دیکہا تہا تو مین نے کہا کہ اُن بزرگوار نے کیون نہ کہا طوبی لمن رانی او رای من رانی او رای من راٰہ او رای من راہ یعنے خوشی وخنکی ہوجیو واسطے اُس شخص کے کہ جسنے مجہکو دیکہا یا اُس شخص کو جسنے مجہے دیکہا یا اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا یا اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا پانچ آدمیون تک اور میں نے اُس شخص کو دیکہا

قول حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ ...

ہے کہ جسنے اُنکو دیکہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اپنے جی مین کہا کہ انہون نے تو
حق کے اذن سے کہا ہے مین نے سُنا کہ وہ شخص یعنے جسپر عذاب ہو رہا تہا زیارت
کا قصد نہین رکہتا تہا وہ تو کوچے مین چلا جاتا تہا شیخ کو دیکہا کہ آگے سے آگئے بعد اسکے
فرمایا کہ مین نے دعا کی الٰہی خلّصہ من العقوبۃ لانہ رأی من قال باذنک
طوبیٰ لمن رأنی یعنے اے اللہ تو اس مرد کو عذاب سے خلاصی دے اسلئے کہ اُسنے
اُس شخص کو دیکہا ہے کہ جسنے تیرے حکم سے کہا ہے کہ خوشی و خنکی ہوجیو واسطے اُس
شخص کے کہ جسنے مجکو دیکہا اُس سے عذاب اُٹہا لیا بعد اسکے فرمایا کہ دیکہنے کا تو یہ اثر
ہے کہ البتہ خلاصی پائے اگر صحبت کرے تو کیا کچہ اثر ہو کمتر صحبت اربعین یعنے چالیس
دن ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من جیسے کہ تم دعاگو
کے صحبت کے ملازم رہتے ہو اور ایک اربعین ہمارے ساتہہ معتکف ہوئے بعد اسکے
فرمایا کہ شیخ عبد القادر بغداد مین آسودہ یعنے آرام فرما ہین

ایضاً واعظ باعمل ہو

فرمایا کہ واعظ عامل ہونا چاہیئے یعنے جس چیز کا لوگون کو وعظ کرے تو خود بہی اُسپر
عمل کرتا ہو اگر وہ عامل نہو گا تو لوگ اُسکی بات کو نہ لین گے اُسکا قبول نہ ہوگا
اس کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تہے اُنسے نماز چاشت
کی ثواب کا پوچہا اُنہون نے کچہہ نہ کہا اندر گئے نماز چاشت کی پڑہکر آئے کہا کہ ثواب
چاشت کا حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام من صلی اثنتی عشرۃ

لہ صاحب سفر سعید بین بحدیث شریف بیان ہے من صلی فی الیوم واللیلۃ اثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا بنی اللہ بیتا فی الجنۃ وحرم [illegible] عن النار [illegible] اور ضحیٰ کی حدیث یعنی ہے من صلی الضحیٰ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ من ذہب قال النووی یمسک بہ من جعل الضحیٰ ثنتی عشرۃ رکعۃ وہو ما فی الروضۃ لکن الاصح عند الشافعیۃ ان اکثرہا ثمان رکعات وان الحدیث واسنادہ عن انس ضعیفۃ

رکعة فی کل یوم بنی اللہ لہ فی کل یوم قصرا فی الجنة یعنے جو کوئی پڑہے بارہ رکعتین
ہر دن مین تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ہر روز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا
کہ جسقدر اُسکی عمر ہوگی ہر روز ایک محل بنے گا تو کتنے محل ہونگے بعد اُسکے اوس
پوچہنے والے نے اُن بزرگوار سے کہا کہ جسوقت مین نے ثواب چاشت کا پوچہا تو اُسوقت
آپنے نہ کہا اب آپنے کہا اسکا کیا سبب ہے اُنہون نے کہا کہ مین نے نہین پڑہی
تہی تو نے یاد دلادی مین جب تک نہین پڑہتا ہون نہین کہتا ہون واعظ ایسے
چاہئین کہ جب تک خود نہ کرین نہ کہین **ایضا** ایک عزیز خدمت مین جوتی کا
جوڑا لایا قبول کیا بعد اُسکے فرمایا کہ نعلین پہنا سنت ہے مین نے مدینۂ مبارک مین
نعلین مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکہین مین نے اُنکو آنکہون پر رکہا
اور ازار یعنے تہمد مبارک بہی دیکہا **ایضا** ایک عزیز نے یارون مین سے شاخین
لگائی تہین یہ حدیث بیان فرمائی قولہ علیہ السلام ان امثل ما تداویتم
بہ الحجامة والقسط البحری یعنے بیشک بہتر اُسچیز کا کہ جسکے ساتہہ تم دوا کرو شاخین
لگانا ہے اور دریائی کُٹ جو کہ دریا مین ہوتا ہے اور خشکی کا کُٹ واسطے علاج بدن
کہجلانے اور کان کے درد کی ہے یہ اوس علم طب سے ہے کہ جسکا دعوی اوپر مذکور
ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا یہ فائدہ اور یہ حدیث جو مین نے کہے
سب کو لکہہ لو غریب ہے پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** ایک عزیز نے کنوین کے پانی
کا پوچہا کہ لونڈیان لاتی ہین دل مین شک آتا ہے جواب فرمایا کہ شک شبہہ مین ہے

ذکر نعلین مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر سینگی لگانا و قسط بحری

آب آوردہ لونڈیان

اور یقین طاہر ہے یعنے پانی بالیقین پاک ہے والیقین لا یزول بالشک یعنے یقین
شک سے زائل نہین ہوتا ہے **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ مرد کو سونے کی انگوٹھی
پہننا کیسا ہے جواب فرمایا لا یجوز الا ان یکون الفضة غالبا والذھب مغلوبا
وکذلک الابریسم یعنے روا نہین ہے مگر یہ کہ چاندی سونے پر غالب اور سونا
مغلوب ہوا اور اسی طرح ریشم کا حکم ہے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
اور فرمایا فرزند من یہ دونو مسئلے جو مین نے کہے لکھ لو پس مین نے لکھ لئے **ایضا**
ایک عزیز نے چند مسئلے لکھے تھے اُنکو پڑھتا تھا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک شخص چھہ
روزے شوال کے تین تو ایام بیض مین اور تین اُسکے سوا اور دنون مین رکھے تو
وہ محسوب ہونگے جواب فرمایا کہ محسوب ہونگے لیکن بہتر یہ ہے کہ بعد عید کے متصل
رکھے ایک عزیز نے پوچھا کہ اتصال تو منع ہے جواب فرمایا کہ علماء ہند نہین جانتے
ہین مین نے اُس طرف فقہاء سے سنا ہے کہ فرق عید ہے اور اتصال مکروہ ہے
ساتھ روزۂ عید کے اُس طرف سارے فقہا و مشائخ بعد عید کے متصل رکھتے ہین
اور دعا گو بھی اُسوقت سے بے ناغہ ویسا ہی کرتا ہے اور ایام بیض کے روزے علیحدہ
رکھتا ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کفر کا کلمہ کہے اور اُسکو نہ جانے اور
کلمہ طیبہ و شہادت کہہ لے تو وہ مسلمان ہو جائیگا جواب فرمایا کہ مسلمان نہو گا جب تک
کہ اپنے اُس کہے ہوئے سے توبہ نہ کرے گا اسلئے کہ وہ اپنے کہے ہوئے کو جانتا ہے تیسرا
مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی روزہ دار محتلم ہو جاے تو غرغرہ کرے جواب فرمایا نہ کرے

حاشیہ: انگوٹھی سونے کی مرد کو پہننا جائز نہین

حاشیہ: مسئلہ روزہ شوال وغیرہ

پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من جواب این مسائل کہ گفتم بشنو بسید

ایضاً فرمایا قال اللہ تعالیٰ للجنۃ لمن خُلقتِ قالت لاھل لا الہ الا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ نے بہشت کو ندا کی کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے اُسنے کہا کہ خاص واسطے لا الہ الا اللہ والون کے روے مبارک ہمارے طرف لائے اور فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ تم بہشت کو دنیا مین دیکھوگے مین تمکو بشارت دیتا ہون یار لوگون نے کہا کہ بطفیل مخدوم دیکھینگے بعد اسکے فرمایا کہ دیکھنا بہشت کا دنیا مین دو طرح ہے ایک تو یہ ہے کہ ولی ہوجاے کرامت سے بہشت مین پہونچے دوسرے یہ ہے کہ حدیث شریف

مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی رکعتین یوم الجمعۃ بین الظہر والعصر ویقرأ فی الرکعۃ الاولیٰ آیۃ الکرسی مرۃ وقل اعوذ برب الفلق خمسا وعشرین مرۃ او خمس عشر مرۃ فی روایۃ وفی الثانیۃ قل ھو اللہ احد مرۃ والناس خمسًا وعشرین مرۃ وفی روایۃ خمس عشر مرۃ واذا فرغ من الصلوٰۃ یقول لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم خمسین مرۃ لا یخرج من الدنیا حتی یری مکانہ فی الجنۃ ویریٰ ربہ فی المنام وینوی صلوٰۃ حفظ الایمان یعنے جو شخص پڑہے دو رکعت دن جمعے کے درمیان ظہر و عصر کے اور پڑہے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق پچیس بار اور ایک روایت مین پندرہ بار اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد ایکبار اور قل اعوذ برب الناس پچیس بار اور ایک روایت مین پندرہ بار اور جب نماز سے فارغ ہوجاے تو

جنت واسطے لا الہ الا اللہ والون کی مخلوق ہوئی ہے

دوگانہ حفظ ایمان برائے دیدن بہشت در دنیا و دیدن حق سبحانہ و تعالیٰ

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پچاس بار کہے یہان العلی کا لفظ مروی نہین ہے تو وہ
نہ نکلے گا دنیا سے یہانتک کہ دیکہہ لیگا اپنی جگہہ بہشت مین اور دیکہہ لیگا اپنے پروردگار
کو خواب مین اور نیت نماز حفظ ایمان کی کرنے اس کے مناسب **حکایت** بیان
فرمائی کہ جسوقت مین مکہ مبارک مین تہا تو روافض کا بادشاہ زادہ ایک عورت پر
عاشق ہوگیا وہ اس فکر مین تہا کہ اگر وہ حلال ہو جائے اپنے مذہب مین صالح تہا
ایک دن وہ نزدیک شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور اپنا احوال بیان
کیا تو شیخ نے اس طرح دعا کی کہ الٰہی أرِہِ الجنۃ یعنے خدایا تو اسکو جنت دکہا دے
شیخ مدینہ کی دعا مستجاب ہوگئی اُسنے بہشت کو دیکہہ لیا بیہوش ہوگیا گر پڑا بعد ایک
مدت کے ہوش مین آیا تو مین نے پوچہا کہ تونے کیا دیکہا کہا مین نے بہشت دیکہا مع
حور و قصور کے قولہ تعالی ولکم فیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین یعنے بہشت
مین وہ چیز ہے کہ جسکو جی چاہتے ہین اور آنکہین لذت لیتی ہین اُس بادشاہ زادے نے
شیخ کے روبرو توبہ کی مذہب روافض کا چہوڑ دیا سُنی ہوگیا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت
اُس شہزادے کا باپ مرگیا تو سب نے کہا کہ بادشاہی تجہکو پہونچتی ہے اُسنے بادشاہی
چہوڑ دی اور گودڑی پہنی درویش ہوگیا بادشاہی اپنے بہائی کو دیدی تو بہشت کے
دیکہنے نے عورت کا عشق اور بادشاہی چہڑا دی تو جو شخص حق کا جمال دیکہتا ہے وہ
کب دنیا و آخرت کی طرف نظر اُٹہا کر دیکہے گا بعد اسکے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ والون کو
نہ وقت موت کے وحشت ہوتی ہے اور نہ قبر مین اور نہ قیامت مین اور نور لا الہ الا اللہ

کا ایسا طالع ہوتا ہے کہ سارے نورون کو چھپا دیتا ہے یعنے آفتاب اور مہتاب اور ستارون کے نور کو وذلک قولہ تعالی اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت اسلئے کہ نور لا الہ الا اللہ کا حقیقی ہے اور اُنکا نور مجازی ہے اذا طلع الحقیقۃ اندرس المجاز یعنے جسوقت حقیقت طالع ہو جاتی ہے تو مجاز ناپیدا ہو جاتا ہے بعد اسکے فرمایا قال اللہ تعالی لجہنم لمن خُلقتِ قالت لجحود کلمۃ لا الہ الا اللہ یعنے اللہ تعالے نے دوزخ سے خطاب فرمایا کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے تو اُسنے کہا کہ واسطے منکرین کلمہ لا الہ الا اللہ کے ایک عزیز نے پوچھا کہ درمیان جحد وانکار کے کیا فرق ہے فرمایا الانکار عام والجحد الانکار مع الیقین وذلک قولہ تعالی وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا یعنے انکار تو عام ہے اور جحد انکار ہے باوجود یقین کے بعد اسکے فرمایا کہ اہل لا الہ الا اللہ کے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے قیامت تک سب داخل ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ سکرات موت کے اُنکو ہوتے ہین جواب فرمایا کہ ہوتے ہین لقولہ تعالی وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید سکرات موت کے حق ہین لیکن اللہ تعالی آسانی کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس اہل ہین سب داخل ہین لیکن مین سماع رکھتا ہون کہ اس اہلیت سے مراد موافق شریعت کے ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ لا الہ الا اللہ کا لکھو اور فرق جحد وانکار کا جو مین نے بیان کیا غریب ہے **ایضا** فرمایا کہ شیخ کبیر قدس اللہ روحہ کے وصال کا دن سہ شنبہ ہے یعنے منگل کا دن اور شیخ فریدالدین قدس اللہ روحہ

فرق درمیان جحود وانکار

کا وصال بھی روز سہ شنبہ کو ہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ کبیر منگل کے دن خوش ہوتے اُنکے
پوتے کہتے کہ آج سبق نہین ہے اس سبب سے خوش ہین ایک پوتا اُنکے پوتون مین
سے ولی اللہ تہا اُسنے کہا کہ خوشی شیخ کی یہ ہے کہ اُنہون نے لوح محفوظ مین دیکھہ لیا ہے
کہ منگل کے دن اُنکا وصال ہوگا وہ اس سبب سے خوش ہین لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے موت ایک پل ہے کہ دوست کو طرف
دوست کے پہونچاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منگل کے دن مین واسطے زیارت مخدومون
کے گیا شیخ رکن الدین قدس سرہ کے قبر سے مین نے سُنا کہ یا سید عظم یوم الثلثاء
لانہ وصال جدی و توسل بہ بعد اسکے فرمایا کہ مین اس سے پہلے منگل کے دن سبق
نہین پڑہاتا تہا اُسوقت سے پہر سبق پڑہاتا ہون اور باین طریق توسل کرتا ہون الٰہی
توسلت بھذا الیوم یوم وصال الشیخ الکبیر ان تجعلنا من المقربین لدیک
والواصلین الیک بعد اسکے فرمایا شیخ ہر کہ بتو پیوند میکند او در امان ست اور یہ آیت
شریف پڑہی قولہ تعالی وابتغوا الیہ الوسیلۃ ای توسلوا الیہ بادلیائہ یعنے تم
توسل کرو طرف خدا تعالی کے ساتہہ دوستون خدا کے پس روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا سب لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا
بعد اسکے فرمایا کہ قرص خانقاہ شیخ کبیر قدس سرہ کے مکہ و مدینہ مبارک مین واسطے تبرک
کے لیجاتے ہین مین نے دیکہا ہے کہ بیمارون کو دیتے ہین وہ صحت پاتے ہین اُس
طرف کے مشائخ ایسا اعتقاد رکہتے ہین اسی درمیان مین **حکایت** شیخ رکن الدین

فائدہ قرص خانقاہ شیخ کبیر قدس سرہ باعث شفائے مریض

کی بیان فرمائی کہ ایک دن سندہی اُنکی خانقاہ سے حج کو گیا وہان غلہ گران تہا اُسکو سخت
اضطرار ہوا کہا کہ مین تو شیخ کبیر کی خانقاہ مین چار قرص پاتا تہا اور یہان ایک بہی
نہین پاتا ہون ایک بزرگ تہے اُنہون نے اُس سے کہا کہ شیخ شب جمعہ کو یہان آتے
ہین بے ناغہ مقام شیخ کا بتایا جس جگہہ کہ وہ مشغول ہوتے تہے اس سندہی نے شیخ کو
پہچان لیا سلام کیا اُنہون نے سلام کا جواب دیا شیخ نے ملتانی زبان مین کہا کہ مین
تجہے کیون حیران دیکہتا ہون اُسنے اپنا واقعۂ حال ملتانی زبان مین کہا شیخ نے اُس سے
فرمایا کہ چار قرص تیرا وظیفہ یہان ہی پہونچیگا ہر روز اُسی وقت کہ وہان پہونچتا تہا
تو لینا ہر روز چار قرص خانقاہ کے اور دو پیالے سالن کے پاتا اور کہاتا اور رہتا تہا
بعد اسکے فرمایا کہ شیخ رکن الدین نے واقعہ مین مجہسے کہا کہ سالک کی غذا قلیل الکمیۃ
وکثیر الکیفیت ہونی چاہیے حتی یراعی اورادہ جلدی یعنے تاکہ وہ میرے دادا کے
اوراد کی مراعات کرے بعد اسکے فرمایا کہ قلیل الکمیۃ وکثیر الکیفیۃ وہ ہے کہ وزن مین کم
ہو اور اگر کسی کو اُسکی کیفیت پہونچے تو بہت سو چند میوون کو گہی مین یا دودہ مین جوش
دین اُنکو کہا لے وضو وطاعت مین مقوی ہونگے بعد اسکے فرمایا ایک دن مین نے اپنے
واسطے ایسی غذا کی تو شیخ کو بغایت خوش آئی پہر کسی نے واسطے میرے نہ کی دو تین تنکہ
چاہیے مین تہا کیونکر کہاؤن اور اشارہ طرف خادمون کے کیا کہ وہ واسطے ہمارے
ایسا نہین کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن شیخ رکن الدین کے خاندان نے فرید طبیب
ملتانی کو بلایا اور اُس سے کہا کہ شیخ کہانا نہین کہاتے ہین اور شیخ دوپہر کو وہی غذا کہاتے

رفتن شیخ رکن الدین در روز شب جمعہ بمزار کبیر در بیت المقدس

غذای سالک قلیل الکمیۃ کثیر الکیفیت باشد

تھے جو مین نے کہے اُسدن بہی پیالہ بھرلائے پس خوردہ فرید طبیب کو دیا اُسنے کہالیا کہا
مین سات دن کہانا نہ کہاؤنگا ایسے غذا جو شخص کہاتا ہے وہ تہوڑے سے سیر ہو جاتا
ہے اور طاعت و وضو مین قوت ہوتی ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند سن یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہ لے کہ تو سالک ہے کام آئیگا بعد اسکے فرمایا
کہ شیخ کامل حالت ممات مین وہ تربیت کرتا ہے کہ جو زندگی مین کرتا تہا جیسے کہ دعاگو
کو شیخ رکن الدین قدس سرہ نے تربیت کیا منجملہ اُس تربیت کے ایک یہ ہے کہ سلطان محمد
نے مجھکو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری تصرف مین کردین شیخ مجھکو خواب مین
دکہائی دیے کہا تو حج کو چلا جا تو غرق ہو جائیگا صبح کو شیخ کے امام نے کہا کہ سید جلد
روانہ ہو جا کیا تیاری کرتا ہے شیخ نے تجھے اشارہ کیا ہے مین نے مخدوم والد دامت
برکاتہ سے اجازت چاہے روانہ ہوگیا میرے پاس کوئی وجہ یعنے خرچ نہ تہا اللہ تعالے
نے اتنے فتوحات پہونچائے ایک عزیز حج کو روانہ ہوا تہا اُسکے گہر والے اُسے پہیر لائے
وہ لوٹ آیا وہ زاد راہ مجھکو دیا مین پیادہ تہا گہوڑا دیا لیکن
مین نے وہ گہوڑا مولانا نظام الدین کرہ کو دیدیا وہ مدقوق تہے شہر مین لوٹ آئے
اور دعاگو پیادہ گیا حج سے پہلے پہونچ گیا بانواع نعمت مشرف ہوا دوسری تربیت
یہ ہے کہ اُنہون نے دو بار خواب مین مجھکو خرقہ پہنایا مین نے بعینہ وہی خرقہ اپنے سر
پر پایا ایک خرقہ تو یہ ہے کہ ایک دن مین مکے سے واسطے زیارت فقیہ بصّال قطب کے
عدن مین آیا اُنکو مین نے پایا کہ وہ مریض تہے بعد چند دن کے وفات پائی تیسری

شیخ کامل بعد ممات بہی تربیت کرتا ہے جسطرح زندگی مین کرتا ہے

رات مین نے شیخ کو یعنے شیخ رکن الدین کو خواب مین دیکھا کہ اُنہون نے مجھے خرقہ پہنایا
اور کہا کہ یہ خرقہ صبح کو وقت زیارت کے پسر خرد فقیہ بصال کو پہنانا اور سجادہ اوسکو
دینا جسوقت مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے پایا اور تیسرے دن اُسکی زیارت
کے واسطے حاضر ہوا سارے امام واسطے زیارت کے حاضر تھے چاہتے تھے کہ بڑے
بیٹے کو سجادہ دیوین ایک بزرگ تھے اُنہون نے بآواز بلند مجھسے کہا یا سید اُلبس
الخرقة التی البسها لک الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین واجاز ھا لھذا
الصغیر یعنے اے سید تو پہنا وہ خرقہ کہ جو تجھکو شیخ رکن الدین نے خواب مین پہنایا ہے
اور اجازت پہنانے کی دی ہے تو اُسی فقیہ بصال کے چہوٹے بیٹے کو پہنا دے مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین نے تو یہ خواب کسی سے نہین کہا ہے اس سے کس نے کہدیا شاید
اہل مکاشفہ ہے پس مین اُٹہا اُس لڑکے کے نزدیک گیا وہ خرقہ مین نے اُسکو پہنا دیا
مین نے دیکھا کہ اُسکے سب بڑے بہائی آئے ہاتہہ باندہے اُسکے آگے کہڑے ہوئے اور
سجادہ اوسکو دیا اور کہا کہ ہم خادمی کرینگے ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ لڑکا تمہارا مرید ہوگا
فرمایا مین شیخ نہین ہون مین تو وکیل ہون وہ میرے واسطہ سے شیخ رکن الدین کا مرید
ہوا بعد اسکے فرمایا اب مین نے سنا ہے کہ وہ بڑا ہو گیا ہے اور اُسدن بالغ نہین ہوا تہا
مقام ولایت مین پہونچا ہے اور میرے واسطے خطوط لکہتا ہے بعد اسکے فرمایا دوسرا
خرقہ یہ ہے کہ مین نے شہر کا قصد کیا خانقاہ مین چند روز مقیم ہو گیا مین نے خواب مین
شیخ کو دیکھا کہ اُنہون نے مجھے خرقہ پہنایا جب مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے اپنے سر پر

پایا مین نے لڑکون کے مان کے پاس رکھہ چھوڑا ہے اور اجازت پہنانے کی دی ایسی کم کسی کو
ہوتی ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ خرقہ کس چیز سے ہے فرمایا بفرمان ملائکہ لائے بعد اسکے
شیخ نے کہا تو قطب عالم ہو گیا بشرط تواضع و مسکنت کے ایک عزیز نے پوچھا کہ قطب
اقلیم کے یا اقالیم کے فرمایا کہ ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ قطب الدین مؤلف رسالہ
مکیہ کے بہی قطب تہے فرمایا کہ اُسی اقلیم مین کے نہ اقالیم کے اس جگہہ سے ہشتم نظر ہے
ایضا ایک جوان آیا طاقیہ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ کا التماس کیا اور کہا
کہ مین نے اُنکی طاقیہ یعنے ٹوپی پہنی ہے فرمایا کہ ہم کسی کی تکذیب کیون کرین لاؤ پہناوین
پہر پہنادی یارون نے یقین کر لیا کہ یہ کرامت مخدوم کی ہے **ایضا** فرمایا کہ پیوند
ایسے شیخ سے کرین کہ علماے زمانہ اُسکے مرید و معتقد ہون ساتہہ متشبہہ روستائی یعنی
دہقانی کے مغرور نہ ہو جائین اسلئے کہ راہ مین خطر بہت ہے اتنے لوگ ہلاک ہوگئے ہین
دین بہی برباد کر دیا ہے وہ سخت کام ہے **ایضا** یہ حدیث بیان فرمائی لا الہ الا اللہ ثوابہ
بعدد کل کافر رد کافرہا یعنے ثواب اس کلمے کا بشمار منکرین اس کلمے کے ہے اسلئے کہ
انہون نے رد کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب شیخ رکن الدین نے مجہسے کہا کہ تو قطب عالم
ہو گیا تو ترابی کہ جسنے بواسطۂ دعاگو کے شیخ کبیر کا خرقہ پہنا ہے مکے سے واسطے مبارکبادی
کے آیا اور کہا کہ اُس طرف بہی مشائخ کو یہ خبر ہو گئی ہے وہ بہی مبارکبادی مین آئینگے
چونکہ مین آپکا مرید ہون اسلئے پہلے آیا بعد اسکے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری اور دیگر مشائخ
بہی واسطے تہنیت کے آئے اور بارہا آتے تہے اسوقت بہی آئے ہین بعد اسکے فرمایا

ذکر قطب عالم شدن حضرت مخدوم قدس سرہ

کہ جب مین اس خطاب قطبی کے ساتہہ مخاطب ہو گیا تو مین نے دل مین ٹہیرایا کہ کہی ٹہہ
نہ جاؤن بعض عزیز مزاحم ہوئے کہ شہر مین آ اور ہماری غرضین حاصل کر مین چاہتا
تہا کہ لکہکر طرف بادشاہ کے بہیجدون کہ واقعہ مین شیخ عبداللہ مطری اور مشائخ دیگر کو
مین نے دیکہا کہ اُنہون نے کہا کہ تو جا اور اُنکی غرضین حاصل کر اسلئے کہ شیخ قطب عالم
نے تواضع و مسکنت کے ساتہہ تیری صفت کی ہے مین روانہ ہو گیا بعد اسکے فرمایا
تا کہ ہر کوئی جانے کہ عامی ہے آمد و شد رکہتا ہے ابتک انکسار ہے یارون نے کہا
کہ اعتقاد عام و خاص کا آپ کے حق مین خاص ہے اسلئے کہ اتنی ہزار توبہ و تعلق
کرتے ہین **ایضا** وقت تہجد کا خالی تہا ہم چند یار حاضر تہے فرمایا کہ سید مسعود میرے
مزاحم ہوئے کہ سونا کردے مین نے کر دیا لیکن منع ہو گیا بعد اسکے یہ بیت فرمائی ؎
گر غرہ رخ تو تر گردد ٭ خاک اندر کف تو زر گردد ٭ بعد اسکے فرمایا کہ بعض اصحاب
میرے ان شاء اللہ تعالیٰ ایسے ہو جائینگے مین امید رکہتا ہون ہم سب نے قدمبوسی
کی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من اینکہ گفتم جملہ بنویسید نبشتم
ایضا توکل مؤذن نے اذان کہی فرمایا اجابۃ الفعل اولی من القول یعنے اجابت
فعلی بہتر ہے قولی سے یعنے ہم مسجد مین ہین اگر بات کرین تو درست ہے بعد اسکے فرمایا
کہ فتاوی مین ہے یکرہ الکلام اذا طلع الصبح ای کلام الدنیا یعنے جس وقت صبح
اوگے تو دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر سبق پڑہین اور دینی فائدہ
یا حکایت اخروی ہو تو روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند

ع زر گشتن خاک در کف مرد خدا

اجابت فعلی قولی سے بہتر ہے

من این مسائل وحدیث کہ گفتم بنویسید **ایضا** فرمایا کہ شیخ ضیاء الدین چچا شیخ
شہاب الدین کے ایکدن اُنکو خدمت مین شیخ عبد القادر قدس سرہ کے لے گئے کہا
کہ میرے اس بھتیجے نے علم کلام ومناظرے مین غلو کیا ہے شیخ نے اُنکے سینے پر ہاتھہ ملا
علم کلام ومناظرہ محو ہو گیا مگر اُسقدر کہ مسائل اعتقاد کے فرض ہین دوسرے بار
ہاتھہ ملا تو علم سلوک رکہدیا اور خرقہ تبرک کا پہنایا اور فرمایا کہ شیخ شیوخ ہوگا پس وہ مشغول
ہو گئے بعد اسکے اُنکے چچا نے علم مناظرے کا ایک مسئلہ پوچہا جواب نہ دیا سب بہول گئے
ایضا ایک عزیز نے پوچہا کہ اَوّابین کے کیا معنی ہین فرمایا الاَوْبُ الرجوع الی اللہ
عما سوی اللہ تعالی والانابۃ مثلہ والتوبۃ عام یعنے اَوب کے معنی رجوع ہونا ہے
طرف اللہ تعالی کے اُسچیز سے جو کہ سوا اللہ سبحانہ کے ہے اور معنی انابت کے بھی یہی ہین
اور معنی توبہ کے عام ہین یعنی معنے مذکور کو شامل ہین آور دوسرے معنی یہ ہین کہ الرجوع
من المعصیۃ الی الطاعۃ ومن الدنیا الی العقبیٰ ومن الشر الی الخیر ومن الشرک
الی التوحید ومن النفاق الی الاخلاص ومن الکفر الی الایمان ومن الظلم الی الصلاح
ومن الحرام الی الحلال یعنے پہرنا ہے نافرمانی سے طرف فرمانبرداری کے اور دنیا سے
طرف آخرت کے اور بُرائی سے طرف بہلائی کے اور شرک سے طرف توحید کے اور نفاق
سے طرف اخلاص کے اور کفر سے طرف ایمان کے اور ظلم سے طرف صلاح کے اور حرام
سے طرف حلال کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ
کہ گفتم بنویس پس نوشتم **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ گلیم یعنے کمل پر نماز پڑہنا کیسا ہے

ذکر فائدہ شیخ شہاب الدین سہروردی کو حضرت غوث الاعظم
فائدہ معنی اوّابین
فائدہ نماز بر گلیم

جواب فرمایا یجوز عندنا وعند الشافعی وعند احمد بن حنبل خلافا لمالک
فانه یقول اذا کان الکساء تخینا یکرہ الصلوۃ علیہ واذا کان رقیقا بحیث
یصل شدۃ الارض فی جبہتہ لایکرہ عندہ یعنے نزدیک تینون اماموں کے
کمل پر نماز پڑہنا بغیر کراہت کے درست ہے اگرچہ وہ سخت ہو بخلاف امام مالک رحمہ اللہ
تعالی کے کہ وہ کہتے ہین کہ اگر کمل سخت ہو تو اُسپر نماز مکروہ ہے اسلئے کہ سختی زمین
کی اُسکی پیشانی کو نہین پہونچتی ہے ویسے کمل دمشق مین ہوتے ہین یہان نہین ہین
اور اگر کمل باریک ایسا ہو کہ سختی زمین کی اُسکے پیشانی کو پہونچے تو باتفاق نماز مکروہ
نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہمارے دیار کے کمل پر زمین کی سختی پیشانی کو پہونچتی ہے
تو نماز باتفاق مکروہ نہین ہے اور ویسے سخت کمل دمشق مین ہوتے ہین اور جگہہ
نہین ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند ان یہ مسئلہ کلیم اور فائدہ جو مین نے
کہا لکہہ لو غریب ہے **ایضا حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تہے اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ پیادہ جاتے تہے تہک
گئے کہنا شروع کیا یارسول اللہ اَرْکِبْنِی فقال لرسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم
لا اُرْکِبُکَ واللہ ثم قال واللہ اُرْکِبُکَ فارْکِبَہٗ یعنے ابو موسی نے کہا یا رسول اللہ
مجھکو سوار کر لو مین تہک گیا ہون پس آپنے فرمایا واللہ مین تجھکو سوار نکرونگا وہ پیچھے
رہگئے ذرا دیر بعد آپنے فرمایا کہ تو آ واللہ مین تجھکو سوار کرونگا پہر اُنکو سوار کر دیا بعد اسکے
فرمایا یہ کیونکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کہائی کہ مین سوار نہ کرونگا

بعد اسکے قسم کہائی کہ مین سوار کرونگا فرمایا کہ پہلے قسم اور حالت مین تہی قافلہ کسی خوف
کی وجہ سے جلد جاتا تہا اگر مین سوار کرونگا تو اونٹ گران بار مین زیادہ تر گران بار
ہوجائین گے یہان سے تو بسکتر گزر جائین آخر کو جب خوف جاتا رہا امن ہوگیا آہستگی
آئی تو آپ نے قسم کہائی کہ مین تجہکو سوار کرتا ہون اول قسم اور حالت مین تہی اور دوسری
قسم اور حالت مین ایسا درست ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ سوگند کہ گفتم بنویسید پس نبشتم **ایضا** ایک عزیز سبق مصابیح
کا خدمت مین پڑہتا تہا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من علامات
الساعۃ ان یکون العراۃ ارعاء الشیاہ یتطاولون فی البنیان یعنے ایک نشانی
قیامت سے یہ ہے کہ نا اہل فرمان فرما ہوجائین یعنے نالائق حاکم ہون پس بڑے
بڑے مکان بنائین آپ نے اسکے فرمایا کہ غلام ہون اور اس دیار کے امیرون کا یہی حال
ہے جسوقت ولایت اقطاع مین جاتے ہین تو لوگون کے گھر بغصب لیتے ہین اور خود
اُنمین رہتے ہین بر سر چند روز دوسرا آتا ہے وہ اُس جگہہ بیٹہتا ہے اور یہ بات واقعی
ہے **بیت** بچند روز دگر بارگاہ بوم شود ٭ نگار خانۂ دولت کہ بار جاے شہست ٭
بیت این منظر نو بلند افراشتہ گیر ٭ صد نقش در و زرنگ انگاشتہ گیر ٭ در روے
ہمہ ساز خرمی داشتہ گیر ٭ روزے دو سہ بنشتہ و بگزاشتہ گیر ٭ **بیت** طلب منصب
فانی نکند صاحب عقل ٭ عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایان را ٭ اور یہ آیت شریف پڑہی
ولقد جئتمونا فرادی کما خلقناکم اول مرۃ وترکتم ما خولناکم ورا ظہورکم

وما نری معکم شفعاءکم الذین زعمتم انھم فیکم شرکاء لقد تقطع بینکم وضل
عنکم ما کنتم تزعمون ای لقد تقطع وصلکم بعد اسکے فرمایا کہ لفظ بین مرفوع ہے
فاعل تقطع کا نہ یہ وہ بین ہے جو کہ بمعنی وسط ہے وہ منصوب ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا
کہ بین کے معنی اضداد مین اسکو فراق مین بہی استعمال کیا ہے اور وصال مین بہی
اور یہان اس آیت شریف مین بمعنی وصل کے مستعمل ہے یعنے تمہارا وصل کٹ گیا
جو کہ درمیان شریکون یعنے معبودون تمہارے کے تہا اور یہ بیت عربی پڑہی ؎
لولا البین لم یکن الھویٰ ✽ ولولا الھویٰ ما سر البین ✽ اول بین کے معنی فراق
ہین یعنی اگر فراق نہوتا تو ہویٰ نہوتی اور دوسرے بین کے معنی وصال ہین یعنے
اگر ہویٰ یعنے محبت نہین ہوتی تو وصال خوش نہ کرتا پس روے مبارک برین فقیر
آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ با بیان آن آیت و شعر عربی بنویسید کہ
غریب ست پس نبشتم **ایضا** ایک عزیز قصیدہ لامیہ کا سبق پڑہتا تہا نظم اس باب
مین تہی ؎ یراہ المؤمنون بغیر کیف ✽ وادراک وضرب من مثال ✽
مخدوم دامت برکاتہ نے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار
وھو یدرک الابصار بعد اسکے فرمایا الادراک رؤیۃ الشئ مع الجوانب
والجہات واللہ تعالی متعال عن ذلک والمخلوقات کلھا فی الجوانب والجہات
فتتحق الادراک یعنے معنی اصطلاحی ادراک کے یہ ہین کہ دیکہنا کسی چیز کا مع جانبون
طرفون جہتون کے اور اللہ تعالی انسے منزہ ہے اور ساری مخلوقات جانبون جہتون

بیان معنی ادراک و رویت حق سبحانہ

مین ہے پس ادراک متحقق ہوتا ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
فرزند من فائدہ ادراک کا الکہو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنا ہے ہرگز ہندوستان مین
نہین سنا تہا **ایضا** فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بی بی کے
حجرے مین تشریف رکہتے تہے دوسری بی بی نے اپنے حجرے سے ایک پیالہ کہانا بہر کر
بہیجا اُن بی بی کو جنکے حجرے مین تہے غیرت آئی اسلئے کہ آپ اُنکے حجرے مین تہے اُنہون
نے وہ پیالہ توڑ ڈالا اور کہا کہ آپ میرے حجرے مین اُسکا کہانا کہاتے ہو پس آپ نے
وہ پیالہ لے لیا اور جمع کیا اور کہانا اُسمین ڈالا اصحاب کو بلایا اور اُنکے ساتہہ کہایا اور
فرمایا کہ تمہاری مان نے غیرت کی پہر دوسرا برتن اُن بی بی کے حجرے مین بہیجدیا اور
ٹوٹا ہوا پیالہ اُنہین بی بی کو دیا بعد اسکے فرمایا کہ جہان پیغمبر علیہ السلام کی بی بیان
ایسی ہون جو کہ ساری عورتون سے بہتر و برتر ہین تو اور عورتون کی رشک کا کیا
کہنا ہے **ایضا** فرمایا ولذکر اللہ اکبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ اسکے دو معنی ہین ایک یہ ہین کہ اضافت طرف فاعل کے ہے تو معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا
اللہ تعالی کا تمکو بہتر ہے تمہاری یاد کرنے سے اُسکو دوسرے یہ ہین کہ اضافت مصدر
کی طرف مفعول کے ہے معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا تمہارا اللہ تعالی کو بہتر ہے ساری طاعت
سے جو کہ سواے ذکر کے ہے ای اکبر من کل طاعتکم پس روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا لا یصل احد الی اللہ الا بذکرہ یعنے نہین پہونچتا ہے
کوئی طرف اللہ تعالی کے مگر اُسکے یاد کرنے سے فرمایا کہ واسطے ذکر کے تنہا حجرہ چاہئے اور

وجہ حلال چاہئے شبہات نہو یہان کیونکر میسر آئے اوچہ مین لوگ آتے ہین اُنکو حجرے دیتا ہون اور ذکر مین مشغول کرتا ہون ۔ روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے کہ بہائیو چاہیئے کہ رات دن مین ایک دو وقت یا تین وقت ذکر مین مشغول ہوؤ تو بہی نافع ہے ہم سب نے قبول کیا اپنے حجرون مین مشغول بذکر ہوئے بعد اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی حاکیا عن اللہ تعالی انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت شفتاہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے سے حکایت کی کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے ساتہہ ہون جس وقت کہ وہ مجہکو یاد کرے اور اُسکے دونو ہونٹہہ ہلین بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مشائخ مریدون کو اوراد مین مشغول نہین کرتے ہین ابتداءً ذکر کا حکم دیتے ہین جب بعد ذکر کے تصفیہ پاگیا تو اوراد مین مشغول کرتے ہین مین کیا کرون مین تو اوراد کے نگاہ رکہنے کا حکم دیتا ہون تاکہ بیکار نہ رہین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا ہے کہ واذکر ربک فی نفسک تضرعًا وخیفۃً ودون الجہر من القول بالغدو والاصال فرمایا تضرعا ای جہرا لان التضرع من الضراعۃ وھو الاظہار اور خیفۃ مشترک ہے بمعنی سر و جہر دونو کے اور ودون الجہر مین واو عطف کا ہے یعنے صبح و شام مین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیث اور بیان اس آیت کا جو مینے کہا سب کو لکہہ لو بعد اسکے ایک عزیز نے تلقین ذکر کا التماس کیا فرمایا مُربع بیٹہہ یعنے چار زانو اور دونو ہاتہہ زانو پر رکہنا چاہیئے یا ہاتہہ باندہ لین جیسے کہ نماز مین باندہتے

اُس طرف مریدوں کو ابتداءً ذکر کا حکم دیتے ہین

تلقین ذکر

ہین بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو کو تلقین ذکر کی بطریق سند کے اول ہوئی ہے یعنے ہاتہون کو
رانونپر رکہنا چاہیئے بائین طرف سے لا کا مد شروع کرین اور دائین جانب نفی کو تمام
کرین پہر اثبات بہی بائین جانب مین کرین اسلئے کہ دل بائین طرف ہے پس دل سے
نفی کرے اور دل ہی مین اثبات کرے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی
ہے کہ آپ نے صحابہ کو تلقین ذکر کی فرمائی ہے اور ذکر خفی دل مین کہے زبان کو بند کرے
لیکن ساتہہ حرکت مذکورکے بعد اسکے قعود بہی وہی فرمایا کہ قعود دو طرح کا ہے ایک تو تشہد کا
قعود جو کہ ارکان سے ہے دوسرا بدل قیام سے کہ بیٹہکر پڑہے بعد اسکے فرمایا وہ قعود کہ
قائم مقام قیام کے ہے ہمارے مذہب یعنی مذہب حنفی مین مربع بیٹہے تاکہ فرق ہوجائے
درمیان قعود نماز کے اور اُس قعود کے جو کہ قائم مقام قیام کے ہے اسی اثنا مین ایک عزیز
نے پوچہا کہ مربع بیٹہے جواب فرمایا کہ اخذ فاقول مالک رحمہ اللہ تعالی بعد اسکے فرمایا
کہ مربع بیٹہنا بادشاہون کے ساتہہ مشابہ ہوجاتا ہے اس جہت سے ہمنے چہوڑ دیا ہے
اور ہمنے تفحص و تلاش بہی کیا تو ہمارے مخدوم لوگ مربع نہین بیٹہتے تہے اور یہ روایت
معمول بہ نہین ہے کہ کوئی مربع بیٹہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من فائدہ ذکر و قعود کا اور اُسکا اختلاف لکہو عزیز ہے کم کوئی جانتا ہے پس مین نے لکہہ لیا
بعد اسکے اس آیت شریف کے معنے بیان فرمائے قولہ تعالی الیہ یصعد الکلم الطیب
والعمل الصالح یرفعہ فرمایا کہ یصعد فعل لازم ہے پس معنی یون ہونگے کہ طرف اللہ عز وجل
کے چڑہتی ہین باتین پاک اور یرفع فعل متعدی ہے پس معنی یہ ہونگے کہ نیک کام کو اوپر

لیجاتا ہے یعنے فرشتے اوپر لیجاتے ہین پس ذکر تو بیواسطہ ہے اور عمل صالح باواسطہ ہے اور
ذکر واصل ہے اور موصل بہی ہے یعنے خود پہونچتا ہے اور صاحب اپنے کو بہی پہونچا دیتا ہے
ایک عزیز نے سوال کیا کہ الکلم جمع ہے اور الطیب واحد ہے پس واحد صفت جمع کی
کیونکر مستقیم ہوگی فرمایا کہ طیب بر وزن فیعل ہے اجوف یائی سے یاے اول اصلی ہے اور
دوسری زائدہ ہے دونو جمع ہوئین اور یہ مکروہ ہے اسلئے ایک کو دوسرے مین ادغام
کردیا جیسے کہ سید و میت تعلیل یہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ فعیل مشترک ہے درمیان مذکر و مونث
کے اور درمیان واحد و جمع کے یہان طیب بہی بمعنی جمع کے ہے پس صفت جمع کی ہوسکتی ہی
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من بیان آیت مذکور کا لکہ لو
پس مین نے لکہ لیا **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز منجملۂ ابدال کے عالم طیر رکہتا ہے وہ شب جمعہ
کو دروازے کے آگے پہونچا تہا خانقاہ بادشاہ کی جہت سے اندر نہین آیا اُسنے ایک آدمی
بہیجا اُسنے سلام کہا اور زمین چومی اور کہا کہ تم ہر لحظہ ملوک کا کہانا کہاتے ہو یہ وظیفہ جو کہ
فوت ہوتا ہے اُسی سبب سے ہے اور وہ فوت وظیفے کا مسبعات عشر تہی بعد اسکے فرمایا
کہ تہجد بہی فوت ہوگیا جو کہ کبھی وقت فوت نہین ہوا ہے مین نے اُس دن خان جہان کا
کہانا کہایا تہا اُس طرف تاجر لوگ خانقاہ بناتے ہین اور وجہ حلال خرچ کرتے ہین اور
خانقاہ کے نیچے حجرے وقف کر دیتے ہین ہندوستان مین اصلا یہ رسم نہین ہے بعد اسکے
فرمایا کہ اُس طرف مشائخ کبار سے کوئی نہین رہا ہے عزیزان مجاورین دعاگو کو التماس
خرقے کا لکہتے ہین مین اسی جگہہ سے بہیجدیتا ہون اور نیز بواسطۂ دعاگو مخدوم لوگون کے

مرید ہوئے ہین اسی حکایت مین تہے کہ ایک عزیز پہونچا بہت رویا ذرا دیر کے بعد اُسکو
تسکین ہوئی پوچہا تو کہان سے آتا ہے اور تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ مین مجاور کعبہ
سے آتا ہون چند سال مین مجاور رہا ہون مخدوم جہانیان کے اشتیاق مین آیا ہون
اور نام میرا فخر الدین ترمذی ہے اور تولد میرا ترمذ مین ہوا ہے پوچہا کہ اُس طرف
مشائخ مین سے کوئی باقی رہا ہے اُسنے کہا کہ مثل مخدوم قطب عالم کے کوئی نہین ہے
مشغول لوگ بہت ہین بعد اسکے بیعت کی مرید ہوا اور واسطے تین سو آدمیون کے خرقہ
طلب کیا کہ اُنہون نے بیعت کا التماس کیا ہے فرمایا دیتا ہون سر مبارک پر ملبوس
کیا پہر اُسکو دیدیا بعد اسکے اُسنے کہا کہ جو خانقاہ کہ بنام مخدوم اُس طرف نصب کی
ہے آپ اُس بادشاہ کو لکہدو کہ اُس خانقاہ کی خادمی مجھکو دین منشیون سے فرمایا کہ
لکہدو اُنہون نے لکہکر دیدی چند مدت وہ شخص اسی جگہہ خدمت مین تہا پہر اُسکو
رخصت کیا **ایضا** فرمایا کہ منصور نے انا الحق کہا مین نے اُس طرف مشائخ سے
دو طریق سنے ہین ایک یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے طرف سے حکایت کرنیوالے تھے
اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ مجنون سے پوچہا ما اسمک قال لیلی
حاکیا عن محبوبتہ یعنے تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ میرا نام لیلی ہے غایت غلبۂ محبوبہ سے
خود نا پیدا ہو گیا وکذلک المنصور یعنے منصور بہی اسی طرح تہے دوسرا طریق یہ ہے
کہ وہ منبر پر وعظ کہہ رہے تہے ندا سنی کہ مَنْ یَفْدِی لنا روحہ فقال انا الحق ای
الثابت بفداء روحی یعنے کون ہے کہ اپنی نازنین جان کو ہمارے واسطے قربان

قول منصور انا الحق

کرے منصور نے منبر پر سے کہا کہ مین ثابت و استوار ہون واسطے فدا کرنے اپنی جان کے

بعد اسکے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ای لن

تنالوا البا رحتی تبذلوا ارواحکم بالمجاهدة یعنے تم ہرگز نہ پہونچو گے اللہ عزوجل

کو یہانتک کہ تیغ مجاہدہ سے جان بازی نہ کرو ؎ جان عود بود ہمیشہ در مجمر ما ٭

خون ریز بود ہمیشہ در کشور ما ٭ داری سر ما وگرنہ دور از بر ما ٭ ما دوست کشیم تو نہ داری

سر ما ٭ پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ دو نو وجہین منصور

کی اور بیان اس آیت کا لکہ لو غریب ہے **ایضا** فرمایا کیا حکمت ہے کہ پس افگندہ یعنے

فضلہ مکہی کا شہد شیرین ہو جاتا ہے اسلئے کہ اُسنے فرمانبرداری کے فرمان ربی کی تاثیر سے

شہد ہوا اور لوگون کی شفا ہو گیا اور یہ آیت کریمہ پڑہی قولہ تعالی واوحی ربک

الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل

الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه

شفاء للناس ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون نحل سے مراد شہد کی مکہی ہے کہ شیرین

و تلخ درخت سے کہاتی ہے فرمانبرداری کی تاثیر سے ایسا پاکیزہ شہد اُسکے پیٹ سے باہر

آتا ہے اور آدمی کی نافرمانی سے اُسکا پس افگندہ ایسا پلید باہر آتا ہے یہ اُسکی نافرمانی

کی تاثیر سے ہے اور یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا

من الظالمین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے

کہا لکہ لو پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** فرمایا کہ جسوقت اعادی یعنے دشمن غلبہ کرین تو

ہی کو اُٹہی ہنین وہ اُسی وقت مقہور ہو جائین گے جب دفع ہو جائین تو سیدہی کر لین
ر رہین لین مجرب ہے آوچہ مین ہوا تہا دعا گو نے ایسا ہی کیا تہا وہ مقہور ہو گئے فرمایا
ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور
پ وضو کر رہے تہے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور ایک
روایت مین ہے کہ تیمم کیا اور جواب دیا اُس صحابی نے پوچہا یا رسول اللہ آپنے کیون سلام
کے جواب مین دیر فرمائی آپنے فرمایا کہ السلام ایک اسماے صفات اللہ عزوجل سے
ہے مین کیونکر بے وضو زبان پر کہون بعد اسکے فرمایا واسطے سالک کے بہی یہ شرط ہے کہ
ذکر مین با طہارت ہو اور بدن مین پاک ہو اور دل مین پاک ہو اور کپڑے مین پاک ہو اور
جاے پاک مین ہو اُس ذکر کا اثر اُسمین پیدا ہوگا اور ایسا ہی ذکر موصل ہے طرف حقتعالے
کے **ایضا** فرمایا کہ اگر کوئی چہینکے اور حمد نہ کہے تو یون کہے یرحمک اللہ ان حمدت
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو
جملہ غریب ہے مین نے لکہہ لیا **ایضا** ملک مین بلاد عرب کا ذکر نکلا فرمایا کہ وہان
کی مسجدون مین مردون کے حجرے علحدہ اور عورتون کے حجرے علحدہ واسطے اعتکاف
کے ہوتے ہین اور اُنمین عورتین علحدہ مشغول ہوتے ہین اس جگہہ نہین ہے اور بلاد
فارس مین بہی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف خواجگان تجار خانقاہین اور بہ
بناتے ہین اور خانقاہ کے نیچے حجرے اُنکو وقف کر دیتے ہین اور کنیزکان سُریّہ یعنے
لونڈیان بازار سے خرید کرتے ہین جب کوئی مسافر پہونچتا ہے اور جو رہ والا ہے تو

[Margin notes:] ... | ... | ...

اُسکو ہبہ کر دیتے ہین یعنے بخشدیتے ہین اور اُسکی ملک کر دیتے ہین اسلیئے کہ واسطے دخول کے ملک شرط ہے جب تک کہ وہ رہین جسوقت وہ جاتے ہین تو اُس بخشی ہوئی لونڈی کو خصم یعنے مالک کے سپرد کر دیتے ہین اور اگر مسافر جورو نہین رکہتا ہے تو نکاح کر دیتے ہین جب تک کہ وہ رہے جب جاوے تو چہوڑ دے اور مالک کو سونپ دے اس طرف یہ بات نہین ہے اگر مسافر کو حاجت ہو تو وہ کہان جائے بعد اسکے فرمایا کہ خواجگان تجار نے بنام دعاگو کے خانقاہین اوپر بنائی ہین اور اُنکے نیچے حجرے بنا کئے ہین مسافر آرام پاتے ہین **ایضا** مخدوم جہانیان نے اس فقیر سے فرمایا کہ چند روز ہوئے کہ تو سبق نہین پڑہتا ہے بندے نے خدمت کی یعنی سلام کیا اور سبق رسالے کا شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ اول مرتبہ شریعت ہے مرید کو چاہیئے کہ شرائط صحت شریعت پر مواظبت یعنے مداومت وہمیشگی کرے اور اُسکی محافظت ونگہداشت مین کوشش فرمائی جب کہ اس باب مین باندازۂ وُسع وطاقت کوشش کریگا اور اُسکا حق پورا پورا ادا کریگا اور ہمت عالی رکہیگا تو بسبب برکت ادا کرنے حق شریعت کے اور ثمرۂ علو ہمت کے طریقت کا دروازہ اُسے مونہہ دکہائیگا جو کہ دل کی راہ ہے اور جسوقت طریقت کے حقوق ادا کریگا اور اُسمین کسی طرح کی تقصیر نہ لائیگا اور اسمین بہی ہمت اعلی رکہے گا کیونکہ بے ہمت مرید کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے اور جب عہدۂ طریقت سے باہر آئیگا اور حق تعالی اُسکے اندر سے یہ بات جان لیگا کہ وہ ہمت عالی رکہتا ہے اور سوائے حق کے کسی چیز سے آرام نہین پکڑتا ہے تو وہ اُسکی آنکہہ کے روبرو سے پردے اُٹہا دیگا اور معنی

یقت کے جو کہ مقصود سالکون کا ہے اُسپر کشف ہوجائیگا اُسوقت لوگون نے عرض
یا کہ حقیقت کیا ہے جواب فرمایا کہ دل کی آنکھہ سے اپنا دیدار بیچون و بیچگون اوسکو
ہادیگا جسوقت مرید صادق کو یہ معنی ظاہر ہوتے ہین تو وہ سب سے مونہہ پہیر کر
ن کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے اُسکی طلب مین کمر بند جدّ و اجتہاد یعنے سعی و کوشش
جان سے کمر پر باندہتا ہے اور ہمیشہ اُسکا طالب رہتا ہے اگر دنیا و آخرت کو اُسکے
ل کی آنکھہ کے روبرو رکھین تو اُسمین نہین دیکھتا ہے اور جو کچھہ جانتا ہے اُس سے
ی غیرت رکھتا ہے اُسکا نقش اپنے روبرو سے مٹا دیتا ہے اور سخت کام اُسپر آسان
جاتے ہین کوئی چیز زیادہ تر سخت بے تعلقی و بے چیزی و تنہائی دل سے نہین ہے
سب چیزین اُسکے مطلوب ہوجاتی ہین اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ یہ چیزین اُسکے مطلوب
ین ہوئی ہین تو تو جان لینا کہ اُسکو یہ معنی ظاہر نہین ہوئے ہین اور اُسکی نظر طریق
ہین کہلی ہے اور جام جمیعت کا اُسکو نہین دیا ہے اسلئے کہ آرام وہم کا پانے مین
پریشانی مین اور وجود اسباب و کاردانی مین ہے اور آرام دل کا نہ پانے مین اور
یست مین اور ترک اسباب و ناتوانی مین ہے اگر مرید صادق ہے اور صدق مین
دق سچا ہے یعنے زیرک دانشمند ہوشیار تو وہ درویشی و بے اسبابی و بے چیزی
ختیار کریگا اور اُسمین مفتخر و مباہی ہوگا کیونکہ فخر و مباہات سب چیزون مین حرام
لمر فقر مین حرام نہین ہے اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی وجہ کے
ہہ فخر نہین فرمایا مگر ساتھہ فقر کے کیونکہ آپکا قول ہے الفقر فخری یعنے فقر میرا فخر ہے

میرا ہر مرتبۂ عالی تر اور ہر درجۂ متعالی ترمین آپنے فخر نہین کیا اور اُسکے ساتھ مباہات
نہ فرمائی اور جب فقر پر پہونچے تو اُسمین مباہات کی اور اُسکے ساتھ فخر فرمایا اور اس
مرتبے کا بزاری وابتہال حضرت ذوالجلال سے سوال کیا اللھم احیینی مسکینا
وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یعنے اے اللہ تو مجھکو زندہ رکھہ
مسکین اور مار مجھکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین پہلی راہ سلوک کی
توبۂ نصوح ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے توبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون
لعلکم تفلحون یعنے توبہ کرو تم طرف اللہ کے سب اے ایمان والو شاید تم فلاح
پاؤ یہ آیت شریف حق مین صحابہ رضوان اللہ علیہم کی نازل ہوئی ہے اور وہ تائب
ہوئے ہین اور اُنہون نے کفر سے اعراض اور طرف ایمان کے اقبال و توجہ اور گناہ
کی طرف پیٹھہ کی تہی اور طاعت کے طرف متوجہ ہوئے تہے مین نے پوچھا کہ جب وہ
ایسے صفت کے تہے توپھر توبوا الی اللہ کے کیا معنے ہین جواب فرمایا کہ توبہ تو سب پر
فرض ہے ہر ساعت مین اور ہر سانس مین لیکن کافرون پر فرض ہے کہ وہ کفر سے
توبہ کرین اور فاسقونپر فرض ہے کہ وہ طاعت و فرمان برداری کے طرف جہکین اور
مومنونپر فرض ہے کہ وہ محسن ہو جائین اور محسنونپر فرض ہے کہ وہ احسن بنجائین
اور واقفونپر یعنے ٹہیرنیوالونپر فرض ہے کہ وہ نہ ٹہیرین اور چلے جائین اور مقیمون پر
یعنے اقامت کرنیوالونپر فرض ہے کہ وہ حضیض سے طرف اوج کے چڑہ جائین مین نے
پوچہا کہ حضیض کیا ہے فرمایا ضد اوج کے یعنے فرو ماندن یعنے نیچے رہجانا اور بازارہ

فرض ہے کہ وہ مقرّب ہو جائین اور طالبون پر فرض ہے کہ وہ واصل ہو جائین ہر رستہ
چلنے والا کہ کسی مقام مین مقیم ہو جاے تو وہ گناہ ہے اُس سے توبہ کرنا چاہئے اور آگے
چلنا چاہئے سر اس معنی کا ہے کہ توبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون توبہ گناہ کے اندازے
پر ہوتی ہے گناہ شریعت اور گناہ طریقت سے تاکہ رستگار نجات پانیوالے ہو جائین مقصود
یہ ہے کہ تو جس مرتبے مین ہے اُس سے اور مرتبہ برتر ہے اُس مرتبے سے اس مرتبے
مین آنا فرض ہے ورنہ سلوک سے رہ جائیگا اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول ہے سیروا سبق المفردون تم سلوک کی راہ چلو سبقت یعنے پیش دستی کر گئے
تنہا کرنیوالے یعنے غیر حق کو اپنے دل سے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی سالک سیر سلوک مین
توقف کرے اور نہ گزرے تو وہ اسکے حال کا گناہ ہوگا اسکے مناسب **حکایت** بیان
فرمائی کہ شیخ عبد الرحمن بغدادی کا ایک مرید تھا چار برس اُسنے کوئی چیز نہ کھائی اُس
مرید کے واقعۂ حال کی شیخ کو خبر پہونچی شیخ نے فرمایا کہ بیچارہ ترقی سے رہ گیا فرشتون
کے مقام مین منزل کی مین نے پوچھا کہ وہ تو بصفت ملائکہ ہو گیا اس مرتبے سے اور بھی
کوئی مرتبہ بالاتر ہے کہ اُس سے ترقی ہو جاے مین نے اسکا جواب پایا کہ فرمایا مرتبہ نبوت
کا اس سب سے ترقی کا ہے یہانتک کہ وصال ہو جاے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ عبد الرحمن
نے کہا کہ لوح محفوظ مین اسکے نام پر چار برس کا رزق لکھا ہے پس اُس مرید کو طلب کیا
اور ایک لقمہ اسکے مونہہ مین دیا اُسنے کہا لیا اُسی وقت اُسکو ترقی ہو گئی اللہ تعالی کا قول
پاک ہے یاکل الطعام ویمشے فی الاسواق کہانا کہاتا اور بازارون مین چلتا پھرتا

پیغمبرون کی صفت ہے سب کہانا کہاتے اور بازار دن مین پیادہ چلتے تہے اور سودا
سلف لاتے تہے المشی پیادہ رفتن یعنے مشی عربی زبان مین پیادہ پا چلنے کو کہتے
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من حمل سلعۃ من السوق فقد
برئ من الکبر یعنے جو شخص کہ سامان اُٹہا لائے بازار سے تو مقرر وہ بری ہوا کبر سے کبر
کے معنے ہین بزرگی کردن آور برات کے معنے بیزار شدن یعنے وہ اپنے آپ کو بڑا
سمجہنے سے پاک صاف ہو گیا یہ سب ترتیب آغاز سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہے
ایضا مخدوم کے پوتے سید حامد خدمت مین مصحف یعنی قرآن شریف پڑہتے تہے فرمایا
کہ مین ساتون قرارتون کا سماع رکہتا ہون اُس طرف مین نے استادون سے سُنی ہین
اور اسناد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور آنسے اللہ تعالی تک ہے جو شخص
مجہسے سُنے تو اسناد اُسکا صحیح ہے **ایضا** فرمایا کہ امام مجاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے کہا کہ مین بہوک کے مارے واسطے قوت کے پیٹ پر
پتہر باندہتا اور نماز سے دونو ہاتہ زمین پر رکہا رہتا تہا ایک دن مین سر راہ
بیٹہا امیر المؤمنین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گزر کیا مین نے ایک آیت بیان مین
بہوک کی پیٹ بہرنے کی پڑہی مین بہوکا تہا او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا
مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ انہون نے مجہے سیر نہ کیا انکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے گزر کیا مین نے وہی آیت پڑہی انہون نے بہی سیر نہ کیا اسی طرح بہت سے صحابہ نے گزر
کیا کسی نے میرا پیٹ نہ بہرا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گزر فرمایا

مجہپر نظر کی جو کچھہ میرے دل مین تہا اُسکو دریافت کرلیا اور تبسّم فرمایا پہچان گئے کہ مین
بہوکا ہون مجہسے فرمایا اے ابو ہریرہ تو میرے گہر مین آ آپنے برابر مجکو اندر لے گئے ایک
پیالہ دودہ کا آگے لائے اور مجہسے فرمایا تو اصحاب صُفّہ کو بُلا لا مجہے دشوار معلوم ہوا کہ اس
ایک پیالے مین مین ہی تو سیر ہونگا مین چاہتا تہا کہ نہ جاؤن بعد اسکے آپنے فرمایا اے
ابو ہریرہ اطیعوا الله واطیعوا الرسول یعنے تم اطاعت کرو اسد کی اور اطاعت کرو
رسولؐ کی تو جا اور بُلا لا مین بُلا لایا مجہسے فرمایا کہ اس پیالے کو اُنمین سے ایک کے ہاتہ
مین دے جب مین نے اُسکے ہاتہہ مین پیالہ دیا تو وہ سیر ہو گیا اور پیالہ ویسا ہی باقی
تہا چنانچہ سارے اصحاب صفہ سیر ہوگئے اور دودہ کا پیالہ برقرار رہا پس آپ نے
میرے ہاتہہ سے پیالہ لیا اور سب سے آخر پیا اور یہ حدیث شریف فرمائی ساقی القوم
اخرھم شربا یعنے لوگونکے پلانیوالے کو چاہئے کہ وہ سب کے آخر پئے پس اس حکایت
مذکور مین دو چیزین ہین ایک تو یہ ہے کہ فضل افقر کا فقیر پر مقدم رکہا اسلئے کہ اصحاب
صُفّہ افقر تہے اور ابو ہریرہ فقیر تہے دوسرے یہ ہے کہ آپ کا معجزہ ہوا کہ سارے اصحاب
ایک پیالے سے سیر ہوگئے اور خود بہی پیا اور سیر ہوگئے پس ازان آن امیر روے
منیر برین فقیر آورند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید

ایضاً ذکر حق تعالیٰ کے خوف کا نکلا

فرمایا کہ یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن روتے اور خروش کرتے تہے اور
کہتے تہے کہ ہم ہی اپنے واسطے آگ کا شعلہ روشن کرتے ہین اگر ہم گناہ نہ کرین تو مستوجب

عقوبت دوزخ کی کیون ہون اور زار زار روتے تہے سارے اہل مجلس رونے مین بیہوش ہوگئے تہے اُس دان اُنکے مجلس سے تیرہ جنازے باہر لائے بعد اسکے فرمایا کہ جنازہ بفتح الجیم ہو المیت وبکسر الجیم ہو السریر یعنے جنازہ بفتح جیم مردے کو کہتے ہین اور بکسر جیم پلنگ اور کہاٹ کو بولتے ہین **ایضا** سردی کے موسم مین ہوا سرد تہی انگلیان آگ پر رکہی ہوئی تہی فرمایا کہ اگر آگ شعلہ مارتی ہوئی ہو تو نزدیک اُسکے نماز پڑہنا مکروہ ہے اسلئے کہ آتش پرستون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے اور اگر آگ شعلہ مارتی ہوئی نہو انگشت یعنے انگاری ہون تو مکروہ نہین ہے اسلئے کہ انگشت کو کوئی نہین پوجتا ہے مگر آتش افروختہ کو پوجتے ہین —

(حاشیہ: نماز نزدیک آتش افروختہ)

ایضا ذکر سماع

ایک عزیز نے پوچہا کہ سماع کس سبب سے منع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو مروی ہے کہ آپنے دو بیتین باجے کی سُنی ہین **سہ** لقد لسعت حیۃ الھوی کبدی ۞ فلا طبیب لھا ولا راقی ۞ الا الحبیب الذی شغفت بہ ۞ فانہ رقیتی وتریاقی ۞ فرمایا کہ بروایت صحیح نہین ہے غیر صحیح ہے بر طریق احتمال والاحتمال ترکہ واجب یعنے احتمال کا ترک کرنا واجب ہے آور ہاتہہ پر ہاتہہ نہین مارا ہے اور نغنغہ کیا ہے باآواز خوش شعر کے طریق پر پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا منع ہے اسلئے کہ سرود گویون یعنے گوَیّون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے مگر ایک طریق ہے کہ جسوقت کسی کو بُلائین تو سیدہے ہاتہہ کی پیٹہہ بائین ہاتہہ کی ہتیلی پر مارین اسلئے کہ اسمین تشبہ

(حاشیہ: نغنغہ بفتح نون و غین معجمہ آواز با لطف و نغمہ نیز ترنم در دماغ نون و غین ۱۲ غیاث)

نہین ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد ندو فرمودند فرزند
من این فائدہ کہ گفتم در ملفوظ بنویسید پس نشتم۔

روز یکشنبہ وقت چاشت غرۂ ماہ رمضان مبارک

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز شہر سے آیا قدمبوسی کی کہا کہ ماہ رمضان کا
ہلال طالع ہو گیا تو نیت نفل کی فسخ کی روزۂ فرض کی نیت فرمائی آور فرمایا مسئلہ ہے
کہ اگر کسی نے سلخ شعبان مین روزۂ نفل کی نیت کے بعد اُسکے معلوم ہوا کہ رمضان کا
چاند ہو گیا تو نیت اُسکی درست اور روزہ اُسکا درست ہے خلافاً للشافعی
رحمہ اللہ تعالی کیونکہ اُنکے نزدیک رات کی نیت معتبر ہے آور اگر کسی نے سلخ شعبان
مین روزہ نہین رکہا تہا پہر معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کا چاند طلوع ہو گیا اور کچہہ کہایا
نہ تہا تو واسطے موافقت روزہ دارون کے امساک کرے اور اگر کہایا ہے تو روا
ہے بعد اسکے **کیفیت ہلال** کی بیان فرمائی کہ فتاوی مین ہے ان کان الہلالُ
یغیب قبل الشفق فلاول لیلۃ وان کان یغیب بعد الشفق فللیلۃ
الماضیۃ یعنے اگر ہلال شفق سے پہلے غائب ہو جائے تو اول رات کا ہے اور جو بعد
شفق کے غائب ہو تو گزری رات کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جس ماہ مین کہ شبہہ ایام کا
ہو تو البتہ اُسمین عظیم خطر ہے کیونکہ اوقات افاضل یعنے افضل وقت شبہے مین پڑینگے
خلق ثواب سے محروم رہی گے اور اگر شبہہ نہو گا تو اچہی طرح سے گزرینگے بعد اسکے
فرمایا کہ ماہ رمضان مین **ایک ختم قرآن شریف کا تراویح مین سنت ہے**

وقیل واجب یعنے کسی نے کہا کہ واجب ہے لیکن مستحب (دہی) ہے مین نے کتاب مین
اس طرح پایا ہے کہ ہر رات ایک سیپارہ اور کچھ پڑھین تا ستائیسوین رات کو ختم ہو جائے
صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی طرح کیا ہے پس آن ابر روے منیر برین فقیر آورد فرمودند
فرزند من این مسائل کہ گفتم غریب ست بنویسید بعد اسکے فرمایا کہ کسی حافظ کو لاؤ تا کہ
ختم کرے ویسے ہی مولانا محمد حافظ جہانی نے التماس کیا کہ بندہ ختم کرے گا اگر حکم
ہو فرمایا مبارک ہو۔

شب دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان

کو اس فقیر کو طلب کیا اور اپنے پہلو مین جگہہ دی اور بہت اکرام کیا فرمایا مین نے
تجھکو اجازت دی کہ تو ہر شب وقت افطار اور سحرے کے دسترخوان پر نزدیک میرے
بیٹھے جیسا کہ تو اسوقت بیٹھا ہے مین نے قدمبوسی کی اور قبول کیا ع چہ کند بندہ
کہ گردن نہ نہد فرمان را۔ اس فقیر کو کہانا کہانے مین جہد یعنے اصرار کرتے اور یاران
دیگر کو بھی اور فرماتے تھے کہ حدیث شریف مین ہے من اکل فوق شبع فھو حرام
الا السحور لقوۃ الصوم وللمضیف لاجل الضیف یعنے جو شخص پیٹ بھرے پر
کہائے تو وہ حرام ہے مگر سحور واسطے قوت روزی کے اور واسطے مہماندار کے مہمان
کی خاطرداری کے لئے بعد اسکے یہ حدیث شریف پڑھی قولہ علیہ السلام تعجیل
الافطار وتاخیر السحور سنۃ یعنے جلد کرنا افطار کا اور دیر کرنا سحری کا سنت ہے
بعد اسکے فرمایا کہ وجہ حلال چاہیئے اسی واسطے دعاگو ملوک کا کہانا نہین کہاتا ہے

نب تک کہ وہ نہین کہدیتے ہین کہ ہمنے قرض لیا ہے کیونکہ اُنکے وجوہات مین شبہہ ہوتا ہے
مد کہانے کے فقاع لائے اُسکو کہاتے تہے اور فرماتے تہے کہ روافض خذلہم اللہ تعالے
قاع کو حرام کہتے ہین بسبب تشبیہہ شراب کے اسلئے کہ متغیر ہے مین اُس طرف پوشیدہ
ہا تا تہا کہ مبادا وہ دیکہہ لین اس جہت سے کہ وہ مجہکو ڈکار لاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جو
ہ ہو سیدہی طرف سے لین اسلئے کہ ان اللہ یحب التیامن یعنے اللہ تعالی دوست
کہتا ہے تیامن کو اسی کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن آنحضرت
لے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجلس مبارک مین ایک اعرابی سیدہی جانب بیٹہا تہا اور حضرت
وبکر صدیق رضی اللہ عنہ بائین طرف بیٹہے تہے تو آپنے پانی کا پیالہ حضرت ابوبکر کو
یا کیونکہ وہ بائین طرف تہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُس طرف ایک یہ روایت بہی
نی ہے کہ مراد اس سیدہے جانب سے ساقی کے ہاتہہ کی ہے نہ مستقی کے فرمایا
لنشربن بعد الاکل عاجلا یعنے بعد کہانا کہانے کے جلد پانی مت پی پس وے
بارک بر زبان نقیر آورد ندفر مودند فرزند من این فائدہ مسائل کہ گفتم بنویس عزیست
رخواہد آمد تر او یاران را۔

دوسری تاریخ ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

یہ بندہ خدمت مین حاضر تہا قاضی علاء الدین صدر جہان نے سوال کیا کہ ختم
اوریح کے رات مین امام کو چاہیئے کہ بعد چند آیتونکے سورۂ اخلاص پڑہے تا کہ جواز
از کا متفق علیہ ہو جائے اسلئے کہ نزدیک امام مالک رحمہ اللہ کے سورت کا پڑہنا فرض ہے

مع سورہ فاتحہ کے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ نزدیک امام مالک کے تمام سورت فرض
مین شرط ہے نہ نفل مین بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے مالکیونکو دیکھا ہے کہ تراویح
ختم کرتے ہین اور آخر مین کوئی سورت نہین پڑہتے ہین صحابہؓ نے بہی ایسا ہی کیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے امام مالک کی کتاب مین پڑہا ہے کہ فرض مین پوری
سورت شرط ہے نفل مین نہین ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین کہ
لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معہا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتھہ فاتحۃ الکتاب
کے اور ساتھہ ملانے کسی سورت کے ہمراہ اُسکے بعد اسکے فرمایا کہ اس صلوۃ سے نماز مکتوبہ
یعنے فرض مراد ہے نہ تطوّع یعنے نفل ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے ہمارے
مذہب مین افضل یہ ہے کہ ساتھہ فاتحہ کے کوئی سورت پڑہین اور یہ بات فقہ مین مذکور
ہے دیقرأ الفاتحۃ وسورۃ معہا او ثلث ایاتٍ من ای سورۃ شاء والاول اولی
یعنے پڑہے سورہ فاتحہ کو اور کسی سورت کو ہمراہ اُسکے یا تین آیتین جس سورت سے
چاہے اور قول اول اولے ہے اور فرمایا کہ کتاب متفق مین یہ بیت مذکور ہے **ب**
وکل مسئلۃٍ فیہا اختلفا ففعلہ اولیٰ ولا یختلفا (پس روے مبارک برین فقیر
آوردند وفرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسی داند کار
خواہد آمد بیت بشتم **ایضا** اس فقیر نے التماس کیا کہ مین چاہتا تہا کہ اُچہ مبارک
مین جاؤن فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالی تجہکو اسی جگہہ تربیت حاصل ہوجائیگی۔

ایضا ذکر مسجد سے نکلنے کا بعد اذان کے

فرمایا کہ فتاوی مین ہے یکرہ الخروج من المسجد بعد الاذان لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یخرج من المسجد بعد الاذان الا منافق الا ان یکون محدثا او یکون جنبا او یکون اماما لمسجد اخر او یکون مؤذنا لمسجد اخر یعنے بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے یہانتک کہ نماز پڑہ لین اسلیئے کہ آپکا قول ہے کہ نہین نکلتا ہے مسجد سے بعد اذان کے مگر منافق بعد اسکے فرمایا مگر یہ کہ نکلنے والا بے وضو ہو یا جنب ہو یا نہانے کی حاجت رکہتا ہو یا کسی اور مسجد کا امام یا مؤذن ہو کہ ان سب کو بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ نہین ہے

ایضا ذکر مسجد مین جماعت سے نماز پڑہنے کا

فرمایا مؤمن کو چاہیے کہ نماز بجماعت مسجد مین پڑہے اور باوضو منتظر نماز کا رہے کہ المنتظر للصلوٰۃ کانہ فی الصلوٰۃ یعنی انتظار کرنیوالا نماز کا گویا کہ یعنی عین نماز مین ہے اور اگر جماعت مین حاضر نہو گا تو ہرگز کچہہ چیز نہو گا اور یہ حدیث شریف پڑہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من سمع اذان الحی ولم یحضر لا یموت فی قبرہ الدیدان ولم یطف عن قبرہ النیران یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد محلے کی اذان سُنے اور حاضر نہو تو کیڑے اسکے قبر مین نہ مرینگے اور اُسکی قبر سے آگ نہ بجہے گی وہ سب وقت عذاب مین رہیگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر معذور ہو جیسے مریض تو یہ وعید اُسکے حق مین نہین ہے۔

ذکر فاتحہ پڑہنے کا پیچھے امام کے

ایضاً فرمایا کہ دعا گو نماز مین فاتحہ پڑہتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالے کے قول
پر امام و مقتدی دونون کے واسطے فرض ہے ہمارے مذہب مین بہی ایک روایت ہے
کہ نماز جہریہ مین جیسے مغرب وعشا وفجر مین فاتحہ کا پڑہنا واسطے مقتدی کے مستحسن ہے
مین نے امام سے کہدیا ہے کہ جو دعا عوارف مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مروی ہے اُسکو درمیان فاتحہ وسورت کے پڑہے تاکہ اُسقدر دیر ہوجاے کہ مین فاتحہ
پڑہ سکون کیونکہ استماع یعنے سننا قرآن کا فرض ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون یعنے جسوقت قرآن پڑہا جاے
توتم اُسکو سنو اور چپ رہو شاید تم رحم کئے جاؤ بعد اسکے فرمایا کہ مذہب مین امام شافعی
رضی اللہ عنہ کے اگر مقتدی نے امام کو رکوع مین پایا ہے تو فاتحہ کا پڑہنا ساقط ہے
اسلئے کہ تمکن یعنے قدرت پڑہنے کی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر فاتحہ سے کچھ باقی رہگیا
ہے اور امام رکوع مین چلاگیا تو رکوع مین تمام کرے اور مین اسی طرح کرتا ہون پس
آن امیر روے سیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسائل و روایات و احادیث
کہ گفتم جملہ بنویسید غریب ست۔

ذکر گناہ و استغفار

ایضاً فرمایا کہ گناہ براندازۂ حال ہے اور استغفار براندازۂ گناہ جیسا کہ حق تعالی نے
حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک
اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اس ذنب یعنے گناہ سے مراد شریعت کا گناہ نہین ہے

طریقت کا گناہ مراد ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکیاں نیک لوگونکی
گناہ ہین مقربین کے اسلئے کہ ابرار خدا کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب کی طمع بہی
دل مین ہوتی ہے اور مقرب لوگ خاص اُسکی ذات کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب
پر کچہہ بہی نظر نہین کرتے اگر وہ کرین تو اُنکے حال کا گناہ ہو جائے اُس سے استغفار
کرین استغفروا اللہ فانی استغفرہ فی کل یوم مائۃ مرۃ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرماتے ہین کہ تم اللہ تعالے سے بخشش مانگو اسلئے کہ
مقربین ہر روز اُس سے سو بار مغفرت مانگتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اگر راہ سلوک مین
لحظہ بہر فتور ہو جاے تو اُسی وقت استغفار کرلے پس وہ سترقی ہو جائیگا پس وے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید تو سالکی کار آید

بیان ذکر اللہ تعالی جل جلالہ وعم نوالہ

ایضا ذکر اللہ کا ذکر نکلا فرمایا ذکر اللہ تعالی فرض دائم علے المسلمین غیر موقت
کالصلوۃ والزکوۃ والصوم والحج لقولہ تعالی والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا
احق بہا واہلہا ای اوجبہم کلمۃ لا الہ الا اللہ لقولہ تعالی واذکروا اللہ
ذکرا کثیرا یعنے اللہ تعالی کا ذکر سب وقت فرض ہے مسلمانونپر لیکن کسی وقت معین
پر نہین ہے مثل نماز و زکوۃ و روزہ و حج کے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور لازم
کر دیا اللہ نے اُنپر کلمہ تقوی کو اور تہے وہ زیادہ ترحق دار اُسکے اور اہل اُسکے یعنی واجب
کر دیا اُنپر کلمہ لا الہ الا اللہ کو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور یاد کرو تم اللہ کو یاد کرنا

بہت لیکن اسکا کوئی وقت معین نہین فرمایا فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ
فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ یعنے پس خرابی ہے واسطے اُن لوگون کے کہ جنکے دل سخت
ہین اللہ کی یاد سے سو وہ مثل پتہرون کے ہین بلکہ اُنسے بہی زیادہ تر سخت مراد اس سے
منافقون کافرون کے دل ہین یہان اَوْ بمعنی بَلْ ہے جیسا کہ او ادنی یعنے بل ادنی
پس ذاکر کو چاہیئے کہ ساتہہ شدت وسختی کے ذکر کرے تاکہ وہ قساوت وسختی زائل ہوجائے
اور طریقہ ذکر کا اس طور پر فرمایا کہ نفی کو بائین طرف سے شروع کرے دائین جانب مین
لائے اور اثبات کو بہی بشدت بائین طرف مین القا کرے اسلئے کہ دل بائین جانب
ہے تاکہ یہ شدت وسختی ذکر کی اُس شدت وسختی دل کو صیقل کردے بعد اسکے یہہ
آیت شریف پڑہی ومن یعش عن ذکر الرحمن نُقَیِّضْ لہ شیطانا من الشیاطین
فھو لہ قرین فی الدنیا والاخرۃ یعنے جو شخص مونہہ پہیرے رحمن کی یاد سے تو مقرر کرین
ہم واسطے اُسکے ایک شیطان شیطانون مین سے پس وہ شیطان اُسکا قرین اور ساتھی
ہو دنیا و آخرت مین بعد اسکے فرمایا کہ جو شخص ذکر کی مداومت وہمیشگی کرے تو اُسکا
حال برعکس اسکے ہوگا یعنے اُسکا قرین اللہ تعالی ہوجائیگا اور وہ مقربانِ حق تعالے
سے ٹہیریگا اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا جلیس من ذکرنی
یعنے مین جلیس ہون اُس شخص کا کہ جو مجھے یاد کرے بعد اسکے فرمایا کہ لفظ شیطان کا
بروزن فَعْلان کے ہے اور اُسکے اشتقاق کے دو وجہین بیان فرمائین کہ اگر وہ مشتق
شطن سے ہوگا بنون اصلی یا زائدہ تو اُسکے معنے بُعد من اللہ عزوجل ہونگے یعنے وہ اللہ تعالے

اشتقاق لفظ شیطان لغزا لعزال

سے دور ہوا ہے اور اگر مشتق شیط سے ہوگا بیاے اصلی و نون زائدہ تو اُسکے معنی
ہلاک کے ہونگے یعنے وہ ہلاک شدہ ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند و فرمودند
فرزندمن این فوائد ذکر و ہر دو وجہ اشتقاق شیطان بنویسید۔

ایک شیخ کا مرید ہو

ایضاً فرمایا کہ طالب کو بغیر شیخ مرشد کے چارہ نہین ہے کہ وہ اُسکو ارشاد کرے اور
واسطے طلب حق کے اسکا سبب ہو جائے اور طالب کو چاہیئے کہ ایک کا مرید ہو جائے
اور اگر اور مشائخ کا بھی مرید ہوگا تو طریقت کا مفسد ہوگا کہ کسی طرح مُصلح نہوگا اور اگر خرقۂ
تبرک پہنے تو روا ہے اسلیئے کہ خرقہ تبرک کا ارادت نہین ہے۔

ہاتھہ چومنا

ایک عزیز زائر آیا اور دست مبارک کو چوما فرمایا فتاوی مین ہے کہ تقبیل الیدین
ان کان للطمع یکرہ وان کان لتعظیم الاسلام یجوز ولا یکرہ یعنے ہاتہون کا
چومنا اگر طمع کے واسطے ہے تو مکروہ ہے اور اگر اسلام کے تعظیم کے واسطے ہے تو درست
ہے مکروہ نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این
مسئلہ کہ گفتم بنویسید و سبق بخوانید۔

منازل سلوک

ایضاً یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا بات اسمین تہی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ
علیہم نے راہ خداوند جل ذکرہ مین واسطے راہ چلنے والونکے بر سبیل اجمال چار منزلون کا

بتادیا ہے تاکہ اُنسے گزر کرکے مقصود کو پہونچ جائین پہلی منزل ناسوت ہے دوسری
منزل عالم ملکوت کی ہے تیسری منزل عالم جبروت کی ہے چوتھی منزل لاہوت کی
ہے فرمایا کہ **ناسوت** تو عالم حیوانات کا ہے اور فعل اس منزل کا پانچون حواس
سے ہے جیسے کہانا پینا سونگہنا دیکہنا سُننا چہونا اور جو مثل انکے ہے جسوقت سالک
ریاضت و مجاہدہ کرکے اس عالم سے گزر جاتا ہے اور ان صفتون کو چہوڑ دیتا ہے
تو وہ عالم **ملکوت** مین پہونچ جاتا ہے اور ملکوت فرشتون کا عالم ہے فعل اس
منزل کا تسبیح و تہلیل و قیام و رکوع و سجود و قعود ہے جسوقت اسکی طرف نظر
ترک کرکے اس منزل سے گزر جاتا ہے تو عالم **جبروت** مین پہونچتا ہے یہ عالم
روح کا ہے تاکہ صفات حمیدہ حاصل کرے جیسے شوق ذوق محبت طلب وجد سکر
صحو اثبات محو جب ان صفتون سے مجرد ہو جاتا ہے تو عالم **لاہوت** مین پہونچتا ہے
یہ ایک عالم ہے بے نشان جسوقت سالک اُس جگہہ پہونچ جاتا ہے تو خود سے رہائی
پاتا ہے جسوقت خود سے رہائی پالیتا ہے تو خود مین پہونچتا ہے اور اسکو لامکان کہتے
ہین یہان نہ گفتگو ہے نہ جستجو اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وان الی ربک المنتہی یعنے
بیشک تیرے ہی رب تک پہونچنا ہے جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے **ع** در دیدہ
دیدہ دیدہ بہادند ☆ و آنراز رہ دیدہ غذامی دادند ☆ ناگہ بسر حد کمال افتادند ☆
از دیدۂ دیدنی کنون آزادند ☆ اور یہ عربی نظم فرمائی کہ اسمین اس فارسی کے معنی
ہین **ع** كَانَتْ لِقَلْبِیْ اَهْوَاءٌ مُفَرَّقَةٌ ☆ فَاسْتَجْمَعَتْ اِذْ رَأَتْكَ الْعَيْنُ

اَهْوَائِیْ ۞ فَصَارَ یَحْسُدُنِیْ مَنْ کُنْتُ اَحْسُدُہٗ ۞ وَصِرْتُ مَوْلَی الْوَرٰی مُذْ صِرْتَ مَوْلَائِیْ ۞ تَرَکْتُ لِلنَّاسِ دُنْیَاھُمْ وَدِیْنَھُمْ ۞ شُغْلاً بِحُبِّكَ یَا دِیْنِیْ وَدُنْیَائِیْ

شعر صبر و دل و دین و ہوش جملہ ز من گم شدند ۞ روح مجرد بماند دامن دلبر گرفت ۞ پہر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ عربی شعر اور فارسی شعر لکہہ لو و بعبارت دیگر فرمودند از راہ شفقت و اشارت بر من کردند عبارت ازین منقطع است و اشارت با تمام باین ہم گفتیم بدل تا خاص و عام برسد ناسوت صفت نفس کی ہے اور ذمیمہ ہے جسوقت صفات محو ہو جاتی ہین تو عالم ناسوت سے نکلتا ہے ملکوت مین جا ملتا ہے اور ملکوت فرشتون کی صفتین ہین سب کی سب حمیدہ ہین جب سالک بتوفیق الٰہی اسکو بہی گزر کر جاتا ہے تو عالم جبروت مین جا ملتا ہے اور یہ خاص روح کی صفتین ہین اور ذات مقدس الٰہی سے قریب ہین ۔
اور صفات کے ساتھہ مشغول ہونا ذات کا حجاب ہو جاتا ہے اور مین کہتا ہون کہ مجموع آدمی یعنی سارا آدمی یہی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح نفس تو شیطان کی جگہہ ہے اور دل فرشتون کا مجمع ہے اور روح محل نظر رحمن ہے اور انمین سے ہر ایک کی ایک صفت اُسکے لائق ہے پس صفت نفس کی جہکنا ہے طرف اس جہان کے اور صفت دل کی میل کرنا ہے طرف بہشت جاودان کے اور صفت روح کی طلب کرنا رحمن کا ہے اور پوشیدہ بہیدون کا جو کوئی نفس کی پیروی کریگا تو وہ دوزخ کی آگ مین پڑیگا اور جو شخص دل کی متابعت کریگا تو دار نعیم مین پڑیگا اور جو کوئی

روح کی فرمانبرداری کریگا تو وہ خداوند کریم کے پڑوس مین پڑیگا ؎ گر در رہ
تن روے مہیا نارست ٭ ور دررہ دل روے بہشتت وارست ٭ ور دررہ جان
روے اے جان بدہی ٭ قصہ چہ کنم کہ حاصلت دیدارست ٭ یہ ساری ترتیب حق
مین بندے کے تہی کیونکہ سبق بندے کا تہا ایسے کرم فرماتے تہے بعد اسکے موافق
معنی مذکور کے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مین کسی درویش کے گہر مین
اُترا تہا اور وہ عالم ملکوت رکہتے تہے عالم ملکوت عالم سماوی کو کہتے ہین کہ آسمان پر
چلے جاتے ہین مین نے دیکہا کہ وہ میرے روبرو سے غائب ہوگئے ذرا دیر کے بعد آگئے
مین نے معلوم کیا کہ عالم ملکوت رکہتے ہین اُنکی بی بی نے کہا کہ اسی وقت تو غائب ہوا
اور آگیا کہان تہا سچ کہہ کہ مین تجہکو مہر بخشدونگی اُن درویش نے کہا کہ مین آسمان
مین گیا تہا اُس بی بی نے اپنا مہر اُنکو بخشدیا بعد اسکے فرمایا کہ ملک روے زمین کے
تصرف کو کہتے ہین اور ملکوت تصرف آسمانی ہے یہ ترتیب ساری شروع سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا فرزند من یہ ترتیب جو مین نے تمکو کی لکہہ لو۔

ذکر خلق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک دن
ایک اعرابی مینے جنگلی آدمی آیا اُسنے مسجد نبوی مین پیشاب کردیا وہ جانتا نہ تہا اور
آپ مع اصحاب کے بیٹہے تہے صحابہ نے چاہا کہ اُسکو رنج پہونچائین آپنے منع فرمایا
کچہہ مت کہو اسلئے کہ اُسکو ضرر پہونچیگا یعنے درمیان پیشاب کرنے کے اُٹہہ کہڑا ہونا

نقصان ہے جب وہ فارغ ہوچکا تو آپنے اُسکو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ یہ اللہ کا گہر ہے
نماز و تلاوت قرآن و ذکر رحمن کی جگہہ ہے آپنے شیرین زبانی سے فرمایا کہ یہان پیشاب
پاخانہ نہ کرنا چاہیئے بعد اسکے ایک ڈول پانی کا منگایا اور اُس جگہہ کو پاک کردیا بعد اسکے
فرمایا اے یار و ذرا سے پانی سے مسجد پاک ہوگئی کسواسطے ایک نادان کے دل کو رنجیدہ
کروا ایسا کہو کہ اُسکو دشوار معلوم نہ ہو **حکایت** ایک دن اَور ایک اعرابی خدمت
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کسی چیز کی توقع کی آپ بُرد پہنے ہوئے
تہے یعنے دبیز کپڑا پس اعرابی نے اُس کپڑے کو اپنے طرف کہینچا چنانچہ حضور کا سینۂ
مبارک چہل گیا تو آپنے سختی سے نہین زبان شیرین سے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے اُسنے
کہا کہ تم مجھے بیت المال سے مال دو آپنے صحابہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ دیدو بعد اسکے
فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ خلق میری ہاتہہ پاؤن زور سے کہینچتے ہین مین تاب
نہین لا سکتا ہون ضعیف ہوگیا ہون مین بہی اس بات پر تحمل کرتا ہون اسلئے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحمل فرمایا ہے **حکایت** ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک اعرابی آیا اُسنے سوال کیا آپنے کچہہ اُسکو دیا بعد اسکے
آپنے فرمایا تو جا مین نے تیرے حق مین احسان کیا وہ بولا کہ تم نے کچہہ احسان نہین کیا
صحابہ اسپر ہوئے کہ اُسکو مار ڈالین اسلئے کہ اُسنے تکذیب کی آپنے منع کیا کہ تم کچہہ مت کہو
پہر آپ اُسکو اپنے خانۂ مبارک مین لے گئے زیادہ تر احسان کیا پہر فرمایا کہ مین نے تیرے
حق مین احسان کیا اُسنے کہا کہ تمنے احسان کیا پہر آپ نے بزبان شیرین کہا کہ اس

سبب سے کہ تو نے نفی کی صحابہ تجھسے رنجیدہ ہوئے توانکے آگے یہی کہدے جیساکہ تو نے میرے روبرو کہدیا اُسنے ویسا ہی کیا پہر آپ صحابہ پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ مثل میرے اوس شخص کے ساتہہ مشابہ ہوتی ہے کہ اونٹنی اُس سے بہاگ گئی ہو ایک خلق واسطے پکڑنے کے اُسکے پیچھے دوڑے اور وہ اُنکے ہاتہہ نہ آئے جسوقت اُسکا مالک آئے تو کہے کہ تم باز رہو پہر وہ اُسکو گہاس چارہ دکہائے تو وہ اونٹنی اپنے مالک کو پہچان لے پس وہ جائے بہتر طریق پر اُسکو پکڑلے جیساکہ مین ان جنگلیون کو ہاتہہ مین لاتا ہون **ایضا** فرمایا کہ تراویح مین تین رات متابعا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیت کرین مخدوم کا معمول بہی تہا نیت بلند کرتے تہے۔

ادب پانی وغیرہ پینے کا

ایضا فرمایا کہ پانی یا شربت یا فقاع کو تین سانس مین پینا چاہئے اگر ساقی یعنے پلانیوالا کہڑا رہے جبکہ غلام ہو تو درست ہے اور اگر آزاد ہو تو بیٹھنے کا حکم دے پس تین سانس مین پیتین مخدوم کا معمول یہی ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من این اخلاق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیت تراویح و مسئلہ آب خوردن کہ گفتم جملہ بنویسید۔

شریعت طریقت حقیقت

ایضا یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا ترتیب اسمین تہی کہ شریعت ہے اور طریقت ہے اور حقیقت ہے اور مجموع آدمی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح دنیا نفس کی جگہہ ہے آور عقبی دل کا محل ہے آور جان کا مقصود مولی ہے آور آج کے دن یہ تینون چیزین

دنیا مین ساکن ہین اور اُسکے اسباب ہین اور ان تینون کو امر کیا ہے کہ اس جگہہ سے
نکلین اور اس مقام سے تجاوز کرین نفس کو امر کیا ہے کہ الی مغفرۃ من ربکم اور دل
کو امر کیا ہے کہ واللہ یدعوا الی دار السلام اور روح کو اسکی ندا کی ہے کہ یا ایتھا
النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور ان تینون کے واسطے رستے
رکہے ہین نفس کے واسطے شریعت اور دل کے واسطے طریقت اور روح کے واسطے حقیقت
نفس شریعت کی راہ سے عالم مُلک سے جہان ملکوت مین جاتا ہے اور دل کی صفتین لیتا ہے
اور دل طریقت کے رستے سے عالم ملکوت سے سُکان جبروت مین جا ملتا ہے اور صفت
روح کی لیتا ہے تاکہ ساتہہ صفات قدسیہ کے متحقق ہو جائے اسلئے کہ حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے تخلقوا باخلاق اللہ یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ نفس دل
ہو جاتا ہے اور دل روح ہو جاتا ہے یہانتک کہ تینون ایک حکم لیتے ہین اس معنی کو
توحید مطلق کہتے ہین جسوقت سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا کہ العشق والعاشق والمعشوق
واحد یعنے عشق و عاشق و معشوق ایک ہین تو مین نے گستاخی کی پوچھا جواب فرمایا کہ
یہ بات وہ شخص جانتا ہے کہ جسکو عشق مجاز کا اتفاق پڑا ہو اور باشارہ طرف اس فقیر کے
کیا اور تبسم فرمایا کہا کہ کسی وقت تجہے عشق مجاز کا اتفاق ہوا ہے مین نے قدمبوسی کی میرا
بدن کانپنے لگا خود اُنہون نے کرم کیا فرمایا کہ ایک دن دعاگو اسی محل مین یعنی العشق
والعاشق والمعشوق واحد نزدیک شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ کے پڑہتا
تہا مین نے پوچھا جیسا کہ تو نے مجہسے پوچھا تو شیخ نے فرمایا کہ اگر تو کسی وقت عاشق ہوا ہے

تو سمجھہ جائیگا پس مین نے شیخ سے کہا کہ والد کا ایک کنیزک زادہ تہا بغایت مرغوب مجھکو
اُسکے ساتھہ ایک خیال پڑگیا پس مین خدا سے ڈرا کہ وہ والد کا مملوک ہے میری کیا حد ہے
مین نے اُس خیال کو ترک کیا اور یہ بات جو مذکور ہوئی اسکو توحید مطلق کہتے ہین کما
قال المشائخ الصوفیۃ رضی اللہ تعالی عنہم التوحید افراد الھمم باجماع الاھم
یعنے جب تک کہ ایک ہمت اور ایک نظر نہین ہوجائے تب تک جمعیت کے دروازے
اُسپر نہین کہلتے ہین اور اسباب وحدت کے واسطے اُسکے آمادہ نہین ہوتے ہین سر اس
بات کا یہ ہے کہ جس جگہہ تو ہو روے دل طرف اُسکے لا اور جس حال مین ہو روے جان
طرف اُسکے حضرت وبارگاہ کے رکہہ اسد تعالے فرماتا ہے وھو معکم اینما کنتم یعنے وہ
تمہارے ساتھہ ہے جہان کہین تم ہو تم اُس سے غائب نہین ہو ونحن اقرب الیہ
من حبل الورید یعنے ہم قریب ترہین طرف اُسکی جان کے رگ سے جسوقت تونے یہ
بات جان لی تو لحظہ بہر اُس سے غائب وغافل مت رہ جبکہ تو سنے کہ وہ حاضر ہے اور
جان رکہہ کہ تیرا دل تیرے ہاتھہ مین نہین ہے اور طریقت جو کہ اُسکی راہ ہے کسی کو معلوم
نہین ہے اور روح کو کوئی نہین پہچانتا ہے قل الروح من امر ربی یعنے اسد پاک نے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم کہدو کہ روح میرے رب کی
امر سے ہے الا ماشاء اللہ اور حقیقت جو کہ اُسکا کام ہے وہ عبارت مین نہین آتی ہے
اور نہ اشارے مین سماتی ہے رہی اسجگہہ شریعت سو جو کوئی چاہے کہ طریقت کا دروازہ
اُسکی طرف کہولین اور حق حقیقت اُسکو دکہاوین تو اُسے چاہیئے کہ شریعت کا حق ادا

کرے اور امر ونہی کی حرمت کو نگاہ رکھے اور جب تو نے یہ جان لیا تو اب کہہ کہ کیا لکھا
یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی شروع سبق سے فارغ ہونے تک۔

منگل کی رات تیسری تاریخ ماہ رمضان

کو یاران بزرگ خدمت مین حاضر تہے جیسے ۱ سید صدر الدین محمد ۲ سید شرف الدین
۳ سید شمس الدین مسعود ۴ سید راستین ۵ سید رکن الدین راجا ۶ سید
رفیع الدین ۷ سید معین الدین ۸ مولانا فرید الدین ۹ مولانا مختار
۱۰ مولانا تاج الدین محمد ۱۱ مولانا نجم الدین شیخ زادہ ۱۲ مولانا حسام الدین
بہکری ۱۳ مولانا تاج الدین مانکپوری ۱۴ مولانا مسعود مہونی ۱۵ مولانا محمد مہونی
۱۶ مولانا نظام الدین ابراہیم ۱۷ خواجہ بدر الدین بہزاد درویش ۱۸ مسعود
درویش ۱۹ خواجہ خسرو دہلوی ۲۰ خواجہ مظفر سامانی ۲۱ خواجہ نصرت اور
یاران دیگر جیسے ۲۲ ملک زادہ نصیر الدین ۲۳ مولانا رکن الدین دیپالپوری
۲۴ مولانا علاء الدین مانک پوری ۲۵ ملک زادہ شہاب الدین عرف بیابان
۲۶ خواجہ مسعود باخرزی ۲۷ مولانا خواجگی ۲۸ مولانا سالار سرسی ۲۹ شمس الدین
الغرض سب خدمت مین حاضر تہے کہ عزیزان حفاظ شیراز سے آئے پاے بوسی کی پانچ
آیتین قرآن شریف کی پڑہین اور چند شعر بہی پڑہے حلق انکا نے کی طرح آواز کرتا تہا
یارون کو رقت وبکا بہت ہوا مولانا تاج الدین نے نعرہ مارا اور گر پڑے ہاتہہ پانون
مارنے لگے اور مونہہ سے کف نکلتا تہا یارون نے انکو پکڑ لیا اور حضرت مخدوم مراقبے

مین تھے پوچھا یہ کیا ہے یارون نے عرض کیا تو اُنکے حق مین دعا کی باین طور کہ الٰہی
قَوِّہٖ فی سبیلک یعنے اے اللہ تو اُسکو اپنی راہ مین قوت دے پس وہ ہوش مین آ گئے
حافظ لوگون کی تحسین کی اور فرمایا کہ کتب فتاوی مین باین عبارت مذکور ہے کہ یُقَدِّمُوْنَ
درست خوان وَلَا یُقَدِّمُوْنَ خوش خوان یعنے امامت کا درست خوان سے کہین
نہ خوش خوان سے اگر وہ درست نہین پڑہتا ہے یعنے اُن حافظون نے درست و خوش
پڑہا شربت کا گہڑا نکالا ایک ایک پیالہ دیتے تہے اُس فقیر کو طہارت کی حاجت ہوئی
مین باہر گیا بعد اسکے خوان لائے اُسکو کہولا اور یارون کو یاد کیا اس فقیر کو بھی بعادت
قدیم یاد کیا فرمایا کہ میرے نزدیک آ بیشتر خادمون نے کہا کہ یہان نہین ہے باہر گیا ہوگا
پس کہانا کہا چکے یہ فقیر پہونچا پوچھا آیا یا نہین خدام نے عرض کیا کہ آ گیا پس خادمون
سے فرمایا کہ ایک صحنک اُسکی علحدہ لاؤ خادم لے آئے فرمایا کہ وہ تنہا کیونکر کہالے گا
یار لوگ تو سب کہا چکے ہین فرمایا کہ مین نے ایسا پیٹ بہر کر نہین کہایا ہے وہ میرے ساتھ
کہائیگا پس اس فقیر کو اپنے نزدیک بلایا اور اس فقیر کے ساتھ کہانے لگے مین اور وہ
تھے کوئی تیسرا آدمی نہ تہا اور فرمایا کہ فرزند من تو کہان تہا مین نے تجھے یاد کیا مین نے
عرض کیا کہ طہارت کے واسطے باہر گیا تہا جب ہم کہانے سے فارغ ہوئے تو مین نے
قدمبوسی کی اپنے حجرے مین آ گیا بعد اسکے یاران بزرگ جنکا ذکر ہوا وہ سب واسطے تہنیت کے
آئے مبارکبادی دی اور اس فقیر کا ہاتھ چوما اور کہا کہ آج کی رات تو نعمت لے گیا کہ
تو نے مخدوم کے ساتھ ایک صحنک مین کہانا کہایا ایسے طور پر کہ کوئی تیسرا درمیان مین

نہ تہا ایسا کبہی مخدوم کے ساتہہ کسی نے نہین کہا ہے جیسا کہ تونے ایک صحنک مین کہا یا
بعض لوگ تو انکے پس خوردہ کی آرزو رکہتے ہین سو وہ بہی نہین پاتے شب مذکور مین
وقت سحر کے بندہ نزدیک مخدوم کے تہا یارون سے پوچہا کہ نوبت بجادے تو بعض
نے عرض کیا کہ بجادے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ مبارک اور گازرون اور دوسرے شہرون
مین بہی پانچون وقت نوبت بجاتے ہین اچہی بات ہے تاکہ ابر مین وقت معلوم ہو جائے
ایک عزیز نے طاس کا پوچہا تو کچہہ نہ فرمایا بعد اسکے یہ فرمایا ہے ضرب المزامیر کذا
استماعہا وزر سوی طبل الحرب فی الوغا وضرب الطبل ایضا وزر الا فی الوغا
والقافلۃ یعنے مزامیر کا بجانا اور اسکا سننا گناہ ہے اور طبل کا بجانا بہی گناہ ہے مگر لڑائی
مین اور قافلے مین کہ بمنزلۂ عبادت ہے بعد اسکے فرمایا ضرب النای لا یجوز خلافا
للشافعی رحمہ اللہ تعالی یعنے نائے کا بجانا درست نہین ہے بعد اسکے فرمایا ضرب
الدف لا یجوز وقال بعض اصحابنا و مالک رحمہم اللہ تعالی یجوز ضرب الدف
عند النکاح لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام اعلنوا النکاح ولو بالدف یعنے
دف کا بجانا روا نہین ہے مطلقا بنا بر قول صحیح اور ہمارے بعض اصحاب و امام مالک
نے کہا ہے کہ نکاح کے وقت دف بجانا درست ہے اسلئے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تم ظاہر
کرو نکاح کو اگرچہ ساتہہ دف کے ہو بعد اسکے فرمایا کہ اس دف سے عرف مراد ہے ساتہہ
اُس چیز کے کہ اُسمین شہرت ہو لیکن قضاۃ و ائمہ اور فرمان دہ لوگون کو نہین چاہیے
اسلئے کہ یہ لوگ صُدُور ہین انکے حق مین دف وغیرہ بجانا منع ہے پس روے مبارک

برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسائل کہ گفتم بنویسید در ملفوظ غریب ست

پس نتم **ایضا** عوارف کا سبق ہوتا تہا بات اسمین تہی کہ انابت کیا ہے الرجوع منہ الیہ لا یطلب منہ غیرہ یعنے انابت پہرنا ہے اُس سے طرف اُسکے یعنے اُس سے کوئی چیز نہ چاہی مگر اُسی کو خدا سے اُسی کی ذات کو طلب کرے اور کوئی چیز طلب نہ کرے

ایضا قطب کے فرشتے مطیع ہوجاتے ہین

فرمایا کہ جب ولی قطب کے مرتبے مین ہو جاتا ہے تو فرشتے اُسکے مطیع ہو جاتے ہین اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن حوالی ملتان مین مغل پہونچے تاکہ لوٹین لوگون نے شیخ رکن الدین قدس سرہ کو خبر کی کہ مغل پہونچے ہین شیخ نے ذرا دیر سر نیچا کیا اور فرمایا کہ مغل اُس سے دفع ہوگئے کنارۂ آب پر پہونچے ہزیمت پڑ گئی ایک عزیز محرم راز تہا اُسنے پوچہا تو شیخ نے فرمایا کہ باری تعالی نے فرشتون کا لشکر بہیجا چند لاکہہ آگئے سب کو منہزم کر دیا جیسے کہ بدر کی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سو صحابہ کے ساتہہ لڑائی کے واسطے پیش آئے تو پانچ ہزار فرشتون کی مدد ہوئی اور سب کو منہزم کر دیا نصرت خاص اسلام کی ہوئی اللہ تعالی نے فرمایا ہی ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثۃ الاف من الملائکۃ منزلین بلی ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین بعد اسکے فرمایا کہ جب ولی اللہ قطب ہو جاتا ہے

تواسد تعالی سترقدر یعنے اپنے تقدیرات اُسکو دکہا دیتا ہے اور وہ اُسکا متصرف ہوجاتا
ہے جیساکہ حضرت خضر کا قصہ ہمراہ موسی علیہما السلام کے قرآن شریف مین مذکور ہے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز ملتان مین شیخ عارف صدالحق
والدین رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس مین ایک بیوہ عورت کا لڑکا مرگیا وہ بڑہیا زار زار روتی
تہی چنانچہ اُسکا رونا شیخ کی سمع مبارک مین پہونچا پوچہا یہ کیا رونا ہے لوگون نے واقعہ حال
عرض کیا پس شیخ نے جوتا پہنا اور خانقاہ سے اُسکے گہر مین آئے اُس جوان کے نزدیک
گئے اور کہا یاحی یاقیوم قم باذن اللہ وہ جوان مردہ زندہ ہو گیا اُٹہکر بیٹہہ گیا اور
کہا کہ مین مرگیا تہا اور مین نے موت کے سکرات چکہے مین کیونکر زندہ ہو گیا اوس
جوان کی مان شیخ کے پانون پر گر پڑے اور اُسکو بہی ڈالا شیخ نے فرمایا کہ توتو بیہوش
ہو گیا تہا چپ رہ کچہہ مت کہہ بعد اسکے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ یہ ہے سترقدر اور
اُسکا تصرف پہر وہ جوان بوڑہا ہوا ابہی مرا ہے جب وہ یارون مین ہوتا تو اُنسے کہتا
کہ مین مرگیا تہا اور مین نے سکرات موت کے چکہے مین بولایت شیخ زندہ ہو گیا پس
آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید اور
سبق پڑہو پس یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا روز دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان
کے وقت چاشت کا تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور تربیت فرمائی
جان لے مسعود کہ اس معنی کے طلب کرنے سے تو محمود ہو گیا ساتہہ اس عبارت کے
کہ اللہ تعالی کے راہ چلنے والے کی تین حالتین ہین ایک توسلوک دوسرے وقوف تیسرے

رجوع **سلوک** عبارت ہے مقامات کے چلنے سے کہ مقصود کو پہونچ جائین اور **وقوف**
سے یہ مراد ہے کہ کسی مقام مین توقف کرین یہ وقوف تین حال سے خالی نہین ہے یا تو
ترقی ہو جاے کہ اُس مقام سے گزر کرے یا اُسی مقام مین رہجاے آگے نہ جائے
یہانتک کہ مرجائے یا یہ کہ کام مین خذلان و نسیان کاری ہو جائے رجوع کرے اُس سے
بہی پہرآئے اور **رجوع** عبارت ہے پہرنے سے اور سبب پہرنے کا چند چیزین ہین سالک
مین سالک مین نعوذ باللہ حرام مین یا مکروہ مین یا مالا یعنی مین مشغول ہو جاے یا یہ ہے
کہ کوئی تعلق پیش آجاے اسلئے کہ وہ راہ بے تعلقی کی ہے جو کوئی تعلق ہو جبکہ سالک
مین واقع ہو تو چاہیئے کہ صابر رہے اور اگر نہو تو صحیح تائب تو ہو جاے ختم مقابر درس
مدارس امامت مساجد کسب مکاسب تعلیم صبیان عہدہ دیوان اور جوانکے مانند ہے
یا یہ کہ سالک مین کوئی فتور و کسل یعنی بیکاری پڑ جاے یہ بہی رجوع کا سبب ہے یا یہ
کہ ابناے دنیا کے ساتہہ اختلاط کرے پس ان تینون حالون کا کوئی نفع و مضرت نہین
ہے بغیر مشیت وارادت حق سبحانہ و تعالی کے لیکن بندے کو واسطے محافظت فرمان حق
واعبد ربك حتی یاتیك الیقین کے کام مین رہنا چاہیئے اور واسطے امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ سیر واسبق المفردون سبکبار ہونا چاہیئے تاکہ حق کی عنایت
بندے کے لئے آئے جسوقت سالک خلق سے روگردانی کرتا ہے اور حق کی طرف متوجہ
ہوتا ہے تو اُسکو جمعیت کا جام پلاتے ہین اور چشمۂ جمع مین اُسکو غرق کرتے ہین اور یہ بیت
فرمائی **ع** کانت لقلبی اهواءٌ مفرقةٌ ٭ فاستجمعت اذ رأتك العين اهوائی

اور جس شخص کو کہ حق جل و علا نے اپنے ساتہہ اور اپنے کام مین مشغول کیا ہے تو جان لینا
چاہیئے کہ عنایت اُسکے کام پر سابق ہو چکی ہے اور حقیقت اُسکے بارے مین لاحق ہو گی
جب یہ بات معلوم ہو گئی تو کام مین رہنا چاہیے اور انتظار مین بڑہنا چاہیئے **س**
زنہار دلا چو آمدی باز مرو ٭ دشوار بود کہ رفتہ را باز آرند ٭ بعد اسکے اس فقیر کو تربیت
فرمائی کہ فرزند من اگر تو چاہتا ہے کہ حق تعالی تجھکو بنظر عنایت دیکھے تو تو بعد اول سنت
جمعے کے ایک سو ایک بار یا بصیر کہہ اور مین بہی بآواز بلند کہون تا کہ مذاکرہ ہو جاے
مین نے عرض کیا کہ شرح نود و نہ نام مین اس بندے کی نظر پڑی تہی تو ایک سو ایکبار
ہمیشہ بے ناغہ بعد سنت جمعے کے کہتا ہون فرمایا کہ اسی سبب سے ہے کہ تو میری صحبت
کا ملازم رہتا ہے اور سالک ہو گیا اور ملفوظ جمع کرتا ہے اور سلوک مین امن و خوف کا
رستہ دریافت کر لیا اس دن مین بہت کچہہ مرحمت ارزانی فرمائی اور تسبیح اپنی استعمال
کی عطا کی اور دعا فرمائی اور باطن کی نظر اس فقیر کے باطن مین ڈالی یہ ساری ترتیب
آغاز سبق سے تا فراغ حق مین اس فقیر کے تہی **ایضاً** فرمایا دوام الذکر اثر المحبة
لقولہ من احب شیئاً اکثر ذکرہ لا سیما افضل الاذکار وهو قول لا الہ الا اللہ
یعنے ہمیشہ ذکر کرنا نشان دوستی کا ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قول
ہے کہ جو کوئی کسی چیز کو دوست رکہتا ہے تو وہ اُسکو بہت یاد کرتا ہے خاصکر بہترین
ذکر اور وہ کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو کو اسناد تلقین ذکر کی حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک رکہتا ہے درمیان میرے اور شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ کے

دوام الذکر اثر المحبة

تلقین ذکر کا ایک واسطہ ہے اور وہ واسطہ اُنکے خلیفہ شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری
قدس اللہ ارواحہما ہین بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز عہد دولت حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اعدا کی تشویش تہی یارون کو طلب کیا اور فرمایا
ارفعوا ایدیکم و قولوا لا الہ الا اللہ یعنے آپنے یارونسے فرمایا تم مربع بیٹھو سیدہے پانوکو
بچھاؤ اور بائین پانوکو اُسپر رکھو اور ہاتھونکو آستین سے کھینچو اور ران پر رکھو اور بائین جانب
سے نفی شروع کرو سیدہی جانب کو لیجاؤ ساتھہ مدکے وہان تک کہ سانس یاری
کرے پہر اثبات بائین طرف کرو یارون نے ویساہی کیا پس تشویش اعدا کی مندفع
ہوگئی اور یارون نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین ذکر کی ہمکو
اسی طرح کی ہے اور آپ بہی کہتے تہے **ایضا** ایک عزیزنے پوچھا کیا حکمت ہے کہ منہ
اور ہاتھہ وقت دعا کے آسمان کی طرف اُٹھاتے ہین جواب فرمایا کہ یہ بات حدیث شریف
مین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام السماء قبلۃ الدعاء والکعبۃ قبلۃ الصلوٰۃ
یعنے آسمان دعا کا قبلہ ہے اور کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔

تلقین ذکر

حکمت برداشتن دست وقت دعا بسوے آسمان

ختم سورۂ انعام

ایضا فرمایا کہ واسطے کفایت مہمات کے اکتالیس بار سورۂ انعام پڑہین ساری
مہمات کفایت کو پہونچین گے بعد اسکے فرمایا کہ اچہ مین اکتالیس بار اس سورت کو لکہا ہے
اور اُسکی جلد باندہ لی ہے جب کوئی مہم پیش آتی ہے تو اکتالیس آدمیون کو بلاتا ہون یا
دس آدمیون کو تو وہ چار بار پڑہتے ہین وہ مہم کفایت کو پہونچتی ہے پس روے مبارک

برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ ذکر د حدیث قبا یہ دعا و فائدہ سورہ انعام بنویسید۔

ایضاً شب پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا سحرے کے وقت کندوری مائدہ مین تہوڑی سی چیز تہی ایک عزیز بازار سے ہریسہ لایا تہوڑا تہوڑا ہمراہ یارون کی اُس سے تناول کیا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت مین مکہ مبارک مین تہا تو ماہ رمضان مین ایک رات سحری کچہہ نہ تہی جیسے کہ آج کی رات تہی مین نے پانی پی لیا اور روزے کی نیت کرلی فرا دیر کے بعد کسی نے اُس حجرے کا دروازہ ٹہوکا کہ جسمین مین رہتا تہا مین نے دروازہ کہولا تو دیکہا کہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ بین سحری کا کہانا اور چند دینار فتوح کے میرے ہاتہہ مین دئی مین نے قبول کئے اور حق تعالی کا شکر بجالایا

ایضاً روز پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رات کو مین چاہتا تہا کہ دوگانہ استحباب بیٹہکر شروع کرون تو مین نے آواز سنی کہ محب باشی و دوگانہ استحباب چون نشستہ بگزاری یعنے تو محب ہوئے اور دوگانہ استحباب کا بیٹہکر کیون پڑہی مین اُٹہہ کہڑا ہوا مین نے شروع کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین یہ بہی چاہتا تہا کہ واسطے نفع یارون کے دوگانہ ادا کرون اور دعا کرون مین نے ندا سنی کہ تو دعا یارون کی کرے اور دوگانہ بیٹہکر پڑہی مین اُٹہہ کہڑا ہوا اور مین نے شروع کیا **ایضاً** بروز مذکور بعد ادائے نماز ظہر کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا یارون کو نزدیک بلایا پس ہم نزدیک گئے فرمایا مین چاہتا
تہا کہ صلوۃ ظہر یہ بیٹہکر شروع کرون مین نے دیکہا کہ ایک صوفی آیا سلام کیا اور کہا
کہ مین نے تجہسے کہا ہے کہ تو دس رکعتین پڑہ اور تو پانچ پڑہتا ہے کیونکہ دس رکعتین
بیٹہکر از روے ثواب کے پانچ ہوتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے
صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم یعنے بیٹہکر نماز پڑہنے کا ثواب آدہا ہے
اُس نماز سے جسکو کہڑے ہوکر پڑہین پس مین اُٹہہ کہڑا ہوا مین نے کہڑے ہوکر نماز
شروع کی بعد اسکے فرمایا کہ مین ضعیف ہوگیا ہون اگرچہ مین چاہتا تہا کہ بیٹہکر شروع
کرون حضرت خضر کو مین نے پایا کہ اُنہون نے یہ وعظ کیا وعدہ کیا ہے کہ مین تیرے
یارون سے ملاقات کرونگا پس تمکو چاہیئے کہ تم ہمیشہ پڑہو اور اس بات مین کوشش
کرو کہ کہڑے ہوکر پڑہو **ایضا** فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے
اس سے پہلے صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انجیل مین پڑہی تہی جب
مین نے اُنکو دیکہا تو اُنپر ایمان لے آیا اور مین نے چند صفتین اور پائین ایک یہ تہی
کہ سبق حلمہ علی جہلہ یعنے سابق ہوا ہے اونکا حلم اُنکے جہل پر بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
مکہ مبارک مین سنا ہے للجہل معنیان احدہما السفاھۃ والثانی الاختصام
یعنے جہل کے دو معنی ہین ایک تو نادانی دوسری خصومت اگر جہل علم کی ضد پڑے
تو مراد سفاہت ہوتی ہے اور اگر اُسکی ضد حلم پڑے تو خصومت مراد ہوتی ہے اور
اسجگہہ بہی خصومت مراد ہے کیونکہ ضد اُسکے حلم ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

جہل کے دو معنی

وسلم کم خصومت تہے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگہہ بہی اگر کوئی خصومت کرتا ہے تو کہتے
ہین کہ جہل چہوڑ یعنے خصومت چہوڑ تبسم فرمایا پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد
فرمودند فرزند من این فائدہ وہر دو وجہ معنی جہل بنویسید غریب ست کم کسی میداند
من آن طرفہا سماع دارم پس نوشتم

ایضا بیان خوف و رجا

ذکر خوف و رجا کا تہا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز حضرت
بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون مین سے ایک مرید اُنکے پاس آیا اُسنے اُنکو دیکہا کہ
ایسے موٹے ہوگئے ہین کہ تمام گہر کو بہر دیا ہے پہر بار دیگر آیا تو دیکہا کہ پانی کی طرح
ہوگئے اور پگہل گئے ہین یعنے دبلے ہوگئے ہین پس اُس مریدنے خادم سے پوچہا کہ
شیخ کا کیا حال ہے خادم نے کہا کہ جسوقت اُنکو رجا یعنے امیدواری ہوتی ہے تو
پہلی حالت پر ہوجاتے ہین جیسے کہ تونے دیکہی اور جب خوف کرتے ہین تو دوسری
حالت پر ہوجاتے ہین جیسے کہ تونے دیکہی

ایضا شب جمعہ چہٹی ماہ رمضان

کو ہر تراویح مین یعنے چار رکعتون مین دو رکعت نماز پڑہتے تہے ایک عزیز نے پوچہا
کہ یہ کیا نماز ہے فرمایا مین بعد نماز عشا کے آٹہہ رکعتین پڑہتا ہون دو رکعتین حفظ الایمان
کی شب جمعہ مین بعد اسکے فرمایا کہ نماز تسبیح کی وتر پر مقدم رکہتا ہون اس سبب سے
کہ اگر کوئی کاہلی کرے تو نماز تسبیح کو چہوڑ دے اور چلا جائے مکہ مبارک مین بہی نماز تسبیح کو

وتر پر مقدم رکہتے ہین اور خانقاہ شیخ کبیر مین بہی وتر پر مقدم کرتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ ماہ رمضان مین بعد وتر کے دو رکعتین مروی ہین انکو پڑہین ثواب بہت ہے دونو
رکعتون مین فاتحہ اور اخلاص تین بار پڑہین اور یہ مخدوم کا معمول ہے پہر طرف اس
فقیر کے متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو کام آئے گا اور اسی
شب مذکور مین ان یارون کو جو کہ خدمت مین معتکف ہوئی امیدوار کیا کہ اس شب
قدر مین تم بہی میرے ساتہہ ہوگے اور جو اصحاب کہ میرے ساتہہ معتکف ہین انکے واسطے
مخصوص دعا کرونگا اور شب قدر کے خرقے پہناؤنگا جیسے کہ ہر سال پہناتا ہون اور
واسطے جملہ مسلمانون کے بہی دعا کرونگا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو کو شب قدر میراث سے
پہونچی ہے مع جملہ اجداد کے تا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تا حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم والد دعاگو کے چہوٹے تہے اور انکے برادران دیگر انسے بڑے تہے یہ
نعمت انہین کو پہونچی اور انسے مجہکو پہونچی دیکہئے مجہسے کس کو پہونچتی ہے بڑے کو یا چہوٹے
کو بعد اسکے فرمایا کہ مین ایک رات ماہ رمضان کی راتون سے سو گیا اور وہ شب قدر
تہی اور مجہے اسکی خبر نہ تہی مخدوم والد دامت برکاتہ آئے مجہکو جگادیا او ٹہہ شب قدر
ہے جب مین بیدار ہو گیا تو شب قدر طالع ہو رہی ہے مین نے سوچا کہ اگر مین وضو
کرونگا تو شاید وہ وقت مخصوص گزر جائیگا مین نے تیمم کر لیا اور دعا مین مشغول ہو گیا
بعد اسکے فرمایا کہ شب قدر کی دو علامتین ہین ایک یہ ہے کہ اس رات مین اول
رات سے آخر رات تک کتا آواز نہین کرتا ہے دوسرے یہ ہے کہ قطرات باران کے

حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ کو شب قدر میراث مین پہونچی

ہوتے ہین اور ہوا نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم خنک ہوتی ہے اور علامت یہہ ہے کہ اگر کسی کی وہ آنکھہ ہووے تو ساری موجودات سجدہ کرتی ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مین بماہ رمضان مسجد مین معتکف تہا مین نے دیکہا کہ مسجد کے دیوارین سجدے مین ہوگئین اور چہت ویساہی برقرار تہا۔

شب مذکور شب جمعہ

مین بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز جمشید نام نے مخدوم کے مریدون مین سے ایک حدیث لکہکر غیر کے ہاتہہ بہیجی تہی اُسکو خدمت مین عرض کرتے تہے اور یہہ لکہا تہا کہ یہ بندہ اربعین ماہ رجب مین معتکف تہا کبہی ایک سیر طعام کبہی آدہ سیر اور کبہی دانگ سیر کہاتا تہا اور کبہی فاقہ کرتا تہا کچہہ فتح باب نہوا جواب فرمایا کہ جو کوئی اربعین یعنے چلہ یا کوئی طاعت واسطے فتح باب کے کرتا ہے لا یفلح ولا یفتح لہ الباب قط یعنی وہ رستگار نہین ہوتا ہے اور نہ کبہی اُسکے واسطے دروازہ کہولا جاتا ہے اسلیئے کہ اُسنے خاص خدا کے واسطے نہ کی پس آدمی کو چاہیئے کہ جو کوئی طاعت کرے تو واسطے تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کی کرے تو وہ خاص واسطے خدائے عز و جل کے ہے جبتک کہ نفس اوصاف ذمیمہ سے پاک نہو جائیگا ہرگز خالص واسطے خدا کے نہوگی۔

روز شنبہ ساتوین ماہ رمضان وقت اشراق

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا چند نفر دانشمند شہر سے آئے اور شرف قدمبوسی حاصل کیا اور ختم تراویح کا پوچہا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا ایک قوم کے ساتہہ

کیاتو اُس شخص کے گردن سے اور اُس قوم سے سنت ساقط ہوگئی پہر اگر دوسرا ختم شروع کرے اور دوسری قوم اُسکی مقتدی ہو تو ختم تراویح کا اُنکی گردن سے ساقط ہوگا یا نہین اور ختم ثانی واسطے امام کے مستحب ہوگا جواب فرمایا کہ ساقط ہوگا اور وہ سنت ہے وقراءۃ المقتدی قراءۃ المقتدی پس ساقط ہوگا اور اس سب پر روایت وسماعت ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ ومدینہ مبارک مین بہی ایسا ہی کرتے ہین بعض دانشمندون سے جو کہ سالک ہوئے ہین ہمکو سماع ہے کہ اگر کوئی جسکی عمر چالیس برس سے کم ہو سلوک طریقت مین مشغول ہوگا تو فتح باب ہو جائیگا ورنہ نہوگا جواب فرمایا اکثر یہی ہے کہ چالیس برس کے اندر فتح باب ہو جاتا ہے وللاکثر حکم الکل لیکن چالیس برس سے زیادہ مین بہی بعض نادر کو ہو جاتا ہے۔

ایضا سردی مین تیمم کرنا

ہوا سرد تہی فرمایا فتاوی مین ہے یجوز التیمم فی البرد علی قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وعلیہ الفتوی یعنے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر سردی مین تیمم درست ہے اور فتوی اسی قول پر ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند وفرمودند فرزندم من فائدہ ختم تراویح وفاتحہ فتح باب وتیمم سردی جملہ بنویسید غریب است کار خواہد آمد تراو یاران ترا پس نشستم۔

روز مذکور ساتوین ماہ رمضان کی شب

کو خدمت مین حاضر تہا اس فقیر کو سبق پڑہنے مین جہد بہت کیا اور فرمایا فرزند

من سبق پڑہا اسلئے کہ شنبے کا دن ہے نباید کہ فوت ہوجاے آور یہ حدیث فرمائی جو کہ
صحاح سے ہے فَوْتُ السَّبْتِ فَوْتُ السِّتِّ یعنے فوت شنبے کا فوت ہے چہہ دن کا
بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین سنے اس حدیث کے عجب معنی سُنے ہین کہ ہرگز ہندوستان
مین نہ سنی تہی یعنے جو کوئی شنبے کے دن فوت کریگا تو چہہ دن نہوگا پانچ دن ہوگا اور
جمعے کے دن سبق نہین ہے یہ معنی نہین ہین کہ سارے چہہ دن چلے جائینگے معنی
اس حدیث شریف کے یہ ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من اس حدیث کے معنے جو مین نے کہے لکہہ لو غریب ہین اور سبق پڑہو پس
اس فقیر نے سبق شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ بعد تحقیق ایمان و تصحیح توبہ کے مرید کو چاہیے
کہ دائم الوضو رہے اور پانچون وقت کی نماز جماعت کے ساتہہ پڑہے اور حفاظت رکہے
تاکہ کوئی نماز فوت نہو جائے اسلئے کہ اسد تعالی فرماتا ہے حافظوا علی الصلوات
یعنے تم محافظت کرو نمازونپر بلکہ جب نماز پڑہ چکے تو دوسری نماز کا منتظر رہے المنتظر
للصلوة فی الصلوة یعنی منتظر نماز کا عین نماز مین ہے اور جب نماز پڑہ چکے تو اور نماز
کا انتظار کرے اور جو ورد کہ اپنے اندازے کے موافق خود پر مقرر کرلیا ہے اسمین مشغول
ہو اور وہ قرآن شریف کی تلاوت ہے اور نفل نماز ہے اسلئے کہ کہا ہے کہ اگر تو چاہتا ہے
کہ حق تعالی تیرے ساتہہ بات کرے تو تو قرآن پڑہ اور اگر چاہتا ہے کہ تو اسد تعالی سے
بات کرے تو تو نماز پڑہ اور اخلاص اُسمین نگاہ رکہہ نماز دوسرون کے واسطے مت پڑہ
اور قرآن شریف دوسرون کے واسطے مت پڑہ باطن کی طہارت کو ظاہر کی طہارت

اوصاف ذمیمہ

کے ساتھ یار کریہ سب جو مین نے کہا کچھ فائدہ نہین رکھتا ہے جب تک کہ پہلے اوصاف ذمیمہ کو نہ چھوڑے جیسے غل وغش وغضب وحسد وحقد وبغض وکینہ وحرص ورغبت وکبر ومنزلت وجاہ وقبول خلق اور اُنکا تعریف کرنا اور عجب وریاء وہوا وجفا وشرک خفی یہ سب ہیں چیزین ہین کہ یہ اوصاف بمنزلہ طہارت کے ہین واسطے نماز کے جیسے کہ نماز بغیر طہارت ظاہر کے درست نہین ہوتی ہے تو سلوک کہ باطن کی نماز ہے بے طہارت باطن کے درست نہوگا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کی تھی

ایضاً ذکر مُردون کا نکلا

قرأت کلمہ طیب لاالہ الااللہ برائے میت

فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ الصلوۃ والسلام من قال لاالہ الااللہ مائۃ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفرلہ وان کان موجباً للعقوبۃ یعنے جو کوئی لاالہ الااللہ کو ایک لاکھ بار کہے اور اُسکا ثواب میت کو بخشے تو وہ میت بخشا جاے اگرچہ عقوبت کے لائق ہی کیون نہو ایک عزیز نے پوچھا کہ مجلس واحد شرط ہے فرمایا کہ مجلس واحد شرط نہین ہے فرمایا مین نے مکہ مبارک مین دیکھا ہے کہ ایک سو تسبیح ہزار ہزار کی صندوق مین رکھی ہین سو آدمیون کو دیتے ہین فی الحال ایک لاکھ تمام ہوجاتا ہے اور میت کو بخشدیتے ہین پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیث ملفوظ مین لکھہ لو غریب ہے پس مین نے لکھہ لی بعد اسکے فرمایا کہ مین نے برادرم محمد حاجی کی نیت سے کہا اسکو بخشدیا اور فرمایا کہ کوئی اُسکے رشتہ دارون مین سے حاضر ہے ایک عزیز نے کہا کہ اسکا بھتیجا حاضر ہے اُسکو بلایا اور کہا کہ مین تمکو بشارت دیتا ہون

کہ اُسکو بخشدیا اُسنے قدمبوسی کی اُسی درمیان مین ایک عزیزنے پوچہا کہ مردان کا حال کس
طرح ہے فرمایا مین ہر روز چاہتا ہون کہ اُسکی نیت سے کہون نہین کہہ سکتا ہون ولیکن
ان شاء اللہ تعالی کہونگا خان زادہ سلطان شاہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ واسطے
سلطان محمد کے بخشش مانگی ایک دانشمند خدمت مین حاضر تہا کہا کہ اپنے والد خان جہان
کے واسطے بہی کہہ فرمایا کہ مین کون ہون کہ دعا کرون لیکن مین واسطے زیارت خان
کے گیا تہا بخشش مانگی اُسکی عاقبت بخیر ہوئی سلطان کی زیارت کے واسطے نہین
گیا ان شاء اللہ تعالی اُسکی بخشش بہی مانگونگا **ایضا** فرمایا کہ اولیاء خدا مین بعض
کو دل کی آنکہ سے رؤیت ہے مشائخ جو کہ واصلین سے ہین نماز فرض و نفل مین
اللہ تعالی کو دل کی آنکہ سے دیکہتے ہین ایک عزیزنے پوچہا کہ عین ذات دیکہتے ہین -
جواب فرمایا بالقسم واللہ عین ذات دیکہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ جب حاصل ہوتا ہے
کہ یہ شرط حاصل ہوجاے جو کہ مشائخ صوفیہ نے کہی ہے کہ الطہارۃ فصل و الصلوۃ
وصل فمن لم ینفصل فی الوضوء عن الکونین لم یصل فی الصلوۃ الی صاحب
الکونین یعنے طہارت جدا ہونا ہے اور نماز ملنا ہے سو جو شخص کہ وضو مین دنیا و
آخرت سے جدا نہوگا تو وہ نماز مین ہرگز طرف مالک دو نو جہان کے نہ پہونچیگا مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ
روحہ شروع حال مین وضو کرتے تہے جب فارغ ہوئے تو الحمد للہ کہا خادم نزدیک
جد مادر شیخ کے گیا کہا کہ آج بعد وضو کے شیخ رکن الحق والدین نے الحمد للہ کہا جو دعا مین

کہ آئے ہین انکو نہین پڑہا وہ نزدیک شیخ کے آئے اور واقعہ حال پوچہا شیخ نے کہا کہ
آج وضو مین دنیا و آخرت دل مین نہین گزرے مین نے جانا کہ آج میرا وصال
ہوگا اس جہت سے مین نے الحمد للہ کہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید غریب ست **ایضا** فرمایا کہ صفت سالک کی
ناطق و ساکت و غائب و حاضر و موجود و مفقود ہے حال واحد مین شخص واحد
مین یہ صفت کیونکر درست ہوگی فرمایا کہ ناطق بحق اور ساکت غیر حق سے غائب
خلق سے اور حاضر ساتہہ حق کے اور موجود ساتہہ وجود خالق کے اور مفقود و معدوم
خود سے **ہ** غائب ز خود و بدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مخدوم والد دامت
برکاتہ مین ایک مسافر سیاح مہمان ہوا اُچہ مین تین خانقاہین ہین ایک تو والد کی
دوسری شیخ جمال الدین کی تیسری خانقاہ گازرونیون کی پس اُس سیاح نے
والد سے کہا سید حیدر مین نے تمہاری اچہ مین ایک شخص جمال الدین نام دیکہا مین نے
اتنی سیاحی کی مثل اُسکے نہین دیکہا ظاہر با خلق بشاشت نمودن و باطن با حق
بودن یعنی ظاہر مین تو خلق سے بشاشت کرنا بکشادہ پیشانی پیش آنا اور باطن
مین حق کے ساتہہ ہونا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین مشائخ کبار سے سنا ہے
کہ شیخ جمال الدین کی زمانے مین مثل اُنکے کوئی دوسرا اُنکے مرتبے کا نہ تہا۔

صفت سالک

فضیلت شیخ جمال الدین قدس سرہ

معنی شیخ

ایضا ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کس کو کہتے ہین جواب فرمایا الشیخ ھو العالم بالعلوم الثلثة علم الشریعة و علم الطریقة و علم الحقیقة وان یتعلقه و یعتقده بعض علماء زمانه والشیخ ھو الذی یحیی و یمیت یعنے شیخ اُس شخص کو کہتے ہین کہ اُسکے واسطے تین چیزین ہون ایک تو یہ ہے کہ وہ تین علمون کا عالم ہو علم شریعت و علم طریقت و علم حقیقت دوسری چیز یہ ہے کہ بعض علما اُسکے زمانے کے اُس سے تعلق کرین اور اُسکے معتقد ہون تیسری چیز یہ ہے کہ وہ زندہ کرے اور مارے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن ملتان مین خانقاہ شیخ کبیر کے جوار مین بعہد شیخ عارف صدر الحق والدین قدس اللہ روحہا ایک بیوہ عورت کا لڑکا مر گیا وہ بڑھیا زار زار روتی تھی شیخ نزدیک اُس جوان کے آئے اُسکا ہاتھ پکڑکے بٹھا دیا وہ زندہ ہوگیا اُس جوان نے کہا کہ مین مرگیا تھا اور مین نے سکرات موت کے چکھے یہ سر ہے اس معنی کا کہ الشیخ یحیی و یمیت ایک عزیز نے پوچھا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احیاء و اماتت یعنی جلانا مارنا کیا ہے جواب فرمایا کہ معدود جیسا کہ عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے کہ جس زمانے مین آپنے مکہ مبارک سے ہجرت فرمائی مدینے مین تشریف لائے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپکے ہمراہ تھے جو لوگ توانگرون مین سے آپکے معتقد تھے اُن سب نے آپکے واسطے مہمان خانہ آراستہ کیا یہ عبد اللہ انصاری فقیر تھے اُنہون نے اپنے فقیری کے سبب سے کہا کہ ہم بھی کچھ کرین ایک بکری تھی اُسکو ذبح کر ڈالا اور مہمان خانہ درست کیا اور دروازے کے آگے واسطے

اونٹ کے گہاس رکہا کہ شاید اس درویش کے گہر مین نزول فرمائین آپنے شتر مبارک
کو اُنکے گہر کے دروازے مین اوتارا اور خود اندر تشریف لے گئے عبد اللہ انصاری نے
جان پائی اسلئے کہ اول قدم مبارک مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مجہہ درویش کے
گہر مین آیا بکری ذبح کی ہوئی کا کہانا موجود تہا وہی آگے لے آئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے چاہا کہ کہانے مین ہاتہہ ڈالین کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کا حکم
لائے کہ تم کہانے مین ہاتہہ مت ڈالو یہانتک کہ عبد اللہ انصاری کے لڑکے تمہارے
ساتہہ نہ کہائین عبد اللہ نے اُنکو طلب کیا بی بی سے پوچہا کہ لڑکے کہان گئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ تم کہانا مت کہاؤ یہانتک کہ وہ حاضر نہ ہوجائین
اون لڑکونکا واقعہ حال یہ تہا کہ جسوقت اُنہون نے اُس بکری کا ذبح ہونا دیکہا
تہا تو بڑے بہائی نے نادانی سے چہوٹے بہائی کو ذبح کر ڈالا جب وہ مر گیا تو اس
بڑے بہائی نے اپنے تئین اوپر سے نیچے گرادیا گردن تن سے جدا ہو گئی یہ بہی مر گیا
جسوقت عبد اللہ کی بی بی نے یہ ماجرا دیکہا تو اُنکو کپڑے سے ڈہانکدیا اسلئے کہ آج
شادی ہے اگر مین رُوونگی تو غم پیدا ہوگا اور اپنے جی مین کہا کہ نعمت غم سے بدل
جائے گی جب عبد اللہ نے طلب کیا تو وہ بی بی اُنکو لڑکونکے نزدیک لے گئین کپڑا
اُنکے اوپر سے دور کر دیا جسوقت عبد اللہ نے دیکہا تو کہا کہ مین کیونکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے کہون شادی کا دن ہے غم پیدا ہوجائیگا نہ کہا یہ عرض کیا کہ وہ کسی
جگہہ کہیلنے کو گئے ہونگے آپنے چاہا کہ کہانے کی طرف ہاتہہ لیجائین پہر حکم آیا کہ تم مت کہاؤ

جب تک کہ وہ حاضر نہ ہو جائین پہر ہاتہہ کہانے سے کہینچ لیا فرمایا کہ عبد اللہ حکم نہین ہے مین کیونکر کہاؤن وہ جہان کہین ہون انکو ڈہونڈ کر لے آ جب عبد اللہ نے ایسا دیکہا تو واقعہ حال بیان کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک اُن لڑکونکے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک اُنکے حلق کے نیچے لیگئے ہاتہہ پکڑا اہٹہادیا دونو زندہ ہوگئے اور آپ کے ساتہہ کہانا کہایا غم شادی سے بدل ہوگیا یہ ہے احیاء اماتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد اسکے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود قوت کے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی رعایت کو نگاہ رکہتے تہے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے ایک معجزہ اُنکے معجزون سے یہ تہا ویحیی الموتی باذن اللہ یعنے وہ اللہ تعالی کے حکم سے مردے کو زندہ کرتے تہے اور اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی رعایت کو بہی نگاہ رکہتے تہے جبکہ یارون نے پوچہا کہ جن وشیاطین اُنکے زیر فرمان تہے تو آپ نے فرمایا کہ برادرم سلیمان نے کہا ہے رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے اے میرے رب تو مجہے ایسا ملک دے کہ میرے بعد کسی کے واسطے لائق نہو ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ تو حسد ہے فرمایا حسد نہین ہے حسد تو وہ ہوتا ہے کہ مثل ہوس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید غریب ست نبشتم

ایضا اللہ سبحانہ بعض اولیا رضی اللہ عنہم سے بات کرتا ہے

فرمایا کہ حق تعالی بعض اولیا سے بات کرتا ہے خلق صوت ہو جاتا ہے اُسکے ساتہہ بات کرتا ہے جیسے کہ موسی علیہ السلام سے اور اور پیغمبرون سے باتین کی ہین اللہ تعالی کا

قول پاک ہے وکلم اللہ موسی تکلیما یعنے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے باتین
کین اولیاء کرام سے اس طور پر بات کرتا ہے کہ ھذا افعل وھذا لاتفعل یعنے یہ کر
اور یہ مت کر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور
عمر غوری جو کہ حرم شیخ مین آرام کئے ہوئے ہین دونو ایک جگہہ تہے جبکہ تغلق نے مولانا
علم الدین کو ملتان مین شیخ کیا اور شیخ رکن الدین کو اس جگہہ بلایا تو عمر غوری ملتان
سے اُچہ مین چلے گئے اسلئے کہ اسنے شیخ رکن الدین کی مخالفت کی ہے شیخ اسجگہہ نہین
ہین تو مین اسجگہہ ملتان مین کیا کرون **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص
صلاحیت مین ہو اور کسی شیخ سے پیوند نکرے تو یہ بات کیسی ہے یہ معنی ہاتہہ آئین یا
نہین جواب فرمایا کہ نہین ہاتہہ آئین شیخ چاہیئے کہ خود کو اُسکی کنف حمایت مین ڈالے
اور اُسکی صحبت کرے راہ امن وخوف کی دریافت کرے مگر وہ آدمی کہ مجتہد کامل ہو
جیسے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کہ کمال نعمت اللہ تعالی کی طرف سے اُنمین تہی
ایضا ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر کسی شخص کو شیخ کامل قبول کرلے تو مقبول ہوجائیگا
اور مردود نہوگا فرمایا کہ مقبول ہوجائیگا لیکن خوف مین رہنا چاہیئے اور یہ بیت پڑہی
بیت از ہیبت آن دو راہ خون شد دل من ؎ بود منزل من ف
ایضا اسدن یعنے **ساتوین ماہ رمضان** مین بندہ خدمت مین حاضر تہا مولانا
تاج الدین محمد مفتی دام فتواہ نے مخدوم سے گزارش کی کہا کہ سید علاء الدین نے فوائد
مخدوم سے جمع کیا ہے روے مبارک طرف بندے کے لائے پوچھا کہ فرزند من تونے

بغیر پیر کامل نہو دورسے

کسقدر ملفوظ جمع کیا ہے مین نے عرض کیا کہ ایک جلد ضخیم ہوگی فرمایا کہ بہت ہو گیا ہے
تجھے چاہیے کہ میرے مریدون اور معتقدون سے اصحاب دِ دَل کو پہونچائے تقصیر
نہ کرے تاکہ جن لوگون نے میری صحبت نہین کی ہے اُنکو یہی کافی ہوجائیگا تونے بہت
زحمت دیکھی ہے خدا تجھپر رحمت کرے راحت سے بدل ہوگی کیونکہ تونے دعاگو سے
فوائد وارشاد کو لیا ہے اور سلوک مین امن وخوف کی راہ کو دریافت کر لیا ہے اور
تو سالک ہوگیا ہے اور تونے صحبت کی ملازمت کی ہے امن کی راہ کو اختیار کیا ہے
خوف کے رستے کو چھوڑا ہے آور ہاتھہ اُٹھائے اور بہت سی دعائین کین کہ مین شرمندہ
ہوگیا وَاَنْ تُنَوِّرَ قَلْبَہٗ بنور معرفتك الٰھی اِجْعَلْ وَلَدِیَ المعنویَّ سید
علاء الدین من المقربین لدیك والواصلین الیك وَاَنْ تَخْتِمَ اَمْرَہٗ
بالایمان وَاَنْ تَجْعَلَ عاقِبَتَہٗ بالخیر وَاَنْ تَجْعَلَہٗ للمتقین اماما واَنْ تَجْعَلَہٗ
محبوبا فی قلوب اھل الایمان فی الاھل وَاَنْ تَقْضِیَ حوائجَہٗ وان تُحَصِّلَ
مقصودَہٗ بفضلك وکرمك یا مولانا وسیدنا بعد اسکے فرمایا کہ جن لوگون نے
اس دعاگو سے بیعت کی ہے اُنکو اور خلق کو واجب ہوا کہ نزدیک تیرے آئین اور
فتوح لائین اور تکبر نہ کرین اور فوائد حاصل کرین پس توبھی اُنکو ارشاد کرے بعض سے مین کہونگا اور بعض سے
مین نے مجلس ہی مین کہدیا ہے کہ تیرے پاس آئین اور فتوح لائین گویا وہ میرے
پاس آئے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی مزاحم ہوئے تو میری طرف سے خرقہ پہنانا اور
مین نے تجھکو وکیل کیا اس واقعے کی مبارکی کو یاران بزرگ جانتے ہین پس مین نے

قدمبوسی کی اور مین اپنے جی مین سوچا کہ مین کیا اُسکے لائق ہون لیکن بسبب ملفوظ
جمع کرنے کے نعمت پہونچی واللہ مین نے خود نہین طلب کی ہے اُنہون نے خود ساتھہ
اس تربیت کے فرمایا جوکہ مذکور ہوا مین نے اسکا بیان اس جہت سے کیا کہ لوگ
گمان نکرین کہ شاید مین نے طلب کی ہے **ع** چہ کند بندہ کہ گردن نہند فرمان را
ایضا فرمایا کہ دعاگو جمعے کے دن دوسرے خطبے مین نماز پڑہتا ہے اس جہت سے
کہ نام سلاطین کا کان مین نہ پڑے بعد اسکے فرمایا کہ یہ بات فتاوی کامل مین ہے اذا
خطب الخطیب خطبۃ ثانیۃ یجوز ان یذکر اللہ او یسبح او یصلی صلوۃ
حتی لا یستمع ذکر الظلمۃ لانھم یوصفون بخلاف اوصافھم یعنے جسوقت
خطیب دوسرا خطبہ پڑہے تو ذکر اللہ کرنا یا تسبیح کرنا یا نماز پڑہنا درست ہے علت
یہ ہے کہ ظالمون کا ذکر نہ سُنا جائے کیونکہ وہ بخلاف اُنکے اوصاف کے صفت کئے
جاتی ہین جوکہ اُنمین نہین ہین بعد اسکے فرمایا یہ بہی فتاوی کامل مین ہے لو قال
رجل لسلاطین زماننا عادل کفر والاصح انہ لا یکفر لانہ عدل فی
عمرہ مرۃ واحدۃ ولو قال علی الاطلاق کفر اتفاقا یعنے اگر کسی آدمی نے ہمارے
زمانے کے بادشاہون کو عادل کہا تو وہ شخص کافر ہوگیا صحیح تر یہ ہے کہ وہ کافر
نہوگا اسلیئے کہ اُسنے اپنی عمر مین ایکبار عدل کیا ہو اور اگر اُسنے مطلق کہا ہے کہ وہ
عادل ہے کسی وقت اُسنے ظلم نہین کیا ہے تو باتفاق کافر ہوجائیگا **ایضا** فرمایا
کہ سوے بند ابریشم اور جوڑ یعنے جوڑے مین نماز مکروہ ہے اسکے ساتھہ قبول نہوگی

خطبۂ ثانی جمعہ مین وقت ذکر سلاطین کے ذکر یا نماز پڑہنا درست ہے

ذکر کروہی نماز ابریشم

ولیکن روا ہوگی بایں جہت کہ اُسکی گردن سے نماز ساقط ہو جائیگی فرشتے گناہ لکہین گے **ایضا** فرمایا کہ اگر کوئی مکلف ساری رات بیدار رہے تو اُسنے ترک سنت کیا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول تو یہ ہے کہ انا اصلے وانام یعنے مین نماز پڑہتا ہون اور سوتا ہون۔

اتوار کے دن آٹہوین تاریخ ماہ مبارک رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعاگو اس سے پہلے بسبب ضعف کے بعض نوافل بیٹہکر پڑہتا تہا اسوقت مین کہڑے ہوکر پڑہتا ہون اسلئے کہ فضیلت کے دن ہین بعد اسکے فرمایا کہ تضعیف عمل کی یعنے بڑہنا عمل کا تین چیز مین ہے ایک تو مکان مین جیسے خانہ کعبہ اور مسجدین دوسرے زمان مین جیسے ماہ رمضان اور مواسم دیگر تیسرے نسب مین جیسے شریف لوگ یعنے سادات اسمین بہی تضعیف عمل کی ہے اور بہت فضیلت ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یضاعف لمن یشاء

ایضا فضیلت سورۂ ملک

میت غائب کی خبر پہونچے سورۂ ملک پڑہے ہمراہ یارون کے واسطے آسانی سوال قبر کے اور ثواب اُس میت کو بخشا اور یہ حدیث شریف فرمائی من مات غریبا فقد مات شہیدا حدیث صحاح کی ہے یعنے جو شخص کہ مرے غربت یعنے مسافرت مین تو مقرر وہ شہید مرا یعنے شہیدونکا درجہ اُسکو دینگے اسی درمیان مین ایک قلندر پہونچا قدمبوسی کی اور کہا کہ مدت پندرہ سال کی ہے کہ مین عالم بیہوشی مین ہون

اپنے پندرہ برس سے چمڑا پہنتا ہون اسوقت مین توبہ کرتا ہون اور مرید ہوتا ہون
اور چمڑا اوتارتا ہون صوفی ہوتا ہون صوفیون کے کپڑون کا التماس رکھتا ہون
فرمایا مبارک ہو پس اُسکو مرید کیا اور فرمایا کہ چمڑا است اُتار یہانتک کہ کپڑے پیدا
ہون کیونکہ بعض اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من فائدہ تضعیف عمل کا اور حدیث غریب کی
لکہو بعد اسکے فرمایا کہ فرزند من سبق پڑہو مین نے قدمبوسی کی اور شروع کیا بات
صفت سالک مین تہی کہ ابتدا سلوک کی بیداری ہے ظاہرا و باطنا جسوقت مرید نیند
سے جاگے تو طہارت پاک بجالائے اور دو رکعت تحیت طہارت کی ادا کرے جب
صبح نکلے تو دو رکعت سنت وقت کی پڑہے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل
یا ایہا الکافرون اور دوسری مین بعد فاتحہ کے اخلاص پڑہے اسلئے کہ حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے بعد اسکے ستر بار اس طور پر استغفار کرے
استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ واسألہ التوبۃ
اور سو بار تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر کہے جیسے کہ دعا گو کہتا ہے اللھم انی اسألک
رحمۃ من عندک تھدی بہا قلبی یہانتک کہ اللھم زدنی نورا واعطنی
نورا واجعل لی نورا قوت القلوب مین اس طرح لایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اسکے پڑہنے مین ملازمت فرمائی ہے بعد اسکے فرض نماز صبح کی
ادا کرے اور اسمین کوشش کرے کہ بحضور دل پڑہے اور جب سلام پہیرے تو یہ

کہے اللھم انت السلام تا یاذا الجلال والاکرام بعد اسکے اُن دعاؤن مین
مشغول ہو جو کہ آئی ہین جسقدر کہ مداومت کر سکے اپنا وِرد کرے اور ہر دم استغفار
کرتا رہے اور توبہ از سرنو کرے اور واسطے گزری ہوئی عمر کے بخشش مانگے اور
زیادہ بات نہ کرے مگر نیک بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے اور صلاح
مسلمانونکی دعا مانگے یا وہ بات کہے کہ جسمین مسلمان بہائی کا نفع ہو یا کوئی بات علم
کی کہے اور جہانتک ہو سکے جس حال مین کہ ہو قبلے کی طرف مونہہ کر کے بیٹھے اگر
کسی صاحب دل کی زیارت یا کسی پیر کی صحبت یا کسی عالم ربانی کی مجالست کرے
تو یہ اُس سے بہتر و فاضلتر ہے کہ مصلے پر اوراد مین مشغول ہو کیونکہ اوراد ذکر کی یاد دہی
کرتے ہین اور صحبت مذکور کو یاد دلاتی ہے اگر ایسی باتین میسر نہون تو اُسوقت
مسجد جماعت مین مصلے پر بیٹھنا یا خلوت مین اللہ تعالی کے ذکر مین مشغول ہونا بہتر ہے
اور جسوقت سورج نکل آئے تو بعد طلوع آفتاب کے اشراق کی دو رکعت نماز پڑہنے
مین بہت فضیلت ہے اور جسوقت آفتاب بلند ہو جائے تو چاشت کی نماز ادا کرے
چنانچہ یہ نماز سنت ہے یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی یہانتک کہ مین
سبق سے فارغ ہوا۔

نوین تاریخ ماہ رمضان شب سہ شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے یارون مین سے دعاے فتح باب کا
التماس کیا اس سے پہلے بہی بارہا التماس کرتا تہا فرمایا کہ جب تک علائق کا انقطاع

نہ ہو جائیگا تب تک فتح باب نہوگا **ایضاً** فرمایا کہ اولیاے خدا تعالی کسی آدمی سے اور
کسی چیز سے نہیں ڈرتے ہین مگر خداے عزوجل سے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یخشونہ ولا
یخشون احدا الا اللہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفت مین ہے اگر کہین کہ یرجون
رحمتہ ویخشون عذابہ کس کی صفت ہے تو جواب دینگے تفسیر مین ہے کہ یہ عامہ
مومنین کی صفت ہے **ایضاً** فرمایا کہ جاہل ہرگز شیخ نہین ہوتا ہے اور قسم کہائی
تاکہ تم یقین کرو بعد اسکے فرمایا کہ شیخ شیوخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدونکو
وصیت فرمائی ہے کہ لا تکونوا من جہال الصوفیۃ فانہم لصوص الدین وقطاع
الطریق علی المسلمین یعنے تم جاہل صوفیون سے مت ہوؤ اسلیے کہ وہ دین کے چور اور
مسلمانونکے رہزن ہین **ایضاً** فرمایا کہ فتاوی کامل مین ہے یکرہ الصلوۃ اذا
حرک الریح الرجل والا لا یکرہ یعنے نماز مکروہ ہے جسوقت کہ ہوا آدمی کو ہلادے ورنہ
مکروہ نہین ہے **ایضاً** ایک شخص چہینکا جواب دیا اور فرمایا کہ الحمد للہ علی
کل حال کہین عوارف مین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ جسوقت کل حال کہے گا تو شر
بہی داخل ہو جائیگا جواب فرمایا کہ مین نے دو وجہین سنی ہین ایک وجہ یہ ہے کہ
حال شر مین الحمد للہ الذی ما اہلکنی یعنے بحالت شر مین حمد اسپر ہے کہ اسنے مجہے مہلت
دی اور مجہے ہلاک نہین کیا دوسری وجہ یہ ہے علی کل حال من النعم والحمد
بمقابلتہ یعنے حمد بمقابلہ نعمت ہے پس دونو طریق پر الحمد للہ علی کل حال کہنا روا
ہوگا **ایضاً** ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کوئی بغیر تکیہ لگائے بیٹہا ہوا سو گیا تو اسکا وضو

اولیاء اللہ سوا خدا کے کسی سے نہین ڈرتے

وصیت شیخ شیوخ العالم

ٹوٹے گا یا نہین جواب فرمایا کہ اگر مقعد زمین پر چپکی ہوئی ہے تو وضو اُسکا درست ہے
ورنہ ٹوٹ جائیگا صحیح روایت یہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
تول پہ وتر ایک رکعت ہی ہے اور قنوت نہین پڑہتے ہین مگر نصف رمضان مین
اور فجر مین تو سب وقت پڑہتے ہین اور ہم اپنے مذہب پر عمل کرتے ہین پہر روی مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من مسئلہ ہیچ اور دونو جہین حمد چہینک کے
اور وضو ٹوٹنے کا مسئلہ سب کو لکہہ لو **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیے کہ عالی ہمت ہو
خدا تعالی سے سوائے اُسکے اور کو طلب نہ کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ سند مین ایک عورت ولیہ تہی مکاشفہ رکہتی تہی بارہا میری زیارت کو آئی تہی
اور کہتی کہ دعا کرو بہشت و عرش و کرسی وغیرہ کا تماشا دکہاتے ہین مین کیا کرونگی
مجہسے دور کرے مین تو اُسکی شیفتہ ہون سندی زبان مین کہتی تہی جسوقت اوسنے
انتقال کیا تو اُسنے اپنی چادر و مصلا نزدیک دعاگو کے بہیجدی مین نے اُس چادر
کے خرقے بنائے اور یارون کو پہنائے اور مصلا لڑکونکی مان کے پاس ہے یہ بیت
پڑہی **بیت** آن زن کہ بہ از ہزار مرد است تو ئی ۞ وآن مرد کہ از زنے تخجل ماندہ
منم ۞ بعد اسکے فرمایا کہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے یہ بیت حق میں رابعہ رضی اللہ
عنہا کے کہی تہی جسوقت کہ اُنسے سوال کیا تو جواب دیا منجملہ اُن سؤالونکے ایک یہ تہا
کہ رابعہ نے بایزید سے پوچہا کہ اگر بہونچے تو تم کیا کرو بایزید نے فرمایا کہ مین کہا لون
اور اگر نہ بہونچے تو صبر کرون پہر بایزید نے رابعہ سے پوچہا کہ تم کیا کرو کہا اگر بہونچے

فائدہ ۔۔۔
فائدہ وضو ٹوٹنے کا مسئلہ ۔۔۔
فائدہ ۔۔۔
فائدہ ۔۔۔

تو مین کھاؤن اور کھلاؤن ورنہ صبر کرون پس رابعہ نے بایزید سے کہا کہ یہ جو تمنے کہا بازار کے کتے بھی یہ صفت رکھتے ہین اگر پہونچتا ہے تو کھا لیتے ہین ورنہ بیٹھے رہتے ہین **ایضاً** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مین فرمایا کہ آپ پشت برہنہ گدہے پر سوار ہوتے اور اگر یارون مین سے کوئی تھک جاتا تو اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے ایک دن جنگلی آدمی آیا اور آپکے جامۂ مبارک کو کھینچا چنانچہ بدن مبارک چھل گیا پس آپنے یارون سے فرمایا کہ اسکو بیت المال سے کچھ دیدو فقیر ہے بعد اسکے فرمایا کہ بیت المال درست نہین ہے مگر اس شخص کو کہ جو اسکے لایق ہے قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم فھؤلاء ثمانیۃ اصناف وقد سقطت المؤلفۃ قلوبہم لان اللہ تعالی اعز الاسلام واغنی عنہم فبقی سبعۃ واما الفقیر فمن لہ ادنی شئ والمسکین من لا شئ لہ وقیل علی العکس وھو قول للشافعی رحمۃ اللہ علیہ والعامل من یدفع الیہ الامام بقدر علمہ والرقاب ای المکاتبون یعان فی فك رقابہم والغارم من لزمہ دین ولیس عندہ شئ وفی سبیل اللہ ھو الغازی منقطع الغزاۃ وابن السبیل وھو المسافر وان کان لہ مال فی وطنہ وھو فی مکان لا شئ لہ فیہ فھؤلاء مستحقون لبیت المال وللامام ید فع الی کل واحد منھم یعنے بیت المال کے مستحق

ذکر اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحقیق بیت المال

آٹھہ آدمی ہین کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اُنکا ذکر فرمایا ہے مؤلفۃ القلوب کو
نہ دین شروع اسلام مین اُنکو دیتے تہے وہ عرب کے بوڑہے لوگ تہے پہر اللہ تعالے
نے اسلام کو عزت دی اور اُنسے مستغنے کر دیا پس یہان سات آدمی باقی رہے
ایک اُنمین سے **فقیر** ہے فقیر اُس آدمی کو کہتے ہین کہ اُسکے پاس نصاب سے کم ہو
دوسرا **مسکین** ہے مسکین اُسکو کہتے ہین کہ اُسکے ملک مین کوئی شے نہو بعض نے
یون کہا کہ فقیر اُسکو کہتے ہین کہ اُسکی ملک مین کوئی شے نہو اور مسکین وہ ہے کہ
اُسکے پاس نصاب سے کم ہو یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے لیکن قول اول
صحیح تر ہے اور فتوے بہی اوسی پر ہے تیسرا **عامل** جیسے عالم و کاتب اور مثل اسکے
امام اُنکے کام کے موافق اُنکو دے چوتہا **مکاتب** اسکی بیت المال سے مدد
کیجائے تاکہ وہ غلامی سے خلاصی پائے پانچوان **قرضدار** اگر اُسکے پاس کچہہ نہو تو
اُسکے قرض خواہونکو دین تاکہ وہ قرض سے رہائی پائے چہٹا **غازی** راہ خدا
یعنے لشکری ساتوان **مسافر** کہ وطن مین اُسکے پاس مال ہے اور یہان فقیر ہے
تو اُسکو بہی دین یہ سب بیت المال کے مستحق ہین امام ہر ایک کو انمین سے دے
بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف خانقاہ بیت المال سے بناتے ہین اور اوسطرف خواجگان
تجار نے خانقاہین بنائی ہین اور اُنکے واسطے حجرے وقف کئے ہین بعد اسکے فرمایا
فتاوے کامل مین ہے یعطی ھؤلاء من بیت المال بقدر کفافھم و اھالیھم
و قضاء دیونھم یعنے اُن لوگونکو بقدر اُنکے کفاف اور گہر والونکے اور ادای قرض

کے بیت المال سے دے مین نے یہ مسئلہ بادشاہ سے بیان کیا اور کہا کہ عورتونکا مہر
بہی دَین ہے پس اُسکو بیت المال سے دین بادشاہ نے کہا کہ خداکے واسطے آپ
اس روایت کو ظاہر مت کرو ابہی سب سعی کرینگے اور دامن پکڑینگے تبسم فرمایا
بعد اسکے فرمایا کہ اسوقت بیت المال کے مستحقون کی لابدی ضروری بہی گزر
نہین ہوتی ہے پس روے مبارک بدین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
مسائل بیت المال کہ گفتم بنویسید کہ کار خواہد آمد پس نشستم **ایضا** فرمایا کہ مونیٔ
ابریشم اور حبد اور ریشمی کپڑے مین اور اُس کپڑے مین کہ جسمین ایک تار حرام کا
ہو یا لقمہ حرام کا پیٹ مین ہو ان صورتون مین نماز مکروہ ہے قبول نہین ہے نماز
پڑہنے والے کے مونہہ پر مارتے ہین اسلئے کہ سبب قبولیت کا تقوے کی شرط ہے
وشرائط التقوی عظیمۃ قولہ تعالی انما یتقبل اللہ من المتقین یہ حصر ہے
ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقیون
سے **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیئے کہ حلال طلب کرے کہانا پینا پہننا کرنا سونگہنا
کہنا سننا پکڑنا جانا سب حلال پر کرے کیونکہ یہ سب فرض ہے حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے طلب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ یعنے طلب حلال
کی فرض ہے بعد فرض کے یعنے اول حلال طلب کرے کہ فرض ہے دکلوا من الطیبات
بعد اسکے فرائض و واجبات وسنن ومستحبات مین اور نوافل مین مشغول ہو اسلئے
کہ کلام اللہ مین اللہ کی طرف سے پیغمبرون کو یہ خطاب ہے کہ یا ایھا الرسل کلوا

فرض طلب حلال

من الطیبات واعملوا صالحا یعنے اے میرے پیغمبر و اول حلال طلب کرو بعد اُسکے
عمل صالح کرو تاکہ ثمرہ دے اللہ تعالے فرماتا ہے ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء
والمنکر والبغی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من لم تنہہ صلوٰۃ
عن الفحشاء والمنکر لم یزد من اللہ الا بعدا یعنے جسکو اُسکی نماز حرام و مکروہ سے
باز نہ رکہے تو وہ زیادہ نکریگا اللہ سے مگر دوری کو پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ وجہ حلال کہ گفتم بنویسید **ایضا** فرمایا کہ
مذہب روافض مین ایک عجب رسم ہے مہمان اُنکے پاس اُترتا ہے تو عورت اپنے
خاوند پر حرام ہوجاتی ہے اور مہمان پر حلال جب تک کہ وہ مہمان اُنکے گہر مین ہے
جب وہ چلا جاتا ہے تو پہر وہ خاوند پر حلال ہوجاتی ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن مین اُس طرف ایک گہر مین مہمان ہوا مین نے دیکہا کہ اُس
گہر کی عورت میرے نزدیک آئی اور بیٹہی اور کہا کہ حُرِّمتُ علی زوجی وحُلِّلتُ
لک ما دمت فی البیت یعنے مین اپنے خاوند پر حرام ہوگئی اور تجہپر حلال جب تک
کہ تو اس گہر مین مہمان ہے مین نے دریافت کرلیا کہ یہ عورت رافضیہ ہے پس مین
اُس جگہہ سے بہاگا اور میرے ہمراہ اور یار بہی تہے ہم ایک مسجد مین آئے اور اعتکاف
کی نیت کرلی تاکہ ہم اُس علت سے خلاصی پائین اور ہمنے کہا کہ اس مقام سے بہتر
کہان جائین بعد اسکے فرمایا کہ وہ لوگ صحابہ کے منکر نہین ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو اور اصحاب پر تفضیل دیتے ہین الحمد للہ کہ ہمارے دیار مین نہین ہین یہ بہت ہی

فائدہ مذہب روافض

بُری رسم ہے ورنہ یہان بہی جاہل ہین فساد مین پڑجائین عور تونکے فاسد کرنے کو ہر ایک مہمان ہوجائے اور تبسم کر کے فرمایا کہ اُس جگہہ سُنّی لوگ اُنکے گرد نہین آتے مین مگر وہی جو اُنکے ہم مذہب ہین بعد اسکے فرمایا بلا تو یہ ہے کہ مدارس کا درس اور کتاب واحادیث سے تمسک کرتے ہین اور آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے تاویل کرتے ہین اور یہ یعنے تاویل آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے ہرگز جائز نہین ہے

ایضا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین یہی کہ سالک کو چاہیئے کہ بعد فراغ کے نماز چاشت سے واسطے حاجت مسلمان بہائیون کے مصلے سے اُٹھے جیسے بیمار کی عیادت کرنا جنازے کے ساتہہ جانا بوڑہے ضعیف کمزور کی مدد کرنا یا امر بمعروف ونہی عن المنکر کرنا اللہ تعالی نے بندونکو امر فرمایا ہے کہ وتعاونوا علے البر والتقوی ولا تعاونوا علے الاثم والعدوان بر صلۂ رحم ہے یا کسی عالم کی زیارت کو جائے یا مجلس وعظ مین بیٹھے یا سبق پڑہائے اگر عالم ہو یا تحصیل علم کرے اگر متعلم یعنے طالب علم ہو اگر ان سب باتون مین سے کچہہ نہو تو اُسوقت تلاوت قرآن شریف کی کرے یا نماز نفل پڑہے یا ذکر مین مشغول ہو اور نفس کے ساتہہ محاسبہ کرے کہ تونے رات مین کیا کیا اور آج کیا کیا اگر اچہا کیا ہے تو اللہ تعالی کا شکر کرے ورنہ استغفار کرے اور اگر یہہ سب بہی نہو تو عیال کا نفقہ حاصل کرے اللہ تعالی فرماتا ہے فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ یہ آیت شریف پڑہی

ر اگر یہ سب نہو تو قیلولہ کرے ان فی النوم سلامۃ کی حقیقت جانے پس قیلولے
ین چلا جائے جسوقت اس راہ پر چلے تو سارے کتب منزل اور سارے انبیاء
رسل کی متابعت کی بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت مین چند قول سُنے ہین ایک
ل یہ ہے کہ بیع و شرا یعنے خرید و فروخت کرو کیونکہ جمعے کی نماز سے پہلے ممنوع تھی
ذرُوا البیع دوسرا قول یہ ہے کہ بعد ادائے نماز کے عالم ربانی کی مجلس مین
کسی واعظ کی مجلس مین حاضر ہو تیسرا قول یہ ہے کہ واسطے زیارت اولیاء اللہ کے
او چوتھا قول یہ ہے کہ صلۂ رحم کرو پانچوان یہ ہے کہ بیمار کی عیادت کرو چھٹا قول
ہے کہ ذکر مین مشغول ہو اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا وابتغوا من فضل اللہ
ذکروا اللہ کثیرا ساتوان قول یہ ہے کہ اگر جنازہ ہو تو اُسکے ساتھ جاؤ آٹھوان
ل یہ ہے کہ اگر درمیان دو آدمیونکے خصومت ہو تو صلح کرا دو نوان قول یہ ہے
اگر کسی کو تارک فرائض و واجبات و سنن کا دیکھے تو امر بمعروف کرے دسوان
ل یہ ہے کہ اگر کسی کو معصیت مین دیکھے تو نہی عن المنکر کرے گیارہوان قول
ہے کہ بوڑھے ضعیف کی مدد کرو بارہوان قول یہ ہے کہ فقیر و مسکین کو صدقہ دو
رہوان قول یہ ہے کہ باہم مصافحہ کرو چودہوان قول یہ ہے کہ پڑوسیون کی مدد
رو پندرہوان یہ ہے کہ نفقۂ عیال کا حاصل کرو کیونکہ فرض ہے سولہوان قول
ہے کہ وجہ حلال حاصل کرو سترہوان قول یہ ہے کہ اپنے خاندان کو نصیحت
کرو اٹھارہوان قول یہ ہے کہ اپنی اور مسلمانون کی دعا کرو انیسوان قول

یہ ہے کہ حق مین والدین کے احسان کرو بیسوان قول یہ ہے کہ اگر دعوت مین بلائین تو جاؤ اکیسوان یہ ہے کہ بارگاہ باریتعالی سے آخرت مانگو بائیسوان یہ ہے کہ اللہ تعالی سے اُسکی ذات مانگو لعلکم تفلحون یعنے شاید تم رستگار ہوجاؤ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضا فرمایا خرقہ دو نوع ہے

خرقۂ تصوف و خرقۂ تشبہ خرقۂ تصوف خرقۂ صحبت ہے اور اسکو خرقۂ ارادت کہتے ہین وکل من الاصحاب لبسوا خرقۃ الصحبۃ وھی خرقۃ الارادۃ والارادۃ ھو طلب اللہ تعالی یعنے سارے صحابہ نے خرقہ صحبت کا پہنا ہی اور وہ خرقۂ ارادت ہے اور ارادت طلب خدا کو کہتے ہین اقل صحبت شیخ کی ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے خبر مین ہے کہ سلف مین کہتے ہین کہ فلان شیخ کے اسئی مرید یا ستو ہین اور اسوقت ہزار ہا پیوند کرتے ہین اور صحبت ایک ہی نہین کرتا ہے اور جانتے تہے کہ مرید طالب حق کو کہتے ہین پس کوئی نادر ہوتا کہ دنیا سے اور دنیا کے کام سے تارک ہوتا لیکن واسطے توبہ کے بہت آتے تہے جیسے کہ دعاگو کے پاس توبہ کرتے ہین یہ سب تائب ہین جو کہ تعلق کرتے ہین لیکن مرید وہ آدمی ہے کہ صحبت کرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا جیسا کہ فرزند میرا سید علاء الدین دعاگو کی صحبت مین رہتا ہے اور شیخ زادہ نجم الدین اور مولانا فرید الدین اور دوسرے چند عزیز معدود جب یہ فرمایا تو مین نے شکر حق

ادا کیا الحمد للہ کہ مین نے مدت دس ماہ اور دو چلّے ایک اربعین موسی دوسرا اربعین
ماہ رمضان مین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت حاصل کی دوسرا خرقہ تشبہ تصوف ہے اور اُسکو
خرقۂ تبرک کہتے ہین کہ خرقہ پہنے اور پیوند کرے اور صحبت مذکور نہ کرے پس وے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ارادت وصحبت وبیان دو خرقۂ ارادت و
تبرک چنانکہ بیان کردم بنویسید پس نوشتم **ایضا** ایک عورت آئی کچھہ کہنے لگی فرمایا
کتاب مین ہے صوتُ العورۃ عورۃ یعنے عورت کی آواز بھی عورت ہے نہ سننا
چاہیے منع فرمایا۔

دسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہار شنبہ

کو وقت چاشت کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا ایک عزیز مصلے
فتوح لایا فرمایا نشانی کردو تاکہ مین نماز پڑہون پوچہا کہ سیدہی جانب نشانی کرین
یا بائین جانب جواب فرمایا کہ روبرو چاہیے اس جہت سے کہ جاے سجدہ ہے
سبحان ربی الاعلی کہا ہے اور سانس اُسپر پہونچی ہے پانون کے نیچے نہ رکہا جاے
ایک عزیز نے پوچہا کہ چادر سر پر ڈالین یا مونڈہے پر جواب فرمایا دونو طریق مسنون
ہین لیکن اگر دستار نہو تو سر پر نہ ڈالین کہ اسمین عورتون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے
ایضا فرمایا کہ سحور یعنے سحرے مین خلال کرنا سنت موکدہ ہے اور غیر سحرے مین
مستحب ہے بعد اسکے فرمایا خلال القصب مکروہ لانہ غیر مسنون یعنے نے
کا خلال کرنا چاہیے کیونکہ مکروہ ہے اسلیئے کہ سنت نہین ہے اسی اثنا مین ایک عزیز

نے پوچھا کہ بعد کہانا کہانے کے اگر کلی نکرین اور نماز پڑہین توکیسا ہے فرمایا کہ نماز
مکروہ ہوگی اسلئے کہ لذت کہانے کی سونہہ مین ہے۔

ایضاً ذکر ولایت کا نکلا

فرمایا قوت القلوب مین ہے کل من صحت لہ ولایتہ یحضر لیلۃ الجمعۃ والعیدین
فی مکۃ المبارکۃ والمدینۃ المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ
وعیدین کو مکۂ مبارک ومدینۂ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ولایۃ
بفتح الواو وھی المحبوبیۃ اور اسجگہہ بفتح واو ہے محبوبیت مراد ہے وبکسر الواو
العطیۃ وھی تصرف الاقلیم مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت
محبوبہ ہے ہر شب جمعہ کو مکہ ومدینۂ مبارک مین حاضر ہوتی ہے اور بارہا واسطے
میرے کچھہ نشانی وہانسے لاتی ہے اور مین اُسکو بانٹ دیتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ واسطے
بعض محبوبین خدا کے کہانا اور پانی بہشتی پہونچتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ مکۂ مبارک مین ایک عزیز جبل ابوقبیس مین حجرہ رکہتا مشغول رہتا تہا ایک
دن مین اُسکی زیارت کے واسطے گیا اُسنے بہشت کے قرص مجہے دئے نبات مصری
سے زیادہ تر شیرین تہے کچہہ مین اُسمین سے بہی لایا اسی درمیان مین ایک عزیز نے
پوچہا کہ جیسا دنیا کا کہانا ہوتا ہے ویسا ہی ہوگا جواب فرمایا ویسا ہی ہے لیکن لذیذ ہے
قولہ تعالی واتوا بہ متشابہا یعنے طعام بہشت کا مشابہ طعام دنیا کے ہے۔

ایضاً تاثیرات ذکر اللہ کا ذکر نکلا

فرمایا ان فی الجنۃ یسقط جمیع العبادات الا ذکر اللہ تعالی یعنے بہشت عنبر سرشت
مین ساری عبادتین ساقط ہو جائین گی مگر ذکر اللہ عزوجل کا اسلئے کہ اہل جنت ذکر کرینگے
اللہ سبحانہ فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتے اذا جاؤھا وفتحت
ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد للہ
الذی صدقنا وعدہ وھذا ذکر الجنۃ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا شمس الدین برادر قتلغخان مرید شیخ علاء الدولہ کے تھے رحمہما اللہ تعالی اور انسے
نعمت لی تھی اور خانۂ کعبہ کے مجاور ہو گئے تھے ذکر مین ایسے مستغرق ہوتے کہ اگر کسی وقت
سوتے تو انکے سینے سے آواز ذکر کی نکلتی جسوقت اُنہون نے وفات پائی دعاگو نے
اُنکو دیکھا تھا پس مین اُنکے جنازے پر حاضر ہوا شیخ مکہ عبد اللہ یافعی اور مشائخ دیگر بھی
حاضر تھے اُنکے جنازے سے ذکر کی آواز آتی تھی چنانچہ سب حاضرین نے سنی اور سب کے
سب ذکر مین مشغول ہو گئے ایک شور اُٹھا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو سے کہا کہ جس جگہہ تو
اختیار یعنے پسند کرے اُس جگہہ دفن کرین مین نے اُنکو اپنی دادی ام المؤمنین خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے پائنتی نزدیک قبر ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ کے دفن کیا اور دوسرے
مسافرون کو گورستان غریبان مین دفن کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ذکر خدا کا ایسا
اثر ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم
وتاثیر آن این جملہ بنویسید پس نبشتم۔

ایضا ذکر مزاح یعنے خوشطبعی کا نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ مزاح کیسا ہے جواب فرمایا کہ مزاح شرعی روا ہے اسلئے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی لامزح ولا اقول الا حقا یعنے مین البتہ مزاح
کرتا ہون اور نہین کہتا ہون مگر حق یعنی مین سچی خوشطبعی کرتا ہون مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتھہ مطائبہ
فرمایا ہے جیسے کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی پیادہ تھے اُنہون نے کہا یا رسول اللہ
ارکبنی انا ماش قال ارکبک علی لفصلان یعنے تم مجھکو سوار کر دو مین پیادہ
ہون تو آپنے مطائبہ کیا کہ مین تجھکو اونٹنی کی بچے پر سوار کرونگا یعنے اونٹ بے شبہہ
اونٹنی کا بچہ ہے ایک دن اور نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھیان
تھین آپنے مزاح کیا فرمایا لاتدخل العجائز فی الجنۃ یعنے بڑھیان جنت مین داخل
نہونگی بڑھیون نے کہا یا رسول اللہ ہمنے کیا کیا ہے کہ ہم بہشت مین نہ جائین فرمایا کہ
بڑھیان سب جوان ہوجائین گی بعد اُسکے بہشت مین داخل ہونگی ایک اور دن
خدمت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عورت آئی اور کہا کہ مین ہمراہ
اپنے شوہر کے ایسا ملاعبہ کرتی ہون اور وہ بھی میرے ساتھہ ایسا ملاعبہ کرتا ہے آپنے
فرمایا کہ روا ہے اور یہ آیت شریف پڑہی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم
یعنے عورتین تمہاری کھیتی ہین تمہاری پس تم آؤ اپنی کھیتی مین جس طرح چاہو بعد اسکے
زبان ہندی مین فرمایا کہ چوراسی یعنی ہشتاد وچہار طریق پر عورتون سے صحبت کرنا
چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت کی تفسیر مین دیکھا ہے فأتوا حرثکم انی

شئتم ای قائماً وراکعاً وقاعداً ومضطجعاً متکئاً عریاناً ملتحفاً ولاحفاً اسکے
مثل جو اسی طریق ہین یعنے تم صحبت کرو اپنی عورتون سے دران حال کہ خود کہڑے
ہو اور بطریق رکوع اور بیٹھکر اور لیٹ کر اور تکیہ لگاکر اور کپڑے پہن کر اور ننگے ہوکر
اور اوپر کہینچکر مثل لحاف کے خواہ خود اوپر ہوکر پس تبسم کرتے جاتے تہے اور یہ بہی
فرمایا کہ شرح مین کہا ہے کہ جماع کو شکل شعب پر اختیار کیا ہے اسلئے کہ اور شکلین مرد
کو نقصان پہونچاتی ہین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاح مین
ایسا تبسم فرماتے تہے حتی یری داخل فمہ یعنے یہانتک کہ درون دہن مبارک دکہائی
دیتا تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان مزاح وبیان
این آیت کہ گفتم بنویسید غریب ست ہر کسی نمے داند

ایضاً ذکر نصیحت کرنیکا نکلا

مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام
ایک یار کو وعظ ونصیحت کرتے تہے فرماتے تہے کہ یا اخی اذا رایت رجلاً تکلمہ معہ
بمقدار عقلہ وفہمہ فان کان طالب الشریعۃ فقل من الشریعۃ وان کان
طالب الطریقۃ فقل من الطریقۃ وان کان طالب الحقیقۃ فقل من الحقیقۃ
فان لم تقل قصرتَ فی حقہ یعنے اے میرے بہائی جسوقت تو کسی لائق آدمی کو
دیکہے تو بمقدار اسکے عقل وفہم کے اسکے ساتہ بات کر پس اگر وہ شریعت کا طالب ہے
تو شریعت سے کہہ اور اگر طریقت کا طالب ہے تو طریقت سے کہہ اور اگر حقیقت کا

طالب ہے تو حقیقت سے کہہ پس اگر تو نہ کہیگا تو تو نے تقصیر کی اور اگر ہر ایک کے
اندازہ عقول پر نہ کہیگا تو تو ظالم ہوگا اسلئے کہ وہ تو اور چیز کا طالب ہے تو اُسکو اور
چیز بتاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بہی کہا ہے
من منح الجہال علما فقد اضاعہ ٭ ومن منع المستوجبین فقد ظلما ٭ الخل
کالماء یبدی ضمائرہ مع الصفا و یخفیہا مع الکدر ان المنح ہو العطاء یعنی
جو شخص عطا کرے نادانون کو علم طریقت کا یہان علم سے مراد علم طریقت ہے تو مقرر
اُسنے اُس علم کو ضائع کیا اور جو لوگ کہ لائق طریقت کے ہین اُنسے جسنے باز رکہا تو
مقرر اُسنے ظلم کیا اسلئے کہ حکم باریتعالی کا یہ ہے واذا قلتم فاعدلوا یعنے جب تم بات
کرو تو عدل کرو بعد اسکے فرمایا کہ یہ حکم ہے تکلموا الناس علی قدر عقولہم یعنے تم
بات کرو لوگو نسے اُنکے اندازہ عقول پر مثلا ایک شخص شریعت کو خوب نہین جانتا ہے
تو اُس سے طریقت کہتا ہے وہ کب جانیگا **ایضا** ایک عزیز دانشمند و سالک واسطے
زیارت مخدوم کے آیا فرمایا من زار فقیرا یکتب فی دیوانہ بکل خطوۃ سبعین
الف حسنۃ ویقول الملائکۃ یارب صل بہ کما وصل لو لیک یعنے جو شخص
کسی درویش کی زیارت کو آتا ہے تو ہر قدم مین ستر ہزار نیکیان اُسکے نامۂ اعمال
مین لکہے جاتے ہین اور فرشتے کہتے ہین الہی تو اُسکو اپنا وصال روزی کر جیسا کہ
اُسنے تیرے ولی سے وصال کیا دنیا مین وصال ایک اسی قول سے ثابت ہے پہر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نصیحت کا جو کہ حضرت

ثواب زیارت بزرگان

عیسے علیہ السلام نے اپنے یارون کو بتایا اور اشعار عربی جو کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کہے مع اس حدیث کے جو مین نے کہے سب کو لکھہ لو غریب ہے تمکو اور تمہارے یارون کو کام آئیگا پس مین نے لکھہ لیا۔

بارہوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ

کو فرمایا کہ امام جسوقت نماز مین سجدۂ تلاوت پڑہے اگر جماعت کثیر ہو تو ایک یہہ روایت ہے کہ رکوع کے ساتہہ کفایت کرے اور ایک روایت یہہ ہے کہ سجدۂ نماز مین کفایت کرے اور واقع مین وہی ہوجائیگا **ایضا** امام نے ختم تراویح مین توقف کیا ایک عزیز نے کہا کہ امام رکوع مین گیا فراغ کے بعد دو رکعت پڑہنے کا اُسکو حکم دیا کہ تو اپنی نماز پہیرے بعد اسکے فرمایا کہ اگر امام بند ہوجائے تو دوسرا آدمی اُسوقت بتائے کہ امام نے مقدار ما یجوز بہ الصلوۃ نہ پڑہا ہو اور اگر مقدار ما یجوز بہ الصلوۃ پڑہ چکا ہے تو نہ بتائے اور مقدار ما یجوز بہ الصلوۃ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ما یتناولہ اسم القراءۃ ہے لقولہ تعالی فاقرأوا ما تیسر من القرآن یعنے جسکو اسم قرات کا شامل ہو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس پڑہو تم جو آسان ہو قرآن سے اور نزدیک اصحاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چہوٹی تین آیتین ہین مثل سورۂ اخلاص کے یا ایک لنبی آیت مثل آیت الکرسی کے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ سجدۂ تلاوت کا اور حصر یعنے رکجانے امام کا جو مین نے کہا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** فرمایا کہ گیارہوین تاریخ کے شب جمعہ

مین منتظر رہا کہ شاید شب قدر ہو پانی کے قطرے برستے تہے لیکن مین بنے گئے کا
بہونکنا سنا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچہا کہ اُسی وقت لطیف مین یا ساری
رات فرمایا کہ اُس رات مین اصلا کتا نہین بہونکتا ہے بعد اسکے پوچہا کہ اس زمانے
مین عورتون مین سے بہی کوئی عورت شب قدر پاتی ہے جواب فرمایا کہ تیری دادی
شب قدر کو پاتی ہے **ایضا** ایک [illegible] مشارق کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا
حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من اثنیتم علیہ خیرا
وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار انتم شہداء اللہ
فی الارض قال ثلث مرات یعنے آپنے فرمایا ہے کہ جس شخص کو تم نیک کہو تو واجب
ہوئی واسطے اسکے بہشت اور جسکو تم برا کہو تو واجب ہوئی واسطے اسکے دوزخ تم
گواہ ہو اللہ تعالی کے روے زمین مین یہ خطاب ہے پس تمکو چاہیے کہ درمیان
بہائیوں کے نیک زندگی کرو تاکہ وہ پس پشت تمکو نیک کہین کیونکہ اُنکے اچہا برا کہنے
سے آدمی بہشتی و دوزخی ہوتا ہے **س** بدنام زیستن بتر از مرگ کا فرست ؎
مردن بہ نیک نام این حیات اولیاست ؎ بعد اسکے یہ حدیث شریف فرمائی قولہ
علیہ السلام من ابطا بہ عملہ لو یسرع بہ نسبہ یعنے جس شخص کو اُسکے عمل نے
پیچہے ڈالدیا تو نسب اُسکا کچہہ نفع نہ کریگا اور یہ آیت شریف پڑہی فاذا نفخ فی الصور
فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینہ فاولئک
ھم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسھم فی

ادا کیا الحمد للہ کہ مین نے مدت دس ماہ اور دو چلے ایک اربعین موسیٰ دوسرا اربعین ماہ رمضان مین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت حاصل کی دوسرا خرقہ تشبہ تصوف ہے اور اسکو خرقۂ تبرک کہتے ہین کہ خرقہ پہنے اور پیوند کرے اور صحبت مذکور نہ کرے پس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ارادت وصحبت وبیان دو خرقۂ ارادت و تبرک چنانکہ بیان کردم بشنو لیسید پس نشـ[illegible] ایک عورت آئی کچھ کہنے لگی فرمایا کتاب مین ہے صوت العورۃ عورۃ [illegible] عورت کی آواز بھی عورت ہے نہ سننا چاہیے منع فرمایا۔

دسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو وقت چاشت کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا ایک عزیز مصلے فتح لایا فرمایا نشانی کر دتا کہ مین نماز پڑہون پوچہا کہ سیدہی جانب نشانی کرین و یا بائین جانب جواب فرمایا کہ روبرو چاہیئے اس جہت سے کہ جاے سجدہ ہے سبحان ربی الاعلیٰ کہا ہے اور سانس اُسپر پہونچی ہے پانون کے نیچے نہ رکہا جاے ایک عزیز نے پوچہا کہ چادر سر پر ڈالین یا مونڈہے پر جواب فرمایا دونو طریق مسنون ہین لیکن اگر دستار نہو تو سر پر نہ ڈالین کہ اسمین عورتون کے ساتہ تشبہ ہوتا ہے ایضاً فرمایا کہ سجود [illegible] سحرے مین خلال کر[illegible] سنت موکدہ ہے اور غیر سحرے مین مستحب ہے بعد اسکے فرمایا خلال القصب مکروہ [illegible] لینے نے کا خلال کرنا چاہیے کیونکہ مکروہ ہے اسلیے کہ سنت [illegible] ہے [illegible] ایک عزیز نے

نے پوچھا کہ بعد کہانا کہانے کے اگر کلی نکرین اور نماز پڑہین تو کیسا ہے فرمایا کہ نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ لذت کہانے کی موں‍ہہ مین ہے۔

ایضا ذکر ولایت کا نکلا

فرمایا قوت القلوب مین ہے کل من صحت لہ ولایتہ یحضر لیلۃ الجمعۃ والعیدین فی مکۃ المبارکۃ والمدینۃ المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ وعیدین کو مکۂ مبارک و مدینۂ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ولایۃ بفتح الواو وھی المحبوبیۃ اور اسجگہہ بفتح واو ہے محبوبیت مراد ہے وبکسر الواو العطیۃ وھی تصرف الاقلیم مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت محبوبہ ہے ہر شب جمعہ کو مکہ و مدینۂ مبارک مین حاضر ہوتی ہے اور بارہا واسطے میرے کچھہ نشانی وہانسے لاتی ہے اور مین اُسکو بانٹ دیتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ واسطے بعض محبوبین خدا کے کہانا اور پانی بہشتی پہونچتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مکۂ مبارک مین ایک عزیز جبل ابوقبیس مین حجرہ رکہتا مشغول رہتا تہا ایک دن مین اُسکی زیارت کے واسطے گیا اُسنے بہشت کے قرص مجہے دیئے نبات مصری سے زیادہ تر شیرین تہے کچھہ مین اُسمین سے ہی لایا اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ جیسا دنیا کا کہانا ہوتا ہے ویسا ہی ہوگا جواب فرمایا ویسا ہی ہے لیکن لذیذ ہے قولہ تعالی واتوا بہ متشابہا یعنے طعام بہشت کا مشابہ طعام دنیا کے ہے۔

ایضا تاثیرات ذکر اللہ کا ذکر نکلا

فرمایا ان فی الجنة یسقط جمیع العبادات الا ذکر الله تعالی یعنے بہشت عنبر سرشت
مین ساری عبادتین ساقط ہو جائین گی مگر ذکر اللہ عزوجل کا اسلئے کہ اہل جنت ذکر کرینگے
اللہ سبحانہ فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنة زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت
ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد للہ
الذی صدقنا وعدہ وھذا ذکر الجنة مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا شمس الدین برادر قتلغخان مرید شیخ علاء الدولہ کے تھے رحمہما اللہ تعالی اور اُنسے
نعمت لی تھی اور خانۂ کعبہ کے مجاور ہو گئے تھے ذکر مین ایسے مستغرق ہوتے کہ اگر کسی وقت
سوتے تو اُنکے سینے سے آواز ذکر کی نکلتی جسوقت اُنھون نے وفات پائی دعا گو نے
اُنکو دیکھا تھا پس مین اُنکے جنازے پر حاضر ہوا شیخ مکہ عبد اللہ یافعی اور مشائخ دیگر بھی
حاضر تھے اُنکے جنازے سے ذکر کی آواز آتی تھی چنانچہ سب حاضرین نے سنی اور سب کے
سب ذکر مین مشغول ہو گئے ایک شور اُٹھا بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو سے کہا کہ جس جگہہ تو
اختیار یعنے پسند کرے اُس جگہہ دفن کرین مین نے اُنکو اپنی دادی ام المؤمنین خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے پائنتی نزدیک قبر ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ کے دفن کیا اور دوسرے
مسافرون کو گورستان غریبان مین دفن کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ذکر خدا کا ایسا
اثر ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم
وتاثیر آن این جملہ بنویسید پس نبشتم۔

ایضاً ذکر مزاح یعنے خوشطبعی کا نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ مزاح کیسا ہے جواب فرمایا کہ مزاح شرعی روا ہے اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی لامزح ولا اقول الاحقا یعنے مین البتہ مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا ہون مگر حق یعنی مین سچی خوشطبعی کرتا ہون مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتھہ مطائبہ فرمایا ہے جیسے کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی پیادہ تھے اُنہون نے کہا یا رسول اللہ ارکبنی انا ماشٍ قال ارکبک علی الفصلان یعنے تم مجھکو سوار کر دو مین پیادہ ہون تو آپنے مطائبہ کیا کہ مین تجھکو اونٹنی کی بچے پر سوار کرونگا یعنے اونٹ بے شبہہ اونٹنی کا بچہ ہے ایک دن اور نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھیان تھین آپنے مزاح کیا فرمایا لاتدخل العجائز فی الجنۃ یعنے بڑھیان جنت مین داخل نہونگی بڑھیون نے کہا یا رسول اللہ ہمنے کیا کیا ہے کہ ہم بہشت مین نہ جائین فرمایا کہ بڑھیان سب جوان ہوجائین گی بعد اُسکے بہشت مین داخل ہونگی ایک اور دن خدمت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عورت آئی اور کہا کہ مین ہمراہ اپنے شوہر کے ایسا ملاعبہ کرتی ہون اور وہ بھی میرے ساتھہ ایسا ملاعبہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ روا ہے اور یہ آیت شریف پڑھی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انّٰی شئتم یعنے عورتین تمہاری کہیتی ہین تمہاری پس تم آؤ اپنی کہیتی مین جس طرح چاہو بعد اسکے زبان ہندی مین فرمایا کہ چوراسی یعنی ہشتاد وچہار طریق پر عورتون سے صحبت کرنا چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت کی تفسیر مین دیکہا ہے فأتوا حرثکم انّٰی

شئتم ای قائما وراکعا وقاعدا ومضطجعا متکا عریانا ملتحفا ولاحفا اسکے
مثل چو راسی طریق ہین یعنے تم صحبت کرو اپنی عورتون سے دران حال کہ خود کہڑے
ہو اور بطریق رکوع اور بیٹھکر اور لیٹ کر اور تکیہ لگا کر اور کپڑے پہن کر اور ننگے ہو
اور اوپر کہینچکر مثل لحاف کے خواہ خود اوپر ہو کر پس تبسم کرتے جاتے تہے اور یہ بہی
فرمایا کہ شرح مین کہا ہے کہ جماع کو شکل شعب پر اختیار کیا ہے اسلئے کہ اور شکلین مرد
کو نقصان پہونچاتی ہین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاح مین
ایسا تبسم فرماتے تہے حتی یُری داخل فمہ یعنے یہانتک کہ درون دہن مبارک دکہائی
دیتا تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان مزاح وبیان
این آیت کہ گفتم بنویسید غریب ست ہر کسی نمے داند

ایضا ذکر نصیحت کرنیکا نکلا

مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام
ایک یار کو وعظ ونصیحت کرتے تہے فرماتے تہے کہ یا اخی اذا رایت رجلا تکلم معہ
بمقدار عقلہ وفہمہ فان کان طالب الشریعۃ فقل من الشریعۃ وان کان
طالب الطریقۃ فقل من الطریقۃ وان کان طالب الحقیقۃ فقل من الحقیقۃ
فان لم تقل قصرت فی حقہ یعنے اے میرے بہائی جسوقت تو کسی لائق آدمی کو
دیکہے تو بقدر اسکے عقل وفہم کے اسکے ساتہ بات کر پس اگر وہ شریعت کا طالب ہے
تو شریعت سے کہہ اور اگر طریقت کا طالب ہے تو طریقت سے کہہ اور اگر حقیقت کا

طالب ہے تو حقیقت سے کہہ پس اگر تو نہ کہیگا تو تو نے تقصیر کی اور اگر ہر ایک کے
اندازہ عقول پر نہ کہیگا تو تو ظالم ہوگا اسلیئے کہ وہ تو اور چیز کا طالب ہے تو اُسکو اور
چیز بتاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بھی کہا ہے
من منح الجہال علما فقد اضاعہ ۞ ومن منع المستوجبین فقد ظلما ۞ الخل
کالماء یبدی ضمائرہ ۞ مع الصفا ویخفیہا مع الکدر ۞ المنح ھو العطاء یعنی
جو شخص عطا کرے نادانون کو علم طریقت کا یہان علم سے مراد علم طریقت ہے تو مقرر
اُسنے اُس علم کو ضائع کیا اور جو لوگ کہ لائق طریقت کے ہین اُنسے جسنے باز رکہا تو
مقرر اُسنے ظلم کیا اسلیئے کہ حکم باریتعالی کا یہ ہے واذا قلتم فاعدلوا یعنے جب تم بات
کرو تو عدل کرو بعد اسکے فرمایا کہ یہ حکم ہے تکلموا الناس علی قدر عقولھم یعنے تم
بات کرو لوگو نسے اُنکے اندازہ عقول پر مثلا ایک شخص شریعت کو خوب نہین جانتا ہے
تو اُس سے طریقت کہتا ہے وہ کب جانیگا **ایضا** ایک عزیز دانشمند و سالک واسطے
زیارت مخدوم کے آیا فرمایا من زار فقیرا یکتب فی دیوانہ بکل خطوۃ سبعین
الف حسنۃ ویقول الملائکۃ یا رب صل بہ کما وصل لولیک یعنے جو شخص
کسی درویش کی زیارت کو آتا ہے تو ہر قدم مین ستر ہزار نیکیان اُسکے نامہ اعمال
مین لکہے جاتے ہین اور فرشتے کہتے ہین الٰہی تو اُسکو اپنا وصال روزی کر جیسا کہ
اُسنے تیرے ولی سے وصال کیا دنیا مین وصال ایک اسی قول سے ثابت ہے پہر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نصیحت کا جو کہ حضرت

ثواب زیارت بزرگان

عیسے علیہ السلام نے اپنے یارون کو بتایا اور اشعار عربی جو کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ
نے کہے مع اس حدیث کے جومین نے کہے سب کو لکھہ لو غریب ہے تمکو اور تمہارے
یارون کو کام آئیگا پس مین نے لکھہ لیا۔

بارہوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ

کو فرمایا کہ امام جسوقت نماز مین سجدۂ تلاوت پڑہے اگر جماعت کثیر ہو تو ایک یہہ
روایت ہے کہ رکوع کے ساتہہ کفایت کرے اور ایک روایت یہ ہے کہ سجدۂ نماز
مین کفایت کرے اور واقع مین وہی ہو جائیگا **ایضا** امام نے ختم تراویح مین
توقف کیا ایک عزیز نے کہا کہ امام رکوع مین گیا فراغ کے بعد دو رکعت پڑہنے
کا اُسکو حکم دیا کہ تو اپنی نماز پہیرے بعد اسکے فرمایا کہ اگر امام بند ہو جائے تو دوسرا
آدمی اُسوقت بتائے کہ امام نے مقدار مایجوز بہ الصلوۃ نہ پڑہا ہو اور اگر مقدار مایجوز
بہ الصلوۃ پڑہ چکا ہے تو نہ بتائے اور مقدار مایجوز بہ الصلوۃ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے مایتنا ولہ اسم القراءۃ ہے لقولہ تعالی فاقرأوا ما تیسر من القرآن
یعنے جسکو اسم قرارت کا شامل ہو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس پڑہو تم جو آسان ہو
قرآن سے اور نزدیک اصحاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چہوٹی تین آیتین ہین مثل
سورۂ اخلاص کے یا ایک لنبی آیت مثل آیت الکرسی کے پہر روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ سجدۂ تلاوت کا اور حصر یعنے رکجانے امام کا
جومین نے کہا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** فرمایا کہ گیارہوین تاریخ کے شب کو

مین منتظر رہا کہ شاید شب قدر ہو پانی کے قطرے برستے تہے لیکن مین نے گنے کا
بہونکنا سنا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچہا کہ اُسی وقت لطیف مین یا ساری
رات فرمایا کہ اُس رات مین اصلا کتا نہین بہونکتا ہے بعد اسکے پوچہا کہ اس زمانے
مین عورتون مین سے بہی کوئی عورت شب قدر پاتی ہے جواب فرمایا کہ تیری دادی
شب قدر کو پاتی ہے **ایضا** ایک عزیز مشارق کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا
حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من اثنیتم علیہ خیرا
وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار انتم شہداء اللہ
فی الارض قال ثلث مرات یعنے آپنے فرمایا ہے کہ جس شخص کو تم نیک کہو تو واجب
ہوئی واسطے اُسکے بہشت اور جسکو تم برا کہو تو وجب ہوئی واسطے اُسکے دوزخ تم
گواہ ہو اللہ تعالی کے روے زمین مین یہ خطاب ہے پس تمکو چاہیے کہ درمیان
بہائیونکے نیک زندگی کرو تاکہ وہ پس پشت تمکو نیک کہین کیونکہ اُنکے اچہا برا کہنے
سے آدمی بہشتی و دوزخی ہوتا ہے **۵** بدنام زیستن بتر از مرگ کا فرست ؎
مردن بہ نیک نام این حیات اولیاست ؎ بعد اسکے یہ حدیث شریف فرمائی قولہ
علیہ السلام من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنے جس شخص کو اُسکے عمل نے
پیچہے ڈالدیا تو نسب اُسکا کچہہ نفع نہ کریگا اور یہ آیت شریف پڑہی فاذا نفخ فی الصور
فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینہ فاولئک
ہم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم فی

خالدین تلفح وجوہہم النار وھم فیہا کالحون یعنے جو وقت صور پہونکا جائیگا تو اسوقت
نسب نفع نہ دینگے اسدن تو جسکے اعمال کا وزن بہاری ہوگا تو وہ رستگارون سے
ہوگا اور جسکا ہلکا ہوگا وہ زیانکارونسے ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ سیدونکو سیادت نفع
نہ دے گی جب تک کہ عمل صالح نہو اور یہ اشعار عربی پڑہے ؎ یجد لا
بجد کل مجد ؛ وما جد بلا جد بمجد ؛ فکم عبد یقوم مقام حر ؛
وکم حر یقوم مقام عبد ؛ ؎ الجد یدنی کل امر شاسع ؛ والجد
یفتح کل باب مغلق ؛ واذا سمعت بان مجدو ذا خفی ؛ عودا فاثمر فی یدیہ
فصدق ؛ واذا سمعت بان محروما اتی ؛ ماء لیشربہ فغاض فحقق ؛ جد اول
بکسر جیم ہے کیونکہ معنی اسکے کوشش کے ہین اور دوسرے جد بفتح جیم ہے اسلئے کہ اسکے
معنی داداکے ہین پہر جد اول بفتح جیم معنی دادا کے ہے اور دوسرے جد بکسر جیم
بمعنی کوشش ہے معنی اشعار کے یہ ہین کہ ہر بزرگی بسبب کوشش کے ہے نہ بسبب
دادا کے کیونکہ دادا بغیر کوشش کے نفع نہین دیتا ہے کہ وہ بزرگ کردے پس کتنے
غلام کہڑے ہونگے آزاد کی جگہ مین اور کتنے آزاد کہڑے ہونگے غلام کی جگہ مین پہر
یہ شعر فرمایا ؎ من ملک النفس فحر ما ھو ؛ والعبد من یملکہ ھواہ ؛
یعنے جو شخص کہ مالک نفس کا ہے وہ آزاد ہے اور جو شخص نفس و ہوا کا بندہ ہے
وہ بندے کا بندہ ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ از حرص و ہوا دو
بندہ دارم ؛ پس بر سر آن ہر دو باد شاہم ؛ تو بندۂ بندگان مائی ؛ از بندۂ بندگان

چہ خواہم ؛ بعد اسکے فرمایا شریف کو چاہیئے کہ جد واجتہاد یعنی سعی وکوشش کرے نسب پر کفایت نفرمائے اور دین کے کام مین ناز نہ کرے کہ مین سید ہون چاہیئے کہ اپنے دادا کی متابعت و پیروی کرے آخیر شعرون کے یہ معنی ہین کہ سعی وکوشش ہر بعید کام کو قریب کردیتی ہے اور ہر بند دروازے کو کہولدیتی ہے اور جسوقت تو سُنے کہ کسی سید نیکبخت وخوشخاہ آدمی نے سوکہی لکڑی کو ہاتہہ مین لیا تو وہ اُسکے ہاتہون مین میوہ دار ہو گئی پس تو اسکو سچ جاننا اور جب تو سُنے کہ کوئی محروم وشقی وبدنصیب وبیچارہ پانی پر آیا تاکہ اُسکو پئے پس وہ خشک ہو گیا تو تو اس بات کو سچ سمجہنا بعد اسکے فرمایا کہ دنیا مانند زمین کے ہے اور حیات مثل پانی کے ہے اور عمل مثل کہیتی کے ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی الدنیا مزرعة الاخرة یعنے دنیا کہیتی ہے آخرت کی بعد اسکے فرمایا کہ ہر سانس جو تجہسے گزرتی جاتی ہے ملک دو جہان کی قیمت رکہتی ہے اگر تو اسکو خیر مین صرف کرے ورنہ دنیا وآخرت دونو جہان کی خرابی ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی

بیت بغفلت میگزاری روزگارے ؛ مگر در گور خواہی کرد گارے ؛ بیت

کارے کن وکار بگزار ؛ گفتار کے کار دار دکار ؛ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این حدیث بیان نسب وعمل وآیت کہ گفتم مناسب آن و اشعار عربی ہر ہفت یا اشعار پارسی دیگر بنویسید بملفوظ غریب ست کار خواہد آمد ترا ویاران ترا پس نشستم بیت گر ہمہ عمر خود نباتو برآرم دمے ؛ حاصل عمر آن دم است باقی ایام رفت ؛ ہر انکہ غائب از وے یک زمان ست ؛ دران دم کافر ست

[illegible]

اما نہانست ۞ مبادا غائبے پیوستہ باشد ۞ در اسلام بروے بستہ باشد ۞ حضوری بخش اے پروردگارم ۞ کہ من غائب شدن طاقت ندارم ۞ بعد اسکے فرمایا کہ یہہ اشعار شیخ امین الدین گازرونی نے کہے ہین **ایضا** فرمایا کہ جس عمل کرنیوالے کی صحت توبہ نہو گی تو اُسکا عمل مقبول نہوگا اول توبہ صحیح کرنا چاہیئے بعد اُسکے عمل کرے تاکہ اس صفت مین داخل ہو قولہ تعالی التائبون العابدون۔

ایضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر نکلا

فرمایا کہ آپنے کسی صبح کی نماز مین قصار مُفصّل کی سورتین پڑہین تو یارون نے پوچہا یا رسول اللہ آپ تو صبح کی نماز مین طوال مفصل پڑہتے ہین آج کیا ہے کہ آپنے قصار مفصل پڑہین فرمایا کہ مین نے ایک بچے کا رونا سن لیا اسلئے مین نے جلد نماز ادا کی تاکہ اُسکو گود مین لون اور رونے سے اُسکو باز رکہون کیونکہ اُسکی مان فتنے مین پڑے گی یعنی اُسکا وقت غارت جائیگا آپنے فرمایا ہے من[ف] لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا فلیس منا ای من متابعینا یعنے جو شخص کہ مہربانی نہ کرے بچون پر اور بزرگی نہ رکہے بزرگونکی تو وہ ہمارے پیروی کرنیوالون سے نہین ہے **ایضا** فرمایا ہر عمل کہ پیرسے دیکہین اُسکو بین کیونکہ کام غیر مشروع کام ہرگز نہ کریگا اور یہ عمل جو کہ فعل مین ہو دوسرے کے دل مین اثر کریگا لسان الحال افضل من لسان المقال یعنے حال کی زبان مقال کی زبان سے بہتر ہے پس آن امیر روے منبر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ عمل

[margin notes:] لے جامع صغیر میں ابن عباس سے من لم یرحم صغیرنا اور نسائی میں عبداللہ بن عمرو سے لیس منا من لم یرحم صغیرنا ... (marginal annotations largely illegible)

بآیت کہ خواندم و آن حدیث کہ گفتم جملہ بنویسید پس نوشتم۔

تیرہوین تاریخ ماہ رمضان روز جمعہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا بادشاہ نے کپڑے بہیجے خانجہان [illegible] حاضر ہوا اور
عرض کیا کہ بادشاہ نے خدمت مین کپڑے بہیجے ہین فرمایا قبول ہین بعد اسکے فرمایا
کہ اگر مشروع ہین تو مین پہنونگا ورنہ نہین پہنونگا واسطے لڑکونکی والدہ کے رکہہ
چہوڑونگا خانجہان نے قسم کہائی کہ مشروع کپڑے ہین یارون نے کہا کہ مشروع
کپڑے ہین اور اگر مشروع نہون تو مردون کو درست نہین ہین عورتونکو حلال ہین
لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ھٰذان محرمان لذکور امتی وحلال لاناثھم
یعنے ریشم اور سونا میری اُمت کے مردونپر حرام کیا گیاہے اور حلال ہے واسطے
اُنکی عورتونکے غرضکہ دین کے کام مین اتنا احتیاط رکہتے ہین سارے مسلمانون کو
بہی ایسا ہی چاہیئے پس خان جہان رخصت ہوا عرض کیا کہ مین غلام بجان و
دل مخدوم کے زیر قدم ہون اگرچہ بعد دیرکے قدمبوسی کی جاتی ہے اُسپر یہہ
حدیث شریف پڑہی من احب قوما فھو معھم یعنے جو شخص کسی قوم کو دوست
رکہتاہے تو وہ اُنکے ساتھہ ہے پس تو معنی مین ہمراہ دعاگو کے ہے پوچہا کہ سلطان
نے کتنے کپڑے بہیجے ہین عرض کیا کہ چونتیس جوڑے حسن خادم ذراسی نبات
یعنی مصری واسطے تبرک کے لایا اپنے دست مبارک سے اُسکے مونہہ مین دی اور
یہ دعا فرمائی الٰہی ارزقہ حلاوۃ الایمان یعنے اے اللہ تو اُسے ایمان کی حلاوت

روزی کر بعد اسکے فرمایا کہ جب دوسرے کو شیرینی کہلائین تو اس طرح دعا کرین اور اگر خود کہائین تو یون کہین الٰهی ارزقنی حلاوۃ الایمان یعنے اے اللہ تو مجھے ایمان کی حلاوت روزی کر اسلیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح دعا فرمائی ہے غرض یہ ہے کہ جس حال مین ہون خدا کو یاد کرین کہانے اور سونے مین بہی جیسا کہ اوراد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے مروی ہے خان جہان چلا گیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے بادشاہ کا کپڑا پہن لیا اسلیئے کہ امتثال بادشاہ کے حکم کا واجب ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

فا امتثال حکم بادشاہ

شب پنجشنبہ چودہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعا گو سے فرمایا ہے کہ غرہ پیر کے دن تہا اتوار کے دن خلاف گواہی دی اور جملہ اطراف مین یہی ہے اور مین نے یہ بہی سنا ہے کہ لشکر منصور مین بہی غرہ پیر کے دن تہا دعا گو چاہتا تہا کہ صدر جہان آتا ہے اُس سے کہدون اور مین نے نہ کہا اسلیئے کہ اُسکا حکم ہوجائے لیکن اوقات شریف سے تو نہ چاہیئے کہ محروم ہوجائین **ایضاً** فرمایا کہ مین ہر تراویح یعنے چار رکعتون مین دو رکعت پڑہتا ہون اسلیئے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر تراویح ۳۶ رکعت ہین مکہ ومدینۂ مبارک مین مین نے دیکہا ہے حنفی وشافعی وحنبلی مذہب والے بہی اسی طرح کرین تاکہ اتفاق ہوجائے اسی درمیان مین خوان لائے

فا مسئلہ تراویح

اُسکو صرف کیا فرمایا کہ اُس چیز کے کہانے کے بعد کہ جسکو آگ پہونچی ہو مونہہ دہو ڈالین کیونکہ سنت ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی جو کہ صحاح سے ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الوضوء مما مسته النار آی المضمضة بعد اسکے فرمایا کہ اس وضو سے مراد کلی ہے بنا بر سنت کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کلی فرماتے تہے نہ یہ وضو کو دُہراتے اور اگر کوئی کلی نہ کریگا تو بسبب خلاف سنت ہوئے کے نماز مکروہ ہوگی لیکن اگر ایسی چیز کہائی مین کہ جسکو آگ نہین پہونچی ہو تو کلی کی حاجت نہین ہے مخدوم کا معمول یہی تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیر بدا این فائدہ تراویح وحدیث مضمضہ بنویسید غریب ست۔

شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا مائدہ سحور یعنے سحری کا خوان لائے اُسمین پیاز تہی فرمایا کہ پیاز نہایت مفید ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی من اکل حفاء الارض لو یضرہ ماؤھا الحفا ای البصل یعنے جو شخص زمین کی پیاز کہائیگا تو اُسکو اُس زمین کا پانی ضرر نہ پہونچائیگا ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کسی کو زمین کے پانی نے پکڑ لیا ہو اور وہ پیاز کہاوے تو پانی کی گرفتگی اُس سے جاتی رہے گی فرمایا جاتی رہیگی اسلئے کہ حدیث صحاح کی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این حدیث فائدہ پیاز کہ گفتم در ملفوظ بنویسید **ایضا** اس فقیر کو ایک مشکل تہی مین نے خدمت مین عرض کیا کہ محراب داخل مسجد ہے یا خارج جواب فرمایا

له جامع صغیر بلفظ ~~~ ابن الوضوء یجب مما مست النار ~~~ و فی ~~~ الطبرانی ~~~ وھذا منسوخ وقیل المراد اللغوی ~~~ منه ~~~ والصم منه ~~~ عن زید بن ثابت ~~~ الوضوء مما مست النار ~~~ افطار ~~~ الا فطر ~~~ عن جامع ~~~ ابو ہریرۃ ~~~ ۱۲ حسن

کہ داخل مسجد ہے پہر مین نے پوچہا کہ اُسمین قدم رکہنے سے نماز کیون مکروہ ہوتی
ہے فرمایا کہ خلاف سنت ہونے کی جہت سے دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی آنیوالا
آئیگا تو جانیگا کہ واسطے فرض کے کہڑا ہے وہ بہی شروع کریگا لیکن نوافل مکروہ نہین
ہین **ایضا** فرمایا کہ مصیبت زدہ پر نوحہ وفریاد کرنا درست نہین ہے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات قریب ہوئی اور وہ آپکے گود مین تہے تو آپ نے
دریافت کرلیا آپ کا دل فیض منزل غمگین ہوا اور چشم مبارک سے آنسو بہتے تہے
اور کچہہ فریاد نہین فرماتے تہے پس چاہیئے کہ اپنے پیغمبر کا اتباع کرین اُنکا خلاف
نکرین بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے مدینۂ مبارک مین تربت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی
زیارت کی ہے بقدر ایک گز کے ہے کچہہ زیادہ مین نے پیمائش کی ہے ایک عزیز
نے پوچہا کہ ابراہیم کونسی حرم سے تہے فرمایا کہ جاریۂ ماریہ نام رضی اللہ عنہا سے تہے
بعد اسکے فرمایا کہ وہ ایسی لونڈی نہ تہین کہ بازار سے خریدتے ہین ایک بادشاہ نے
اپنی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامی کے واسطے بہیجی تہی **ایضا** فرمایا
کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی دشوار کام آتا تو آپ الحمد للہ
علی کل حال فرماتے **ایضا** اخلاق نبوئی سے فرمایا کہ جب آپ مجلس مین
تشریف لاتے تو تین بار سلام کی تکرار فرماتے اور اگر کوئی چیز قرآن مجید یا حدیث
شریف سے کہتے تو تین بار تکرار کرتے اور بآواز بلند فرماتے تاکہ یارون کے دل مین

بیٹھہ جائے پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویسد۔

شب یکشنبہ پندرہوین ماہ رمضان

ایصال ثواب میت

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز واسطے روح اپنی میت کے کہانا لایا تہا اُسکو قبول کیا فرمایا کہ جب کسی کی روح کے واسطے کہانا کرین تو چاہیئے کہ دوسرونکو کہلائین اور خود بہی اُنکے طفیل مین کہالین اُسکی روح کو پہونچیگا **شب مذکور**

نکاح کس قدر زن

مین بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع بعض روافض نے اس آیت سے نو عورتین حلال رکہی ہین اور بعض نے اٹہارہ اُنکے مذہب مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ مثنی دو عورتین ہوئین اور ثلاث تین اور رباع چار مجموع نو عورتین ہوئین اور بعض کہتے ہین اٹہارہ مثنی دو دو اور ثلاث تین تین دس ہوئین اور رباع چار چار یہ آٹہہ ہوئین مجموع اٹہارہ ہوئین بعد اسکے فرمایا کہ یہ باطل ہے صحیح مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے اس مذہب صحیح مین یہی چار عورتین مراد ہین کیونکہ متعارف ہوچکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے **ایضا**

فرمایا سنا بالقصر الضوء قولہ تعالی یکاد سنا برقہ ای ضوء برقہ وبالمد ھو العلو پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو غریب ہے کام آئیگا۔

سولہوین تاریخ ماہ رمضان پیر کے دن

٦ اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ خدمت مین حاضر تہا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر نکلا فرمایا خبر مین ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا مشی علی الارض مشی مشیا تکفیا ای تعجیلا یعنے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوقت زمین پر چلتے تو جلد چلتے نہ بطور کاہلون کے گویا پہاڑ سے اُترتے ہین یا زمین خلاش مین جلد جاتے ہین اگر کوئی چاہتا کہ سلام کرے تو دوڑتا اُسوقت سلام کرنا اور زمین مین بہت دیکھتے آسمان مین کم نظر فرماتے راہ چلنے مین دائین بائین نہ دیکھتے تہے سر جہکا کر چلتے اور اگر کسی جگہہ دیکھتے تو تمام بدن مبارک کو پہیرتے کنارۂ چشم سے نہین دیکھتے تہے اور اگر کسی جگہہ سوار ہوتے تو صحابہ کو اپنے آگے روانہ کرتے آپ کے عقب مین فرشتے چلتے اسواسطے کہ بیان ہرین

ایضا ایک عزیز سر بند فتوح لایا قبول کیا فرمایا کہ طرۂ دستار یعنے پگڑی کے شملہ چہوڑنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین طریق مروی ہین کتب مین ہے طرۃ العمامۃ تکون قدر شبر او الی وسط الظہر او الی موضع الجلوس ہذا الطریق مسنون لاغیر واختار اہل الصوفیۃ مقدار شبر لان فیہ فضیلتین احدہما مسنون والثانی یسترسل الملائکۃ مقدار شبر یعنے شملہ عمامے کا بقدر ایک بالشت کے ہو یا وسط پشت تک یا بیٹہنے کی جگہہ تک یہ تینون طریق سنت ہین نہ انکا غیر اور مختار مشائخ صوفیہ کا ایک بالشت ہے اسلئے کہ اسمین دو فضیلتین ہین ایک تو سنت دوسرے یہ ہے کہ فرشتے طرۂ دستار کو ایک بالشت چہوڑتے ہین آگے

بائین جانب مین پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این اخلاق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ گفتم وطرۂ دستار جملہ بنویسید **ایضا** فرمایا فرزند
من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین یہی کہ جب وقت نماز ظہر کا آئے تو
سالک نیند سے جاگے وضو کرے اور بعد اُسکے شکر طہارت چار رکعتین صلوۃ
زوال کی پڑہے بعد اسکے سنت ظہر کی ادا کرے بعد اسکے فریضہ ظہر بجماعت پڑہے
جب نماز ظہر کے ورد سے فارغ ہوجاے تو تلاوت کرے یا ذکر کرے عصر کی نماز
تک اور اگر دل فارغ نہین رکہتا ہے تو فراغت دل مین کوشش کرے اسلئے کہ
حضرت داود علیہ السلام کے حق مین خطاب ہے یاداؤد فرغ قلبك یعنے اے
داؤد تو اپنے دل کو فارغ کر تا کہ وہ ذکر کے واسطے مہیا ہوجاے اسلئے کہ ذکر اعمال
قلوب کا جامع ہے فرائض کو مسجد مین پڑہے اور نوافل کو گہر مین کیونکہ دین کی سلامتی
اور دل کی جمعیت یہی ہے اور جو چیز سلامتی وجمعیت سے نزدیکتر ہے اُسکی نگاہداشت
زیادہ تر اولی ہے مگر یہ کہ مرشد ہو تو اُسکے واسطے عمل کا ظاہر کرنا واجب ہے تا کہ دوسرے
دیکہین اور اُس سے عمل اخذ کرین جب عصر کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعتین سنت
عصر کی پڑہے اور فرض کو بجماعت ادا کرے اور جب فارغ ہو تو ذکر وفکر مین مشغول
ہوجاے کہ یہ دل کا کام ہے اور وہ اعضا کا کام ہے اور جسوقت آفتاب زرد پڑجاے
تو تلاوت ادعیہ وتسبیح مین جو کہ بعد عصر کے آئی ہین مشغول ہو یہانتک کہ سورج ڈوب
جائے اور اسوقت کا زندہ رکہنا فضیلت مین مثل زندہ رکہنے ورد اول کے ہے

فرائض کو مسجد مین اور نوافل کو گہر مین پڑہے

ہے صبح کے جاگنے سے طلوع آفتاب تک اسلئے کہ اول النھار الدین و آخرہ العقبیٰ
اور دوست تر یہ بات ہے کہ استغفار مین رہے کہ سورج ڈوب جاے اور ساتھ نفس کے
محاسبہ کرے کہ دن تجھسے گزر گیا تو کیا ہاتھہ مین لایا کیونکہ خبر مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام لا بورك فی یوم لا یزداد فیہ خیر یعنے برکت نہین ہے اُس دن مین کہ
جسمین خیر زیادہ نہو یہہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی

ایضاً معنی رمضان

فرمایا کہ اسم صفات خداوند تعالی کا ہے فعلان کی وزن پر بمعنی فاعل ہے رمض
سے اسے اُحرق یعنے بندون کے گناہونکا جلانیوالا اور ماہ رمضان کو شہر رمضان
کہتے ہین تا کہ فرق ہوجاے درمیان اسم صفات کے دوسرے یہ کہ کلام مجید کا اتباع
ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن فرمایا رمضان الذی نہین کہا معنی
رمضان کے مُحرق ہین یعنے جلانیوالا اسلئے کہ اسمین گناہ گارون کے گناہ بسبب روزے
کے جلتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این معنی رمضان
اگرگفتم بنولیسید غریب ست ۔

ایضاً ذکر وصال حق کا نکلا

فرمایا کہ وصال خدا یتعالی کا ہرگز نہ پائین جب تک مجاہدہ نہ کرین اسلئے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین جاھدوا لاجلنا
لنھدینھم سبل وصالنا یعنے جو لوگ کہ ہمارے واسطے مجاہدہ کرتے ہین تو ہر اینہ ہم انکو

اپنے وصال کی راہین بتاتے ہین بعد اسکے فرمایا المجاھدۃ ھو ترك الماکولات والمشروبات
والملبوسات والمنکوحات ای قلتہا یعنے مجاہدہ ترک کرنا ہے بہت سے کہانے پینے
پہنے عورتین کرنیکا بعد اسکے فرمایا کہ اگر ایسا واصل وفات پائے تو لذت وصال کی اسجگہہ
بہی ہو بعد اسکے فرمایا کہ بعض ایسے واصلونکو گور مین تنہا نہین چہوڑتے ہین عرش کے
نیچے لیجاتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این معنی مجاھدہ
و وصال کہ گفتم جملہ بنویسید غریب ست۔

سترہوین ماہ رمضان شب سہ شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ختم تراویح کا ذکر نکلا فرمایا کہ اُس طرف ہر رات نماز
تراویح مین قرآن شریف کا ایک سپارہ اور کچہہ پڑہتے ہین ستائیسوین رات کو ختم کر دیتے
ہین مخدوم کا معمول یہی تہا بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین
رات تراویح پڑہی ہے اسی سبب سے مین تین رات متابعًا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نیت کرتا ہون اور باقی راتون مین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ادا کی ہے
اسلئے مین متابعًا للخلفاء الراشدین نیت کرتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اس طریق کی نیت
خاصہ میرا ہے کسی کتاب مین یہ طریق نہین ہے تمنے پایا ہے حاضرین مجلس نے عرض کیا کہ
ہمنے کسی کتاب مین نہین پایا ہے فرمایا کہ مقصود تراویح سے ختم ہے اگر کوئی ایک رات
مین ختم کرلے پہر اور راتون مین تراویح نہ پڑہے تو گنہگار نہوگا کیونکہ مطلوب ختم ہے
بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک بعض کے ختم تراویح کا واجب ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے

اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا کر لیا تو اُسکے گردن سے سنت ساقط ہو گئی اگر وہ دوسرا ختم تراویح مین شروع کرے تو مستحب ہوگا اور ایک دوسری جماعت اُسکا اقتدا کرے تو اُنکے ختم تراویح کا سنت مین محسوب ہوگا یا نہین جواب فرمایا کہ محسوب ہوگا اسلئے کہ سنت و مستحب قریب الحکم ہین اور نفس تراویح اُنمین حاصل ہے اور اُسطرف محدث و مشائخ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جس جماعت نے تراویح کا ختم نہین کیا ہے وہ اُس امام کے ساتھہ پڑہین کہ جسنے دوبارہ ختم تراویح کا شروع کیا ہے اور یہ کام شیخ جمال الدین اُچھی رحمۃ اللہ علیہ بھی کرتے تھے اور دوسرون کو فرماتے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ نیست تراویح را گفتم بنویسید غریب ست کم کسے میداند **ایضا** فرمایا کہ یہ دعا جو کہ اوراد مین ہے کس طرح مستقیم یعنے درست و راست ہو سکتی ہے کہ کما اتیتَ ابراھیمَ رُشدَہٗ فَاَرْشِدْنا وکما اتیتَ موسیٰ سؤالہٗ فاعطنا سُؤلنا وکما غفرتَ لمحمدؐ ذنبہٗ فاغفر لنا ذنوبنا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ ختم انبیا اور سب سے افضل ہین اُنکا گناہ کے ساتھہ کیونکر ذکر کرین فرمایا کہ دعا گو نے اُس طرف محدثون مشائخون سے پوچھا کہ شیخ شہاب الدینؒ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گناہ کے ساتھہ ذکر کرتے ہین مین نے یہ جواب پایا کہ یہ دعا مروی ہے وہ کیا کرین لیکن تم اس بات کا بھید سُنو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سبب سے گناہ کے ساتھہ یاد کیا ہے تاکہ اُنکی امت کے گناہگارون کے دل آرام پکڑین اگرچہ اس ذنب سے ذنب شرعی مراد

نہین ہے ذنب حال مراد ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکونکی نیکیان
مقربون کی بدیان ہین اور وہ نیکی ابرار کے عمل باطمع اجر ہے اور مقرب لوگونکا عمل
بغیر طمع اجر کے ہوتا ہے اُسکی طاعت واسطے اُسکی ذات کے کرتے ہین اور اگر اونکی
خاطر وضمیر مین اجر کی طمع گزرتی ہے تو یہ اُنکے حال کا گناہ ہے اُس سے استغفار کرنا چاہئے
جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان صلوتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین یعنے بیشک میری نماز اور میراحج اور میری زندگی اور میری
موت اور میری ساری طاعتین واسطے ذات خداوند کے ہین جو کہ پروردگار ہے
جہان والونکا نہ واسطے طمع اجر کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند
من این فائدہ کہ گفتم بنویسید پس نشستم۔

سترہوین ماہ رمضان

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تھا۔ سید صدرالدین راجا برادر مخدوم منصور
کے شکار سے آنے قدمبوسی کی بغلگیر ہوئے پوچھا تو جواب دیا کہ سلطان نے بہت
مرحمت کی کیا تقریر مین نہین آتی ہے ایک گاؤن میرے نام پر کردیا اور دو ہزار
تنکہ بخشش کیا اور خلعت پہنایا پھر رخصت کیا اور خط بھیجا اور کہا کہ میری طرف
سے باتھ جوڑ کر مخدوم کو پہونچاؤ اور معذرت کرو کہ مین لقاے مبارک کا سخت
مشتاق ہون لیکن مہم پیش آئی ہے ان شاء اللہ تعالی فتح ہوگی بعد فتح کے خدمت مین
حاضر ہونگا۔ ہوتا ہے ورزہ ذکر مین یہ بھی فرمایا کہ طالب حق کا کام بسبب جد واجتہاد

کے وہانتک پہونچتا ہے کہ اُسپر مکاشفہ ہوتا ہے اگر اُس سے قطع نظر کی تو مقصود کو
پہونچ گیا ورنہ اُسی مین رہجاتا ہے مقصود کو نہین پہونچتا ہے اور وہ یعنے مقصود
ذات حق ہے مثلاً اگر ملتان سے دہلی کا قصد کیا اور منزل گزرتی ہے آگے ہوتا جاتا
ہے یہانتک کہ اسی اثنا مین اچو دہن مین رہگیا تو وہ مقصود کو نہ پہونچا پس طالب حق
کو چاہیے کہ انوار مکاشفہ کے جو اُسپر منکشف ہوتے ہین اُنسے ترک نظر کرے اُنکو دفع فرمائے
آگے جائے اُنپر فریفتہ ہوجاوے کیونکہ بکام تو آگے ہے یہانتک کہ نور تجلی اُسپر متجلی
ہوجاوے خدا ے عز وجل کو دل کی آنکہہ سے دیکہے اُسکی ذات پاک کو اکثر نماز مین
دیکہے اور یہ وہ نور ہے یہ آیت شریف پڑہی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا
وخر موسی صعقا ولی کا دل پہاڑ سے کمتر نہین ہے فرمایا کہ مین نے ایک درویش
سے یہ بیت یاد رکہی ہے **بیت** طاقت دیدن رخ تو کراست ؛ من مسکین شدہ
حیرانم ؛ اور یہ وہ مقام ہے کہ خود سے فانی اور دوست کے ساتہہ باقی ہوجاتا ہے
خود کی کچہہ یاد نہ لائین اُسی کی یاد مین رہین اور ہمیشہ خطاب کرین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن امام ذوالنون رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ مین
آئے ایک مرد سیاہ رنگ یعنے حبشی کو دیکہا کہ اپنی خبر نہین رکہتا ہے میرے آنے کی
اُسکو کب خبر ہوگی اُسنے میرے طرف کچہہ نہ دیکہا ویساہی مستغرق تہا اور آہستہ کچہہ
کہتا تہا مین نے اپنا کان نزدیک اُسکے رکہا تو مین نے سُنا کہ وہ کہتا ہے اَنْتَ اَنْتَ
یعنے توہی تو ہے بعد ایک زمانے کے ہوش مین آیا مجہکو دیکہا تو مین نے سلام کیا

اُس سے پوچھا کہ تو یہ خطاب کس سے کرتا تھا اُسنے جواب دیا کہ وہ سِر ہے کہ محبوب جانتے ہین ہر کسی سے نہ کہنا چاہئے کہ فضیحت ہوجائین تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر کوئی عاشق مجازِ معشوقہ کا ذکر کرے تو بالضرور فضیحت ہوجائے ہ یک شربتِ وصل تو بہ از طاعتِ صد سال ؛ کز طاعتِ پندار نشد حاصل دیدار ؛ پوشیدہ بنوشید و ضیاءِ وصلش ؛ اظہار نمی باید کرد این ہمہ اسرار ؛ یہ قول مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ تو نہین دیکھتا ہے کہ خانقاہ شیخ کبیر قدس اللہ سرہ مین شروع کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہین جب خود سے فانی ہوجاتے ہین تو اللہ اللہ کہتے ہین اسلئے کہ جملہ خواطر کی نفی کرچکے تو اثبات مین ہوگئے بعد اسکے فرمایا کہ وہ درویش کہان رہے ہین اس زمانے کے ولی اُن درویشونکے اتباع کو ننگ رکہتے ہین شاید بعض ویسے بہی ہون خالی نہین ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندِ من این فوائد انوار و تجلی اسرار کہ گفتم بنویسید تو سالکی کار خواہد آمد ترا۔

شب چہار شنبہ اٹھارہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا تہجد کے وقت مائدۂ سحور لائے مخدوم کہانے سے پہلے ہاتہہ نہین دہوتے ہین اُسی طرح کہاتے ہین علی الدوام اور بعد کہانے کے ہاتہہ دہوتے ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ کہانے کے اول و آخر ہاتہہ دہونا سنت ہے جواب فرمایا کہ اول مستحب ہے اور آخر مین سنت ہے بعد اسکے فرمایا کہ درویش اول

ہاتہہ نہین دہونے مین اس جہت سے کہ مذہب فقر ہے یعنے محتاجی کو لیجاتا ہے چونکہ اُنکو صدق افتقار ہے اسلئے اول ہاتہہ دہونا ترک کیا ہے حتی لاینفی الفقر و تنفی اللمم بعد اسکے ایک عزیز نے پوچہا اگر کسی کا ہاتہہ بہرا ہوا ہے فرمایا تو دہو ڈالے ورنہ حاجت نہین ہے

اٹہارہوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **ذکر عطریات کا نکلا** فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عطریات کو بہت دوست رکہتے تہے اور بدن مین اور کپڑے مین ملتے تہے اور خود بہی ایسی خوشبو تہی کہ آپکا پسینا بہی اسی طرح کا تہا یعنے اگر مدینۂ مبارک مین بوئے خوش آتی تو لوگ کہتے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین گزر فرمارہے ہین اور جس جگہہ آپ مُستراح کرتے یعنے قضاے حاجت فرماتے تو خوشبو آتی اگر آپ راہ مین گزر فرماتے اور آپ کو لوگ نہ دیکہتے تو جان لیتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر فرما رہے ہین اور یہ بہی خبر مین ہے کہ آپ آخر شب کو بدن اور کپڑے مین عطر ملتے تہے باین نیت کہ صبح کو درمیان یارون کے جاؤنگا تو اُنکو خوشبو پہونچاؤنگا اسی لئے جمعے کے دن غسل کرنا کپڑے دہونا خوشبو ملنا سنت ہے اسلئے کہ پسینے کے سبب سے بدن مین بدبو آنے لگتی ہے تاکہ ارد گرد کے لوگونکو مضرت نہ پہونچے بعد اسکے فرمایا کہ جب باین حد برادر مومن کا ضرر روا نہین رکہتے ہین تو ہاتہہ اور زبان سے کب رنج پہونچائینگے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام المسلم من سلم المسلمون من یدہ و لسانہ یعنے مسلمان وہی ہے کہ اُسکے ہاتہہ اور زبان سے مسلمان

قولہ جامع ضمنین ہاتہہ نطق المسلم الی اکمل الایمان ذکر اکمل او متی ای المسلمون وغیرہم انتہی سلم المسلمون لسانہ من اہل الذمۃ من اہل الذمۃ ہذا یستلزم ویدہ فان قیل ہذا خاصۃ ان من اتصف بہا کان کاملا و یکون عادتہ بدلالت مع مراعاۃ بقیۃ الارکان قال الخطابی افضل المسلمین من جمع الی اداء حقوق اللہ تعالی اداء حقوق المسلمین ویحتمل ان یکون المراد بذالک الاشارۃ الی الحث علی حسن معاملۃ العبد مع ربہ لانہ اذا احسن معاملۃ اخوانہ فاولی ان یحسن معاملۃ ربہ من باب التنبیہ بالادنی علی الاعلی فضل اللسان والید بالذکر لان معظم الاذی یکون بہما عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

سلامت رہین بعد اسکے فرمایا کہ **اولیاے کامل کے عذرہ مین خوشبو**
آتی ہے اور اگر کامل نہین ہے تو بدبو بہی نہین آتی ہے دعاگو نے اسکا امتحان
کیا ہے مناسب اسکے **حکایت** فرمائی کہ اچہ مین ایک عورت عاملہ ہے لڑکون
کی مان کے پاس عوارف پڑہنے کو آتی تہی اُس سے عطر کی خوشبو آئی ایک دن لڑکون
کی مان نے اُس سے پوچہا کہ تو بدن مین عطر ملتی ہے اُسنے کہا برسین ہوئین کہ میرے
شوہر نے انتقال کیا ہے مین کسکے واسطے عطر ملون معلوم ہوا کہ وہ ولیہ ہے اور یہی
عورت جمعے کی راتون کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے وہان ایک عورت ہے اُس سے
ملا کیا ہے بارہا واسطے دعاگو کے قرص مکا ونبات مصری لاتی ہے سید شمس الدین
... نے کہا کہ بارہا مین نے بہی اُس سے کہا ہے پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ عطر کہ گفتم بنویسید غریب ست۔

ایضاً شب قدر پانے کا ذکر نکلا

ایک عزیز نے پوچہا کہ شب قدر طاق شب مین ہوتی ہے یا جفت شب مین جواب
فرمایا دعاگو نے ہر سال طاق شب مین پائی ہے اور اسی طرح مروی ہے بعد اسکے
فرمایا کہ ... ولیہ ہی پائی ہے اور صبح کو خود آتی ہے یا آدمی بہیجتی ہے کہ مین نے
شب قدر پالی آج کی رات تہی صحیح ہے یا نہین اسی رات مین دعاگو نے بہی پائی تو مین
جواب ... کہ آج کی رات شب قدر تہی بعد اسکے فرمایا کہ سال گزشتہ کو مین نے شب قدر
... کو پائی ہے اور جس شخص نے کہ سال گزشتہ مین میرے ساتہ شب قدر

پائی تھی وہ اس بار معتکف نہین ہے دہلی مین رہتا ہے بندے نے پوچھا وہ کون ہے
آہستہ فرمایا کہ سید شرف الدین بعد اسکے فرمایا محمد ظفاری بھی دو سال ہوئے کہ معزول
ہو گیا ہے میرے پاس بھی نہین آتا ہے **ایضا** ایک زائر نے عرض کیا کہ مین نے
حج کی نیت کی ہے آپ کسی بادشاہ کو لکھدین تاکہ وجہ توشہ یعنے کچھ زادراہ دیدے
منشیون سے فرمایا کہ لکھدو بعد اسکے فرمایا فقہ کی کتاب مین ہے مَن اراد الحج و یاخذ
من الملوک زاداً و یاکل فی طریق الحج لا یقبل منہ حجٌ و لا عمرۃٌ یعنے جو شخص چاہے
کہ حج کو جاوے اور توشہ وجہ ملوک سے کرے اور اُسکو حج کی راہ مین کہائے تو اللہ تعالے
اُسکے حج و عمرے کو قبول نہ فرمائے بعد اسکے فرمایا کہ بعض لوگ یہ مسئلہ نہین جانتے ہین
حج کا توشہ وجہ ملوک سے کرتے ہین اور اصل اعمال مین وجہ خالص چاہیئے تاکہ قبول
ہو اور فقرا پر تو حج ہے فرض نہین ہے جسوقت فرض ہو جائے تو اُسوقت چلا جاے
قولہ تعالی و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنے واسطے
اللہ کے ہے لوگون پر حج خانہ کعبہ کا جو شخص کہ طاقت رکہے طرف اُسکے راہ کی حج اُسوقت
فرض ہوتا ہے کہ راہ کا زاد و راحلہ ہو اور عیال کو اتنا خرچ دیجائے کہ جاوے اور پہر
آجائے اور راہ مین امن ہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
مسئلہ حج کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسے میداند **ایضا** روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑھ مین نے شروع کیا ترتیب ایہین تھی کہ جسوقت سالک
فرض مغرب کے پڑھ چکے تو کسی سے بات نہ کرے یہانتک کہ چھہ رکعت نماز ادا کرے کیونکہ

سنت ہے فقہ مین ذکر کیا ہے و ندب الست بعد المغرب لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی المغرب ثم صلی بعدھا ست رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ یعنے بعد مغرب کے چھہ رکعتین مندوب ہین اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مغرب کی نماز پڑہے پہر بعد اُسکے چھہ رکعت نماز پڑہے قبل اسکے کہ کوئی بُری بات بولے تو لکھی جائے گی واسطے اُسکے عبادت بارہ برس کی بعد اُسکے بیس رکعت صلوۃ الاوابین کی پڑہے ہمیشہ درمیان مغرب و عشا کے اسلئے کہ حق مین اوابین اواکرنیوالونکے یہ آیت شریف نازل ہوئی ہے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یعنے الگ ہوتی ہین کروٹین اونکی بچھونون سے یہ اُنہین کے حق مین ہے کہ درمیان مغرب و عشا کے وقت کو زندہ رکہتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

شب پنجشنبہ اونیسوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا مسعود درویش گوشت نہین کہاتا تہا فرمایا حدیث شریف مین ہے قال علیہ الصلوۃ والسلام سید ادام اھل الدنیا والجنۃ اللحم یعنے آپنے فرمایا کہ دنیا و جنت والون کے سالن کا سردار گوشت ہے

ایک عزیز نے پوچھا کہ بہشت مین گوشت کہائین گے جواب فرمایا قولہ تعالی ولحم طیر مما یشتھون یعنے بہترین گوشتون کا یہی پرندون کا گوشت ہے۔

ایضا توحید و شرک کا ذکر نکلا

فرمایا کہ مشائخ کی اصطلاح ہے التوحید افراد الحق عن غیرہ والشرک اشراک الغیر بہ یعنے توحید جدا کرنا حق کا ہے اُسکے غیر سے اور شرک شریک کرنا ہے غیر کا ساتہہ اُسکے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن حدیث فائدہ گوشت و معنی توحید و شرک کہ تقریر کردم عزیز ست بنویسید۔

ایضا شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ کہانے کا دانہ کہ وقت کہانے کے گر پڑتا ہے اسکے کہانے کا کیا فائدہ ہے جواب فرمایا کہ قضاے مہور حورہے بعد اسکے فرمایا کہ حرمت اس دانۂ طعام کی واسطے رضاے خدا کے ہے پس خدا کی رضا بجالائی جاے اور یہ مثل اُس بات کی ہے کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کو کسی کے نکاح مین دیوے تو اُس لونڈی کا مہر واسطے مولیٰ کے ہوگا سو وہ حورین اللہ تعالے کی لونڈیان ہین اور وہ اُنکا ولی ہے یہ اُنکا اجر اُسکو دیوے بعد اسکے فرمایا کہ مہر باج آیا ہے جیسا کہ نکاح شعیب علیہ السلام کے صاحبزادی کا موسیٰ علیہ السلام سے ہوا یہ قصہ قرآن شریف مین ہے قولہ تعالی انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ھاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج فان اتممت عشرا فمن عندک وما ارید

ان اشق علیك ستجدنی ان شاء الله من الصالحین قال ذلک بینی و بینك ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علیّ والله علی ما نقول وکیل یعنے حضرت شعیب نے حضرت موسی سے کہا کہ مقرر مین چاہتا ہون کہ تیرے نکاح مین دون ایک کو میرے ان دو بیٹون سے اس شرط پر کہ تو میری خدمت کرے ساتھہ چرانے بکریونکے آٹھہ برس پہر اگر تو دس برس پورے کردے تو تیرے طرف سے ہے اور مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تجھپر مشقت رکھون سرانجام کو تو مجھے پائیگا اے موسے اگر اللہ نے چاہا صالحون نیک مردونسے حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ شرط درمیان میرے اور درمیان تیرے ہے جونسی مدت مین پوری کردون تو کوئی زیادتی مجھپر نہین ہے اور اللہ وکیل ہے اُسپر جو ہم کہتے ہین پس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من فائدہ مہور بنویسید

انیسوین ماہ رمضان روز پنجشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **حضور مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لباس مبارک کا ذکر نکلا** فرمایا کہ آپ پیراہن یعنے کرتا پہنتے اور اُسکو دوست رکہتے تہے لیکن بے گرہ بند کے یعنے جیب نہ ہوتی تہی آپ کا قول ہے کہ اَحَبُّ الاثوابِ الیَّ القمیصُ والحِبَرَۃ یعنے دوست ترین کپڑونکا طرف میرے پیراہن اور بارانی ہے اور اگر آپ بارانی پہنتے تو بارہا بند کہلے ہوتے بعد اسکے فرمایا کہ

پیراہن باجیب پہننا بدعت ہے ہندوستان مین پہنتے ہین اور اُسطرف پیراہن
باجیب کوئی نہین پہنتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ آستین مبارک آپکی ایک روایت مین
ہے کہ بند دست تک ہوتی اور ایک روایت مین تا سر انگشتان اس سے زیادہ نہین
ہوتی تہی اور آپ جامہاے کوتاہ پہنتے تہے یعنے اونچے کپڑے پہنتے اسلئے کہ اللہ تعالے
نے فرمایا ہے و ثیابك فطھر ای فقصر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ ایک دن آستین امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی اُنگلیونسے زیادہ تہی تو اُتنی کاٹ
ڈالی اور دور کردی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
لباس مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تقریر کردم بنویسید پس نوشتم **ایضا** روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ جب عشا کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعت سنت پڑہے پہر فریضہ عشا
ادا کرے بجماعت بعد اُسکے دو رکعت سنت اوراد شیخ کبیر مین دوسرا طریق مروی ہے
لیکن دعاگو نے اُس طرف ایک اور طریق سُنا ہے اور مین اُسی طرح پڑہتا ہون حدیث
شریف مین ہے من صلے بعد رکعتے سنۃ العشاء اربع رکعات سنۃ و یقرأ
فی الرکعۃ الاولی اٰیۃ الکرسی ثلاث مرات و فی الثانیۃ سورۃ الاخلاص ثلاث
مرات و فی الثالثۃ الفلق ثلاث مرات و فی الرابعۃ الناس ثلاث مرات
قضیت لہ حوائجہ و قالت الصحابۃ واظبنا ھذہ الصلوۃ قضیت حوائجنا
کلھا یعنے جو شخص پڑہے بعد دو رکعت سنت عشا کے چار رکعتین سنت کی اور پڑہے

فائدہ بعد دو رکعت سنت عشا کے چار رکعت پڑھنا

پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی تین بار اور دوسری رکعت مین سورۂ اخلاص تین بار
اور تیسری مین سورۂ فلق تین بار اور چوتھی مین سورۂ ناس تین بار تو اُسکی حاجتین
پوری کیجائین اسکو صلوٰۃ الحاجۃ بھی کہتے ہین جیسے کہ صحابہ نے کہا کہ ہمنے اس نماز
کی مواظبت ومداومت کی تو ہماری ساری حاجتین روا ہوگئین بعد اسکے فرمایا کہ
نیت متابعاً للنبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے کیونکہ آپنے اس نماز کو پڑھا ہے اور یہ
میرا معمول ہے بعد عشا کے جو سورتین کہ آئی ہین اُنکو پڑھے سورہ یٰس و حٰم الدخان
والم تنزیل و تبارک اور اگر نماز مین پڑھے تو بہتر ہے بعد اسکے فرمایا کہ پائچہ ازار مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹخنے سے اوپر رہتا تھا ٹخنے سے نیچے نہ تھا قوم لوط لعنہم اللہ تعالے
کی افعال مین سے ایک فعل یہی تھا کہ پائچہ ازار کا ٹخنے سے نیچے پہنتے تھے بد قوم تھی
ٹخنے سے نیچے پہننا اس طور پر کہ ٹخنا چھپ جائے مکروہ و بدعت ہے اسلئے کہ آپکا قول
ہے من صلی وکان ازارہ تحت الکعبین لا ینظر اللہ الیہ یعنے جو شخص نماز پڑھے
اور اُسکی ازار ٹخنو نسے نیچی ہو تو اللہ تعالی طرف اُسکے نظر نہ فرمائیگا اسی درمیان مین
ایک زائر آیا اور سر زمین پر رکھدیا باواز بلند فرمایا کہ ایسا کرنا روا نہین ہے ہاتھ پکڑنا
چاہیئے مصافحہ کرنا چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ سر جھکانا بھی مکروہ ہے فقہ مین مذکور ہے
یکرہ الانحناء للسلطان وغیرہ یعنے مکروہ ہے سر نیچا کرنا واسطے بادشاہ کے
اور غیر بادشاہ کے اسی کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ مولانا بہاء الدین
قاضی اوچہ دعا گو کے اوستاد تھے مین اُنکے پاس پڑھتا تھا اور تواضع کرتا تھا ایک دن

ذکر خواندن سور بعد عشا

پائچہ ازار کا ٹخنے سے نیچا رکھنا منع

سر جھکانا مکروہ ہے

مجہسے کہا کہ تو سر کو اٹھا کر کے سلام کو نہا کرکے سلام مت کر کیونکہ مکروہ ہے پس روے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند سماع این مسئلہ کہ گفتم بنویسید پس ہشتم تاریخ
مذکور مین بعد ادائے نماز ظہر کے بندہ خدمت مین حاضر تہا بات مکاشفہ
و مشاہدے مین تہی فرمایا کہ اول سالک کو زمین کا مشاہدہ ہوتا ہے جو کچہہ
روے زمین پر ہے سب کو دیکہتا ہے بعد اسکے جو کچہہ زمین کے پیٹ مین ہے وہ
منکشف ہوتا ہے جیسے کشف قبور اور احوال مردون کا اور جو کچہہ کہ زمین کے نیچے
ہے جیسے سونا چاندی خزانے وغیرہ بعد اسکے جنون پریون کا مشاہدہ ہوتا ہے
اُنکو دیکہتا ہے بعد اسکے آسمان کا مشاہدہ ہوتا ہے جیسے فرشتے اور بہشت و عرش
و کرسی و لوح و قلم اور جو انکے سوا ہے بعد اسکے ارواح کا مکاشفہ ہوتا ہے بعد اسکے
روحانیون کا مکاشفہ ہوتا ہے یعنے مردان غیب کا جیسے اَبدال و اَوتاد و نُقبا
و نُجبا و قطب اُنکو دیکہتا ہے اور انکے غیر کو بہی بعد اسکے اولیا کا مشاہدہ ہوتا ہے
بعد اسکے انبیا علیہم السلام کا مشاہدہ ہوتا ہے اور صحابہؓ و تابعین کا بعد اسکے اپنے
پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ ہوتا ہے بعد اسکے
مشاہدہ حق کا متجلی ہوتا ہے یہ مقام وصال کا ہے واصلون سے ہو جاتا ہے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
قدس اللہ سرہ منبر پر خلق کو تذکیر و وعظ فرما رہے تہے اسی اثنا مین منبر سے اوترلئے
اور نیچے کے زینے پر بیٹہہ گئے اور خلق کی طرف پشت کی اور منبر کی طرف مونہہ کیا

با ادب تمام سر جہکایا اور بیٹھہ گئے وعظ سے رُک گئے اہل مجلس نے کہا شاید شیخ دیوانے ہوگئے اُنکا ایک راز دار تہا اُسنے پوچہا کیا تہا کہ آپ اثنا تذکیر مین منبر سے اُتر آئے اور آخری زینے پر بیٹھہ گئے اور خلق کی طرف پیٹھہ کردی فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مین نے دیکہا کہ منبر پر بیٹھے میری کیا مجال کہ مین حضرت رسالت پناہ کے برابر بیٹھون اور اُنکی طرف پشت کرون یہ ہے مشاہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسکے بعد مشاہدہ حق کا طالع ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدۂ مکاشفہ کہ گفتم بنویسید بس نشتم۔

بیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت تہجد

بلکے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے پہلوے راست مین مائل بٹہایا فرمایا فرزند من مربع بیٹہ یعنے چار زانو جیسا کہ مین بیٹہا ہون خود بہی مربع بیٹہے جیسا کہ مین ذکر کرونگا تو بہی ویسا ہی کر تین بار کلمہ کہا اول و آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بہیجا لائے نفی مین مد کیا اور بائین طرف سے سیدہی طرف لیگئے وہانتک کہ دم تمام ہوگیا پہر اثبات بائین طرف کیا فرمایا فرزند من مین نے یہ تلقین ذکر تجہکو کی تو بہی اسی ہیئت پر کہہ مین نے ویسا ہی پہلوے مبارک مین بیٹہے ہوئے کہا پہر فرمایا کہ مین اس تلقین ذکر کی تا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسناد رکہتا ہون جسکو مین تلقین کرون تو اُسکے اسناد صحیح ہوگی بعد اسکے دعا کی اللھم ربنا اختم امور نا بھذہ الکلمۃ الطیبۃ اول و آخر درود شریف پڑہا پہر روے مبارک طرف اس

تلقین ذکر کی ہوئی مدار

فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس تلقین ذکر کو لکھ مع اسناد اسامی مشائخ کے کہ جنسے
دعاگو کو تلقین ذکر کی اجازت پہونچی ہے قال شیخ الاسلام امین الله فی الانام
قطب المحققین امین الملة والدین محمد قدس الله روحه رَوَیْنا عن علی
ابن ابیطالب رضی الله عنه و کرّم الله وجهه انه قال یا رسول الله دُلّنی علی
اقرب الطریق الی الله تعالی وافضلها عند الله واسهلها علی عباد الله فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی بما وصلتُ الی النبوة فقال علیٌ ما ذلک
یا رسول الله قال بمداومة الذکر فی الخلوات قال یا رسول الله اهکذا فضیلة
الذکر وکل الناس ذاکرون قال علیه السلام یا علی لاتقوم الساعة وعلی
وجه الارض من یقول الله الله ثم قال علی وکیف اذکر یا رسول الله قال اسمع
منی حتی اقولها ثلثا وانت تسمع ثم قلها ثلثا وانا اسمع ثم قال رسول الله لا اله الا الله
فسمع علی من رسول الله ثم قال کما سمع منه ثلثا فاجازله ان یلقن غیره فلقن
الحسن البصری مجیزاله فسمع الامام الحسن البصری من علی فقال مثل ما سمع
منه ثم سمع الامام الحبیب العجمی من الامام الحسن فقال مثل ما سمع منه ثم
سمع الامام داود الطائی من الامام الحبیب فقال مثل ما سمع منه ثم سمع
معروف الکرخی من الامام الطائی فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام السری السقطی
من الامام المعروف فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام الجنید من الامام السری
فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام احمد ممشاد الدینوری من الامام الجنید

فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ ابو حفص عمر و بن محمد بن عمر بن السہروردی
من الامام احمد فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ ضیاء الدین ابو نجیب
عبد القاہر بن الامام عبد اللہ السہروردی من الامام ابی الحفص فقال
مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ قطب الدین ابو رشید احمد بن محمد
الحنفی الابہری من الامام ابی النجیب فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام
الشیخ رکن الدین ابو الغنائم بن مفضل بن ابی القاسم الحبیب السمنانی من الامام الابہری
فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ اصیل الدین ابو الحسن بن محمد الشیرازی
من الامام ابی الغنائم فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ اوحد الدین
عبد اللہ بن مسعود البلبانی من الامام الاصیل فقال مثل ما سمع منہ
ثم سمع الامام شیخ شیوخ الاسلام امین الملۃ والدین محمد بن عمر من الامام
اوحد فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع امام المسلمین قدوۃ المحققین امام الدین
محمد بن اخی الامام امین الدین قدس اللہ ارواحہم ورحمۃ اللہ علیہم
اجمعین ثم سمع الامام الہمام قطب الانام شیخی واستاذی السید الجلیل الشریف
الشیخ الکامل والمکمل والواصل والموصل الی اللہ الغنی ابو عبد اللہ جلال الدین
حسین بن احمد بن محمد البخاری الحسینی ضاعف اللہ جلال قدرہ ومد اللہ
ظلال عمرہ آمین ثم سمع ہذا الفقیر المؤلف الحریق بشرائر الذنوب الغریق
فی امواج ہرائر العیوب المحتاج الی الصمد المغنی ابو عبد اللہ علاء الدین

علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی تاب اللہ علیہ واعـن لا
بالطاعۃ من شیخہ واستاذہ سلالۃ الانبیاء و بقیۃ الاولیاء المذکور للشہود
فقال مثل ما سمع منہ وکان ذلک فی لیلۃ الجمعۃ بوقت التہجد العشرین من
شہر رمضان ۷۸۱ احدی وثمانین وسبعمائۃ یعنے شیخ امین گازرونی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا کہ ہمنے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی اُنہون نے فرمایا
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ آپ مجھے وہ راہ بتائین
کہ جو نزدیک تر ہو طرف پہونچنے خدا کے اور فاضل تر ہو نزدیک اللہ کے اور آسان تر
ہو اللہ تعالے کے بندونپر پس آپنے فرمایا اے علی مین تجھکو وہ راہ بتاؤن کہ جس سے
مین درجہ نبوت کو پہونچا ہون پس حضرت علی نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا
مداومت ذکر کی خلوتون مین حضرت علی نے کہا فضیلت ذکر کی ایسی ہے ذکر تو
سب لوگ کہتے ہین آپنے فرمایا اے علی تو خاموش رہ قیامت قائم نہوگی اور روے
زمین پر کوئی ذاکر ہو کہ اللہ اللہ کہے حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ مین کیونکر ذکر کہون
آپنے فرمایا تو سن مجھسے یہانتک کہ مین تین بار کہون اور تو سن جب مین فارغ ہو جاؤن
تو تو تین بار کہہ اور مین سنون پس آپنے تین بار لا الہ الا اللہ کہا ساتھ مُدّ کے حضرت
علی نے آپ سے سنا اور آپ کے روبرو تین بار کہا جیسا کہ سنا پھر آپنے اجازت دی
کہ دوسرے کو تلقین کرین حضرت علی نے امام حسن بصری کو تلقین کی پس اُنہون
نے اُنسے سنا پس کہا جیسا کہ اُنسے سنا پھر امام حبیب عجمی نے امام حسن بصری سے سنا

پس کہا جیسا کہ انسے سنا پہر امام داود طائی نے امام حبیب عجمی سے سنا پہر امام معروف کرخی نے امام داود سے سنا پہر سری سقطی نے امام معروف سے سنا پہر امام جنید نے امام سری سقطی سے سنا پہر امام ممشاد دینوری نے امام جنید سے سنا پہر امام ابو عمرو نے امام احمد ممشاد سے سنا پہر امام ضیاء الدین ابو النجیب نے امام ابو حفص سے سنا پہر امام قطب الدین ابو رشید نے امام ابو نجیب سے سنا پہر ابو الغنائم نے امام قطب الدین سے سنا پہر امام اصیل الدین نے امام ابو الغنائم سے سنا پہر امام اوحد الدین نے امام اصیل الدین سے سنا پہر امام امین الدین گازرونی نے اپنے چچا امام اوحد سے سنا پہر امام امام الدین نے اپنے بہائی امام امین الدین سے سنا پہر امام ہمام قطب انام مشہور شیخ جلال الحق والدین دامت برکاتہ اس فقیر کے شیخ واستاذ نے امام امام الدین سے سنا پہر اس فقیر حقیر نے اپنے شیخ واستاذ مذکور سے سنا شب جمعہ وقت تہجد بیسوین ماہ مبارک رمضان ۸۱۰ھ ہجری کو جملہ مشائخ سترہ ہین اس فقیر نے سترہ واسطون سے تلقین ذکر کو سنا الحمد للہ علی ذلک **ایضاً**

ایک عزیز نے پوچہا کہ جسوقت یہ دعا پڑہین اللھم یا دائم الفضل علی البریۃ تو آمین کہین جواب فرمایا کہ آمین کہین اسلئے کہ امر کے معنے مین ہے ای ادم علینا فضلک یعنے اے اللہ تو اپنا فضل ہمپر دائم رکہہ **ایضاً** فرمایا کہ مسبعات عشر مین جسوقت اس دعا مین پہونچین اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالد تو جس شخص کے بہائی بہن اعیانی ہون وہ اسی طرح کہے کیونکہ مصدر تفاعل کا واسطے اشتراک کے ہے

اور جس شخص کے بہائی بہن اعیانی اور علاتی دونون ہون تو وہ ولمن ولدا
پڑہے تاکہ علاتی خارج نہو جائین اور دعاگو کے اعیانی بہائی بہی ہین اور علاتی بہی
اسلئے مین ولمن ولدا پڑہتا ہون تاکہ وہ محروم نہ رہجائین پہر اس فقیر سے اور یاران
اعلی سے فرمایا کہ اس طریق کو لو یہ غریب ہے اسکو کم کوئی جانتا ہے **ایضا** فرمایا
من قرأ هذا الدعاء بعد صلوة الفجر حفظ من الفتن اللهم انت الخالق وانا
المخلوق فمن يدعو المخلوق الا الخالق وهو الله الواحد الباقي فسبحانه توحد
بالملك والعظمة والكبرياء والجبروت والسلطان والعز والشرف والحول
والقوة یا ودود یا غفور یا معین یا مستعان یا احد یا صمد یا فرد یا وتر
یا حی یا قیوم یا بدیع السموت والارض یاذا الجلال والاکرام یا لا اله الا انت
اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد الف الف صلوة وحی علی محمد وعلی ال
محمد الف الف تحیة وسلم علی محمد وعلی ال محمد السلام بعدد انفاس
الانام وقطرات الغمام یعنے جو کوئی اس دعا کو بعد نماز فجر کے پڑہے تو وہ بسبب برکت
اس دعا کے زمانے کے فتنون سے محفوظ رہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو
اور ہمیشہ بعد نماز فجر کے پڑہا کر و دعاگو ہمیشہ پڑہتا ہے اور مین نے سب یارون سے
کہدیا ہے اور مولانا سراج الدین امام سے بہی کہدیا ہے کہ باواز بلند پڑہین **ایضا**
فائدہ بیان فرمایا کہ جب مسبعات مین اس دعا کو پہونچین اللهم یا رب افعل بی
وبهم عاجلا واجلا فی الدین والدنیا والاخرة ما انت له اهل ولا تفعل

بنایا مولنا ما نحن له اهل تواس فارسی کو بہی مکرر پڑہین اسی کے ہم معنی ہے
شیخ عارف صدرالحق والدین قدس سرہ کی کہی ہوئی ہے **ع** یارب تو بفضل
بد من کار مکن ॥ با من تو ہمان کن کہ بدان معروفی ॥ ان الله هو اهل التقوی
واهل المغفرة یعنے مین تو بد کردار ہون اور تو اہل مغفرت ہے پس تو اپنی مغفرت
سے مجہے ارزانی فرما پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لو مین نے
سب یارون سے کہدیا ہے اُنہون نے اسکو لیا ہے یعنے یاد کرلیا ہے اور کبہی کبہی
مخدوم دامت برکاتہ اس منظوم کو بعد دعاے مذکور کے تین بار تکرار کرتے ہین اور
اول و آخر درود شریف پڑہتے ہین اور گاہ گاہ روتے ہین نالہ و زاری کرتے ہین

دہ رکعت روز جمعہ بعد اشراق

ایضا فرمایا خبر مین ہے ان یوماً جاء اعرابی الی رسول الله صلے الله علیہ
والہ وسلم فقال یا رسولَ الله نحن سُکّان البادیة وبُعدَ منا المصر لا
نقدر ان نصلے الجمعة ونحن محرومون من فضیلة الجمعة فقال علیہ السلام
یا اعرابی صل یومَ الجمعة بعدَ الاشراق عشرة رکعة علی هذا الترتیب
صل رکعتین تقرأ فی الاولی بعد الفاتحة الفلق وفی الثانیة الناس فاذا فرغت
اقرأ آیة الکرسی سبع مرات وفی روایة عشر مرات فبعد ثمان رکعات اخری
بسلامین فی کل رکعة بعد الفاتحة اذا جاء نصر الله وقل هو الله احد خمسا
وعشرین مرة وبعد الفراغ سبعین مرة سبحان رب العرش الکریم ولاحول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم وسبعین مرة استغفر الله وسبعین مرة

الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام فکانما صلی فی کل مسجد من الاقالیم وکم من حجۃ مقبولۃ ثبتت فی دیوانہ فکانما یعمل علی اربعۃ کتب منزلۃ التوراۃ والزبور والانجیل والفرقان پس آن امیر روے منبر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیرید دعاگو ہر جمعہ مدام میگزارد یعنے ایک دن ایک بدوی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یارسول اللہ ہم جنگل کے رہنے والے ہین اور شہر ہمسے دور ہے ہم قدرت نہین رکھتے ہین کہ جمعے کی نماز پڑہین اور ہم جمعے کی فضیلت سے محروم ہین پس آپنے فرمایا اے اعرابی تو جمعے کے دن بعد اشراق کے دس رکعتین پڑہ اس ترتیب پر دو رکعتین پڑہ پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ فلق پڑہیے اور دوسری مین سورہ ناس پہر جسوقت تو فارغ ہوجاے تو سات بار آیۃ الکرسی پڑہ اور ایک روایت مین دس بار پہر بعد اسکے آٹہہ رکعتین اور پڑہ دو سلام سے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد پچیس بار اور بعد فراغ کے ستربار سبحان رب العرش الکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ستربار استغفر اللہ اور ستربار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے گویا اسنے اقالیم کے ہر مسجد مین نماز پڑہی اور کتنے مقبول حج اسکے نامۂ اعمال مین ثبت ہوگئے پس گویا وہ عمل کرتا ہے چار دن کتابون منزل پر تورات وزبور وانجیل وفرقان **ایضا** فرمایا خبر مین سے ہے من صلی الجمعۃ ثم قعد وقرأ الفاتحۃ سبعا وقل ھو اللہ احد سبعا والمعوذتین سبعا سبعا وقرأ بعد ذلک ھذا الدعاء اللھم یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید

بارحیم یا ودود اکفنی بجلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک و
بفضلک عمن سواک فقال من داوم علے ھذا اغناہ اللہ تعالی عن خلقہ ورزقہ
من حیث لا یحتسب پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بعد
فراغ دوگانہ جمعہ مدام برین عمل کنید دعاگو مدام میخواند چنانکہ مے بینید اثر تمام ست
ایضا فرمایا کہ دعاگو نے چند حدیثین واقعہ یعنے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بے واسطہ سنی ہین اُسکا قصہ یہ ہے کہ مولانا شمس الدین تجار کہ
واسطے غرض اپنے شیخ کے غلہ خریدتے اور کہتے تہے لوگ اونکو محتکر کہتے اور احتکار نزدیک
فقہا کے ممنوع ہے اور محتکر ملعون ہے تین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین
دیکہا کہ آپنے فرمایا لا المحتکر ملعونٌ لو اَضرَّ یعنے ایسا نہین ہے جو اہل خلق کہتی ہے محتکر
ملعون ہے اگر ضرر پہونچاوے وہ بہ نیت غرض پیر اپنے کے غلہ جمع کرتا ہے بکل امری
ما نوی یعنے ہر مرد کے لئے وہ ہے جو اُسنے نیت کی دوسرا خواب یہ ہے کہ مین مکہ مبارک
مین تہا مین نے واقعہ مین دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ایک جماعت
خلق اُچہ کی آپ سے ساتہہ تیغ وتیر وسپر کے محاربہ کرتی ہے پس آپنے روے مبارک
دعاگو کی طرف کیا اور فرمایا یا بُنَیَّ اُبصُرْ کیف یفعلون یعنے اے فرزند دیکہہ تو کہ یہ
خلق اُچہ کی کس طرح میرے ساتہہ محاربہ کرتی ہے اور یہ وہ بات تہی کہ اُچہ کے کچہہ لوگ
بدعتین ظاہر کرتے تہے پس دعاگو نے مکے سے یہ حدیث خواب کی مع قصے کے بہیجی
اور اُس بدعت سے مین نے اُنکو منع کردیا انہون نے اُن بدعتون کو چہوڑدیا الحمد للہ

احادیث مرویۂ مخدوم از رسول صلعم در خواب

دوسرا خواب یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین دیکھا کہ آپ
طرف دعاگو کے متوجہ ہوئے اور فرمایا عظ فقد طاعت الشمس من مغربہا یعنے اے
فرزند تو وعظ کر مقرر قریب ہے کہ سورج مغرب سے نکلے حرف قد یہان واسطے تقریب
کے ہے یہ بہی فرمایا کہ جسوقت دعاگو مدینۂ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
تہا تو مین روضۂ مقدسۂ نبوی مین جاتا پائنتی کی طرف سلام کرتا اور اُسی جگہہ مشغول
ہوجاتا تہا زیارت کرنیوالے دعاگو کے آگے سے بتکلف گزر کرتے تہے مین نے روضے
سے آواز سُنی ولدی لا تقعد بین یدی زُوّاری یعنے اے فرزند میرے تو کہڑا مت
ہو واسطے نماز کے روبرو میرے زائرون کے پس مین اُس جگہہ سے دور ہو گیا
اور گوشۂ روضہ مین دیوار کے آگے مشغول ہو گیا مین نے تحقیق کر لیا کہ آواز حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور یہ بات دن مین بحالتِ بیداری تہی پس
اس بات کو مدینے کے شریفون نے سُنی یہ خبر منتشر ہو گئی لوگون نے یقین کر لیا کہ
دعاگو سیّد ہے بشہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آن امیر کبیر روئے سیر
برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این احادیث بنویسید خدمت کردم نبشتم۔

ایضا فرمایا کہ تنگی کے وقت پڑہین کشائش کہین

یا خفی الالطاف اذرکنی فی دقتی ھذا اگر جمع ہو تو ادرکنا فی وقتنا ھذا کہین
اول وآخر مین درود شریف پڑہین **ایضا** فرمایا کہ بیمار دن کے اچہا ہونے کی
نیت سے ایک سو گیارہ بار **یا سلام** کہین وہ مرض صحت سے بدل جائے شرح

نود نہ نام مین بہی ذکر کیا ہے درود شریف پڑہین اور توسل کرین الہی توسلت بھذا الاسم ان تعافی جمیع مرضی المسلمین والمسلمات ۔

ایضاً ذکر فتوری کا نکلا

فرمایا جبکہ سالک مین بے ادبی آپڑتی ہے تو وہ محجوب ہوجاتا ہے اسفل السافلین مین جاگرتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ سید محمد طفاوی دعاگو سے تعلق رکہتا ہے اہل مکاشفہ تہا ایک وقت رکہتا تہا اُس بار کہ مین شہر مین آیا وہ حج سے نزدیک میرے آیا کہا کہ مجہپر قرض بہت ہے تو مین نے اُسکے واسطے بادشاہ سے سعی کی کہ حاجی ہے چندحج کئے ہین اور سالک واہل مکاشفہ ہے بادشاہ نے اسکو کچہہ دیا مین نے سُنا کہ وہ تجارت مین پڑگیا وہانتک نوبت پہونچی کہ وقع نظرہ علے بعض الامارد یعنے اُسکی نظر کسی امرد بے ریش پر پڑگئی تو وہ محجوب ہوگیا در نظر حال برین جملہ ست یعنی دیکہنے مین تو حال اس سب پر ہے کہ محجوب ہوگیا اس بیچارے آدمی کی کس حد تک بعد و دوری اللہ سے ہوگی کہ جو فعل کرے نزدیک ہے بات دین مین ہے اور اسوقت بہی وہ میرے پاس نہین آتا ہے کہ توبہ کرے اس رات یعنی بیسوین کو مین نے سارے یارون کے واسطے دعا کی ہرچند مین نے چاہا کہ نام محمد طفاری کا لون اصلا زبان پر نہین آیا۔

ایضاً ذکر طلب کا نکلا

فرمایا کہ طالبین تین قسم ہے ایک تو دنیا کے طالب ہین وہ لاشئی ہین یعنے کچہہ نہین

ہین ایک عزیز نے عرض کیا کہ آپ لاشی فرماتے ہین فرمایا کہ لاشی تو شی ہے اور طالب
دنیا کا لاشے بہی نہین ہے دوسرے آخرت کے طالب ہین وہ حق کے طالب ہین
اسلئے کہ رویت حق تعالی کی بہشت سے ہے لیکن وہ طلب مین خم رکہتے ہین طلب
محض اُسکی نہین رکہتے ہین تیسرے طالب محض اُسکی ذات کے ہین وہ لوگ معالی الہم
یعنے عالی ہمت اور واصل ہین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصوفیۃ الناس علی
ثلث فرق رجل ونصف رجل ولا شئ فالرجل الواصل ونصف الرجل
الطالب ولا شئ طالب الدنیا لان الشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ
کما قال الشاعر ؎ لا شئ عندی کل من طلب الدنا ٭ والقاھرون
نفوسھم ابطال ٭ للطالبین تشابہ برجالھم ٭ والواصلون الی الحبیب رجال ٭
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اسکو لکہہ لو جو مین نے
کہا یعنے مشائخ نے کہا ہے کہ آدمی تین قسم ہین ایک تو پورا مرد ہے دوسرا نیم مرد ہے
تیسرا کچہہ چیز نہین ہے پس پورا مرد تو وہ ہے کہ واصل ہے اور آدہا مرد طالب ہے کہ
ہنوز طلب مین ہے مقام وصال کو نہین پہونچا ہے تیسرا کچہہ چیز نہین ہے وجود اُسکا
مثل عدم کے ہین دلیل یہ ہے کہ جب کوئی چیز مقصود سے خالی ہو تو دور کرنا اُسکا
روا ہے معنی عربی رباعی کے یہی ہین اور دُنا اصل اسکی دنیا ہے وزن نظم کی جہت سے
یا کو حذف لکہہ دیا اور ابطال جمع ہے بطل کی لے شجاع یعنے شیر مرد اور اسی بیسوین
رات مین مسعود درویش شروع نماز تراویح سے فراغ تک رکوع مین رہا اور کچہہ

نہ پڑہا اور وہ منجملہ طعام کے جیسے گیہون چانول کچھہ نہین کہاتا تہا کچھہ میوہ کہا لیتا تہا
اسی پر کفایت کرتا اُسکے حق مین فرمایا لا تکن من جهال الصوفية فانهم لصوص
الدین و قطاع الطریق علی المسلمین یعنے تو جاہل صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ تو
دین کے چور اور مسلمانونکے رہزن ہین ـ

الکیسوین تاریخ ماہ رمضان روز شنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق
پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی کہ سالک نہ سوئے یہانتک کہ جو سورتین رات
مین روایت کی گئی ہین اُنکو نہ پڑہ لے قوت القلوب مین ذکر کیا ہے کہ جیسے سورۂ یس
وحم دخان والم تنزیل و تبارک الذی اور اگر ان سورتون کا خیال نہ رکہے اور یاد
نہ ہون تو دو بست پنجاہ بار سورۂ اخلاص پڑہے کہ یہ ہزار آیتین ہین حدیث صحاح
مین ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے نہ سوئے لا تنا موا حتی تختموا
القرآن ولا تناموا حتی تغزوا فی سبیل الله ولا تناموا حتی تحجوا ولا تناموا
حتی ترضوا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ولا تناموا حتی ترضوا ربه
عز وجل فتعجب الصحابة وقالوا یا رسول الله کیف یفعل هذا فی لیلة واحدة
فقال علیه السلام من قرأ خمسا وعشرین مرة سورة الاخلاص فکانما
ختم القرآن ومن قال سبحان الله والحمد لله الی آخره عشر مرات فکانما
جاهد فی سبیل الله ومن قال لا اله الا الله الحلیم الکریم مائة مرة فکانما

رات کو پانچ کام کر کے سوئے

حج واعتمرۃ من صلی علی النبی مأتہ مرۃ فکانما ارضی رسولہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ومن کثر لا الہ الا اللہ فکانما ارضی ربہ عز وجل ثم ینام یعنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحاح مین نقل ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے
نہ سوئے اول ختم قرآن شریف کا دوسرا غزا تیسرا حج چوتہا خوشنودی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پانچوان خوشنودی اللہ عز وجل کی صحابہ متعجب رہگئے عرض کیا
یا رسول اللہ یہ پانچ کام ایک رات مین کیونکر کرسکتا ہے فرمایا کرسکتا ہے جو کوئی پچیس بار
سورۂ اخلاص پڑہے تو ایسا ہو کہ اُسنے قرآن کا ختم کیا اور جو کوئی دس بار سبحان اللہ
والحمد للہ تا آخر کہے تو ایسا ہو کہ غزا کی ہو اور جو کوئی سو بار درود پڑہے تو اُسنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کیا ہو اور جو کوئی رات مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہت
کہے تو وہ ایسا ہے کہ اُسنے خدا ے عز وجل کو راضی کیا ہو پہر سو رہے مخدوم سے پوچہا
گیا کہ بہت کسقدر رکہے فرمایا کہ اقل ستر بار مروی ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے اور
وسط تین سو ساٹہہ بار بعدد رگ اعضا اور اسکے اکثر کی حد نہین ہے باوضو کہے اور
ذاکر نہ سوئے یہانتک کہ نیند غلبہ نہ کرے جب سالک یہ کام بجالائے گا تو اُسکو عاقلون
سے لکہین گے اور حاضرون سے اُسکو شمار کرین گے یہ ساری ترغیب حق مین اس
فقیر کے تہی آغاز سبق سے فراغ تک۔

اسی روز مذکور مین ذکر لباس کا نکلا

فرمایا کہ جامۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر یعنے موٹا ہوتا تہا آپ باریک

نہین پہنتے تہے آپ کا قول ہے کہ من رقّ ثوبہ رقّ دینہ یعنے جسکا کپڑا باریک ہوا
تو اُسکا دین باریک ہوا اور جب آپ نیا کپڑا پہنتے تو جمعے کے دن پہنتے واسطے تعظیم
کے تاکہ خلق کی نظر مین افقر معلوم نہ ہون اور دوستون کا دل مسرور اور دشمنونکا
دل محزون ہوجاے پس دوستون کا دل خوش ہوا ور دشمنون کا دل پہٹا ہوا بہتر
ہے بعد اسکے فرمایا خبر مین ہے کہ کسی رات کو راتون سے مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے سُرخ کپڑا پہنا تہا راوی کہتا ہے کہ مین نے روے مبارک کو دیکہا کہ چودہوین
رات کے چاند سے بہی زیادہ تر روشن تہا اور آپ پر حلہ سُرخ تہا ایک عزیز نے پوچہا
کہ فقہا نے تو لعل کپڑے کو مکروہ رکہا ہے جواب فرمایا فتاوی کامل مین ہے یکرہ
لُبس الثوب الاحمر والاصفر یعنے لال وزرد کپڑا پہننا مکروہ ہے اُسی درمیان مین
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین قدس سرہ موٹا کپڑا
پہنتے تہے ایک تنکہ بازار مین بہیجتے اُسکی ایک چادر لاتے تینون کپڑے پگڑی و کرتا اور
ازار اُسی چادر سے بناتے اُنسے پوچہا کہ تم موٹا کپڑا کیون پہنتے ہو جواب دیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے موٹا کپڑا پہنا ہے مین کون ہون کہ موٹا کپڑا نہ پہنون نسے وفا
بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے آپکا کمل اور ازار صحابہ کے پاس باہر لائین اور کہا اے یاران پیغمبر
اسی مین پہنے ہوئے آپکی روح پر فتوح قبض ہوئی فرمایا کہ دعا گو نے مدینہ مبارک
مین اُس گلیم و ازار کی زیارت کی ہے اور مین نے بوسہ دیا اور سر و آنکہہ پر رکہا ہے

یہ دلیل ہے آپ کے موٹا کپڑا پہننے پر اور وہ گلیم وازار سیدون شریفون کے پاس ہے اور
اکثر انمین سے روافض کا مذہب رکھتے ہین بد دین ہین اگر امیر المومنین
حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا نام سنتے ہین تو لعنت کرتے ہین اور دشوار
سمجھتے ہین اسی درمیان مین ایک عزیز نے کہا کہ بندگی مخدوم یعنے حضرت مخدوم نے
بقوتِ علم انکو الزام دیا ہوتا فرمایا کہ مین نے انکو الزام دیا ہے مین ایک دن مدینہ مبارک
مین انکے مدرسے مین حاضر ہوا مین نے دیکھا کہ قرآن شریف و احادیث متبرک سے
تمسک کرتے ہین اور بد دن سماع کے اپنے طرف سے آیتون کی تاویل کرتے ہین
پس مین بزبان معذرت پیش آیا اور مین نے عربی مین کہا انا اخ لکم اسألکم
مسئلۃً اسمعوا منی یعنے مین تمہارا بھائی ہون یعنی تم بھی سید ہو تم مجھپر خفا مت ہو
مین تمسے ایک مسئلہ پوچھتا ہون تم اسکو مجھسے سن لو کہا قُلْ یعنی کہہ اور پوچھا اے
مذھبک یعنے تیرا کون مذہب ہے مین نے کہا مذھب ابی حنیفۃَ الی اَجْدَادٍ
فی بخاری یعنے مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مع جملہ آبا و اجداد کے بخارا
مین پھر مین انپر ساتھ آیت کے پیش آیا اور مین نے کہا کہ انتم تقولون بجواز
مسح الرجل لقولہ تعالی وامسحوا برؤسکم وارجلکم عطفا علی برؤسکم بالجر
و ترکتم النصب وھاتان القراءتان مشھورتان مرویتان اعنی النصب والجر
فترک القراءۃ المشھورۃ کترک الآیۃ ففی ھاتین القراءتین حالتان الحالۃ
الاولی فی غسل الرجل وھو العطف علی قولہ وجوھکم وایدیکم بالنصب

والحالۃ الثانیۃ فی التخفف وھو العطف علی فامسحوا برؤسکم بالجر فلما ذا ترکتم
قراءۃ النصب فانھا مشھورۃ ومرویۃ فایش جوابکم یعنے تم کہتے ہو کہ پانون پر
مسح کرنا جائز ہے اور پانون کے دہونے کو فرض نہین جانتے ہو اسلیئے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ تم مسح کرو اپنے سرون کا اور پانون کا ارجلکم کو زیر سے پڑہتے ہو رؤسکم
پر عطف کرتے ہو اور زبر کی قرارت کو تمنے چہوڑ دیا ہے ارجلکم مین دو قرارتین ہین اور
یہ دونو مشہور و مروی ہین اسکو زیر سے بہی پڑہا ہے اور زبر سے بہی پس تمنے زبر کی
قرارت کو کیون چہوڑ دیا حالانکہ قرارت مشہورہ کا چہوڑ دینا مثل آیت کے چہوڑ دینے
کے ہے پہر ان دونو قرارتون مین دو حالتین ہین پہلی حالت یعنے ارجلکم کا زبر سے
پڑہنا اور عطف کرنا وجوہکم وایدیکم پر یہ پانون کے دہونے مین ہے پس پانون کا دہونا
فرض ہے اور دوسری حالت یعنی ارجلکم کو زیر سے پڑہنا اور رؤسکم پر عطف کرنا یہ
موزہ پہنے مین ہے کیونکہ موزے پر مسح روا ہے پس تمنے زبر کی قرارت کو جو کہ مشہور
و مروی ہے کیون ترک کر دیا اب تم اس سوال کا کیا جواب دیتے ہو وہ ساکت رہگئے
خاموش ہو گئے اُنسے کچہہ جواب نہ بنا بند ہو گئے مین نے اُنکو الزام دیدیا پہر مین اوس
جگہہ سے اپنے حجرے مین جو کہ نزدیک کعبے کے تہا آگیا جبکہ مین نے اس قصے کو مشائخ
و علماء و فقہاء اہل سنت و جماعت سے کہا تو وہ بولے کہ تو اُنسے کہہ سکتا ہے ہم نہین
کہہ سکتے ہین مین نے کہا کہ پہلے مین نے معذرت کر دی تہی تاکہ وہ خفا نہون بعد ازان
روے مبارک برین فقیر آوردند و گفتند فرزند من بنویسید پس نشستم۔

بائیسوین ماہ مذکور روز دوشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین قدس اللہ ارواحہما کے اوصاف مین باتین ہورہی تہین فرمایا کہ دعاگو مدینۂ مبارک روضۂ مقدسۂ نبوی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سینۂ مبارک کے جانب مین سلام کہتا تہا شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ نے دعاگو کا ہاتہہ پکڑا آپ کے پائنتی کی طرف لائے اور کہا کہ تو اس جگہہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام پڑہ اسلئے کہ یہ شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین کا مقام ہے اُنہون نے پائنتی کی طرف سے سلام پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکۂ مبارک مین بہی نزدیک خانۂ کعبہ کے شیخ نصیر الدین محمود کا مصلے ہے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعاگو سے کہا کہ بعد اسکے تو اسجگہہ مشغول ہوا اور ایک اور جگہہ بتائی دعاگو دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوا مین نے اپنا قدم اُنکے مصلے کے قدم پر نہین رکہا میری کیا مجال ہے کہ مین ایسا کرون شیخ عبد اللہ یافعی اور دیگر مشائخ نے میرے واسطے دعا کی اسلئے کہ مین نے ادب نگاہ رکہا بعد اسکے مین دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوتا تہا **حکایت** شیخ رکن الدین قدس سرہ کی وفات ہوچکی تہی اور شیخ نصیر الدین زندہ تہے ایک رات مین نے شیخ نصیر الدین کو دیکہا کہ آئے مین نے ملاقات کی مجہے منع کیا کہ میری زندگی مین

کسی سے نہ کہنا اور اسی طرح جمعے اور پیر کی راتون مین حاضر ہوتے تہے فرمایا کتاب
مین ہے کل من صحت لہ ولایتہ یکون لیلۃ الجمعۃ ولیلۃ الاثنین فی مکۃ المبارکۃ
والمدینۃ المشرفۃ یعنے جس شخص کی محبوبیت صحیح ہوتی ہے تو وہ جمعے کی اور پیر کی رات
مین مکہ مبارک اور مدینہ مشرف مین ہوتا ہے ذرا دیر مین جاتے ہین اور واپس آتے
ہین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ نقل صحت
ولایت کی لکھہ لو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنی ہے **حکایت** جبکہ دعاگو
مکہ مبارک سے اُچہ مین آیا اور شیخ نصیر الدین شہر سے ٹہٹہ مین جاتے تہے سلطان محمد
نے طلب کیا تہا اُنپر خفا تہا تو وہ خانقاہ مین نزدیک والد مخدوم کے اُترے اور کہا
کہ تم مدد رہو کیونکہ میرے حق مین خفگی ہے مجھے ٹہٹہ مین لئے جاتے مین مخدوم والد
واسطے شیخ کے مدد ہوئے چنانچہ اثناے راہ مین لوٹ آئے سلطان محمد مر گیا مخدوم
والد کے خانقاہ مین اترے ہمنے اُنکی ضیافت کی اُنکو مہمان رکہا شیخ نے دعاگو سے
کہا کہ یہ واقعہ یعنے شب جمعہ اور شب دوشنبہ کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہونے کا میری
حیات مین مت کہو بعد موت کے کہو ایسا اخفا کرتے تہے **حکایت** یہ بہی
فرمایا کہ ایک دن مین نے مخدوم بزرگ اپنے دادا کو دامت برکاتہ خواب مین دیکہا
کہ تو شیخ کبیر اور شیخ فرید سے توسل کر اور تعویذ اس طرح لکھہ الٰہی بحرمۃ الشیخ الکبیر
دامت برکاتہ ان تفعل کذا وکذا اگر وہ شخص سندی ہے اور اُنسے تعلق رکہتا ہے
تو مراد شیخ بہاء الدین ہونگے اور اگر وہ ہندی ہے اور شیخ فرید الدین سے تعلق

رکہتا ہے تو مراد وہی ہونگے اُس سے پہلے دعاگو تعویذ اس طرح لکہتا تہا جو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض
ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور مانند اسکے اب اس طرح لکہتا ہون کہ بحق الشیخ الکبیر
بفرمان مخدوم جد خود بعد اسکے فرمایا کہ یہ جو بحق کہتے ہین بر طریق کرم ہے نہ بر طریق
وجوب اور عوام کے حق مین بحق کہنا منع ہے کیونکہ جہال جانین گے کہ خدا پر ایسا واجب
اور خواص کے حق مین بحق کہنا منع نہین ہے اسلیئے کہ وہ جانتے ہین کہ بر طریق کرم
ہے نہ بر طریق واجب اور بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی **بیت** وما ان فعل
اصلح ذو افتراض ٭ علے الھادی المقدس ذی التعالی ٭ ان زائدہ ہے اور ما
نفی کا ہے ای لیس فعل اصلح واجبا علی الباری تعالی لان الالوھیۃ
منافی الوجوب یعنے اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب نہین ہے مگر بر طریق کرم کے اسلیئے کہ
خدائی منافی وجوب کے ہے اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی وما من دابۃ فی الارض
الا علے اللہ رزقھا ای کرما لا وجوبا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ بنویسید پس نوشتم **ایضا** فرمایا کہ جسوقت شیخ نصیر الدین
وفات پائی تو دعاگو ماہ رمضان مین معتکف اربعین تہا اُسی دن شیخ مدینہ عبد اللہ
مطری قدس اللہ روحہ گزر کر رہے تہے مسجد کے حجرے مین میرے پاس آئے
سلام کیا مین نے پہچان لیا کہ شیخ عبد اللہ مطری ہین مین نے اُنکا اکرام کیا او سلام
کا جواب دیا شیخ نے عربی زبان مین کہا فارسی نہین جانتے تہے کہ ما بقی الشیخ قطب الھند

الیوم وانا اجئ فی صلوۃ جنازتہ وانت معتکف اغلق الباب وصل صلوٰۃ جنازتہ من ھنا ولا تخرج والا اذھب بک یعنے شیخ مدینہ نے کہا کہ آج قطب ہند نرہا یعنے شیخ نصیر الدین اور مین مدینے سے آتا ہون واسطے نماز جنازے کے اور تو معتکف ہے باہر آنا درست نہین ہے ورنہ مین تجھے لیجاتا پس تو دروازہ مسجد کا بند کردے اور نماز جنازے کی پڑہ۔

اٹھارہوین ماہ رمضان وقت اشراق کے

مین نے یارون کو طلب کیا اور مسجد کا دروازہ بند کرا دیا تاکہ کوئی نہ دیکھے مذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مین درست نہین ہے مذہب امام شافعی رحمہ اللہ مین روا ہے پس مین نے نماز شروع کی اور تاریخ و وقت و ساعت لکھہ رکھی واقعہ اُسی طرح تھا اور میت غائب پر جنازے کی نماز پڑہنا آیا ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمراہ صحابہ کے نجاشی بادشاہ حبش پر نماز جنازہ پڑہی ہے اور اس باب مین حدیث صحاح کی ہے ان اخا لکم قد مات فقوموا وصلوا علیہ یعنے تمہارا ایک بھائی مرگیا ہے پس تم کھڑے ہو اور اُسپر نماز پڑہو ہمارے مذہب مین نہین ہے صاحب مذہب فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے حجاب کہولدیا تہا اُنہون نے جنازے کو حاضر دیکھکر نماز پڑہی جس آدمی کا کہ یہ واقعہ ہو اُسکے واسطے ہمارے مذہب مین بھی روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این طریق بنویسید

ایضاً اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی جناب مین حاضر تھے جواب فرمایا کہ حاضر نہ تھے وہ معتکف اربعین تھے جیسا کہ دعا گو معتکف تھا ورنہ حاضر ہوتے ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ مدنیہ عبداللہ مطری معتکف اربعین نہ تھے جواب فرمایا کہ وہ عشر اخیر مین معتکف ہوتے ہین واسطے متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ معتکف اربعین نہین ہوتے تھے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ مشائخ چشت کے اخیر عشرے مین معتکف نہین ہوتے ہین اسکی کیا حکمت ہے جواب فرمایا کہ اعتکاف عشر اخیر مین تین روایتین ہین قیل واجب و قیل مستحب و الصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے کسی نے کہا کہ واجب ہے اور کسی نے مستحب بتایا اور صحیح یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے خبر مین ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تھے عشر اخیر کا اعتکاف فوت ہو گیا جب آپ لوٹ کر تشریف لائے تو اور دنون مین اسکی قضا کی دس دن معتکف ہوئے بعد اسکے فرمایا کہ شاید مشائخ چشت مستحب کی روایت پر عمل کرتے ہین یا یہ ہے کہ انہون نے نفس کا تزکیہ کر لیا ہے اور اعتکاف واسطے تزکیہ نفس کے ہے ہم نیک گمان کرتے ہین اسلئے کہ آپ کا قول ہے ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم ایمان والون سے نیک گمان رکھو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این سہ روایت واین حدیث بنویسید پس نبشتم **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑھ مین نے شروع کیا اثناے سبق مین زائر لوگ پہونچے خادمون سے فرمایا کہ زائرون کو وہین رکھو یہانتک کہ فرزند من سبق سے فارغ

(حاشیہ) شیخ عبداللہ مطری ... معتکف ہوتے تھے

(حاشیہ) اعتکاف عشر اخیر مین تین روایتین ہین

(حاشیہ) اعتکاف واسطے تزکیہ نفس کے ہے

ہوجاے خادمون نے اُنکو اُسی طرح رکہا اور فرمایا کہ فتاوے کامل مین ہے ینبغی للمعلم ان یقعد البوّاب علی لباب او یغلق الباب حتی الفراغ یعنے معلم کو چاہیئے کہ دروازے پر دربان بٹہائے یا دروازہ بندکرادے فارغ ہونے تک ترتیب اسمین تہی کہ جسوقت سالک رات مین بیدار ہو تو صبح سے پہلے تہجد کی نماز پڑہے کام مین تازہ ہو دیر نکرے شاید صبح طلوع ہوجاے کیونکہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صریح امر ہے فتہجد بہ نافلۃ لک وہ وقت استغفار کا اور قرارت کلام اللہ کا ہے قولہ تعالی وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہوداً وروی انہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صلی التہجد قبل الصبح اور نگاہ رکہنا اسوقت کا سب وقتون سے فاضل تر ہے اور وہ سحر سے صبح کے نکلنے تک ہے مگر نماز درمیان رات کے کہ وہ وقت رات مین فاضل ترین اوقات ہے اسلئے کہ خبر مین ہے قال داود علیہ السلام فی مناجاتہ الٰہی انی احب ان اعبدلک فای وقت ہو افضل فاوحی اللہ تعالی الیہ یا داود لا تقم اول اللیل ولا اخرہ فانہ من قام اولہ نام آخرہ ومن قام اخرہ لا یقوم اولہ وقم وسط اللیل حتی تخلو بی واخلو بک وارفع الیّ حوائجک یعنے حضرت داود علیہ السلام نے اپنی مناجات مین کہا الٰہی مین بیشک دوست رکہتا ہون کہ تجہے پوجون اور تیری عبادت وبندگی کرون سو کونسا وقت بہتر ہے پس اللہ تعالی نے طرف اُنکے وحی کی کہ اے داود تو اول رات مین مت کہڑا ہو اور نہ آخر رات مین اسلئے کہ جو شخص اول رات مین کہڑا ہوگا تو وہ آخر

رات مین سورہیگا اور جو شخص کہ آخر رات مین کہڑا ہوگا وہ اول رات مین کہڑا ہوگا
لیکن اے داود تو توسط لیل یعنے میانۂ شب مین کہڑا ہو وہ ایک خالی وقت ہے
تو میرے ساتہہ خلوت مین ہو اور مین تیرے ساتہہ خلوت مین ہون اور تو اپنی حاجتین
طرف میرے پہونچا اور اگر سالک آخر رات مین نماز کے ساتہہ مشغول ہوجاے تو
بہتر ہے اسلئے کہ نماز مین استغفار و تلاوت کے معنی موجود ہین یہ ساری ترتیب
شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور مین سید
صدرالدین محمد بہکری کی ایک اور حالت تہی اور روتے تہے اُنکے نزدیک آئے
اور یہ دعا کی اللھم قوّہ فی سبیلک یعنے اے اللہ تو اُسکو اپنی راہ مین قوت دے
بعد اسکے فرمایا کہ بعد ہر فرض کے تین بار پڑہے اُسکو قوت ہوگی **ایضا** ایک
شخص بہ نیت اسلام آیا اُسکو اسلام کی تلقین کی زبان عربی مین کہا عرب مین تلقین
اسلام کی اس طرح کرتے ہین ما امرنی اللہ تعالی قبلتہ وما نھانی عنہ فانتھیتہ
یعنے اللہ تعالی نے جسچیز کا مجہے حکم کیا مین نے اُسکو قبول کیا اور جسچیز سے اُسنے مجہکو منع کیا
مین اُس سے باز رہا پہر اُس مولاے اسلام کو کپڑے دئے اور پوچہا کہ تو نے سر دہویا
ہے اُسنے کہا ہان دہویا ہے اگر جنب اسلام لاوے تو غسل اُسپر واجب ہوتا ہے ورنہ
مستحب ہے کتاب مین ہے وجب لمن اسلم جنبًا والا ندب وقال مالک و
احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالی ان لم یکن جنبا وجب ایضا یعنے نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے اگرچہ جنب نہو تو بہی غسل واجب ہے ایک یار سے فرمایا کہ اُسکو کچہہ

فائدہ تلقین اسلام عرب
فائدہ جنب اگر اسلام لاوے تو غسل واجب

قرآن سکھادے تاکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر نماز درست و جائز ہو جائے
قولہ تعالیٰ فاقرؤا ما تیسر من القرآن یہانتک کہ اور سیکھہ لے۔

تیئسوین رات ماہ رمضان شنبے کی رات

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ سال گذشتہ مین آج کی رات مین نے شب قدر
پائی تہی اور سید شرف الدین نے بہی اور اُس عورت نے بہی جو کہ
اُچہ مبارک مین ہے لیکن چونکہ آج کی رات نہین ہے تو طاق راتون مین پچیسوین
مین یا ستائیسوین مین یا اونتیسوین مین ہوگی **ایضا** فرمایا کہ مکہ و مدینہ و گازرون
مین بعض لوگ ایک چلہ معتکف ہوتے ہین اور اہل علم محدث بہی عید کے دن کہانے
سے افطار کرتے ہین اور چالیس دن پورے ہونے مین پانی سے افطار کرتے ہین یا
خرما یا اور کسی میوے سے کفایت کرتے ہین اور بعض لوگ طے کرتے ہین اسی درمیان
مین فقاع لائے فرمایا کہ فقاع کے کہانے مین مخالفت روافض کی ہے اگر کہائیگا
تو مثاب ہوگا وہ فقاع کو حرام جانتے ہین خمر کے ساتہہ تشبیہ دیتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ روافض قرآن احادیث سے تمسک کرتے ہین مین ایک دن اُنکے درس مین آیا
اور اُنسے کہا کہ انا اخ لکم لا تغضبوا علیّ اقول لکم دلیلا اسمعوا منی انکم
تمسکون بهذه الآیة وامسحوا برؤسکم وارجلکم بالکسر ترکتم الفتح وجوزتم
المسح علی الرجل وهاتان القراءتان مشهورتان والمعارضة بین القراءتین کالمعارضة
بین الآیتین فلا یجوز ففی قراءة النصب غسل الرجل وفی قراءة الجر فی حالة

لبس الخف المسح ولا یجب المسح علی الخف الاقدار ثلثۃ اصابع من اصابع الید وعلی
روایۃ الحسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالی مالو یمسح مقدار الربع لا یجزئ کمسح للراس
فقلت لھم لماذا ترکتم الفتح فسکتوا وما اجابوا یعنے جسمین کہ و مدینہ مین روافض کے
پاس آیا تو مین نے کہا کہ مین جہت سیادت سے تمہارا بہائی ہون تم مجہپر خفا مت ہو تاکہ
مین تمسے ایک دلیل کہون تم مجہسے اسکو سن لو وہ بولے کہ کہہ مین نے کہا کہ تم اس آیت
کو وامسحوا برؤسکم وارجلکم کو ساتہہ زیر کے پڑہتے ہو اور زبر سے نہین پڑہتے ہو
اور دونو قراتین مشہور ہین اور معارضہ درمیان دو قراتون کے مثل معارضے کے ہے
درمیان دو آیتونکے اور یہ روا نہین ہے اور تم پانون پر مسح کرتے ہو اور دہوتے
نہین ہو پس جب ارجلکم کو زبر سے پڑہین تو یہ پانون کے دہونے مین ہو گا کیونکہ
وجوھکم پر عطف ہو گا اور معطوف مثل معطوف علیہ کے ہے یعنے حکم مین اور
جسوقت ارجلکم کو زیر سے پڑہین گے تو مسح موزے کا مراد ہو گا اور وہ جائز
ہے اور موزے پر مسح واجب نہین ہے مگر بمقدار تین انگلیونکے ہاتہہ کی انگلیون
سے اور حسن بن زیاد کی روایت پر بقدر چوتہائی کے جب تک مسح نہ کریگا جائز نہو گا
مثل مسح سر کے پس مین نے کہا کہ تم فتح کا جواب دو کہ تمنے کسواسطے قراءت کو ترک کر دیا
وہ چپ رہے جواب ندیا پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من یہ مباحثہ جو مین نے بیان کیا ملفوظ مین لکہہ لو بعد اسکے فرمایا کہ وہ یعنے روافض
وضو مین پانون نہین دہوتے ہین مسح کرتے ہین الحمد للہ کہ مذہب سنت وجماعت کو

نصرت ہے ورنہ دشواری ہو بعد اسکے فرمایا کہ تین شہر روافض سے بھرے ہوئے
ہین سُنی نادر ہین مگر یہ کہ کوئی مسافر ہو ایک تو لہسہ دوسرا قطیف تیسرا بحرین لہسہ
نزدیک مکہ و مدینہ کے ہے اور قطیف دران بر دریا اور بحرین درمیان دریا کے
اور حاکم ان تینون شہرون کا بادشاہ ہرمز ہے وہ لوگ اُسکی رعیت ہین اور وہ سُنی
ہے اور مقطع بھی سنیون سے بھتا ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ تو سُنی ہے اور رعیت
اُسکی روافض ہے وہ کیونکر اُنکو سلامت چھوڑتا ہے جواب فرمایا کہ مفضلہ ہین
حضرت علیؓ کو دیگر صحابہ پر تفضیل دیتے ہین اُنکے منکر نہین ہین اہل بدعت ہین اگر
وہ مارے تو کتنون کو مارے حد نہین ہے تینون شہر پُر ہین اور وہ تائب ہونیوالے
نہین ہین بعد اسکے فرمایا کہ بادشاہ مکہ و مدینہ کا بھی رافضی ہے اور اُنکے سر پر مصر
مین خلیفہ ہے وہ سُنی ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ اُنسے ولایت کیون نہین کھینچ لیتا ہے
سنی کو ولایت دیدے جواب فرمایا کہ اس جہت سے دور نہین کرتا ہے کہ وہ شریف
یعنے سادات ہین از جہت روے پیغامبر یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لحاظ سے اُنکو دور نہین کرتا ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر و عمر
و عثمان و اصحاب دیگر رضی اللہ عنہم اجمعین پر تفضیل دیتے ہین اُنکے منکر نہین ہین
اور اگر منکر ہون تو لائق قتل کے ہو جائین گو شریف ہی کیون نہون بعد اسکے فرمایا
کہ اُس طرف عرب ملک یمن مین سید سُنی نادر ہے یا کوئی مسافر ولایت خراسان و
ہندستان سے گیا ہو اور اکثر شریف روافض ہین اور سادات خراسان و ہندستان

وجہ تسمیہ روافض

اور دیگر ولایت کے سب سنی ہین انکو روافض اسلئے کہتے ہین کہ رَفَض ای ترک یعنے رُفض کے معنی ترک کے ہین امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزندون مین سے ایک فرزند تہے انہون نے انکو امام کیا اور کہا کہ تم حضرت ابوبکر وعمر وعثمان کو ترک کرو اور حضرت علی اپنے دادا کو مقتدا کرو مذہب سنت کو چہوڑ دو اون فرزند امام نے فرمایا کہ مین ہرگز انکو دشمن نہیں رکہونگا وہ تو صحابۂ کرام مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور مذہب سنت کو نچہورونگا فرفضوہ پس اُن لوگون نے امام کو چہوڑ دیا اور بہوائے نفس ایک مذہب پیدا کیا اور کہا کہ ہم وہ مسائل نکالین گے جو کہ مسائل مذہب سنت کے برعکس ہونگے اور دین سنت کو اور اُن امام کو چہوڑ دیا ابتک وہ اُسی مذہب پر ہین پس روے مبارک برین فقیر آورند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم غریب است بنویسید پس نوشتم

تیئسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

عمامہ سیاہ

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ جمعے کے دن وقت خطبے کے اور عید کے دن عمامۂ سیاہ اور کپڑے سیاہ موٹے پہنتے اسی سبب سے خطیب بہی پہنتے ہین اور طرہ یعنے شملہ عمامے کا کبہی تو آگے ہوتا اور کبہی عقب مین پس پشت بعد اسکے فرمایا کہ صوفیون نے سیاہ لباس اختیار کیا ہے ایک تو متابعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بات یہ ہے کہ آہین دہونے کی حاجت نہین ہے مگر ایک مدت مین تاکہ بفراغ خاطر طاعت کرین اور سفید کپڑا

جبکہ میلا ہوجاتا ہے تو اسکے دہونے کی حاجت ہوتی ہے صابون چاہیے پس تشویش
مین پڑین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑا ہی پہنتے تہے
کتاب مین مذکور ہے یستحب الثوب الابیض یعنے سفید کپڑا مستحب ہے ایک دن آپنے
ایسا کپڑا پہنا تہا کہ اُسکی قیمت ستائیس اونٹنیون کی تہی لیکن اکثر احوال بُرد یعنے موٹا
کپڑا پہنتے تہے پس اگر ہم کسی وقت اچہا کپڑا پہن لین تو روا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے اور جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوڑہے ہوگئے
تو صحابہ مین سے ہر کوئی دست مبارک کو پکڑتا تہا تاکہ تکیہ ہوجاے جیسے کہ دعاگو کا
ہاتہہ پکڑتے ہین واسطے تکیہ کے اور یہ ہمارے واسطے حجت ہے بعد اسکے فرمایا کہ علم لغت
مین ہے اللبس بفتح اللام کار پوشیدن من ضرب یضرب نظیرہ یلبسون الحق
بالباطل یعنے حق کام کو ناحق سے چہپاتے ہین واللبس بضم اللام جامہ پوشیدن
من حد سمع یسمع نظیرہ فی قولہ تعالی یلبسون ثیابا خضرا ایس روے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویسید پس نشستم **ایضا** روز مذکور مین خانجہان
نے اپنے بہائی کو بہیجا کہ بادشاہ سے لکہا ہوا آیا ہے کہ برادر خان جہان کو معلوم ہو کہ
اس بار ہمکو مہم پیش آگئی اگر حضرت مخدوم دیر فرمائین یہانتک کہ ہم آئین یا یہہ کہ
جو بہت سے لوگ اُنکے سبب غرض کے اُنکے رکاب سعادت کے ہمراہ آئے ہین اونکے
انعام وادرار کے اغراض کو پورا کردے اور جو اُنکا مطلوب ہے وہ اُنکو دیدے تقصیر
نکرے تاکہ وہ سلامتی سے مع حصول غرض کے وطن مبارک مین لوٹ جائین برادر

خان جہان نے عرض کیا کہ مخدوم کا کیا اشارہ ہے فرمایا کہ دعاگو بے ملاقات سلطان
کے نہ جائیگا شاید بار دگر ملاقات ہو یا نہو فرزند خان جہان سے کہدو کہ میری طرف
سے بادشاہ کو لکھہ بہیجے کہ دعاگو بہی لشکر منصور مین آئے یا یہ کہ مین یہین رہون یہانتک
کہ بادشاہ مع لشکر منصور بفتح و نصرت لوٹکر آئین کیونکہ ہمارے مخدومون نے سلاطین
کی رعایت کی ہے اور مخلص رہے ہین مین بہی اپنے مخدومون کے رعایت کو نگاہ
رکہتا ہون پس برادر خان جہان لوٹ گیا بعد اسکے فرمایا کہ یہ تو مین کہتا ہون لیکن سبب
رہنے کا اس شہر مین ایک اور چیز بہی ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے پوچہا کہ کوئی بیگانہ تو نہین ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے یار لوگ
ہین کوئی بیگانہ نہین ہے فرمایا نزدیک آؤ ہم نزدیکتر گئے ہم چند یار تہے فرمایا کہ دعاگو
واسطے چند چیز کے اس شہر مین ٹہیرا ہوا ہے جب تک کہ وہ مرفوع یعنے پوری نہو جائینگی
واپس نہ جائیگا ایک یہ ہے کہ خضر علیہ السلام نے وعدہ کیا ہے وہ میرے واسطے ہدیۂ
رحمانی لائینگے مین منتظر ہون اور بعض بار ان کو بہی پیش کرونگا اور ملاقات کراؤنگا
اور چار مقبرون مین چار رات رہونگا ایک تو مقبرہ شیخ قطب الدین دوسرا شیخ نظام الدین
تیسرا شیخ محمود یعنے حضرت چراغ دہلی اور مین تمکو بشارت دیتا ہون کہ تم حضرت خضر
علیہ السلام سے ملاقات کروگے بعد ظہر کے دس رکعت ظہر یہ کو ساتہہ تین سلام کے
لازم کرو اور اسطرف بہی پڑہتے ہین البتہ ساتہہ حضرت خضر علیہ السلام کے ملاقات
ہوگی وہ ستر قدر پر مطلع ہین اور اسکو علم لدنی کہتے ہین جیسا کہ انکا قصہ ہمراہ موسیٰ

ف رعایت سلاطین

ف آنا حضرت خضر علیہ السلام

ف ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

ف صلوٰۃ ظہریہ

علیہ السلام کے مذکور ہے اور بعض اولیا بہی سر قدر پر مطلع ہوتے ہین جبکہ کمال کو
پہونچتے ہے حق سے ندا سنتے ہین خلق صوت افعل ولا تفعل کے منتظر رہتے ہین یعنے
یہ کروہ مت کر بعد اسکے فرمایا مین نے عہد کیا ہے کہ جب تک چند معتکف یارون کا
فتح باب نہو جائیگا مین واپس نہ جاؤنگا یہ فقیر شکر بجا لایا کہ مین بہی خدمت مین اربعین
کا معتکف ہون الحمد للہ علی ذالک اور بعض یار جو کہ میرے پاس اربعین کے معتکف
ہوئے ہین وہ میرے ساتہہ شب قدر پائین گے امید ہے دعا گو کے رہنے کا سبب
اس شہر مین یہ ہے ورنہ مین چلا جاتا اسی درمیان مین روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سلوک مشروع
ومحمود ومکتوب مرید کے ظاہر پر ہے تاکہ اس راہ شریعت کے برکت سے راہ باطن کی
کہ اُسکو طریقت کہتے ہین اُسپر کہل جاے جسوقت کہ راہ طریقت کی کشادہ ہوگئی سالک
پر تو یہ بات واجب ہوگئی کہ اگر راہ موافق شریعت کے نہوگی تو اُسکو طریقت کی راہ
کچہہ فائدہ نہ دیگی بعد اسکے فرمایا شریعت کیا ہے دنیا مین رہنا اور عقبی کو لینا اول
اتباع ظاہر کا چاہیے کہ ذرہ بہر اُس سے تجاوز نہ کرے کہ جسکو شریعت کہتے ہین تاکہ
اُس اتباع کے ثمرے سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے میسر ہو اُسکو طریقت
کہتے ہین کیونکہ کوئی فاسق یا اہل بدعت یا عاصی گنہ گار کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے بہید
یہ ہے طریقت کیا ہے عقبے مین رہنا اور مولے کے ساتہہ ہونا اور حقیقت دنیا و
عقبے کا ترک کرنا اور محض مولے کو اختیار کرنا ہے ؎ تارکِ دنیا نباشی طالب

طالب صوت افعل ولا تفعل

بیان شریعت وطریقت وحقیقت

فاسق و بدعتی وعاصی کا باطن کو راہ نہین

عقبیٰ شوی پڑا اے عجب گوئی کہ عقبی جاے خانہ رستی ؛ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

چوبیسوین ماہ رمضان شب چہارشنبہ

کو ایک عزیز نے طعام فاخر افطار کا بہیجا سید الحجاب نے بہت سے جلابی اور رقاع بہی اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے نزدیک جگہہ دی بعادت قدیم اور خادمون سے فرمایا کہ سب یارونکے حجرون مین پہونچاؤ بعد فارغ ہونے کے کہانے سے پوچہا کہ سب کو براد کہانا پہونچ گیا خادمون نے عرض کیا کہ سب نے براد کھایا الحمد للہ کہا جیسے کہ اسوقت تفحص فرمایا اسی طرح سب وقت یارون کے تفحص و اندیشے مین رہتے تہے **ایضا** فرمایا کہ جب آدمی نافرمان ہوجاتا ہے تو شیطان اُس سے ایمن یعنے بیخوف ہوجاتا ہے اسلئے کہ وہ میرے قبضے مین ہوا اور میرے لشکر ورعیت سے ہوگیا قولہ تعالی استحوذ علیھم الشیطان فانساھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون یعنے غالب ہوگیا اُنپر شیطان پس بہلادی اُنسے اللہ کی یاد وہی لوگ ہین شیطان کا گروہ خبردار بیشک گروہ شیطان کا وہی ہین ٹوٹا پانیوالے اور شیطان اون لوگونکے وسواس و خیال مین ہے کہ جو طاعت کرتے ہین

فائدہ: آدمی کو شیطان سے امان نہین

شب مذکور مین تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا وہ دعا کہ بعد تہجد کے اوراد شیخ کبیر مین ہے اوسکو پڑھتے تہے جب تمام کرچکے تو ایک عزیز نے مولانا مختار کے یارون مین سے پوچہا

کہ ہر دعا مستجاب ہے جواب فرمایا کہ نص کلام مجید کے حکم کے بناپر مستجاب ہے قولہ تعالیٰ
ادعونی استجب لکم یعنے تم مجھے پکارو مین تمہارے واسطے قبول کرونگا لیکن حدیث
مین شیخ عبدالقادر قدس سرہ نے چند شرطین قبولیت دعا کی ذکر کی ہین قولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ فانہ لا یستجیب
الدعاء من قلب لاہ وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام للدعاء جناحان اکل الحلال
وصدق المقال وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الدعاء یتوقف بین السماء
والارض فاذا صلی علی عرج فی السماء وشرط استجابۃ الدعاء حتی یرفع یدیہ
وان یبدی ضبعیہ اول حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور تم
یقین کرنیوالے ہو قبولیت کا پس بیشک قبول نہین کیجاتی ہے دعا دل غافل سے
دوسری حدیث کے یہ معنی ہین کہ واسطے دعا کے دو باز و ہین ایک تو حلال کہانا
دوسرے سچ بات کہنا تیسری حدیث کا یہ ترجمہ ہے کہ دعا ٹہیرتی ہے درمیان آسمان
وزمین کے پس جسوقت مجہپر درود بہیجا تو وہ آسمان مین چڑہ جاتی ہے اور شرط قبولیت
دعا کی یہ ہے یہانتک کہ اپنے دونو ہاتہونکو اٹہائے اور اپنے دونو بغلون کو ظاہر کرے

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر اور
اسکی شرح عزیزی مین حدیث اول باین لفظ ہے ادعوا اللہ وانتم موقنون
بالاجابۃ قال العلقمی فیہ وجہان احدہما ان یقول کونوا وان الدعاء علی
حالۃ تستحقون فیہا الاجابۃ وذلک باتیان المعروف واجتناب المنکر

شرائط قبولیت دعا

الثانی ادعوہ معتقدین لوقوع الاجابۃ لان الداعی ان لم یکن متحققا فی الرجاء
لم یکن صادقا واذا لم یکن رجاؤہ صادقا لم یکن الدعاء خالصا والداعی مخلصا
وقال بعضھم لابد من اجتماع الوجھین اذ کل منھما مطلوب لرجاء الاجابۃ)
واعلموا ان اللہ تعالی لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ) المراد ان القلب
استولی علیہ اشتغل بہ عن الدعاء فلم یحضر التذلل والخضوع والمسکنۃ
اللائق ذلک بحال الداعی) ت (فی الدعوات واستغس بہ) لک (فی الدعاء)
عن ابی ھریرۃ (قال الشیخ حدیث صحیح لغیرہ) اور تیسری حدیث باین لفظ
ہے الدعاء محجوب عن اللہ حتی یصلی) بالبناء للمفعول ای یصلی الداعی)
علی محمد و اھل بیتہ (یعنی لا یرفع الدعاء الی اللہ تعالی رفع قبول حتی تصحبہ
الصلوۃ علیہ وعلیھم فھو الوسیلۃ الی الاجابۃ و فی الرسالۃ القشیریۃ
اختلف الناس فی ان الافضل الدعاء او السکوت والرضاء فمنھم من قال
ان الدعاء عبادۃ لحدیث الدعاء ھو العبادۃ ولان الدعاء اظھار
للافتقار الی اللہ تعالی وقالت طائفۃ السکوت والجمود تحت جریان الحکم
اتم والرضاء بما سبق بہ القدر اولی وقال قوم یکون صاحب دعاء
بلسانہ ورضا بقلبہ فیاتی بالامرین جمیعا و آداب الدعاء کثیرۃ منھا
تجنب الحرام والاخلاص الی اللہ تعالی وتقدیم عمل صالح وذکرہ
عند الشدۃ والتنظف والتطیب والثناء علی اللہ اولا واخرا والوضوء واستقبال

القبلة والصلوة والجثی علی الرکب والصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاً واخراً ووسطا وبسط الیدین ورفعهما وان یکون رفعهما حذو المنکبین وکشفهما وضمهما والتادب والخشوع والتمسکن وان لا یرفع بصره الی السماء وان یسأل الله باسماء الحسنیٰ وصفاته العلیا وان یتجنب السجع وتکلفه وان یتوسل الی الله تعالی بانبیائه والصالحین من عباده وخفض الصوت والاعتراف بالذنب واختیار الادعیة الواردة عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وان یدعو لوالدیه واخوانه المومنین وان یحضر قلبه ویحسن رجاءه وان لا یعتدی فی الدعاء بان یدعو بمستحیل اوما فیه اثم وان لا یتحجر وان یؤمن عقب دعائه وان یمسح وجهه بیدیه بعد فراغه وان لا یستعجل بان لا یستبطئ الاجابة او یقول دعوت فلم یستجب لی) ابو الشیخ عن علی رضی الله تعالی عنه (قال الشیخ حدیث حسن لغیره انتهی ما نقلت من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

چوبیسوین ماه رمضان روز سه شنبه

تعویذ آخر جمعہ ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تعویذ جو کہ آخر جمعۂ ماہ رمضان مین درمیان سنت و فرض کے لکہتے ہین روا ہے جواب فرمایا کہ وقت خطبہ کے کچہہ حرکت نہ کرنا چاہئے جیسے کہ نماز مین مگر جسوقت کہ خطیب ذکر سلاطین کا کرے اُسوقت درست ہے کہ تعویذ لکہین یا نماز پڑہین یا تسبیح کہین یا ذکر و تلاوت کرین تاکہ ظلمہ کا ذکر کان مین

نہ پڑے اسلئے کہ وہ اُس صفت کے ساتھہ موصوف ہوتے ہین جو اُمنین نہین ہے یہہ
بات فتاوی کامل مین مذکور ہے اذا خطب الخطیب خطبة ثانیة جوزان یصلی او
یذکر الله او یسبح حتی لا یسمع ذکر الظلمة لانھم یوصفون بما لیس فیھم آور آخر
جمعہ ماہ رمضان مین تعویذ مروی لکھین وہ یہ ہے ولو ان قرآنا سیرت به الجبال
او قطعت به الارض او کلم به الموتی بل لله الامر جمیعا پس روے مبارک
برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث در روایت و فائدہ تعویذ کہ گفتم
بنویسید **ایضا** یہ حدیث شریف پڑہی اور فرمایا کہ صحاح سے ہے قوله علیه الصلوة
والسلام لا یکمل ایمان المرء حتی یظن الناس انه مجنون یعنے پورا نہین ہوتا
ہے ایمان مرد کا یہانتک کہ لوگ گمان کرین کہ وہ مجنون ہے لوگونسے مراد یہان
وہ لوگ ہین کہ جنکو حب دنیا کے نشے نے مست کر دیا ہے کہ وہ بسبب اپنی مستی کے
زاہد دنیا کو دیوانہ کہتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ اس دیوانے سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ مومن کامل دنیا اور دنیا کے کام سے یکسوئی کرتا ہے
اور آخرت کے اور اُسکے کام کے طرف متوجہ ہوتا ہے لوگ کہتے ہین مقرر وہ دیوانہ ہو گیا
کہ کوئی کام اور کوئی کسب نہین کرتا ہے یہ مراد نہین ہے کہ وہ دیوانہ ہو جاتا ہے اُسکا
تو خود ایمان کامل ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من بنویسید
پس نشستم **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیئے کہ ہمیشہ باوضو رہے اور باوضو
سوئے کیونکہ اگر بے وضو سوئے گا تو وعید ہے من نام بلا طهارة فشلت یا به و

لم یفتح له قط یعنے جو شخص کہ بے وضو سوئیگا تو در وازہ سلوک کا اُسپر بند کر دیا جائے گا
اُسکے واسطے کبھی نہ کہولین گے اور اگر کبھی وضو ٹوٹ جائے اور پانی موجود نہو یا یہ کہ
ہوا سرد ہو تو سالک کو چاہیئے کہ تیمم کرلے اور سو رہے کیونکہ تیمم ہی طہارت ہی مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُسطرف دیکہا ہے کہ مشائخ و علمار
اگر اثنائے خواب مین جاگ اُٹھتے ہین تو اُسیوقت تیمم کر لیتے ہین کہ ذرا دیر بہی بے وضو
نہ رہین اور بعض اُنمین سے نزدیک خوابگاہ کے پانی کا برتن موجود رکہتے ہین جسوقت
اثنائے خواب مین بیدار ہوتے ہین تو فے الحال وضو کر لیتے ہین اور دوگانہ تحیت الوضو
کا ادا کرتے ہین اور لیٹ جاتے ہین دعاگو بہی ایساہی کرتا ہے پس روے مبارک
برین فقیر آوردند و فرمودند کہ فرزند من اینکہ گفتم بگیرید و بنویسید خدمت کردم **ایضا**
فرمایا کہ سالک کے دل مین جب تک **مدح و قدح خلق** کی مساوی نہو جائیگی
ہرگز کامل نہوگا اور ساتہہ دنیا و آخرت کے مداہنت نہ کرے فرمایا المداھنۃ
فی اللغۃ المیل یعنے مداہنت لغت مین میل ہے مناسب اس ترتیب کے اشعار
عربی فرمائے **ع** وما احد عن السُن الناس سالما ٭ ولو انہ ذالک
النبی المطھر ٭ وان کان صوّاما وباللیل قائما ٭ یقولون زرّاقٌ یُرائی ویمکر ٭
وان کان سکیتاً یقولون ابکمُ ٭ وان کان منطیقاً یقولون مھذار ٭ وان
کان مقدامًا یقولون اھوج ٭ وان کان مفضالاً یقال مبذّر ٭ فلا
تختلف بالناس بالمدح والھجا ٭ ولا تخش غیر اللہ واللہ اکبر ٭ ترجمہ ان اشعار کا

جو کہ صفت سالک مین مخدوم نے تربیت فرمائی ہے یہ ہے کہ مانفی کا ہے یعنے لوگونکی زبانونسے کوئی شخص سالم نہین ہے اگرچہ پیغمبر پاک ہے کیون نہو چنانچہ شاعر ساحر کاہن مجنون مسحور لوگون نے انکو کہا ہے دوسرا بیچارہ کہان کا ہے اگروہ صائم الدہر قائم اللیل ہو تو کہین گے کہ مکار ہے ریا و مکر کرتا ہے سکیت مبالغہ ساکت کا ہے جیسے صدیق مبالغہ ہے صادق کا یعنے اگر سالک خاموش رہے تو کہین گے کہ گونگا ہے بات نہین کرتا ہے اور منطیق بھی مبالغہ ناطق کا ہے یعنے اگروہ بہت سی باتین کرے تو کہین گے کہ بدگو و شور انگیز ہے اور اگروہ پیش قدمی کرنے والا ہے تو کہین گے کہ اہرج ہے یعنے بڑا قتال ہے کیونکہ ہرج کے معنے قتل کے ہین اور اگروہ بہت سا دینے والا ہے تو کہین گے کہ مبذر مسرف ہے پس تو اے سالک لوگون کی مدح و ہجو کرنے کے سبب سے مختلف مت ہو یعنے اپنے رنگ کو مت بدل اور سوا اللہ کے کسی سے مت ڈر اور اللہ تعالی سب سے بڑا ہے اُٹھہ اور تکبیر کہہ اور طاعت مین مشغول ہوجا بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند و گفتند فرزند من این اشعار عربی بنویسید کہ سالک را لابد ست پس نبشتم۔

ایضاً ٹوپی پہنے کا ذکر نکلا

فرمایا کہ قَلَنْسُوَۃُ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قلنسوۃٌ بیضاء یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تھے پس سفید ٹوپی پہنا سنت ہے بعد اسکے فرمایا کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ثلاث قلنسوۃ

احدها بیضاء والثانیة بردة حبراء سوداء والثالثة قلنسوة الاذنین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین ٹوپیان تہین ایک تو سفید تہی دوسر
سیاہ و سبز یعنے موٹی تہی تیسری گرم گوش اور اپنے کان کی طرف اشارہ کیا کا
تہی اور حال یہ تہا کہ خود گرم گوش پہنے ہوئے تہے سردی کا موسم تہا اور سف
اور سرد ہوا مین بہی پہنتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم مع جُبّے کے نماز پڑہتے تہے اور کبہی کبہی ازار سے اور بافوطہ نہ ہوتے تہ
ایک دن آپنے قیمتی جُبّہ پہنا تہا ایک سائل نے سوال کیا اُسی وقت کہینچکر دید
فرمایا کہ مثل اوسکی واسطے میرے دوسرا بنائین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کہ وہ جبہ ہنوز تمام نہین ہوا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات
بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائ
کا لکہہ لو اور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین یہی کہ طریقت واسطے
کے ایک سیدہی راہ ہے شریعت سے نکالی گئی ہے جیسے کہ کسی چیز کا مغز و
کہینچتے ہین جیسے گیہون سے میدہ پس اصل میدے کی وہی گیہون تہی شر
بیان ہے توحید و معاملات کا اور طریقت طلب کرنا اُس معاملات کی تحق
ہے اور اعمال ظاہر کا آراستہ کرتا ہے ساتہہ اوصاف باطن کے جیسے صفائی
تہذیب اخلاق طبعی کدورتون سے جیسے میل کرنا طرف دنیا کے اور ہوا اور
و شرک خفی و حقد و حسد و غل و غش و غضب و بغض و کینہ و خصومت و

وحرص ورغبت وطمع ومنزلت وریاست دوسری وجاہ وقبول وثناے مردم اور مانند
اسکے یہ جو مین نے شمار کیا جملہ چوبیس باتین ہین سالک کو چاہیئے کہ ان سب کو یاد
کرلے یا صفحۂ کاغذ پر لکھہ رکھے اور ہر روز بے ناغہ دیکھے اور نفس سے محاسبہ لے اسلئے کہ
ان چوبیس مین سے اگر ایک اُسکے نفس مین موجود ہو تو توبہ واستغفار کرے اور
اگر موجود نہو تو حق کا شکر بجا لائے بہتر یہ ہے کہ دو رکعت نماز شکر اللہ تعالے ادا کرے
یہ جو مین نے کہا جو سالک کہ ان باتون سے صاف تر ہوگا وہ صوفی تر ہوگا اسلئے کہ اس
جملے کے ہر چیز مین تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہے وہی طریقت ہے کہ طارق
رونده راگویند در آداب در سر حقیقت وشارع رونده است در آداب احکام یہ ساری
ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی اور فرمایا فرزند من لکھو کہ تمکو
اور دوسرونکو یہ ترتیب کام آئیگی تو مجھسے روایت کرنا۔

شب چہار شنبہ چھبیسوین ماہ رمضان کو تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا بعد خرچ مائدہ سحور کے یعنے بعد کہا چکنے سحری کے **ذکر
عقل وسر کا نکلا** فرمایا کہ سر بالاتر قلب سے ہے اور عقل اس سے فروتر ہے اور مرتبے
بہی دو ہین ایک علوی دوسرا سفلی اور آدمی بہی دو چیز سے مرکب ہے ایک تو علوی
دوسرے سفلی علوی عبارت اوپر سے ہے اور سفلی نیچے کو کہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ سر
چونکہ علوی ہے عالی مرتبہ چاہتا ہے اور سفلی کی طرف نظر نہین کرتا ہے یہ کہ کسی بندیکو
بندگان خدا سے علو ہمت ہوتا ہے اُسی کی قوت باعثہ کے سبب سے ہے اور عقل دو چیز

مین مائل ہے علوی کی طرف بہی میل رکہتی ہے اور سفلی کی طرف بہی دنیا اور دنیا کے کامون کی ہی عقل دیتی ہے اور آخرت اور اُسکے کامون کے بہی عقل دیتی ہے درمیان دونو کے مشترک ہے لیکن جبکہ یہ عقل اللہ تعالی کی توفیق سے سر کے موافق ہوجاتی ہے تو اُسی علوی کو چاہتی ہے مقام عقل کا قلب ہے جیسا کہ خبر مین ہے کہ سأل سلیمان بن داؤد علیہما السلام یا ربّ ما موضع العقل قال فی جوف ابن آدم یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچہا کہ اے میرے پروردگار عقل کی کون جگہہ ہے فرمایا کہ بنی آدم کے جوف مین اور قلب جوف مین ہے بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند بنویسید این را پس نبشتم۔

مقام عقل کا قلب ہے

پچیسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

صفت مرید

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ارادت و توبہ کا ذکر نکلا فرمایا عوارف مین ہے لا یکون المرید مریدا حتی لا یکتب علیہ صاحب الشمال عشرین سنۃً شیئًا یعنے حق کا طالب نہین ہوتا ہے یہانتک کہ بائین طرف کا فرشتہ بیس برس اُسپر کچہہ نہ لکہے یہ صفت ہنوز مریدی کی ہے بعد اسکے فرمایا مین نے اُس طرف مشائخ سے پوچہا اور جواب پایا کہ طالب کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ ایسا نہو بعد اسکے فرمایا کہ اگر مرید یعنے طالب کو کوئی لغزش پہونچے تو اُسی وقت اُٹہے پانی پر جاوے اور انابت کرے اسلئے کہ سیدہی طرف کے فرشتے بائین طرف کے فرشتونکو منع کرتے ہین کہ مت لکہو ذرا دیر تک ٹہیر جاؤ شاید وہ انابت کرلے اگر اُسنے جلد تر انابت کرلی

تو نہایت خوب ہے ورنہ لکھہ لیتے ہین پس چاہیئے کہ جسوقت کوئی زلت ہوجائے
تو اُسی وقت رجوع کرے اور چاہیئے کہ یہ زلت و لغزش عمداً و قصداً نہو اور اگر
بتقدیر الہی کچھہ وجود مین آجائے تو اُسی وقت توبہ کرڈالے پھر فرمایا کہ فرزند من یہ
فائدا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ایضاً** و زمذکورین قاضی علاء الدین
صدر جہان نے ایک عزیز کے ہاتہہ کہلا بھیجا کہ مین مشغول ہوا ہون مکاشفہ و کرامت
کچھہ ظاہر نہین ہوتی ہے جواب فرمایا من اشتغل لاجل المکاشفۃ لا یفتح لہ
قط و ینبغی ان یشتغل فی طلب اللہ تعالی فیکاشف لہ بطفیلہ یعنے جو شخص کہ
واسطے مکاشفہ و کرامت کے مشغول ہوتا ہے تو اُسکو کبھی کچھہ مکاشفہ نہین ہوتا ہے
تو تو حق تعالی کا طالب ہو تو اُسکے طفیل مین سب کچھہ ہوجائیگا مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن شیخی سیدی احمد کبیر قدس اللہ سرہ کنارۂ دریا پر کشتی طلب
کر رہے تہے تاکہ سوار ہون اور دوسرے کنارے پر جائین بعض لوگون نے عرض
کیا یا شیخ آپ کے مرید تو دریا کے پانی پر قدم رکہتے ہین اور گزر جاتے ہین جیسے کہ
زمین پر آپ کیون کشتی طلب کرتے ہین شیخ نے اُنکو جواب دیا کہ جس چیز مین کہ استدراج
کا احتمال ہو اُسکی کیا حاجت ہے کہ چند درم کے واسطے ہم اُسکے محتاج ہون اور
نظر کرین مناسب تو حق کے ساتہہ مشغول ہونا ہے یہ بہی **حکایت** بیان
فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مین مخدوم والد دامت برکاتہ کے پاس ایک درویش
غریب مسافر اترا اور کہا کہ تمہارے شہر یعنے اُچہ مین مین نے ایک ایسے شیخ کو پایا کہ

فائدہ ... مکاشفہ و کرامت

حکایت اول ... استدراج ...

فائدہ ... مخدوم ...

دل کے ساتھہ توحق سے نوحہ گری رکھتا ہے اور تن سے بشاشت ساتھہ خلق کے
رکھتا ہے کیا معظم آدمی ہے وہ شیخ جمال الدین قدس اللہ سرہ ہین بعدازان
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویسید پس نبشتم۔

ایضاً ذکر اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلا

فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامہ ستبر یعنے موٹا کپڑا پہنتے جب
پھٹ جاتا تو پیوند لگاتے اور اگر نعلین مبارک پھٹ جاتین تو خود سیتے اور نزدیک
اپنے حائک یعنے جامہ باف کے جاتے اور جہد یعنے مشقت کپڑا بننے کی فرماتے پس
مومن کو چاہیے کہ اپنے رسولؐ کی متابعت کو نگاہ رکھے

شب پنجشنبہ چھبیسوین ۲۶ ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تھا فرمایا کہ درم مہر کو نیچے نہ رکھنا چاہیے ممنوع ہے اسلیے
کہ اُسمین حروف کے نقش ہین واسطے تعظیم کے بعضے نادان جیسے بازار والے
نہین جانتے ہین تو اُسکو پانون کے نیچے رکھتے ہین گنہ گار ہوتے ہین روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا اسی درمیان مین
حکایت سید صدر الدین محمد بھکری کا ذکر نکلا اونکو
جنون سا ہو گیا تھا پریشان باتین بکتے تھے فرمایا کہ وہ ایک وقت کسی مقام مین
پہونچا اور وہان دعوے کیا کہ مین سید جلال الدین کا رشتہ دار ہون میرے نام
سے کسی اصحاب دول کے لڑکے کا پیغام ہوا انھون نے مجھسے پوچھا تو مین نے کہدیا

کہ ہماری قرابت ہے اور مین کچھہ رنجیدہ نہین ہوا جبکہ اُسنے تکذیب کی تو وہ دیوانہ
ہوگیا بسبب کذب کے پس اُنکو معلوم ہوگیا کہ میرا قرابتی نہ تہا بعد اسکے فرمایا کہ تم
گمان مت کرو کہ مین سید صدر الدین سے رنجیدہ ہوا ہون مین تو ہرگز کسی سے رنجیدہ
نہین ہوتا ہون وہ تو خود ہمارا فرزند ہے جبکہ بادشاہ کے یہان سے کپڑے آئے
تو دعاگو کے پوتون نے اُسکے کپڑے دینے مین تاخیر کی تو اُسنے بُرا کہا مین اُس سے
بہی کچھہ رنجیدہ نہین ہوا لیکن اُس فرزند کو مالی خولیا ہوگیا ہے مین بہت سی دعائین
کرتا ہون اور کچھہ دوا دارو بہی کرونگا ان شاء اللہ تعالی صحت دیگا۔

ستائیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت افطار کے

بندے کو حجرے سے طلب کیا بعادت قدیم جیسے کہ ہر بار طلب کرتے تہے نزدیک اپنے
جگہہ دی فرمایا یقین ہے کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہے اسلیئے کہ کُتا نہین بہونکتا ہے
اور پانی کے قطرے بہی ہین ومن علامات لیلۃ القدر ان یقطر المطر بالتقاطر ولا
یکون کثیرا ولا یصوت الکلب یعنے لیلۃ القدر کے نشانیون سے ہے کہ تقاطر
بارش کا ہوا اور بہت نہ برسے اور کُتا آواز نہ کرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر
کے لائے اور یاران دیگر سے باین عبارت فرمایا خذوھا یا سیدی ھذہ اللیلۃ
لیلۃ القدر فاحیوھا ولا تناموا فیھا یوفقنا ویرزقنا ان شاء اللہ تعالے
اس فقیر سے فرمایا فرزند من آج کی رات کو لو مین نزدیک تہا مین نے سُنا شاید کسی
دوسرے یار نے بہی سُنا ہو مجھے جسقدر بنا مین بیدار رہا اکثر رات بیداری مین

گزری قرآن شریف کا ختم ہوا امام حافظ سورۂ تبت پڑہتا تہا جب فارغ ہوا تو پو
کہ ذات لھب کو تونے سکون لام سے پڑہا یا لام کے زبر سے اُسنے عرض کیا کہ زبر سے
فرمایا کہ اگر کوئی ذات لھب کو سکون لام سے پڑہیگا تو نماز فاسد ہو جائیگی اسلئ
کہ ذات مضاف ہے اور لھب مضاف الیہ ہے جسوقت ختم تمام ہو گیا تو حافظ کو
بلایا اور کپڑے دیئے دعا کی تقبل الله منك وجزاك الله خيرا اس رات میں
سو رکعت نماز جیسے کہ اوراد مین مسطور ہے ہمراہ جماعت کے ادا کی بعد نماز تسبیح
تراویح کے اور حضرت مخدوم بعد ادا کرنے ہر دو رکعت کے چند خرقے پہنتے او
اُتارتے تہے مین نے دریافت کر لیا کہ آج کی رات ليلة القدر ہے مین نے سُنا تہ
کہ ہر سال ماہ رمضان شب قدر مین خرقون کو ملبوس کرتے ہین اور صبح کے وقت
یارون کو دیتے ہین اسی رات مین تہجد کے وقت سحرے کے وقت اس فقیر کو حجرے
سے طلب کیا اور بعادتِ قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی عربی زبان مین فرمایا چنانچ
اہل علم نے سمجھ لیا باین عبارت يا اصحابى ورفقائى هذه الليلة ليلة القدر
ادركتها واثنان من اصحابى ايضًا رايت العجائب فى هذه الليلة منها
نظرتُ الى المكوّنات كلها فى السجدة وكان ذلك فى النصف من هذه الل
وكنتُ فى اخر الصلوة تلك الليلة اردتُ ان افسخ الصلوة واقع فى السجد
ما خالفتُ الامام حتى فرغ الامام ثم وقعتُ فى السجدة ودعوتُ فى سجدا
دعاء اصحابى الذين اعتكفوا معى ورفقائى الذين جاؤا الىّ من اوطانهم

ثم دعوتُ جمیعَ من تعلق بی ثم دعوتُ جمیعَ اھلِ الاسلام فقمتُ من السجدۃ
کلما قمتُ قامتِ الاشیاءُ المکوناتُ کلّھا من السجدۃ وھذا لیس کرامتے بل
ادراک ھذہ اللیلۃ فی کل سنۃ لنا میراث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
یعنے اے میرے یارو اور اے میرے رفیقو یہ رات شب قدر ہے مین نے اُسکو پایا
اور دو شخص نے میرے یارون مین سے بہی مین نے اسی رات مین عجائب دیکھے
منجملہ اُنکے یہ ہے کہ مین نے ساری کائنات کو سجدے مین دیکھا اور یہ اس رات کے
نصف مین تہا اور مین اس رات آخر نماز مین تہا مین نے ارادہ کیا کہ نماز کو
توڑ ڈالون اور سجدے مین گر پڑون مین نے امام کی مخالفت نہ کی یہانتک کہ امام
فارغ ہوگیا پہر مین سجدے مین گرا اور مین نے اپنے سجدہ مین اُن یارون کی دعا
کی کہ جنہون نے میرے ساتہہ اعتکاف کیا اور اُن رفیقون کی کہ جو اپنے وطنون سے
طرف میرے آئے پہر مین نے دعا کی اُن سب کی کہ جنہون نے مجہسے تعلق کیا پہر ساری
اہل اسلام کی دعا کی پہر مین سجدے سے اُٹہا جسوقت مین اُٹہا تو سارے اشیاے
کائنات سجدے سے اُٹہے اور یہ میری کرامت نہین ہے بلکہ اس رات کا پانا ہر
برس مین ہمارے واسطے میراث ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جبکہ اس
فقیر نے بندگی مخدوم سے یہ سُنا تو مین پانوٗن پر گر پڑا فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے
بہی نام لیکر دعا کی ہے اور فرمایا کہ بایں عبارت مین نے دعا کی ہے الٰھی اجعل
ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین لدیک والواصلین الیک

واختم امرہ بالایمان واجعل عاقبتہ بالخیر مع الاھل واجعلہ شیخا کبیرا واقض حوائجہ المشروعۃ وان تعافی بدنہ وان تحسن عملہ وحالہ وان تقویہ فی سبیلک وان ترزقہ العفاف والکفاف وان تجعلہ محبوبا فی قلوب المؤمنین وللمتقین اماما وطول عمرہ بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا یعنے اے میرے اللہ تو کر میرے فرزند معنوی سید علاء الدین کو اُن لوگون مین سے کہ جو تیرے نزدیک مقرب ہین اور تجھہ تک پہونچ گئے ہین اور خاتمہ کر اُسکے کام کا ساتھہ ایمان کے اور کر عاقبت اُسکی ساتھہ خیر کے مع گھر والونکے اور کر تو اُسکو بڑا شیخ اور پوری کر اُسکی مشروع حاجتونکو اور عافیت دے اُسکے بدن کو اور اچھا کر اُسکے عمل وحال کو اور قوی کر دے اُسکو اپنی راہ مین اور عطا کر اوسکو پرہیزگاری اور روزی اور مومنون کے دلون مین اُسکو محبوب کر اور پرہیزگارونکا اُسکو پیشوا بنا اور دراز کر اُسکی عمر کو اپنے فضل وکرم سے اے ہمارے مولے اور اے ہمارے سید بعد اسکے فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے اس عبارت سے دعا کی مین شرمندہ ہو گیا مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین کون ہون کہ میرے واسطے اس قدر دعا فرمائین لیکن یہ اُنکے مکارم اخلاق سے ہے پہر مین نے قدمبوسی کی مجھے بغل مین لیا اور مین نے بہائی کو بہی قدمبوسی کرائی فرمایا کہ مین نے تمہارے بہائی کے واسطے بہی دعا کی ہے پس اس فقیر نے اپنے جی مین کہا کہ اونکی دعا مستجاب ہے خصوصا شب قدر اور حالت سجدے مین پس مین نے دو رکعت

شکر کی ادا کی اس نیت سے کہ اُنہون نے مجھکو بہی یاد فرمایا جبکہ یاران بزرگ نے میرے
حق مین ایسا کرم مخدوم سے سُنا تو اس فقیر کو مبارکبادی دی اور مجھسے مصافحہ بہی
کیا مین نے یہ رباعی پڑہی اور لکہی ع رہے بنے رد م وچارہ نمی دانم ٭ مگر
کہ صحبت مردان مستقیم احوال ٭ سزد کہ صدر نشینان بارگاہ قبول ٭ نظر کنند بہ
بیچارگان صف نعال ٭ ع ہیزمے بودم بچنگل ناگہان ٭ درکرہ آتش فتادم
جملگی آتش شدم ٭ صحبت ایسی اثر رکہتی ہے خصوصًا صحبت اُن بزرگوار قطب عالم
مخدوم جہانیان کی بعد اسکے دو خرقے ایک تو اس فقیر کو دوسرا اس فقیر کے
بہائی کو عطا کیا اور پہنایا اور فرمایا الٰہی توّجہ بتاج الکرامۃ والسعادۃ ووفقہ
بانواع العبادۃ یعنے لے میرے اللہ تو اُسکو کرامت وسعادت کا تاج پہنا اور انواع
عبادت کی اُسکو توفیق دے بعد اسکے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر
کیا ہے ای ثوابہ خیر من عبادۃ احیائہ وادراکہ الف شہر یعنے ثواب اُسکا
ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے بعد اسکے فرمایا قدر کے کیا معنے ہین یعنے تقدیر
الامور والقضایا درمیان شب قدر اور شب برات کے فرق ہے برات کو جو
برات کہتے ہین اسلئے کہ نامے لکہے جاتے ہین اُس رات مین ہر چیز کی برات
لکہی جاتی ہے وذلک قولہ تعالیٰ حٰم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ
مبارکۃ انا کنا منذرین فیہا یفرق کل امر حکیم ای مقصٰے تفسیر مدارک مین
دو قول ذکر کئے ہین بقول اول شب قدر ہے اور یہ صحیح ہے اور دوسرے قول مین

شب برات ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ شب قدر مین کافر بھی سجدہ کرتے ہین فرمایا
حق مین جمادات کے ہے کہ انمین حیات پیدا کی جاتی ہے وہ سجدہ مین ہو جاتے
ہین اور آدمیون مین سے سجدہ نہین کرتا ہے مگر اس آدمی کو کہ معلوم ہو وہ انکو
سجدے مین دیکھے تو وہ بھی سجدے مین ہو جاتا ہے بعد اسکے یہ بیت منظومہ کی پڑھی
بیت ولیلۃ القدر بکل الشہر دائرۃ وعیّناھا فادر ای لیلۃ القدر
بکل الشہر من رمضان دائرۃ عند ابیحنیفۃ رضی اللہ عنہ وعندھما معین
کذا السماع لی فی مکۃ یعنے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شب قدر تمام ماہ رمضان
مین گردش کرتی رہتی ہے اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالے
کے معین ہے مین نے اس طرف مکہ مبارک مین سنا ہے اس کل شہر سے مراد تمام
ماہ رمضان ہے نہ تمام سال اگر بات یون ہوتی تو یہ کہتا ولیلۃ القدر بکل سنۃ
دائرۃ دلیل یہ ہے اور مکہ مبارک مین فتوی بھی اسی پر دیتے ہین بعد اسکے روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھ لو پس
مین نے لکھ لیا۔

سجدہ جمادات در شب قدر

لیلۃ القدر نزدیک حضرت امام دائر و نزدیک صاحبین معین

ایضاً آخر جمعہ ستائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تھا فرمایا کہ اذان کے وقت بات نہ کرنا چاہیے اور اسکو سننا
چاہیے اسلئے کہ فتاوے کامل مین ہے استماع اذان مسجد الحی واجب لمن کان
فی البیت وان کان حاضرا فی المسجد لا یجب لان اجابۃ الفعل اولی من القول

اذان و تکبیر کے وقت بات نہ کرے

یعنے مسجد محلے کی اذان کا سُننا واجب ہے واسطے اُس شخص کے کہ جو گھر مین ہے اور
اگر وہ مسجد مین حاضر ہے تو واجب نہین ہے اسلئے کہ اجابت فعل کی اولی ہے قول
سے اُسنے تو فعل مین اجابت کی اور مسجد مین حاضر ہو گیا یہہ ہی فتاوے کامل مین مذکور
ہے کہ التکلم عند الاذان والاقامۃ مکروہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من
تکلم فی الاذان خیف لہ زوال الایمان ومن تکلم فی الاقامۃ منع عن السجدۃ
یوم القیامۃ اذا امروا بالسجدۃ فیسجد المؤمنون تحت العرش یعنے بات کرنا وقت
اذان واقامت کے مکروہ ہے اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے کہ جو شخص اذان مین بات
کرے تو اُسکے زوال ایمان کا خوف ہے اور جو شخص اقامت مین بات کرے تو وہ
منع کیا جائیگا سجدے سے روز قیامت مین جسوقت کہ وہ سجدہ کا حکم کئے جائینگے
تو سارے مومن سجدہ کرینگے عرش کے نیچے وہ نہ کر سکے گا ہر چند چاہیگا اصلا اُسکی
پیٹہہ نہ جہکے گی گویا میخ ٹہونکدی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند
فرزند من بنویسید این کہ گفتم پس نبشتم **ایضا** نبات یعنے مصری کے برتن
لائے ایک تو واسطے بندے کے اور دوسرا واسطے برادر بندے کے ارزانی فرمایا
اور یارون کو بانٹ دیا اور خودنے بہی کہایا اور فرمایا کہ کہانسی مجہے زحمت دیتی
ہے اور بعض یارون کو بہی نبات کہانسی کو پہاڑ دیتی ہے خادمون سے فرمایا کہ
صحنکین خرید کرو تاکہ عید کے دن کام آئین اس رات مین دو سوا کین ایک تو اس
فقیر کو اور دوسری برادر اس فقیر کو ارزانی فرمائی بعد اسکے فرمایا کہ مکہ مبارک مین

نماز عید سے پہلے حاضر ہوتے ہین اور نماز عید فطر سے پہلے افطار کرنا سنت ہے
اور عید الضحی مین قربانی کے گوشت سے افطار کرنا سنت ہے دعا گو خطبہ عید الضحی
سے پہلے آدمیون کو بھیجدیتا ہے تاکہ قربانی ذبح کردین اور کہانا تیار کرلین جب
مین مع یارونکے پھر کر آتا ہون تو اُسی سے افطار کرتا ہون کیونکہ سنت ہے ایک
عزیز نے پوچھا کہ مکہ و مدینہ مبارک مین شیر خرما بناتے ہین اور کہاتے ہین جواب
فرمایا کہ اگر شیر خرما مسنون ہوتا تو اُس طرف تو خرما کا جنگل بہت ہے ہر گھر مین باندازہٗ
ہمت شیر خرما بناتے لیکن سنت نہین ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ دست مالیدہ بھی اُس طرف
بناتے ہین جواب فرمایا کہ مکہ و مدینے مین یہ رسم نہین ہے یہ رسم دیار ہندستان کی ہے

(حاشیہ: افطار قبل نماز عید فطر مسنون ہے — ذکر شیر خرما — مالیدہ)

اٹھائیسوین ماہ رمضان روز سہ شنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من سبق پڑہ پس مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ شارع تو چلنے والا ہے
آداب احکام مین اور طارق چلنے والا ہے آداب سر حقیقت مین مثلاً کپڑے کا
نگاہ رکھنا لوث نجاست سے اور بدن کا معصیت سے شریعت ہے اور دل کا
نگاہ رکھنا کدورات بشریت سے طریقت ہے اور خاطر کا نگاہ رکھنا غیر خدا سے
عزوجل سے حقیقت ہے اور مونہہ طرف قبلے کے لانا شریعت ہے اور دل کے مونہہ کو
طرف حضرت حق کے رکھنا طریقت ہے اور اسمین ملازم رہنا حقیقت ہے انبیاء
علیہم السلام امت کو شریعت کا حکم دیتے ہین اور خود طریقت کی راہ چلتے ہین واسطے

(حاشیہ: بیان شریعت و طریقت و حقیقت)

تخفیف انکے اور اپنے کے اگر کسی شخص کو امت مین سے ہمت عالی اُسکی یار و مددگار
ہو جائے اور چاہے کہ حقائق کو پہونچے تو وہ سلوک طریقت کو اختیار کرتا ہے تاکہ
درجۂ عوام سے نکلے اور درجۂ خواص مین داخل ہو بعد اسکے فرمایا کہ زکوٰۃ شریعت
کی دو سو درم شرعی سے پانچ درم شرعی واجب ہین اور زکوٰۃ طریقت کی دو سو
کے دو سو واجب ہین اور زکوٰۃ حقیقت کی یہ ہے کہ دل مین جو کچھ غیر اللہ ہے اُسکو
باہر پھینکدے ع یا خانہ جاے رخت بود یا محال دوست ؛ قلب المؤمن
حرم اللہ تعالی وحرام علے حرم اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ یعنے مومن کا دل حرم
محترم اللہ سبحانہ ہے اور اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو
بعد اسکے فرمایا کہ حقیقت شریعت ہے جب تک شریعت کو مضبوط نہ پکڑے گا ہرگز
حقیقت کو نہ پہونچیگا اور حقیقت بجالانا مندوبات کا ہے یعنے مستحبات کا نہ بجالانا
روایات رخصت کا اور حیلے کا اسلئے کہ شریعت مین رخصت وحیلہ جو کہ روا ہے
سو اُسکو واسطے ضعیف حالونکے رکھا ہے اور طریقت مین رخصت روا نہین ہے
اکثر چلنے والے اس سے غافل ہین کیونکہ رخصت وحیلہ ارباب طریقت کا ذنب حال
ہوتا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین ای حسنات ارباب الشریعۃ
بالرخصۃ والحیلۃ عند المقربین سیئاتھم اسلئے کہ شریعت والے ساتھہ مئیت
کے چلتے ہین اور مئیت مین رخصت روا ہے ورنہ گران بار ہون ہلاک ہوجائین
اور طریقت والے ساتھہ ہمت کے سلوک کرتے ہین اور ہمت مین رخصت روا

نہین ہے شارع نے شرع مین دو چیزین رکہی ہین رخصت مین ایک اجرا اور عزیمت
مین دو اجرا اور وہ ہمت ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند
من بنویسید کہ این ترتیب ترا کار خواہد آمد کہ دیگران را خواہی کرد آور مشیخت کی شرط
یہی تین علم ہین جسکی مین نے تجہکو تربیت کی اور تو نے مجہسے حاصل کئے جب تک
کہ یہ تین علم یعنے شریعت و طریقت و حقیقت نہون ہرگز وہ مقام مشائخ مین نہ پہونچیگا
اسلئے کہ یہ مقام ارشاد کا ہے جب تک خود نہ جانین گے دوسرے کو کب بتا سکینگے
اور اگر کوئی صالح نیک آدمی ہو اور اُسمین یہ تین علم موجود نہون تو اُسکو ولی نہ کہینگے
جیسا کہ مین نے سُنا ہے کہ ایک جاہل کو شیخ کہتے ہین جو آدمی کو علم شریعت سے
عاجز ہو وہ طریقت و حقیقت کو کیا جانیگا شریعت بمنزلہ میوے کے ہے اور طریقت
وحقیقت بمشابہ مغز کے ہے یہ بات مین نے سلطان سے بہی کہی تہی مین کیا جانون
ہنوز اُسکو شیخ کہتے ہین یا نہین حاضرین مجلس نے کہا کہ اسوقت اُسکو کم کوئی علماء
وفقہاء واشراف سے شیخ کہتا ہے مگر جہال کہ وہ اُسکو شیخ کہتے ہین بعد اسکے فرمایا
سالک کو چاہیئے کہ جن مقامات مین وہ نہ پہونچا ہو اُنکی بات نہ کرے کیونکہ وہ اونکو
نہین جانتا ہے اور اس کہنے مین شہرت طلب کرتا ہے تاکہ خلق جانے کہ یہ سالک
ہے حالانکہ وہ نہین ہے خداے تعالے سے ڈرے مین نے مکہ مبارک مین سُنا ہے
کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ اس بیت کو بہت پڑہا کرتے تہے اور زار زار روتے
اس محل مین وہ بہی روئے اور بار ہا پڑہتے تہے ؎ از ہیبت آن دو راہ خون

دل من شناخود بکدام رہ بود منزل من ٭ قولہ تعالیٰ فریق فی الجنۃ وفریق
فی السعیر یعنے ایک گروہ بہشت مین ہے اور ایک گروہ دوزخ مین بعد اسکے
فرمایا مرید کو چاہیئے کہ پیر کی صحبت کرے اور اُسکے افعال کو لیوے اور اگر یہ دولت
میسر نہ آئے تو جو اوراد کہ پیر سے مروی ہین اُسی پر کام کرے اگرچہ تہوڑا ہو اور
اگر خود سے کوئی چیز اختیار کریگا تو وہ ہوائے نفس سے ہو گی اگرچہ رات دن مین
ہزار رکعت ہی کیون نہ پڑہے اور تمام سال ہی کیون نہ روزہ رکہے قولہ تعالیٰ
افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی المأوی
یعنے کیا پس نہین دیکہا تو نے اُس شخص کو کہ ٹہیرایا اُسنے اپنے ہوا کو معبود اپنا اور روکا
نفس کو ہوا سے پس بیشک جنت ہی ہے اُسکا ٹہکانا بعد اسکے فرمایا کہ امام شبلی قدس اللہ
روحہ سے پوچہا زکوٰۃ کیا ہے اُنہون نے فرمایا کہ تم زکوٰۃ فقہا کا پوچہتے ہو یا زکوٰۃ
اولیا کا پس زکوٰۃ فقہا کی تو دو سو درم سے پانچ درم ہین اور زکوٰۃ درویشون
کی وہ چیز ہے جو کہ موجود ہے بعد اسکے فرمایا کہ قوت القلوب مین مذکور ہے لاتجوز
الذخیرۃ للسالک الا لاجل قضاء الدین لو کان السالک مدیونا ولاجل
انفاق خرج اھلہ ان کان متاھلا یعنے جائز نہین ہے ذخیرہ کرنا واسطے سالک
کے مگر واسطے ادائے دین کے اگر سالک قرضدار ہو اور واسطے خرچ گہر والون کے
اگر عیالدار ہو بعد اسکے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من لکہہ لو غریب ہے تیرے اور
تیرے یارون کے کام آئیگا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین

اس فقیر کے تہی مین سبق سے فارغ ہوگیا **ایضاً** فرمایا کہ فرزند قاضی علاء الدین
صدر جہان نیک مخلص دعاگو کا ہے مین اُسکے واسطے بہی دعا کرتا ہون ستائیسون
رات شب یکشنبہ ماہ رمضان کو وقت مائدہ یعنے خوان طعام کے بندے کو حجرے
سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی فرمایا کہ شب قدر مین سارے
اشیاء مکونات سجدہ کرتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ کیونکر سجدہ کرتے ہین جواب
فرمایا کہ اُس رات مین واسطے جملہ جمادات کے حیات پیدا کیجاتی ہے پہر وہ سجدہ
کرتے ہین اور یہ بات علم کلام مین درست یعنے ثابت ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ نزدیک مخدوم بزرگ جد دعاگو دامت برکاتہ کے لکڑی کا پیالہ
تہا جسوقت وہ اندر حجرے کے ذکر مین مشغول ہوتے تو وہ لکڑی کا پیالہ بھی
اُنکے ساتہہ ذکر مین ہوتا یہ ہے خلق حیات جمادات کی ایک عزیز نے شیخ عارف
صدر الدین سے پوچہا کہ حجرے مین دوسرا سید نہین ہے اور آواز ذکر کی ایسی
نکلتی ہے جیسے دو آدمی ذکر کرتے ہین شیخ نے فرمایا کہ اُنکے پاس لکڑی کا پیالہ
ہے وہ موافقت کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ پیالہ لکڑی کا اس دعاگو کی میراث
مین پہونچا ہے مین نے اُسکو تبرک رکہا ہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے
پوچہا کہ شب قدر مین آسمان سجدہ کرتے ہین پس فرمایا کہ آسمان تو جمادات سے
ہین سب سمت بیت المعمور مین سجدہ کرتے ہین جسدن کہ حضرت نوح علیہ السلام
کا طوفان ہوا تو اُسکو چوتہے آسمان پر رکہدیا اُس سے پہلے زمین کعبہ مین تہا

ذکر کرنا لکڑی پیالہ کا

ماذی ہو برابر خانۂ کعبہ کے ہے ایسا کہ اگر کوئی پتھر اُس جگہہ سے ڈالین تو
گرے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو نزدیک
کے اُترا ہوا تہا مین نے دیکہا کہ وہ سامنے سے غائب ہو گیا ذرا دیر کے
ن نے پوچہا تو کہان تہا کہا کہ مین واسطے کسی مصلحت کے بیت المعمور
یا ایک وقت مین چوتہے آسمان پر گیا اور آ گیا ایک عزیز نے پوچہا کہ
برس کی راہ کیونکر گیا اور پہر آیا جواب فرمایا کہ اُنپر طے ہو جاتی ہے قدم
تے ہین آسمان کے طبقے مثل نردبان وزینے کے ہو جاتے ہین اور
طے زمین کے ہے یعنے جس طرح زمین کی رگ کہینچ دیتے ہین اسی طرح
رگ بہی کہینچ دیتے ہین یہ بات عقیدۂ نسفی علم کلام کرامت ولی کے
مذکور ہے الکرامۃ حق فیظہر الکرامۃ علی نقض العادۃ
طیر فی الهواء ویمشی علی الماء ویصعد علی السماء وغیر ذلک
یاء فکل ذلک معجزۃ بنی من الانبیاء فیظهر لواحد من ولی متہ
اتباع نبیہ قولا وفعلا وحالا ومن خالف ہذا فلیس بولی
ت حق ہے پس کرامت ظاہر ہوتی ہے خلاف عادت پر سو ولی
تا ہے اور پانی پر چلتا ہے اور آسمانپر چڑہتا ہے اور جو اُسکے مانند ہے
سب معجزہ ہے پیغمبر کا پس ظاہر ہوتا ہے واسطے ایک کے اوسکی
ولی سے لیکن بشرط پیروی اپنے پیغمبر کے گفتار و کردار و رفتار مین

اور اگر ان تین مین سے ایک کی مخالفت کریگا تو وہ ہرگز ولی نہوگا اور درجہ مشیخت کا
ولی سے بالاتر ہے اور درجہ ولایت کا بالاتر مشیخت سے ہے اور کوئی درجہ
بالاتر درجۂ صدیق سے نہین ہے کیونکہ درجہ صدیق کا درجۂ نبی کے نزدیک ہے
کل من یخطأ بدرجة الصداقة حصل له درجة النبوة وذلك فی
قوله تعالی اولئك الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهدا
والصالحین وحسن اولئك رفیقا اوران شہدا سے مراد حاضرین حق ہین
یقال فلان شهد ای حضر بعد اسکے فرمایا کہ صدیق صیغہ مبالغہ ہے کیونکہ فعیل
واسطے مبالغے کے ہے وجہ اشتقاق صدیق کی مین نے دو طرح سنی ہین ایک
وجہ یہ ہے کہ صداقت سے مشتق ہے وهو ذکر المحبة پس معنی یہ ہونگے کہ
صدیق لوگ خدا کی یاد کثرت محبت وصدق سے کرتے ہین دوسری وجہ یہ ہے
کہ مشتق صدق سے ہے وهو کثرة التصدیق پس معنی یون ہونگے کہ بسیار
راست گو داشتن یعنے بہت سچ کہنے والے لیکن وجہ اول متفق علیہ ہے یعنی بہت سے
اسی پر ہین بعد اسکے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین
یہ دونو وجہین موجود تھین کثرت محبت بھی تھی اور کثرت تصدیق بھی یہانتک
کہ ایسا ذکر کیا ہے کہ جو کچھہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتے انکار
نہ کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا وابوبکر کفرسان سا عیان
لو تقدمر فامنت به ولکنی تقدمت فامن بی یعنے مین اور ابوبکر دو گھوڑون کے

ین کہ وہ دوڑین اگر وہ آگے بڑہ جاتے تو مین اُنپر ایمان لاتا یعنے وہ پیغمبر
تے ولیکن مین آگے بڑہ گیا پس وہ مجہپر ایمان لائے یعنے پیغمبری مجہکو ہوئی
ملیہ السلام لو کان من بعدی نبی لکان ابوبکر و قولہ الاٰخر لو وزن
ابی بکر مع ایمان جمیع امتی لرجح ومثل ھذا کثیر فی ذات ابی بکر دھو
الصحابۃ رضوان اللہ علیھم اجمعین پس روے مبارک ین فقیر آور دند
دند فرزند من این فوائد وہر دو وجہ صدیق بنویسد پس نشستم بعد اسکے فرمایا
من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ فرزند من جبکہ تونے
طریقت کو جان لیا تو تو جان کہ پہلے باطن کو صاف کرنا چاہیے تا کہ
ہ مشکلات طریقت کا حل اُسکے دل مین پیدا ہو اور جانے کہ اولیاء عالم
ور وہ علم باوجود ولایت کے ہی ہوتا ہے علم یہی طریقت ہے اُسکی طلب
دوڑے رات دن ظاہر و باطن درگاہ خداوند عالم پر حاضر رہے ایک وقت
س سے غائب نہو اور زائد علاقون سے اور خلق کے دل دینے سے اعراض
، اور باطن کے صاف کرنے مین اور مراقبے مین مشغول رہے کیونکہ طریقت
طر دل کی جمعیت ہے اسلئے کہ خاطر متصرف حق سے دور ہوتا ہے اگرچہ
مین ہو جسوقت دل جمع ہو گیا تو متقی ہو جائیگا اور نسبت بندے کی درگاہ
ند تعالی پر یہی تقوی ہے قولہ تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
ابعدکم عن التعلقات وافضل الاعمال ثلثۃ قطع العلائق وحفظ الدقائق

له عامہم ضعیف
یہ حدیث نہیں ہے لفظ لکان
ابن الخطاب عمر بن بعدی نبی لکان عمر
ابن الخطاب، جیسا اشارہ
اس حدیث فضیلت ان امتہ
من جہال الاولیاء
منہم من ان عن عفیر
حسن صحیح
ابن عامر
رکعب عن عقبہ
مالک، مرحلہ بن
حسن ۱۲

وادراك الحقائق وقطع العلائق مثل درس المدارس وختم المقابر وامامة المساجد وكسب المكاسب وامثالها كل ذلك من العلائق یعنی بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تر تمہارا ہے یعنے دور تر تمہارا التعلقات سے اور بہترین اعمال تین ہین علائق کا قطع کرنا دقائق کا نگاہ رکہنا حقائق کا دریافت کرنا علائق جیسے مدرسون کا درس دینا مقبرو نپر ختم پڑہنا مسجدون کی امامت کرنا پیشہ وری کرنا اور انکی مثل اور یہ سب امور منجملہ علائق ہین انکو قطع کرے حفظ دقائق یہ ہے کہ سالک کے دل مین معانی ہوتے ہین ہر لحظہ اونکو نہ نکالے ادراک حقائق یہ ہے کہ دقائق کی جو کچہہ ماہیت ہے اُسکو دریافت کرے جس آدمی مین یہ تین خصلتین موجود ہین وہ صوفی ہے اور صوفی سے مراد مقرب ہے لانہ مشتق من الصفة وهی القربة ارباب صفہ کو جو اصحاب صفہ کہتے ہین سو اسی لئے کہ وہ بنیان طریقت ہین کوئی قربت نہین ہے مگر انا جلیس من ذکرنی کفایت ہے یعنے اس سے بڑہکر اور کیا قربت ہوگی کہ اللہ جلشانہٗ فرماوے کہ جو شخص مجھکو یاد کرے مین اُسکا ہمنشین ہون پس بنا اس راہ کی ذکر کو رکہنا چاہئے پہر روے مُبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تو کچہہ تعلق رکہتا ہے مین نے عرض کیا کہ اگر تعلق ہوتا تو دس مہینے کی مدت مین صحبت مخدوم کی میسر نہ آتی فرمایا الحمد للہ کچہہ تعلق نہین ہے تمنے مراد صحبت کی ہے بعض یارون سے فرمایا جو کہ دعوی سلوک کا رکہتے ہین تم کیون صحبت کی

ذکر قطع علائق

فضیلت ذکر اللہ تعالیٰ

غنیمت نہین دیتے ہو اُنہون نے جواب دیا کہ ہم تعلق رکھتے ہین بعض نے کہا امامت مسجد کی بعض نے کہا تعلیم صبیان کی بعض نے کہا ختم مقابر کا بعض نے کہا درس مدارس کا بعض بولے کہ ہم کسب مین مشغول ہین مین نے حق کا شکر ادا کیا اگر مجھکو تعلق ہوتا تو مین کیا کرتا کہ مثل اُنکے نہین ہوتا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغت تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

اونتیسوین ماہ رمضان روز یکشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک زائر پہول لایا خادمون سے فرمایا کہ سب کو دو تاکہ سونگہین واسطے مخالفت روافض کے اسلئے کہ وہ پہول کا سونگہنا واسطے روزہ دار کے ناقض صوم جانتے ہین پس جو کوئی اونکی مخالفت کریگا مثاب ہوگا **ایضا** فرمایا نماز پڑہنے والے کو چاہیئے کہ نماز کے اندر قرآن شریف کے معانی کو دل مین گذرائے ایسے کہ کوئی چیز معانی سے متروک نہ ہوجائے اور کلام متکلم کی ہیبت اُسکے دل مین جمی ہوئی رہے اور اگر معانی نہین جانتا ہے یعنے عامی ہو تو متکلم کی ہیبت تو ضرور دل مین رہے کہ کلام اُس خداوند کا ہے کہ جسکی صفت متکبر و جبار ہے تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر بادشاہ مجازی طرف نائب غیبت کے یا طرف مقطع کے کوئی فرمان لکھکر بہیجے تو اُسکی اور اُسکے رعایا کے دل مین کسقدر خوف پڑیگا اور سب حاضر ہونگے اور دل کا کان اُسپر رکہینگے کہ دیکہئے کیا حکم ہوگا اور یہ قرآن شریف تو فرمان ہے بادشاہ حقیقی سے طرف

بندون کے ایک حقیقی کتاب ہے اصل اُسمین یہ ہے کہ اُسکی یاد مین رہین اور
اسکو لحظہ بہر غائب نہ جانین بلکہ حاضر جانین قولہ تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا
عما یعمل الظالمون، وھو اقرب الیہ من حبل الورید یعنے تو اللہ کو غافل مت
سمجھہ اُسچیز سے جو ظالم کر رہے ہین اور وہ قریب تر ہے طرف بندے کے جان کی
رگ سے پس جو ذات کہ اتنی نزدیک ہو کیونکر اُس سے غافل و غائب ہون اور
اُسکا کفران و عصیان اختیار کرین اور حیلہ و رخصت ڈہونڈین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ دعا گو نے اُس طرف مشائخ کبار سے شیخ جمال الدین
کی صفت سُنی ہے کہ وہ ظاہر مین تو خلق کے ساتہہ بشاش تازہ رو ہوتے اور
باطن مین حق کے ساتہہ انیس رہتے اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حکم ہوا وقل رب زدنی علما تو آپنے فرمایا اللھم اجعل فائحۃ فی قلبی
تعلیما للامۃ یعنے اے اللہ تو میرے دل مین اندوہ عشق اور درد شوق ڈال
سر اس معنی کا ہے جو کسی شاعر نے کہا ہے ؎ از دوست بیادگار دردے
دارم ❊ آن درد بصد ہزار درمان ندہم ❊ بعد اسکے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو
مین نے کہے لکھہ لو اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی
جان کہ مبتدی کو بعد تحقیق الارادۃ ای الطلب وصحۃ التجرید ای التجرید
من العلائق یعنے بعد تحقیق طلب اور صحت تجرید علائق کے مبتدی کو چاہیے
کہ ایسا پیر طلب کرے جو کہ پختہ و مشفق و کار دیدہ اور آفات راہ کو پہچانا ہوا ہو

اور اسکی صحبت کا ملازم ہوجائے جیساکہ تو دعاگو کا ملازم رہتا ہے اور اقل صحبت
ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے اسلئے کہ جو درخت کہ خودرو ہوتا ہے
اسکا میوہ حلاوت وشیرینی نہین دیتا ہے کیونکہ مرید ابتدا مین غلبہ طلب کرتا ہے
اور شوق کی حرارت سے متحیر ہوجاتا ہے اور اپنی صلاح وفساد بھلائی برائی کو
نہین جانتا ہے یہانتک کہ کوئی کامل پیر مرید کے احوال مین تصرف کرے اور
اسکے احوال باطن کو اپنی صفائی انوار سے پہچانے اور نیک وبد سے اسکو آگاہ
کرے اور فوائد کو روزگار مرید کے طرف عائد فرمائے کیونکہ راہ مین خطر بہت ہے
پس پیر مانند بدرقہ کے ہے جو کہ رہبری کرتا ہے تاکہ راہ کے امن وخوف کو پاجائے
اور مقام مین پہونچے مشائخ کبار نے فرمایا ہے کہ جو کوئی طریقت مین اپنی راست
وفکر پر کفایت کرتا ہے تو وہ ایک بت پرست مغرور ہوتا ہے پس واسطے طلب
کرنے ان معانی کے شیخ کی صحبت چاہیئے اور کم سے کم صحبت ایک چلہ تو ہو جسنے
یہ بھی نکیا وہ اور کیا دعوی کرے اور ارادت سچی چاہیئے کیونکہ ارادت طریقت
مین ایسی ہے جیسے عبادت مین نیت ہوتی ہے پس جسطرح عبادت بے نیت کے
کچھہ قدر نہین رکھتی ہے اسی طرح طریقت مین جو مرید کہ ارادت سے خالی ہے
وہ کوئی مرتبہ حاصل نکریگا بعد اسکے فرمایا کہ سلوک مین جس جگہہ ارادت کا ذکر ہو
معنی اسکے طلب حق کے ہوتے ہین اصل سلوک مین فرزندمن اگر تو چاہے کہ
راہ چلی جائے تو پہلے پیش نہاد خاطر یہ بات رکھہ کہ خود سے دست بردار ہوجا

اُسوقت راہ مین قدم رکھہ کیونکہ یہ کام ساتھہ ہمت کے ہے نہ ساتھہ منیت یعنی آرزو
کے قولہ تعالی ام للانسان ما تمنی یعنے کیا واسطے انسان کے ہے جو وہ تمنا
کرے اور درون کو برون سے پہچان اور برون کو درون سے معلوم کر کیونکہ
جب تک یہ معلوم نہوگا سلوک میسر نہوگا اور یہ علم ذوقی ہے من لم یذق لم یدر قال
لن یلج فی ملکوت السموات من لم یولد مرتین اعنے مرۃ بولادۃ الطبیعیۃ
ومرۃ بولادۃ المعنویۃ وھو ملازمۃ صحبۃ الشیخ الذی ھو نائب النبی
کیونکہ مشائخ صوفیہ پیغمبر کے نائب ہین تصوف کے تین مرتبے رکھے ہین جب تک
کہ تینون جمع نہون تب تک تصوف نہوئی اور کمال کو نہ پہونچے قال المشائخ الصوفیۃ
التصوف اولہ علم ای بالعلوم الثلثۃ المذکورۃ وھی علم الشریعۃ وعلم
الطریقۃ وعلم الحقیقۃ واوسطہ عمل واٰخرہ موھبۃ یعنے اول مرتبہ
تصوف کا علم ہے نہ یہ کہ مجرد علم شریعت مراد ہے بلکہ تینون علم مذکور کہ جنکی مین نے
تربیت کی اور تو نے مجھسے حاصل کئے اور مرتبہ وسط یعنے درمیان تصوف کا عمل
ہے اور تیسرا مرتبہ موہبت من اللہ ہے لا من الکسب یعنے وہ مرتبہ نرے اللہ کے
دین ہے کسبی نہین ہے اسلئے کہ علم بے عمل کے ناقص ہے اور عمل بے علم کے
ناتمام اور عمل وعلم بے موہبت یعنے بخشش حق کی رسم ہے اور آفات مذکورہ جملہ
چوبیس جو کہ مین نے تجھسے بیان کی ہین علم وعمل ان آفتون سے صاف پاک چاہیئے
تاکہ خاصیت اُسکی ظاہر ہو نفس خسیس ہے ایک خشت مین ایک جہان بیچ ڈالتا ہے

مراتب تصوف سہ مرتبہ اند

بعد اسکے فرمایا اگر مرید یعنے طالب ایک چلہ اپنے پیر کی صحبت مین مشغول ہوجائے
جیسا کہ تم ذکر کہتے ہو تو حق تعالی اُسکو مکاشفہ و مشاہدات روزی کرے اول کشف
مشاہدہ روے زمین کا ہوتا ہے تمام دنیا کو شرق سے غرب تک معاینہ کرتا ہے
بعد اسکے بترک النظر الیہا باطن زمین کا کشف ہوتا ہے جیسے اہل قبور اور زمین کے
خزانے اور زمرد و مروارید اور مانند انکے بعد اسکے بترک النظر الیہا مکاشفہ آسمانونکا
مشاہدہ ہوتا ہے اور اوپر بہی عرش و کرسی تک جاتا ہے اور بیت المعمور کا طواف
کرتا ہے اور بہشت و دوزخ مین پہونچتا ہے قولہ تعالی وما یلقاھا الا ذو حظ
عظیم اوپر سے نیچے آتے ہین گرفتاران دنیا کی طرف نظر کرتے ہین کہ عاجز
رہے ہوئے ہین کہتے ہین کاش اگر دنیا کو ترک کرین تو وہ بہی مرتبے پر صاعد ہون
یعنے اوپر چلے جائین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک درویش
کو یہ واقعہ تہا کہا جبکہ مین اوپر سے نیچے آیا تو مین نے گرفتاران دنیا کو دیکہا اونکے
حال کی گرفتاری سے شفقت آئی کاشکے وہ بہی بالا تر جائین بعد اسکے لوح کا
کشف ہوتا ہے جملہ تقدیرات نظر مین آتی ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ دعاگو ایک دن مجلس مین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین کے حاضر تہا
اونکی خدمت مین ایک لشکری یعنے سپاہی آیا اور پائبوسی کی بیٹہہ گیا التماس بیعت
کا کیا شیخ توبہ کی تلقین اُسکو نہین کرتے تہے وہ الحاح و زاری بہت کرتا تہا ایک
عزیز شمس الدین نام جد مادری شیخ الاسلام کے تہے وہ گستاخ تہے اُنہون نے شیخ سے

کہا کہ یہ عزیز الحاح کرتا ہے کس واسطے تم تلقین توبہ نہین کرتے ہو شیخ نے ایسی بلند
آواز سے کہا کہ سب اہل مجلس نے سُن لیا ابو الفتح بیچارہ کیا کرے کہ مین لوح محفوظ
مین دیکھہ رہا ہون کہ ہنوز چند گناہ کریگا بعد اسکے مشاہدہ انبیا علیہم السلام کا پھر
مشاہدہ اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہوتا ہے آخری مشاہدہ اسی کو کہا ہے بعد اسکے
حق تعالی کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ دل کی آنکھہ سے دیکھتا ہے اور اکثر احوال نماز مین
دیکھتا ہے اور یہ بات اہل سنت وجماعت مین ظاہر ہے قولہ تعالی وان الی
ربك المنتهے اور یہ مرتبہ نہایت کا ہے کہ منتہی اُسوقت کہتے ہین کہ جب اس جگہہ
پہونچتا ہے اور اس بات کو پہونچتا ہے جو کہ مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمائی
ہے الطهارة فصل والصلوة وصل فمن لم ينفصل فی الطهارة عن الكونين
لم يصل فی الصلوة الی صاحب الكونين اگرچہ کام اس جگہہ تک پہونچ جاتا ہے
تو بھی خوف مین رہنا چاہیئے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے
مکہ مبارک مین مشائخ سے سُنا ہے کہ جسوقت شیخ رکن الحق والدین قطب عالم قدس اللہ
روحہ جمعہ وپیر کی راتون کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتے تو اُسوقت کے مشائخ کے
روبرو یہ بیت پڑھتے اور گریہ وزاری فرماتے ؎ از ہیبتِ آن دو راہ خون
شد دلِ من ٭ تا خود بکدام رہ بود منزل من ٭ فريق فی الجنة وفريق فی السعير
اور خود بھی روتے اور یار لوگ بھی روتے حزن وخوف ظاہر ہوا بعد اس کے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من لکھہ لو پس مین نے

لکھہ لیا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

شب سی اُم ماہ رمضان

کو وقت خوان طعام کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم اپنے نزدیک جگہہ دی نمک منگایا اور فرمایا کہ شیخ نے عوارف مین ایک حدیث جو کہ صحاح سے ہے منجملہ وصایا کے ذکر فرمائی ہے یا علی ابدء بالملح واختم به فان الملح دواءمن سبعين داء یعنے اے علی تو کہانے مین نمک سے شروع کر اور ختم بہی اُسی سے کر کیونکہ نمک ستر بیماریونکی دوا ہے۔

فا الملح

تیسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ کو

بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ ہلال طالع نہین ہوا ہے رات کو کوئی آیا اور کہا کہ طالع ہوگیا اور چاند نہوا یا اور ون نے کہا کہ طالع نہین ہوا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ایک درویش نے رات کو جبکہ سُنا کہ ہلال عید فطر کا طالع ہوگیا تو مین نے سُنا کہ وہ روتا تہا اور یہ حدیث یاد آئی من فرح بدخول رمضان واغتم بخروجه خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه یعنے جو شخص کہ خوش ہو رمضان کے آنے سے اور غمگین ہو اُسکے جانے سے تو وہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے مثل اُس دن کے کہ جنا اُسکو اُسکی مان نے **ایضا** فرمایا عالم کو چاہئے کہ عامل ہو اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے کل عالم لو يعمل بعلمه فهو سخرة الشيطان یعنے جو عالم کہ اپنے علم پر عمل نکرے تو وہ مسخرہ ہے شیطان کا بس عالم کو عمل سے کوئی چارہ نہین ہے

فا خوش ہونا رمضان کے آنے سے / اور غمگین ہونا اسکے جانے سے

تاکہ اس تہدید و وعید سے خارج ہوجاے **ایضا** فرمایا فرزند من پڑہو پس مین نے
شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نظر بحکم صفا
قرآن شریف اور حدیث شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کے اسرار
پر پڑی ان لکل اٰیۃ ظہراً و بطناً یعنے ہر آیت کے واسطے ایک ظاہر ہے اور ایک
باطن ہے تو وہ طریقہ دل و راہ کا چلے و مرید از راہ رغبت و اعزاز کردند کہ اس
درمیان مین تجربہ حاصل ہوا اُنہون نے اپنے احوال اور مریدون کے احوال سے
مقدمات بنائے اور اُن مقدمات سے نتائج نکالے اور اون نتائج پر احکام رکہے
حکم اول یہ ہے کہ حق تعالے ایک شخص کی آنکہہ کو افعال پر کہولدے
تو وہ نیک کو نیک جانے اور بد کو بد پہچانے اور اُسکے ارادے کو جانے ناگاہ ایک
شخص مقبلان درگاہ سے اور اللہ کا مقبول اقبال کرے یعنے متوجہ ہو اور تبدیل
احوال کا قصد فرمائے پس وہ مقبول اللہ کا اس گرے ہوئے کو اُٹہائے اور اس
گم شدہ کو بغل مین لے اور اُسکو نفس امارہ کے ہاتہہ سے چہوڑائے اور اون مکارہ
و تکالیف کے چنگل سے خلاصی دے **دوسرا حکم** یہ ہے کہ اگر اُسکو کوئی
فتور یعنے کسل و کاہلی پیش آئے اور کوئی قصور معلوم ہو تو براہ لطف اُسکو ترغیب
کرے کیونکہ نفس نے بحکم مجاورت دنیا کے اُسپر غلبہ پایا ہے اور بقضیہ مصاحبت
اہنا ے دنیا کی استعلا ڈہونڈہا ہے **تیسرا حکم** یہ ہے کہ املاک و اموال
سے خلوت کرنیکا حکم دے اور بر مثال احوال ترغیب کرے **چوتہا حکم** یہ ہے

کہ بد رشتہ داروں اور ہمنشینوں سے اُسکو منع کرے اور اُنکی باتین سننے سے باز رکھے کیونکہ جس چیز کو مرید سال بھر مین خود سے دور کرتا ہے وہ لوگ گھڑی بھر مین اُسکے دل مین بٹھا دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمراہ نفس کے رہے قولہ تعالے الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین و قولہ الاخر و یوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یاویلتا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذجاءنی و کان الشیطان للانسان خذولا یعنے دوست قیامت کے دن دشمن ہوجائینگے مگر متقی پرہیزگار لوگ اور اُس دن ظالم اپنے ہاتھہ کاٹے گا کہیگا اے کاش مین پکڑتا ہمراہ رسول کے راہ اے میری خرابی کاش مین نہ بناتا فلان کو اپنا دوست البتہ مقرر اُسنے بے راہ کردیا مجھکو ذکر سے بعد اسکے کہ وہ میرے پاس آیا اور ہے شیطان واسطے انسان کے زیان کاری کرنیوالا یعنے وہ دوست میرا بمنزلہ شیطان کے تہا کہ اُسنے خذلان و زیان کاری کی پس جبکہ مرید کو یہ بات محقق ہوگئی تو نفس کو قید مین رکھے اور اُسکو کسی حال مین باہر نہ چھوڑے اور کہے اے نفس اگر اس بار تو باہر ہو گیا تو پھر لانا تیرا دشوار ہے کیونکہ اول وہ نہین جانتا تہا کہ مجھکو اس طلب سے کیا پیش آئیگا اور کیا رنج پہونچیگا اب کہ یہ بلا دیکھہ لی اور آفتون کو جان چکا باگ کھینچ لے اگر تو بعد رنج کے چاہے تو پھر مجھکو نہ لاسکینگے ؎ زنہار دلا چو آمدی باز مرو؛ دشوار بود کہ رفتہ را باز آرند؛ جب شیخ کو مریدون کی ملازمت سے

عاشر دوستان مجلس الشر دشمن دوست

معلوم ہوگیا تواب وہ کسی طرح روانہ رکہیگا کہ بجز اللہ کے نام کے اور کچہہ زبان سے نکالے اور بجز اس نام کے کچہہ سُنے اور بجز اللہ کی مراد کے اُسکی آنکہہ مین آئے اور بجز اللہ کے اُسکے نفس سے نکلے یہانتک کہ وہ استغراق مین ایسا ہوجائیگا کہ اگر اُس مرید صادق سے پوچہین کہ تو کیا کہتا ہے تو وہ کہے اللہ اور تو کہان سے آتا ہے کہے اللہ اور تو کہان جاتا ہے کہے اللہ اور تو کیا کریگا کہے اللہ اُس سے جو کچھہ پوچہین تو وہ کہے اللہ اس نام کا استغراق اُسپر ایسا غالب ہوا کہ وہ خود سے فانی ہوگیا **س** خصم بے طعنہ زد دوست بے پند داد ؛ عقل و دلم برربود گوش بریشان نرفت ؛ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این تمام سبق بنویس با فوائد **ایضا** فرمایا کہ واسطے تزکیۂ نفس کے اور تزکیۂ باطن کے یہی **کلمہ طیب** ہے طیب پاک کو کہتے ہین جسچیز مین اسکا استعمال کرتے ہین اُسکو بہی پاک کردیتا ہے **ایضا** فرمایا کہ بعض سالکون کو جو فتح باب نہین ہوتا ہے شاید بے وضو سوتے ہین پس سالک کو چاہیئے کہ باوضو سوئے قولہ علیہ الصلوٰة والسلام الطّہارة نصف الایمان یعنے وضو آدہا ایمان ہے فرمایا کہ مین نے بیان اس حدیث شریف کا اُس طرف کے محدثون سے عجب سُنا ہے کہ ہندوستان مین نہین سُنا تہا یعنے جسوقت کہ کوئی کافر ایمان لاتا ہے تو وہ دو چیزون کا ماحی ہوتا ہے ایک تو کفر کو مٹا دیتا ہے دوسرے گناہون کو محو کردیتا ہے پس مومن جبکہ باوضو رہتا ہے او[ر] کفر نہین رکہتا ہے تو وہ سیئات کا

[حاشیہ: لہ قولہ علیہ السلام الطہور شطر الایمان ... صیغہ شریف بالضم ... والمراد ... نصف ... قال العلماء ... الاجر فیہ ... ینتہی تضعیف ... الایمان ... الخطایا ... الایمان ... معنی الشطر ... الصلوٰة والطہارة ... اللہ الشطر ... النووی ... [illegible]]

ماحی ہوگا کیونکہ اگر وہ وضو رکہتا ہے تو اس معنی کے بنا پر آدہا ایمان ہوگا جبتک
کہ سالک سے گناہ نہ مٹ جائین گے تب تک اُسکا فتح باب نہوگا کیونکہ مُسیٔ یعنی گنہگار
کسی چیز کو نہین پہونچتا ہے بعد اسکے فرمایا من نام بغیر الوضوء لا یفتح علیہ
ابواب السماء ولا یؤمر بالسجود تحت العرش یعنے جو شخص کہ بے وضو سوتا ہے
تو اُسکے واسطے آسمان کے دروازے نہین کہولے جاتے اور نہ اُسکے واسطے
عرش کے نیچے سجدہ کرنیکا حکم دیا جاتا ہے پس روے منیر برین فقیر آورد ند فرمودند
فرزند من معنی این حدیث بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ مین نے بیان
اس آیت شریف کا **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالے**
سے عجب سُنا ہے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم
ای لدیغ یعنے جسدن کہ نفع نہ دے مال اور نہ بیٹے مگر وہ شخص کہ آوے اللہ
کے پاس دل دردناک مارگزیدہ لیکر بعد اسکے فرمایا کہ اُسوقت دعا گو کو روبرو
شیخ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی کے یہ بیت جامع صغیر کی پیش آگئی تو مین نے پڑہدی
بیت تروّح فانی قد تعبتُ بنظمہ و بتُّ کما بات السلیم مسہدا
یعنے صاحب جامع صغیر دیباچے مین کہتے ہین کہ تو راحت کے ساتہہ پڑہیے
اس کتاب کے پس بیشک مین نے رنج دیکہا ہے بسبب نظم کرنے اس کتاب کے
اور مین نے اس طرح شب بسر کی ہے کہ جسطرح دردناک مارگزیدہ رات بسر
کرتا ہے پس روے مبارک بسوے فقیر آورد ند و فرمودند فرزند من این فوائد

فائدہ ... [illegible]

بنویس پس نشستم **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑھ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ **اول** اس کام سلوک کا کہ روز بہار عاشقان و نوروز اسرار صادقان ہے **تجرید و تفرید** ہے تجرید یہ ہے کہ جو کچھ تو آج رکھتا ہے اُس سے آزاد آئے اور تفرید یہ ہے کہ کُل کے خیال مین نہ رہے **ع** امروز و پریر و دی و فردا ہر چار یکے بود تو فرد آ ؎ یعنے تو اس سے فرد یعنے تنہا آ **دوسرا کام خلوت ظاہر و باطن** ہے ظاہر خلوت یہ ہے کہ موںہہ طرف دیوار کے لائے اُسوقت تک کہ جان دے اور دنیا کو مع اُسکے اہل کے چہوڑ دے اور باطن خلوت یہ ہے کہ غیر خدا کے اندیشہ و خیال کو دل سے دہو ڈالے اور اظہار و اسرار کے غبار کو جہاڑ دے **تیسرا کام** یہ ہے کہ **ایک ذکر او ر ایک فکر** ہو جائے اور یہ بات قطع علائق سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ دل صاحب علائق کا متفرق ہوتا ہے پس متفرق حق سے متفرق ہوتا ہے یہ اشارہ ہے طرف اُسچیز کے جو کہ آتی ہے جانے کہ از کار مولے بر وصنعت وضیعت دیگر نگنجد و در میزانے کہ جز فکر افکار دیگر نسنجد از کار اغیار واز کار اسرار حرام بود **چوتہا کام** کم کہنا کم کہانا کم سونا اختیار کرے اسلئے کہ یہ تینون کام مدد ہین واسطے نفس کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا فرزند من اس سب کو کہ جو مین نے تجھے تربیت کی علوم ثلثہ یعنے علم شریعت و طریقت و حقیقت سے لکھہ لے کہ تیرے واسطے اور

یارون کے واسطے دستور ہوگا پس مین نے لکھہ لیا۔

اونتیسوین ماہ رمضان وقت چاشت

کے اس فقیر نے سارا رسالہ خدمت مین پڑہا جب مین نے تمام کر لیا تو یہ دعا
کی اللھم اھدنا وسددنا والھمنا رشدنا بفضلک وکرمک یامولانا وسیدنا
مین نے قدمبوسی کی فرمایا فرزند من اس رسالے مین علوم ثلثہ وطرق ثلثہ سب کو
تو نے دریافت کرلیا کہہ کہ اب کیا رہگیا اور امین عامل خود تو ہے لیکن تجھے چاہیے
کہ تو طالبونکو ارشاد کرے اور رہونمائے اور اگر کوئی مزاحم ہوئے تو تو میری طرف سے
وکیل ومجاز ہے انکو خرقہ پہنائے مین نے قدمبوسی کی اور یہ مصرع ازخود پڑہا
ع چہ کند بندہ کہ گردن ننہد فرمانرا ⁂ اور حق مین اس فقیر کے دعا کی اول و
آخر مین درود شریف پڑہا الھی اجعل ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین
لدیک والواصلین الیک وان تختم امرہ بالایمان وان تجعل عاقبتہ بالخیر
وان تجعلہ للمتقین اماما وشیخا کبیرا وان تقضی حوائجہ وتحصل
مقصودہ وان تکفی مھماتہ وان تعافی بدنہ وان تحسن عملہ وحالہ
وان ترزقہ العفاف والکفاف بفضلک وکرمک یامولانا وسیدنا
ہاتہون کو مونہہ پر لائے مین نے قدمبوسی کی۔

تمت الجلد الاول من الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم

اعلان

واضح ہو کہ یہ کتاب الجواب اعنی المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم

نہایت عرق ریزی اور حسن وصحت کے ساتھ بعون باری اس مطبع [illegible] کے

میں طبع ہو کر بموجب ایکٹ ستم [illegible] داخل [illegible] گورنمنٹ [illegible] ہو چکی ہے

لہذا سب کی خدمت میں عموماً اور اہل مطابع کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے

کہ کوئی صاحب اسکے طبع کا قصد نہ فرماویں ورنہ بقدر طلبین مطلب ہوں

جو تحصیل رخصت طبع برائے طبع فرما کر ممنون منت فرمائیں۔ اس

کے ہر ایک باب کی قیمت باوجود اس عرق ریزی اور جانفشانی کی نہایت

قلیل مقرر کی ہے۔ قیمت [illegible] محصول [illegible] فقط

المشتہر

خادم طلبا [illegible] مالک ومہتمم مطبع [illegible]

جلد دوم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا

الحمد للہ کہ ترجمہ ملفوظات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیاں رضی اللہ عنہ مسمّٰی

الدُّرُّ المنظوم

فی ترجمۂ

مَلفوظِ المخدوم

حسب فرمایش زبدۂ سالکین رسن جناب سید نور الحسن خان صاحب مجددی آفاقی سلمہ اللہ الباقی

در مطبع انصاری واقع دہلی باہتمام

مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

سنہ ۱۳۰۸ ہجریہ

الجلد الثانی من الدر المنظوم

ترجمۃ ملفوظ المخدوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایضاً شب عیدین وقت افطار

کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی اور
یہ عبارت فرمائی الیوم لنا عید ونحن الناعید وکل یوم لم نعص اللہ فہو لنا عید

یعنے آج اور کل ہماری عید ہے لیکن جسدن کہ ہم اللہ تعالی کی نافرمانی نہ کرین
وہی دن ہماری عید کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مکہ و مدینہ مبارک مین
عید کے دن خطیب پیادہ آتا ہے اور طبل و دہل و نائے وغیرہ نہین بجاتے
ہین مین نے پوچھا تو فرمایا کہ ایسا مسنون ہے اور تکلف اُس دیار کا معلوم
ہے بعد اسکے فرمایا کہ بعض علمار نے بعد ماہ رمضان کے گشت و تماشے
کو مکروہ رکہا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من فرح بدخول رمضان
واغتم بخروجہ خرج من الذنوب کیوم ولدتہ امہ پس چاہیئے کہ بعد اسکے
متصل ماہ شوال کے چہہ روزے رکہین تاکہ گشت و تماشے کی جگہہ جایا نہ جائے
اور روزے مین مشغول رہے تاکہ ماہ رمضان کے جانیکا غم حاصل ہو اور
اس باب مین حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صام رمضان
ثم اتبعہ ستۃ من شوال فکانما صام الدھر یعنے جو شخص کہ ماہ رمضان
کے روزے رکہے پہر بعد اُسکے چہہ روزے شوال کے رکہے تو وہ ایسا ہے جیسا
کہ صائم الدہر ہو یعنے تمام سال کے تین سو ساٹہہ دن ہین اور ۶ ۳ کو دس
مین ضرب دو تو وہی تین سو ساٹہہ ہونگے پس گویا اُسنے تمام سال روزہ
رکہا قولہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ایک عزیز
دانشمند خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ بعد ماہ رمضان کے اتصال صوم کا
مکروہ ہے کیونکہ یہود و ترسا کی مشابہت ہوتی ہے اور وہ کہتے ہین کہ رمضانکم

روزہ شوال

کرمضانا نتایعنے تمہارا رمضان مثل ہمارے رمضان کے ہے جواب فرمایا کہ علماے
ہند جو اس اتصال کو مکروہ کہتے ہین وہ نہین جانتے ہین مین نے اُس طرف
مشائخ و علما و محدثین سے سنا ہے کہ مراد اس اتصال سے ہمراہ روزۂ عید کے
ہے کیونکہ وہ متصل رکہتے ہین اور عید کے دن ہرگز کچھ نہین کہاتے ہین پس عید
فرق ہے اتصال نرہا کہ مشابہت ہو اور مین نے اُس طرف مشائخ و علما کو دیکہا ہے
کہ بعد عید کے چھہ روزے متصل رکہتے ہین فرق وہی عید ہے پس دعا گو اُس زمانے
سے چھہ روزے شوال کے متصل رکہتا ہے اور یارون سے فرمایا کہ تو تم بہی اسی طرح روزہ
رکہو ہمنے قبول کیا اور قدمبوسی کی اور اپنے حجرے مین آگئے پس روے مبارک برین
فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس پس نشستم **ایضا** شب عید
وقت **وقت تہجد** کا خالی تہا مین نے قدمبوسی کی فرمایا فرزند من مین نے
تیرے واسطے بہی حق تعالی سے نام لیکر بایں عبارت عید مانگی ہے کہ الٰہی اجعل
ولدی المعنوی سید علاء الدین الذی کان اعتکف معی من المقربین
لدیک والواصلین الیک وان تختم امرہ بالایمان وان تجعل عاقبتہ
بالخیر وان تقضے حوائجہ وان تکفے مہماتہ وان تعافی بدنہ وان تجعلہ
للمتقین اماما وان تجعلہ شیخا کبیرا وان تجعلہ محبوبا فی قلوب المؤمنین
وان تحسن عملہ وحالہ وان تحصل مقصودہ وان ترزقہ العفاف والکفاف
بکرمک یا مولانا و سیدنا پہر مین نے بہائی گویا ئے بوسی کرائی فرمایا کہ مین نے

دعاے برائے [illegible]

اُسکے واسطے بہی دعا کی ہے اور فرمایا تمنے خوب کیا کہ اس بار میرے ساتہہ اعتکاف اربعین بجا لائے خدا تمسے تمہارا صوم وقیام قبول کرے پس مین نے قدمبوسی کی بعد اسکے فرمایا کہ ہر سال دعا گو اربعین ماہ کا اعتکاف کرتا ہے اور شب عید مین مسجد سے باہر نہین آتا ہے اور عید حق تعالی سے واسطے اپنے اور یارون کے مانگتا ہے اور پاتا ہے الحمد للہ یہ فقیر اور اس فقیر کا بہائی رکاب سعادت مین واسطے نماز عید کے گئے بعد نماز عید اور خطبے کے رکاب سعادت مین پہرے مائدۂ عام ہوا فقیر کو بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی بعد خرج مائدہ کے دو زلہ[1] طعام کے ایک تو اس فقیر کو دوسرا برادر فقیر کو دیا اور کپڑے اپنے بدن کے مستعمل عطا فرمائے پہر مین اعتکاف اربعین سے اٹہا محصول غرض اصلی اور مقصود کلی مراد کو پہونچا الحمد للہ علی ذلک بندۂ کمینہ کو وقت مائدہ کے حلقۂ یاران اعلی مین نزدیک اپنے طلب فرماتے تہے اور جگہہ دیتے اسی طرح سبق کے وقت فرماتے فرزندمن سبق بخوان یہ بات اُنکی بندہ نوازی اور مکارم اخلاق سے لکہنے مین آئی۔

سترہوین تاریخ ماہ شوال شب پنجشنبہ

کو مین نے شرف پابوسی حاصل کیا پوچہا میرے بہائیو اچہے ہو اُٹہے اور کہڑے ہوئے اور اس فقیر کے ہاتہہ کو چوما اور بغل مین لیا بعد اسکے فرمایا آج مین واسطے پوچہنے فرزندم ناصر الدین محمود کے گیا تہا اُسکا وجود تکسر کہتا تہا یعنے اوس کو اعضا شکنی تہی اسلئے کہ حدیث صحاح ہے قوله علیه الصلوة والسلام ثلوا احاکم

[1] بالفتح نخستین در عربی انجام از طعام تمام برکدے بکسر از خود بس خوردہ ۲۰۵ غیاث اللغات

[illegible]

فرمایا کہ ثلُّوا کے دو معنی ہین ایک تو پیوستن یعنی ملنا ملانا دوسرے تر شدن یعنے تر ہونا
یہان پیوستن مراد ہے یعنے تم اپنے قرابتیون سے پیوند کر دیعنے ملو بعد اسکے جب مین
پہرا تو مین نے سُنا کہ خانجہان آتا ہے ڈولہ دیکہتے ہی گہوڑے پر سے اُتر پڑا پیادہ
ہو گیا چند قدم چلا مین نے کہا کہ جب وہ نزدیک آجائیگا تو مین اُتر پڑونگا کیونکہ مین
ضعیف ہون اور وہ تندرست ہے اور تبسم فرمایا پس جب وہ نزدیک آیا تو ملاقات
ہوئی مین نے کہا کہ تو چند کام میرے کردے ایک کام یہ ہے کہ سید رکن الدین
راجا مانکپوری کے تین گہوڑونکا پروانہ دو سرا کام یہ ہے کہ سید شمس الدین قرضدار
ہین جلد تر انکو وجہ سے دو تا کہ گہر چلے جائین تیسرا استحقاق چند مستحقون کا
خانجہان نے عرض کیا کہ نشان کرنے کا مجہکو حکم نہین ہے لیکن باقی جو آپنے فرمایا
مین نے قبول کیا اسی اثنا مین حسن خادم برگ لائے فرمایا سب یارون کو دو خادم
نے عرض کیا کہ ایک نفر کہا سکے گا فرمایا قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملعون
من اکل وحدہٗ و منع رفدہٗ و ضرب عبدہٗ یعنے ملعون ہے وہ شخص کہ جو تنہا کہائے
بعد اسکے فرمایا کہ یہ تو بمنزلہ فاکہہ کے ہے سیری پر کہاتے ہین نہ یہ کہ آدمی پتّی کہانے
سے سیر ہوتے ہین پس روا ہے کہ تنہا کہائے **ایضاً** ایک دانشمند خدمت مین
حاضر تہا پوچہا کہ اگر کوئی قسم کہائے کہ اُس شخص کی عورت کو تین طلاقین ہین
اگر وہ اس گہر مین آئے پس وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ ایک حیلہ ہے اپنی عورت
کو ایک طلاق بائن دیدے وہ جدا ہو جائے گی اور گہر مین آئے تا کہ تین طلاقین

فائدہ حیلہ طلاق

واقع نہوں پہر از سر نو عقد نکاح کرے اُس دانشمند نے عرض کیا کہ یہ مشکل کسی دانشمند
سے حل نہوئی مخدوم سے حل ہو گئی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ بنویس پس نبشتم **ایضا** جو نوافل کہ بعد فریضۂ عشا کے آئے
ہین اُنکو پڑہتے تہے اس جگہہ پہونچے تہے کہ وتر سے پہلے چار رکعتین ہین فرمایا کہ
اُنکو سنت وتر کہتے ہین اور قراءت اُنکی مثل قراءت سنت قبل عشا کے ہے یعنے اول
مین آیت الکرسی دوسری مین للہ ما فی السموات تا آخر سورۂ بقر تیسری مین
یسبح للہ تا بذات الصدور چوتہی مین لو انزلنا تا آخر سورۂ حشر اور امام شافعی
رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین دو رکعت سنت ہین اور وتر ایک رکعت ہی بعد اسکے
فرمایا کہ نزدیک ہمارے مخدوموں کے ان چار رکعتون مین تعین نہین ہے تکمیلاً
للفرائض کی نیت کی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
بنویس **ایضا** ایک عزیز جمشید نام مخدوم کے مریدون سے تہا اُسنے خواب
دیکہا عرض کیا کہ گویا ایک منبر کو آراستہ کیا ہے اور ایک خلق جمع ہوئی ہے اور
مخدوم منبر پر چڑہے ہین اور وعظ کہتے ہین درمیان نردبان منبر کے مولانا نصیر الدین
نے فرائض لکہا ہے جواب فرمایا کہ دلیل وعظ کی ہے کہتے ہین تا کہ وعظ کہے اور
عاقبت مولانا نصیر الدین کی بخیر ہوئی ایک دن دعاگو کو ایک عزیز غریب مزاحم ہوا
کہ وعظ کہین مین نے اُسکا کہا سُنا اور چہ مین وعظ کہا **ایضا** فرمایا سفوف لاؤ
یعنے پہکی فرمایا کہ سفوف مضاعف ہے فعل اُسکا سَفَّ یَسُفُّ ہے اور سفوف

اُس چیز کو کہتے ہین کہ جو کہانے کو ہضم کرے۔

سترہوین ماہ شوال روز پنجشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا سید علی مدنی اور برادر مخدوم سید صدر الدین راجا بہی خدمت مین حاضر تہے بات راہ کعبہ مین تہی فرمایا کہ الطرق الی البیت بعید والی رب البیت قریب فمن زار البیت بھواء اللہ صار من المقربین ومن زار البیت بھواء النفس صار من المبعدین یعنے خانہ کعبہ کی راہ بہت دور ہے اور صاحب گہر کی طرف نزدیک ہے پس جو شخص کہ خانۂ کعبہ کی زیارت کرے بدوستی خدا تو وہ مقربون سے ہو جاے اور جو کوئی بہواے نفس زیارت کرے تو وہ دور رہنیوالون سے ہوئے پس جو کام کرے بدوستی خدا کرے نہ واسطے نفس کے

بیت اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید * محبوب ہمین جاست بیائید بیائید *

بعد اسکے فرمایا قولہ تعالیٰ وھو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے وہ تمہارے ساتہہ ہے جس جگہہ کہ تم ہو اور ہم نزدیکتر ہین طرف بندے کے جان کی رگ سے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ امام بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالے اُس سے پہلے واسطے زیارت خانۂ کعبہ کے تشریف لیجاتے تہے چند مدت ہوئی کہ اسی جگہہ لے آتے ہین فرمایا کہ میرے سر پر طواف کراتے ہین فرشتون کو حکم ہوا ہے پس ہین کہان جاون بعد اسکے فرمایا کتاب مین ہے کہ المصلے ینوی الی جھۃ عرصۃ الکعبۃ لان بناء الکعبۃ قد تحول علی طریق الاستحباب لزیارۃ

فا: بعض عزیزان کے واسطے زیارت بعض اولیا کی حج ادا ہوتی ہے

بعض الاولیاء یعنے نماز پڑہنے والے کو بطریق استحباب چاہیئے کہ یون نیت کرے متوجھا الی جھة عرصة الکعبة کیونکہ کبہی بنائے کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیاء کے لیجاتے ہین اور غلاف کعبہ کو ویسا ہی رکہتے ہین تاکہ لوگ جانین کہ کعبہ اپنی جگہہ پر ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن بنویس پس نبشتم۔

ایضا کلام مجاہدے مین تہا

فرمایا المجاهدة قطع النفس عن المتلذذات وھی الماکولات والمشروبات والملبوسات والمنکوحات والمنظورات والمسموعات والمباحات الزائدات قسم کہائی کہ مین نے یہ مجاہدہ سُنا ہے یعنے مجاہدہ چہڑانا بند کرنا نفس کا لذیذ چیزون سے ہے اور وہ یہ ہین کہانے کی چیزین اور پینے کی اور پہنے کی اور سننے کی اور دیکہنے کی اور بہت سی عورتین کرنا اور مباحات زائد کہ جنکی طرف حاجت نہین ہے اسی اثنا مین پانی لائے پیا اور سید علی مدنی کو دیا اونکو زحمت تہی یعنی وہ بیمار تہے فرمایا کہ سؤر المؤمن شفاء ومغفرة یعنے مؤمن کا جہوٹا شفا و مغفرت ہے بعد اسکے فرمایا المیاہ ثلثة تشرب قائما ماء زمزم وبقیة الوضوء شفاء وکذا سؤر المؤمن وماء السبیل یعنے آب زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی اور مؤمن کا پیا ہوا پانی اور سبیل کا پانی انکو کہڑے ہوکر پئین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن بنویس پس نبشتم **ایضا** فرمایا کہ حضرت عیسی صلوات اللہ علیہ جو تہے آسمان سے واسطے قتل کرنے دجال کے آئین گے اور وہ

مرے نہین ہین اللہ تعالی کا قول پاک ہے یا عیسے انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک
الآیۃ اور قول اللہ پاک کا ما قتلوہ وما صلبوہ و لکن شبہ لہم بل رفعہ اللہ الیہ
اور یہ بیت قصیدہ لامیہ کی پڑہی ؎ وعیسے سوف یاتی ثم یتوی ؛ لدجال
شقی ذی خبال ؛ ای ذی فساد اور جسوقت حضرت عیسی علیہ السلام دنیا مین تشریف
لائینگے تو بعد مار ڈالنے دجال کے وفات پائین گے پس حظیرۂ مقدسہ حضرت مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینۂ مبارک مین انکو دفن کرین گے اُس مقبرۂ مبارک مین
چار تربتون کی جگہہ ہے تین تربتین تو ہین ایک تربت کی جگہہ خالی ہے بعد اسکے
فرمایا کہ سر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نزدیک سینۂ مبارک حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہے اور نزدیک سینہ حضرت ابوبکر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر ہے
اور حضرت عیسی علیہ السلام کو نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپکے مقابل
رکہین گے پس فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس در ملفوظ پس نوشتم **ایضا**
روز مذکور مین بعد نماز ظہر کے بندہ خدمت مین حاضر تہا سبق مصابیح کا ہوتا تہا
حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام سمّوا باسمی ولا تکنوا
بکنیتی فانی انما جعلت قاسما قسمت بینکم یعنے آپنے فرمایا کہ تم میرا نام رکہو
اور میری کنیت مت رکہو فردائے قیامت کو مجہے قاسم کرینگے مین تمہارے درمیان
مین قسمت کرونگا بعد اسکے فرمایا کہ مین سماع رکہتا ہون کہ اگر ایک شخص کا نام محمد
رکہین تو اُسکی کنیت ابوالقاسم نرکہین اسلیئے کہ فردائے قیامت مین آپکو ساتہہ

کنیت کے پکارین گے محمد رسول اللہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکے فرمایا
کہ جبکہ حضرت پیغمبر کا نام مبارک محمد تہا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ کفار مذمت کرتے
تہے چونکہ آپکا نام نامی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو آپ ستودہ ہی تہے نام پاک
اسم مفعول ہے تحمید سے یعنے ستودہ شدہ یعنی سراہے ہوئے تعریف کئے ہوئے
پس رودے مبارک برین فقیر آور دند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

خاکسار کاتب الحروف عفا اللہ عنہ باجناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (سمّوا)
بفتح السین وضم المیم (باسمی ولا تکنّوا) قال المناوی بفتح فسکون بخط المؤلف
(بکنیتی) قال المناوی والنہی للتحریم والتعمیم (طب عن ابن عباس) (سمّوا
باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم) ما امرنی اللہ بقسمتہ
من العلوم والمعارف والفیٔ والغنیمۃ ولما کان لا یشارکہ فی ھذا المعنے
احد منع ان یکنی بہ غیرہ قال العلقمی وسببہ کما فی البخاری عن جابر
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ولد لرجل من الانصار غلام فاراد ان
یسمیہ محمدا قال سموا فذکرہ قلت ولہ سبب اخص کما فی البخاری
عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی السوق
فقال رجل یا ابا القاسم فالتفت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال:

دعوت ھذا وفی روایۃ فقال لم اعنک قال سموا فذکرہ (ق عن جابر

بن عبد اللہ (سموا باسماء الانبیاء ولا تسموا باسماء الملائکۃ) فیکرہ التسمی

بنحو جبریل (تخ عن عبد اللہ بن جراد) نھی من العزیزی شرح جامع الصغیر

ایضا شکر سفید لائے سب یارون کا حصہ کیا اور خود نے بھی کھایا فرمایا کہ

مکہ مبارک اور مدینہ مشرف مین خربزے بھی ہوتے ہین لیکن بمقدار سبوے بزرگ

اور بغایت شیرین دعاگو نے ویسا خربزہ کسی جگہہ نہین دیکھا ہے دوسری جگہہ بھی

ہوتے ہین لیکن اس سے خرد تر بمقدار سبوچہ کے **ایضا** فرمایا مستحب یہ ہے کہ امام

کے سید ہے جانب مین جماعت بہت چاہئے اور بائین جانب مین سید ہے جانب

سے کم پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس پس نوشتم

امام کے راست سمت مین جماعت زیادہ ہو

سلخ ماہ شوال روز چہار شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا اسی دن صبح کی نماز سے پہلے حضرت موسی علیہ السلام

کے اعتکاف کی نیت مسجد مین کی پس اس فقیر نے قدمبوسی کی روے مبارک طرف

اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تو نے بھی اعتکاف کی نیت کی ہے مین نے عرض کیا

کہ مین نے اعتکاف کی نیت کی فرمایا کہ حجرہ دو پس دیا۔

اعتکاف حضرت موسی علیہ السلام

اول شب ذی قعدہ شب پنجشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچھا کہ ہلال ذی القعدہ کا طالع ہوگیا یارون نے

عرض کیا کہ ہان فرمایا فتاوی کامل مین ہے الھلال اذا غاب قبل الشفق

فھو من اللیلۃ الاولی وان کان یغیب بعد الشفق فھو من اللیلۃ الماضیۃ
یعنے ہلال جبکہ شفق سے پہلے غائب ہوجاے تو وہ اول رات کا ہے اور اگر بعد
شفق کے غائب ہو تو وہ گزشتہ رات کا ہوگا پس روے مبارک برین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس **ایضا** فرمایا فتاوی کامل مین ہے یکرہ
التحدث بحدیث الدنیا فی المسجد الا للمعتکف وقت الحاجۃ لان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحشیش یعنے مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے مگر واسطے
معتکف کے وقت حاجت کے کہ بے کہے کوئی چارہ نہو اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی بات کرنا مسجد مین کہاتا ہے نیکیون کو جیسے کہ
آگ کہاتی ہے گہاس کو بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس حدیث کا بیان اُسطرف کے
محدثون سے سُنا ہے کہ ہرگز ہندوستان مین نہ سُنا تہا یعنے جب تک کہ دنیا کی باتون
مین مشغول رہین گے تو اُسقدر ذکر و فکر سے باز رہین گے گویا کلام دنیا کا حسنات
کا مانع ہوا نہ یہ کہ جملہ حسنات اُسکے محو ہوجائین یہ مراد نہین ہے کیونکہ حسنات تو ثبت
یعنے لکہا چکے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
فائدہ بنویس لیس نوشتم

فائدہ ہلال

مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے

شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا محمد متقی بیابانی گازرونی کہ ایک شخص اولیاء اللہ سے

ہین اور مقام ولایت مین پہونچے ہوئے ہین وہ واسطے تہنیت کے حضرت مخدوم کے پاس آئے اُنسے فرمایا کہ تو اتنا خلق سے بہاگتا رہتا ہے اب شہر مین رہ کیونکہ کمال یہ ہے کہ دل سے تو حق کے ساتہہ رہین اور تن سے ساتہہ خلق کے یہ مرتبہ انبیاء کا ہے وہ سب کامل حال ہوئے ہین اور مین دعا کرتا ہون کہ تجہکو قوت دے کہ تو درمیان خلق کے رہ سکے دعا یہ تہی اللّٰھم قوہ فی سبیلک واجعلہ من المقربین لدیک والواصلین الیک۔

غرۂ ذی القعدہ روز پنجشنبہ کو

بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کل ما فرض اللہ تعالیٰ واوجب رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فھو فرض لازم وحتم واجب لا یسع فیھا التفریط ای التقصیر ولا یرفع عنہ التکلیف بل کلما ازداد القرب ازداد طاعتہ یعنے جسچیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واجب فرمایا وہ فرض لازم اور حتم واجب ہے یہ واسطے تاکید کے ہے معنی یہی ہین اوسمین تقصیر کرنا نہین پہونچتا ہے اور نہ اُس سے حکم تکلیف کا اُٹہایا جاتا ہے بلکہ جسقدر قرب زیادہ ہوگا اُسی قدر طاعت زیادہ ہوگی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ کا کام کمال کو پہونچا تو اُنہون نے طاعت زیادہ کی یہانتک نوبت پہونچی کہ تہجد کے وقت سے جو مشغول ہوتے تو دو پہر تک بعد اسکے فرمایا کہ جبکہ وہ تطوع زیادہ کرتے ہین تو تکلیف جو کہ حکم ہے اُسکو کب ترک

کرینگے پیغمبر جوکہ بہترین خلائق ہین اور ہمارے پیغمبر جوکہ سب پیغمبرون سے بہتر و برتر
ہین علیہم الصلوۃ والسلام اُنسے تو تکلیف موقوف ہی نہین کی تو دوسرے سے بھلا
کب موقوف کرین گے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو مکۂ
مبارک سے آیا بھکر مین پہونچا تھا ایک خلق اشراف بھکر کی میری زیارت کے
واسطے آئی اور کہا کہ ایک درویش نزدیک قصبۂ الور کے ایک پہاڑ کے غار مین
رہتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھسے نماز موقوف کردی ہے جب مین نے یہ بات سُنی تو
مین نے قصد کیا طرف اُسکے گیا دیکھتا ہون کہ جملہ اکابر امرا اور بہت سے لوگ
برس رہے ہین ہجوم کے مارے بہزار حیلہ اُسکے پاس گیا اور بیٹھا پس مین نے کہا
کہ تو نماز کیون نہین پڑہتا ہے مین نے اُسکو سلام نکیا سن لیا تہا کہ وہ تارک صلوۃ
ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ الفرق بین المؤمن و الکافر
الصلوۃ یعنے فرق درمیان مؤمن و کافر کے نماز ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ سید
میرے پاس جبرئیل آتے ہین اور بہشت کا کہانا لاتے ہین اور خداے تعالے کا سلام
لاتے ہین اور کہتے ہین کہ نماز تجہسے موقوف کردی اور تو مقرب ہوگیا مین نے اُس سے
کہا کہ تو بیہودہ مت بک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو موقوف ہی نہین
کی تجہ جاہل سے بھلا کب موقوف کرینگے وہ تو شیطان ہے جوکہ آتا ہے اور کہتا ہے
کہ مین جبرئیل ہون جبرئیل فرشتۂ وحی ہین وہ سوا پیغمبر کے اور کسی پر نازل نہین
ہوتے ہین اور وہ کہانا جو وہ لاتا ہے گوہ ہے اُس درویش نے کہا کہ لذیذ ہے لذت

رکہتا ہے مین نے اُس سے کہا کہ تو میری ایک وصیت نگاہ رکہہ مین نے کہا کہ جب
وہ آئے تو تو کہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اُسنے قبول کیا مین لوٹ آیا اُسدن
مین تو نہ جا سکا دوسرے دن مین گیا وہ آیا اور میرے پانون پر گر پڑا واقعہ حال
کہا کہ مین نے تمہاری وصیت یاد رکہی مین نے لاحول کہا تو وہ میرے روبرو سے
غائب ہوگیا اور وہ کہانا جو اُسنے دیا گوہ ہوگیا میرے ہاتہہ سے گر پڑا اور سارے
کپڑے پلید ہوگئے پس اُسنے روبرو دعاگو کے توبہ کی مین نے اُسکا ہاتہہ پکڑا اُسکو
حجرے سے باہر لایا شہر الور کی آبادی مین لیگیا مین نے کہا اسجگہہ سکونت کر اور علم
سیکہہ اور مجلس علم مین حاضر ہو یعنے وعظ و درس سُن اور کچہہ کسب کر اس بیچارے
نے میری وصیت نگاہ رکہی اور کسب مین مشغول ہوا اور متاہل ہوگیا عثمان نام
نیکبخت تہا کہ اُسنے دعاگو کا کہا سُنا اندنون مین اُسنے انتقال کیا ہے اور با توبہ سلامت
گیا اور عاقبت اُسکی بخیر ہوئی یارون نے کہا کہ یہ سب برکت مخدوم کی تہی ورنہ
وہ راندہ ہوا تہا بعد اسکے فرمایا کہ جاہل کو نہ چاہیئے کہ بدون علم کے خلوت اختیار
کرے راہ پر خطر ہے اور فرمایا لا تکن من جہال الصوفیۃ فانہم لصوص الدین
وقطاع الطریق علی المسلمین قال عبداللہ بن سہل التستری قدس اللہ
سرہ احذروا ثلثۃ اصناف من الناس الجبابرۃ الغافلون والقراء
المداہنون والمتصوفون الجاہلون یعنے تم تین گروہ کے آدمیون سے
ڈرو ایک تو جابر لوگ حق سے غافل کہ اُسکو جانتے ہین اور جبر و معصیت کرتے

ہین اور اُسکی عقوبت سے غافل ہوتے ہین اور اُسکی جزا سے غافل ہین دوسرے
پڑہنے والے میل کرنیوالے طرف دنیا کے دنیا کے واسطے پڑہتے ہین نہ اسواسطے
کہ جہل سے پاک ہوئین المیل اہنۃ فی اللغۃ المیل یعنے میل کردن تیسرے کمل پوش
جاہل کہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین ان تین گروہ سے حذر کرنا چاہیئے
مبادا کہ اُنکی شومی اثر کر جائے پس روے مبارک طرف مسعود درویش کے لائے
اور فرمایا مین نے سُنا ہے کہ تو کبھی کبھی نماز نہین پڑہتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے تو نماز موقوف ہی نہین کی مسعود سے کب موقوف کرینگے نماز پڑہ اور
یہ نماز راحت ومناجات ومعراج مؤمن کی ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام
یا بلال ارحنا بالاقامۃ وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام المصلی یناجی ربہ
وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام الصلوۃ معراج المؤمن یعنے آپنے فرمایا کہ
اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت نماز سے اور یہ فرمایا کہ نماز پڑہنے والا مناجات
کرتا ہے اپنے رب سے اور یہ فرمایا کہ نماز مؤمن کی معراج ہے اور سارے انبیاء
وصحابہ وتابعین و اصحاب صفہ اور دوسرے اولیا سب نماز مین مستغرق ہوئے
ہین فرض ونفل مین اور اُنکا کام جو جگہہ پر پہونچا سو اسی کے سبب سے پہونچا
کما قیل لا وارد لمن لا ورد لہ یعنے جس شخص کے لئے ورد نہین ہے اُسکے دل
مین وارد نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس
پس نبشتم **ایضا** فرمایا چند دن ہوئے کہ تو نے رسالہ تمام کر لیا کچہہ اور سبق پڑہ

مین نے عرض کیا کہ سبق احادیث نبوی کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا پڑھو مبارک ہوگا
مین نے شروع کیا حدیث شریف یہ تہی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ من
قال لا الہ الا اللہ اھتز العرش وتحرکت الحوت فی الارض السابعۃ السفلی
فیقول اللہ تعالی اسکن عرشی یقول کیف اسکن وانت لم تغفر لقائلھا
فیقول اللہ تعالی اشھدوا یا اھل السموات انی غفرت لقائلھا یعنے جو شخص کہ
لا الہ الا اللہ کہے سلسلہ محبت کو ہلائے تو عرش جنبش مین آئے الاھتزاز فی اللغۃ التحرک
یعنے جنبیدن ہلنا اور مچہلی ہلجائے جو کہ ساتوین زمین کے نیچے ہے پس اللہ تعالے
عرش سے کہے اسمین حیات پیدا فرمائے کیونکہ وہ تو جماد ات سے ہے تو قرار پکڑ
میرے عرش عرش کہے کہ مین کیونکر قرار پکڑون حال آنکہ تونے اس کلمے کے کہنے
والے کو نہین بخشا ہے پس اللہ تعالی فرماتا ہے گواہ ہو جاؤ اے آسمان والو بیشک
مین نے مغفرت کی واسطے کہنے والے اس کلمے کے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف کے
محدث جسوقت حدیث شریف بیان کرتے ہین تو جب تک اُسپر عمل نہین کر لیتے
ہین آگے نہین بڑہتے ہم بہی عمل کرین پس تین بار اس کلمے کو ساتھ مد کے ہمراہ
یارون کے کہا پہر ہاتھ واسطے دعا کے اُٹھائے اول و آخر مین درود شریف پڑھا
الٰھنا توسلنا بھذہ الکلمۃ الطیبۃ ان تختم امورنا بھا بالایمان پس روے
مبارک بر ین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد بنویس **ایضا** بعد اسکے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اے فرزند مناسب کلمے کے مین تجھکو تربیت

نفحات کاملہ

کرتا ہون تو نے الذکر نوعان ذکر المحبین وذکر المجوبین فاما ذکر المحبین بالمد
راجل النفی عما سوی اللہ تعالی لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من قال لا الٰہ الا اللہ
ومدھا ھدمت لہ اربعۃ آلاف ذنب من الکبائر ان کانت لہ وان لم تکن لہ
فلاھل بیتہ وان لم تکن فلاقربائہ وان لم تکن فلاھل محلتہ وان لم تکن
فلاھل دینہ حیثما کانوا وان لم تکن فرفع لہ درجۃ بمقدارھا واما ذکر المحبوبین
فبالسرعۃ لانہ وصل ھو المقصود نفی عن قلبہ کل ما سوی اللہ تعالی یعنے
ذکر دو قسم ہے ایک تو ذکر محبانہ ہے دوسرا ذکر محبوبانہ ہے پس ذکر محبانہ ساتھہ مد کے
ہے واسطے نفی کے مد مین تاکہ جو کچھہ سوا خدا کے ہے وہ سب مد نفی مین منفی ہو جائے
اول ساتھہ مد کے جتنا کہ کہے تو جو کچھہ سوا خدا کے خاطر مین ہے وہ منفی ہو جاے گا
اور یہ جو کچھہ کہ خاطر مین سوا خدا کے ہے بمنزلہ ذنب حال مقربون کے ہے کل ما
یشغلک عن اللہ فھو صنمک یعنے ہر وہ چیز کہ اللہ تعالی سے تجھے مشغول کرے تو
وہ تیرا بت ہے قولہ تعالی افرایت من اتخذ الھہ ھواہ یعنے کہا پس دیکھا تو نے
اُس شخص کو کہ ٹھہرایا اُسنے معبود اپنا اپنے ہواے نفس کو اسی ہوا کو جو کہ خاطر مین ہے
سوا خدا کے بمنزلہ خدا کے ٹھہراتے ہین پس واسطے ہدم گناہ کے کلمے کو ساتھہ مد کے
کہین اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کلمے کو ساتھ
مد کے کہے تو اُسکے چار ہزار گناہ کبیرہ ہدم کئے جائین رہا ذکر محبوبانہ سو وہ ساتھہ
جلدی کے ہے اسلئے کہ محبوب تو مقصود کو پہونچا ہوا ہے اور جو کچھہ کہ سوا خدا کے

ہے اُسکی خاطر منفی ہو چکی ہے پس اُسکو مد کے ساتھہ کہنے کی حاجت نہین ہے وہ
بسرعت کہتا ہے اور یہ بیت عربی کی فرمائی **شعر** انت الحبیب ولکنی اعوذ
بہ ؏ من ان اکون محبا غیر محبوب ؏ یعنے تو دوست ہے لیکن مین باز داشت
چاہتا ہون یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھہ اُسکے اس سے کہ مین محب غیر محبوب ہون یعنے
تو مجھکو اپنا محبوب کر بعد ازان فرمودند محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اثبات کردہ
است وایمان آوردہ اگر گوید شاغل افتد او میخواہد انچہ جز خداست آزاد کرکند پس
رسول علیہ السلام را شاغل گویند کہ دیگر یاد در خاطر روا دارند ہرگز نہ دارند در بدایت
بمد گویند و در نہایت بسرعت گویند پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند
من این فوائد بنویس **ایضا** المثل ما یشبہ بہ الشئ یعنے مثل وہ چیز ہے جسکے
ساتھہ کوئی شئے تشبیہ دیجائے مین نے شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمہ اللہ تعالی سے یہ
شعر عربی سنا ہے مناسب اس معنی کے مین نے پڑہا **شعر** بمن یضرب الامثال
امتی اقیسہ ؏ فاھل للدھر دونک الدھر ؏ بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے مین
دعاگو شیراز مین پہونچا تو چند مدت وہان مقیم ہو گیا قاضی شیرازی علامہ مین سبق کا
درس دیتے ہین وہ دعاگو کی زیارت کے واسطے آئے ایک عزیز میرے پاس مصابیح کا
سبق پڑہتا تہا ان مثل امتی کالمطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ مین نے بیت
مذکور پڑہی چند ہزار دینار طشت مین بہرے ہوئے میرے واسطے فتوح لائے وہ
سمجھے کہ مین اُنکے حق مین کہتا ہون اور تواضع و بشاشت یعنی تازہ روئی بہت کی

پس وہ طشت مع مال کے سید مسعود و سید حمید کے باپ نے لیا اور کہا کہ مین لڑکیون کا کار خیر رکہتا ہون مجہسے کہا کہ تجہکو خدا دیگا۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (مثل امتی مثل المطر لایدری اولہ خیر ام آخرہ) قال العلقمی لامحل لہذا الحدیث علی التردد فی فضل الاول علی الاخیر فان القرن الاول ہم المفضلون علی سائر القرون من غیر مریۃ ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم وانما المراد نفعہم فی بث الشریعۃ فالمراد وصف الامۃ قاطبۃ سابقہا ولاحقہا اولہا وآخرہا بالخیریۃ انتہی وقال المناوی نفی تعلق العلم بتفاوت طبقات الامۃ فی الخیریۃ واراد بہ نفی التفاوت لاختصاص کل طبقۃ منہم بخاصیۃ وفضیلۃ توجب خیریتہا کما ان نوبۃ من نوب المطر لہا فائدۃ فی النماء لایمکن انکارہا (حم ت عن انس بن مالک) (حم عن عمار) بن یاسر (ع عن علی طب عن ابن عمر) بن الخطاب (وعن ابن عمرو) بن العاص وإسنادہ حسن انتہی من العزیزی **ایضا** فرمایا الہدی بضم الہاء وحرکۃ الدال الدین الحق قولہ تعالی ہدی للمتقین وبفتح الہاء وسکون الدال عام یتناول الحق والباطل والہدی معکوفا والہدی محلہ لقولہ اللہ ہو المعبود الحق ولہذا انہ بینی سعنی پارسی او خداے پرستش پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس

یعنی پارسے

ایضاً ایک عزیز مخدوم کی مدح کرتا تہا باین ترتیب قطب عالم و شیخ الشیوخ وسید السادات فرمایا کہ گداے عالم کہو **ایضاً** سبق عوارف کا ہوتا تہا بات اس آیت شریف مین تہی وتعیها اذن واعیة سأل علی کرم اللہ وجهه من هذه الآیة کما نزل یارسول اللہ ما المراد من اذن واعیة قال یا علی جعل اذنك واعیة فقال کل ما سمعت بعد ذلك ما نسیت قط یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ اذن واعیہ سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا اے علی اللہ تعالی تیرے کان کو برتن علم کا کرے یعنے جو کچہہ تو سُنے وہ یاد رہے واعیہ وعاء سے ہے وعاء آوند یعنے برتن کو کہتے ہین پس حضرت علی نے فرمایا کہ بعد اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ لفظ فرمایا جو کچہہ مین نے سُنا اوسکو کبہی نہ بہولا **ایضاً** سبق عوارف کا اس آیت مین پہونچا قوله تعالی انزل من السماء ماء فسالت اَوْدِیَةٌ بقدرها فرمایا کہ اس آیت شریف مین دو قول ہین قال عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنهما انزل نور العلم فقبضت القلوب بقدر فهمها وقال الشیخ ابو بکر التستری رضی اللہ عنه انزل نورا فطلبت القلوب بقدر همتها اس آیت شریف مین حضرت ابن عباس کا یہ قول ہے کہ اُتارا اللہ تعالے نے آسمان سے نور علم کا پس لیا دلون نے بقدر اپنی سمجہہ کے اور حضرت ابو بکر تستری نے فرمایا کہ اوتارا اللہ تعالی نے نور کو پس طلب کیا دلون نے بقدر اپنی ہمت کے لیکن قول اول صحیح تر ہے کیونکہ رئیس مفسرین کا قول ہے پس روے مبارک

برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس **ایضا** فرمایا کہ یہ مشکل تہی دعاگو کو **شیخ عبداللہ یافعی** قدس سرہ سے حل ہوئی ایک دن مین آن بزرگوار کی خدمت مین حاضر تہا انکو وضو کی حاجت ہوئی مین نے کہا یا شیخ انت استاذی انا اصب الماء واوضؤک قال لا فانک ولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم فکیف امرتک یعنے مین نے عرض کیا اے شیخ آپ میرے اوستاد ہین مین پانی ڈالون اور آپ کو وضو کراؤن فرمایا کہ نہین اسلئے کہ بیشک تو فرزند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بس مین کس طرح تجہکو حکم کردن شیخ واسطے وضو کے گئے دروازہ حجرے کا بند کردیا پس دعاگو نے پانی ڈالنے کی آواز سنی جیسے کہ کوئی دوسرا وضو کرائے جب وہ آئے تو مین نے پوچہا یا شیخ من وضّاک وصبّ الماء فی الوضوء قال اقول لک انک ولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم وضّانی الملائکۃ یعنے مین نے کہا کہ اے شیخ آپ کو کس شخص نے وضو کرایا اور وضو مین پانی ڈالا کیونکہ مین نے پانی ڈالنے کی آواز سنی جیسے کہ کوئی دوسرا آدمی پانی ڈالے کہا کہ مین تجہسے کہتا ہون اگر اور کوئی ہوتا تو مین نہ کہتا کیونکہ تو پیغمبر خدا کا فرزند ہے مجہے فرشتون نے وضو کرایا یہ آواز انکے پانی ڈالنے کی تہی بعد اسکے فرمایا کسی را کہ فرشتگان خدمت کنند ملوک وسلاطین کجا بر آیند ضرورت ننگ کنند **ع**

سر برہنیا ورم ز سلاطین روزگار ٭ چون من ز بندگان تو باشم کمینۂ ٭ پہر خود روئے اور یار لوگ بہی روئے بعد اسکے یہ نظم عربی پڑہی **ب** کانت لقلبی

حضرت امام یافعی کو فرشتون نے وضو کرایا

اهوائمفرقۃ ؎ فاستجمعت اذ رأتک العین اهوائی ؎ یعنے میرے دل کی
متفرق و پریشان خواہشین تہین سو جسوقت کہ میرے دل کی آنکہہ نے تجہکو دیکہہ لیا تو
میری خواہشین جمع ہوگئین یعنے قبل دیدار کے پریشانی تہی بعد دیدار فائض الانوار
کے دلجمعی ہوگئی ساری پریشان خواہشین جاتی رہین پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس ۔

ایضاً شب جمعہ تیسری تاریخ ماہ ذیقعدہ وقت تہجد کے

خدمت مین اُن امیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تین بار اس بیت کی تکرار کرتے اور
فرماتے تہے کہ دعا کی اول و آخر مین درود شریف پڑہین ؎ مرا ہمتے بس بلند
روزی کن ؎ ہمین من از تو ترا میخواہم ؎ ایک عزیز نے پوچہا کہ اس بلند ہمت سے
کیا مراد ہے مطلقاً یا مقید جواب فرمایا کہ اس بلند ہمت سے محبوب کو چاہیئے نہ دوسرے
کو ساتہہ اُسکے آور یہ معنی ہمت بلند کے دوسرے مصرع مین ظاہر ہین بعد اسکے ایک
عزیز نے اس بیت کے معنی کا التماس کیا ؎ بینی و بینک انّی تباعدنی
فارفع بجودک انّی من البین ؎ فرمایا کہ یہ بیت مجنون نے کہی ہے اس جگہہ انی
سے حرف ناصبہ مراد نہین ہے یہ فعل ماضی ہے مشتق انین سے آور لغت مین انین
کے معنی نالیدن ہین یعنے نالہ و فریاد کرنا یعنے میرے اور تیرے درمیان مین ایک
نالش ہے جو کہ مجہے دور رکہتی ہے سو تو اپنے جوانمردی سے میری نالش و فریاد کو
اُٹہا دے جو کہ فراق و جدائی کے سبب سے ہے لغت مین بین کے معنی فراق ہین

جیسے کہتے ہین کہ وقع البین ای وقع الفراق بانت ن وجتہ ای فارقت
یہان بین ظرف مراد نہین ہے کیونکہ الف ولام بین ظرف پر نہین آتا ہے غرض اس
بیت سے یہ ہے کہ محب اپنا عدم چاہتا ہے اور بقار بوجود محبوب چنانچہ مجنون
سے پوچہا کہ ما اسمک قال لیلے یعنے تیرا کیا نام ہے کہا لیلے یعنے وہ خود سے فانی
ہوگیا تہا خود کی کچہہ یاد نہ لایا لیلی کی محبت سے پُر ہوگیا تہا تو وہی نام بتایا اسلئے کہ
اُسکا ظاہر و باطن لیلی کی محبت تہی خود کی خبر نہ تہی دوسرا جو کہ خود کا غیر ہے اوسکی
یاد کب لائیگا یہ مقام محو ہے ع می ترا و دچہ کنم انچہ در آوند من ست ؏
کل اناء بیترشح بما فیہ یہ قول ہم معنی مصرع مذکور کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ یہ بات
حقیقت مین خوب آتی ہے اور ایک وجہ انا الحق کی یہی ہے کہ خود سے فانی ہوگیا
اپنی کچہہ یاد نہ لایا دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے حکایت کرنیوالا تہا تیسرا
قول یہ ہے کہ منصور کو ندا سنوائی من یفدی لنا روحہ فقال الحلاج انا الحق
ای انا الثابت بفداء روحی یعنے کون ہے کہ ہمارے واسطے اپنی نازنین جان
کو فدا کرے تو حلاج بولا کہ مین حق ہون یعنے اپنی جان قربان کرنے کے واسطے
ثابت ہون اسی ثابت پر چلا گیا ؎ رو بر سر کنگرہ سر مران بین ؏ نام دار زا
بپاے خارے نرسد ؏ اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ حضرت ابویزید
بسطامی قدس سرہ نے سبحانی ما اعظم شانی کون معنی سے کہا فرمایا کہ اُس طرف
مین نے اسکی دو وجہین سنی ہین ایک وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے

حکایت کرنیوالے تہے اللہ کی صفت بیان کرتے تہے نہ اپنی کیونکہ پاکی اور عیب سے
دوری خاص واسطے خداے عزوجل کے ہے یہ قول تو فقہار کا ہے دوسری وجہ
یہی ہے کہ جسکا ذکر ہوچکا یعنے خود سے فانی ہوگئے تہے اور ذات حق کے ساتہہ باقی
یہ قول مشائخ رحمہم اللہ تعالی کا ہے س فانی ز خود و بدوست باقی ؎ این طرفہ
کہ نیستند و ہستند ؎ اگر ہستند ہم ایشان اند بس روے مبارک برین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس کم کسی میداند۔

ایضاً مشائخ کی صفت کا ذکر نکلا

ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ کبیر قدس سرہ کے ساتہہ اور شتر گاؤن تہے کچہہ تو انعام
کے اور کچہہ خرید کے اور شیخ فریدالدین رضی اللہ عنہ کے کچہہ نہ تہے جواب فرمایا کہ
حدیث شریف مین ہے منجملہ کلمات قدسیہ کے کہ من خدمنی خدمتہ الدنیا
کلہا یعنے جو شخص میری خدمت کرتا ہے تو ساری دنیا اُسکی خدمت کرتی ہے
قال اللہ تعالی یا دنیا اخدمی من خدمنی ومن خدم غیری فاستخدمیہ
من الکلمات القدسیۃ یعنے کلمات قدسیہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے
دنیا تو خدمت کر اُس شخص کی کہ جو میری خدمت کرتا ہے اور جو شخص کہ میرے
غیر کی خدمت کرے تو تو اُس سے خدمت لے بعد اسکے فرمایا کہ مراد اس خدمت
دنیا سے خدمت ابناے دنیا کی ہے اور اسی واسطے تو نہین دیکہتا ہے کہ ساری
ابناے دنیا ملوک و تجار خدمت مخلوق کی رکہتے ہین بس دنیا اُنسے خدمت طلب

کرتی ہے جبکہ وہ اُسکے غیر کی خدمت کرتے ہین تو وہ دنیا کے طالب ہین تو دنیا اُنسے
خدمت چاہتی ہے بعد اسکے یہ ساری ابناے دنیا فقرا و مشائخ طالبین آخرت
کو کچھہ دیتے ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کبیر اور شیخ فرید دونو قطب ہوئے
ہین کیا حکمت ہے کہ شیخ کبیر کی تو دنیا خادمہ تھی اور شیخ فرید کی ظاہر مین نہ تھی
جواب فرمایا کہ مین نے اُس طرف سُنا ہے کہ دونو محبوب ہوئے ہین لیکن شیخ کبیر
اَحبّ یعنے دوست تر تھے خداے تعالی کو پس واسطے نظر نہ لگنے کے دانہ سپند
دنیا اُنکو دیا تو نہین دیکھتا ہے کہ جب کوئی عورت خوبصورت ہوتی ہے تو اوسکا
دوست اُسکے چہرے پر سیہ دانہ رکھہ دیتا ہے تا کہ نظر نہ لگجاے اور چشم زخم اولیاء
کی یہ ہے کہ جب وہ مقامات ولی مین دیکھتے ہین کہ اُسکا مرتبہ اُنسے بالاتر ہے
شیخ فرید قدس سرہ کو بھی فتوحات پہونچتے تھے اور بعض لوگ اس سے بھی کارہ
ہین اسلیئے کہ دنیا نہو اور کمال اسکو کہا ہے کہ بروجہ سپند دانہ کے ہو۔

ایضا مناقب شیخ جمال الدین اوچھی قدس سرہ کا ذکر نکلا

کہ وہ اسرار کلی رکھتے تھے اُنھون نے کسی بادشاہ سے کوئی چیز قبول نہین کی چند
بادشاہ مزاحم ہوئے واسطے گانون وغیرہ کے اُنھون نے قبول نکیا آخر عمر مین
چند مدت قبول کیا اُنسے پوچھا کہ اتنی مدت مین تو آپنے قبول نکیا اب کیا ہے کہ قبول
کرلیا کہا کہ مین نے واسطے متابعت اپنے پیرون کے قبول کرلیا اُنھون نے
قبول کیا ہے جیسے شیخ بہاء الدین و شیخ صدر الدین و شیخ رکن الدین بعد چندے

اُنہون نے وفات پائی الحمدللہ کہ اپنے پیرون کی متابعت پہ گئے۔

چوتہی ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز شیخ زادہ فخرالدین گازرونی شرح کبیر چہل اسم
کی پڑہتا تہا بات اسمار کی خاصیت مین تہی کہ جو کوئی ان اسمار کو پڑہے تو ملک فرشتونکا
اُسکے زیر تصرف ہوجاے اور جن پری اُسکے مطیع و فرمانبردار ہوجائین جو کچہہ اُنسے
کہے وہ بجالائین فرمایا کیا حاجت ہے کہ خدا کے سوا دوسرے سے التجا کرے یہ
بات سست ہمت کی ہے وہ تو نماز مین کہتا ہے ایاك نعبد و ایاك نستعین
یعنے ہم تجہی کو پوجتے ہین اور تجہی سے مدد چاہتے ہین کیون دوسرے سے استعانت
کرے پس وہ مدعی کاذب ہے کہ جہوٹا دعوی کرتا ہے یون چاہیئے کہ ان اسمار
کو پڑہے اور اللہ تعالی سے مدد چاہے نہ اُسکے غیر سے اسلئے کہ یہ بمنزلہ شرک خفی کے
ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف دعاگو نے شرح ان اسمار کی روبرو شیخ مدینہ عبداللہ
مطری قدس سرہ کے گزرانی ہے یعنے اُنسے پڑہی ہے وہ شرح عربی ہے اوچہ
مین ہی لایا ہون ایک دفتر لڑکون کی مان کے پاس ہے وہ اُسکو مخفی رکہتی ہے
جو کوئی اُسکو دیکہہ لیتا ہے تو فتنے مین پڑتا ہے اور یہ شرح صحابہ و تابعین سے منقول
ہے اُسمین اس طرح مذکور ہے کہ بعد ہر حرف کے ان اسمار سے ہزار بار کہے
محبوب و مقرب ہوجاے اور یا حرف ندا کا اور واو عطف شمار مین نہین ہے اور
سبحانک لا الہ الا انت بہی شمار مین نہین ہے اسلئے کہ وہ ابتدا مین بمنزلہ بسم اللہ

کے ہے چاہئے کہ ہر روز ان چالیس اسمون کو پڑہے واسطے تعظیم کے دعاگو بہی
پڑہتا ہے مین نے ایک وقت مقرر کر لیا ہے اور لڑکون کی مان بہی پڑہتی ہے
ایک عزیز نے پوچہا کہ جب بعد ہر حرف کے ہزار بار کہے اور ہر روز پڑہے تو حیوان
کا کہانا ترک کرے فرمایا کہ کہائے مگر وہ شرائط ہین کہ جو مین نے ان اسمار کے سوا
اور اسمار کی خاصیت مین کہی ہین بعد اسکے فرمایا کہ یہ شرح فارسی مختصر ہے تالیف
شیخ شہاب الدین مقتول سے جو کہ شیخ الشیوخ کے بہانجے تہے علیہما الرحمۃ منقول
ہے کہ بادشاہ وقت نے اُنپر مواخذہ کیا اور اُنکو مار ڈالا اس جہت سے اُنکو مقتول
کہتے ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان چالیس
اسم اعظم کو لکہہ لو اور ہر روز پڑہو ایک وقت معین کر لو کیونکہ مین پڑہتا ہون اور
لڑکون کی والدہ بہی پڑہتی ہے مین نے عرض کیا کہ لکہہ لئے ہین فرمایا کہ مجہپر گزرانو
صحیح کر لو اور ہر روز لازم پڑہو یعنے بے ناغہ پس مین نے خدمت مین گزرانی
صحیح کر لئے وہ اسمار یہ ہین سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ
وَوَارِثَہٗ وَرَازِقَہٗ وَرَاحِمَہٗ یَارَبِّ یَا اِلٰہَ الْاٰلِھَۃِ الرَّفِیْعِ جَلَالُہٗ
یَا اِلٰہُ یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنَ کُلِّ شَیْءٍ وَرَاحِمَہٗ
یَا رَحْمٰنُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ عِلْمِہٖ وَلَا یَؤُدُہٗ یَا قَیُّوْمُ یَا وَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلَ
کُلِّ شَیْءٍ وَاٰخِرَہٗ یَا وَاحِدُ یَا دَائِمُ فَلَا فَنَاءَ وَلَا زَوَالَ لِمُلْکِہٖ

وبقائہ یا دائمُ یا صَمَدُ من غیر شِبہٍ فلا شیٔ کمثلہٖ یا صَمَدُ
یا بَارُّ فلا شیٔ کفوہٗ یُدانیہ ولا امکانَ لوصفہ یا بَارُّ یا کَبِیرُ
اَنتَ الذی لا تَهتدِی العُقُولُ لوَصفِ عظمتہٖ یا کبیرُ یا بَارِیُٔ
النفوسِ بلا مثالٍ خَلا من غیرہٖ یا بارِیُٔ یا زَاکِیُّ الطاہرُ
من کل آفۃٍ بقُدسہٖ یا زَاکِیُّ یا کَافِی المُوَسِّعُ لما خَلَقَ لہ من
عَطَاءِ فضلِہٖ یا کافِی یا نَقِیًّا من کل جَورٍ لَم یَرضَہ ولَم یُخالِطْہُ
فِعَالُہ یا نَقِیًّا یا حَنَّانُ انتَ الذی وَسِعتَ کلَّ شیٔ رحمۃً وعلماً
یا حَنَّانُ یا مَنَّانُ ذا الاحسانِ قد عَمَّ کُلَّ الخلائقِ مَنُّہٗ
یا مَنَّانُ یا دَیَّانَ العبادِ کُلٌّ یقوم خاضعًا لرغبتہ ورَهبتِہٖ یا دَیَّانُ
یا خَالِقَ مَن فی السمٰواتِ والارضِ کُلٌّ الیہ مَعَادُہٗ یا خالِقُ یا رَحِیمُ
کلِّ صَرِیخٍ ومَکرُوبٍ وغِیَاثُہ ومَعَاذُہٗ یا رحیمُ یا تَامُّ فلا تَصِفُ
الالسُنُ کُلَّ کُنہِ جلالِہٖ وملکِہٖ وعزِّہٖ یا تَامُّ یا مُبدِعُ البَدَائِعِ
لم یَبغِ فی انشائِہا عَونًا من خلقہ یا مُبدِعُ یا عَلَّامَ الغُیُوبِ فلا یفوت
شیٔ من علمہ وحفظہ یا عَلَّامُ یا حَلِیمُ ذا الاَنَاۃِ فلا یُعَادِلُہ
شیٔ من خلقہ یا حلیمُ یا مُعِیدَ ما افناہُ اذا برزَ الخلائقُ
لدعوتہ من مخافتہ وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم
سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون یا معید یا قَرِیبُ المُجِیبُ

المُدَّ الی دُونَ کلِّ شیءٍ قُرْبُہ یا قریبُ یا ۲۷ جَمِیْلُ الفعالِ ذا المَنِّ

علی جمیع خلقہ بلطفہ یا جمیلُ یا ۲۸ عَزِیْزُ المنیعُ الغالبُ علی امرہ

فلا شیءَ یعادلہ یا عزیزُ یا ۲۹ قَاھِرُ ذَا البطشِ الشدید انت الذی

لایطاق انتقامُہ یا قاھرُ یا ۳۰ قَرِیْبُ المجیبُ المتعالی فوقَ کل شیءٍ

عُلُوُّ ارتفاعِہ یا قریبُ یا ۳۱ مُذِلَّ کلِ جبّارٍ عنیدٍ بقھرِ عزیزِ عزہ

وسلطانہ یا مذلُ یا ۳۲ نُوْرَ کل شیءٍ وھداہ انتَ الذی فلق

الظلمات بنورہ یا نور یا ۳۳ عَالِیُ الشامخُ فوق کل شیءٍ علوُّ ارتفاعہ یا عالی

یا ۳۴ قُدُّوْسُ الطاھر من کل سوءٍ فلا شیءَ یعادلہ من جمیع خلقہ

یا قدوس یا ۳۵ مُبْدِئَ البرایا ومُعِیْدَھا بعد فنائھا بقدرتہ

یا مبدیُٔ یا ۳۶ مَحْمُوْدُ فلا تبلغ الاوھامُ کلَّ کنہِ ثنائہ ومجدہ

یا محمودُ یا ۳۷ جَلِیْلُ المتکبرُ عن کل شیءٍ فالعدل امرہ والصدقُ

وعدہ یا جلیلُ یا ۳۸ کَرِیْمُ العفوُ ذا العدلِ انت الذی ملأ کلَّ شیءٍ

عدلہ یا کریمُ یا ۳۹ عَظِیْمُ ذا الثناء الفاخر وذا العز والمجد والکبریاء

فلا یزال عزہ یا عظیم یا ۴۰ عَجِیْبُ فلا تنطق الالسنُ بکل آلائہ وثنائہ

یا عجیب یا ۴۱ غِیَاثِیْ عند کل کربۃ ومجیبی عند کل دعوۃ ومعاذی

عند کل شدۃ ورجائی عند تنقطع حیلتی اسألک بحق ھذہ الاسماء

الاعظم انْ تصلی علی محمد وعلی ال محمد وان ترزقنی ایمانا دائما

واما نا من عقوبات الدنیا والآخرۃ وان تحبس عنی ابصار الظلمۃ
والمریدین الی السوء اللھم ھذا الدعاء ومنک الاجابۃ وھذا الجھد ومنک
التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فاللہ خیر حافظا وھو
ارحم الراحمین تین بار پڑھے اور تین بار حسبی اللہ رب زدنی علما
وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد اس فقیر سے فرمایا کہ بعد تمام
ان اسمار کے اس عبارت کے ساتھہ توسل کرے کہ الھی توسلت بھذا الاسم
الاعظم ان تجعلنا من المقربین لدیک والواصلین الیک وان ترزقنی
ایمانا واما نا من عقوبات الدنیا والاخرۃ وان تصرف عنی ابصار الظلمۃ
والمریدین لی السوء وان تصرف قلوبھم من شر ما یضمرون الی خیر ما لا
یملکہ احد غیرک بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا پہر ہاتہوں کو مونہہ
اور بدن پر نیچے لائے اور اول وآخر تین درود شریف پڑھے پس روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ہر روز پڑہا اور اگر کوئی شخص آئے
مزاحم ہوئے تو اسکو تعلیم کرو جیسا کہ تمنے مجہسے لیا اس فقیر نے قدمبوسی کی تو
یہ دعا فرمائی الھی اجعل ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین
لدیک والواصلین الیک وان تختم امرہ بالایمان وان تجعل عاقبتہ
بالخیر وان تقضی حوائجہ المشروحۃ بفضلک ورحمتک **ایضا** ایک
عزیز نے پوچہا کہ شیر پر سوار ہونا آیا ہے جواب فرمایا کہ جو کچہہ سوائے گہوڑے اور خچر

ماہ ۱۳۱۶

اور گدہے کے ہے اُسپر سوار ہونا منع ہے خاصکر شیر تو درندہ ہے واسطے سوار ہونے کے نہین ہے قولہ تعالی والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا

ایضا مولانا فریدالدین کی وفات کی خبر پہونچی **سورۂ تبارک** پڑہی اور ثواب بخشا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام سورۃ الملک تدعی فی التوراۃ سورۃ المطہرۃ تطہر صاحبہا من الذنوب الماضیۃ والمستقبلۃ یعنے سورۂ ملک کو توراۃ مین سورہ مطہرہ کہتے ہین وہ اپنے پڑہنے والے کو گذشتہ وآیندہ گناہون سے پاک کرتی ہے دوگانہ جوکہ میت کی نیت سے پڑہتے ہین اُسکو ہر چند اوراد مین تلاش کیا نہ پایا تو دعا کی اللھم اغفر لہ وارحمہ وتجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم اور اول وآخر مین درود شریف پڑہا یعنے اے اللہ تو اُسکو بخشدے اور اُسپر رحم کر اور درگزر فرما اُس چیز سے کہ جسکو تو جانتا ہے پس بیشک توہی ہے برتر وبزرگ۔

سورۂ ملک کا ثواب مردونکو بخشنا

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ سورۂ ملک کی فضیلت مین کئی حدیثین وارد ہوئی ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین اُنکو ذکر کیا ہے اور خاکسار نے طی الفراسخ مین اُنکا ترجمہ لکھا ہے اور جامع صغیر مین دو حدیثین باین لفظ مذکور ہین سورۃ من القرآن ما ھی الا ثلثون آیۃ خاصمت) ای حاجت ودافعت (عن صاحبہا) ای قارئہا الملازم لتلاوتہا بتدبر واعتبار (حتی ادخلتہ الجنۃ

والتوفیق لقراءتها برحمۃ اللہ تعالی فلا اشکال (وهی تبارک الذی بیدہ الملک (طس والضیاء عن انس) باسناد صحیح (سورۃ تبارک هی المانعة من عذاب القبر) عن قارئها اذا مات ووضع فی قبرہ (ابن مردویه عن ابن مسعود) باسناد حسن ایک حدیث سورۂ کہف کی فضیلت مین بہی باین لفظ مذکور ہے (سورۃ الکهف تدعی فی التوراته الحائلة) ای الحاجزة (تحول) ای تحجز (بین قارئها وبین النار) بمعنی انها تحاج وتخاصم عنه کما فی روایة (هب عن ابن عباس) انتهی من العزیزی شرح الجامع الصغیر

ایضاً روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ

کو روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا حدیث شریف یہ تہی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنه انه قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیه وآله وسلم ما من صوتٍ اَحَبُّ الی اللہ من صوتِ عبدٍ مذنبٍ تائب اذا قال یا رب یقول من فوق عرشه لبیک انت عبدی کبعض ملائکتی انا عن یمینک وعن شمالک ومن فوقک ومن تحتک سَل تُعطَ انت اشهدکم یا ملائکتی انی غفرت له فرمایا کہ حرف من زائدہ ہے اور ما نافیہ ہے اسم وخبر چاہتا ہے اسم اسکا صوت ہے اور خبر اُسکی احب ہے صوت بسبب اسم ما کے مرفوع ہے اور خبر ما کی احب منصوب ہے اور من فوق عرشه مبالغہ ہے یہ نہین ہے کہ اللہ عزوجل عرش کے

اوپر ہے وہ تو مکان سے منزہ و پاک ہے انت عبدی کبعض ملائکتی اس سے
ملائکہ مقربین مراد ہین اسلئے کہ یہ بندہ تائب مقربین سے ہوگیا انا عن یمینک
ای عالم و حافظ یعنے مین عالم و نگہبان ہون ترجمہ حدیث شریف کا یہ ہے کہ نہین
ہے کوئی آواز بہتر و دوست تر طرف اللہ تعالی کے آواز سے بندے گنہ گار توبہ
کرنیوالے کے جبکہ وہ کہتا ہے اے میرے رب اللہ تعالی اپنے عرش کے اوپر سے
فرماتا ہے لبیک عبدی یعنے مین کہڑا ہون واسطے تیرے جواب کے تو اے میرے
بندے مانند میرے بعض مقرب فرشتون کے ہے مین تیرا نگاہبان ہون داہنے
طرف تیرے اور بائین جانب تیرے اور اوپر تیرے اور نیچے تیرے مانگ تو دیا جائیگا
مین تمکو گواہ کرتا ہون اے میرے فرشتو کہ بیشک مین نے واسطے اسکے بخشش کی
قولہ تعالی ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین یعنے بیشک اللہ دوست
رکہتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکہتا ہے پاک لوگون ستہرائی کرنے والون کو
اول گناہ سے توبہ کرنیوالونکو یاد کیا واسطے انکے خاطر داری کی کیونکہ وہ تو نیاز
مین اور یہ پاک لوگ ہین کہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہی نہین ہوئے میرے درگاہ
کے پرانے لوگ ہین اونکو اگرچہ آخر مین یاد کیا وہ تو رنجیدہ خاطر نہون کیونکہ وہ تو اپنے
ہین مثلا اگر ایک شخص تو گہر کا ہو اور دوسرا شخص مہمان تیرے پاس آئے تو تو
اسکی تعظیم کریگا رہا گہروالا سو وہ تو اپنے گہر ہی کا ہے اور اگر بتقدیر الہی کوئی
صغیرہ گناہ بدون قصد و ارادے کے اسنے ظہور مین آجاے تو وہ اسی دم انابت

کرین کیونکہ وہ بمنزلۂ زلت انبیاء کے ہے کہ بغیر قصد و تعمد کے وجود مین آجاتے

سے وان الانبیاء لفی امانٍ عن العصیان عمداً والعزال ای نفی

عصمۃٍ من اللہ تعالیٰ یعنے انبیاء علیہم السلام قصداً گناہ کرنے سے مقر امن و

یکسوئی و علحدگی مین ہین بسبب عصمت و حفظ کے طرف سے اللہ تعالیٰ کے یہ ساری

ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا کہ فرزند من لکہہ لو

پس مین نے لکہہ لیا۔

ایضاً روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا سبق عوارف کا ہوتا تہا **بات فقہ و فقیہ**

کی فضیلت مین تہی فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ

والسلام ما عُبِدَ اللہ افضل من فقہٍ فی الدین ما نفی کا ہے اور عبد فعل ماضی

مجہول ہے عبادت سے یعنے نہین پوجا گیا اللہ بہتر سبب فقہ سے دین مین حرف

من سببیہ ہے یعنے بسبب فقہ کے عبادت کر سکتے ہین جہل سے عبادت کو کیا جانین

ہرگز نہ جانین اور یہ حدیث شریف فرمائی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لفقیہ

واحد اشد علے الشیطان من الف عابد جاہل یعنے البتہ ایک فقیہ سخت

تر ہے شیطان کے بہگانے پر ہزار عابد جاہل سے کیونکہ جاہل فرائض و واجبات

و سنن و مستحبات و اختلاف اقوال کو کب جانیگا وہ کیا جانے کہ اجماع کیا ہے اور

اتفاق کیا چیز ہے اتفاق عبارت ہے اپنے مذہب سے جیسے حضرت امام ابوحنیفہ

اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور دیگر علماے مجتہدین رحمہم اللہ تعالی اور اجماع
عبارت ہے چار مذہبون سے کہ جنپر عمل کرین فرمایا روی عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ان یرد اللہ بعبد
خیرا یفقہہ فی الدین یعنے اگر اللہ تعالی ارادہ فرماے ساتھہ کسی بندے کے نیکی کا
تو اُسکو دین مین فقیہ کرتا ہے تاکہ وہ فقہ واسطے عمل کے سبب ہو جاے بعد اسکے
فرمایا الدین مشتق من الدُّوُن وھو ان یضع العبد نفسہ للہ تعالی یعنے دین
مشتق ہے دون سے اور وہ یہ ہے کہ پست کرے اور ذلیل کرے بندہ اپنے
نفس کو واسطے اللہ تعالی کے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر مین حدیث شریف اول باین لفظ ہے ما عبد اللہ
بشئ افضل من فقہ فی دین) لان صحۃ العبادۃ تتوقف علیہ (ھب عن
ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دوسری حدیث باین لفظ مذکور ہے (فقیہ واحد
اشد علی الشیطان من الف عابد) قال الطیبی رحمہ اللہ تعالی لان الشیطان
کلما فتح بابا علی الناس من الاھواء وزین الشھوات فی قلوبھم بین الفقیہ
العارف مکائدہ فیسد ذلک الباب ویجعلہ خائبا خاسرا بخلاف العابد
فانہ ربما یشتغل بالعبادۃ وھو فی حبائل الشیطان ولا یدری (ت ہ
عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور تیسری حدیث شریف باین لفظ ہے

من يرد الله به خيرا) اى عظيما كثيرا (يفقهه فى الدين) اى يفهمه اسرار
امر الشارع ونهيه بنور ربانى (حم ق عن معاوية حم ت عن ابن عباس
ه عن ابى هريرة من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين) اى يفهمه علم الشريعة
(ويلهمه رشده) بباء موحدة اوله بخط المؤلف فيه كالذى قبله شرف العلم
وفضل العلماء وان الفقه فى الدين علامة على حسن الخاتمة (حل عن ابن
مسعود) قال العلقمى بجانبه علامة الحسن (من يرد الله يهديه يفهمه
اى فى الدين كما تقدم (السجزى عن عمر) باسناد حسن انتهى من شرح
الجامع الصغير للعزيزى بعد اسكے فرمايا كه ان يوما جاء اعرابى الى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله اخبرنى من الفقه فقرأ
عليه السلام هذه الاية فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال
ذرة شرا يره فقال الرجل حسبى هذه الاية يا رسول الله فقال عليه السلام
فقيه ذلك الرجل يعنے ايک دن ايک اعرابى رسول الله صلے الله عليه وآله وسلم
كے طرف آيا پس عرض كيا يا رسول الله آپ مجھے خبر دين فقہ سے تو آپ نے يہ آيت پڑھ
دى پس جو شخص ذرہ بھر نيكى كرے گا تو وہ اسكو ديكھيگا اور جو كوئى ذرہ بھر بدى
كريگا تو وہ اسكو ديكھيگا يعنے وہ اسكو پائيگا اسلئے كہ الله تعالى فرماتا ہے ما لهذا
الكتاب لا يغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها ووجدوا ما عملوا
حاضرا ولا يظلم ربك احدا يعنے جسوقت لوگ نامۂ اعمال كو ديكھينگے تو كہينگے

ہماری خرابی ہی کیا ہے اس نامۂ اعمال کو کہ نہ کسی صغیرہ گناہ کو چھوڑتا ہے نہ کسی کبیرہ
کو مگر اُسکو شمار کرلیا ہے اور جو کیا تہا اُسکو حاضر پایا اور ظلم نہین کرتا ہے رب تیرا
کسی پر پس اُس اعرابی نے کہا یا رسول اللہ یہ آیت مجہکو بس ہے پس آپنے فرمایا
اُسکے حق مین کہ یہ مرد فقیہ ہے یعنے اُسکو معلوم ہوگیا کہ نیک عمل کرین اور بد سے
بچین اور خیر و شر اُسکو معلوم تہا تو یہی آیت کافی ہے **ب** گر کار کُنی یکے سخن
بسیار ست ٭ ور می نہ کُنی کتابہا خروار ست ٭ **ع** آنجا کہ کس ست یکحرف بس ست ٭
قولہ تعالی مثل الذین حملوا التوریٰة ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا
گدہا کیا جانے کہ میری پیٹھہ پر کیا بوجھہ ہے وہ تو نجاست کے نزدیک جاتا ہے اور
کہانے لگتا ہے قولہ تعالی کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال
انی بریٔ منک مثل بدعالم کی ایسی ہے کہ نفس کو معصیت کا حکم دے جب وہ
عاصی ہو جاوے تو قیامت کے دن نفس سے بیزار ہو کہ مین نے نہین کیا ہے
پس اُسکے ہاتہہ پانون گواہی دینگے قولہ تعالی تکلمنا ایدیھم و تشھد ارجلھم
ہاتہہ کہیگا کہ اسنے نہ لینے کی چیز لی ہے پانون کہیگا کہ نہ جانے کی جگہہ گیا ہو مناسب
اسکے یہ رباعی ہے **ب** دلا سر در گریبان کن بہ بین نفسک چہا کردہ ست ٭
برائے حرص دنیا را تمامت دین رہا کردست ٭ چہ منکر می شوی اے دل کہ
از من فعل بد ناید ٭ نکو بنگر خدا ئرا کہ ہر مویا تو گوا کردست ٭ قولہ علیہ السلام
کل عالم لم یعمل بعلمہ فھو شخص ثم الشیطان یعنے جس عالم نے اپنے علم پر

عمل نہ کیا تو وہ شیطان کا مسخرہ ہے خبر مین ہے کہ صحابہ جسوقت علم سے کوئی چیز
سنتے تو اُسکو مقرون بعمل کرتے یعنے اُسپر عمل کرتے تہے بعد اُسکے آگے بڑہتے
اور فرمایا بر ملا روز دادن کتاب بیش اوستاذ خواندن چنانکہ تو بر دعا گو میخوانی اور
اجازت اُسکو کہتے ہین کہ اوستاذ شاگرد کے ہاتہہ مین کتاب دیوے اور کہے کہ میری
طرف سے رخصت ہے کہ تو دوسرون کو تعلیم کرے اور روبرو اُستاد کے پڑہنا
اس سے اولے ہے بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند
من یہ حدیثین جو کہ مین نے فضیلت فقہ و فقیہ مین ترتیب کین انکو لکہہ لو سب
فائدے کام آئینگے پس مین نے لکہہ لین۔

پانچوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا وقت خلوت یعنی تنہائی کا تہا ہم چند یار تہے حکایت
بیان فرماتے تہے کہ دراع و دستار یعنے کرتہ و پگڑی جو کہ شیخ نصیر الدین نے
دعا گو کو دیا تہا مین نے دکہایا تو سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور لے گئے اُس
طرف شیخ نصیر الدین سے ایسا اعتقاد رکہتے ہین کہ انکو قطب ہند کہتے ہین اسی
درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ نصیر الدین نے آپ کو اجازت و وکالت
کب دی جواب فرمایا کہ جسوقت دعا گو شہر مین آیا تہا سلطان محمد کے حکم سے اور
اُس جگہہ یعنی عرب مین چند آدمیون نے اُنکا خرقہ دعا گو کے واسطے سے پہنا اور
جسوقت کہ شیخ بطلب سلطان ٹہٹہ مین جاتے تہے اور خفگی تہی تو سلطان محمد مر گیا

شیخ اثناے راہ سے لوٹ گئے مخدوم والد دامت برکاتہ کے خانقاہ مین اترے عاگو
سے فرمایا کہ تجدید دولت الاجازۃ یعنے مین تیرے واسطے اجازت کی تجدید کرتا ہون
اور اجازت نامہ اپنے خط سے لکھہ کر دیا **ایضا** ایک قلندر واسطے زیارت کے
آیا اسکو ابدال قال کہتے ہین اُسنے کہنا شروع کیا کہ مین نے ایسا حج کیا اور عرفات
مین یون وقوف کیا اور قدس خلیل و سراندیل مین ایسی ایسی زیارت کی فرمایا کہ
اخفار کہنا اولی ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک درویش
ولی اسرحج کو گئے جسوقت گہر مین آئے تو کہا کہ مین تجارت کے واسطے گیا تہا یہ نہ کہا
کہ حج کے واسطے گیا تہا برادرم شرف الدین نے بہی حج کیا ہے کسی سے نہین کہتے
ہین پوشیدہ رکہتے ہین مین جانتا ہون اور کوئی نہین جانتا ہے مگر اسوقت

ایضا سلام کا ذکر نکلا

فرمایا کہ جسوقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے چار یار کا سلام کہتا ہون
تو برادر شرف الدین سلام کا جواب سنتے ہین اور مین بہی سنتا ہون اور جب
واسطے مخدومون کے زیارت کے جاتا ہون تو بہی بدین عبارت جواب سنتا ہون
السلام علیک یا ولی اللہ اور یہ جواب سنتا ہون کہ وعلیک السلام یا ولد
رسول اللہ اور اسی طرح جبکہ واسطے زیارت شیخ نصیر الدین و شیخ نظام الدین
و شیخ قطب الدین و شیخ فرید الدین و سید علاء الدین خاوری و مولانا علاء
کرمانی و مولانا حمید ناگوری اور دیگر اولیاء کے جاتا ہون تو بہی بارہا سنتا ہون

اوراس بار بہی مین نے سُنا غن ولینالک وکن علینا وسمعت ذلک من کل المشائخ
یعنے ہمنے تجہکو ولایت دی اور تو چندے ہمارے پاس رہ اور سارے مشائخ
نے یہ کہا اور تعظیم واکرام کیا اور اس بار کہ دعا گو کو اس شہر مین دیر ہوئی ہے
اسکا بہید یہی ہے کہ انہون نے کہا کہ تو چندے ہمارے پاس رہ اور مین چاہتا ہون
کہ ہمراہ تمہارے ایک رات شیخ نصیر الدین کی خانقاہ مین رہون **ایضا**
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہ پس مین نے
شروع کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تہی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی
عنہ انہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی الفجر ثم یقول
حین ینصرف لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا حیلۃ ولا احتیال ولا منجأ
ولا ملجأ من اللہ الا الیہ سبع مرات الا رفع اللہ عنہ سبعین نوعاً
من البلاء مین نے پوچہا کہ حین ینصرف کیا ہے جواب فرمایا کہ حین ینصرف
ای حین یفرغ یعنے جو شخص کہ صبح کی نماز پڑہے پہر کہے جبکہ فارغ ہو جاے سات بار
اس دعا کو تو اللہ تعالی ستر قسم کی بلا اُس سے دفع کرے سات کو دس مین ضرب
دو تو ستر ہوتے ہین ہر بار کے کہنے مین دس بلاؤن کو اُسکے وجود سے دور کریگا
اس فقیر نے پوچہا کہ حیلہ واحتیال ایک معنی ہین تکرار کیون ہے جواب فرمایا کہ
فرزند من احتیال ابلغ ہے حیلہ سے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
اور فرمایا فرزند من صبح کے وقت یہ دعا مجہکو یاد دلاؤ کہ مین پڑہون تم اور یاران دیگر

بہی یاد کر لو اور بے ناغہ پڑہو مین نے عرض کیا کہ بندہ اس دعا کو یا
بے ناغہ پڑہتا ہے تو دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی ہر روز ستر قسم کی
ہے اس حدیث کے حکم کے بنا پر یہ ساری ترتیب شروع سبق
حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور پنجم ماہ ذیقعدہ
کے بندہ خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق تہا تکوین وما
تہا فرمایا قال عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال ر
علیہ وآلہ وسلم کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وفی
والجسد ایک عزیز نے پوچہا کہ بین الروح والجسد سے کیا مراد
کہ ہنوز روح جسد مین القا نہین ہوئی تہی یعنے حضرت ابن
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین پیغمبر تہا اُ
درمیان آب وگل کے تہے یا درمیان جان وتن کے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ
وآدم بین الروح والجسد) قال المناوی یعنی انہ تعالی ا
وھو روح قبل ایجادہ الاجسام الانسانیۃ کما اخذ الم
قبل ایجاد اجسامھم وقال العلقمی تنبیہ ما اشتھر علی ا
کنت نبیا وآدم بین الماء والطین فقال ابن تیمیۃ والز

من الحفاظ لا اصل له وكذا كنت نبيا ولا آدم ولا طين (ابن سعد حل عن ميسرة الفجر) من اعراب البصرة (ابن سعد عن ابن ابي الجد عاء حب عن ابن عباس) قال الشيخ حديث صحيح انتهى من شرح الجامع الصغير للعزيزي

بعد اسکے اس آیت شریف کے تفسیر بیان فرمائی قوله تعالى واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين او تقولوا انما اشرك اباؤنا وكنا ذرية من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون

میثاق ذریت آدم علیہ السلام

جسوقت کہ اللہ تعالی نے فرزندان آدم علیہ السلام سے عہد و میثاق لیا تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے بصورت ذرہ کے باہر آئے ذریت نسبت سنے طرف ذرہ کے اسدن اس حجر اسود کو عرش کے نیچے سے لائے اور یہ سفید و روشن تہا اللہ پاک نے اس ذریت کو ندا کی کہ کیا مین نہین ہون پروردگار تمہارا سب نے کہا کہ ہان یعنے تو ہمارا پروردگار ہے مومن و کافر سب نے اقرار کیا تو اللہ پاک نے فرشتون کو گواہ کیا کہ مبادا جسوقت وہ دنیا مین جائین تو مجھے پہر جائین اور کہنے لگین کہ ہم تو اس میثاق سے غافل تہے اور پیغمبرون کا میثاق یہ تہا قوله

میثاق انبیاء علیہم السلام

تعالى واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال ااقررتم واخذتم على ذلكم اصري قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين

یعنے اللہ سبحانہ نے پیغمبرون سے میثاق لیا اور فرمایا اے میرے نبیون کے گروہ
تم البتہ ایمان لاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی مدد کرو انہون نے اپنی امت کو حکم
ایمان کا دیا پس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انپر پیش کیا آپ سینۂ مبارک آدم علیہ السلام
سے باہر آئے اس سبب سے آپ کو صدر معلی کہتے ہین اور امام بہی کہتے ہین یہہ
بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی ہے وختم الرسل بالصدر المعلی ؛ نبی ھاشمی
ذی جمالِ ؛ امام الانبیاء بلا اختلاف ؛ و تاج الاصفیاء بلا احتمالِ ؛
پس ان پیغمبرون نے آپ سے مصافحہ کیا اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی
امت کو وصیت کی کہ بعد میرے ایک پیغمبر آئیگا تم انپر ایمان لائیو قولہ تعالی
واذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا
لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد
پہر اولیاء رحمہم اللہ تعالی سے میثاق لیا اور فرمایا یا معشر اولیائی بما ذا تشتغلون
فی الدنیا قالوا یا ربنا نحن عبادک فالعبد اختار عبادۃ مولاہ یعنی
اے میرے دوستو تم کس چیز مین مشغول ہوگے دنیا مین انہون نے جواب دیا
اے ہمارے پروردگار ہم تو تیرے بندے ہین پس بندہ اپنی مولی کی عبادت
کو اختیار کرتا ہے یعنے ہمکو اپنے خدا کے بندگی اختیار و پسند ہے سمی العبد
عبد العبادتہ یعنے بندے کا نام بندہ اسلئے رکہا گیا ہے کہ وہ بندگی کرتا ہے
پس بندہ بجز بندگی کے اور کیا کرے اللہ پاک نے فرمایا اے عالی ہمتو تمنے خوب

میثاق اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالی

اختیار کیا مین تمکو سب سے بہتر روزی پہونچاؤنگا قولہ تعالی قل ما عند الله
خیر من اللهو و من التجارة و الله خیر الرازقین یعنے تو کہہ کہ جو چیز نزدیک
اللہ کے ہے وہ بہتر ہے بازی و بازرگانی سے یعنے اللہ تعالی کے نزدیک بازی
و بازرگانی اچھی نہین ہے مگر اُسکی عبادت بہتر ہے اور اللہ اپنی عبادت کرنیوالونکو
بہتر روزی دیگا بغیر کسب کے اور یہ بات واقعی ہے پس کوئی چیز عبادت سے بہتر
نہین ہے جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے ؎ پاے گردار و بنشین خوان نعمت
پیش تست ٭ اے کہ سرگردان براے نان و شام و چاشتی ٭ ع رزق
چو مقدر ست مخور چندین غم ٭ پس جملہ خلائق مؤمن و کافر و صالح و فاسق سے
میثاق لیا اور وہ لوگ اپنا ہاتہہ اُس حجر اسود پر رکھتے تہے اور ہر ایک میثاق
یعنے عہد کرتا تہا پس کافرون فاسقون نے عہد توڑ ڈالا کافرون نے تو ایمان
سے اور فاسقون نے طاعت رحمان سے اُنکے عہد توڑنے کی شومی سے یہہ
سفید نورانی پتہر ظلمانی سیاہ ہو گیا بعد اسکے اس آیت شریف کی تفسیر بیان
فرمائی قولہ تعالی فقال لہا و للارض ائتیا ای للسماء و الارض طوعا
او کرہا ای ترغیبا ام تکریہا فاجابت طینۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم من سرۃ الارض و السماء اتینا طائعین ای راغبین غیر
کارہین یعنے اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو خطاب کیا کہ تم فرمانبرداری کرو
برغبت خواہ بدشواری پس جسد مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مٹی

[illegible]

نے زمین کی ناف سے کہ جس جگہہ کعبہ شریف اب ہے آپ کی خاک مبارک اسی
جگہہ سے ہے جواب دیا اور اُس ناف زمین کے مقابل آسمان نے بہی کہا کہ ہم
فرمانبرداری کرینگے بطوع و رغبت نہ بدشواری بعد اسکے فرمایا اگر کوئی سائل
سوال کرے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مدینہ مبارک مین آرام فرمایا ہے
آپ کی خاک پاک مکہ مکرمہ سے کیونکر لے گئے تو ہم جواب دینگے کہ جس زمانے مین
حضرت نوح علیہ السلام کا طوفان ہوا تو اس پانی نے موج ماری اور حضور کی
طینت پاک کو مدینہ مبارک مین ڈالدیا اُس جگہہ کہ جس جگہہ اب آپ کی قبر مبارک
ہے پس آپکو مکی بہی کہتے ہین اور مدنی بہی جس وقت کہ خاک پاک نے جواب دیا تو
اُسوقت مکے مین تہے اور جب طوفان کے پانی نے موج ماری تو اُسکو مدینے مین
لیگیا پس اصل طینت کی جہت سے کہ مکے سے تہے آپ کو مکی کہتے ہین اور اس جہت
سے کہ قرار طینت کا مدینے مین ہوا مدنی کہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ آپ کو اُمی بہی
کہتے ہین یعنے مکی اسلیئے کہ نام مکہ مبارک کا قرآن شریف مین اُم القری ہے اے
اصل القری الام الاصل معنی یہ ہین اور بعض یہ معنی نہین جانتے ہین کچہہ اور کہتے
ہین بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند یہ آیتین جو مین نے
بیان کین انکو لکہہ لو غریب ہین پس مین نے لکہا بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو نے عوارف
شیخ عبد اللہ مطری کے روبرو پڑہی ہے اصل نسخے سے جو کہ روبرو مصنف یعنی
شیخ الشیوخ کے گذرا ہوا ہے بعد اسکے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری نے وفات کے وقت

آپ کو مکی مدنی کہنے کا بیان

معنے امی

ذکر عوارف

وصیت کی کہ اس عوارف کو شیخ مکہ عبد اللہ یافعی کے پاس بھیجدینا قدس اللہ روحہما
اور کہا کہ اس عوارف کو نزدیک سید جلال الدین کے پہونچاؤ شیخ مکہ نے ایک حاجی
کے ہاتھہ بھیجدی اُس حاجی نے عوارف دعاگو کو پہونچائی وہ نسخہ میرے فرزند
محمود کے پاس ہے کسی کو نہین دیتا ہے وہ نسخہ نہایت موجہ ہیسے عمدہ ہے اُسمین
کچھہ زیادتی وکمی نہین ہے۔

چہٹی رات ماہ ذیقعدہ منگل کی رات تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا گفتگو دیوانہ و دیوانگی مین تہی فرمایا کہ دیوانے عجب
لوگ ہین ایک دیوانے سے مین نے یہ رباعی سُنی ہے **ع** این دولت
بیدلی بہر دل نہ دہند ؛ وین نزلہ بخفتگان منزل نہ دہند ؛ در عالم عشق انچہ
بے عقلان راست ؛ زان ذرہ بصد ہزار عاقل نہ دہند ؛ پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من رباعی لکہہ لو ایک دیوانے سے مین نے
سُنی ہے پس مین نے لکہہ لی **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ حدیث صحیح ہے
قولہ علیہ السلام من تزهد بغیر علم جن فی اٰخر العمر او مات دخل
فی الکفر جواب فرمایا کہ خبر مین ہے یعنے جو کوئی زہد و پارسائی اختیار کرے
بغیر علم کے تو وہ آخر عمر مین دیوانہ ہو جائے یا مرے تو کفر مین داخل ہوا **ایضا**
فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر نماز وتر ایک رکعت ہی ہے اور اُس سے
پہلے کی دو رکعتون کو سنت وتر کہتے ہین آور دعاگو آخر رات مین جبکہ صبح قریب

ہوتی ہے تو وہی ایک رکعت پڑہتا ہے اور اُس طرف مشائخ و محدث بہی پڑہتے
ہین جبکہ صبح قریب ہوتی ہے اور اول رات مین وتر پڑہتا ہون پہر لیٹ جاتا ہون
اسواسطے کہ شاید فوت و موت ہو تو وتر گردن سے تو ساقط ہو جاے اور جب
آخر رات مین تہجد پڑہتا ہون تو پہر وتر کو پہیرتا ہون جبکہ وقت وسیع و کشادہ
ہوتا ہے تینون رکعتین پڑہتا ہون اور یہ مخدوم کا معمول ہے اسلئے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ اجعلوا الوتر اٰخر صلوٰتکم یعنے تم وتر
کو اپنی آخر نماز کرو تاکہ ختم وتر پر ہو اور یہ طریقہ مستحب ہے کیونکہ خبر مین ہے کہ ایک رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار وتر پڑہا ایک بار تو متصل وقت نماز
عشا کے اور دوسرے بار جبکہ گہر مین تشریف لائے اور دوگانہ شکر کا ادا فرماتے
تہے اور وتر کو پہر پہیرا اور تیسرے بار جبکہ تہجد ادا کیا تو پہر وتر پڑہا اور یہی حدیث
مذکور فرمائی دعاگو اول رات مین بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑہتا ہے اور نیت
تشفیعا للوتر کی کرتا ہے معنی مین وہ ایک رکعت ہو جاتی ہے اسلئے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ صلوٰۃُ القَاعِدِ نصفٌ علی صلوٰۃ
القائم پس وہ تین رکعتین اس ایک کے ساتھہ چار نفل ہو جاتے ہین اور آخر رات
مین بعد تہجد کے جو پڑہتا ہون تو بعد اُسکے دو رکعت نہین پڑہتا ہون وہ صریح
وتر ہو جاتا ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من
لکہہ لو اور تم بہی کرو جیسا کہ مین کرتا ہون پس مینے خدمت کی یعنی سلام کیا اور لکہہ لیا

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر مین حدیث اول باین لفظ ہے (اجعلوا اخر صلوتکم بالليل) ای تهجدكم فیه (وترا) والوتر سنة مؤكدة عند الشافعیة وواجب عند الحنفية واقله ركعة واكثره احدى عشرة ووقته بين صلوة العشاء ولو مجموعة مع المغرب وطلوع الفجر الافضل تاخيره لمن وثق باستيقاظه وان فاتته الجماعة فيه وتعجيله لغيره (ق دعن ابن عمر) بن الخطاب

چہٹی ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت

کے ، فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا چاشت کی نماز ادا کرتے تہے اسی اثنا مین فرمایا کہ **وقت چاشت کا استوا تک** ہے ایک عزیز نے پوچہا فقہ مین ہے یکرہ الصلوۃ عند الاستواء یعنے استوار کے وقت نماز مکروہ ہے عند بمعنی قرب ہے جواب فرمایا کہ اس جگہہ عند بمعنی وقت استوار کے ہے محض استوار مراد ہے اسلئے کہ استوا یعنی دوپہر سے پہلے نماز درست ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا کہ فرزند من لکہہ لو یہ غریب ہے جوکہ مین نے کہا پس مین نے لکہہ لیا جب نماز چاشت سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا آج مین نے واقعہ مین دیکہا کہ ایک ولی اللہ مکے سے اُچہ مین پہونچا ہے اور حجرۂ خانقاہ دعاگو مین اترا ہے اور مکے مین دعاگو کا مصاحب تہا صاحب کرامت ہے اور لڑکون کی مان تیمار داری کرتی ہے اور کہتی ہین

کہ مین دہلی مین نہین آتی ہون اسلئے کہ کام کا ہجوم ہے ان شاء اللہ جسوقت مخدوم
لوٹ آئین گے تو اسی جگہہ دیکہہ لون گی پس اس فقیر نے اُسی وقت تاریخ لکھہ لی
چھٹی ماہ ذیقعدہ کی تہی واقع مین ایسا ہی تہا بعد چندی خبر پہونچی کوئی شخص گہر
سے آیا بعد اسکے فرمایا مین نے سُنا ہے کہ سلطان پہرا ہے ان شاء اللہ ہم جلد تر
لوٹین گے **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق
پڑہو پس مین نے شروع کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تہی عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من قال
فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز
الحکیم للہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ العظمۃ فی السموات
والارض وھو العزیز الحکیم للہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ النور فی السموات والارض
وھو العزیز الحکیم ثم قال اجعل ثوابھا لوالدی لم یبق للوالدین علیہ حق الا اداہ الیھما
وان لم یبرھما فان قالہا ثلث مرات وجعل ثوابھا للمؤمنین والمؤمنات
ادخل اللہ تعالی علی القبور من الموحدین الضیاء والنور والفسحۃ
ومن زاد فعلی قدر ذلک من الثواب بعد اسکے روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من ایک بار تعلیم کرتا کہ ہم ماں باپ کو ثواب بخشین
یہ فقیر تلقین کرتا تہا مخدوم مع یارون کے پڑہتے تہے پہر روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من تین بار اور تلقین کرتا کہ ہم سارے اہل ایمان کو

دعای برائے ایصال ثواب بمادر و پدر و مومنین و مومنات

ثواب بخشین اور فرمایا کہ اُس طرف محدث جب حدیث شریف پڑہتے ہین تو آگے نہین
پڑہتے جب تک کہ اُسپر عمل نہ کرلین ہم بہی اُنکی موافقت کو نگاہ رکہتے ہین بعد اسکے
فرمایا کہ اس دعا کو واسطے ہر میت کے پڑہین تا کہ اُسکے لیئے اُسکی قبر کو فراخ و روشن
کرین اور دعا گو ہر میت کے واسطے پڑہتا ہے اور اُسکو ثواب بخشتا ہے اور اس
دعا کو دعا گو نے سید علی مدنی کی نیت سے پڑہا نور قبرہ وفسح یعنے اُسکی قبر منور
اور فراخ ہو گئی یہ دعا مخدوم کا معمول ہے بعد اسکے روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اس دعا کو یاد کر لو اور میرا طریقہ نگاہ رکہو ہر میت
کی نیت سے پڑہو مین نے عرض کیا کہ بندۂ کمینہ یاد رکہتا ہے فرمایا الحمد للہ اس
فقیر نے پوچہا کہ ضیا، دونو کے ایک معنی ہین فرق تکرار کا کیا ہے جواب فرمایا فرزند
من ضیا انور ہے نور سے یعنے نور تو روشنی ہے اور ضیاء زیادہ تر روشنی کو کہتے
ہین اور یہ آیت شریف پڑہی وجعل الشمس ضیاء والقمر نورا اسلیئے کہ سورج
زیادہ تر روشن ہے چاند سے پس ساتہہ ضیاء کے استعمال آیا ترجمہ حدیث شریف
کا یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس دعا کو ایک بار پڑہے اور ثواب اس دعا کا
مان باپ کو بخشے تو اُسکے مان باپ کا اُسپر کوئی حق نہ رہے مگر اُسنے ادا کیا ہو اور
جو کوئی اس دعا کو تین بار پڑہے اور سارے ایمان والونکو ثواب بخشے تو اللہ تعالے
اس دعا کے پڑہنے کی برکت سے موحدون کی قبرون مین سورج اور چاند کی

روشنی کے مثل روشنی داخل کرے اور اُنکی قبرون کو فراخ کردے آور جو کوئی تین بار
سے زیادہ پڑہے چار بار یا پانچ بار یا زیادہ تو اُسی قدر ثواب زیادہ پائے بعد اسکے
روے مبارک طرف حاضرین مجلس کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من سید علاء الدین
اہل علم ہے اور صحبت مین دعاگو کے مجدد یعنے کوشش کرنیوالا رہتا ہے اور چار کتابین
مجہسے پڑہین اور چند کتابین سماع کین اور دو اعتکاف اربعین ہمراہ دعاگو کے کیئے
مین نے اُسکو اپنی طرف سے وکیل کیا اس فقیر نے قدمبوسی کی تو فرمایا فرمایند فرزند
من خداے تعالی ان شاء اللہ تعالی بر دہد یعنے اللہ تعالی تمکو اسکا پہل دیگا پہر
مین اپنے حجرے مین لوٹ آیا یاران بزرگ آئے مجہسے مصافحہ کیا اور کہا کہ تو ہمارے
واسطے دعوت کرتا کہ ہم تیرا گہر دیکہہ لین کہ آمد و شد رہے تو ہمارے پاس آئے
ہم تیرے پاس آئین مین نے قبول کیا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ساتوین ماہ ذیقعدہ شب چہارشنبہ تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق فرماتے تہے بات اسمین تہی کہ الصوفی
هو المقرب وما ذكر الصوفی فی القران لانه رفض الصوفی ووضع المقرب
قوله تعالی فاما ان كان من المقربين ای من الصوفيين والصوفية
شهدوا ای حضروا فسمعوا قوله تعالی ولو علم الله فيهم خيرا لا سمعهم
قال بعضهم لفتح اذانهم للاستماع قوله تعالی ان فی ذلك لذكری لمن

کان لہ قلب ای قلب حاضر مع اللہ او القی السمع وھو شہید ای القی الاذان للاستماع من ھو حاضر وفی قول لمن کان لہ قلب ای قلب سلیم وقیل سالم عن الاغراض والامراض وذلک قلب الذی ینفع یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم وفی قول قلب سلیم ای لدیغ مشتاق یعنے دل مارگزیدہ شوق حق سے اور درد محبت سے ایسے ہی دل پر دوزخ نامہربان مہربان ہوجاتی ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے **ع** بالنار خوفنی قوم فقلت لھم النار ترحم من فی قلبہ نار ای نار جھنم تشفق من فی قلبہ نار المحبۃ یعنے دوزخ کی آگ اُس شخص سے ڈرتی ہے کہ جسکے دل مین محبت کی آگ ہے یہ وہی دل مارگزیدہ محبت حق کا ہے با توجہ اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے آرزو دعا مین چاہا ہے اور فرمایا اللھم اجعل فی قلبی ناحۃ تعلیما للامۃ یعنے آپنے واسطے تعلیم امت کی یون فرمایا کہ اے بار خدایا تو میرے دل مین عشق کا درد اور الم محبت کا شوق کردے تاکہ وہ بھی اس بات کو واسطے متابعت اپنے پیغمبر کے خدائے تعالی سے مانگین کہ محبوب حق ہوجائین اسلئے کہ آپ کا قول پاک ہے فاتبعونی یحببکم اللہ ای اتبعونی یا امتی قولا وفعلا وحالا حتے تصیر وا محبوبین للہ تعالی یعنے اے میری امت تم میری پیروی کرو قول وفعل وحال مین تاکہ تم خدائے عزوجل کے محبوب ہوجاؤ اور یہ آیت شریف پڑہی وما ینطق عن الھوی

ان ھو الا وحی یوحیٰ ای ما یتکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بکلام عن ھوی النفس یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کوئی بات ہوائے نفس سے نہین فرماتے ہین ان نافیہ بمعنی لیس ہے اسلئے کہ بعد اُسکے الا واقع ہوا ہے ای لیس بمتکلم الا بوحی یوحی من ربہ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوائے نفس سے نہین کہتے ہین مگر یہ کہ طرف سے اللہ تعالی کے وحی آئی ہو پس آپکا قول بہی وحی سے تہا اور فعل و حال بہی وحی سے تہا بعد اسکے فرمایا کہ لفظ اِنْ چار قسم ہے ایک اِنْ نافیہ ہے دوسرا اِنْ شرطیہ تیسرا زائدہ چوتہا اِنْ مخفف اِنَّ مثقلہ سے پس اِنْ نافیہ کو باظہار نون پڑہین یہ بمعنی لیس ہے اور بعد اوسکے اِلَّا واقع ہوتا ہے جیسے یہ آیت شریف ان ھو الا وحی یوحی ای ما ھو اور ان شرطیہ کے نون کا اظہار نہ کرین خفی پڑہین یہ ان اپنے فعل کو اور فعل جزا کو جزم کرتا ہے اگر فعل مستقبل ہو کقولہ تعالی ان یشأ یذھبکم کلاھما فعلان مستقبلان فیجزمان احدھما فعل الشرط والثانی جزاء الشرط یعنے دونو فعل مستقبل مجزوم ہین ایک فعل شرط ہے اور دوسرا جزاے شرط اگر ان شرطیہ فعل ماضی پر داخل ہو تو اگر جزا بہی فعل ماضی ہے تو دونو اپنے حال پر رہینگے اسلئے کہ لفظ ماضی کا اپنے حال سے بدلتا نہین ہے مگر مستقبل کے معنی مین ہوجاتے ہین کقولہ تعالی ان کنتم اٰمنتم باللہ ان کان قمیصہ قد من دبر کنتم اور کان فعل شرط ہین اور آمنتم اور قد شرط کی جزا ہین اور اگر ان دونون

اقسام اِن

فعلون سے ایک فعل مستقبل ہو تو اُسکو جزم کریگا کقولہ تعالی ان کنتم تؤمنوا
پس کنتم فعل شرط ہے اور تؤمنوا جزائے شرط ہے اور اگر جزا نہو تو اپنے اُسی فعل کو
جزم کریگا کقولہ تعالی وان تدعهم اور ان مخففہ ثقیلہ سے فعل ماضی مین ہوتا
ہے اور اگر اسم مین ہو تو مشدد ہوتا ہے واسطے تحقیق فعل کے کہ ثقیل ہے آن
ثقیلہ کو خفیفہ کرین تو بغیر تشدید کے پڑہین اور بعد اُسکے لام تاکید کا واقع ہوتا ہے
کقولہ تعالی وان کنت من قبلہ لمن الغافلین یعنے ہر آینہ تہا تو اے محمدؐ پہلے
نزول قرآن سے البتہ غافلون سے اور ان زائدہ کے کچھہ معنی نہین ہوتے ہین
واسطے وزن شعر کے یا کسی اور مصلحت کے لاتے ہین اور اُسکے کچھہ معنی نہین ہوتے
ہین کما قال الامام ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالی ؎ ما ان ندمتُ
من السکوت بمرۃ ٭ ولقد ندمتُ من الکلام مرارا ٭ ای ماندمت
آن زائدہ ہے کچھہ معنی نہین رکھتا ہے واسطے وزن شعر کے لائے ہین یعنی حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مین پشیمان نہین ہوا خاموشی سے ایک بار
اور البتہ مقرر پشیمان ہوا بات کرنے سے بار ہا بمرۃ کی بے زائدہ ہے خبر ما کی جہت
سے لائے ہین قولہ تعالی وما اللہ بغافل بے زائدہ ہے آن زائدہ قصیدہٗ
لامیۂ علم کلام مین بہی واقع ہوا ہے ؎ وما ان جوهرٌ ربی وجسمٌ
ولا کلٌ وبعضٌ ذو اشتمال ٭ ای ما جوهرٌ ان زائدہ ہے یعنے میرا پروردگا
نہ جوہر ہے نہ جسم ہے مثل ہمارے اور نہ کل ہے اور نہ بعض ہے یعنے اوس کی

فائدہ نفیلت خاموشی

ذات پاک کو نہ کل کہتے ہین نہ جز اسلئے کہ اُسمین تشبیہ ہوتی ہے یہ قول بدمذہبون کا
ہے باطل ہے ہم اس آیت شریف سے اُنکے قول کو باطل کہتے ہین قولہ تعالی
لیس کمثلہ شئ کاف تشبیہ کا ہے اور مثل بھی تشبیہ ہے دونو واسطے تاکید کے
ہین ای لیس مثل مثلہ شئ فالجوھر والجسم شئ فلا یرد یعنے نہین ہے مثال
مثل اُسکے کوئی چیز پس جوہر و جسم ایک شے ہین پس وارد نہوگا بعد ازان روے
مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من غریب ست این ہمہ کہ گفتم با چہار
نوع لفظ ان ہمہ بنویسید پس نبشتم۔

ساتوین ماہ ذیقعدہ روز چہارشنبہ وقت چاشت کی

بندہ خدمت مین حاضر تہا سبق عوارف کا فرماتے تہے گفتگو نماز ظہر مین تہی
فرمایا نقل من فتاوی الکامل لا یدخل وقت الظھر بعد ما زالت الشمس
حتی یصیر ظل جدار عشرۃ اذرع ذراعًا واحدًا فدخل وقت الظھر
وھو الاصح وعلیہ الفتوی و فی روایۃ لا یدخل وقت الظھر حتی لا
یخرج الظل الاصلی کلما خرج ذلک دخل وقت الظھر یعنے فتاوے
کامل سے نقل ہے کہ وقت ظہر کا داخل نہین ہوتا ہے بعد ڈہلنے سورج کے یہانتک
کہ دس گز کی دیوار کا سایہ ایک گز نہ ہو جائے یہ قول صحیح تر ہے اور اسی پر فتوی
ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ داخل نہین ہوتا ہے وقت ظہر کا یہانتک کہ سایہ
اصلی نہ نکلجاسے جب وہ نکلجائے گا تو ظہر کا وقت آجائیگا سایۂ اصلی کا پہچاننا سوچ

کے گردش کی نسبت پر ہے ہر برج مین اور یہ متفاوت ہے کم زیادہ ہوتا ہے دن
جتنا زیادہ تر بڑا ہوگا اوتنا ہی سایہ اصلی زیادہ تر چھوٹا ہوگا اور جسقدر دن زیادہ تر
چھوٹا ہوگا اُسی قدر سایہ اصلی زیادہ تر بڑا ہوگا درازی سایۂ اصلی کی ساڑھے
دس قدم سے بڑھکر نہین ہے اور کوتاہی اُسکی ڈیڑھ قدم سے گھٹ کر نہین ہے
پس جو شخص چاہے کہ سایۂ اصلی کو پہچانے تو ہموار برابر زمین مین سربند سر
سے اوتار ڈالے اور آفتاب کی طرف پیٹھہ کرے پھر اپنا سایہ دیکھے کہ کہان تک
ہے وہان نشان کردے پھر قدم سے شمار کرے دریافت کر لیگا جیسے کہ دعاگو
کہتا ہے کہ تو نے قدم دیکھہ لئے جب تک کہ سایۂ اصلی باہر نہین ہو جاتا ہے
ظہر کی نماز مین شروع نہین کرتا ہون تا کہ باتفاق وقت آجاوے بعد اسکے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ دونون روایتین
فتاوی کامل کی لکھہ لو غریب ہین اور قدم کے برج بھی لکھہ لو آپنے یون تقریر کی

حمل ۳۱ — ساڑھے چار قدم	ثور — ڈیڑھ قدم	جوزا ۳۲ — اڑہائی قدم
سرطان ۳۱	اسد ۳۱ — اڑہائی قدم	سنبلہ ۳۱ — ڈیڑھ قدم
میزان ۳۰ — ساڑھے چار قدم	عقرب ۳۰ — ساڑھے چھ قدم	جدی ۲۹ — ساڑھے دس قدم
دلو — ساڑھے آٹھہ قدم	حوت ۳۰ — ساڑھے چھ قدم	قوس ۲۹ — ساڑھے آٹھہ قدم

بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من باحتیاط
لکھو اور اسپر عمل کرو اور مین بھی اسپر عمل کرتا ہون اسقدر علم واسطے پہچاننے

اوقات نماز کے واجب ہے پس اس فقیر نے قدمبوسی کی اور لکہا **ایضاً** روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہ پس مین نے شروع
کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تہی قولہ من صلی المغرب ثم صلی بعدہا
ست رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ یعنے
جو کوئی مغرب کی نماز پڑہے پہر بعد اُسکے چہہ رکعتین پڑہے پہلے اسکے کہ کوئی
بری بات کہی تو لکہی جائے گی واسطے اُسکے عبادت بارہ برس کی مین نے پوچہا
کہ کیا نیت کرے جواب فرمایا تکمیلا للفرائض پہر مین نے عرض کیا کنز مین سے
وندب الست بعد المغرب والاربع قبل العصر وقبل العشاء وبعدہا
یعنے مستحب ہین چہہ رکعتین بعد فریضہ مغرب کے اور چار عصر سے پہلے اور آگے
پیچہے عشا کے مین نے پوچہا کہ اسمین کسطرح نیت کرے جواب فرمایا متابعۃً لرسول اللہ
مین نے پوچہا کہ مغرب کے بعد چہہ رکعتون مین تکمیلا للفرائض کی کیون نیت کرین
کیونکہ وہ تو مستحب ہین جواب فرمایا کہ اسمین ایسا ہی نیت کرنا مردی ہے فرمایا کہ وہ
چہہ رکعتین یہ ہین دو رکعت صلوۃ فردوس کی اور دو رکعت صلوۃ نور کی اور دو رکعت
صلوۃ استحباب کی جیسا کہ شیخ کبیر کے اوراد مین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم
مولانا نظام الدین کے اوراد مین ذکر کیا ہے کہ صلوۃ حرز متصل پڑہتے ہین جواب
فرمایا کہ غلط لکہا ہے صلوۃ حرز آخر صلوات اوابین ہے جیسا کہ تم دیکہتے ہو کہ مین
پڑہتا ہون واقع مین اسی طرح تہا کہ صلوۃ حرز بعد اوابین کے اور دوگانہ احیار قلب

ذکر نوافل بعد مغرب و قبل عصر و قبل عشا و بعد آن

کی ادا کرتے تھے بعد اسکے فرمایا کہ بعد چھ رکعت مغرب کے متصل دو رکعت صلوۃ
ہدیۂ رسول ادا کرتا ہون لیکن مستحب وہی چھ رکعتین ہین جو مین نے بیان کین
تم اُسی اوراد شیخ کبیر کو لو وہ دو گانہ دعا گو نے اُسپر زیادہ کیا ہے بعد اس کے
بدرقۂ ایمان و تسبیحات اور دعائین جو آئین ہین اُنکو لکہے اور اذان دینے کا
حکم دے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے
تہی **ایضا** ایک عزیز نے خط بہیجا تہا فرمایا کہ اُس خط کا جواب لکہدو کیونکہ کتاب
فتاوی مین ہے جواب کتاب کجواب السلام یعنے فرضیت مین خط کا جواب
مثل جواب سلام کے ہے **ایضا** مولانا کریم الدین متعلق نظام الملک کا بہانجا
جمال الدین نام عرضداشت بہلنے کے مع ایک تنکہ سونے کے لایا تہا اور خود
ایک تنکہ چاندی لایا تہا فرمایا کہ مکافات یعنی بدلہ کرنا چاہئے کیونکہ کتاب مین ہے
المکافاۃ فی الھدیۃ واجبۃ حدیث صحاح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے من اھدی الیکم بھدیۃ فکافئوہ وان لم تقدروا فادعوا
لہ بالخیر حتے تعلموا انہ مکافاتہ یعنے جو شخص طرف تمہارے کوئی ہدیہ لائے
تو تم اُسکو بدلہ دو اور اگر تم قدرت نہ رکہو یعنے بدلہ دینے کی تو اُسکے واسطے
دعائے خیر کرو یہانتک کہ تم جان لو کہ یہ دعا اُس ہدیے کا بدلہ ہو گیا اپنی بارانی
مبارک اُسکو دیدی اور فرمایا کہ یہ وجہ دعا گو سے ہے فتوح کی نہین ہے بعد اسکے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ مسئلہ جواب خط کا

فائدہ جواب خط کا واجب ہے

فائدہ مکافات ہدیہ کی واجب ہے

ومسئلہ حدیث مکافات کا لکھہ لو غریب ہے پس مین نے لکھہ لیا۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین بلفظ مذکور نہین ملی مگر اسکے قریب المضمون ایک یہ حدیث شریف باین لفظ لکھی ہے (من اعطی) بالبناء للمفعول (شیأ فوجد) ما لا یکافئ بہ (فلیجز بہ) مکافأۃ علی الصنیعۃ (ومن لم یجد) ما لا یکافئ بہ) فلیثن بہ) علی المعطے ولا یجوز کتمان نعمتہ (فان اثنی) علیہ (بہ فقد شکرہ) علی ما اعطاہ (وان کتمہ فقد کفرہ) ای کفر نعمتہ (ومن تحلی بما لم یعط) قال المناوی ای تزین بشعار الزھاد ولیس منھم (فانہ کلابس ثوبی زور) ای کمن لبس قمیصا وصل کمہ بکمین آخرین موھما انہ لابس قمیصین فھو کالکاذب القائل ما لم یکن (خد ت حب عن جابر) باسناد صحیح انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی **ایضا** فرمایا کہ جو کچھہ دل مین القا ہوتا ہے تین قسم ہے رحمانی وملکی وشیطانی جو کچھہ کہ حق تعالی کی طرف سے بے واسطہ القا ہوتا ہے اوسکو شیطان وغیرہ نہین بیجا سکتا ہے قولہ تعالی ان ربی یقذف بالحق علام الغیوب ای یلقی اللہ الحق فی القلوب من عالم الغیوب وھو علام الغیوب یعنے اللہ تعالے حق کو عالم غیب سے دلون مین القا کرتا ہے القذف الالقاء ویقذف بالحق یقذف فعل ہے فاعل اوسکا اللہ ہے اور بالحق مفعول ہے یقذف فعل لازم ہے

بسبب باے تعدیہ کے جوکہ بالحق مین ہے متعدی ہوگیا ہے اور بالحق مفعول
سے ہے محل اوس کا منصوب سے ہے بسبب باسے تعدیہ کے مجرور ہوگیا
ہے ای یلقی الله الحق اور جوکچھہ کہ خاطر مین بواسطۂ فرشتہ القا ہوتا ہے اُس کو
شیطان لیجا سکتا ہے اور بہلا دیتا ہے اور جوکچھہ کہ خاطر مین شیطان القا کرتا
ہے وہ سب فساد ہے اسلیئے کہ الله تعالی فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر
ویامرکم بالفحشاء والله یعدکم مغفرة منه وفضلا یعنے شیطان وعدہ
دیتا ہے تمکو محتاجی کا کہ اگر تم مال کو محل خیر مین صرف کروگے تو فقیر ہو جاؤگے
اور حکم کرتا ہے تمکو بیحیائی کا اور شیرین کر دکہاتا ہے کہ نہ کرین اور کہا جائین

س زر از بہر خوردن بود اے پسر ❊ ز بہر نہادن چہ سنگ وچہ زر ❊

اس بیت کو بزبان حال کہتا ہے اور الله عزوجل وعدہ دیتا ہے کہ تم مال کو خیرات
مین صرف کرو اور اُسکی زکوۃ دو اور روک مت رکہو اور محل شر مین صرف مت کرو
تا کہ میرا فضل ومغفرت پاؤ قولہ تعالی واتوا من مال الله الذی اتاکم ولا تؤتوا
السفہاء یعنے تم دو الله کے مال سے کہ جو تمکو دیا اور وہ مال مت دو فسادیون اور
اہل فساد کو بعد اسکے فرمایا کہ نفس حظوظ ولذات عاجلہ کو چاہتا ہے یعنے حظ دنیاوی
اور دل حظوظ عاجلہ کو ڈہونڈتا ہے یعنے حظ اخروی کو اور جان حظوظ رحمانی
کو طلب کرتی ہے یعنے حظ نظر کرنیکا طرف جمال وجلال کے پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو کام

آئے گا پس مین نے لکھہ لیا **ایضاً** مخدوم کے پوتے سید حامد خدمت مین قرآن شریف پڑہتے تہے اور آیت شریف قصہ حضرت نوح علیہ السلام مین تہے قال نوح رب ان ابنی من اھلی وان وعدك الحق وانت احكم الحاكمين قال یا نوح انہ لیس من اھلك انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لك بہ علم فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام صلوات اللہ وسلامہ علیہ جسوقت کشتی سے اُترے تو کہا اے رب میرے مقرر بیٹا میرا میرے خاندان سے ہے اور بیشک وعدہ تیرا حق ہے اور تو نے حکم کیا تہا کہ تجکو اور تیرے اہل کو غرق نکرونگا اور تو نے حکم دیا تہا واسلك فیھا من كل زوجین اثنین واھلك یعنے اے نوح تو داخل کر کشتی مین ہر جوڑے سے دو دو اور داخل کر کشتی مین اپنے خاندان کو پس میرا لڑکا کنعان میرے خاندان سے تہا تو نے اُسکو غرق کر دیا حکم ہوا کہ اے نوح انہ لیس من اھلك انہ عمل غیر صالح یعنے مقرر کنعان تیرے خاندان سے نہین ہے بیشک کنعان عمل صالح نہین رکہتا تہا وہ فاسق تہا کافر بہی ہوگیا اسلئے کہ تو نے کہا یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء قال لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم فحال بینھما الموج وکان من المغرقین یعنے تو نے کنعان سے کہا کہ اے بیٹے تو ہمارے ساتھہ کشتی مین سوار ہو جا اور مت ہو ساتھہ کافرون کے اُسنے کہا کہ مین تو سارے پہاڑون سے کسی زیادہ تر بلند پہاڑ کی طرف پناہ لیلونگا وہ

مجھکو طوفان کے پانی سے بچالیگا حضرت نوح نے کہا کہ آج کوئی کسیکو
بچانیوالا نہین ہے اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ رحم کرے یعنے کشتی اور کشتی والے پر پہاڑ
جو کہ زیادہ تر بلند تہا اُسکے اوپر ایک نیزہ پانی ہوگیا پس موج درمیان اُن دونون
کے حائل ہوئی اور کنعان ڈوبے ہوؤن سے ہوگیا پس اس سے معلوم ہوا کہ
اہل یعنے خاندان کا کچھہ اعتبار نہین ہے جب تک کہ اتباع و پیروی نہو سو اہل کو
چاہیئے کہ متبع و پیرو ہو اگر اہل کا بدون اتباع کے اعتبار ہوتا تو کنعان ہی کو ہوتا کیونکہ
وہ پیغمبر مرسل کا فرزند تہا اللہ سبحانہ فرماتا ہے فاذا نفخ فی الصور فلا انساب
بینھم یعنے جسوقت صور مین پہونکا جائیگا تو نسب بیکار ہوجائین گی حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنے
جس شخص کو اُسکے عمل نے پیچھے ڈالدیا تو نسب اُسکا اُسکو رہائی نہ دیگا یہ حدیث
شریف صحاح کی ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من
سید علاءالدین آدمی اہل علم و صالح اور اپنے جد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا متبع و پیرو ہے اللہ تعالیٰ زیادہ کرے آمین مین نے قدمبوسی کی
بعد اُسکے فرمایا کہ آل اصل مین اہل تہا تصغیر اُسکی اُہیل آتی ہے یہ اوس کی
اصل پر دلیل ہے۔

نوین تاریخ ماہ ذی قعدہ روز جمعہ وقت چاشت کی

بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ اگر کسی شخص کے کپڑے ملوث یعنے آلودہ بلکہ

رنگین یعنے میلے کچیلے ہون تو وہ کب بادشاہ کی مجلس میں بار پائے گا غ مگر
حضرت عزت جو کہ بادشاہ بحق وہی ہے دوسرے کے پاس جو تو بادشاہی دیکھتا
ہے سو یہ تو اُسکی عاریت دی ہوئی ہے جب تک کہ سالک کا دل دنیا و عقبی کے
لوث و آلودگی سے بلکہ جو کچھ کہ سوائے اللہ عزوجل کے ہے اُس سے پاک صاف نہو جائیگا
تب تک اُس بادشاہ حقیقی کے دربار مین ہمراہ اُسکے مقربان بارگاہ کے نہ پہونچیگا
ع یا خانہ جاے رخت بود یا مجال دوست ٭ قلب المؤمن حرم اللہ تعالی
نفس ام علی حرم اللہ تعالی ان یلج فیہ غیر اللہ سومن کا دل تو اللہ سبحانہ کا حرم
ہے سو خدا کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین خدا کا غیر گھسے جیسا کہ مخلوق کے حرم
مین غیر محرم کا داخل ہونا حرام ہے اور یہ آیت شریف پڑہی قد افلح من زکاھا
وقد خاب من دسّاھا فرمایا کہ مین نے دو طریق سُنے ہین دساھا ای اھلہا
من التزکیۃ و ھو حسن العمل دوسرا طریق یہ ہے دساھا ای نجسہا
عکس زکاھا کا یعنے ولم یزکھا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مقرر رستگار ہوا وہ شخص کہ
جسنے نفس کا تزکیہ کیا یعنے ماسوی اللہ کے لوث سے نفس کو پاک کرلیا یہ قول تو
سالکون کا ہے یا یہ معنی ہین کہ معصیت کے لوث نجاست سے پاک کیا یہ قول
عالمون کا ہے اور طریق دساھا عکس زکاھا کے یہ معنی ہین کہ اپنے نفس کو پلید کیا
اور اُسکو ماسوائے خدائے تعالی سے پاک نہ کیا یہ قول اہل طریقت کا ہے یا یہ معنی
ہین کہ اپنے نفس کو پلید کیا اور اُسکو ماسوائے خدائے تعالی سے پاک نہ کیا یہ قول

بیان تزکیۂ نفس

اہل طریقت کا ہے یا یہ معنی ہین کہ اپنے نفس کو پلید کیا اور معصیت کے لوث نجاست
سے اُسکو پاک نہ کیا ایسا نفس نیچے گر جاتا ہے پس سب چیزون کی اصل نفس کا
تزکیہ ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے **ع** ہر کہ ہوائے نہ پخت یا بفراقی
نہ سوخت ٭ آخر عمر از جہان چون برود خام رفت ٭ بعد اسکے روے منیر طرف
اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھہ لو غریب ہے
مین نے اُس طرف سُنا ہے ہرگز ہندوستان مین نہ سُنا تہا پس اس فقیر نے لکھہ لیا

دسوین ماہ ذیقعدہ روز شنبہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو اسلئے کہ شنبے کا دن ہے بس مین نے شروع کیا
ترتیب اسمین تہی عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عادہ وانہ
عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال یا رسول اللہ بابی
وامی ای الکلام احب الی اللہ عز وجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ما اصطفاہ اللہ تعالی لملائکتہ سبحان ربی وبحمدہ سبحان
ربی وبحمدہ یعنے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی عیادت کے واسطے تشریف لائے اور وہ آپ کی
عیادت کے لیے گئے مرض مین تو اُنہون نے کہا یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر

سے قربان ہون حضرت مخدوم نے فرمایا کہ عرب مین جب کسی کو دوست رکہتے ہین تو مبالغۃً بابی وامی کہتے ہین یعنے تجہپر سے میرے مان باپ قربان ہون کون کلام دوست تر ہے طرف اللہ کے تو آپنے فرمایا اے ابوذر وہ کلام کہ جسکو اللہ تعالی نے اپنے سارے فرشتون کے واسطے چُن لیا اور وہ یہ تسبیح ہے سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ ای اسبح ربی واحمدہ یعنے مین اپنی پروردگا کی پاکی بیان کرتا ہون اور اُسکی حمد کرتا ہون اُسکو سراہتا ہون اس فقیر نے پوچہا کہ اس سے کل فرشتے مراد ہین یا بعضے جواب فرمایا کل مراد ہین سارے فرشتے یہی تسبیح کہتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

فضائل سبحان ربی وبحمدہ

نوین ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

کمربند

اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور فرمایا فرزند من یہ کمربند صحبت لے مین نے اسکو استعمال کیا ہے یعنے متکا سیاہ صوف کا دیا اور فرمایا فرزند من کمر مین باندہ یہ واسطے قوت عبادت کے ہے واسطے دعاگو کے میراث ہے آباء واجداد سے تا امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالی عنہ اور یہ طریقہ مسنون ہے کتاب ... سنا ہے کہ لو یشد المصلی وسطہ لتقویۃ العبادۃ یجوز ویستحب ولا یکرہ یعنے اگر نماز پڑہنے والا واسطے قوت عبادت کے اپنی کمر کو باندہے تو جائز ومستحب ہے ورنہ مکروہ ہے عوارف مین ہے کہ من سنۃ الصوفیۃ شدّ الوسط وھو سنۃ

یعنے طریقۂ صوفیہ سے ہے باندہنا کمر کا اور وہ سنت ہے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند
من اس حیلے کو لکھ لے حجت تمام ہے **ایضا روز مذکور** مین مولانا سراج الدین
مانکپوری واسطے رخصت کے خدمت مین آئے تو اُنکو اور اُنکے بیٹے کو فرمایا کہ جسوقت
تم چاہو کہ لیٹو تو امن الرسول اور تین بار استغفر الله الذی لا اله الا هو
الحی القیوم واتوب الیه پڑہو بعد اُسکے لیٹ جاؤ جو کوئی یہ کرے تو وہ آفتون
سے محفوظ رہے شیخ کبیر کے اوراد مین نہین ہے دعا گو نے حدیث صحاح کی پائی
ہے قوله علیه السلام من قرأ عند مضجعه ایتین من اخر سورة البقرة
وثلث مرات استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه
حفظ من الآفات والبلیات **ایضا** فرمایا کہ بے وضو نہ سوئے اسلئے کہ وعید
ہے من نام بلا طهارة لا یفتح له الباب فی السلوك فقط یعنے جو شخص کہ
بے وضو سوئے تو کبھی نہ کہولا جائے واسطے اُسکے دروازہ سلوک مین فرمایا کہ اگر
وضو ٹوٹ جائے اور کوئی مانع واقع ہو وضو نہ کرسکے تو تیمم کرلے پہر سوئے بے وضو
نہ ہے اسلئے کہ تیمم طہارت ہے سونے کے واسطے آیا ہے لیکن سب وقت ایسا
نکرنا چاہیئے ناگہان کسی عذر سے اتفاق پڑجاے تو کرلے اور اس جگہہ تیمم نماز
کے واسطے نہین ہے مگر جس محل مین کہ ہے تمنے فقہ پڑہا ہے پس اس فقیر سے فرمایا
کہ فرزند من بگیر پیدا سی درمیان مین ایک عزیز بیابانی مجنون شکل ابیات سے
خدمت مین پڑہتا تہا جب تمام کرچکا تو عرض کیا کہ بندہ پیوند کرتا ہے قبول فرمایا

آداب خفتن

ایک زمانہ مکث کیا یعنے ذرا دیر ٹہیرے اپنے سر مبارک کی ٹوپی دی اور فرمایا کہ اچہی
طرح حفاظت سے رکہنا یارون سے فرمایا کہ مین نے کم کسی کو اس طرح دی ہے

ایضاً دسوین ماہ ذیقعدہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع
کیا ترتیب اسمین تہی گفتگو وحال وواصلون مین تہی کہ مقرب وواصل اللہ جل
جلالہ کو دل کی آنکہ سے دیکہتے ہین نماز وغیر نماز مین فرمایا اگر کوئی سوال کرے
کہ وصال کس دلیل سے ثابت ہے تو جواب دین حدیث صحاح کی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو رزین کو جو کہ اصحاب صفہ مین سے ایک صحابی ہین
یون تربیت فرمائی کہ اذا خلوتَ فاکثر ذکر اللہ وزرنی منہ وزر فی اللہ
فانہ من زار فی اللہ شیعہ الملائکۃ ویقولون یارب وصلنا لک فصلہ
اس حدیث کی بناپر وصال ثابت ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من اس حدیث
کو لو پوری حجت ہے یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو رزین
جسوقت تو تنہا ہو تو اللہ کا ذکر بہت کر اور حاضر ہو واسطے خدا کے اسلئے کہ بیشک
جو شخص حاضر ہو واسطے خدا کے فی اللہ اے لاجل اللہ یعنے فے اللہ کے معنی ہین
واسطے اللہ کے تو مشایعت کرتے ہین اُسکی فرشتے اور کہتے ہین اے رب ہم ملے
اُس سے واسطے تیرے پس تو اُسکو وصال دے ایک عزیز نے پوچہا اس سے کہان
معلوم ہوتا ہے کہ وصال دنیا مین ہو شاید آخرت مراد ہو جواب فرمایا کہ لفظ

بیان مقربین و واصلین

فا کا فصلہ مین واسطے تعاقب کے ہے یعنے جو کوئی ایسا کرے تو اُسکے عقب مین
ایسا ہو اگر آخرت مراد ہوتی تو لفظ ثم لاتے ثم صلہ فرماتے کیونکہ لفظ ثم کا واسطے
تراخی کے ہے اور آخرت متراخی ہے اُس فقیر سے فرمایا فرزند من وہ وجہ جو مین نے
بیان کی اُسکو لو اور اس باب مین ایک آیت قرآن شریف کی بہی ناطق ہے
قولہ تعالی الذین یوفون بعہد اللہ ولا ینقضون المیثاق والذین
یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب
یعنے اللہ تعالی واصلون کی صفت کرتا ہے کہ وہ لوگ ہین کہ وفا کرتے ہین اللہ
کے عہد کو اور اُس عہد کو نہین توڑتے ہین اور وہ لوگ ہین کہ ملاتے ہین اُسچیز
کو کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ وہ ملائی جائے یوصل لفظ مجہول ہے وصل یصل سے
اور مصدر اُسکا وصال ہے اور جو لوگ کہ اسکا عکس اختیار کرتے ہین اور اس
بات کی طلب نہین رکہتے ہین اُنکی بہی صفت بیان فرمائی ہے قولہ تعالی والذین
ینقضون من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل
ویفسدون فی الارض اولٰئک لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار
یعنے جو لوگ کہ توڑتے ہین اللہ کے عہد کو بعد عہد کرنے کے اور کاٹتے ہین اُسچیز کو
کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ وہ ملائی جائے اور تباہی وخرابی کرتے ہین زمین
مین تو وہ وہی لوگ ہین کہ اُنکے واسطے ہے لعنت اور اُنہین کے واسطے
ہے برا گہر مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ نزدیک دعا گو

کے ایک عورت مشغول تہی آہستہ فرمایا کہ لڑکون کی مان چنانچہ ہم چند یارون
نے سن لیا دعا گو نے دیکہا کہ وہ عورت بیہوشون کی طرح سجدے مین گر پڑی
جب ہوش مین آئی تو سجدے سے اُٹہی مین نے کہا کہ جا وضو کر اغمار وضو کا
توڑنیوالا لاحق ہو گیا تہا اُسنے کہا کہ مجھکو اغمار نہ تہا میرے دل کی آنکہہ نے تو
خدا کو دیکہا مین کیونکر سجدہ نکرون ابہی کوئی شخص بادشاہ مجازی کو دیکہہ لے
تو کیون بہر از تعظیم سجدہ کرتا ہے بہلا جو آدمی کہ بادشاہ حقیقی کو دیکہے وہ کیونکر سجدہ
نکرے بعد اسکے فرمایا لیس المراد مواصلۃ الجسم فی الجسم وذلک فی
حق اللہ تعالی کفر بل مقدار ماینقطع عن الخلق بالقلب یصل
الی الحق بلاکیفیۃ وجھۃ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام مقدار
الانقطاع عن الخلق مواصلۃ الی الحق وقال الجنید سید الطائفۃ
قدس سرہ کلما انقطعتُ عن الخلق بالقلب وصلت الی الحق بالقلب
وذلک فی الدنیا بعین القلب لا بعین الراس لا فی الجنۃ فانہ قد
یکون بعین الراس لقولہ تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ
یعنے یہ مراد نہین ہے اسجگہہ کہ مواصلت جسم کی جسم مین ہو یہ کہنا تو اللہ سبحانہ
کے حق مین کفر ہے بلکہ وصال اُس قدر زمانے کو کہتے ہین کہ جسمین دل کے
ساتہہ خلق سے منقطع ہو جائے بدون کیفیت وجہت کی طرف حق کے پہونچ جائے
اسلیئے کہ آپ کا قول ہے کہ مقدار انقطاع کا خلق سے مواصلت ہے طرف حق کے

اور امام جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ جسوقت مین منقطع ہوجاتا ہون خلق سے
ساتھہ دل کے تو پہونچ جاتا ہون طرف حق کے ساتھہ دل کے اور یہ دنیا مین
ہے دل کی آنکھہ سے نہ سر کی آنکھہ سے نہ جنت مین کیونکہ وہان تو یہ کبھی سر کی
آنکھہ سے ہوگا اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کتنے مونہہ اُسدن تروتازہ ہونگے
اپنے رب کی طرف دیکھتے بعد اسکے فرمایا کہ جہال کے پاس شیطان لعین آتا ہے
اور کہتا ہے کہ مین خدا ہون تم کیا چاہتے ہو اگر عالم ہے تو اس حجت کی بنا پر جان
لیتا ہے ورنہ دین کو برباد کردیتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ
نزدیک نمازگاہ اچہ کے ایک جاہل اُترا اشراف وغیرہ کے بہت سے لوگ مینہہ کی
طرح برسنے لگے یعنے اُسکے پاس خلق کا انبوہ بہت کچھہ ہونے لگا اُچہ کی خلق نے
دعاگو سے کہا کہ اُس درویش کے دیکھنے کو تو کیون نہین جاتا ہے انبوہ خلق کے
مارے بہزار حیلہ مین وہان گیا اُسکے پہلو مین بیٹھہ گیا اُسنے دعاگو سے کہنا شروع
کیا کہ سید حق تعالی میرے پاس سے ابھی کہ تو آیا گیا ہے مین نے کہا اے بدروزگار
تو کافر ہوگیا کلمۂ شہادت کا کہہ اُسنے نہ کہا دعاگو اُٹھہ کھڑا ہوا قاضی کے پاس آیا مین نے
کہا کہ تو اُس بدآدمی کو طلب کر اگر وہ اس کہنے سے باز آجاے توبہ کرے تو تو اچھا
ہی ہے ورنہ تو اُسکے مار ڈالنے کا حکم دے اُسکا قتل کرنا واجب ہے وہ کفر کا کلمہ
کہتا ہے قاضی نے کہا کہ مقطع وغیرہ اُسکے معتقد ہین وہ اُسکو مارنے نہ دینگے
دعاگو نے مقطع کی طرف آدمی بھیجا اور جو وہ کہتا تہا وہ کہا اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر تو

نہ ٹنے گا تو شہر مین بادشاہ سے کہونگا اور لکھکر بہیجدونگا اُسی مقطع نے قاضی کو
اُسکے مارنے سے منع کیا دعاگو نے کہا کہ اس شہر سے جلد اُسکو باہر کردو تا کہ
دوسرے کو کافر نہ کر ڈالے وہ شخص خراسانی تہا پہلے ہی اُسکو اُس جگہہ سے کہ دارالعیار
مین نکالدیا وہ آوارہ چلا گیا **ایضا** فرمایا کہ جب کوئی شخص محل خاص بادشاہ
کو پاتا ہے تو وہ بادشاہ کے مقرب لوگونکا معائنہ کرتا ہے لیکن اُنکے تفاضل باہمی کو
نہین جانتا ہے فرق نہین کرسکتا ہے اسی طرح جسوقت حق تعالی کا مقرب ہو جاتا
ہے تو عرش کے نیچے فرشتون پر اُسکی نظر پڑتی ہے بعض فرشتے طواف کرتے ہین
لیکن وہ یہ نہین جانتا ہے کہ درمیان اُنکے قریب ترکون فرشتہ ہے یہ خدا ہی کا
خاصہ ہے کہ وہ سب کو جانتا ہے عزوجل یہ ساری ترتیب شروع سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** خلوت کا وقت تہا ہم چند یار خدمت
مین حاضر تہے روے مبارک طرف ہمارے لائے فرمایا بہائیو جسوقت دعاگو
آیا تو اربعین موسے علیہ السلام کا معتکف ہوا آخر رات کو وہ ولی عورت جو کہ اچہ
مین ہے نزدیک دعاگو کے آئی کہا حکم ہو تو مین اُسی جگہہ اچہ مین معتکف ہو جاؤن
مین نے اجازت دیدی کہ جا بیٹھ اسلئے کہ غنیمت ہے مخدوم کے خدمتگارون
مین سے دولت یار نام خادم نے یہ واقعہ دیکہا تہا اور اُسنے ہمسے نقل کیا ہمنے اُسکو
بعینہ زبان دُر بار سے سُنا قولہ تعالی یوتی الحکمۃ من یشاء ومن یوت الحکمۃ
فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے اللہ تعالی دیتا ہے حکمت جسکو چاہتا ہے اور جسکو

حکمت دی گئی تو مقرر وہ خیر کثیر دیا گیا فرمایا کہ مراد اس حکمت سے فقہ ہے لیکن دعاگو
نے اُس طرف ایک عجیب وجہ سُنی ہے کہ ہرگز ہندوستان مین نہین سنی تھی مراد
اس حکمت سے سرّ قدر ہے کہ بعض اولیا بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین اس
فقیر سے فرمایا فرزندمن اس وجہ کو لو غریب ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دعاگو کے پاس
خلق کا ہجوم ہے یارون مین سے کسی کو تو پسند کر لے اُسکے پاس پڑھ چونکہ یہ
فقیر اور خواجہ محمد ظفاری ایک حجرے مین رہتے تھے اس فقیر نے اُنکو اختیار کیا
اور باقی قرآن بیس اور چند سیپارے اس فقیر کے مرور ہوئے باشارۂ مخدوم
دامت برکاتہ خواجہ محمد ظفاری خدمت مین قرآن شریف پڑھتے تھے فرمایا اذا
قرء القاری سورۃً من القرآن یستعیذ ویسمی باسم اللہ لانہ نزل
مع السورۃ ولا یکتفی بالاستعاذۃ والا یکتفی بہا لقولہ تعالی فاذا قرأت القرآن
فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے جسوقت قاری کوئی سورت
قرآن کی پڑھے تو اعوذ اور بسم اللہ پڑھے اسلئے کہ سورت مع بسم اللہ کے نازل
ہوئی ہے اور اعوذ کے ساتھ کفایت نکرے ورنہ ساتھ اعوذ کے کفایت کرے
کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس جب پڑھے تو قرآن کو تو پناہ مانگ ساتھ اللہ کے
شیطان راندے ہوئے سے یعنے جب کوئی سورت شروع کرے تو اعوذ اور
بسم اللہ دونو پڑھے اور جب کوئی آیۃ قرآن شریف کی پڑھے تو اعوذ پڑھ لینا کفایت
کرتا ہے **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ ملوک مین بھی مرد ہین مناسب اس کے

حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے سُنا ہے کہ ملک یمن میں
ولی تہا اُسکی زیارت کرنا چاہیے اور نائب عرض یمن کا بہی ولی تہا دعاگو نے اُسکو
دیکہا تہا جسوقت شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ نے وفات پائی تو اپنے کپڑے
اور سجادہ واسطے اُس نائب عرض یمن کے بہیجا وہ تارک ہوگیا دعاگو اُسوقت اُسی
جگہہ تہا **ایضاً** فرمایا دعاگو نے بعض درویشونکو دیکہا ہے کہ روتے ہین مین نے
پوچہا کہ تم کس چیز سے روتے ہو جواب دیا کہ ہمنے گناہ کیئے ہین مین نے کہا کہ
تمنے توتوبہ کرلی ہے اور یہ آیت پڑہی وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ
ویعفو عن السیئات یعنے اللہ تعالی تو اپنے بندون سے توبہ قبول کرتا ہے
اور بدیون سے درگزر فرماتا ہے اونہون نے کہا کہ حق سے شرم آتی ہے کہ ہمنے
کیا کیا ہے ہم پشیمان ہین اسلئے کہ حق دیکہتا تہا اور یہ رباعی پڑہی جوکہ مین نے
ایک دیوانے سے سُنی ہے **ع** شرم نداری کہ گنہ میکنی ٭ نامۂ خود را چہ
سیہ میکنی ٭ سگ نکند با سگ بیگانگان ٭ آنچہ تو با حضرت حق میکنی ٭ لب
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این رباعی بنویسید۔

ایضاً کرامت کا ذکر نکلا

فرمایا کہ جس زمانے مین دعاگو اُچہ سے واسطے تحصیل علم کے ملتان مین آیا تو
خانقاہ شیخ مین اُترا شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے فرمایا کہ مدرسہ مین
جا کیونکہ تو واسطے طلب علم کے آیا ہے اور یہ فرمایا کہ سید جلال بخاری کا پوتا

ہمارے پاس نہین آیا ہے طلب علم کے واسطے آیا ہے بعد چندے شیخ نے دعاگو
سے کہا کہ تو اُچہ مین جا کہ تیرے والد تیرا اشتیاق رکھتے ہین فی الحال اپنی کشتی
تعین کر دی مین سوار ہو گیا اُچہ مین گیا ایک دوسرا عزیز بہی ناگور کا شیخ رکن الدین
کے نزدیک آیا ہوا تہا اُس سے بہی فرمایا کہ بیچارہ ابوالفتح کیا ارشاد کرے وہ تو
واسطے چند رقعہ ن کے آیا ہے تاکہ دہلی جاے غرض حاصل کرے واسطے اس
بات کے بے تعلقی چاہیے تعلق والا اس مرتبے سے محروم ہے۔

ایضا بارہوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت کی

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا دعاگو اس زمانے مین چند وقت
آواز سنتا ہے اور چیزین دیکہتا ہے سونا مشکل ہوتا ہے واقعات دیکہتا ہون
تنہائی کا وقت تہا یار لوگ تہے اس دن مین یہ ندا ے عربی سنتا ہون یاعبدی
اجتهد فی الطاعة وأمر لاصحابك بالطاعة فان الساعة قريبة
واليوم سمعت النداء يا عبدي ان لم تستطع الذكر بالحلقة صرت
ضعيفا فقل لاصحابك يذكرون بالحلقة جهرا خمس اوقات وقد
قرب الساعة یعنے اے میرے بندے تو طاعت مین کوشش کر اور اپنے یارون
کو طاعت کا حکم دے اسلئے کہ قیامت قریب ہے اور آج کے دن مین نے یہ ندا سنی
کہ اے میرے بندے اگر تو حلقے کے ساتہہ ذکر نہین کر سکتا ہے کمزور ہو گیا ہے
تو تو اپنے یارون سے کہہ کہ وہ پانچون وقت حلقے کے ساتہہ جہراً ذکر کرین و درین

روز عید معاد بر خاستند و ذکر بلند کلمۂ لا الٰہ الا اللہ گفتند با مدر و سے مبارک بر ما
آورند برادران فرمان ست مشغول باشید و آخرین ست ان شاء اللہ تعالیٰ
عاقبت بخیر کند اسی درمیان مین قرض خواہون نے قرض طلب کیا فرمایا مین قسم
کہاتا ہون کہ بعد اسکے قرض نکرون بوڑہا ہو گیا ہون گردن مین قرض رہجائے
ان شاء اللہ تعالیٰ بادشاہ جلد لوٹ آئے اُسکو دیکہہ لون گہر کی طرف لوٹ جاؤن
اور اپنے یارون سے فرماتے تہے کہ مشغول ہون **ایضا** بات اس آیت شریف
کے بیان مین نکلی قل لو کان البحر مداداً و قولہ تعالیٰ و لو ان ما فی الارض
من شجرۃ اقلام و البحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات
اللہ ان اللہ عزیز حکیم ای معانی کلمات اللہ و تفسیرہا یعنے اگر دریا
سیاہی بن جاے اور زمین مین جتنے درخت ہین وہ قلم ہو جائین اور ساتون
دریا سیاہی بن جائین سب کے سب خرچ ہو جائین مگر کلمات باری کے معانی تمام
نہون باقی رہجائین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ عارف
صدر الحق والدین قدس اللہ سرہ کو ہر بار پڑہنے مین دوسرے معانی ظاہر
ہوتے تہے سواے اُن معانی کے کہ جو اس سے پہلے ظاہر ہوئے تہے ایک دن
اُنہون نے شیخ کبیر سے عرض کیا کہ ان معانی کو قلم بند کرون شیخ نے منع کیا کہ
کم کوئی اُنکو سمجہے گا **حکایت** دعا گو سات برس مکہ مبارک مین تہا وہان ایک
واعظ ہر روز وعظ کرتا تہا سورۂ فاتحہ کی بہی تفسیر تمام نہین ہوئی تہی خدا جانے

ایضاً کہ میرے بعد کتنے برس اور اُسنے کہی ہو یہ بہی انہین معانی سے ہے
فرمایا کہ ایک دن امام واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش مین
آئے تو اُنسے پوچہا کہ اے امامِ مسلمانان تمکو کیا ہوا تہا کہ تم بیہوش ہوگئے جواب دیا
کہ مین نے ایک آیت کلام اللہ کی سُنی بیہوش ہوگیا گر پڑا تاب نہ لاسکا بعد اسکے
فرمایا کہ جسوقت سالک کامل حال ہوجاتا ہے تو خدا سے اور رسول خدا سے اور
بعض اولیا سے آواز سنتا ہے ایک عزیز نے یعنے شیخ زادہ نجم الدین نے پوچہا کہ
کیونکر آواز سنتا ہے جواب فرمایا خلق اللہ تعالی صوتا وللروح خلق النطق
فتکلم کما اسمع انا یعنے حق تعالی ایک آواز پیدا کرتا ہے اور واسطے روح کے
نطق پیدا فرماتا ہے پس وہ باتین کرتی ہے جیسے کہ دعاگو سنتا ہے مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ جسوقت دعاگو واسطے زیارت شیخ نتہوکے گیا تو مین نے
سلام کیا السلام علیک یا ولی اللہ مین نے سلام کا جواب سنا **ایضاً**
فرمایا البکاء بالمد باآواز گریستن و بالقصر بغیر آواز گریستن یہ شعر عربی پڑہا
شعر بکت عینی وحق لھا بکاھا ۔ وما یغنی البکاء ولا العویل ۔ فالاول
بالقصر لانہ بغیر الصوت وھو الدمع والثانی بالمد لانہ بالصوت
یعنے بکا بغیر ہمزہ آنسو بہنے کو کہتے ہین اور ہمزہ آوازسے رونے کو بولتے ہین
شعر عربی کی یہ معنی ہین کہ میری آنکہہ روئی اور اُسے لائق ہے رونا اور سکا
اور دستگیری نہین کرتا ہے آواز سے رونا اور نہ فریاد کرنا **اس فقیر سے فرمایا**

کہ فرزند من اس نظم عربی کو لکھہ لو اور اس وجہ کو لو۔

ایضا تواضع کا ذکر نکلا

فرمایا التواضع والتذلل لشئ لطیف یعنے تواضع و مسکنت ایک شئے لطیف ہے اور یہ رباعی پڑہی ؎ واخو التواضع من تحلّی بالعلی ؛ والکبر والاعجاب فعل العاطل ؛ تعلو الغصون اذا عدمن ثمارہا ؛ والمثمرات دنون للمتناول ؛ اخ کے تین معنے ہین بہائی کو کہتے ہین اور مشابہ کو بولتے ہین اور خداوند و صاحب کے بہی معنی ہین اسجگہہ یہی معنی مراد ہین یعنے صاحب تواضع و فروتنی وہ شخص ہے کہ جسنے بزرگی کا زیور پہنا ہے یعنے متواضع آدمی نے بزرگی حاصل کی اور بڑائی کرنا اور عُجب کرنا معطل کا کام ہے بلند ہو جاتے ہین شاخین جسوقت کہ اپنے میوون کو گم کرتے ہین اور میوہ دار شاخین نیچے لٹکتی ہین واسطے میوہ لینے والے کے یعنے جس شاخ مین میوہ نہین ہوتا ہے وہ اونچی ہو جاتی ہے اور جو میوہ دار ہے وہ جہک جاتی ہے اسی طرح جو شخص کہ صاحب بزرگی و کمال ہے وہ تواضع و انکسار کرتا ہے اور جو آدمی کہ بزرگی و کمال سے عاطل و برہنہ ہے وہ کبر و عجب کرتا ہے آنحضرت نے فقیر سے فرمایا کہ فرزند من یہ رباعی جو مین نے پڑہی اسکو لکھہ لو۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ مدح تواضع و ذم کبر مین دو حدیثین جامع صغیر مین مذکور ہین

بمناسبت مقام یہاں لکھی جاتی ہیں (من تواضع لله) ای لاجل عظمة الله
(رفعه الله) فی الدنیا والآخرة رحل عن ابی هریرة واسناده حسن
(من تعظم فی نفسه) ای تکبر (واختال فی مشیته) بکسر المیم ای تبختر
اعجب بنفسه فیها (لقی الله وهو علیه غضبان) فان شاء عذبه وان شاء
عفا عنه والکلام فی الاختیال فی غیر الحرب اما فیها فمطلوب قال
المناوی تنبیه قال الغزالی رحمه الله تعالی من التکبر الترفع فی المجالس
والتقدم والغضب اذا لم یبدأ بالسلام وجحد الحق اذا نظر والنظر
الی العامة کانه ینظر الی البهائم وغیر ذلك فهذا کله یشمله الوعید
وانما لقیه وهو علیه غضبان لانه نازعه فی خصوص صفته اذ الکبریاء
رداؤه (حم خد عن ابن عمر) بن الخطاب واسناده ضعیف انتهی
من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

ایضاً شب چہار دہم ماہ ذیقعدہ روز سہ شنبہ وقت تہجد

سحر کے وقت قرض کیا تھا فرمایا کہ آج منگل کا دن ہے شیخ کبیر کے وصال کا
روز ہے فتوح ہوگی اور ہزار بار یا حی یا قیوم اسم اعظم کا ورد ہے اوائے قرض
وغیرہ کے واسطے دعا کرونگا **ایضاً** فرمایا کہ **تفسیر قرآن** شریف کی
سوائے مجتہد کے اور کوئی نکرے حدیث صحاح کی ہے قولہ علیہ السلام من
فسّر القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده فی النار یعنے جو کوئی قرآن کی تفسیر اپنے

راے سے کرے تو اُسکی جگہہ آتش دوزخ ہے اس فقیر سے فرمایا کہ اس حدیث کو تو

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے من قال فی القرآن بغیر علم) قال المناوی ای قولا یعلم ان الحق غیرہ او من قال فی مشکلہ بما لا یعرف (فلیتبوأ مقعدہ من النار) ای فلیتخذ لنفسہ منزلا فیہا (ت عن ابن عباس) قال العلقمی بجانبہ علامۃ الصحۃ (من قال فی القرآن برأیہ) قال العلقمی قال ابن رسلان ای بما سنح فی ذھنہ وخطر ببالہ (فاصاب) ای وافق ھواہ الصواب دون نظر فیما قال العلماء واقتضتہ قوانین العلم کالنحو والاصول والاستدلال بقواعدھا (فقد اخطأ) فی حکمہ علی القرآن بما لا یعرف اصلہ (ت ۳ عن جندب) بن عبد اللہ البجلی قال العلقمی بجانبہ علامۃ الحسن انتہی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

ایضاً چودہوین تاریخ ماہ ذی قعدہ منگل کے دن

یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا عوارف کے سبق مین بات یہ تہی کہ جس وقت سالک کامل حال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی بخلق صوت اُس سے بات کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی یون فرماتا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ حکیم علیم

یعنے لائق نہین ہے واسطے بشر کے کہ کلام کرے اُس سے اللہ مگر ساتہہ الہام کے یا پردی کے وری سے **ایضا** فرمایا کہ حق کی نعمت کا **شکر** تین چیزون پہ ہے اول شکر ساتہہ زبان کے اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث دوسرا شکر نسبت پر اعملوا آل داود شکرا تیسرا شکر دل پر ہے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ دل مین یقین کرے کہ ساری نعمت طرف سے خداے عزوجل کے ہے اور یہ نظم عربی فرمائی **شعر** افادتکم النعماء منی ثلثۃ یدی ولسانی والضمیر المحجبا ۞ الضمیر المحجب ھو القلب یعنے فائدہ دیا تمکو نعمت نے میری طرف سے تین چیزون کا میرا ہاتہہ اور میری زبان اور دل یعنے تمنے مجہے نعمت عطا کی تو مین نے اُسکا شکر ہاتہہ اور زبان و دل سے ادا کیا اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو اور نظم عربی کو لکھہ لو۔

ایضا صبر کا ذکر نکلا

فرمایا الصبر علے ثلثۃ اقسام صبر العام حبس النفس علی ما تکرہ وصبر الخاص تجرع المرارات من غیر تعبیس وصبر اخص الخاص التلذذ بالبلاء یعنے صبر تین قسم ہے صبر عام کا روکنا نفس کا ہے اُسچیز پر کہ جو اسکو ناگوار معلوم ہو دوسرا صبر خاص کا گہونٹ اوتارنا کڑوی چیزون کا بدون ترش روئی اور ناک بہون چڑہانے کے تیسرا صبر اخص الخاص کا لذت پانا مزہ لینا ہے بلا سے کما قال الفقیر لا یکون المحب محبا من لم یصبر علے ضرب

محبوبہ فسمع العارف من ذلک الفقیر فقال یا فقیر اخطات بل لا یکون المحب محبا من لم یتلذذ بضرب محبوبہ یعنے جیسا کہ ایک فقیر نے کہا کہ محب محب نہین ہوتا ہے وہ شخص کہ جسنے اپنے محبوب کے مار پر صبر نہ کیا بس ایک عارف نے یہ بات اُس فقیر سے سُن لی تو اُسنے کہا اے فقیر تو نے خطا کی بلکہ محب محب نہین ہوتا ہے وہ شخص کہ جسنے اپنے محبوب کے مار سے لذت نہ لی جیسے کہ حضرت ایوب صابر صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے بلاے محبوب سے مزہ لیا ایک وقت اُنکے بی بی نے کہا کہ اے ایوب تو دعا کرتا کہ یہ بلا تجھسے جاتی رہے کیونکہ پیغمبرون کی دعا قبول ہوتی ہے وہ بولے کہ اے عورت مجھے شرم آتی ہے میری صحت بیماری پر غالب ہے یعنے میری صحت کا زمانہ میری بیماری کی نسبت زیادہ ہے بہلا اُس قدر تو بیماری دیکھون کہ جسقدر صحت تھی کہتے ہین کہ ایک کیڑا اُنکے جسم مبارک سے گر پڑا تو اُنہون نے پھر اُسکو اُٹھا کر اپنے بدن مین رکھ لیا یہ وہی قول ہے اللہ سبحانہ کا واذکر عبدنا ایوب انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یاد کر ہمارے بندے ایوب کو بیشک ہمنے پایا اُسکو صبر کرنیوالا ہماری بلا پر نیک بندہ تہا وہ بیشک وہ بہت رجوع کرنیوالا تہا اور خبر صحاح مین ہے کہ ان اشد البلاء علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم الامثل فالامثل یعنے بیشک سخت تر بلا نبیون پر ہوتی ہے پھر ولیون پر پھر افضل فا فضل پر یعنے بعد اولیا کے پھر جو شخص جسقدر بہتر

دبر تر ہے اُسی قدر اُسکی بلا سخت تر ہوتی ہے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر میں باین لفظ مذکور ہے (اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الصالحون) ای القائمون بما علیہم من حقوق الحق والخلق (ثم الامثل فالامثل طب عن اخت حذیفة) فاطمة او خولة قال العلقمی بجانبہ علامة الحسن ومعنی الامثل فالامثل الاشرف فالاشرف والاعلی فالاعلی فہم معرضون للمحن والبلاء والسر فی ذلک ان البلاء فی مقابلة النعمة فمن کانت نعمة اللہ علیہ اکثر کان بلاؤہ اشد الا انہ کلما قویت المعرفة بالمبتلی ھان علیہ البلاء ولھذا قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس بمؤمن ای مستکمل الایمان من لم یعد البلاء نعمة والرخاء مصیبة ومنھم من ینظر الی اجر البلاء فیھون علیہ البلاء واعلی من ذلک درجة من یری ان ھذا تصرف المالک فی ملکہ فیسلم ولا یعترض وارفع منہ من شغلتہ المحبة عن طلب رفع البلاء انتھی

؎ این بلا گوہر خزانۂ ماست ٭ ما بہر کس این گہر عطا نہ کنیم و نیز روے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ہر سہ درجہ صبر کہ تقریر کردم بتوحید غریب ست **ایضا** فرمایا کہ من یوم الجمعة کو اگر کوئی بسکون میم پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے کتاب میں ہے لو قرأ من یوم الجمعة بسکون المیم فسدت

صلوتہ لتغیر المعنی من الفاعل الی المفعول وھنا فاعل لا مفعول لانہ
جامع لا مجموع وجاء بسکون المیم قراءۃ شاذۃ یعنے نماز اسلئے فاسد
ہوجائے گی کہ تغیر معنی کا فاعل سے طرف مفعول کے ہوجائیگا اور یہان فاعل
ہے مفعول نہین ہے کیونکہ جمعہ لوگونکا جمع کرنیوالا ہے مجموع نہین ہے اور قرارت
شاذہ مین بسکون میم آیا ہے مناسب اسکے ایک حکایت بہی بیان فرمائی کہ ایک
دن دعاگو ایک امام کے پیچہے مقتدی ہوا اُسنے من یوم الجمعۃ کو بسکون میم پڑہا مینے
نماز توڑ ڈالی اور کہا کہ نماز فاسد ہوگئی تو پہر از سر نو پڑہ اور یہ مسئلہ جو مین نے بیان
کیا اُس سے کہا بعد اسکے فرمایا الفُعلۃ بسکون العین مفعول وبضم العین
فاعل وبفتح الفاء وسکون العین للمرۃ وبکسر الفاء وسکون العین للحالۃ
اور یہ بیت فرمائی **ع** الفُعْلَۃُ للمفعول والفُعُلَۃُ للفاعل ٭ والفعلۃ
للمرۃ والفعلۃ للحالۃ ٭ اس فقیر سے فرمایا کہ اس مسئلے کو اور اس صرف ونظم
کو جو مین نے بیان کی ملفوظ مین لکھہ لو غریب ہے **ایضا** عبدالرحمن ظفاری
مع دو بہتون خواجہ محمد ظفاری کے کتاب فارسی اسرار الدعوات خدمت مین
پڑہتے تہے بعض یارون نے عرض کیا کہ یہ کتاب نادر ہے آپ اِنسے طلب کرو
مخدوم نے عربی زبان مین کہا وہ فارسی نہین جانتے تہے یا سیدی اعطِ
ھذا الکتاب لینسخ بعض اصحابنا فانھم اھل السلوک یعنے تم یہ کتاب
دیدو تاکہ ہمارے بعض یار نقل کرلین کیونکہ وہ اہل سلوک ہین عبدالرحمن ظفاری

نے کہا یا مخدوم کیف اعطے ھذہ النسخۃ غریبۃ یعنے اے مخدوم مین کیونکر
ویدون یہ نسخہ تونادر ہے حضرت مخدوم نے فرمایا یاسیدی انت فی مذھب
الشافعی وقال الشافعی ھذا الشعر ہ ومن منح الجھال علما اضاعۃ
ومن منع المستوجبین فقد ظلم ؂ یعنے جس شخص نے جہال کو علم دیا تو اوسکو
ضائع کیا اور جس شخص نے مستحقین سے روکا تو مقرر اُسنے ظلم کیا یعنے تم تو شافعی المذہب
ہو اور امام شافعی نے یون فرمایا ہے تو عبدالرحمن نے کہا انا اکتب لک واعطیک
یعنے مین تمہارے واسطے لکھونگا اور تمکو دونگا **ایضا** فرمایا کتاب مین ہے
سالک کو چاہیئے کہ **گوشت کم کھائے** اور اگر کھائے تو ہفتے مین ایکبار
دوبار وآنکہ بخورد پنجاہ درم سنگ وزنے بخورد نہ زیادت یعنے پچاس درم بھر
وزن مین کھائے اس سے زیادہ نہ کھائے صحاح مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اکلت اللحم وجدت فی نفسی تبشیرا الی
نشاطا للجماع یعنے جب مین گوشت کہاتا ہون تو اپنے نفس مین جماع کے
واسطے نشاط پاتا ہون یعنے گوشت کہانے سے جماع کرنے کو جی چاہتا ہے اس
فقیر سے فرمایا فرزند من لو اور اس حدیث شریف کو لکھو اور سبق پڑھو ترتیب اسمین
تہی سالک کو چاہیئے کہ ریاضت کرے اور ریاضت یہ ہے کہ نفس بدحرکت کو
راہ پر لائے اسلئے چابک سوار کو رائض کہتے ہین کیونکہ وہ بدحرکت گھوڑے کو
راہ پر لاتا ہے ریاضت کی چند شرطین ہین قلۃ الکلام وقلۃ الطعام وقلۃ المنام

ریاضت در قلت طعام

وقلة الصحبة مع الانام ومانع الشرط مانع المشروط یعنے کم بات کرنا کم کہانا کم سونا لوگون سے کم صحبت کرنا اور جو چیز مانع شرط کی ہے وہی مانع مشروط کی ہے پس کہانا کم کرنے کے دو طریق مروی ہین ایک طریق تو یہ ہے کہ مثلا چار قرص یعنے چار روٹیون کا معمول رکہتا ہے تو ہر روز بقدر کہجور کی گٹہلی کے کم کرے نہ زیادہ کیونکہ زیادہ کم کریگا تو ہلاک ہوگا یہانتک نوبت پہونچے گی کہ بقدر کہجور کی گٹہلی کے اُسکا وظیفہ معمول ہو جائے گا دوسرا طریق کہانا کم کرنے کا یہ ہے کہ مثلا روزہ رکہے بعد نماز مغرب کے کہانے سے افطار کرے جب چند روز گزر جائین تو بعد شفق کے عشا کی نماز سے پہلے کہائے جب اسپر چند روز گزر جائین تو سحر کے وقت کہائے جب اسپر چند روز گزر جائین تو تیسری رات کو عشا کے وقت کہائے جب اسپر بہی چند روز گزر جائین تو تیسرے روز افطار کرے اس سے آگے بہی اسی پر قیاس کرے یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ بعد چالیس دن کے کہانا کہائے اور کچہہ فتور وکسل وکاہلی وسستی ولاغری نہوتے جو کوئی کہانا کم کرنا چاہے تو اس طرح کرے نہ یہ کہ یکبارگی ترک کردے کیونکہ اگر یکبارگی چہوڑدیگا تو اُسکی ہلاکی کا سبب ہوگا اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من یہ دونو وجہین تقلیل طعام کی تو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اُچہ مین عزیز نام ایک خلوتی تہا شیخ جمال الدین اُچی قدس اللہ سرہ کے مریدون سے وہ اربعین ماہ رمضان کا اعتکاف کرتا تو عید کے دن کہانے سے افطار کرتا تہا کچہہ لاغری

وفتور اُسمین پیدا نہین ہوتا تہا ابہی اُسنی انتقال کیاہے بہت سے اکابر نے سفر
کیا یارون نے کہا کہ ذات بابرکات اعلی صفات مخدوم کو دیر تک رکہی فرمایا کہ
مین کون ہون بعد اسکے فرمایا سالک کو چاہیے ایسی غذا کہائے کہ ذرا سی سے
سیر ہو جائے اور مقوی ہو جیسے گہی اور دودہ اور انڈا اور مثل اسکے ایسی چیز
سے غذا نہ کرے کہ بہت کہائے جب سیر ہو جلد جلد پاخانے کی حاجت ہو مشغولی
و مصلے سے بسبب وسوسہ کے اُٹہنا پڑے اور پانی بہی کم پئے کیونکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے کہ لا تکثر شرب الماء یعنے تم پانی بہت مت
پیو اسلئے کہ عرق تکلیف دیتی ہے فراغ دل سے مشغول ہو ہر بار مصلے سے
اُٹہنا مصلحت نہین ہے اور اگر کوئی تر چیز کہائے گا تو پانی پینا نہ پڑے گا اُسی
پر کفایت کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ العالم رکن الحق
والدین قدس سرہ کی غذا یہ تہی کہ ہر روز پیالہ بہر دودہ کو جوش دیتے چند میوے
اُسمین ڈالتے تہے کئی لقمے اُسکے کہا لیتے دوسرے کہانے کی حاجت نہین
ہوتی تہی یہانتک کہ ایک دن شیخ کے گہر والے پاس فرید طبیب ملتانی کے گئے
اور حال بیان کیا کہ شیخ کچہہ نہین کہاتے ہین وہ آیا شیخ کے واسطے ویسی ہی
غذا لائے اُنہون نے چند لقمے کہائے وہی غذا فرید طبیب کو بہی دی اُسنے بہی
کہائی وہ بولا کہ سات دن کہانے کی حاجت نہ ہوگی اُسنے ملتانی زبان مین کہا
ایسی غذا چاہیے طعام السالک قلیل الکمیۃ وکثیر الکیفیۃ یعنے سالک کی

غذا وزن مین ذراسی اور کیفیت مین بہت ہو چند میوے اُسمین ملادیا کرین
ایک دن دعا گو نے شیخ کو واقعہ مین دیکہا کہا سید تو غذا مقوی کرتا کہ اوراد کی
حفاظت کرسکے ایکبار مین نے ویسی ہی غذا کہائی پہر کسی سنے میرے واسطے
تیار نہ کی یہ ریاضت کہانے کی تہی اور یہ مبتدیون کا مجاہدہ ہے ریاضت
وجود کی یہ ہے کہ سالک کو چاہیئے کہ اللہ تعالی کی امانت کو نگاہ رکہے جو کہ اُسپر
ہے اور اُسکا حصر یہ ہے آنکہہ کی امانت یہ ہے کہ جو چیز دیکہنے کی ہے اُسکو دیکہے اور
جو لائق دیکہنے کے نہین ہی اُس سے پرہیز کرے امانت کان یہ ہے کہ جو لائق سننے کے ہے
اُسکو سُنے اور جو لائق سننے کے نہین ہے اُس سے بچے ہاتہہ کی امانت یہ ہے کہ جو لینے کے لائق
ہے اُسکو لے اور جو لائق لینے کے نہین ہے اُس سے پرہیز کرے ناک کی امانت
یہ ہے کہ سونگہنے کی چیز سونگہے اور نہ سونگہنے کی چیز سے پرہیز کرے مونہہ کی
امانت یہ ہے کہ کہانے کی چیز کہائے اور نہ کہانے کی چیز سے پرہیز کرے اور
یہ سب دل کے دروازے ہین اور بندہ مثل دربان کے ہے اگر ان دروازون
کی نگاہبانی کریگا تو اُسکا دل سلامت رہیگا اور امانت دل کی یہ ہے کہ اپنے
دل مین حق تعالی کو جگہہ دے اور غیر حق سے پرہیز کرے سخت ترین مجاہدہ
یہی ہے غیر حق سے نفی خواطر کرے یعنے غیر کا خطرہ دل مین نہ آنے پائے یہ
منتہیونکا مجاہدہ ہے قلب المؤمن حرم اللہ تعالی وحرام علی حرم اللہ تعالی
ان یلج فیہ غیر اللہ تعالی قولہ تعالی ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک

کان عنہ مسئولا یعنے مومن کا دل اللہ تعالی کے حرم ہے اور اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو اللہ سبحانہ ارشاد کرتا ہے کہ شنوائی وبینائی اور دل سب سے قیامت کے دن سوال ہوگا **ع** شہر دلچسپ ہمارا دل ہے ٭ عرش رہا ہے یہ تری منزل ہے ٭ **ایضا** فرمایا کہ **کتاب کا مطالعہ دو نیت سے کرتا ہے** ایک تو اس نیت سے مطالعہ کرتا ہے کہ حیلہ ورخصت کی مجہول روایت سیکھہ لون یہ نفس کا داعیہ ہے کیونکہ نفس حیلہ ڈہونڈتا ہے اور رخصت چاہتا ہے دوسرے اس نیت سے مطالعہ کرتا ہے کہ اصح ومستحب روایت ہو تو مین اُسپر عمل کرون اور دوسرونکو پہونچاؤن یہ روح کا داعیہ ہے اور یہ پسندیدہ ہے اسپر مثاب ہوگا اور چاہیئے کہ جب قرآن شریف کی تلاوت کرے یا کتاب یا تفسیر کا مطالعہ کرے تو تعظیم کرے یہ نہ کرے کہ جب ذکر یا طاعت وعبادت سے ملول ہو جائے تو اُسوقت قرآن شریف کی تلاوت کرے یا کتاب کا مطالعہ کرنے لگے کیونکہ یہ ایسا ہے جیسا سیر وتماشے کو جانا یہ نفس کا داعیہ ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** ایک دانشمند مجلس عین حاضر تھا عرض کیا کہ اس حدیث سے کیا مراد ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من لیس لہ شیخ فشیخہ الشیطان یعنے جسکا کوئی شیخ نہین ہے تو اُسکا شیخ شیطان ہے جواب فرمایا حدیث صحاح کی ہے مراد اس سے یہی پیری ومریدی ہے جو کہ اتباع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او رصحابہ وتابعین کا ہے قولہ تعالی ان الذین
یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنے بیشک جو لوگ کہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے بیعت کرتے ہین تو وہ اللہ ہی سے بیعت
کرتے ہین قدرت اللہ کی اُنکے ہاتھون کے اوپر ہے **ایضا** شیخ زادہ
نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا روے مبارک طرف اس فقیر
کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا کہ برادرم نجم الدین عوارف مجدد پڑہتا ہے
اور تم بہی مجدد سنتے ہو خوب کرتے سنو غنیمت ہے یعنے وہ اچہی طرح سے پڑہتا
ہے اور تم اچہی طرح سے سنتے ہو دعاگونے اس عوارف کو اُس شخص سے سُنا ہے
جو کہ درمیان دعاگو کے اور درمیان شیخ الشیوخ کے ایک واسطہ تہا یہ شخص
شوکارہ زمین عراق مین مرید وخلیفہ شیخ الشیوخ کے تہے نام ان بزرگوار کا شیخ
محمود شاہ تستری تہا جسدن کہ دعاگونے اُنکو پایا تو وہ ایک سوتیس برس کے پیر
معمر تہے لیکن جمعے کے دن عصا لیکر پیادہ چلتے شیخ بہاء الدین قدس سرہ کے
یار تہے دعاگو سے مشائخ مکہ نے کہا یاسید بقی فی ارض العراق خلیفۃ
شیخ الشیوخ فادرکہ یعنے اے سید زمین عراق مین شیخ الشیوخ کے خلیفہ باقی
ہے ہین تم جاؤ اُنسے ملو دعاگونے پوری عوارف اُنسے سُنی اُن بزرگوار نے دعاگو
کو اجازت بوکالت دی اور روانہ کیا اور اُنہون نے اپنے پیر شیخ الشیوخ مصنف
کتاب سے عوارف سُنے بات آمین تہی کہ شاگرد کو حسن استماع چاہیے اور ادب

نگاہ رکہے یہانتک کہ اُستاد معلم تقریر تمام کرے اور دل مین لیوے اثناے تقریر مین نہ پوچہے اسلئے کہ دونون کے دل سے جاتی رہے گی چنانچہ حق تعالی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرماتا ہے ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ وقولہ تعالی ولا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ حاصل یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم جبریل سے اثناے آیت مین مت پوچہو جب آیت تمام کرلی تو بعد اُسکے دوسری آیت کو پوچہو آہستہ سنو اور دل مین لو پہر صحابہ کو پہونچاؤ شاگرد کو بہی واسطے اوستاد کے یہی حکم ہے کہ اثناے تقریر مین سوال نکرے جب تمام کرلے تو سوال کرے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا برادران بگیرید **ایضا** ذکر اس بات کا نکالا کہ سالک کو واجب ہے کہ **وجہ حلال سے قوت وکسوت کرے** یعنے حلال کہائے اور حلال پہنے تاکہ نفع پائے کیونکہ اگر ایک دانہ حرام کا اور ایک تار حرام کا ہوگا تو سلوک درست نہوگا فرمایا اُس طرف مکہ ومدینہ مبارک مین اور گازرون اور دوسرے شہرون مین بہی سوداگر لوگ خانقاہین وقف کرتے ہین اور ایک شخص کو تعین کرتے ہین اور ہر خانقاہ مین چار مدرسے چارون مذہب کے مقرر کرتے ہین کیونکہ آنے والا آتا ہے اگر وہ عالم ہے تو اُسکو حجرہ دیدیتے ہین اور خلوت کا امر فرماتے ہین اور اگر وہ عالم نہین ہے

تو جو مذہب وہ رکہتا ہے اُسی مذہب کے مدرس کے پاس جاتا ہے پڑہتا ہے جب
مذہب کو دریافت کرچکا تو اُسکو خلوت کا حکم دیتے ہین ورنہ بغیر علم کے وہ کیا
جانے گا لیکن اب مین نے سُنا ہے کہ ایک شخص اس جگہہ سے ملک یمن مین گیا
اور بادشاہ یمن سے اس شہر کی حکایت کی کہ ہندوستان مین بادشاہ خانقاہ
بناتے ہین تم نہین بناتے ہو اُس بادشاہ یمن نے ایک خانقاہ بنائی اور اُس
شخص کی تصرف مین کردی ابتک کسی بادشاہ نے کوئی خانقاہ نہین بنائی
تہی مگر یہی ایک ساری رباطین خواجگان تجار کی ہین مین نے اُس طرف سُنا
ہے کہ جسوقت درویش سالک اُسجگہہ پہونچتے ہین تو پوچہتے ہین کہ وہ خانقاہ
بیت المال کی ہے یعنے اگر وہ بیت المال کی ہوتی ہے تو اُسمین نہین آتے
ہین پرہیز کرتے ہین لیکن نااہل لوگ اُترتے ہین اسی درمیان مین فرمایا کہ اس
خانقاہ فتح خان مین ایک ابدال عالم طیر سے گزر کر رہا تہا اُسنے دعاگو کے سانہ
باہر سے سلام و مرحبا کیا اور گزر گیا اندر نہین آیا اسلئے کہ وہ خانقاہ بیت المال
سے ہے بعد اسکے فرمایا کہ ملک مردان نے اُچہ مین ایک خانقاہ بہ نیت دعاگو
بنائی ہے ایک دن مین اُس جگہہ تہا ایک ابدال نے دریچۂ طاق کی طرف سے
سلام و مرحبا کیا اور گزر گیا اندر نہین آیا لیکن دعاگو جب اُس خانقاہ مین
جاتا ہے تو اُسکی وجہ سے نہین کہاتا ہے کہانا گہر سے آتا ہے چند آدمیونکو مقرر
کردیا ہے اُس خانقاہ کا کہانا وہی کہا لیتے ہین مخدوم کے پوتے سید حامد نے

پوچھا کہ خانقاہ شیخ کبیر کی تو بادشاہ نے بنائی ہے جواب فرمایا خیر ہے اُس خانقاہ
مین تو شیخ کبیر کے ملک کے دیہات وقف ہین وہ بیت المال سے نہین ہے مگر
جس زمانے مین کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ نے وفات پائی تو انکے دادا شیخ کبیر
کے پائینتی اُنکو دفن کر دیا سلطان محمد نے اُس جگہہ سے کھینچا ایک دوسری خانقاہ
بمقدار تیر پرتاب کے بنائی شیخ کو اُس جگہہ دفن کیا اُس خانقاہ مین بیت المال
سے دیہات وقف کئے لیکن شیخ کو پہر اُنکے دادا کے پائینتی لے آئے جس جگہہ کہ
اول بار اونکو دفن کیا تہا اصحاب مکاشفہ نے دعاگو سے کہا کہ شیخ کو پہر اُس
جگہہ سے پایان حد مین لے آئے مجھسے کہا کہ مین اُس جگہہ زیارت کو نہ جاؤن
لیکن عجب یہ دیکہو کہ مین سلام کا جواب اسی جگہہ سنتا ہون **ایضا** عوارف
کے سبق مین یہ حدیث شریف تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ترکت بعدی
الکتابُ و عِترَتی فرمایا کہ اس کتاب سے قرآن شریف مراد ہے اور اس عترت
سے سنت مراد ہے یعنے احادیث اسلئے کہ بعد رتبۂ کتاب اللہ کے رتبہ احادیث
کا ہے عبد الرحمن ظفاری خواجہ محمد ظفاری کے یار خدمت مین حاضر تہے
عرض کیا یا مخدوم والعترۃ الاولاد یعنے اے مخدوم عترت کے معنی تو
اولاد کے ہین جواب فرمایا کہ مین نے اسی طرح سنا ہے اور وہ خود ظاہر ہے اسکو لو

	کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	

عرض کرتا ہے کہ اس معنی کی یہ حدیث شریف تائید کرتی ہے (ترکت فیکم)

ای انی تارک فیکم بعدی کما عبر به فی روایة (شیئین لن تضلوا بعدهما کتاب الله وسنتی ولن یتفرقا حتے یردا علی الحوض) یحتمل ان المراد ان احکامهما مستمرة معمول بهما الی یوم القیامة (ک عن ابی هریرةؓ) انتهے من شرح الجامع الصغیر للعزیزی -

ایضا بده کی رات وقت تہجد چودہوین ماہ ذیقعد

کو ایک عزیز قصیدۂ لامیہ کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا بیت یہ تہی ؎

وَمَنْ یَنْوِ ارتدادا بعدَ دَهْرٍ ؛ یَصِرْ عن دینِ حقٍ ذا انْسِلاَلِ ؛ ولفظُ الکفر من غیر اعتقادٍ ؛ بطوعٍ رَدُّ دینٍ باغتفالِ ؛ یعنے جو شخص کہ مرتد ہونے کی نیت کرے بعد ایک زمانے کے تو وہ بمجرد نیت کرنے کے دین حق مسلمانی سے نکل جائیگا پہلے اس سے کہ وہ مرتد ہوجائے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبه مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرًا فعلیہم غضب من اللہ ولہم عذاب عظیم یعنے جو شخص کہ کافر ہوجاے بعد ایمان لانے کے یعنے مرتد ہوجاے مگر اُس حالت مین کہ زبردستی کیا جاے یعنے کسی پر ظلم وزبردستی کرین کہ تو کفر کا کلمہ کہہ اور وہ بت پرست سے بظاہر کلمہ کفر کا کہدے اور دل اسکا ایمان پر مستقیم و جما ہوا ہو تو یہ درست ہے کیونکہ اس محل مین ظاہر کا رکن ساقط ہے لیکن جو شخص کہ کفر کے ساتھہ شرح صدر کرے اور دل مین بہی کفر کو پسند کرے تو وہ

کافر ہو جائیگا سو اُنپر ہے غصہ طرف سے اللہ کے اور اُنکے واسطے ہے بڑا عذاب
اور جو شخص کہ کلمہ کفر کا کہے اور اُسپر اعتقاد نہ کرے بطوع یعنے بغیر اکراہ و زبردستی
کے تو وہ کافر ہو جائیگا اگرچہ بغفلت ہو اور نہ جانے کہ مین نے کہا ہے یا نہین
کہا ہے لیکن دعا گو نے اُس طرف سُنا ہے کہ جب نہ جانے گا کافر نہوگا یعنے اُسکے
معانی نہ جانے یا کوئی بات کہدے اور اُسکو سمجھا نہو اور وہ لفظ کفر کا تہا اسمین
اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص نجانکر کہے تو بعض کہتے ہین کہ کافر ہو جائیگا اور بعض
کہتے ہین کافر نہوگا لیکن جان بوجہکر کہیگا تو باتفاق کافر ہو جائیگا اسلئے کہ
اللہ تعالی فرماتا ہے و لقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم یعنے
البتہ مقرر اُنہون نے کفر کا کلمہ کہا اور بعد اسلام کے کافر ہوئے لیکن مست پر
کفر کا حکم نکرین وہ بیہودہ بکنے سے کافر نہین ہوتا ہے آور یہ بیت پڑہی ہے
ولم یحکم بکفر حال سکر ؛ بما یھذی ویلغو بارتجال ؛ ای القول
بالبدیھۃ یہ بیت اوپر کا نتیجہ ہے ودفی الاذھان حق کون جزء
بلا وصف التجزی یا ابن خال ؛ فرمایا کہ آدمی کے اجزا مین ایک ایسا
جزء ہے کہ تجزی کی صفت نہین رکہتا ہے یہانتک کہ اُس جزء کے ساتہہ
ترکیب راست آئے مثلاً اگر کوئی شخص اپنی انگلی کو کاٹ ڈالے اُسکے ٹکڑے
ٹکڑے کرے اُسمین ایک ایسا جزء رہیگا کہ وہ جزئیت کی صفت نہ رکہیگا اللہ تعالی
قادر ہے کہ اُسکو اجزا مین ترکیب دیدے محل مشکل ہے سمجہنا چاہئے حق ای

ثابت ثبوت الجزء الذی لایتجزی خلافاً للمبتدعین یعنے جزء لایتجزی
کا ثبوت حق ہے بدعتی لوگ اسمین مخالف ہین اُس عزیز نے دوسری بیت پڑہی

بیت وما المعدوم مرئیا وشیئا ط لفقہ لاح فی یمن الھلال ط یعنی
جو چیز کہ عدم مین ہے وہ دیکہی نہین جاتی ہے اور شے نہین ہوتی ہے اسلیے
کہ جو چیز دیکہی جاتی ہے وہ موجود ہے فالشئ ھو الموجود لا لفقہ لاح یہ قول
روشن ہے مثل مبارکی ماہ نو کے یعنے یہ صحیح قول ہے بعد اسکے فرمایا کہ بدمذہب
لوگ سوال کرتے ہین کہ قیامت مرئی نہین ہے یعنے دکہائی نہین دیتی ہے
پس وہ معدوم ہوگی اور معدوم دکہائی نہین دیتا ہے اور نہ موجود ہوتا ہے
ہم جواب دینگے کہ قیامت تو آئی ہے اور اُسکا امر ظاہر وکہلا ہوا ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم اور ارشاد کرتا ہے ان الساعۃ
اٰتیۃ وان اللہ یبعث من فی القبور اور فرماتا ہے انہ کان وعدہ ماتیا
ای اٰتیا بمعنی ماضی فرمایا نہ بمعنی استقبال واسطے ثبوت کے کیونکہ الماضی للثبوت
یعنے قیامت کا وعدہ واقع مین آچکا ہے۔

ایضاً چودہوین ماہ مذکور روز چہارشنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا فرمایا سبق پڑہ ترتیب اسمین تہی کہ حلم اختیار کرنا
چاہیے چنانکہ مے آرند بعد اسکے فرمایا کہ سید اسجگہہ حاضر ہین سنو تمکو چاہیے کہ
اپنے جد کا خلق نگاہ رکہو دعاگو نے اُس طرف یہ بات سُنی تو مین نے محدثون سے

پوچھا کیا حکمت ہے کہ بعض سادات ہندوستان کے اور اس جگہہ کے بہی غضوب
یعنے غضبناک ہوتے ہین اپنے داداؤن کا کچھہ بہی طریقہ نگاہ نہین رکہتے ہین
محدثون نے جواب دیا حکمت یہ ہے کہ بعض سادات غیر کفو کے اور گانون کے
بیٹیون سے نکاح کرتے ہین یا لونڈیان گہر مین رکہہ لیتے ہین اُنسے بچے جناتے
ہین انکی کفو کی رگ اُنمین شریک ہے اس جہت سے غضبناک ہوتے ہین جب
محدثون نے یہ حکایت بیان کی تو یہ فقیر حق کا شکر بجالایا کہ مین دونو طرف سے
سید ہون مان باپ کی طرف سے سب سادات ہین الحمد للہ بعد اسکے شیخ جمال الدین
اچی قدس سرہ کی تحمل کی **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن قلندر لوگ
اُنکے پاس فرو کش ہوئے اُسوقت نان وادرار یعنی وظیفہ وگانون شیخ نہین
رکہتے تہے قبول نہین فرماتے تہے آخر عمر مین قبول کر لیا تاکہ پیرون کے طریقے
پر جائین پس شیخ روٹی اور گہی ملکر قلندرون کے آگے لائے وہ خفا ہوئے لوہے
کی سیخین کہینچین شیخ کے نزدیک آئے کہا ہم تجھے مارینگے تو نان وگوشت نہین
لاتا ہے اور نہ حلوا لاتا ہے نان وروغن لاتا ہے شیخ نے جب یہ حالت دیکھی تو
پگڑی سر سے اوتاری اور کہا عزیز و مارو اور سر اُنکے آگے رکہدیا جب قلندرون
نے شیخ سے ایسا تحمل و بردباری و حلم دیکھا تو لوہا اُنکے ہاتہہ سے گر پڑا اور بمعذرت
پیش آئے ایسا ہونا چاہیے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے المؤمنون
ھَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ یعنے مومن نرم دل ہوتے ہین —

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر مین یہ حدیث شریف دو طرح پر مروی ہے ایک یہ ہے
کہ (المومن هین لین) قال العلقمی هما بالتخفیف قال ابن الاعرابی العرب
تمدح بالهین واللین مخففین وتذم بهما مثقلین وهین من الهون
وهو السکینة والوقار والسهولة فعینه واو وشئ هین ای سهل (حتی
تخاله من اللین احمق) ای تظنه من کثرة لینه غیر منتبه لطریق الحق
(هب عن ابی هریرة) دوسرا طریق یہ ہے (المؤمنون هینون لینون کالجمل
الانف) ای کل واحد منهم لین مثل لین الجمل الانف بفتح فکسر قال
فی النهایة ای المانوف وهو الذی عقر الخشاش انفه فهو لا یمتنع عن
قائده للوجع الذی به (ان قید انقاد وان انیخ علی صخرة استناخ) فالمؤمن
شدید الانقیاد للشارع فی امره ونهیه (ابن المبارك فی الزهد عن
مکحول مرسلا هب عن ابن عمر) انتهی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی
جب سبق اس فقیر کا اس جگہہ پہونچا کہ اگر سالک کو کوئی چیز واقع ہے وہ اسکو
دیکھتا ہے یا سنتا ہے تو چاہئے کہ اسپر عمل کرے اگرچہ بظاہر بری معلوم ہو اور
اسمین کوئی شے مخالف شرع ہو اس واقعہ کو علم من لدنی اور سر قدر کہتے ہین
کہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین جیسا کہ قصہ حضرت خضر علیہ السلام کا ہمراہ
موسی علیہ السلام کے قرآن شریف مین مذکور ہے کہ انہون نے ایک لڑکے

مارڈالا اور کشتی پہاڑ ڈالی اور دیوار درست کر دی قصہ یہ تہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی قولہ تعالیٰ قال ذلك ما کنا نبغ فارتدا علیٰ اٰثارھما قصصًا فوجدا عبدا من عبادنا اٰتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علما قال لہ موسیٰ ھل اتبعك علیٰ ان تعلمن مما علمت رشدا تا قولہ ویستخرجا کنزھما رحمۃ من ربك وما فعلتہ عن امری ذلك تاویل ما لم تستطع علیہ صبرا یعنے ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بافضل کثیر خطبہ پڑہا اور کہا کہ مثل میرے کوئی شخص علم رکہتا ہے حکم آیا کہ اے موسیٰ تو جا ہمارے خضر سے ملاقات کر پس وہ اور یوشع یہ حضرت موسیٰ کے شاگرد تہے یہ ہی بعد موسیٰ علیہ السلام کے پیغمبر ہوئے دونو روانہ ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس اُنہون نے ہمارے بندۂ خاص خضر کو پایا جو کہ ہمارے خاص بندون سے ہے ہمنے اپنے پاس سے اوسکو رحمت دی ہے اور علم من لدنی ہمنے اُسکو عطا کیا ہے جب حضرت موسیٰ نے حضرت خضر کو پایا تو کہا کہ مین تیری پیروی کرون اس بات پر کہ تو مجہے اوس علم سے سکہائے کہ جو تجہکو دیا ہے حضرت خضر نے کہا کہ اے موسے تو میرے ساتہہ ہرگز صبر نہ کر سکے گا اور میری صحبت مین نہ رہ سکے گا حضرت موسے نے کہا ان شاء اللہ تعالیٰ تو مجہے صابر پائے گا اور مین کسی کام مین تیری نافرمانی نکرونگا حضرت خضر نے کہا اے موسیٰ اگر تو میری پیروی کرتا ہے تو تو کسی چیز کا مجہسے

مت پوچھنا یہانتک کہ میں اُسچیز کا تجھسے کہون پس وہ دونو روانہ ہوئی یہانتک
کہ دونو ایک کشتی مین سوار ہوئے حضرت خضر نے کشتی کو پہاڑ ڈالا حضرت موسی
بولے اے خضر تو نے کشتی پہاڑ ڈالی تاکہ تو کشتی والون کو ڈبو دے حضرت خضر
نے کہا اے موسے مین نے تجھسے نہ کہا تہا کہ تو میری ساتہہ صبر نہ کر سکے گا حضرت
موسی پشیمان ہوئے اور معذرت کرنے لگے کہ تو مجھے اُس بات کا مواخذہ مت کر
کہ جسکو مین بہول گیا پہر دونو چلے یہانتک کہ ایک لڑکے پر پہونچے حضرت خضر
نے اوسکو مار ڈالا حضرت موسی بول اُٹھے کہ تو نے ایک پاکیزہ تن بے گنہ کو کیون
مار ڈالا البتہ مقرر تو نے ایک برا کام کیا حضرت خضر نے کہا کہ مین نے تجھسے نکہا
تہا کہ تو ہرگز میرے ساتہہ صبر نہ کر سکے گا پہر حضرت موسے بمعذرت پیش آئے اور
کہا کہ اگر مین بعد اسکے کسی چیز کو تجھسے پوچھون تو تو مجھے اپنے ہمراہ نہ رکھنا پہر دونو
چلے یہانتک کہ ایک گانون مین آئے گانون والون سے کہانا مانگا اُنہون نے
انکار کیا اور اُنکو مہمان نہ رکھا اُنہون نے اُس گانون مین ایک دیوار پائی کہ وہ
گری پڑتی تہی حضرت خضر نے اُسکو درست کر دیا اب تو حضرت موسی تاب
نہ لا سکے بول اُٹھے کہ تو چاہے تو اس دیوار پر مزدوری لیلے حضرت خضر نے کہا
اے موسی اب یہ جدائی ہے درمیان میرے اور تیرے اور جن باتون پر تو صبر نکر سکا
اُنکے تاویل مین تجھے بتائے دیتا ہون پس جس کشتی کو کہ مین نے پہاڑ ڈالا وہ کشتی
مسکینون کی تہی وہ لوگ دریا مین اُسکا عمل یعنے کرایہ کرتے تہے تاکہ اُس سے

قوت حاصل کرین سو مین نے چاہا کہ اُس کشتی کو عیب دار کر دون اسلئے کہ انکے آگے
ایک بادشاہ ہے کہ وہ ہر کشتی کو بزور وغضب لیلیتا ہے جب وہ اس کشتی مین ہونیہ
دیکھیگا اور عیب پائے گا تو نہ لیگا اور وہ کشتی غرق تو ہرگز نہوئے گی اور لڑکے کو
جو مین نے مار ڈالا سو اُسکے مان باپ مومن تھے اور یہ فاسق تھا اور کہتے ہین کہ
اُسکی مان اور گانون مین تھی اور باپ اُسکا اور گانون مین یہ درمیان مین
نزدیک دونون کے آتا جاتا اور رہزنی کرتا تھا لوگ اُسکے مان باپ کے پاس
شکایت لیجاتے تو وہ منکر ہوتے اور کہتے تھے کہ ہمارا لڑکا ایسا نہین ہے تم جھوٹ
کہتے ہو پس حضرت خضر نے کہا مین ڈرا کہ اس لڑکے کی شومی سے مان باپ
اُسکے طغیان وکفر مین پڑجائین پس مین نے اُسکو مار ڈالا اور چاہا کہ اُس لڑکے
کی بدل مین اللہ تعالی اُنکو اُس سے بہتر دے اور وہ طاعت اختیار کرے خبر مین
ہے کہ اللہ تعالی نے اُنکو اُس لڑکے کے بدلے مین ایک لڑکی دی کہ بارہ ہزار
پیغمبر اُس سے ہوئے اور جس دیوار کو کہ مین نے درست کر دیا سو وہ دیوار دو یتیم
لڑکون کی ہے اُنکے مان باپ دونون نہین ہین اور اُس دیوار کے نیچے ایک
خزانہ ہے کہ اُسکو اُنکے مان باپ نے واسطے اُنکے رکھا تھا اور وہ دیوار نشان
تھا مین نے اُسکو درست کر دیا تاکہ وہ نشان جاتا نہ رہے وہ عاجز نہ رہجائین
اور ان دونو لڑکون کا باپ ایک صالح آدمی تھا پس اے موسے تیرے پروردگار
نے چاہا کہ جب وہ دونو بالغ ہو جائین تو اپنے خزانے کو اُس دیوار سے نکال لین

بخشش ہے طرف سے تیرے پروردگار کے اور یہ تینون کام مین نے اپنے امر
سے نہین کئے ہین یہ ہے تاویل اُسچیز کی کہ جسپر تو صبر نہین کرسکتا تہا بعد اسکے فرمایا
کہ اسکو علم من لدنی کہتے ہین اور سرقدر کہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین
اور یہ کام ظاہر مین بُرا تہا جب تو حضرت موسی ملنع ہوئے اور وہ جانتے نتہے
اور حضرت خضر کو سرقدر معلوم تہا یعنے علم من لدنی اور وہ سب خیر تہا یہی حکمت
ہے کہ جسوقت بعض اولیاء اللہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین تو واجب ہے
کہ وہ اُسپر عمل کرین اگرچہ ظاہر مین بُرا معلوم ہو لیکن اُسمین خیر ہوتی ہے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو خدمت مین شیخ قطب عالم
رکن الحق والدین کے قدس اللہ روحہ حاضر تہا ایک عزیز واسطے توبہ کے آیا
شیخ توبہ نہین کراتے تہے مجلس مین سے ایک اور عزیز نے کہا کہ خوند شیخ تم
کس واسطے توبہ کی تلقین نہین کرتے ہو شیخ نے ایسی بلند آواز سے کہا کہ سب نے
سن لیا بیچارہ ابوالفتح کیا کرے لوح محفوظ مین تو لکہا ہے کہ ہنوز چند گناہ اور کریگا
مین کیونکر توبہ کی تلقین کرون یہ بات ظاہر مین بُری معلوم ہوتی ہے کیونکہ توبہ
کرانا ایک بہتر فعل ہے اور عکس اسکا بخل ہے لیکن سرقدر مین معنی یہ تہے جو کہ بہتر
تہے اُس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید واین ترتیب جملہ از آغاز سبق تا بفراغ
درحق این فقیر بود **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین
پڑہتا تہا بات اس آیت مین تہی قولہ تعالی المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا

والباقیات الصالحات خیر عند ربك ثوابا وخیر املا یعنے مال اور
بیٹے آرائش ہین زندگانی اس جہان کی یعنے کچھہ کام نہ آئین گے اور باقیات
صالحات یعنے اعمال صالح بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے از روے
ثواب کے اور بہتر ہین براہ آرزو کے پس چاہیئے کہ ایسا کام کرے کہ باقی کو فانی
سے ہاتھہ مین لائے اور یہ رباعی پڑہی ~~ توشہ برگیر و برگ رفتن ساز ؂
راہ تقوی گزین وراہ نیاز ؂ مال و فرزند وجملہ عاریت اند ؂ عاریت از تو روزی
گیرند باز ؂ اللہ سبحانہ کا فرمان واجب الاذعان ہے وتزودوا فان خیر
الزاد التقوی واتقون یا اولی الالباب یعنے اللہ سبحانہ نے مومنون کو
امر فرمایا ہے کہ اے مومنو تم توشہ لو پس بیشک بہترین توشہ تقوی ہے اور
پرہیزگاری اور ڈرو مجھسے اے عقل والو اس فقیر سے فرمایا فرزند من اسکو لو
اور اس رباعی کو لکھو بعد اسکے فرمایا العالم ھو العامل والا فھو الجاھل
یعنے عالم جو ہے وہ عامل ہے ورنہ پہر وہ جاہل ہے اسلیئے کہ حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ کل عالم لم یعمل بعلمہ فھو سخرۃ الشیطان
حدیث صحاح کی ہے یعنے جو عالم کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ شیطان کا مسخرہ
ہے یہ تہدید ہے ع علمے کہ رہ بحق ننماید جہالت ست ؂ وعنہ علیہ الصلوۃ
والسلام من ازداد علما ولم یزدد وجعا لم یزدد من اللہ الا بعدا
یعنے جو شخص کہ زیادہ کرے علم کو اور زیادہ نہ کرے درد کو تو نہ زیادہ کرے گا

اللہ سے مگر دوری کو یعنے وہ زیادتی علم کی مولی سے سوائے دوری کے اور کچہ زیادہ نہ کریگی علمانے بیان کیاہے کہ کیادرد زیادہ کرے جسوقت سودمند علم زیادہ ہوگا تواپنے علم وعمر کے ضائع کرنے پر آگاہ ہوگا اور افسوس کریگا اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتاہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنے اللہ تعالی کے بندون مین سے جولوگ خشیت وخوف رکہتے ہین وہ علما ہی ہین یہ حصر ہے فرمایا کہ درد عمل سے بڑہتاہے لاوجد لمن لاورد لہ وجد اندوہ عشق کو کہتے ہین یہ معنی مین نے اُس طرف سُنی ہین یعنے نہین ہے درد عشق کا واسطے اُس شخص کے کہ جسمین مشغولی نہین ہے آس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید و این احادیث بنویسید از صحاح ست۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتاہے کہ ایک حدیث قریب المعنی حدیث شریف مذکور کے یہ ہے کہ (من ازداد علما ولو یزدد فی الدنیا زھدا لو یزدد من اللہ الا بعدا) لعلمہ انہا مشغلۃ عن الآخرۃ فالعلماء احق بالزھد فی الدنیا من غیرھم قال المناوی ولھذا قال الحکماء العلم فی غیر طاعۃ اللہ تعالے مادۃ الذنوب (فرعن علی رضی اللہ عنہ) واسنادہ ضعیف انتہی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی **ایضا** فرمایا جو کچہ کہ مالابد یعنے ضروریات سے زیادہ ہووہ طریقت کا ذنب یعنے گناہ ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

واٰلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اللّھم من احبّنی فارزقہ العفاف والکفاف ومن
ابغضنی فاکثر مالہٗ وولدہٗ یعنے الٰہی جو شخص مجھے دوست رکھے تو تو اوس کو
پرہیزگاری اور روزی گزران کی دے اور جو کوئی مجھسے بغض رکھے تو تو اسکو
مال و اولاد زیادہ دے مثلاً اگر موٹے کپڑے سے غرض حاصل ہے تو باریک
کپڑا نہ پہنے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے من رقّ
ثوبہ رقّ دینہ یعنے جو شخص کہ باریک کپڑا پہنے تو اُسکا دین باریک ہو جائے
پس گناہ طریقت کا ہوگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین
اُچی قدس اللہ سرہ کپڑے کے واسطے ایک تنکہ بازار مین بھیجتے تینون کپڑے
دستار و پیراہن و ازار اُسی سے پہنتے پس اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید
و این احادیث بنویسید **ایضاً** تاریخ مذکور چارشنبہ ماہ ذی قعدہ کو ظہر کی نماز
مین مولانا سراج الدین امام حاضر تھے ایک دانشمند تہا اوسکو امامت کا حکم دیا
دیکھا تو اُسکے بال بندھے ہوئے تھے فرمایا اُسکو فرق کر یعنے مانگ نکال کیونکہ
عقص کی صورت ہے کل ما سوی الحلق والفرق فھو عقص والعقص
مکروہ بالاتفاق والمکروہ لیس بمقبول اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی
ع وخیر الرجال بین الحلق ✤ من غیر تفریع و بین الفرق
یعنے جو چیز کہ سوا سے منڈلانے اور مانگ نکالنے کے ہے وہ عقص ہے اور
عقص یعنے باندھنا بالونکا باتفاق مکروہ ہے اور مکروہ مقبول نہین ہے اور

مردون کو اختیار دیا گیا ہے درمیان منڈلانے کے بدون تقریع کے اور درمیان
مانگ نکالنے کے یعنے مردون کو یہ حکم ہے کہ یا تو سارا منڈائین یہ نہین کہ کچھہ
سر منڈائین اور کچھہ نہ منڈائین یا مانگ نکالین ان دو باتون کے سوا اور کچھہ
درست نہین ہے امام نے ایسا ہی کیا یعنے بالون کو کھول ڈالا جب نماز سے
فارغ ہوئے تو پوچھا کہ تو نے پوری سورت پڑہی یا چند آیتین اُس دانشمند
نے عرض کیا کہ مین نے اول رکعت مین تو چند آیتین پڑہین اور دوسری رکعت
مین سورت پڑہی فرمایا یجوز عندنا خلافا لمالک رحمہ اللہ فانہ قال
ضم سورۃ مع الفاتحۃ فریضۃ وتمسک بھذا الحدیث من الصحاح
لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معھا وھذا عندنا نفی الفضیلۃ
وعند مالک نفی الفریضۃ اور نظم کتاب متفق کی پڑہی ہے وکل ما
وجوبہ مختلف فیہ ففعلہ اولی ولا یختلف فیہ ای لا یترک لما روی عن
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ داظب فی الصلوۃ بالفاتحۃ وضم
سورۃ معھا یعنے جس چیز کا وجوب مختلف فیہ ہے تو اُسکا کرنا اولی ہے اور خلاف
نکرین ہمارے قول پر اولی یہ ہے کہ فاتحہ مع ضم سورت کے پڑہین اور امام مالک
رحمہ اللہ تعالے کے قول پر فرض ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو ظہر کی نماز کا اعادہ کرتا ہے
اور وہ شخص جو کہ امام مالک کے قول پر باتفاق عمل کرتا ہے یعنے وہ بہی اعادہ
کرے پس نماز کو پہر پڑہا اور فرمایا کہ آدمی بیچارہ ہزار کام وقت نماز کے چہوڑتا ہے

اور کتنی احتیاط استنجا و وضو مین کرتا ہے پس چاہیئے کہ یہ احتیاط بہی نگاہ رکہے
کہ نماز اُسکی باتفاق درست ہوجائے وکیف یقبل تطوع من لم یجز فرائضہ
انفاقا یعنے اُس شخص کے نوافل کیونکر مقبول ہونگے کہ جسکے فرائض باتفاق
جائز نہوئے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من متفق پر عمل کرو تاکہ جس مذہب کا
آدمی آئے تو وہ عاجز نہ رہجائے جیسے کہ دعاگو کے پاس ہر مذہب کے آدمی آتے
ہین بعد فراغ کے چند متعلق خدمت مین آئے اور نحو کا سبق لائے شروع کیا
بات اسمین تہی والصلوۃ علی رسولہ محمد واصحابہ فرمایا کہ بعد حمد خدا
کے رتبہ صلوات مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
ورفعنا لک ذکرک یعنے ہمنے تیرے واسطے تیرے ذکر کو بلند کیا آپنے اللہ سبحانہٗ
سے حکایۃً نقل فرمایا ہے کہ اذا ذکرت ذکرت یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جبوقت
مین یاد کیا جاؤن تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یاد کیا جائے ساتہہ میرے
اور درود صحابہ پر صلوۃ بمعنی رحمت ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اولئک
علیہم صلوات من ربھم یعنے وہی لوگ ہین کہ اُنپر رحمتین ہین طرف سے
اُنکے رب کے ومن رأی مرۃً واحدۃً فی الیقظۃ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم فھو من الصحابۃ فی الصحیح یعنے جس شخص نے کہ ایک بار
بیداری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھہ لیا تو وہ صحابہ مین سے ہے
قول صحیح مین قید فی الیقظۃ حتی لو رأی فی المنام لم یکن من الصحابۃ

فائدہ معنی رفع ذکر

فائدہ معنی صلوۃ

یعنے بیداری کی قید اسلئے لگائی کہ اگر وہ خواب مین آپ کو دیکھہ لیگا تو صحابہ سے
نہوگا آن طالب علمون کو نحو مین ترغیب دی اور فرمایا حدیث صحاح کی ہے
من تعلم العربیۃ لیسھل علیہ علم الشریعۃ فکانما عبد اللہ مائۃ
عام ولم یعصہ طرفۃ عین یعنے جو شخص کہ سیکھے عربیت کو یعنے نحو وصرف
وعلم لغت کو پڑہے تاکہ شریعت کا علم اُسپر آسان ہوجائے تو گویا اُسنے سو برس
اللہ کی عبادت کی اور پلک مارنے بہر اُسکی نافرمانی نہ کی پہر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فوائد واحادیث جو مین نے بیان کیے غریب
ہین تم انکو لکھہ لو قولہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار ای اٰتنا فی الدنیا ثبوت الایمان وفی الاٰخرۃ لقاء الرحمن
وقنا عذاب الفراق والھجران وھو اشد من عذاب النیران کما
قال القائل ؎ بالنار خوفنی قوم فقلت لھم النار ترحم
من فی قلبہ نار ای النار تشفق من فی قلبہ نار المحبۃ یعنے تفسیر آیت
مذکورہ کی یہ ہے اے پروردگار ہمارے تو ہمکو دے دنیا مین ثبوت ایمان
کا اور آخرت مین ملاقات رحمن کی اور بچا ہمکو عذاب فراق وہجران سے اور یہ
عذاب سخت تر ہے آگ کے عذاب سے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے کہ ایک قوم
نے مجھے آگ سے ڈرایا تو مین نے اُنسے کہا کہ آگ رحم کرتی ہے اُس شخص پر کہ
جسکے دل مین آگ ہے یعنے دوزخ کی آگ اُس شخص سے ڈرتی ہے کہ جسکے

دل مین محبت کی آگ ہے پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من بیان اس آیت اور نظم عربی لکہہ لو **ایضا** فرمایا کہ **جب سالک کہانا کہائے** تو چہوٹا لقمہ اُٹہائے اور جلد جلد کہائے اسمین چند فائدے ہین ایک یہ ہے کہ چہوٹا لقمہ گلا نہ پکڑیگا دوسرا یہ ہے کہ جب کسی شخص کے ساتہہ کہائیگا تو دو جانیگا کہ اچہی طرح سے کہاتا ہے پس وہ بہی مراد کہائے گا تیسرا یہ ہے کہ بعد ہر لقمے کے اللہ تعالی کا نام لیگا اور شکر کریگا طریقہ اسکا یہ ہے کہ جب لقمہ اُٹہائے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور جب نگل جاے تو الحمد للہ کہے اسی طرح جب پانی پیئے تو آہستہ پیئے جلد جلد نہ پیئے اسمین بہی خطر بہت ہے ایک یہ ہے کہ گلا گہٹ جائیگا دوسرا یہ ہے کہ اگر سانس چڑہ جائے گی تو ناک مین پانی چلا جائیگا دشواری لائے گا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین سانس مین پیئے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے کہ اذا شرب تم الماء فثلثوا یعنے آپنے فرمایا کہ جب تم پانی پیو تو تین سانس مین پیو اول سانس مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہین اور دوسری مین الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے مین یہ دعا پڑہین الحمد للہ الذی سقانی ماءً عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبی یعنے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے مجہے میٹہا پانی پیاس بجہانے والا پلایا اپنی رحمت سے اور اُسکو میرے گناہون کی شامت سے کہارا اُوس نہ کیا اور راد مین بدنو بنا ہے اسمین ایک بہید ہے کہ ظنوا با لمؤمنین خیرا یعنے تم مومنو کے

از انفاس العارفین

گمان رکہو تو خود کو تنہا کہے یہ بات دعاگو نے اُس طرف سنی ہے جب ایسا
ا تو اُسکا کہانا پینا محض عبادت ہوجائیگا پہر روے مبارک طرف اس فقیر
لائے اور فرمایا فرزند مین یہ فوائد کہانے پینے کے جو مینے بیان کئے انکو لو
ینے عمل کرو دعاگو نے عمل کیا ہے اور یہ سب دعاگو کا معمول ہے۔

رہوین ماہ ذیقعدہ جمعرات کے دن چاشت کے وقت

قیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا زائرین کثیر کا ہجوم وانبوہ خلق تھا
ایا الشہرۃ آفۃ یعنے مشہور ہوجانا ایک آفت ہے اس زمانے مین پہاڑ
یار کرنا چاہیئے کہ تنہا رہین ایک عزیز نے پوچہا کہ اقامت جماعت وجمعہ فوت
جائے گی جواب فرمایا کہ جو کوئی بصدق یعنے سچے طور پر باہر آئے گا تو ابدال
بن گے پانچون وقت اُسکی جماعت کے واسطے حاضر ہونگے اور جمعہ تو او سپر
جب ہی نہین ہے اسلئے کہ شہر سے دور ہے۔

سترہوین ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین خدمت مین عوارف
سبق پڑہتا تہا گفتگو اسمین تہی کہ بعض لوگ جسوقت سلف کی حکایت سنتے
ین کہ وہ ایسی کرامت رکہتے تہے تو وہ زیادہ مشغول ہوتے ہین بسبب کرامت
لے یعنے کرامت کے واسطے زیادہ مشغول کرتے ہین کہ ہمسے بہی کرامت صادر
وحال انکہ سلف خوف وشوق حق سے مشغول ہوئے ہین یعنے نہ اسلئے کہ ہمسے

کرامت ہونے لگے اللہ سبحانہ فرماتا ہے انھم کانوا یسارعون فی الخیرات
ویدعوننا رغبًا ورھبًا وکانوا لنا خاشعین ای شوقاً وخشیۃً یعنے بیشک
وہ جلدی کرتے تہے نیکیون مین اور پکارتے تہے ہمکو بشوق وخوف اور تہے
واسطے ہمارے ڈرنیوالے فرمایا کہ جو کوئی کرامت کے واسطے مشغول ہوتا ہے
وہ کچہہ چیز نہین ہوتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن
سیدی احمد کبیر قدس اللہ سرہ پانی کے کنارے پر پہونچے اور کشتی طلب کرنے
لگے اونکے مریدون نے کہا کہ خوندگار ما یعنے اے ہمارے سردار ہم اسیوقت
جوتا پانون مین پہنکر پانی پر جاتے ہین تر بہی نہوگا تم کیا کشتی کے حاجتمند ہوتے
ہو سیدی احمد نے فرمایا بہائیو جسچیز مین کہ استدراج کا احتمال ہو ہم کیون
چند درہم کے واسطے اُسکے محتاج ہون بعد اسکے فرمایا کہ کرامت ومعجزے مین
فرق ہے کیونکہ المعجزۃ لا تحتمل الاستدراج بالاجماع والکرامۃ
تحتمل الاستدراج بالاجماع والنفس تطلب الکرامۃ واللہ تعالی
یطلب الاستقامۃ قولہ تعالی فاستقم کما اُمرتَ ومن تاب معک
وقولہ تعالی الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الے آخر الآیۃ یعنے معجزے
مین باجماع استدراج کا احتمال نہین ہے اور کرامت مین باجماع استدراج
کا احتمال ہے اور نفس کرامت طلب کرتا ہے اور اللہ تعالی استقامت طلب
فرماتا ہے اسلئے کہ اُسنے اپنے نبیؐ کو یہ خطاب کیا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرق درمیان معجزہ و کرامت

فضیلت استقامت

تم استقامت کرو جیسا کہ تمکو حکم کیا گیا ہے اور وہ لوگ کہ جنہون نے تمہارے ساتھ
توبہ کی ہے یعنے تمہارے پیرو بھی استقامت چاہین اور اللہ پاک نے استقامت
والونکی صفت فرمائی وہ لوگ کہ جنہون نے کہا ہمارا پروردگار پالن ہار اللہ ہے
پھر استقامت کی یعنے اسی پر جمے رہے وقیل ان بعض الصالحین رأى
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في المنام فسألوا منه يا رسول الله
هذا الحديث روى منك شيبتني سورة هود وقصص الانبياء
عليهم السلام وهلاك امتهم قال لا بل هذه الاية فاستقم كما امرت
ومن تاب معك وفي الخبر لما نزل هذه الاية فاستقم الاية فصار
بعض راس رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم شيبا من هيبتها
پھر اس شعر سے فرمایا فرزند من بیان کرامت و استقامت کا جو مین نے بیان
کیا اسکو لکھ لو یعنے بعض صالحین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
مین دیکھا پوچھا یا رسول اللہ یہ حدیث آپ سے روایت کرتے ہین کہ بوڑھا
کردیا مجھکو سورۂ ہود نے پیغمبرون کے قصون نے اور اُنکے امتونکے ہلاک ہونے
نے آپ کو بوڑھا کردیا فرمایا نہین یعنے اس بات نے مجھے بوڑھا نہین کیا بلکہ
اس آیت نے مجھے بوڑھا کردیا فاستقم کما امرت ومن تاب معک خبر مین
ہے کہ جسوقت یہ آیت شریف نازل ہوئی تو آپ کے سر مبارک کے چند بال
سفید ہو گئے اس آیت کی ہیبت سے کیونکہ استقامت ایک محکم و سخت کام ہے

ہر کسی کو نہین پہونچتا ہے فرمایا کہ مشائخ اس بیت کی تکرار کیا کرتے ہین ؎ از
ہیبت آن دوراہ خون شد دل من تا خود بکدام رہ بود منزل من ؎ فریق
فی الجنۃ وفریق فی السعیر **بعد اسکے کرامت کا ذکر نکلا** فرمایا
الکرامۃ خارق العادات تظھر للولی بنقض العادۃ والولی یطیر فی الھوا
ویمشی علی الماء ویطوی لہ الارض والسماء وغیر ذلک من الاشیاء
ولا یکون ولیا ما لم یکن متبعا النبیہ قولاً وفعلاً وحالاً یعنے کرامت
عادتون کی پہاڑنے والی ہے ظاہر ہوتی ہے واسطے ولی کے ساتھ توڑنے
عادت کے یعنے جو چیز کہ نہین ہوئی ہو وہ اسمین پیدا ہو جاے اور ولی ہوا
مین اڑتا ہے پانی پر چلتا ہے زمین و آسمان کی رگین اسکے واسطے کہینچدیتے
ہین اور سوا اسکے اور باتین اسمین پیدا ہو جاتی ہین اور ولی نہین ہوتا ہے
یہانتک کہ گفتار و کردار و رفتار مین اپنے پیغمبر کا پیرو نہو مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن ایک عزیز سوداگر نے نزدیک دعاگو کے ایک صندوق
امانت رکہا ایک لونڈی تہی اسنے اس صندوق مین سے کچہہ سامان چرالیا او
بازار مین بیچا مالک مال نے پہچان لیا وہ ویسا ہی جلد دعاگو کے پاس آیا اور
وہ سامان لایا اور واقعہ کہا مین نے کہا کہ مجہکو تو اسکی خبر نہین مین نے وہ
امانت اسکے روبرو رکہدی اسنے جب تفحص کیا تو کالا ے چہار صد تنکہ چاہیے
اور اس صندوق مین ایک لاکہہ تنکہ کے کالا تہے اسنے تقاضا کیا مین مخدوم

والد دامت برکاتہ کے خدمت مین گیا واقعۂ حال بیان کیا اور گھر مین کچھہ وجہ
نہ تھی پس مخدوم والد نے مجھسے فرمایا بیار دبستان کنکریان اپنے نیچے سے کھینچکر
میرے ہاتھہ مین دیدین مین نے دیکھا تو وہ سب سنہری ہو گئین تھین اور مین نے
اُنکو گنا تو برابر چار سو تنکہ کے تھین نہ کم نہ زیادہ پس مین نے مالک مال کو دیدین
حکایت ایک دن اور کوئی قرضدار خدمت مین مخدوم والد کے آیا عرض
کیا کہ مین قرضدار ہون اور اُس قرض کے ادا کرنے کی قدرت نہین ہے کہتا ہون
اُنکے پاس شولی تھی کہ جنسے بچے کھیلا کرتے ہین اُنکو ہاتھہ مین لیا پھر اُنکو اُس
قرضدار کو دیدیا وہ سب تنکۂ زر تھے اور اسی طرح اگر لڑکیون کا باپ آتا تو اُسکو
بھی دیدیتے تھے ایسے واقعات حاجت کے وقت اُنمین بہت تھے ایک دن
دعاگو نے عرض کیا بابا تم کیا پڑھتے ہو فرمایا اسم اعظم یا حی یا قیوم پڑہتا ہون
حکایت یہ بھی فرمایا کہ اوچہ مین ایک سوداگر حافظ تھا اُسنے انتقال کیا
اُسکو قبر مین رکھدیا مخدوم والد دامت برکاتہ نے فرمایا کہ اُسکی قبر یہانتک
فراخ ہو گئی کہ اُچہ کے حد سے گزر گئی مین اب تک اُس حافظ کی زیارت
کرتا ہون **حکایت** جسوقت مخدوم والد نماز ادا کرتے یا کوئی آیت قرآن شریف
کی پڑھتے تو ایسے روتے کہ اُنکے سینۂ مبارک سے نعرہ نکلتا تھا وسے غربید ندیہ
مسئلہ بیان فرمایا کہ ان کان الانین والبکاء من وجع او مصیبة فی الصلوٰة
تفسد صلوٰتہ وان کان الانین والبکاء من ذکر الجنة او اٰیة الترغیب

او النار او اٰیۃ الترہیب لا تفسد بل یستحب لاسیما الانین والبکاء من شوق اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر یعنے اگر نالہ و فریاد و گریہ نماز مین بسبب درد وجود یا مصیبت کے ہوگا تو اُسکے نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر نالہ و گریہ ذکر جنت یا آیت ترغیب یا دوزخ یا آیت ترہیب سے ہوگا تو نماز باطل نہوگی بلکہ یہ مستحب ہے خصوصاً وہ نالہ و گریہ جو کہ اللہ عز و جل کے شوق سے ہو یہ ساری کرامت مخدوم بزرگ کی تہی **ایضا** فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ایندہن خود لائے ہین تو دعا گو چاہتا تہا کہ ہمراہ یارون کے جائے ہیزم لائے مین نے ویسا ہی تحمل کیا اور تہک گیا **ایضا** روز شنبہ سترہوین ماہ مذکور کو بعد نماز ظہر کے بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا فرزند من سبق پڑہ ترتیب آمین تہی کہ شیخ مرید کے خاطر مین القا کرتا ہے اگرچہ شیخ نے وفات پائی ہو ایک فرشتہ فرشتون مین سے اُسکے شیخ کی روح سے کہتا ہے کہ تیرے مرید کا ایسا احوال ہوا شیخ کو یاد رکہے خاصکر ذکر مین جسوقت کلمہ ساتہہ مد کے کہے تو نفی مین شیخ کو مدد طلب کرے اس نیت پر کہ ساتہہ اس نفی کے جو کچہہ کہ غیر خدا کے ہے وہ منتفی ہوجائے اور اثبات خالص دل مین بیٹہہ جائے بعد اسکے فرمایا الشیخ الذی یُعَرِّفُ من الکاف الی القاف کاف سے مراد کینونت عالم کن فیکون ہے اور قاف قیامت عالم سے عبارت ہے یعنے شیخ وہ ہے کہ بدایت عالم سے نہایت

آنحضرت صلعم کا اپنا ایندہن خود لانا

تک جانے پس احوال مرید کا بطریق اولی اُسکو معلوم ہوگا لیکن دعاگو شیخ مدظلہ
عبداللہ مطری قدس سرہ سے عجب سماع رکہتا ہے کہ یا ولد رسول الله
اقرأ بالمجهول من التعريف حتى لا يكون عالم الغيب ولا يعلم الغيب الا الله
یعنے اے فرزند پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یعرف کو مجہول پڑہ تعریف سے تاکہ
شیخ عالم غیب نہو جاوے اگر معروف پڑہین گے تو شیخ عالم غیب ہو جائے گا
حالانکہ سوا خدا کے اور کوئی غیب نہین جانتا ہے پس معنی یون ہونگے کہ شیخ وہ
ہے کہ اُسکو معلوم کرایا جاتا ہے بدایت عالم سے نہایت عالم تک یعنے اوسکو
خدا کے طرف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے لوگ اسکو معروف
پڑہتے ہین یہ نہ چاہیئے واسطے علت مذکور کے ادب یہی ہے جیسا کہ بعض پیغامبران
مرسل صلوات اللہ علیہم نے کہا ہے وانا اعلم من الله ما لا تعلمون یعنی
مین جانتا ہون طرف سے اللہ کے جو تم نہین جانتے ہو اور یہ بعد تصفیۂ قلب کے
ہوتا ہے جیسا کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہم ندائے الست
بربکم اور جواب قالوا بلی کو یاد رکہتے ہین وهذا بعد تصفية القلب كمثل المرآة
یعنے جیسے کہ آئینۂ بے درفش کو جسوقت صیقل کرتے ہین تو اُسکے زنگار جاتی
رہتی ہے اور سب چیز اوسمین دکہائی دینے لگتی ہے یہ وہی آئینہ ہے کہ اس سے
پہلے زنگار بہرا ہوا تہا جب تصفیہ پایا تو روشن ہوگیا سب چیز کو دکہلانے لگا
وذلك معنى قوله صلى الله عليه وآله وسلم من الصحاح ان للقلوب

صَدَأ کصدأ النحاس وجلاؤها الاستغفار یعنے آپنے فرمایا کہ بیشک واسطے دلون کے ایک زنگار ہے مثل زنگار تانبے کے اور روشن کرنے والی اوسکی استغفار ہے فرمایا یون چاہیے کہ ساتھہ جاننے علم سلوک کے کفایت نکرے اُسکو عمل کے ساتھہ مقرون کرے نہ اوسواسطے کہ خلق جانے کہ کیا سالک آدمی ہے یہ بات ضائع کرنا عمر کا ہے باوجود علم کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (ان للقلوب صَدَأ کصَدَء الحدید) قال العلقمی ھو ان یرکبھا الرین بارتکاب المعاصی والآثام فیذھب بجلائھا کما یعلوا الصدأ وجہ المرأۃ والسیف وغیرھا (وجلاؤھا) ای من ذلک الصدأ (الاستغفار) ای طلب غفران الذنوب من علام الغیوب قال المناوی ولھذا ورد فی حدیث یاتی الاستغفار ممحاۃ الذنوب والمراد الاستغفار المعروف بحل عقدۃ الاصرار وروی الحکیم ان الاستغفار یخرج یوم القیامۃ ینادی یارب حقی حقی فیقال خذ حقک فیحتفل اھلہ (الحکیم الترمذی رعد) کلاھما (عن انس) ورواہ عنہ الطبرانی ایضا قال الشیخ حدیث ضعیف منجبر انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی ـــ

ایضاً حکایت بیان فرمائی کہ اُس زمانے مین کہ دعاگو اچہ سے ملتان
مین آیا واسطے تحصیل ہدایہ و بزدوی کے کہ جسقدر باقی رہگئی تہی قاضی اُچہ
قاضی بہاؤالدین علیہ الرحمۃ علامہ تہے اُنہون نے وفات پائی تو دعاگو شیخ کی
خانقاہ مین اُترا شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ نے دو آدمیون کے حوالے کیا کہ
تو اُنکے پاس پڑہ ایک تو فرزند م موسی یہ شیخ کے پوتے عالم باعمل تہے دوسرے
مولانا مجدالدین جب مین نے بقیۂ ہدایہ و بزدوی کو تمام کر لیا تو شیخ نے فرمایا
کہ تو اچہ مین اپنے گہر جا اور اپنے والد کو میرا سلام پہونچا مین نے عرض کیا کہ کشتی
نہین ہے تو خادم سے کہا کہ میری خاص کشتی دے اور پہونچا آ ایک عزیز نے پوچہا
کہ اسکی کیا حکمت تہی کہ شیخ نے مخدوم کو گہر بہیجا جواب فرمایا حکمت یہ تہی کہ مخدوم
والد دامت برکاتہ شیخ جمال الدین کی چندان رعایت نہین کرتے تہے شیخ نے
کہا کہ تو جا اور والد کو میرا سلام پہونچا اور کہہ کہ برادرم جمال الدین کی رعایت
نگاہ رکہے اگر وہ تیرا حفظ نہ کرے تو تو مُوَلّہ یعنے دیوانہ ہوجاے اور اگر وہ تیری
رعایت نکرے اور تجہکو نگاہ نرکہے اور تیرا ممد نہ ہو تو تو شوق کے مارے مُوَلّہ ہوجاے
اور وہ شوق یہ تہا کہ جسوقت مخدوم والد دامت برکاتہ نماز فرض و نفل مین
کہڑے ہوتے تو نعرہ مارتے اور زار زار روتے تہے فرمایا کہ مولہ بفتح لام اسم
مفعول بمعنی ولہ زدہ ہے اور بکسر لام خطاے محض ہے کیونکہ مولہ بکسر لام اسم فاعل
بمعنی ولہ کنندہ ہے اور یہ خدا کی صفت ہے عزوجل پس مولہ بفتح لام کہین نہ

بکسرلام اس فقیر سے فرمایا فرزندمن تو غریب ہے جب دعاگو اُچہ مین آیا تو اپنے
والد مخدوم کی پابوسی کی اور شیخ کا سلام پہونچایا اور عرض کیا کہ آپ کو شیخ
جمال الدین کی رعایت کرنے کا فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم برادرم جمال الدین
کی رعایت نگاہ نرکہوگے تو شوق کے مارے مولہ ہوجاؤگے وہ تمکو حفظ مین کہتا
ہے جب مین نے یہ کہا تو اُسی وقت مخدوم والد نے جوتا پہنا اور شیخ جمال الدین
کے پاس گئے مجھے بھی اپنے ہمراہ لیگئے ملاقات کی اور پانونپر گرے اور باہم معانقہ
کیا شیخ جمال الدین نے کہنا شروع کیا کہ اے مخدوم زادے تمہارے والد سید
جلال بخاری دعاگو کے دادا کا نام لیا قدس اللہ سرہ جب تم پیدا ہوئے تو تمکو
اس درویش کے پاس لائے اور کہا کہ برادر جمال الدین یہ میرا فرزند مولہ و باشوق
ہوگا چاہیئے کہ تم محافظت کرو شیخ نے کہا کہ مین وہ رعایت تمہارے والد سید
جلال بخاری کی نگاہ رکہتا ہون اور ممد رہتا ہون اُنکا وہ عہد وفا کرتا ہون
اُس وقت سے مخدوم والد دامت برکاتہ نزدیک شیخ جمال الدین کے بہت جاتے
تہے اور دعاگو ابتک واسطے اُنکے فرزندون کے وہ رعایت نگاہ رکہتا ہے

ایضاً ذکر اس بات کا نکلا کہ دعاگو کہتا ہے کہ مرید شیخ کبیر کے ہون اور تعلق
اُنسے کرین اور مین کہتا ہون کہ مین وکیل ہون اگر کوئی متعلم سوال کرے کہ
مردے کی وکالت اور بیعت روا نہین ہے تو مین جواب دونگا کہ وکیل انان اِن اولیا
درست ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اولیاء اللہ لا یموتون

وانما ینقلون من دار الی دار یعنے بیشک اللہ کے دوست نہین مرتے ہین
اور وہ تو نقل کیئے جاتے ہین ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے پس وکالت
درست ہے لیکن بیعت زندے سے رواہے مردے سے روا نہین ہے جسوقت
خلیفہ شیخ کی طرف حوالہ کرتا ہے تو حق تعالی ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے تاکہ اُس
شیخ کی روح کو معلوم کرے کہ فلان بن فلان نے تیرے خلیفہ سے بیعت کی ہے
پس وہ شیخ اُسکا ممد رہتا ہے پہر اس فقیر اور یاران دیگر سے فرمایا لو اگر کوئی
یہ سوال کرے تو یہ جواب دو **ایضا** فرمایا کہ اُس طرف مشائخ جیسے **شیخ
مکہ عبد اللہ یافعی و شیخ مدینہ عبد اللہ مطری**
اور دیگر مشائخ قدس اللہ سرہم نے دعاگو سے کہا کہ زمین عراق مین شوکارہ
نام ایک شہر ہے وہان شیخ الشیوخ کے خلیفہ اور شیخ بہاء الدین کے یار باقی
رہے ہین تو اُنسے ملاقات کر پس دعاگو نے اُنکو پایا نام مبارک اُنکا شیخ شرف الدین
محمود شاہ تستری قدس اللہ سرہ ہے جسدن مین نے اُنکو پایا تو وہ ایک سو
بتیس سال کے شیخ معمر تہے مین نے اُنسے خرقۂ تبرک پہنا اور اُنہون نے پہنانے
کی اجازت دی مین نے اُنسے عوارف سُنے درمیان شیخ الشیوخ مصنف
اس کتاب کے ایک واسطہ ہے اور جو کوئی مجھسے سُنے تو دو واسطے ہونگے
ایضا فرمایا کہ جمعے کے دن مین ایک گہڑی ہے وہ وقت دعا کی قبولیت
کا ہے اور خلق اُسکو نہین جانتی ہے مین نے التماس کیا تو فرمایا کہ جمعے کے دن

یعنی مردہ کی طرف سے وکالۃً درست نہیں اور بیعت غائبانہ

[illegible]

وقت جلسۂ خطیب کے مروی ہے مین اپنے والد مخدوم دامت برکاتہ سے سماع رکہتا ہون
یہ بہی التماس کیا گیا کہ جلسہ کے وقت کیا دعا کرین وہ تو ذرا سا وقت ہے فرمایا کہ
اسقدر کہے اللھم اجعلنی من المقربین لدیک والواصلین الیک دعاگو
یہی دعا کرتا ہے اسوقت تم بہی یہی دعا کرو کیونکہ یہ اہم مقصود ہے پس روے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس -

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ اس ساعت کے تعین مین علما کا بڑا اختلاف ہے عزیزی شرح
جامع صغیر مین ۴۳ قول لکہے ہین آخر مین یون کہا کہ راجح تران قولونکا گیارہوان
اور بائیسوان قول ہے گیارہوان یہ قول ہے کہ وہ ساعت درمیان اسکے ہے
کہ امام بیٹھے یہانتک کہ نماز پوری ہو جاے اور یہ قول مسلم مین حضرت ابو موسی
رضی اللہ عنہ سے مرفوعا ثابت ہے اور بائیسوان قول یہ ہے کہ آخر ساعت ہے
بعد عصر کے اسکو ابو داود و حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا اور اصحاب سنن
نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کیا ہے پہران دونون قولون مین سلف کا
اختلاف ہے کہ انمین سے کون قول راجح تر ہے سو ترجیح دینے والون نے ہر
ایک کو ترجیح دی ہے پس اول قول کو تو بیہقی و قرطبی و ابن العربی نے ترجیح دی
ہے اور نووی نے کہا کہ یہی صحیح باصواب ہے اور دوسرے قول کو امام احمد بن
حنبل و اسحق بن راہویہ و ابن عبد البر و طرطوشی و ابن الزملکانی نے ترجیح دی ہے

ایضاً فرمایا سبق پڑھ میں نے شروع کیا ترتیب آمین تھی من الصحاح
روی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال
ان فاتحۃ الکتاب وآیۃ الکرسی والآیتین من آل عمران شھد اللہ الی قولہ
عند اللہ الاسلام وقل اللھم مالک الملک الی بغیر حساب ما بینھن
وبین اللہ حجاب قلن تھبطنا الی ارضک والی من یعصیک قال اللہ سبحانہ
بی حلفت لا یقرءکن احد دبر کل صلوۃ الا جعلت الجنۃ مثواہ علی ما کان
فیہ والا اسکنتہ حظیرۃ القدس والا نظرت الیہ کل یوم سبعین نظرۃ
والا قضیت لہ کل یوم سبعین حاجۃ ادناھا المغفرۃ والا اعیذہ من
کل عدو والا نصرتہ منہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک
فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی اور دو آیہ مذکور آل عمران کی ایک تو شہد اللہ عند اللہ الاسلام
تک اور دوسری قل اللھم حساب تک نہین ہے درمیان اُنکے اور درمیان اللہ تعالی
کے کوئی پردہ خدائے تعالی نے ان آیتون مین آواز پیدا کیا تو اُن آیتون نے
بزبان سال کہا کہ یارب تو ہمکو اُتارتا ہے طرف اپنی زمین کے اور طرف اوسکے
کہ تیری نافرمانی کرتا ہے اسجگہہ فرمایا کہ یہ آیتین بدرقۂ ایمان مین داخل ہین اور
جو کوئی پڑہے وہ مقرب ہوجائے جب ان آیتون نے ایسا کہا تو اللہ تعالی نے
فرمایا کہ مین اپنی ذات کی قسم کہاتا ہون کہ نہین پڑہیگا تمکو کوئی بعد ہر نماز کے مگر
مین اُسکو چھہ چیزین دونگا ایک یہ ہے کہ کردونگا بہشت جگہہ اُسکی ہر اُس چیز

کہ جو اُسمین ہو دوسرے یہ ہے کہ بساؤنگا اُسکو اعلی منازل فردوس مین تیسرے
یہ ہے کہ دیکھونگا طرف اُسکے ہر روز ستر بار رحمت کی نظر سے چوتھے یہ ہے کہ پوری
کرونگا ہر روز اُسکی ستر حاجتین کمتر اُنکا مغفرت ہے پانچوین یہ ہے کہ نگاہ رکھونگا
اُسکو ہر دشمن سے چھٹے یہ ہے کہ نصرت دونگا اُسکو اُس دشمن سے پہر اس فقیر
سے فرمایا فرزند من بعد ہر نماز کے بدرقۂ ایمان ہمیشہ پڑہو دعا گو پڑہتا ہے اور
یہ آیتین بدرقۂ ایمان مین داخل ہین **ایضا** فرمایا صحاح مین ہے من
قال لاحول ولا قوة الا باللہ کل یوم مائة مرة استغنی بها وعنه علیه
الصلوة والسلام لاحول ولا قوة الا باللہ کنز من کنوز اللہ یہان العلی العظیم
مروی نہین ہے یعنے جو کوئی سو بار ہر روز لاحول ولا قوہ الا باللہ کہے تو وہ تونگر
ہو جائے اور یہہی مروی ہے کہ لاحول ولا قوة الا باللہ ایک خزانہ ہے اللہ کے
خزانون سے اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو کیونکہ دعا گو ہمیشہ ہر روز کہتا ہے تم
بہی کہو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ جمال الدین کے
مریدون مین سے ایک مرید آیا اُسنے عرض کیا کہ مین متاہل اور محتاج ہون شیخ
نے اُس سے فرمایا کہ تو ہر روز سو بار لاحول ولا قوة الا باللہ کا ورد کر بے ناغہ ہمیشہ
کہہ اُسنے اسکا ورد کیا بعد چند روز کے وہی مرید خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا
کہ مین مستغنی ہو گیا خدائے تعالی غیب سے پہونچاتا ہے خوش رہتا ہون یہ ہے
برکت کلمۂ تمجید کی **حکایت** ایک دن ایک لشکری شیخ کی خدمت مین آیا

فضیلت لاحول ولا قوة الا باللہ

عرض کیا کہ مین کوئی کسب و کام نہین جانتا ہون محتاجی سے عاجز رہا ہون شیخ نے اُس سے یہی فرمایا کہ تو سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ہمیشہ ورد کر اُسنے ایسا ہی کیا مستغنی ہو گیا **ایضا** فرمایا الزھد فی الزھد و التوکل فی التوکل زہد در زہد یہ ہے کہ زہد سے ترک نظر کرے تا کہ عجب مین نہ پڑجائے اور بڑائی نہ کرے کہ مین ایسا زاہد ہون اور توکل در توکل کے بھی یہی معنی ہین کہ اُسپر نظر نہ کرے کہ مین متوکل ہون کیونکہ یہ بات پندار لاتی ہے خود کو درمیان مین کچھہ نہ دیکھے سب انعام و توفیق طرف سے اللہ تعالی کے جانے اللہ تعالے فرماتا ہے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ اور فرماتا ہے ما زکی منکم من احد ولکن اللہ یزکی من یشاء۔

اٹھارہوین ماہ ذیقعدہ شب یکشنبہ تہجد کے وقت

قصیدہ لامیہ کا سبق ہوتا تھا یہ فقیر اپنے حجرے سے حجرۂ مخدوم مین حاضر تہا سبق اسجگہہ پہونچا تہا **ص** وغیر ان المکون لا کشیئ مع التکوین خذ ن کلاً کنحال فرمایا کہ لفظ مکون اسم مفعول ہے اور یہ صفت ہے مخلوق کی اور تکوین مصدر بمعنی فاعل ہے اور یہ صفت ہے خالق کی یعنے مخلوق نہین ہے مثل کسی چیز کے ساتھہ خالق کے یعنی اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ مخلوق بصفت غیر خالق ہے اللہ تعالی فرماتا ہے لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر یعنے نہین ہے مانند اُسکے کوئی چیز اور وہ سنتا دیکھتا ہے نسبت نہ کرے مخلوق کی

ذکر مکون و تکوین

کسی مخلوق کے جو کہ عالم مین ہے ساتھہ خالق کے اگر کریگا تو تشبیہ ہوجاے گی
اور تشبیہ اللہ تعالی کے حق مین جائز نہین ہے یہ قول اہل بدعت کا ہے بدمذہب
خذلہم اللہ تعالی کہتے ہین کہ خدا جوہر ہے اس طائفے کا قول عقلا ونقلا باطل
ہے مثلا اگر کوئی شخص عمل کرے تو وہ عمل غیر ہے اس شخص کا اسی طرح اس جگہہ
صنع غیر ہے صانع کا بعد اسکے یہ بیت پڑہی ب وان السُّحتَ رزقٌ
مثل حِلٍ ؛ وان یکرہ مقالی غیر قالٍ ؛ السحت الحرام فرمایا کہ اسجگہہ
ایک سوال آتا ہے کہ حرام مثل حلال کے ہے حالانکہ درمیان حرام وحلال کے
بہت فرق ہے جواب فرمایا کہ رزق الحرام مثل رزق الحلال من جہۃ التغذی
لا من جہۃ التشبیہ یعنے رزق حرام مثل رزق حلال کے ہے جہت غذا سے نہ
جہت تشبیہ سے الرزق ما یتغذی بہ یعنے رزق وہ ہے کہ جس سے غذا کیجاے
بدمذہب کہتے ہین کہ حرام رزق نہین ہے اور مقدر نہین ہے خود بندے لے
اپنے اختیار سے حرام کیا ہے اس گروہ کا قول عقلا ونقلا باطل ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا والرزق ما یتغذی
بہ رزق یہی غذا ہے حلال ہو یا حرام بعد اسکے یہ بیت پڑہی ب وفی
الاجداث عن توحید ربی ؛ سیُبلیٰ کُلَّ شخص بالسؤال ؛ ای سوال
القبر عن توحید اللہ تعالی حق من کل شخص مومنا کان او کافرا
صالحا کان او فاسقا صغیرا کان او کبیرا عاقلا کان او مجنونا الاجداث

بیان رزق حرام وحلال

بیان سوال قبر

ای القبور قولہ تعالی لا یسال عما یفعل وھم یسألون حرف سین واسطے
تاکید کے ہے جیسے کہ لام ابتدا واسطے تاکید کے آتا ہے یعنے سوال قبر کا سب پر
حق ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ لفظ کل کا واسطے احاطہ افراد کے ہے پس بچون
اور نبیون سے کیونکر پوچھین گے وہ تو معصوم ہین جواب فرمایا الصغائر یسألون
لتعظیم البشر لانہ حیوان ناطق ولا سؤال للحیوان غیر الناطق والاصح
ان الانبیاء لا یسألون لان السؤال لاثبات الحجۃ وھم حجج اللہ فلا
یسألون قال بعضھم الانبیاء لا یسالون عن التوحید ولکن یسألون
عن ماذا ترکتم امتکم لقولہ تعالی واذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم
اانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین اثنین من دون اللہ قال
سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ
تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب
ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم
شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت
علی کل شئ شھید ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم
فانک انت العزیز الحکیم یعنے بچون سے سوال ہوگا واسطے تعظیم بشر کے
کیونکہ وہ حیوان ناطق ہے اور حیوان غیر ناطق سے سوال نہین ہوتا ہے اور
صحیح تر یہ ہے کہ انبیا علیھم السلام سے سوال نہین کیا جاتا ہے اسلئے کہ سوال

ذکر سوال صغار و انبیا علیھم السلام

دواسطے اثبات حجت کے ہے اور وہ خود اللہ تعالی کی حجتین ہین پس وہ سوال
نہ کئے جائین بعض نے کہا کہ انبیا علیہم السلام توحید سے نہین پوچھے جائینگے لیکن
آنسے اس بات کا سوال ہوگا کہ تمنے اپنی امتونکو کسچیز پر چھوڑا کیونکہ اللہ سبحانہ کا
قول پاک ہے جسوقت فرمایا اللہ نے کہ اے عیسے بیٹے مریم کے کیا تونے لوگون
سے کہا کہ ٹہیراؤ تم مجھکو اور میری مان کو دو معبود حضرت عیسے نے کہا تو پاک ہے
مجھے سزاوار نہین ہے کہ مین وہ بات کہون جو کہ مجھے لائق نہین ہے اگر مین نے
اُسکو کہا ہے تو مقرر تو اُسکو جانتا ہے تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے اور
مین نہین جانتا ہون جو تیری ذات مین ہے بیشک تو ہی غیب کی باتون کا
خوب جاننے والا ہے مین نے اُنسے نہین کہا مگر وہی کہ جسکا تونے مجھکو حکم دیا کہ
تم پوجو اللہ کو جو کہ میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہے اور تہا مین اونپر
گواہ جب تک کہ مین اُنمین تہا پہر جب تونے مجھے وفات دی تو تو ہی تہا اُنپر
نگاہبان اور تو ہر شئے پر گواہ و حاضر ہے اگر تو اونکو عذاب کرے تو بیشک وہ
تیرے بندے ہین اور اگر تو اونکو بخشدے تو مقرر تو ہی ہے بے ہمتا و استوار کار
اور بچون اور دیوانون سے سوال کرینگے اگرچہ وہ مخاطب نہین ہین واسطے
تعظیم کے اسلئے کہ حیوانات غیر ناطق سے سوال نہین ہے مین اس بات کا
سماع رکہتا ہون دوسری وجہ یہ ہے تاکہ فرشتے جانین جس جگہہ کہ بچے جواب دوین
تو بڑے بطریق اولی جواب دین گے آسی درمیان مین ایک یار نے پوچھا کہ

سوال صغار و مجانین

حضرت ابراہیم فرزند ارجمند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہ کو جسوقت
قبر مین رکہا تو سوال قبر کا شروع ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے
ہوئے تہے مَنْ ربكَ قال ربی اللہ وربكم یعنے اُنسے پوچہا کہ کون ہے تمہارا
رب تو اُنہون نے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور رب تمہارا جب اُس جگہہ پہونچے کہ
ومن نبیك یعنے تمہارا نبی کون ہے تو اُنہون نے توقف کیا پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کی یا ولدی قل نبیی ابی محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے اے میرے فرزند تو کہدے کہ نبی میرے والد
میرے محمد رسول اللہ ہین یہ بات واقع مین تہی جواب فرمایا کہ ہان مین اسکا سماع
رکہتا ہون بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ وللکفار والفُسّاق بعضا +
عذاب القبر من سوء الفعال ؛ فرمایا کہ لام تخصیص کا ہے یعنے خاص
واسطے کفار اور بعض فاسقون کے بسبب بدکرداری کے عذاب قبر کا حق ہے
فرمایا الفعال ھنا بکسر الفاء یستعمل فی الشر و بفتح الفاء یستعمل فی الخیر
یعنے لفظ فعال اسجگہہ بکسرۂ فا شر مین مستعمل ہے اور بفتح فا خیر مین مستعمل ہوتا ہے
مین اس بات کا سماع رکہتا ہون اور کفار جمع کافر کی ہے جیسے فساق جمع ہے
فاسق کی بعض کی قید اسلیئے لگائی کہ شاید بعض فاسقون کے واسطے کسی بزرگ
کی شفاعت مقبول ہوگئی ہو یا کوئی عمل اُنسے ہوا ہو اور وہ قبول ہوگیا ہو یا یہ
خود حق تعالی عفو فرما دے بدمذہب کہتے ہین کہ عذاب قبر کا نہین ہے آدمی

ذکر تلقین فرزند ارجمند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عذاب قبر واسطے کفار و فساق

جب مر جاتا ہے تو جماد ہو جاتا ہے جماد کو کیا عقوبت کریں یہ گروہ اور انکا قول باطل
ہے صحیح قول اہل سنت وجماعت کا ہے ہمکو چاہیئے کہ عذاب قبر اور اُسکی کیفیت مین
مشغول نہوئین وہ لوگ جس طرح کہ عذاب قبر کے منکر ہین اسی طرح سوال قبر کے
بہی منکر ہین ہم کہتے ہین کہ ایک دن ایک جہودی قبرون مین جاتا تہا اُسنے دیکہا
کہ ایک جہودی کی قبر سے سر دکہائی دیتا ہے تمام گوشت وپوست اُسکا ریزہ ریزہ
ہو گیا ہے وہی ہڈی باقی رہ گئی ہتی وہ اُسکو ہاتہہ مین لئے ہوئے آتا تہا یہانتک
کہ اُسنے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکہا تو وہ اُنکے نزدیک ہوا پوچہا
یا علی تم کہتے ہو کہ عذاب قبر کا حق ہے اور وہ لوگ آگ مین جلتے ہین یہ سر ہے
ایک جہودی کا مین اُسکو پہچانتا ہون اُس شخص کے بزرگون مین سے تہا کچہہ
بہی جلن اسمین ظاہر نہین ہے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے تامل
کیا اور اُس جہودی سے فرمایا کہ تو دو پتہر ہاتہہ مین رکہہ اور لے آوہ جہودی دو
پتہر لے آیا حضرت امیر نے فرمایا کہ ان دونو پتہرون کو ایک کو دوسرے پر مار
اُسنے مارا تو آگ کا شعلہ نکلا یہ بات واقعی ہے کہ جب ایک پتہر کو دوسرے پر مارتے
ہین تو آگ کا شعلہ نکلتا ہے پس حضرت امیر نے فرمایا اے فلان جس طرح کہ
حق تعالی نے پتہر مین آگ کو پوشیدہ رکہا ہے اور کوئی نہین جانتا ہے اسیطرح
آگ کا عذاب بہی سر جانتا ہے کہ جلتا ہے اور ظاہر مین کچہہ اثر پیدا نہین ہے
پہر جب تو مریگا تو تو بہی جان لیگا اسی درمیان مین فرمایا کہ جب دعا گو کہ و

وہ مدینہ مبارک مین گیا تو ساری کتابین جو مین نے پڑہی تہین اُنکا اعادہ کیا پھر از سر نو
اونکو پڑہا اسلیئے کہ سبق وہی شخص دیتا ہے کہ جو اسناد رکہتا ہے اُستادون سے
تا حضرتِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آرزو رکہتا ہون کہ تو اسجگہہ چند
کتابین میرے روبرو پڑہ لے مین سماع رکہتا ہون بے سماع کے کچہہ نہین ہے
اور اُن کتابونکے نام لیئے کہ جیسے صحیح بخاری صحیح مسلم موطائے امام مالک
صحیح حنبل صحیح ابو عبداللہ الحکیم الترمذی صحیح امام بیہقی یہ سب علم حدیث شریف
ہے خارج اجزا ہفت صحاح کے بعد اسکے فرمایا المؤمن حلوئی فرمایا حدیث
صحاح کی ہے مین سماع رکہتا ہون المؤمن حلوی ای خَلُوقٌ یعنے مومن
باخلق ہوتا ہے نہ یہ کہ شیرینی خوار مراد ہے۔

اٹہارہوین ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا ایک یار شیخ کبیر کے اوراد
خدمت مین پڑہتا تہا ذکر مضمضہ و استنشاق کا تہا فرمایا کہ المضمضة من
حیث الاصطلاح تحریک الماء فی الفم ثم اخراجہ والاستنشاق
جذب الماء فی الانف ثم اخراجہ یعنے مضمضہ از روے اصطلاح
کے ہلانا پانی کا ہے مونہہ مین پہر اُسکا نکالنا اور استنشاق جذب کرنا پانی
کا ہے ناک مین پہر اُسکا نکالنا فرمایا فرزند من اسکو تو دعا اوراد کی اس جگہہ
پہونچی حاسبنی حسابا یسیرا فرمایا الحساب الیسیر مالیس فیہ

ثلاثۃ یعنے حساب یسیر یہ ہے کہ اسمین سختی نہو مین نے شیخ مدینہ عبداللہ مطری سے
سنا ہے کہ یہ دعا شیخ الشیوخ نے بر سبیل تواضع کے ہے یعنے مین اُن لوگون مین سے
نہین ہون کہ مجہپر آسان حساب کرین اس درمیان مین ایک عزیزنے پوچہا
کہ حدیثون مین ہے کہ جو ایسا کرے تو اُسپر حساب نہین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من قال لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا دخل الجنۃ بلاحساب
وعذاب یعنے جو شخص کہ لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا کہے تو وہ بدون حساب
وعذاب کے جنت مین داخل ہو جواب فرمایا کہ بعض خاص بندے خدا کے
ہین کہ اُنکا حساب نہین کرتے ہین نہ اُنکا حساب ہوتا ہے لیکن حساب حق ہے
اگر کسی سے آسان حساب لین تو گویا ایسے معنی مین ہے کہ حساب ہی نہین لیا جب
دعا اور ادکی اسجگہہ پہونچی کہ اللہم فُکَّ رقبتی من النار یعنے اے اللہ تو میری
گردن آگ سے چہڑا دے تو فرمایا کہ فُکَّ متعدیۃ من نصر ینصر و لا مضاعف
فی باب ضرب الا لازم مثل حَبَّ یحِبُّ و فَرَّ یفِرُّ یعنے فک متعدی ہے
باب نصر ینصر سے اور باب ضرب مین مضاعف نہین ہے مگر لازم جیسے کہ حب
یحب اور فر یفر پس اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو **ایضا** فرمایا من اشتغل
بما لا یعنیہ فاتہ ما یعنیہ ای لا ینفع ولا یضر یعنے جو شخص کہ مشغول ہو
اُس چیز مین کہ جو اُسکو نہ نفع دے نہ نقصان پہونچاے جیسے مباحات تو فوت
ہو جائیگی اُس سے وہ چیز کہ جو اُسکو نفع دے جیسے سنت و مستحب یعنے جو شخص

کے پہ حدیث جنت نفع بلا حساب در معجم صغیر مین آئی ہے نقل مطابق قال (خالصا مخلصا) رواہ الدار قطنی وفی قال النادری وفی روایۃ صدقا فی روایۃ من قلبہ دخل الجنۃ قال الناوی تفرد به هذا وتقلیشے ومطابقہ وقالیستے الانبیاء عن العاقبۃ قال العلقمی ابی سعید علامہ للعقبی بجانب من ثمرہ ج الجامع الصغیر للمعنوی ۱۲

کہ مباح مین مشغول ہوئے تو اسمین ثواب و عقاب برابر ہے نہ ثواب ہے نہ عقاب
اُس قدر وقت کہ مباح مین مشغول ہوگا سنت و مستحب اُس سے فوت ہو جائیگا
کہ جسمین محض ثواب تہا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک
دن امام بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تہے کہ ذکر کرین کلمۂ لا الہ الا اللہ
کا رکگئے نہ کہہ سکے پوچہا کہ اے امام مسلمانون کے تم چاہتے تہے کہ ذکر کرو کیون
رکگئے جواب دیا کہ ایک دن مین نے حالت صغر مین ایک کلمہ منجملہ مباحات کے
کہا تہا وہ یاد آگیا کہ مین نے کیون کہا مین اُسکے فکر مین تہا اُس بارگاہ کی شرمندگی
آئی ذکر کی، مانع ہوگئی قولہ تعالی وتقولون علی اللہ ما لا تعلمون یعنے تم
کہتے ہو اللہ پر وہ بات جسکو تم جانتے نہین ہو فرمایا جہان کہ حالت صغر مین کچہ کی
بات کہے اُس سے شرم کرین تو اُس شخص کی خرابی ہے کہ حالت بلوغ مین
نالائق باتین بکے اور نالائق کام کرے شرم نہ کہے اور یہ بیت فرمائی جو کہ کسی
دیوانے سے سنی **بیت** شرم نداری گنہ میکنی ؛ نامۂ خود را چہ سیہ میکنی ؛
سگ نکند با سگِ بیگانگان ؛ انچہ تو با حضرت حق میکنی ؛ فرمایا کہ ان ذنوب
بنی آدم علی قوالھم یعنے گناہ بنی آدم کے اُنکی باتو نپر ہین اور یہ بیت عربی
پڑہی **بیت** احفظ لسانک لا تقول فتبتلی ؛ ان البلاء موکل
بالمنطق ؛ یعنے تو اپنی زبان کو نگاہ رکہہ تو نہ کہے کہ مبتلا ہو جاسے کیونکہ بیشک
بلا مقرر کی گئی ہے ساتہہ بات کرنے کے زبان سے کوئی بات ایسی نکل جاتی ہے

کہ کفر لاحق ہوجاتا ہے قولہ تعالی ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامہم
یعنے البتہ مقرر اُنہون نے کفر کا کلمہ کہا اور کافر ہوئے بعد اسلام لانے کے فرمایا کہ
فرزندمن یہ فائدے لکھ لو **ایضا** روز دوشنبہ کو یکشنبہ بعد نماز ظہر کے یہ فقیر حجرے
سے خدمت مین حاضر تہا مخدوم کے پوتے سید حامد طال عمرہ خدمت مین
قرآن شریف کا سبق پڑہتے تہے اس آیت مین پہونچے تہے وان تعدوا نعمۃ
اللہ لا تحصوہا ان اللہ غفور رحیم فرمایا العد عبارت از یکان یکان
شمردن والاحصاء سرجملہ شمردن یعنے عد زبان عربی مین ایک ایک گننے کو
کہتے ہین اور احصا سرجملے شمار کرنے کو بولتے ہین یعنے اگر تم اللہ کی نعمتونکو
ایک ایک شمار کرو تو سرجملہ کو شمار نہ کرسکوگے اللہ تعالی کے نعمت کی کوئی حد
وگنتی نہین ہے بسبب اُسکی کثرت کے بعد اسکے فرمایا کہ ان حرف شرط ہے اور
تعدوا فعل شرط ہے اصل مین تعدون ہے نون کا گرنا علامت جزمی ہی اسلئے
کہ ان شرطیہ فعل وجزا کو جزم دیتا ہے اور نعمۃ اللہ مضاف ومضاف الیہ ہے
لا تحصوہا مین لا نہی کا نہین ہے لا نفی کا ہے یہ جزا ہے شرط کی اصل مین
لا تحصون تہا نون کو حذف کردیا کیونکہ شرط کی جزا واقع ہوا ہے حرف شرط فعل
وجزا کے فعل کو جزم دیتا ہے اسجگہہ علامت جزمی سقوط نون ہے اسلئے کہ جمع
ہے تاکہ کوئی وہم کرنیوالا وہم نہ کرے کہ یہ لا نہی کا ہے اور اِن ہی جازم ہے
اور فعل مجزوم اس نوع کا نہین ہے فقال بعضہم وان تعدوا نعمۃ اللہ

ای فتیتم اس فقیر سے فرمایا فرزند من بنویس **ایضا** ذکر اس بات کا نکلا کہ

قیامت کے دن فرزندون کو ماؤون کی طرف نسبت کرینگے مین نے اُس طرف کے محدثون سے دو قول سُنے ہین ایک یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی جہت سے بنام والدہ پکارینگے یا عیسے بن مریم دوسرا قول یہ ہے کہ ولد الزنا کا ستر ہو جاے تا کہ کوئی نہ جانے کہ یہ ولد الزنا ہے حق سبحانہ وتعالی حرامزادے کا ایسا ستار ہے اکثر محدث قول اول پر ہین پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من اسکو لکہہ لو۔

اُنیسوین ماہ مذکور روز دوشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر صحبت سے خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق فرماتے تہے گفتگو اسمین تہی علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین **علم الیقین** یہ ہے کہ ایمان بغیب لائے کہ خداے تعالی ایک ہے اور فرشتے اُسکے بندے ہین اور ہرگز گنہ گار نہین ہوتے ہین سب وقت فرمانبردار رہتے ہین اور اُسکی کتابین سچی ہین اور پیغمبر علیہم السلام خلق کے واعظ وناصح ہوئے ہین اور قیامت کا دن آنیوالا ہے اور بہشت ودوزخ وعرش وکرسی ولوح وقلم ہین اللہ تعالی زمین وآسمان وموجودات کا صانع ہے جہت کی طرف نظر کرین کہ یہ بناے ربانی ہے اور **عین الیقین** یہ ہے کہ کائنات کا اُسکو معائنہ ومکاشفہ ہو جانے اُسکو دیکہے جس چیز کو کہ علم سے جانتا تہا اُسکو معاینۃً دیکہے یہ مرتبہ دوسرا بالاتر اول سے

ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو ایک دن اپنی دادی کے
بہن کے گھر گیا تہا وہ اور اُنکے خاوند مولانا عبداللہ دو توایک جگہہ بیٹھے ہوئے تہے
مین بہی گیا اور بیٹھہ گیا مین نے دیکہا کہ مولانا عبداللہ ناگاہ روبرو سے غائب
ہوگئے لحظہ بہر کے بعد پہر ظاہر ہوگئے اُنکی بی بی نے کہا کہ تم کہان گئے تہے جانیکا
دروازہ تو بند کردیا ہے اگر تم کہدوگے تو مین تمکو مہر بخشدونگی اُنہون نے کہا
کہ مہر گردن سے اُترتا ہے کہدون کہا کہ مین آسمان پر گیا تہا بہشت عنبر سرشت
مین پہونچا اور تخت پر بیٹہا اور تمہارے واسطے بہی بشارت لایا ہون مین نے
سُنا کہ یہ محل واسطے تیرے اور تیرے بی بی کے ہے تم یہان ایک جگہہ رہوگے
دعاگو نے بہی سُنا مین چہوٹا تہا مین نے یہ واقعات بہت کچہہ تجربہ کئے ہین یہہ
بیٹے ہے کیا ادنے مرتبہ ہے علم کا اُنکے دلون مین تو اللہ تعالی کی طرف سے
معانی کا الہام ہوتا ہے سوائے اُن معانی کے کہ جو لوح محفوظ مین لکہہ رکہے
ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو مکہ مبارک مین سات
برس مجاور رہا ایک عزیز دانشمند و محدث و فقیہ سات برس ہر روز وعظ کہتا
سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کرتا تہا وہ پوری نہونی پائی تہی کہ دعاگو اُسکو ویساہی
چہوڑ آیا **حکایت** ایک دن شیخ عارف صدر الحق والدین خدمت مین
شیخ کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے آئے اور عرض کیا کہ بابا ہر روز جب مین سورہ فاتحہ
پڑہتا ہون تو دوسرے معانی میرے دل مین واقع ہوتے ہین سوائے اوسکے

کہ جو اس سے پہلے تھے اگر حکم ہو تو مین لکھون شیخ نے فرمایا مت لکھہ فتنہ ہوگا لوگ انکو
نہ سمجھینگے تو انکار کرینگے اور وہ معانی طرف سے اللہ تعالی کے ہونگے پس لوگ
گمراہی مین پڑجائینگے **حکایت** ایک عزیز محدث وفقیہ مسافر اُچہ مین
اندر خانقاہ مخدوم والد قدس اللہ سرہ کے مقیم ہوا اور چند مدت رہا دعاگو نے
اُس سے مصابیح اور کتب دیگر کا سماع کیا اُسنے سات جلد قرآن شریف کی تفسیر
معانی من اللہ سے کی اور جب مین نے شیخ صدرالدین کی حکایت اُس سے
بیان کی تو اُسنے تفسیر کرنا چھوڑ دیا اور ساتون جلدین دعاگو کو دیدین اور مسافر
ہوگیا ابتک وہ جلدین میرے پاس موجود ہین فرمایا کہ یہ معانی واسطے ذات
عالم کے ہوتے ہین یہانتک کہ اگر کوئی عامی شخص ذرا سے علم کے ساتھہ مشغول
ہوگا تو اُسکو مکاشفہ ہوجائیگا لیکن ان معانی کا الہام نہوگا کیونکہ علم وراثت کا
موقوف ہے علم دراست پر یعنے انبیا علیہم السلام کا علم موروث اولیاے کرام
کو نہین پہونچتا ہے جب تک کہ اُنمین علم فقہ واصول فقہ وعلم کلام کا نہو معانی
کا الہام اسلیئے نہین ہوتا ہے کہ علم طریقت وحقیقت موقوف ہے علم شریعت
پر جب تک شریعت کو خوب نہ جانیگا تب تک طریقت وحقیقت کو کہ مرتبے
اُس سے بڑھی ہوئی ہین کب جانیگا ہرگز نہ جانے گا جسوقت یہ علم جانت
تو انبیا علیہم السلام کے اتباع وپیروی کرنیوالونکو علم موروث پہونچتا ہے
ترک الدنیا مع الآخرۃ واختیار المولی بکلیتہ یعنے علم موروث چ

تفسیر معانی من اللہ

دنیا کا ہے مع آخرت کے اور بالکل اختیار کرنا ہے مولے کا اور علم سلوک علم موروث ہے اور علم شریعت ایسا ہے جیسا کہ درخت کا میوہ اور علم طریقت ایسا ہے جیسا کہ مغز میوے کا یہ خلاصہ ہے پس عامی شخص اگر مشغول ہوگا تو صاحب کشف ہوجائیگا لیکن ان معانی کا الہام اوسکو نہوگا یہ الہام عالم ہی کے ساتھ خاص ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عامی شخص شیخ عبد اللہ کا مرید تھا وہ مشغول ہوا اوسکو مکاشفہ ہوگیا یہانتک کہ ایک دن کسی قاری نے قصہ اصحاب کہف مین یہ آیت شریف پڑھی ویقولون سبعة و ثامنهم کلبهم یعنے کہتے ہین کہ اصحاب کہف سات آدمی ہین اور آٹھوان اُنکا کُتا ہے تو اس مرید عامی صاحب کشف نے کہنا شروع کیا کہ یہ ایک غار ہے مین دیکھتا ہون سات جوان اُس غار مین ہین اور آٹھوان اُنکا کُتا آگے دروازے کے ہے یہ قاری متعلم یعنے طالب العلم تھا اسنے کہا کہ تو کافر ہوگیا اسلیئے کہ اللہ تعالی نے تو یون فرمایا ہے قل ربی اعلم بعدتهم یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ میرا رب اُنکی گنتی کو خوب جانتا ہے یعنے دوسرا کوئی نہین جانتا شیخ کے پاس خبر لے گئے کہ تمہارا فلان مرید کافر ہوگیا ہے کفر کا کلمہ بکتا ہے شیخ نے کہا وہ کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ کہتا ہے کہ مین ایک غار دیکھتا ہون سات جوان اُسکے اندر ہین اور آٹھوان کُتا ہے شیخ نے فرمایا وہ کفر نہین بکتا ہے سچ کہتا ہے اُسکو مکاشفہ ہوا ہے اللہ سبحانہ کا قول پاک ہے ما یعلمهم

فائدہ ۱۱۲ الہام عالم سے مخصوص ہے

الا قلیل یعنے نہین جانتے ہین اُنکو مگر تہوڑے لوگ پس یہ مرید بہی منجملہ اُنہین
تہوڑے لوگونکے ہے وہ سچ کہتا ہے تیسرا **حق الیقین** ہے دھو اطلاع
القلب علی اللہ تعالی یعنے اللہ تعالی کی ذات پاک کو دل کی آنکھہ سے دیکھین
یہ حق الیقین ہے اکثر اوقات نماز مین دیکھتے ہین اور غیر نماز مین بہی اور سر کی
آنکھہ سے بہشت مین دیکھین گے کتب تفسیر و علم کلام مین لکہا ہے کہ بعض لوگ تو
اللہ تعالی کو بعد ایک ہفتے کے دیکھین گے اور بعض ہفتے مین دو بار زیارت
سے مشرف ہونگے اور بعض ہر روز ایکبار دیدار فائض الانوار سے شرف اندوز
ہونگے اور بعض اولیاے کرام پروردگار عالم کو ساعت بساعت دیکھین گے
اُنکا حظ و بہرہ یہی دیدار پر انوار ہوگا بہشت کے سارے تنعم و عیش و آرام کو بہول
جائین گے الادنی متروک بالاعلی یعنے کمتر شے برتر چیز کی سبب سے
چہوڑ دی جاتی ہے اور یہ بیت فرمائی **بیت** یراہ المومنون بغیر کیف ؛
وادراک وضرب من مثال ؛ فینسون النعیم اذا راوہ ؛ فیا خسران
اھل الاعتزال ؛ فرمایا قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار
اور فرمایا الادراک رؤیۃ الشئ مع الجوانب والجھات واللہ تعالی
متعال عن ذلک فیری بغیر الادراک والابصار یعنے اللہ تعالی کو
بینائیان نہین پاتی ہین اور وہ پاتا ہے بینائیون کو ادراک دیکہنا شے کا ہے
مع جانبون جہتون طرفون کے اور اللہ سبحانہ اس سے برتر و پاک ہے بس

ذکر دیدار فائض الانوار

بغیر ادراک و ابصار کے دکہائی دیگا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من لکہہ لو اسکو کم کوئی جانتا ہے۔

نماز دیدار پرانوار حق سبحانہ و تعالی در خواب

ایضا فرمایا حدیث صحاح کی ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی
بین الظہر والعصر رکعتین فی یوم الجمعۃ مسافرا کان او مقیما صحیحا
کان او مریضا عبدا کان او حرا رجلا کان او امرأۃ سواء کان ادرک
الجمعۃ او لم یدرک یجب الجمعۃ او لم تجب یقرأ فی الرکعۃ الاولی
بعد الفاتحۃ آیۃ الکرسی مرۃ وسورۃ الفلق خمسا وعشرین مرۃ وفی الرکعۃ
الثانیۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص مرۃ والناس خمسا وعشرین مرۃ
وفی روایۃ فیہما خمس عشر مرۃ واذا فرغ من الصلوۃ یقول لاحول
ولا قوۃ الا باللہ العظیم خمسین مرۃ لایخرج من الدنیا حتی یری مکانہ
فی الجنۃ اسجگہہ اس فقیر نے عرض کیا کہ بندے نے یہ حدیث شریف مخدوم کے
روبرو پڑہی ہے آمین ویری ربہ فی المنام بہی ہے فرمایا ہان تو خوب یاد رکہتا
ہے یہی حدیث اس بات کی حجت ہے کہ اللہ سبحانہ کا دیکہنا دنیا میں بحالت
خواب ثابت ہے پہر اس فقیر سے اور یاران دیگر سے فرمایا چاہیئے کہ ان دو
رکعتون پر مواظبت یعنے مداومت و ہمیشگی کرو دعا گو ہمیشہ انکو پڑہتا ہے **ایضا**
ایک عزیز پیتل کا پیالہ خدمت مین فتوح لایا فرمایا کہ ہمارے مذہب پر اسمین

کہانا درست ہے خلافا للشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فانہ یقول کالذهب والاحتیاط ان لایاکل ولا یشرب فیہ یعنے اسمین امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا خلاف ہے کیونکہ وہ فرماتے ہین کہ پیتل مثل سونے کے ہے احتیاط یہ ہے کہ اُسمین نہ کہائین پئین دعاگو نہین کہاتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہ پیتل کے پیالے مین پانی پیتے تہے ایک دانشمند اُنکے مجلس فیض منزل مین حاضر تہا عرض کیا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین اس پیالے مین پانی پینا درست نہین ہے شیخ نے جواب دیا کہ ہم اپنے مذہب مین عمل کرتے ہین یعنے مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ایضا** فرمایا یکرہ مدّ الرجل الی القبلۃ لانہ اساءۃ الادب الا ان یصلی المریض لانہ معذور وفقہ مین لکہا ہے اذا تعذر علی المریض القعود استلقی ظہرہ وجعل رجلیہ الی القبلۃ واومی بالرکوع والسجود وان استلقی علی جنبہ ووجہہ الی القبلۃ واومأ جاز یعنے قبلے کی طرف پانون لنبا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ بے ادبی سے ہے مگر بیمار کو قبلے کی طرف پانون لنبے کرنا درست ہے تاکہ توجہ حاصل ہو جاے فقہ مین یون ہے کہ جسوقت بیمار کو بیٹہنا مشکل ہو تو چت لیٹ جاے اور اپنے دونون پانون کو قبلے کی طرف کردے اور رکوع وسجدے کا اشارہ کرے اور اگر کروٹ پر لیٹے اور اُسکا مونہہ طرف قبلے کے ہو اور اشارہ کرے تو جائز ہے لیکن دعاگو نے اُس طرف

قبلے کی طرف پانون دراز کرنا مکروہ ہے

عجیب بات سنی ہے کہ ہرگز ہندوستان مین نہین سنی تہی وہ یہ ہے کہ جسوقت
بیمار کو لٹائین تو اُسکے پانون سمیٹ دین اسلئے کہ توجہ حاصل ہے اسی درمیان
مین ایک عزیز استعمال کے واسطے پگڑی لایا بیٹھے ہوئے اُسکو باندہتے تہے
اور فرماتے تہے کہ مجلس مین اگر کوئی شخص اس نیت سے بیٹھکر پگڑی باندہے
کہ اگر مین کھڑا ہوجاؤنگا تو ساری مجلس والے کھڑے ہوجائینگے تو روا ہے
اگر وہ بیٹھکر باندہے ورنہ نہین چاہئے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من لکھہ لو

ایضاً روز مذکور اونیسوین ماہ ذی قعدہ کو بعد نماز ظہر کے یہ فقیر حجرے سے
خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز قرآن شریف بآواز بلند پڑہتا تہا ایک یار نے
پوچہا کہ قرآن شریف کا سنا اور چپ رہنا بر سبیل اطلاق واجب ہے یا مقید ہے
اللہ تعالی کا قول پاک ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنی
جب قرآن پڑہا جاے تو تم اُسکو سنو اور چپ رہو جواب فرمایا قیل واجب
فی الصلوۃ قال عبد الرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما انما نزلت
ھذہ الآیۃ للصلوۃ خلف الامام یعنے کہا گیا ہے کہ نماز مین واجب ہے
عبد الرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ یہ آیت اُتری ہے
واسطے نماز کے پیچہے امام کے یعنے قرآن شریف کے سننے اور چپ رہنے کو نماز
مین واجب کہا ہے لیکن دعا گو نے اُسطرف عجیب بات سنی ہے لو قرأ القاری
من القرآن وجاء احد بعدہ وجب لہ الاستماع والانصات فی العکس

لا یجب یعنے اگر قاری قرآن شریف پڑہتا ہے اور کوئی شخص بعد اُسکے آیا
تو اُس شخص کے واسطے سنا اور چپ رہنا واجب ہے اور اگر برعکس اسکے ہے
یعنے مثلاً قاری بعد کو آیا اور ایک جماعت بیٹھی ہوئی تہی تو کسی شخص پر واجب
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ قاری سے سابق ہین لیکن دوست تر یہ ہے کہ چپ
رہین اور اگر وہ لوگ چپ نہ رہین گے تو پڑہنے والا گنہ گار ہوگا اذاقرأ القرآن
واحدٌ لطمع الدنیا لا یجب الاستماع نقل من جامع الفتاوی یعنے
اگر کوئی شخص طمع دنیا کے واسطے قرآن شریف پڑہے تو سنا واجب نہین ہے
یہ بات جامع الفتاوی سے منقول ہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان مسئلونکو
لکہہ لو **ایضاً** فرمایا سبق پڑہو ترتیب اسمین تہی کہ خلوت اختیار کرنا ایک
مسنون فعل ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابتدائے حال مین کوہ حرا
مین خلوت فرماتے تہے ہفتہ ہفتہ دس دس دن مہینا مہینا بہر حتی روی
انہ کان فی جبل حراء بالخلوۃ اربعینا یعنے یہانتک روایت کیا گیا ہے
کہ آپنے جبل حرا مین چالیس دن کا خلوت فرمایا تہا اس فقیر سے فرمایا کہ
جیسے تمنے ہمارے ساتہہ دو چلے کئے تاثیر خلوت کی یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم افضل انبیاء اور مرسل یعنے پیغمبر اور مقتدا و پیشوا ہو گئے اسی طرح اگر
سالک خلوت کرے تو اُسکو ثمرۂ ولایت میسر ہو جاوے کیونکہ نبوت تو ختم ہو چکی،
پس چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے اور حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اُس پہاڑ

فضیلت خلوت

مین کہانا پانی پہونچتا تہا آپ وہان بفراغ دل مشغول تہے اسوقت اُس پہاڑ
مین ایک عورت رہتی ہے وہ ولی ہے مشغول ہے اُسکو کہانا پانی پہونچتا ہے
بفراغ خاطر مشغول ہے شب جمعہ کو خانۂ کعبہ مین آتی ہے اور طواف کرتی ہے
دعاگو نے اُس عورت کو دیکہا ہے کوہ حرا مکے سے دو کوس ہے وہانسے آتی
ہے اور فرمایا جبکہ خدا ے تعالی ایک ہے اور دین ایک ہے اور ایمان ایک ہے
اور پیغمبر ایک ہے تو شیخ بہی ایک چاہیئے اُسکو سبب وصول اور موصول بحق جانے
اور دوسرے مشائخ سے اعتقاد رکہے اور اپنے شیخ کو بحسن اعتقاد بہتر جانے جیسے
کہ دوسرے پیغمبرون کا منکر نہین ہوتا ہے اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بہتر جانتا ہے سارے پیغمبر علیہم السلام اصول دین وایمان کی جہت سی ایک
ہین تغیر فروع مین ہے یعنے احکام شریعت مین مثلا چند چیزین اور پیغمبرون
کی امت پر حرام تہین اس امت پر حلال ہوگئین اور چند چیزین حلال تہین
وہ حرام ہوگئین جیسے کہ غنیمت لڑائی کی پہلے اس سے حرام تہی اس امت پر
حلال ہوگئی اللہ تعالی کا قول پاک ہے فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا اسکی
مثل اور بہت چیزین ہین اگر واسطے وعظ کے مشائخ دیگر کے پاس جاے یا خرقہ
تبرک وصحبت ومحبت کا پہنے تو درست ہے کیونکہ خرقہ محبت کا خرقہ ارادت نہین
ہے اور شیخ کی ارادت سے مرتد نہو جائے کیونکہ واسطے مرتد طریقت کے رجوع
نہین ہے اور مرتد شریعت کے لئے رجوع ہے اس فقیر سے فرمایا فرزندمن

بگیر یدیہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً شب بستم ماہ ذیقعدہ شب سہ شنبہ تہجد کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی و قولہ علیہ السلام العلماء ورثۃ الانبیاء یعنے فضل عالم کا عابد عامی پر مثل فضل میرے کے ہے میری امت پر اور علماء میراث دار ہین انبیاء کے یعنے پیغمبرونکے فرمایا کہ مراد اس سے علمای حقانی ہین نہ مجرد علما جو کہ بیع و شرا جانتے ہین جیسا کہ روایت کیا ہے کہ بعض صحابہ جبکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور پوچہتے تو انس فرماتے سلوا مولانا الحسن فانہ قد حفظ و نسینا لان الادنی متروک بالاعلی یعنے تم مولانا حسن سے پوچہو کیونکہ مقرر اُنہون نے یاد رکہا ہے اور ہم بہول گئے جبکہ حقائق مین مشغول ہوئے تو شرائع خاطر مین نرہی اگر کوئی شخص معرفت و حقائق سے پوچہتا تو فی الحال بیان کر دیتے اسلئے کہ اوسکے اہل تہے فالعلم ثلثۃ علم الاقوال ھو الشریعۃ و علم الافعال ھو الطریقۃ و علم الاحوال ھو الحقیقۃ کما نطق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الشریعۃ اقوالی و الطریقۃ افعالی و الحقیقۃ احوالی یعنے علم تین قسم ہے ایک تو علم اقوال یہ شریعت ہے دوسرا علم افعال یہ طریقت ہے

تیسرا علم احوال یہ حقیقت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ شریعت میری اقوال ہین اور طریقت میری افعال ہین اور حقیقت میری
احوال ہین پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ چند حدیثین فضل عالم کے واسطے تکثیر فائدے کی یہان
لکھی جاتی ہین **اوّل** (فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی)
قال المناوی قال الغزالی رحمہ اللہ تعالی اراد العلماء باللہ (الحرث
ابن اسامۃ (عن ابی سعید) الخدری رضی اللہ عنہ **دوسری** (فضل
العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم) ای نسبۃ شرف العالم الی
شرف العابد کنسبۃ شرف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی ادنی
شرف الصحابۃ (ان اللہ عز وجل وملائکتہ واھل السموات والارضین
حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت) فی البحر (لیصلون علی معلم الناس
الخیر) ولا رتبۃ فوق رتبۃ من یرحمہ اللہ وتشتغل الملائکۃ
وجمیع الخلق بالاستغفار والدعاء لہ (ت عن ابی امامۃ) وھو حدیث
حسن **تیسری** (فضل العالم) العامل بعلمہ وکذا یقال فیما
قبلہ ومابعدہ (علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر) علی سائر الکواکب)
المراد بالفضل کثرۃ الثواب الشامل لما یعطیہ اللہ للعبد فی الآخرۃ

من درجات الجنة ولذاتها وماكلها ومشاربها ومناكحها وما يعطيه الله تعالى للعبد من مقامات القرب ولذة النظر إليه وسماع كلامه (حل عن معاذ) بن جبل **چوتھی** (فضل العالم على العابد سبعين درجة مابين كل درجتين كما بين السماء والارض) لان نفعه متعد بخلاف العابد (ع عن عبد الرحمن بن عوف) **پانچویں** (فضل المومن العالم على المومن العابد سبعون درجة) فيه الحث على تعلم العلم والاخلاص فيه (ابن عبد البر عن ابن عباس) واسناده ضعيف **چھٹی** (فضل العالم على غيره كفضل النبي على امته) لانه وارثه وقائم مقامه في التبليغ والهدى ابن خط عن انس) رضى الله تعالى عنه **ساتویں** (فضل العلم احب الى من فضل العبادة) قال المناوى اى نفل العلم افضل من نفل العمل كما ان فرض العلم افضل من فرض العمل (وخير دينكم الورع) اى من ارفع خصال دينكم الورع (البزار طس ك عن حذيفة) بن اليمان (ك عن سعد) بن ابى وقاص رضى الله عنه انتهى من شرح الجامع الصغير للعزيزى **آٹھویں** (العلماء ورثة الانبياء يحبهم اهل السماء) اى سكانها من الملائكة (وتستغفر لهم الحيتان فى البحر اذا ماتوا الى يوم القيامة) وفى حياتهم ايضا (ابن النجار عن انس) رضى الله عنه انتهى من شرح جامع الصغير المذكور **ايضا**

فرمایا کہ ہنسنا تین قسم ہے القہقہۃ والضحک والتبسم اما القہقہۃ فما
ھو مسموع لہ ولجیرانہ فانہ محرم من الکبائر واما الضحک فما ھو مسموع
لہ دون جیرانہ وھو اثر واما التبسم ما لم یکن مسموعاً لہ ولا لجیرانہ
فانہ مباح وسنۃ یعنے ایک قہقہہ ہے دوسرا ضحک ہے تیسرا تبسم ہے قہقہہ وہ
ہنسی ہے کہ ہنسی والے کو اور اُسکے پڑوسیون کو سنائی دے سو یہ حرام ہے
منجملہ کبائر ہے ضحک یہ ہے کہ اُس شخص کو سنائی دے اُسکے پڑوسیون کو
سنائی ندے اور یہ گناہ ہے اور تبسم یہ ہے کہ اوس شخص کو اور اُسکے پڑوسیونکو
سنائی ندے پس یہ مباح اور سنت ہے اسی اثنا مین اس فقیر سے اور یاران
دیگر سے پوچھا کہ صبح نزدیک ہو تو سونا نہ چاہیے ورنہ سو جاؤن تا کہ دن کو نیند
تکلیف نہ دے صبح کے وقت اونگھنا نہ پڑے ورد نہ پڑہ سکون گا قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام نوم الصبح یمنع الرزق یعنے صبح کی نیند رزق کو روکتی ہے —

بیسوین ماہ مذکور روز سہ شنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا عبد الرحمن ظفاری دعوات بونی کا
سبق خدمت مین پڑہ رہا تہا فرمایا کہ اللہ تعالی کو حاضر جاننے اُسکو نہ چاہیے
کہ ہو ہو کہے یہ خطاب تو غائب کا ہے اُسکو تو چاہیئے کہ انت انت کہے کیونکہ
یہ حاضر کا خطاب ہے اسی اثنا مین زائر لوگ پہونچے بعض نے تعلق و پیوند کا
التماس کیا فرمایا سبق کو موقوف رکہو کہ مین اونکو توبہ کی تلقین کرون مین سنے

یخ قطب عالم رکن الحق والدین سے سنا ہے کہ توبہ مین توقف نہ کرنا چاہیے
جیسے کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہونا چاہے تو توقف نکرے اُسی وقت اسلام پیش
رے اسی طرح اُسی وقت تلقین کرے مگر جبکہ فوت فریضہ کا خوف ہو پس توقف
چاہیے سبق کو موقوف رکہا توبہ کی تلقین کر دی پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند
ن بگیر ید۔

ایضا تزکیۂ نفس کا ذکر نکلا

رمایا اگر کوئی شخص کسی عالم سے فوق بیٹہ جاے تو وہ کیا کچہہ حکم دے یہانتک کہ
ہغر ماندہ یعنے حاکم ہو تو انتقام لے تزکیہ نفس کا ایک یہ ہے کہ جس جگہہ بیٹہ جاے
صدر و نعال اُسکے دل مین برابر ہو شیخ جمال الدین قدس سرہ ہمیشہ صف نعال
ین بیٹہتے تہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تہے
دئی اور بزرگ اُنکی زیارت کو آئے اُنہون نے دیکہا کہ اُنکے پہلو مین ایک مست
ٹہا تہا وہ اُٹہا اور چلا گیا ان بزرگ نے کہا کہ تمنے اس مست کو نہی منکر کا وعظ
ون نہین کیا اون بزرگوار نے جواب دینا شروع کیا کہ ہم اس مست سے
ہی زیادہ تر مست ہین وہ مست تو شراب کا مست ہے ہم حب دنیا کے مست
ین قولہ علیہ الصلوۃ والسلام حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنے
ضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی دوستی سر ہے سارے
طاؤن کا اگرچہ اوسکو نہی منکر کیا تہا اور وہ حب دنیا کا مست نہ تہا لیکن تواضع

وانکسار کیا بزرگی نہین کی کہ مین زاہد ہون کیونکہ تکبر صفت ہے شیطان کی
اللہ تعالی کا قول پاک ہے کہ ابی واستکبر یعنے شیطان نے آدم علیہ السلام
کے سجدے سے انکار اور تکبر کیا اور خلق کرنا صفت ہے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
کی اللہ تعالی نے اپنے کلام مجید مین یون خبر دی ہے کہ انك لعلی خلق
عظیم اسمین تین تاکیدین ہین اول تاکید یہ ہے کہ شروع مین حرف انّ آیا
جو کہ واسطے تحقیق و تاکید کے ہے دوسری تاکید یہ ہے کہ حرف علی پر لام تاکید
کا آیا تیسری تاکید یہ ہے کہ خلق کی صفت عظیم آئی یعنی بیشک تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم البتہ بڑے خلق پر ہو۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ (حب الدنیا راس کل خطیئة) فانہ یوقع فی الشبہات
ثم فی المکروہات ثم فی المحرمات قال الغزالی رحمہ اللہ تعالی وکما
ان حبہا راس کل خطیئة فبغضہا راس کل حسنة (ھب عن الحسن
البصری رضی اللہ عنہ (مر سلا) انتہی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی

ایضا ایک عزیز نے پوچھا کہ سونے کی انگوٹھی پہننا

کیسا ہے جواب فرمایا لایجوز خاتم الذھب للرجال الا ان تکون الفضة
غالبة اوکان من صرف النقرة یعنے سونے کی انگوٹھی مردون کے واسطے
جائز نہین ہے مگر یہ کہ چاندی غالب ہو یا خالص چاندی کی ہو جیسا کہ

کتاب متفق مین مذکور ہے س خاتم الفضۃ لاباس بہ ؕ و تر
جزئیۃ فاتبعہ ؕ وجاز للامیر و الکتّاب ؕ لحاجۃ الختم علی الکتا
وخاتم الحدید والنحاس ؕ والصفر مکروہ لکل الناس ؕ او کا
من صرف الفضۃ خلافا للشافعی رحمہ اللہ تعالی قید بالرجال ح
یخرج النساء وفی الخبر المشھور ان یوما خرج رسول اللہ صلی اللہ ع
والہ وسلم علی الصحابۃ فاشار الی الذھب والابریسم فقال ھذ
محرمان لذکور امتی وحل لاناثھم یعنے خبر مشہور مین ہے کہ ایکدن رسو
صلی اللہ علیہ والہ وسلم صحابہ پر نکلے پس آپنے اشارہ کیا طرف سونے اور ری
کے پہر فرمایا کہ یہ دونو حرام کئے گئے ہین واسطے میری امت کے مردون
اور حلال ہین واسطے اُنکی عورتونکے پہر فرمایا فرزند من ان فائدونکو لکہہ لو۔

ایضا بدہ کی رات تہجد کے وقت اکیسوین ماہ مذکو

کو یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا ایک عزیز خدمت میں
قصیدۂ لامیہ کا سبق پڑہتا تہا نظم اس باب مین تہی س حساب الناس
بعد البعث حق ؕ فکونوا بالتحرز عن وبال ؕ الوبال ای العقوب
قولہ تعالی ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم یعنے حساب لوگونکا
بعث یعنے بعد دوبارہ زندہ کرلنے کے ثابت وراست واستوار ہے پس تم ع
سے ڈرو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بیشک طرف ہمارے ہے بازگشت

باب الوبال

وزن اعمال

اُنکی پہر بیشک ہمارے اوپر ہے حساب اُنکا بعد اسکے یہ نظم پڑہی سـ۵ وحق

وزن اعمال وجزی ٭ علی متن الصراط بلا امتحال ٭ وفی نسخۃ بلا

احتمال یعنے راست و درست ہے تولنا اعمال کا اور چلنا پشت پر پل صراط کے

بدون محال اور بے احتمال کے اللہ تعالی فرماتا ہے والوزن یومئذ الحق

فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ومن خفت موازینہ

فاولئک الذین خسروا انفسہم بما کانوا بایاتنا یظلمون یعنے تولنا

اعمال کا اُسدن حق ہے پس جس شخص کے موازین بہاری ہوئے سو وہی لوگ

ہین خلاصی پانیوالے اور جسکے موازین ہلکے ہوئے پس وہ وہی لوگ ہین کہ نقصان

کیا اُنہون نے اپنی جانون کا بسبب اُسچیز کے کہ تہے ساتہہ نشانیون ہمارے کے

ظلم کرتے فرمایا کہ مین نے اعمال کا تلنا تین طرح سُنا ہے احدہا یوزن صحائف

اعمالہ کل ما کتبت کرام کاتبون من الخیر والشر والثانی للمیزان کفتان

یسمی لاحدہما کفۃ الحسنۃ والاخری کفۃ السیئۃ وان ثقلت کفۃ الحسنۃ

ورجحت فقد افلح وفاز وان خفت کفۃ الحسنۃ وثقلت کفۃ السیئۃ

فقد ہلک وخسر والثالث المیزان کفۃ واحدۃ تجعل المرء فیہا ان

ثقلت الکفۃ فقد فاز وان خفت الکفۃ خسر یعنے وزن اعمال کے

تین طریق بیان فرمائے ایک طریق یہ ہے کہ اُسکے نامۂ اعمال تولے جائینگے

ہر وہ چیز کہ جسکو کرام کاتبین نے لکہا ہے بہلائی اور بُرائی سے اگر نیکی کے صحیفے

بھاری ہوئے تو چھٹ گیا اور اگر ہلکے نکلے تو زیان کار رہا دوسرا طریقہ یہ
کہ ترازو کے دو پلّے ہین جیسے کہ ہوتے ہین ایک پلے کو نیکی کا پلہ کہتے ہین ا
دوسرے کو بدی کا پلہ اگر نیکی کا پلہ بھاری ہوا تو نجات پائی اور اگر نیکی کا
ہلکا ہوا اور بدی کا پلہ بھاری ہوا تو ہلاک و زیان کار رہا تیسرا طریق یہ ہے کہ
کا ایک ہی پلہ ہے کہ آدمی اُسمین رکھا جائے گا اگر وہی پلہ بھاری ہوا تو نجا
پائی اور اگر ہلکا ہوا تو خسارے مین رہا جیسا کہ اللہ تعالی کلام مجید مین ف
ہے فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خف
موازینہ فامہ ھاویۃ وما ادراک ماھیہ نار حامیۃ پھر یہ بیہ
پڑھی ہے ویعطے الکتب بعضا نحو یمینہ و بعضا نحو ظہرہ ارشا
فرمایا کہ بعضاً مفعول اول ہے اور الکتب مفعول ثانی نظم کے واسطے مفعو
ثانی کو اول پر مقدم کر دیا ہے تقدیر کلام کی یون ہوئی یُعطے بعضٌ الکت
یعنے بعض لوگونکو نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ کے طرف دیے جاوینگے اور بعض
بائین ہاتھ کی طرف یا پیٹھ کے پیچھے فرمایا کہ جن لوگونکو نامۂ اعمال بائین ہا
دینگے تو وہ ہاتھ آگے ہوگا لیکن طوق و زنجیر مین کھچا ہوا اور جن لوگونکو پیٹھ
پیچھے دینگے تو اُنکے ہاتھ پس پشت کھچے ہوئے ہونگے پس بضرورت نامۂ اع
کو ہاتھ پر رکھین گے جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی ہے فاما من اوتی کتابہ
بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت وفی لہ تعالی واما من

کتابہ بشمالہ الی قولہ فاسلکوہ و قولہ الآخر فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف
یحاسب حسابا یسیرا وینقلب الی اھلہ مسرورا واما من اوتی کتابہ وراء
ظھرہ فسوف یدعو ثبورا ویصلی سعیرا یعنے جس شخص کو کہ نامۂ اعمال اوسکے سیدہے
ہاتھہ مین دینگے تو اُسکو بشارت بہشت کی ہے اور اُسکا حساب آسان کرین اور
لوٹے گا طرف اپنے گہر والونکے خوش ہوتا ہوا اور جسکو نامۂ اعمال بائین ہاتھہ
مین یا پس پشت دینگے تو اُسکے گردن مین آگ کے طوق ڈالین گے اور زنجیر
آگ کی پانونپر رکہین گے جو کہ ستر گز کی ہوگی پہر دوزخ مین داخل کرین گے اور
جریٗ معطوف ہے وزن اعمال پر یعنے حق جری علی متن الصراط یعنے پل صراط
کے پشت پر چلنا حق ہے متن ظہر کو کہتے ہین یعنے پشت یہ پل درمیان دوزخ
کے ہے وذلک قولہ تعالی فو ربک لنحشرنھم والشیاطین ثم لنحضرنھم
حول جھنم جثیا الی قولہ جثیا یعنے نہین ہے تم مین سے کوئی گروہ دوزخ
کا وارد ہونیوالا ہے ہی تمہارے رب پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب
واستوار و مضبوط کیا ہوا اِنْ نافیہ ہے اسلئے کہ بعد اُسکے اِلّا واقع ہوا ہے
ای ما منکم الا واردھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ متحیر رہگئے اسکے بعد
اُنکے تسکین خاطر کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی ثم ننجی الذین اتقوا ونذر
الظالمین فیھا جثیا یعنی پہر ہم نجات دین گے اُن لوگونکو کہ پرہیزگاری کی اور
ڈرے اور تقوی اختیار کیا اور چہوڑ دین گے ہم اُسمین ظالمونکو اسی درمیان

مین ایک عزیز نے پوچھا کہ انبیا بہی اُسمین گزر کرینگے جواب فرمایا کہ یہ خطاب اونپر
نہین ہے وہ دوسری راہ جائینگے پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من یہ
فائدہ لکہہ لو **ایضا** نیز شب مذکور مین تہجد کے وقت یہ فقیر حجرے سے خدمت
مین حاضر تہا خواجہ محمد ظفاری بہی اپنے حجرے سے آئے چونکہ وہ عربی تہے
اُنہون نے عربی زبان مین عرض کیا کہا یا مخدوم کنت فی هذه اللیلة
اذکر الخفی فجاء رجل من یمینی فقال لی یا عبد الله عند راس رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم شجرة ثمرها یا رب انت الرعالم و انا عبد جاهل
اسألك ان ترزقنی علما نافعا حتی اعبدك بعلمك والا هلکت
وقال لی قل هذا یا عبد الله قد قالها ثلث مرات فایش تاویل هذه
الواقعة یا مخدوم جواب فرمایا یا اخی سیدی حصل العلوم باشارة
هذه الواقعة هذا دلیل علی تحصیل العلوم الدنیة فحصلها
یعنے اے مخدوم مین اس رات ذکر خفی کرتا تہا پس ایک مرد میرے داہنے
طرف سے آیا مجہسے کہا اے اللہ کے بندے نزدیک سر مبارک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک درخت ہے اُسکا پہل یہ دعا ہے یعنے اے
رب تو معبود عالم ہے اور مین بندہ جاہل ہون مین تجہسے اس بات کا سوال
کرتا ہون کہ تو مجہے علم نافع دے تاکہ مین تیری عبادت کرون ساتہہ علم تیرے
کے ورنہ مین ہلاک ہوجاؤنگا اور مجہسے کہا کہ اے اللہ کے بندے تو اسکو کہہ

مقرر اسنے اسکو تین بار کہا پس اے مخدوم اس واقعے کی کیا تاویل ہے جواب
فرمایا کہ اے میرے بہائی اے میرے سید تو علوم کی تحصیل کر ساتہہ اشارے
اس واقعے کے یہ دلیل ہے علوم دینیہ کے حاصل کرنے پر پس تو انکو حاصل کر

اکیسوین تاریخ ماہ مذکور بدہ کے روز چاشت کی وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم عوارف کا
سبق خدمت مین پڑہتے تہے گفتگو محبت مین تہی فرمایا کہ اگر ایک شخص محب ہو
اور محبوب نہو تو پریشان ہو جاے مثلاً اگر کوئی شخص کسی معشوقہ پر عاشق ہو
اور وہ اُسکو دوست نہ رکہے اور نہ اُسکی پرداخت کرے تو وہ کسقدر پریشان
ہوگا اولیا رنے اس سے استعاذہ کیا ہے یعنے اس بات سے پناہ مانگی ہے
اور یہ نظم پڑہی ع انت الحبیب ولکنی اعوذ بہ ؛ من ان اکون
محبا غیر محبوب ؛ یعنے تو حبیب و دوست ہے لیکن مین ساتہہ اُسکے اس
بات سے پناہ مانگتا ہون کہ مین محب غیر محبوب ہوُن یعنے مین اس سے
پناہ مانگتا ہون کہ مین تو تجہے چاہون اور تو مجہے نہ چاہے آور فرمایا کہ
محبوبیت جو حاصل ہوتی ہے سو وہ نزدیک مشائخ قدس سرہم کے پیروی
کرنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل و حال یعنے گفتار و کردار و رفتار
مین اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم کہدو کہ اگر ہو تم محبت رکہتے اللہ سے تو تم میری پیروی کرو اللہ تمکو دوست رکہیگا اور بخشش کریگا واسطے تمہارے اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے بہت رحم کرنے والا جو کوئی اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو وہ اللہ کے پیغمبر کی پیروی اختیار فرمائے تا کہ محبوب ہو جائے جو شخص اتباع پیغمبر کی مخالفت کرے قول و فعل و حال مین وہ ہرگز محبوب نہو گا یہ ایک اصل عظیم ہے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اشراق و چاشت و تہجد ہمیشہ پڑہا ہے آپ پر فرض تہا اور امت پر سنت ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے فتہجد بہ نافلۃ لک اے زائدۃ لک علی خمس اوقات والنفل فی اللغۃ ہی الزیادۃ وقیل نافلۃ کامتک پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ لکہہ لو **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی التوفیق جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے توفیق کر دینا بندے کے فعل کا ہے موافق واسطے خوشی پروردگار کے پس توفیق خیر مین ہے شر مین نہین ہے کیونکہ رضا شر مین نہین ہے اس فقیر کی طرف اشارہ کیا کہ فرزند من اسکو لو غریب ہے کم کوئی جانتا ہے **ف** مرید الخیر والشر القبیح و لکن لیس یرضی بالمحال ای بالمعاصی والقبائح **ایضا** فرمایا حدیث صحاح ہے عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ قال من قال اذا اصبح اللہم انی اصبحت

ف حال رسید سعدی کہ راہ صفا توان یافت جز در پے مصطفے

دعائے صبح و شام

منك فی نعمة و عافية و ستر فاتم نعمك علی و عافيتك و سترك فی الدنيا والآخرة ثلث مرات اذا اصبح واذا امسی كان حقا علی الله عز وجل ان يتم نعمته عليه یعنے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بیشک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہے جبکہ صبح کرے آلہی بیشک مین نے صبح کی تیرے طرف سے نعمت و عافیت و ستر مین سو تو پورا کر اپنے نعمتون کو مجھپر اور اپنی عافیت و ستر کو دنیا و آخرت مین اسکو تین بار کہے جب صبح کرے اور جب شام کرے اور اول و آخر درود شریف پڑہے تو حق ہے اللہ عز وجل پر کہ تمام کرے اپنی نعمت کو اُسپر رات کو بجاے اصبحت کے امسیت کہے وعن ابی سلام رضی الله عنه قال مر بنا رجل طوال اشعث فقيل هذا خادم رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم فقمت اليه فقلت اخدمت النبی عليه السلام قال نعم فقلت حدثنی عنه حديثا لم يتداول له الرجال بينه و بينك قال سمعت رسول الله صلعم يقول من قال حين يصبح وحين يمسی ثلث مرات رضيت بالله ربا واحدا و بالاسلام دينا و بمحمد نبيا كان حقا علی الله ان يرضيه يوم القيامة یعنی ابو سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ گزر کیا ہمپر سے ایک مرد لنے کہ اُسکا دراز قد تھا اور بالونکو آگے ڈہلے ہوئے تھا یعنے بالونکی مانگ نکالی تھی پس کہا گیا کہ یہ

خادم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس مین طرف اُسکے کہڑا ہوا مین نے
کہا کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہے اُسنے کہا ہان پس مین نے
کہا کہ تو مجھے اُنسے ایسی حدیث کر کہ درمیان تیرے اور درمیان اُنکے کوئی واسطہ
نہو خاص تو نے ہی اُنکی زبان مبارک سے سُنی ہو اُسنے کہا مین نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہے جبکہ صبح کرے اور جبکہ شام
کرے تین بار یعنے اس دعا کو تو حق ہے اللہ پر کہ وہ راضی کرے اُسکو قیامت
کے دن دعا کے معنی یہ ہین کہ راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کے ایک پروردگار سمجہکر
اور ساتہہ اسلام کے دین جانکر اور ساتہہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر
فرمایا کہ حق اس جگہہ یا معنی ہین کہ کرما وعدلا لان الالوهیتہ تنافی الوجوب
یعنے یہ وعدہ بطریق کرم وعدل کے ہے نہ بطریق واجب کے کیونکہ الوہیت
وجوب کی منافی ہے اور مراد صبح سے سورج کے طلوع ہونے سے ڈہلنے تک ہے
اور مسا عبارت ہے حد مثلیہ سے یعنے دوگنا ہونا ہر چیز کا سایہ جبتک کہ شفق
غائب ہو جائے ف ان الغداء من طلوع الفجر الی زوال الشمس
قبل الظہر اما العشاء من صلوة الظہر الی انتصاف اللیل فاعلم
فادس ثم السحور من مضی الشطر من اللیل الی طلوع الفجر یعنی
غدا فجر نکلنے سے لیکر سورج کے ڈہلنے تک ہے ظہر سے پہلے اور عشا نماز
ظہر سے لیکر آدہی رات تک ہے تو اس بات کو خوب سمجہہ بوجہہ لے پہر سحور ہے

بیان غدا اور عشا اور سحور

آدہی رات گذرنے سے فجر نکلنے تک پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان فایدونکو
جو مین نے کہے لکہہ لو فرمایا کہ اول مبتدی سے خلوت کرائین اور ذکر کا حکم دین
سنتین اور فرض بجالاسے اور باقی جب فارغ ہو تو ذکر مین مشغول ہوجاے
یہانتک کہ سارے ظلمانی حجاب دور ہوجائین پہر نورانی حجاب پیدا ہوجاے
جب اس حجاب سے گزر جائیگا تو آگے وصال ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
ظلمات بعضہا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا ومن لم یجعل اللہ
لہ نورا فما لہ من نور ای حجاب ظلمات مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ دعاگو گازرون مین تہا شیخ امین الدین گازرونی کی خانقاہ
مین حجرے ہین انمین طالبین کو شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین نے
مشغول کیا ہے بعض ہندوستانی لوگ دہلی کے وہان مشغول ہوئے ہین
ایک دن ایک شخص انہین خلوتیون سے نزدیک شیخ امام الدین کے آیا اور
عرض کیا مین دیکہتا ہون کہ میرے آگے پیچھے نور ہے شیخ نے فرمایا تو اسکو
دفع کر آگے چل تو وہانتک پہونچا ہے کہ نورانی حجاب رہا ہے شیخ نے اس سے
فرمایا کہ تو نزدیک پہونچگیا ہے یہانتک کہ وصال ہوجاے بعد اسکے فرمایا کہ
بیچارہ وہ آدمی کہ اسکے پاس شیخ حاضر نہو کہ اسکو خلوت کا حکم دے یا یہہ کہ
اسنے علم سلوک نہ پڑہا ہو تو وہ اس نور مین رہجائے جانے کہ مین پہونچگیا اور
یہ نور خود حجاب ہے کام تو آگے ہے پہلے مقام وصال سے باز رہجاے حدیث

صحاح ہے الزاهد بلا علم کالحمار فی الطاحونة یعنے زاہد بدون علم کے
مثل گدہے کے ہے چکی مین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے فرمایا بہائیو مین تمکو کہتا ہون کہ تم یہ طریق لو اگر تمہارا کام بیشتر
ہو جائے تو تم دعاگو کے پاس آؤ کہو تاکہ مین تمکو خبر کرون اور آگاہ کرون ہم
سب نے قدمبوسی کی بعد اسکے فرمایا کہ جس طرح سر کی آنکہہ مین سیاہی کے اندر
پتلی ہے اسی طرح دل کی آنکہہ مین بہی پتلی ہے تصفیۂ باطن سے ظاہر ہوتی
ہے ان چیزون سے باطن کو پاک کرے غل و غش و بغض و غضب و کینہ و کبر و حسد
و حقد و جفار و جاہ و حب دنیا و طلب دنیا و قبول خلق و مدح خلق و ریا و عجب
اور مانند انکے جب تک کہ انسے پاک نہوگا تب تک وہ پتلی روشن نہوگی کہ جس سے
اللہ عزوجل کو دیکہتے ہین مثلاً اگر ظاہر کی آنکہہ کو خوار رکہیگا اور اُسکی تیمارداری
نہ کریگا تو وہ زنگ پکڑ جائے گی اندہی ہو جائے گی پس سالک کو چاہیئے کہ چشم
باطن کی تیمارداری کرے کیونکہ وہ بہی پتلی رکہتی ہے یہ ساری ترتیب شروع
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر کا ذکر نکلا

فرمایا کہ مشائخ مریدونکو کثرت ذکر کا حکم دیتے ہین ذکر خفیہ کلمۂ لا الہ الا اللہ کا یون
کرے کہ لا سے نفی مین مُد کرے بائین طرف سے داہنے طرف لیجاے پہر اثبات
بائین جانب کرے دل سے نفی کرے اور دل ہی سے پہر اثبات کا القا کرے

کیونکہ دل بائین طرف مائل ہے اور حرکت ذکر خفی کی ویسی ہی ہے کہ جیسے ذکر
جہر کی حرکت ہوتی ہے جیسا کہ مین نے بہائیونکو تلقین کیا ہے چنانچہ حضرت مبارک
طرف اس فقیر کے اور یاران خلوتیان دیگر کے لائے فرمایا کہ ذکر جہری واسطے
تصفیۂ نفس کے ہے اور تصفیہ باطن کا عامتر ہے اور ذکر خفیہ مخصوص ہے ساتہ
تصفیۂ باطن کے ذکر بضم الذال ذکر الباطن اعنی القلب بالخفیۃ وذکر
بکسر الذال عام یتناول الظاهر والباطن بالتصفیۃ جبکہ مرید یعنے
طالب صادق خلوت وجلوت مین ذکر کی مداومت وہمیشگی کرے تو اسکے دل
کا دروازہ کشادہ ہو جاے انوار دیکہے اور اُسکے سارے اعضا مین خلق صوت
ہو جاے وہ بہی ہمراہ اُسکے ذکر مین موافقت کرین ذکر مین ہو جائین مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ قاضی شمس الدین برادر قتلغخان کعبۂ
مبارک کے مجاور ہو گئے تہے اُن دنون مین دعاگو وہین تہا جب وہ سوتے
تو اُنکے سینے سے بسبب کثرت استعمال ذکر کے ذکر کی آواز نکلتی تہی جس وقت
اُنہون نے انتقال کیا تو دعاگو اُنکے جنازے پر حاضر تہا اور شیخ عبد اللہ یافعی
رحمہ اللہ تعالی بہی حاضر تہے اور مشائخ دیگر بہی حاضر تہے جنازے مین اُنکے
وجود سے ذکر نکلتا تہا سب لوگ سنتے تہے اور سارے مشائخ دائمہ وصدور
وخلائق دیگر ذکر مین مشغول ہو گئے اور جنازے سے ویسا ہی ذکر نکلتا تہا
یہ ہے تاثیر ذکر کی بہر قاضی شمس الدین کو دعاگو کے حوالے کیا کیونکہ وہ تیری

اثر ذکر جنازہ

ولایت سے ہین تو گور غریبان مین لیجا دفن کرین انکو گورستان غریبان مین
لایا ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی دادی کے پائینتی نزدیک قبر
حضرت ابراہیم ادہم رضے اللہ عنہ کے دفن کیا بعد اسکے فرمایا کہ صحابہ کرام مصطفے
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خلوت کی حاجت نہ تہی وہ تو صحبت مبارک نبوی کے
ملازم و مصاحب رہے ہین وہ اُن لوگون سے بہتر ہین جو کہ خلوت اختیار کرتے
ہین یہانتک کہ اس خطاب سے مشرف ہوئے اصحابی کالنجوم بایھم
اقتدیتم اھتدیتم وان ابیتم غویتم یعنے میرے اصحاب مثل ستارون
کے ہین تمنے اُنمین سے جس کسی کا اقتدا کیا راہ پائی اور اگر انکار کروگے اور
اُنکی مخالفت اختیار کروگے تو گمراہ ہو جاوگے صحابہ کی ستارون کے طرف
نسبت کی اسلئے کہ قافلہ شب کے چلنے والے ستارون سے راہ کی سمت پاتے ہین
اور دریا مین بادبان باندہتے ہین اسی طرح امت کے لوگ دنیا کی تاریکی مین
جو کہ رات کے مشابہ ہے عاجز رہے ہوئے ہین اگر ان دین کی ستارون سے
رستہ لین تو کبہی بے راہ نہونگے اسی طرح اگر کوئی مرید اپنے پیر کی صحبت اختیار
کرے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ خلوت کرے اس صحبت سے ہاتہ آئیگا جو کچہ
آئیگا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے اور دیگر یاران مصاحب کے لائے
فرمایا جیسے کہ یہ بہائی لوگ صحبت دعا گوئے مصاحب رہتے ہین اور ہمیشہ مین
اُنکے لئے دعا کرتا ہون اور وہ مجہسے طریقت اخذ کرتے ہین دوسرونکو وجہہ

صحابہ رضی اللہ عنہم کو خلوت کی احتیاج نہ تہی

صحابہ رضی اللہ عنہم مثل ستارون کے ہین

کہ انکا اقتدا کرین تا کہ راہ پائین ورنہ وہ لوگ کہ جنہون نے دعاگو سے تعلق و پیوند کیا ہے لاکہون سے گزر گئے ہین لیکن مرید یہی چند نفر ہین کہ جنہون نے صحبت اختیار کی ہے ہم سب نے خدمت کی یعنے تسلیم عرض کی۔

ایضا اکیسوین ماہ مذکور کو بعد نماز ظہر کے

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین خدمت مین عوارف پڑہتے تہے اور ہم چند یار ملازم سامع تہے بات اسمین تہی کہ بعض لوگ جب سلوک مین پہونچتے ہین تو سنن و فرائض کے ساتہہ کفایت کرتے ہین اور نوافل و مستحبات کا ترک اختیار کرتے ہین یہ نقصان ہے کمال یہ ہے کہ جتنی قربت زیادہ تر ہو تو طاعت و عبادت بہی زیادہ ہو منا سب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ کا کام جسوقت کمال قرب کو پہونچا تو انہون نے زیادہ تر عمل کیا یہانتک کہ دعاگو نے دیکہا ہے کہ تہجد کے وقت سے دوپہر تک مشغول رہتے تہے بعد اسکے گہر مین جاتے کچہہ فتور نہین ہوتا تہا جس طرح کہ فرشتون کو فتور نہین ہوتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے والملائکۃ یسبحونہ ولا یفترون یعنے فرشتے اللہ سبحانہ کی تسبیح کرتے ہین اور سست نہین ہوتے ہین۔

ایضا بائیسوین ماہ مذکور کو جمعرات کے دن

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق

خدمت مین پڑہتے تہے بات آمین تہی سالک کو چاہیے کہ کتاب وسنت یعنے
قرآن مجید وحدیث شریف پر عمل کرے اور ادب کی محافظت کو نگاہ رکہے کیونکہ
بے ادب کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ کسی شہر مین ایک عزیز مشہور ہوگیا تہا شیخ ابو یزید بسطامی قدس سرہ نے
مع یارون کے اُسکے زیارت کا قصد کیا چنانچہ ایکدن وہ عزیز گہر سے واسطے
کسی مصلحت کے باہر آیا تہا اُسنے کعبۂ مکرمہ کے جانب تہوک دیا امام ابویزید اُسوقت
مع یارون کے لوٹ گئے اور اُسکی ملاقات نہ کی یاردن نے پوچہا کہ آپ نے
اُسکی زیارت کا قصد فرمایا اور اُس سے ملاقات نہ کی جواب دیا کہ مین نے
اُس سے سنت کی مخالفت دیکہی پوچہا وہ کیا مخالفت تہی فرمایا کہ اُسنے کعبے
کی طرف تہوک ڈالا اگر وہ ولی ہوتا تو ہرگز سنت کی مخالفت نہ کرتا وکا یکون
ولیا مالم یکن متبعا للنبیہ قولا وفعلا وحالا یعنے آدمی ولی نہین
ہوتا ہے جب تک کہ اپنے نبی کا گفتار وکردار ورفتار مین پیرو نہو مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت امام شبلے قدس سرہ کی موت
نزدیک پہونچی تو اُنکے ہاتہہ پانون سست ہوگئے اُٹہنے کی قوت نرہی اللہ سبحانہ
فرماتا ہے وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ماکنت منہ تحید
نماز کا وقت آگیا ایک یار سے فرمایا کہ مجہکو وضو کرا دے جب اُسنے وضو کرائی
تو داڑہی مین خلال کرنا اُسکو یاد نہ آیا امام شبلی اُسکا ہاتہہ پکڑکر اپنی داڑہی کے

نزدیک لے گئے اور اُسکے انگلیون کو داڑہی مین گہسایا ہلایا ڈاڑہی کا خلال
ہوگیا سنت کا احتیاط ایسا کرنا چاہیئے موت کی حالت مین ہی سنت کی
ضائع کرنے کو روا نہین رہکتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ مخدوم بزرگ والد میرے اُس رات کہ انتقال کرینگے دعاگو خدمت
مین حاضر تہا اور اُس رات عشا کی نماز وقت مستحب مین نہ پڑہ سکے جب آدہی
رات ہوئی تو مجھے بلایا پورا وضو کیا عشا کی نماز اور وتر پورا ادا کیا ویسے ہی
قبلے کی طرف مونہہ کرکے جان بحق تسلیم کی اس جگہہ آنکہون مین آنسو بہر لائے
یاران اعلی نے بہی چشم پُرآب کی ایک وقت تہا فرمایا ایسے بندے ہوئے ہین
اور بعض لوگ خود ہی سنت کی مخالفت کرتے ہین اور باک نہین رہکتے ہین
اور اُسکو قربت جانتے ہین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے من ترک
سنتی لم ینل شفاعتی یعنے جس شخص نے میری سنت کو ترک کیا وہ میری
شفاعت کو نہ پائیگا اللہ سبحانہ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر ومن یتول فان اللہ
ھو الغنی الحمید اسوۃ حسنۃ ای اقتداء حسن یعنے البتہ مقرر ہے
خاص واسطے تمہارے اللہ کے پیغمبر مین اقتدای نیک واسطے اُس شخص کے
کہ وہ امید رکہتا ہے اللہ کی اور پچہلے دن کی اور جو شخص کہ مونہ پہیرے تو
بے شک اللہ ہی ہے بے نیاز ستودہ پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے

لائے فرمایا فرزند من یہ تقریرین جو مین نے کین سب کو لکھہ لو **ایضا** فرمایا سبق پڑہہ ترتیب اسمین تہی کہ جب سالک کو بسبب خلوت کے مداومت ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ بانندسے ترقی ہوجاتی ہے تو اول یہ بات ہوتی ہے کہ زمین پر نظر پڑتی ہے تو جو کچھہ روے زمین پر ہے اُسپر اُسکا مکاشفہ ہوجاتا ہی بعد اسکے کشف قبور ہوتا ہے قبرون مین دیکہتا ہے کہ ہر ایک کا کیا احوال ہی بعد اسکے ارواح طیبۂ انبیاء علیہم السلام کا مکاشفہ ہوتا ہے اور اُنکو دیکہتا ہے اور سب سے آخر اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہتا ہے اسکو مکاشفہ نہایت کہتے ہین بعد اسکے اللہ سبحانہ کا وصال ہوتا ہے اُسکی ذات پاک کو دل کی آنکہہ سے دیکہتا ہے اکثر نماز مین اور غیر نماز مین ہی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو شیخ **عبد اللہ یافعی** قدس سرہ سے سماع رکہتا ہے کہ ایک دن حضرت **شیخ عبد القادر جیلانی** رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ فرما رہے تہے عین وعظ مین منبر سے اُتر آئے اور آخر زینے پر بیٹہہ گئے اور موںہہ منبر کی طرف کیا اور پشت خلق کی طرف اور چپ رہے تہوڑی دیر کے بعد اُٹہے خلق کہنے لگی کہ شاید شیخ دیوانے ہوگئے ایک عزیز اُنکا معتقد تہا اُسنے پوچہا کیا تہا کہ اثناے وعظ مین آپ منبر سے اتر پڑے اور آخری زینے پر بیٹہہ گئے اور ساکت رہے کتنی بار آپنے وعظ کہا یہ واقعہ کبہی نہین ہوا خلق کہتے تہی کہ شیخ شاید دیوانے ہوگئے جواب فرمایا مین نے پیغمبر علیہ السلام کو دیکہا کہ منبر

آئے اور بیٹھ گئے میری کیا مجال ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مقابل مین بیٹھا رہون مین اترآیا اُنکی طرف پشت کیونکر کرون میری کیا طاقت
تھی کہ آگے رسول علیہ السلام کے بات کرون اور وعظ کہون اس سبب سے
مین چُپ رہا بعد ازان مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جن
دنون مین دعاگو گازرون مین خانقاہ شیخ امین الدین مین تھا تو اُنکے بھائی
شیخ امام الدین کے پاس چند طالبین ہندوستان کے اور دوسرے ملکون
کے خلوت مین مشغول تھے ایک عزیز جوان عراقی خلوتی حجرۂ خلوت سے خدمت
مین شیخ امام الدین کے آیا اور عرض کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا شیخ نے کہا کہ اب تو نزدیک پہونچ گیا ہے کہ مقام وصال ہوجاے
جب وہ چلا گیا تو دعاگو اُسکے حجرے مین گیا مین نے پوچھا عزیزی تو نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا یا بیداری مین اُسنے کہا کہ مینے بیداری
مین دیکھا عین معاینہ کیا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ
نجم الدین صغانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ بیداری مین دیکھا
اور التماس کیا یا رسول اللہ آپ مجھکو کوئی دعا سکھائیے آپ نے فرمایا یہہ دعا
پڑھ تو خدا کی طرف پہونچے گا اُن بزرگوار نے اس دعا کو مشہور کردیا ہے اُنکے
خلیفہ نے وہ دعا دعاگو کو لکھکر دی اور خرقہ پہنایا اور اجازت پہنانے کی بطور
وکالت کے دی پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرزند من یہ دعا

پڑھو اور لکھو **ایضا** آہستہ فرمایا کہ اس فقیر نے اور چند دیگر خلوتی یارون
نے سن لیا کہ دعا گو کو سنوایا ہے کہ تو اپنے یارون کے واسطے دعا کرتا ہے
یارب اجعل اصحابی من المقربین لدیک والواصلین الیک اُنسے
کہدے کہ وہ اوراد کو نگاہ رکہین تا کہ اُسکی برکت سے مقرب و واصل ہوجائین
کیونکہ لاوجد لمن لاورد لہ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ فرماتے تہے کہ اس زمانے مین
مریدون کو اوراد کا حکم دیتے ہین تا کہ اُسکی برکت سے واصل و مقرب ہوجائین
اور دعا گو بہی اسی کا حکم دیتا ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے اور
یاران خلوتی اعلی کے لائے فرمایا بہائیو اوراد کو نگاہ رکہو مجہکو حکم ہوا ہے اس
سبب سے مین تمکو کہتا ہون ہم سبنے قدمبوسی کی **ایضا** ایک عزیز خدمت
مین اوراد پڑہتا تہا بات فجر کی سنت مین تہی فرمایا کہ سنت فجر مین چار اور سنت
ہین احدھا ان یصلی فی اول الصبح والثانی یصلی فی بیتہ لقولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی سنۃ الفجر فی بیتہ یوسع لہ فی رزقہ
وتقل المنازعۃ بینہ وبین اھلہ ویختم لہ بالایمان والثالث
یقرأ فیہما الم نشرح والم ترکیف او قل یا ایھا الکافرون والاخلاص
والرابع ان لا یتکلم بین ھذہ السنۃ وفریضۃ الفجر ولو تکلم
فالافضل ان یعید یعنے فجر کی سنت مین چار سنتین یہ ہین اول یہ ہے

کہ فجر کی سنت شروع صبح مین ادا کرے تا کہ جو دعائین کہ درمیان مین آئین ہین
انکو پڑہ سکے دوسری سنت یہ ہے کہ گہر مین پڑہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی صبح کی سنت گہر مین پڑہے تو فراخی کیجاے واسطے
اسکے روزی اسکی مین اور جہگڑا کم ہو درمیان اسکے اور درمیان لسکے بی بی
کے اور ختم کار اسکا ایمان پر ہو یہ تین چیزین اسکو کرامت ہونگی حدیث صحاح
کی ہے تیسری سنت یہ ہے کہ معین سورتین پڑہے اول رکعت مین الم نشرح
دوسری مین الم ترکیف اور یہ بہی آیا ہے کہ پہلی رکعت مین قولوا امنا باللہ
تا آخر آیہ اور دوسری مین امنا بما انزلت تا آخر آیہ پڑہے تو خوب ہے یا یہ
اول مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین اخلاص چوتہی سنت یہ ہے
کہ درمیان سنت و فرض کے بات نہ کرے اور اگر بات کرے تو بہتر یہ ہے کہ
پہر پڑہے **ایضا** بائیسوین تاریخ ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو یہ فقیر حجرے
سے خدمت مین حاضر تہا مصابیح کا سبق فرمارہے تہے حدیث شریف یہ
تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام للولد علی الوالد حقوق احدہا
ان یحسن اسمہا و یحسن مرضعہا و یحسن تادیبہا یعنے اولاد کے والد
پر کئی حق ہین ایک یہ ہے کہ اسکا اچہا نام رکہے کیونکہ حدیث صحاح مین ہے
قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر الاسماء ما عبد و حمد یعنے بہترین
نام عبد اللہ یا عبد الرحمن یا عبد الرحیم اور مانند انکے مین اور بہترین نامونکا

حقوق اولاد

محمد یا احمد یا حامد یا حماد یا حمید ہے یہ بہترین نام ہین دوسرا حق یہ ہے کہ اسکی دودہ پلانیوالی نیک رکہے مین سماع رکہتا ہون کہ اگر دایہ خرید کرے تو چاہیے کہ صالح و نیک ہو دوسرے یہ کہ دودہ بہت ہو کہ بمراد پئے اور یہ بات ظاہر ہی ہے تیسری بات یہ ہے کہ دودہ پلانیوالے کو بمراد رکہے یعنے اچہی طرح سے رکہے تیسرا حق یہ ہے کہ بچون کی تادیب اچہی طرح سے کرے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے بیان کئے انکو لکہہ لو غریب ہین بعد سبق مصابیح کے عوارف کا سبق شروع ہوا گفتگو ادب مین تہی یہ سبق مصابیح کے سبق کے ساتہہ مناسب ہے اور سکرائے العبد بالطاعة یصل الی الجنة وبادبه فیها یصل الی الله تعالی یعنے بندہ بسبب طاعت و عبادت کے بہشت مین پہونچتا ہے اور طاعت مین ادب نگاہ رکہنے سے خدا کی طرف پہونچتا ہے نماز کا ادب یہ ہے کہ دائین بائین طرف التفات نہ کرے حضور کے ساتہہ ادا کرے یہ ادب وصول کا سبب ہوتا ہے کیونکہ حدیث صحاح مین ہے قوله علیه الصلوة والسلام لو علم المصلی بمن یناجی ما التفت والمصلی یناجی ربه یعنے اگر نماز پڑہنے والا جان لے کہ کسکے ساتہہ مناجات کرتا ہے کس سے سرگوشی کرتا ہے کس سے بہید کہتا ہے تو وہ دائین بائین طرف التفات نہ کرے ادہر ادہر نہ دیکہے اور نماز پڑہنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور فرمایا ادب النفس خیر من ادب الدرس یعنے ادب درس کا تو ایک وقت ہے

ادب درطاعت

اور ادب نفس کا ہر حال مین ہے پس بالضرور بہتر ہوگا اسی درمیان مین
حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے عوارف کو شیخ مدینہ عبداللہ مطری
سے سنا ہے مین نے اسکو اُنسے پڑھا ہے ہر روز بعد تہجد کے حجرۂ دعاگو مین
خود آتے ایک ہاتھہ مین چراغ اور دوسرے ہاتھہ مین کہانا مین نے اُنسے عربی
زبان مین کہا یا شیخ انا اجئ الیک انت المخدوم وانت استاذی یعنی
اے شیخ مین تمہارے پاس آؤن تم مخدوم ہو اور تم میرے اوستاد ہو انہون
نے فرمایا لا تجیٔ انت قط بل انا اجئ الیک واعلمک انت ولد رسول اللہ
یعنے تو ہرگز مت آ بلکہ مین خود تیرے پاس آؤنگا اور تجہے تعلیم کرونگا تو فرزند ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعاگو ایک سال اونکی صحبت کا ملازم رہا مین نے
پورے عوارف پڑہے دعاگو مدینہ مبارک مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین معتکف ہوا وہان کسی کو معتکف اربعین نہین ہونے دیتے ہین اخیر عشرے
مین ہر ستون کے پاس معتکف ہوتے ہین کسی ستون کو ضائع نہین کرتے ہین
کیونکہ الاعتکاف فی العشر الاخیر من رمضان سنۃ موکدۃ وقیل واجب
یعنے عشرۂ اخیر رمضان مین اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے کسی نے کہا واجب
ہے لیکن مین بقوت شیخ مدینہ کے اربعین کا معتکف ہوا اور ایک عزیز اور تہا
پس شیخ مدینہ وقت افطار کے میرے واسطے دو قرص لاتے اور کہلاتے اُسوقت
جاتے دعاگو نے عرض کیا یا شیخ ھذا اخلوۃ فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم فیو کل قلیلا یعنے اے شیخ یہ تو خلوت ہے مسجد رسول الله صلے الله علیہ وآلہ وسلم مین پس کہانا کم کہایا جاے وہ یون کہنے لگے یا ولد رسول الله لك زوجة ولك والد ولك الاقرباء وانت تروح الیهم فقد ضعف بدنك فے الطریق فکل یعنے اے فرزند رسول الله کے تیری بی بی ہے اور تیرا والد ہے اور تیرے رشتہ دار ہین اور تو طرف اُنکے جائیگا سو راہ مین تیرا بدن مقرر ضعیف وکمزور ہو جائیگا پس تو تو کہا اس سے تیرا دین ضعیف نہوگا بلکہ قوی ہو جائیگا ایسی تربیتین فرماتے تہے بعنایت خدا یتعالی اُنکی برکت سے وہ دو قرص کچہہ تشویش ندیتے تہے اور طاعت مین مقوی ہوتے فرمایا کہ ایک دن مسجد رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم مین نماز کے وقت امام حاضر نہ تہا دعاگو نے امامت کی جس جگہہ کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا مصلے تہا مین اُس سے بقدر ایک صف کے پیچہے کہڑا ہوا اور نماز شروع کی چونکہ شیخ عبد الله مطری حاضر تہے اُنہون نے مجہسے یہ ادب ملاحظہ کیا تو تحسین کی اور دعا فرمائی اور کہا ما رایت قط هذا الادب الا منك یا ولد رسول الله یعنے اے فرزند رسول الله کے مین نے یہ ادب کبہی کسی سے نہین دیکہا مگر تجہسے کہ تو نے اُسکو نگاہ رکہا **ایضا** فرمایا کہ جسوقت دعاگو مدینے سے مکہ مبارک مین آیا تو شیخ مکہ **عبد الله یافعی رحمۃ الله** نے تربیتین فرمائین اور مصلے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین کا اور مصلے شیخ نصیر الدین کا

بتایا شیخ رکن الدین کا مصلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مصلے کے
متصل دیوار کعبہ سے متصل ہے اور مصلا شیخ نصیر الدین کا اُس سے اسقدر
پیچھے ہے کہ چار آدمی کھڑے ہون ایک عزیز نے پوچھا کیا حکمت ہے کہ مصلا شیخ
نصیر الدین کا پیچھے ہے جواب فرمایا کہ شیخ رکن الدین قریب تر تھے پس شیخ ملک
عبد اللہ یافعی نزدیک مصلے کے لیگئے اور فرمایا صل ھھنا واشتغل یعنے تو
یہان نماز پڑھ اور مشغول ہو دعاگو دونو مصلون کے پیچھے مشغول ہوا میری
کیا مجال ہے کہ اُنکی جگہہ مین نماز پڑہون جبکہ شیخ ملک عبد اللہ یافعی نے مجھسے یہ
ادب دیکھا تو تحسین کی اور دعا فرمائی اسلیئے کہ مین نے ادب کو نگاہ رکھا اور
فرمایا کہ جن دنون مین دعاگو واسطے تحصیل علم کے اوچہ سے ملتان مین آیا تو
نزدیک شیخ رکن الدین کے گیا شیخ رکن الدین نے مجھکو مدرسہ مین اُتارا اسلیئے
کہ واسطے تحصیل علم کے آیا ہے۔ خانقاہ مین نہین اُتارا جہان مین اوترا تہا وہ ایک
مقام تہا دہلیز کے اوپر دعاگو کے واسطے ہر روز چار قرص اور ایک پیالہ آشام
کا پہونچاتے تہے شیخ نے بیٹے کی مان سے فرمادیا تہا کہ ایک پیالہ آشام کا جو
میرے واسطے بناتے ہو سید کے واسطے بہی وہی بہیجو چند قسم کے میوے سمین
ہوتے دودہ یا روغن مین جوش دیتے تہے ہر روز وہی بھیجتے مین نے کسی وقت
ویسا نہین کہایا۔ خادمون سے کہا کہ تم میرے واسطے ایسا نہین بناتے ہو
اور مسکرائے لیکن چند تنکہ چاہیئے تہا کیونکر کہاؤن ملعوث من اکل وحدہٗ

یعنے جو شخص تنہا کہائے وہ ملعون ہے بعد اسکے فرمایا کہ جن دنون مین سلطان محمد
نے دعاگو کو شیخ الاسلام کیا تو چالیس خانقاہین میرے تصرف مین کردین
مین نے شیخ رکن الدین کو واقعہ مین دیکہا فرمایا کہ تو چلا جا ہلاک وغرق ہوجائیگا
حج کو جا مین نے ترک کیا اور حسب فرمودۂ شیخ چلا گیا کتنی سعادتین پائین روی
مبارک طرف ہمارے لائے تم جانتے ہو کتنا تکبر ہوتا اس زمانے مین اگر کسی کے
واسطے ایک خانقاہ ہوجاتی ہے تو کتنا پندار ہوجاتا ہے خاصکر میری ملک.
تو چالیس خانقاہین تہین مین نے سب کو ترک کیا اور حسب فرمودۂ شیخ چلا گیا
مین نے کتنی سعادتین پائین چہہ برس مجاور رہا اور صحبت مشائخ کی ملازمت
کی جیسے شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی** و شیخ مدینہ **عبد اللہ مطری** قدس
اللہ اسرارہما اور کتب صحاح کی قرارت کی ساتوین برس عدن مین واسطے
زیارت **فقیہ بصال قطب عدن** قدس سرہ کے آیا انہون نے دعاگو
سے فرمایا یا ولد رسول اللہ ارجع الی مکۃ ولا تخرج من مکۃ حتی
یاذن لک من ارسلک وھو الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین
یعنے اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو طرف مکے کے لوٹ جا
اور مکے سے مت نکل یہانتک کہ تجہے اذن دے وہ شخص کہ جسنے تجہکو بہیجا
ہے اور وہ شیخ قطب عالم رکن الدین ہین مین نے اپنے جی مین کہا کہ انکو
اس حال کی کس نے خبر دی پہر مین نے کہا کہ کرامت سے دریافت کیا ہوگا

بعد چند دن کے فقیہ بصال نے وفات پائی وہ بیمار رہتے تہے مین نے جو انکو پایا تو
وہ بستر بیماری پر تہے مین نے تیسری رات وفات فقیہ بصال سے شیخ
رکن الدین کو واقعہ مین دیکہا کہ اُنہون نے میرے سر پر خرقہ پہنایا اور فرمایا کہ
کل فقیہ بصال کی وفات کو تیسرا دن ہے تو یہ خرقہ فقیہ بصال کے چہوٹے
بیٹے کو پہنا دینا جب مین بیدار ہوا تو مین نے دیکہا کہ ٹوپی آگے پڑی ہوئی ہے
اور وہ خرقہ جو کہ شیخ رکن الدین نے پہنایا مین نے اُسکو بعینہٖ اپنے سر پر پایا
تیسری دن واسطے زیارت فقیہ بصال کے حاضر ہوا سارے مشائخ دائمہ
وصدور واکابر وخلائق حاضر تہے ایک بزرگ اُٹہے اور خاص دعاگو سے کہا
یا سید البس الخرقۃ التی البسہا لک الشیخ قطب العالم رکن الحق
والدین فی الواقعۃ وعینہا لہذا الصغیر یعنے اے سید تو پہنا دے وہ
خرقہ کہ جسکو تجہے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے واقعے مین پہنایا ہے
اور اُسکو واسطے اس چہوٹے لڑکے کے معین کیا ہے مین نے اپنے جی مین
کہا کہ یہ عزیز تو اس جگہہ حاضر نہ تہا اس واقعہ کی کس نے خبر کی مین نے کہا
کہ کرامت سے جان لیا ہوگا پس مین نزدیک اُس چہوٹے لڑکے کے گیا اور
وہ خرقہ مین نے سر سے اُتارا اور اُسکو پہنا دیا مین نے دیکہا کہ اُسی وقت اُسکے
بڑے بہائی دست بستہ ہوئے اور کہا کہ ہم خادمی کرینگے اوسدن وہ لڑکا
بالغ تہا اور اب تو وہ شیخ کامل ہو گیا ہے مشائخ دائمہ چاہتے تہے کہ بڑے بیٹے

کو سجادے پر بٹھائین دعاگو نے چھوٹے بیٹے کو سجادے پر بٹھا دیا ایک یار نے
پوچھا کہ وہ مرید مخدوم کا ہوگا جواب فرمایا کہ مین شیخ نہین ہون وکیل ہون
دعاگو کے واسطے سے شیخ رکن الدین کا مرید ہوا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو سے
فقیہ بصال نے کہا تہا ارجع الی مکۃ ولا تخرج منھا حتی یاذن لک
من ارسلک دعاگو عدن سے مکے کو لوٹ گیا ایک سال اور رہا سات برس
ہو گئین ان اللہ وتر یحب الوتر بیشک اللہ طاق ہے طاق کو دوست
رکہتا ہے اور اس ایک سال مین شیخ مدینہ عبد اللہ مطری قدس اللہ روحہ
ہر رات تہجد کے وقت نزدیک دعاگو کے آتے ایک ہاتہہ مین چراغ اور دوسرے
مین کہانا یہانتک کہ اگر دعاگو کے تہجد سے کچھہ باقی رہجاتا تو نہ آتے جب تک کہ
مین پورا نہ کر لیتا صاحب کشف تہے یہانتک کہ جب مین تہجد سے فارغ ہو جاتا
تو وہ دعاگو کے مقام مین آتے اور سبق کتب صحاح احادیث کا اور عوارف
ورسائل سلوک کا دیتے دعاگو نے پورے عوارف انکے روبرو عرض کی ہی
ایسی شفقت رکہتے اور تربیت کرتے تہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے
پوچھا کہ شیخ مدینہ لڑکا نہین رکہتے تہے کہ خود کہانا لاتے جواب فرمایا کہ ایک دن
مین نے عرض کیا یا شیخ انت استاذی انا اجیٔ الیک یعنے اے شیخ آپ
میرے استاذ ہین مین ہی آپ کے پاس آؤن تو فرماتے لا تجی قط بل انا
اجیٔ واعلمک انت ولد رسول اللہ یعنے تو ہرگز مت آ بلکہ مین خود آؤن

اور تجھے تعلیم کردن تو تو فرزند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد اسکے شیخ
رکن الدین کو مین نے واقعہ مین دیکھا فرمایا تو گھر جا تیرے والد تیرا اشتیاق رکھتے
ہین پس مین رخصت ہوا شیخ مدینہ و شیخ مکہ اور دیگر مشایخ نے بھی دعاگو سے کہا
کہ زمین عراق شہر شوکارہ مین خلیفہ شیخ الشیوخ شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری
قدس اللہ روحہ باقی رہے ہین تو اُنسے ملاقات کر وہ بھی تجھے خرقہ پہنائین گے
اور قطب عالم کی طرف سے پہنانے کی اجازت دینگے تاکہ تو دوسرون کو پہنائے
پس دعاگو لوٹا ویسا ہی زمین عراق مین پہونچا شوکارہ نام شہر مین اُن بزرگ کو
پایا وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ تھے اُنکا نام شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری تھا
قدس اللہ سرہ جس دن کہ مین نے اُنکو پایا ایک سو تیس برس کے تھے جامع مسجد
مین عصا ہاتھہ مین لیکر پیادہ جاتے تھے دعاگو نے پورے عوارف اُنپر عرض
کی ہے درمیان میرے اور اسکے مصنف شیخ شیوخ کے وہی ایک واسطہ ہین
جو شخص دعاگو سے سنے تو دو واسطے ہونگے پس اُنہون نے دعاگو کو خرقہ پہنایا
اور اجازت دی اور روانہ کیا بعد اسکے مین نزدیک خلیفہ شیخ رکن الدین کے
آیا مین نے اُنکو پایا نام اُنکا **شیخ قوام الدین** تھا اُنہون نے بھی
دعاگو کو خرقہ پہنایا اور پہنانے کا اجازت نامہ اپنے خط سے لکھکر دیا **ایضا**
فرمایا کہ فتاوی کامل مین ایک مسئلہ ہے لو ان واحد ایقعد و یشتد المتکا
فیاخذہ سنۃ او نوم لا ینقض وضوءہ لان مقعدہ متصل

مسئلہ نوم متکی

علی الارض و هذا القول هو الاصح ولو نام بغیر هذا الطریق ینقض وضوءہ یعنے اگر کوئی شخص بیٹھے اور متکا باندہے پہر وہ اونگہے یا سو جائے تو اُسکا وضو نہ ٹوٹے گا کیونکہ اُسکی دبر زمین سے متصل ہے اور یہ قول صحیح تر ہے اور اگر بغیر اس طریق کے سو جائے گا یعنی اُسکی دبر زمین سے چپکی ہوئی نہو گی تو اُسکا وضو ٹوٹ جائیگا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اس مسئلے کو لکھ لو غریب ہے۔

ایضاً چوبیسوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

بعد اشراق کے یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر ہوا اکثر لوگ پہونچے تھے ہر ایک شخص زیارت کرتا تہا فرمایا کہ جسوقت شیخ قطب عالم رکن الحق والدین دامت برکاتہ ڈولی مین سوار ہوتے تو ہر دو دست مبارک اپنے باہر کر دیتے تہے خلق دست بوسی کرتے تہے اور فرماتے کہ شاید کسی مغفور کا ہاتہ مجھسے لگجائے تو مین بہی مغفور ہو جاؤن لان من زار مغفورا صار مغفورا یعنے جو کوئی بخشے ہوئے کی زیارت کرے تو وہ بہی بخشا ہوا ہو جائے فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ برادرم حاجی محمد ظفاری کہتے تہے کہ **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ کے فرزند** باین عبارت کہتے تہے کہ خلق اللہ الکعبۃ فی مکۃ یزار وخلق فی الشام بیت المقدس یزار وخلق فی المدینۃ روضۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تزار

وخلق الشیخ جلال الدین فی الھند یزاد یعنے اللہ تعالی نے کعبہ کو مکے مین
پیدا کیا ہے کہ وہ زیارت کیا جاتا ہے اور شام مین بیت المقدس کو پیدا کیا کہ وہ
زیارت کیا جاتا ہے اور مدینے مین روضۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پیدا کیا ہے کہ وہ زیارت کیا جاتا ہے اور شیخ جلال الدین کو ہند مین پیدا کیا
کہ اونکی زیارت کیجاتی ہے آسکے بعد فرمایا کہ جسوقت شیخ مکہ **عبداللہ یافعی**
اور شیخ مدینہ **عبداللہ مطری** نے وفات پائی تو اپنے فرزندونکو وصیت
کی کہ تم نزدیک **شیخ قطب الدین دمشقی** صاحب رسالہ مکیہ کے
جاؤ سلوک سیکھو وہ ایک سالک عظیم تھے انہون نے وفات پائی قدس اللہ
اسرارہم **ایضا** عوارف کا سبق فرما رہے تھے بات فقر و تصوف مین تھی
حدیث شریف یہ تھی قال علیہ الصلوۃ والسلام یدخل الجنۃ فقراء
امتی قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام وکل یوم منھا الف سنۃ من الدنیا
قولہ تعالی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون وروی انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انہ قال اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین
فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یا رسول اللہ قال انھم یدخلون الجنۃ
قبل اغنیائھم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المساکین ولو بشق
تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیھم فان اللہ یقربک یوم القیامۃ

اخرجه الترمذی یعنے داخل ہونگے جنت مین میری امت کے فقیر پہلے تو انگرون
کے پانسو برس اور ہر دن اُسمین کا دنیا کے ہزار برس کا ہوگا اللہ تعالی کا قول
ہے اور بیشک ایک دن نزدیک تیرے رب کے مثل ہزار برس کے ہے اُسچیز سے
کہ تم شمار کرتے ہو فرمایا کہ درویش صوفی کو چاہیئے کہ نظر ثواب پر نہ کرے کہ ذنب حال
اہل طریقت کا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیک لوگون
کی نیکیان مقرب لوگون کے گناہ ہین ثواب تو خود حاصل ہے براہ کرم وعد
الکریم اذا وعد وفا یعنے کریم جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے چاہیئے کہ فقر کو
واسطے خدا کے اختیار کرے نہ واسطے ثواب کے بعض لوگ تصوف کا فقر سے
مرتبہ بالا رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ فقر تو تصوف مین داخل ہے نہ تصوف فقر
مین اسلیئے کہ بعض فقرا ایسے ہوتے ہین کہ اُنکو تصوف نہین ہوتا محتاج دربدر
پہرتے ہین اور شاکی رہتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ فقر و تصوف دونون
شخص واحد کی صفت ہین اور کہتے ہین کہ اگر فقر ہے تو تصوف رکہتا ہے اسلئے
کہ تصوف کمل پہننا ہے اور کمل پوشش ہے فقرا کی نہ پوشش اغنیا کی اور اس
آیت سے تمسک کرتے ہین قولہ تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ
لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف
تعرفھم بسیماھم لا یسألون الناس الحافا فی التفسیر الحافا ماسم
فی الیمن ای حیاء من اللہ وھو الیق قال المفسرین کلھم من اھل ا

المتصوفون نزلت هذه الآیۃ فی صفۃ اصحاب الصفۃ فانھم کانوا فقراء المتصوفین مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی صفت مین اوتری ہے اسلیئے کہ وہ فقیر متصوف تھے۔

ایضاً ذکر ادب کا نکلا

فرمایا حدیث صحاح سے ہے کان رجل یصلی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعبث بثوبہ وبدنہ فقال علیہ السلام ان کان فی قلبہ ادب لاَدَّبَ جوارحہ یعنے ایک آدمی نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑہتا تہا اور اپنے جامہ وتن سے کہیلتا تہا پس آپنے فرمایا کہ اگر اُسکے دل مین ادب ہوتا تو اپنے اعضا کو با ادب کرتا آدب ظاہر علامت ہے ادب باطن کی کل اناء یترشح بما فیہ ع می تراود انچہ در آوند من ست از عربی کے معنی اس مصرع مین ہین یعنے برتن مین جو ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے۔

ایضاً ذکر توکل کا نکلا

فرمایا کہ بعض درویش خدا سے بہی کچہہ نہین مانگتے ہین کیونکہ وہ جانتے ہین وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا حرکت کرنے والا زمین مین مگر اللہ پر ہے روزی اُسکی فرمایا کہ مراد رزق سے یہی طعام وشراب نہین ہے بلکہ جو کچہہ طرف سے خدا کے پہونچتا ہے اوسکو روزی کہتے ہین اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو

مولانا وعلی الله فلیتوکل المومنون یعنے تم کہدو ولسے محمد صلی الله علیه وسلم کہ
ہرگز نہ پہونچے گی ہمکو مگر وہی چیز کہ جسکو الله نے ہمارے واسطے لکہا ہے وہی ہمارا
مولی ہے اور الله ہی پر پس چاہیئے کہ بہروسا کرین مومن لفظ عام ہے قل کل
من عند الله یعنے تو کہدے کہ ہر ایک چیز الله کے نزدیک سے ہے اور یہ نظم
پڑہی ؎ الرزق مقسوم فلا ترحلن لہ ٭ والموت محتوم فلا تحتل
بہ ٭ الرزق یاتینا وان لم ناتہ ٭ ویصیبنا المقدور فی میقاتہ ٭ یعنے
رزق قسمت کیا ہوا ہے پس تو واسطے اُسکے سفر نکر اور موت یقینی ہے پس تو اُسکے
ساتہہ حیلہ مت کر رزق ہمارے پاس آئیگا اگرچہ ہم اُسکے پاس نہ آئین اور
پہونچیگا ہمکو مقدور اپنے وقت مقرر مین ع رزقت چو مقدرست مخور چندین
غم ۴ روی عمر الفاروق رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه واٰله وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی الله حق توکله لرزقکم کما
ترزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا اخرجه الترمذی یعنے اگر تم
توکل کرو الله پر جیسا کہ حق ہے اُسپر توکل کرنیکا تو البتہ وہ تمکو رزق دے جیسے کہ
پرندے رزق دئے جاتے ہین کہ صبح کو پیٹ خالی جاتے ہین اور شام کو پیٹ
بہرے آتے ہین **ایضا** ایک بوڑہا آدمی مولانا صفی الدین علیه الرحمة کے
مریدون مین سے خدمت مین آیا خرقے کا التماس کیا فرمایا کہ مین نے اسکے
پیر کے پیر شیخ نجم الدین صفاہانی قدس الله روحه سے خرقہ پہنا ہے اور پہنانے کی

اجازت رکہتا ہون پہر اُسکو خرقہ پہنایا اسی درمیان مین **شیخ نجم الدین** کی صفت فرمائی کہ جسوقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرتے تو سلام کا جواب سنتے تہے ایک دن دعاگو خدمت مین شیخ مدینہ **عبداللہ مطری** قدس اللہ سرہ کے حاضر تہا مین نے دیکہا کہ وہ عین مجلس مین اُٹہے اور کہڑے ہوگئے مین نے کہا یا شیخ ایش قمت یعنے اے شیخ آپ کیون کہڑے ہوگئے کہا شیخ نجم الدین یسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسمع رد السلام یعنے شیخ نجم الدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کر رہے ہین اور سلام کا جواب سُن رہے ہین ایسا مرتبہ رکہتے تہے اسی اثنا مین ایسا آہستہ فرمایا کہ ہم چند یار خلوتی نے سُن لیا کہ دعاگو جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرتا ہے تو سلام کا جواب پاتا ہے ایک یار ہے کہ وہ بہی یہ جواب سنتا ہے **ایضا** ایک زائر خدمت مین آیا اور التماس کیا کہ ایک شخص نے غیبت مین شیخ شرف الدین سے پیوند کیا اور اُنہون نے اُس جگہہ سے خرقہ بہیجا جسکے واسطے بہیجا اُسنے نہ پہنا ویسا ہی رکہہ چہوڑا چند مدت گزری یہانتک کہ ایک دن ایک درویش کے پاس گیا اُسکا نام علی خلوتی ہے اُس سے اپنا واقعہ کہا علی خلوتی نے کہا کہ بیعت غیبت کی روا نہین ہے اپنی ٹوپی اُسکو پہنائی اور یہ شخص کارہ یعنی ناخوش تہا جواب فرمایا کہ بیعت غیبت کی اور خرقہ غیبت کا روا ہے دعاگو نے کتاب مین پڑہا ہے اور مین ایسا ہی کرتا ہون

سماع جواب سلام

بیعت غیبت

دعا گو کا خرقہ بنصیب کہان کہان عرب وشام ویمن وخراسان وہندوستان کو لیجاتے ہین اور مین قبول کرتا ہون اسلئے کہ اصل قبول شیخ کا شرط ہے لیکن اُسنے تو فساد طریقت کیا ہے ایسے آدمی کو مرتد طریقت کہتے ہین اس وقت اُسے چاہیئے کہ کسی شیخ کامل کے پاس جاے کہ جسکا وہ معتقد ہو از سر نو توبہ کرے اور بیعت و پیوند کرے **ایضا** فرمایا طالب کو چاہیئے کہ جس شیخ سے بیعت کی ہو اُسی کو موصل بحق جانے نہ اُسکے غیر کو اور اگر کسی دوسرے کے زیارت کو جاے تو روا ہے اور اگر خرقۂ تبرک لیوے تو اسکو بھی جائز رکھا ہے پیر جسوقت طالب کمال کو پہونچتا ہے تو سوا خدا کے کوئی اور دل مین نہین رہتا ہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا بعض کہتے ہین کہ شیخ کا نام ہزار وصد بار ورد کرے جواب فرمایا خیر این نیست ربط قلب با شیخ امداد میطلبد یعنے مدد خواہد وہمین کلمۂ لا الہ الا اللہ با مدگوید محمدؐ رسول اللہ اثبات رسالت کردہ است چون ایمان آوردہ ست وہمین یکبار فریضہ است تا غیر شاغل نیفتد جہان کہ پیغمبرؐ کے ذکر کو شاغل کہین وہان شیخ کے نام کہنے کو کب فرمائین گے پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یدآسی درمیان مین ایک عزیز سند سے واسطے پیوند کے آیا اور بغایت عامی تہا کچھ نہین جانتا تہا یہانتک کہ استغفار و توبہ کہنا زبان پر نہین آتا تہا بہزار دشواری سندی زبان مین تلقین کی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعا گو قطب عالم رکن الدین

قدس اللہ سرہ سے سماع رکھتا ہے اُنہون نے کہا کہ ایسے آدمیونکو توبہ و استغفار
تلقین کرنا کیا ہے حاجت نہین ہے یہی کلاہ دیدین کیونکہ وہ اسی کلاہ لینے کو توبہ
جانتے ہین **ایضاً** فرمایا فرزند سن سبق پڑھ سبق مین ترتیب یہ تھی ینبغی
للسالک ان لا یغتر باجتماع الناس علیہ وقبولھم لہ لان تسخیر السموات
وما فیہا اعلی للملائکۃ افضل من تسخیر الناس وقبولھم لہ یعنے سالک
کو چاہیے کہ مغرور نہو بسبب جمع ہونے لوگونکے اسپر اور بسبب قبول کرنے اُنکیکے
اُسکو اسلیئے کہ مسخر ہونا آسمانونکا اور جو کچھ کہ اُنمین ہے یعنے فرشتے فاضلتر ہے
لوگونکے مسخر ہونے سے اور اُنکے قبول کرنے سے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ جب کسی ولی کو اولیاء اللہ سے آسمانونکی ترقی ہوتی ہے تو وہ
اوپر چلا جاتا ہے اور ساتون آسمانونکو طے کرجاتا ہے بہشت مین پہونچتا ہے
لحظہ بہر مین اتنی ہزار برس کی راہ سے لوٹ آتا ہے جسوقت وہ لوٹتا ہے تو
خلق پر نظر پڑتی ہے اطلاع پاتا ہے کہ ہر ایک دنیا وسود و سودا مین مشغول
ہو رہا ہے اور اس درجے سے محروم رہا ہے کہ جسکو وہ ولی پہونچا ہے براہ
شفقت کہتا ہے کہ بیچارے لوگ کس چیز مین مشغول ہوئے ہین ان فاخر نعمتون
اور ان وافر درجون سے باز رہے ہین اُنکو ملامت نہین کرتا ہے بلکہ شفقت
کرتا ہے یہ واقعہ دعاگو نے دیکھا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ دعاگو بچا تہا ایک دن اپنی دادی کے بہن کے گھر گیا ذرا دیر بیٹھا کہ

اُنکے خاوند عبد الرحمن نام آگے سے اوپر گئے پھر آگئے دادی کے بہن نے اپنے خاوند
سے پوچہا اے فلان تم کہان گئے تہے دروازہ وکنڈی ویسی ہی بند ہے اگر
تم کہدو تو مین تمکو مہر بخشدونگی اُنہون نے کہا کہ مجھے آسمان مین لیگئے تہے
بلکہ مین بہشت مین گیا اپنے محل مین تخت پر بیٹہا اور تمہارے واسطے بشارت
لایا ہون کہا کہ تو مع اپنی بی بی کے اس محل مین رہیگا یہ تقریر دعاگو کے روبرو
ہوئی ہے مین بچا تہا مجھسے نہ چھپایا **ایضا** فرمایا بعض اولیا سے سورج
چاند ستارے باتین کرتے ہین ایک خلوتی یار نے پوچہا کہ وہ تو جماد ہین وہ
کیونکر باتین کرتے ہین جواب فرمایا کہ ین اس باب مین دو وجہین سماع کہتا ہون
ایک وجہ یہ ہے کہ یخلق اللہ لهن الصوت والھم فینطقون والثانی
تنطق الملائکۃ الذین ھم مسلطون علیھن ویحرکھن یعنے اللہ تعالے
اُنکے واسطے آواز پیدا کرتا ہے اور الہام فرماتا ہے پس وہ بولتے ہین دوسری
وجہ یہ ہے کہ جو فرشتے اُنپر مسلط ہین اور اُنکو کہینچتے ہین وہ بولتے ہین ورنہ
وہ تو جماد ہین لیکن وجہ اول پر اکثر لوگ ہین اسی جہت سے مکروہ رکہا ہے کہ
سورج چاند کے مقابل پاخانہ پہرنا نہ چاہیئے کیونکہ فرشتونکے محاذی و برابر
بیٹہے گا یہ کراہت واسطے تعظیم فرشتونکی ہے نہ واسطے تعظیم سورج چاند کے
القعود فی المستراح الی الشمس والقمر مکروہ لا لتعظیم الملائکۃ الذین
ھم مسلطون معھن یعنے پاخانے مین سورج چاند کی طرف بیٹہنا مکروہ ہے

کلام آفتاب و مہتاب و ستارگان با بعض اولیاء کرام

واسطے تعظیم فرشتونکے جو اُنکے ساتہہ مسلط ہین آسی درمیان مین روے میر طرف
اس فقیر کے اور یاران خلوتی کے لائے فرمایا بہائیو اگر تمہارے درمیان مین
کسی کو ترقی ہوجاے تو چاہیے کہ دعاگو کے پاس آؤ اور پیش کرو تاکہ مین تعلیم
کرون مین نے عرض کیا کہ ہم بے ادبی کے جہت سے نہین کہہ سکتے ہین فرمایا
کہ کہو اور اسی طرح بعض خلوتیون کو کہ میرے ساتہہ خلوت مین بیٹھے ہین ترقی
ہوجاتی ہے امید ہے کہ مزید علیہ ہوگی ان شاء اللہ تعالی ہم سب نے قدمبوسی
کی ایک اچہا وقت تہا اس طرح دعائین کین الٰہی اسألک الذین اتخذوا
معی خلوۃ واعتکافا ان تجعلہم من المقربین لدیک والواصلین
الیک وان تختم امورہم بالایمان وان تجعل عاقبتہم بالخیر
یعنے اے اللہ مین تجہسے اون لوگونکے واسطے سوال کرتا ہون کہ جنہون نے
میرے ساتہہ خلوت واعتکاف کیا اس بات کا کہ تو انکو اپنے مقربون واصلون
سے کردے اور اُنکے کامونکا ایمان پر خاتمہ کرے اور اُنکی عاقبت بخیر فرمائے
یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً روز مذکور شنبہ بعد نماز ظہر کے

چوبیسوین ماہ مذکور ذیقعدہ کو یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا
عوارف کا سبق فرماتے تہے بات اسمین تہی کہ سالک کو دو طریق چاہئین
اگر کچہہ پہونچے تو خرچ کر ڈالے اور نہ پہونچے تو سکونت اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے

بذل الموجود وعدم طلب المفقود یعنے شے موجود کا خرچ کر ڈالنا اور مفقود
کا طلب نکرنا اگر سالک کو وسعت ہوجاے تو طرف سے اللہ تعالی کے جانے
کارہ نہو ترک کندوایثار جیسے ہمارے مخادوم لوگ کہ جو کچھہ ہوتا قبول کرتے
وسعت کو اللہ تعالی کی طرف سے جانتے تہے یہانتک کہ چند گانؤن اپنے ملک
کے خریدے اور خانقاہ مین وقف کرتے تہے وہ ابتک ہین یہ بات مبتدی مرید
کو نہ چاہئے اسلئے کہ وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور دوست رکہتا ہے اور
منتہی کو ہونا نہونا دونون برابر ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ شیخ **جمال الدین** نے آخر عمر مین گانؤن قبول کیا اُنسے پوچہا کہ آپنے
آخر عمر مین گانؤن قبول کیا ابتک قبول نہ کیا تہا شیخ نے جواب دیا تاکہ مخدومون
کے طریقے کو نگاہ رکہون اور اُنکی سیرت یعنے چال چلن پر جاؤن بعد چندی
وفات پائی ابتک گانؤن کی میراث سے اُنکے فرزندون کو پہونچا ہے لیکن
مبتدی مرید کہے کہ ہمارے پیرون نے قبول کیا ہے مین بہی قبول کرون
زیادہ سعی کریگا تو وہ منتہی نہوگا بلکہ حب دنیا مین نیچے چلا جائیگا اور وہ منتہی
ہوئے ہین اُسوقت قبول کیا ہے اور ہونا نہونا دونون اونکو برابر تہا پہر روے
مبارک طرف ہمارے لائے فرمایا جیسے کہ تم عوارف سنتے ہو امید کا محل ہے
کہ اسکے ثمرات دیوے ان شاء اللہ تعالی اور اسپر عمل کرو ہم مین سے ہر ایک نے
قدمبوسی کی ایک خوش وقت تہا انواع واقسام کی دعائین کین بعد اسکے فرمایا

اگرچہ کسی شخص کا پیر نہو وہ اگر عوارف پڑہے اور اُسپر عمل کرے تو ولی ہوجاے خاصکر تمتو اس عوارف کو پیر سے سنتے ہو امید ہے کہ ثمرہ دیوے **ایضاً روز مذکور** جو بیسوین ماہ ذیقعدہ کو شکم مبارک زحمت دیتا تہا دو تین بار واسطے وضو کے اُٹہے آہستہ فرمایا ایساکہ ہم چند خلوتی یارون نے سُن لیا کہ دعاگو نے واقعہ مین دیکہا کہ آن طعام ثرید لائے ہین اور مجہکو کہلاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ ثرید بہشت کا ہے جب مین بیدار ہوا تو مین پیٹ کی زحمت مین بہت تخفیف دیکہتا ہون مقوی پڑا فرمایا مسئلہ ہے لو ان الصائم یری فی رؤیاہ ان یاکل شیئا لا یفطر وکذلک اذا احتلم وجامع فی رؤیاہ لا یفطر مالم ینزل المنی لا یجب علیہ الغسل یعنے اگر روزہ دار اپنے خواب مین دیکہے کہ گویا وہ کوئی چیز کہاتا ہے تو وہ افطار نکرے روزہ اُسکا قائم ہے اور اسی طرح جسوقت وہ محتلم ہو اور اپنے خواب مین جماع کرے تو بہی اُسکا روزہ درست ہے جب تک کہ بیداری مین نکرے اور جب تک منی نہ نکلے گی تب تک اُسپر غسل واجب نہوگا اور اسجگہہ بہی جب تک کہ بیداری مین نہ کہائیگا تب تک اسکا روزہ تباہ نہوگا یہ بات اسواسطے فرمائی کہ آپ بسبب اعتکاف کے روزہ دار تہے طعام ثرید کا فائدہ بیان فرمایا حدیث صحاح سے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیکم بالثرید ای الزموہ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لازم پکڑو ثرید کو حسن خادم نے عرض کیا کہ کبہی کبہی واسطے مخدوم کے ثرید

خاصیت ثرید

فائدہ ثرید

بنائین فرمایا کہ جو کچھہ یار لوگ کہائین گے ہم بہی وہی کہائین گے پہر روے منیر طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس مسئلے کو اور اس حدیث کے فائدکو جو مین نے بیان کیا لکھہ لے غریب ہے۔

ایضاً بچیسوین ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا بات آہین تہی کہ **علم سلوک طریقت کے اصول ہین** شریعت سے مستخرج ہین جیسے کہ دودہ سے خالص گہی جب تک دودہ نہو گا تب تک گہی کیونکر ہو گا اول دودہ چاہیے بعد اسکے گہی طریقت اتیان مندوبات ہے یعنے مستحبات کا ادا کرنا اور مباحات کا ترک کرنا کہ جنکے حاجت نہین ہے اگرچہ حاجت باشد اعراض نماید اسکو طریقت کہتے ہین شریعت مین رخصت وحیلہ رواہے اور طریقت مین حیلہ ورخصت روا نہین ہے کیونکہ اسکے سبب سے ارباب طریقت کو ترقی سے وقوف ہوجاتا ہے اور یہ وصول کا مانع پڑتا ہے اور انکا ذنب حال ہوتا ہے اصحاب شریعت کو ابرار کہتے ہین اور ارباب طریقت کو مقربین بولتے ہین سر اس معنی کا ہے جو کہ کہا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین اگر کسی مسئلے مین حیلہ ورخصت ہو تو اسکو حسنۂ شریعت کہتے ہین اور سیۂ طریقت بولتے ہین اسلیئے کہ انکو ترقی سے وقوف پڑجاتا ہے اور وصول سے مانع ہوتا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یہ **ایضاً شیخ جمال الدین**

اچی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب مین فرمایا کہ اگر کچھ شبہہ کی وجہ فتوح پہونچتے
تو ذرا دیر سر جھکاتے یہانتک کہ آواز سنتے ملکتک یعنے مین نے یہہ تیری
ملک کردی پس قبول کر لیتے ایک عزیز نے پوچھا کہ جو چیز شبہہ کی ہے وہ بے شبہہ
کیونکر ہو جائے گی جواب فرمایا العبد وما فی یدہ ملک لمولاہ یعنے بندہ
اور جو کچھہ کہ اُسکے ہاتھہ مین ہے وہ اُسکی مالک کے ملک ہے بعد اسکے فرمایا
کہ اوصاف شیخ جمال الدین کے جو کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے سُنے
ہین اگر انکو لکھے تو دفتر ہو جائین بڑے معظم مرد تھے مین نے اُس طرف کے
مشائخ صوفیہ سے سُنا ہے جیسے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی و شیخ مدینہ
عبد اللہ مطری قدس اللہ اسرارہم کہ یہ مرتبہ جو کہ درمیان مشائخ
صوفیہ کے شیخ جمال الدین رکھتے ہین ہمارے زمانے مین کوئی آدمی نہین
رکھتا ہے اور مین نے اُس طرف مشائخ سے یہہ بھی سُنا ہے کہ شیخ جمال الدین
کی لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا تھا اُنکے وفات کے بعد شیخ کے فرزند شبہہ
کرتے تھے دعاگو نے اُس طرف سُنا کہ یہ شیخ کا صحیح فرزند ہے مین نے اونکے
فرزندون سے کہدیا اوسوقت سے پھر وہ اُسکو دوست رکھتے ہین اور
بھائی کہتے ہین۔

ایضا پیر کی رات چھبیسوین ماہ مذکور تہجد کے وقت

یہ فقیر سحر سے خدمت مین حاضر تھا ایک عزیز اسجگہہ سے قصیدہ لامیہ

کا سبق پڑہتا تہا ~~ه~~ و مرجو شفاعة اهل خیر ؛ لاصحاب الکبائر
کالجبال ؛ ای شفاعة المتطهرین حق ومقبول للهذنبین یعنے بیگناه
لوگونکی شفاعت واسطے گناہگاروں کے حق ومقبول ہے گو بڑے بڑے
مثل پہاڑونکے ہون فی لہ علیہ الصلوۃ والسلام شفاعتی لاهل الکبائر
من امتی وعنہ علیہ الصلوۃ والسلام ان الله لیدخل الجنة لاهل
الکبائر بشفاعة الصالحین یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری
شفاعت واسطے کبیرہ گناہ والونکے ہے میری امت سے اور یہ ہی آپ سے مروی
ہے کہ بیشک اللہ تعالی البتہ داخل کریگا بہشت مین کبیرہ گناہ والونکو بسبب
شفاعت نیک مردون کے بعد اسکے یہ نظم پڑہی ~~ه~~ وللدعوات تاثیر
بلیغ ؛ وقد ینفیه اصحاب الضلال ؛ دعوات جمع دعوۃ اسے للدعوات اثر
کلی یعنے واسطے دعاؤنکے اثر کلی ہے دعاگوئے اس طرف سناہے کہ الدعوات
مستجابة فی صرف قضاء المعلق دون المبرم ای المحکم یعنے دعائین مستجاب
ہین پہیرنے مین قضائے معلق کے نہ محکم کے کیونکہ محکم کے واسطے پہیرنا نہیں
ہے لا راد لما قضیت یعنے انچیز کا کوئی رد کرنیوالا نہین ہے کہ جسکو تو جاری
کرچکا ہے بد مذہب لوگ کہتے ہین کہ دعا کے واسطے اثر نہین ہے اور اثر کے منکر
ہین اور جف القلم بما هو کائن سے تمسک کرتے ہین یعنے جو چیز ہونیوالی ہے
اُس سے قلم سوکہہ گئے یعنے اب کچہہ نہین ہوتا جو ہونا تہا سو ہوچکا یہ قول صحیح

نہین ہے قول صحیح اہل سنت وجماعت ہی کا ہے کہ لایرد القضاء الا الدعاء
یعنے قضا کو نہین پہیرتی ہے مگر دعا والدعاء واجب لان الامر یدل علی الوجوب
قولہ تعالی وقال ربکم ادعونی استجب لکم وقال واذا سالک عبادی عنی
فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی
لعلہم یرشدون یعنے دعا واجب ہے اسلیئے کہ امر دلالت کرتا ہے وجوب پر
اور کہا رب تمہارے نے تم پکارو مجکو ساتھ دعا کے مین قبول کرونگا تمہاری
دعا کو اور جسوقت پوچہین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے مجہسے تو
بیشک مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون مین دعا کرنیوالے کی دعا کو جسوقت
کہ اُسنے مجہے پکارا پس چاہیئے کہ مجہسے قبولیت چاہین اور چاہیئے کہ میرے ساتھ
ایمان لائین شاید وہ ہدایت پائین بدمذہب لوگ دعا سے منکر ہین جیسے معتزلہ
اور کہتے ہین جف القلم بما ہو کائن اس گروہ کا قول باطل ہے صحیح قول مذہب
سنت وجماعت کا ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی ہے ودنیانا حدیث
والهیولی علیہ الکون فاسمع یا جتندال ای الدنیا والہیولی
محدث وهو اصل کل شئ ہیولی اصل اشیا کو کہتے ہین کہ جس سے خداوند تعالے
اشیا کو وجود مین لایا ہے اور وہ قدیم نہین ہے محدث ہے جیسے کہ چوب نسبت
کرسی کے اور گیہون اور آٹا بنسبت روٹی کے فلاسفہ کہتے ہین کہ ہیولی قدیم
ہے اور وہ کلی ہے کہ حق تعالی نے سارے اشیا کو اُس سے پیدا فرمایا ہے یہ گروہ

اور اسکا قول باطل ہے اللہ تعالی اُس ہیولی کا پیدا کرنیوالا ہے کیونکہ ہیولی ایک
شے ہے واللہ تعالی خالق کل شئی یعنے اللہ تعالی ہر شے کا پیدا کرنیوالا ہے بار تعالے
سارے اشیا کو تم عدم سے طرف وجود کے باہر لایا ہے قولہ تعالی وقد خلقتك
من قبل ولم تك شیئا بعد اسکے یہ بیت پڑہی **سه** وللجنات والنیران
کون علیهما مر احوال خوال ای للجنات الثمانیة والنیران السبعة
وجود وهما مخلوقان وموجودان یعنے آٹھ بہشت اور سات دوزخ مخلوق
و موجود ہین فرمایا مر احوال مصدر مضاف و مضاف الیہ ہے مر مصدر ہے اور
احوال حول کی جمع بمعنی سال ہے یعنے بہشت و دوزخ پر گزرنا برسون کا ہے
جیسے کہ ہمپر برسین گزرتی ہین قولہ تعالی وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة
عرضها السموات والارض اعدت للمتقین وانا اعتدنا للظالمین نارا
ذکر بلفظ الماضی وهو یدل علی الوجود یعنے جنت و نار کو بلفظ ماضی ذکر فرمایا
اور ماضی وجود پر دلالت کرتی ہے بعض اولیاے خدا معاینة دیکھتے ہین اور
جاتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو نے
ایک درویش کو دیکھا کہ وہ اوپر گئے اور ذرا دیر مین پہر آگئے مین نے پوچھا تم کہان
گئے تہے کہا واسطے کسی مصلحت کے بہشت مین گیا تہا دوسری دلیل یہ ہے
کہ خداوند تعالی نے آدم علیہ السلام کو خطاب کیا طرف بہشت کے پس وہ موجود
ہے قولہ تعالی یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة وکلا منها رغدا یعنے

بہشت و نار بالفعل موجود ہین

عدم فنائے بہشت و دوزخ و اہل ہر دو

اے آدم تو ساکن ہو قرار پکڑ اور تیرا جوڑا بہشت عنبر سرشت مین اور کہا و تم اُس سے
جو کچھہ چاہو بعد اسکے یہ بیت پڑہی بیت ولا تفنی الجحیم ولا الجنان +
وما اهلوهما اهل انتقال یعنے دوزخ و بہشت فنا ہونگی اور نہ مومن بعد
دخول بہشت کے اور نہ کافر بعد دخول دوزخ کے فنا ہونگے طائفہ جہمیہ بدمذہب
اسکے بہی منکر ہین انکا قول درست نہین ہے باطل ہے قولہ تعالی خالدین
فیہا ابدا یعنے وہ ہمیشہ ہمیشہ اُسمین رہینگے بسینگے ایک عزیز نے اس آیت
شریف کا پوچہا کل شئ هالك الا وجهه جواب فرمایا کہ اُس طرف سُنا ہے کبہی
ہندوستان مین نہ سُنا تہا ای جهة ابقائه یعنے جسکو وہ باقی رکہے و ذلك قوله
تعالی واذا نفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من
شاء الله ای هلك من فی السموات یعنے جسوقت صور مین پہونکا جائیگا تو
ہلاک ہو جائینگے وہ لوگ کہ آسمانون مین ہین اور وہ لوگ کہ زمین مین ہین مگر
جنکو کہ چاہے اللہ یعنے سارے آسمان والے اور زمین والے ہلاک ہو جائینگے
مگر جسکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا پروردگار چاہے اور وہ چہہ چیزین
ہین بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم اور یہ بات حدیث مشہور مین
ثابت ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی بیت وذو الایمان لا یبقی مقیما بشوم
الذنب فی دار اشتعال + فرمایا کہ شوم کو ہمزے سے پڑہتے ہین و اشتعال
شعلہ بر افروختن آتش کو کہتے ہین اگر کوئی شخص ایمان پر مر جاے اور شومی گناہ

سے دوزخ مین جاے تو پہر کبہی اُسکو نکالین گے اور بہشت جاودان مین لیجائین
گے یہ بیت پڑہی بیت از ہیبتِ آن دوراہ خون شد دلِ من ؎ تا خود
بکدام رہ بود منزلِ من ؎ قولہ تعالیٰ فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر۔

ایضاً ۲۶ ماہ مذکور ذیقعدہ روز دوشنبہ چاشت کی وقت

یہ فقیر خلوت کے حجرے سے خدمت مین حاضر ہوا عوارف کا سبق ہوتا تہا بات
ادب مین تہی اور وہ یہ تہی کہ ان رجلا فی یوم رأی غلام رجل و صاحب
الغلام کان ولیاً من اولیاء اللہ عز وجل فقال لھذا الرجل قد بلغک
عنا ای عقوبۃ منذ ستین سنۃ فنسیت القرآن وکنت حافظا یعنے
ایک مرد نے کسی دن ایک شخص کے غلام کو بنظر بے ادبی دیکہا اور مالک اُس
غلام کا ایک ولی تہا اولیاے اللہ عز وجل سے پس اُس ولی نے اس مرد سے کہا
کہ مقرر تجہکو برسون کے بعد اس نظر کی عقوبت پہونچے گی جو کہ تو نے اس غلام
پر کی اس مرد نے کہا کہ اُس بزرگ کی بات نے بعد ساٹہہ برس کے اثر کیا اور وہ
یہ تہا کہ مین قرآن شریف بہول گیا حالانکہ مین حافظ تہا فرمایا کہ مشائخ صوفیہ
قدس اللہ ارواحہم اگر راہ مین جاتے ہین جسوقت کوئی مرد سامنی آتا ہی تو آستین
آنکہہ پر رکہہ لیتے ہین یا آنکہہ بند کر لیتے ہین اور نیچے نظر کر کے گذر کرتے ہین اگرچہ
اونکی وہ نظر نہین ہے شیطان لعین گہات مین ہے بلا مین پڑ جاے اور اتنے
لوگ پڑ گئے ہین پس سالک کو بلکہ سب مؤمنون کو چاہئے کہ سب حال مین ادب کو

نگاہ رکھین خاصکر سالک اسلیئے کہ المؤمن بطاعتہ یصل الی الجنۃ وادبہ
فیھا یصل الی اللہ یعنے مومن بسبب اپنی طاعت کے بہشت مین پہونچتا ہے
اور طاعت مین ادب نگاہ رکھنے سے خداے تعالی تک پہونچ جاتا ہے واصلین
مقربین سے ہوجاتا ہے دوسرا ادب یہ ہے کہ مسجد مین پانون نہ پہیلائے نہ
سوئے خاصکر معتکف فتاوی کامل مین ہے یکرہ للمعتکف فی المسجد مدّ
رجلیہ یعنے مکروہ ہے واسطے معتکف کے مسجد مین دراز کرنا اپنے پانون کا پہر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ اور یہ فوائد جو مین نے
بیان کیئے لکہہ لو غریب ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن
امام سری **سقطی** رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے محراب مین مشغول تہے بعد کچہہ دیر کے
بیٹہہ گئے اور پانون لنبا کیا آواز سنا لے بے ادب کون ادب ہے **شیخ جنید**
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب سے انہون نے یہ آواز سنی پہر پانون لنبا نہین
کیا نہ سوئے **اور ادب یہ ہے کہ بے وضو نہ رہے** خاصکروہ
شخص کہ بے وضو سوئے اسکے واسطے تو تہدید و وعید ہے من نام بلا طہارۃ
لا یفتح لہ الباب فی السلوک قطّ یعنے جو شخص کہ بے وضو سوئے ہرگز اسکے
واسطے سلوک مین فتح باب نہوئے اور اسکے سبب سے دروازہ سلوک کا اسپر
بند ہوجاے آسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کسی وقت بسبب کسی عذر
کے مانع ہو تو کیا کرے جواب فرمایا کہ **تیمم** کرلے لیکن بے طہارت نہ سوئے

کیونکہ تیمم طہارت ہے سونے کے واسطے اور واسطے بیداری کے خواب سے اور
واسطے مسجد مین داخل ہونے کے اور واسطے جواب دینے سلام کے اور واسطے
لینے قرآن شریف اور کتاب کے اور واسطے لکہنے پڑہنے وغیرہ کے روایت کیا ہے
کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اثنائے راہ مین تو آپنے
پورا وضو کیا سلام کا جواب دیا ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے تیمم کیا سلام
کا جواب دیا اسلیئے کہ سلام اسمائے صفات سے ہے السلام اسم من اسماء
اللہ تعالی یعنے سلام ایک نام ہے اللہ سبحانہ کے اسماء مبارک سے مناسب
اسکے **حکایت شیخ جمال الدین** قدس سرہ کی مناقب کی بیان
فرمائی کہ وہ کسی وقت روانہ رکہتے کہ بے وضو رہین یہانتک کہ اگر وہ مسجد مین
ہوتے اور وضو کی حاجت ہوتی تو طشت وآفتابہ لاتے وضو کرتے ضعیف
ہو گئے تہے ایک دن شیخ جمال الدین کے گہر مین پانی موجود نہ تہا شیخ نیند
سے جاگے تہجد کی نماز مین مشغول ہو گئے کہر یہ نام ایک عزیز شیخ کا مرید گستاخ
تہا اسنے ملتانی زبان مین کہا خوند شیخ تم نیند سے جاگے بے وضو نماز پڑہتے ہو
ہم کہ تمہارے مرید ہین ہرگز بے وضو نماز نہین پڑہتے ہین کیا ہے کہ تم یہ کرتے
ہو شیخ نے اسکو نزدیک بلایا اور ملتانی زبان مین کہا کہ گہر مین پانی موجود نتہا
مین آبیاب مین گیا وضو کر آیا ان دنون مین آبیاب اوچہ سے دور تہی اب اوچہ
کے نیچے بہتی ہے آسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ جب وہ یعنے اولیاء اللہ

چلے جاتے ہین تو اُس ولی کی جگہہ خالی رہتی ہے یا کیا ہوتا ہے جواب فرمایا کہ
خدا یتعالی بصورت اُس ولی کے ایک فرشتہ بہیجتا ہے وہ آتا ہے اُسکی جگہہ
بیٹہتا ہے ساکت رہتا ہے یہانتک کہ وہ آجاے پہر پوچہا کہ اگر کوئی شخص پوچہے
تو جواب وہ دیتا ہے فرمایا کہ ہان کوئی اُسکی زبان سے کہتا ہے بعد اسکے فرمایا
کہ شیخ جمال الدین قدس اللہ روحہ علی الدوام سبق **ہدایہ و بزدوی**
و مشارق و مصابیح و عوارف وغیرہ کا اور جو کچہہ کوئی پڑہتا
پڑہاتے تہے اُنہون نے آخر عمر تک پڑہایا ہے دعاگو سبق پڑہانے مین اُنکے
طریقے کو نگاہ رکہتا ہے اور اُنکی خدمت مین شیخ قاری مولانا شمس الدین
تہے اور شریک شیخ فخر الدین گازرونی تہے ایک سر فرود بزرگ تہے اور ہم سامع
تہے یہانتک کہ ایک دن اثناے سبق مین شیخ نے سر نیچا کر لیا ذرا دیر تقریر سے
باز رہے پہر سر اونچا کیا اور فرمایا پڑہو قاری سبق نے پوچہا مخدوم یہ واقعہ
سر نیچا کر لینے کا کیا تہا شیخ نے کہا تم تو پڑہو تم کہان پڑے ہو سبق کو لپیٹو وہ بولا
ہم نہ پڑہین گے جب تک آپ نفرمائین گے شیخ نے کہا طالب العلم سخت گروہ
ہین لو سنو نزدیک عدن کے دریا مین جہاز غرق ہوتا تہا اور اوسمین فقیر کے
احباب تہے اُنہون نے اس درویش کو یاد کیا مین نے اُس جہاز کو پہنچا آستین
پانی سے بہیگی ہوئی دکہائی تاریخ و وقت و ساعت لکہہ لی واقعہ ویسا ہی تہا دعاگو
سے اُس طرف کے مشائخ نے جیسے شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی** و شیخ مدینہ

عبداللہ مطری اور مشائخ دیگر نے جیسے فقیہ بصال قطب
عدن نے کہا کہ جب کسی وقت اُس طرف شیخ جمال الدین آتے تو اسجگہہ دریا
مین وضو کرتے عدن کا کنارہ اور وہ جگہہ بتائی دعاگو نے دیکھی ہے اسکو
طے ارض مطلق کہتے ہین زمین کو لپیٹ دیتے ہین اور کوتاہ کر دیتے
ہین مثل صحن گہر کے دعاگو نے جو چیزین کہ شیخ جمال الدین کے مناقب مین
ہین مشائخ سے اُنکو سُنا ہے اگر لکھے تو دفتر ہو جائین اور مین نے یہ بہی مشائخ سے
سُنا ہے کہ اُس زمانے مین مثل شیخ کے مرتبے مین دوسرا نہ تہا اسی درمیان
مین حسن خادم نے شروع کیا کہ مین نے سُنا ہے کہ مرتبہ مخدوم کا شیخ جمال الدین
سے بالاتر ہے وہ قطب نہ تہے اور مخدوم باتفاق قطب عالم ہین فرمایا مین
کون ہون مین اُنکے نزدیک کہان پہونچون مین تو اُنکے قشبہ کو نگاہ رکہتا ہون

حضرت مخدوم باتفاق قطب عالم ہین

حکایت بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن اوچہ مین ملک مردان کا بیٹا دعاگو
کے پاس آیا کہا تم دعا کرو ملک پر مین نے بادشاہ کی خفگی سُنی ہے ایک یار عزیز
میرے نزدیک بیٹہا ہوا تہا مکاشف ہے اور اُسنے بواسطۂ دعاگو کے شیخ کبیر کا
خرقہ پہنا ہے اور اوراد کو نگاہ رکہتا ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ مخدوم مین دیکہتا ہون
کہ ملک مردان پر مرحمت بادشاہ کی بہت ہے اور اسوقت اُسنے خاص صحنک
پائی ہے اور بادشاہ نے اپنے کپڑے اُسکو دئے ہین دیکہہ رہا ہون یہ بہی جیسے کہ
کوئی شخص گہر کے صحن مین اشارہ کرتا ہے کہان دہلی اور کہان اوچہ کی بُعد مسافت

بلکہ واسطے اولیای خدا کے یہانتک ہوجاتا ہے کہ سارا عالم کا مقدار اُنکے گہر کے
صحن کا ہوتا ہے پس دعاگو نے مردان کی بیبی کو بُلایا اور کہا کہ کسی نے جہوٹ
کہا ہے اور مین نے کہا کہ ایک درویش نے دعاگو سے واقعہ ایسا کہا ہے کہ
ملک پر بادشاہ کی مرحمت ہے اُسنے صحنک خاص اور کپڑے پائے ہین اُنہون
نے تاریخ وقت ساعت و روز لکہا واقعہ ویسا ہی تہا اور وہ یار بہی اسی جگہہ
نزدیک دعاگو کے ہے لیکن اُسنے مجکو منع کر دیا ہے کہ جب تک مین زندہ ہون
میرا نام کسی سے مت کہو ایسا پوشیدہ رکہتے ہین **ایضا** اس فقیر سے فرمایا
فرزند من سبق پڑہو ترتیب آمین تہی الطہور نصف الایمان فرمایا کہ یہ
سبق عوارف کے سبق کا مؤید ہے وضو کے بیان مین فرمایا کہ الطہور
بضم الطاء الطہارة و بفتح الطاء صفة الماء قال الله تعالی وانزل
من السماء ماء طہورا ای طاہرا و مطہرا یعنے طہور بضم طاے مہملہ بمعنی
طہارت ہے یعنے پاکی اور بفتح طاء پانی کی صفت ہے اللہ تعالی نے فرمایا
ہے اور اُتارا آسمان سے پانی پاک اور پاک کرنیوالا طہارت نصف ایمان
کیون ہے دعاگو نے اُس طرف محدثون سے سُنا ہے کبہی ہندوستانمین
نہین سُنا تہا معنی یہ ہین کہ جسوقت کوئی کافر ایمان لاتا ہے تو دو چیزین اُس سے
محو کر دیتے ہین ایک تو کفر دوسرے گناہ الکفار یخاطبون بالامور الشرائع
فی حق الاخرة اتفاقا یعنے کفار امور شرائع کے ساتہہ مخاطب ہین حق آخرت

مین باتفاق پس جب مومن وضو کرتا ہے تو اُسکے سارے گناہ گر جاتے ہین
اور وہ کفر نہین رکھتا ہے پس بالضرور اُسکو آدہا ایمان لانیکا ثواب دینگے کہ
کافر ایمان آرد بدین معنی اور یہ آیت پڑہی فیہ رجال یحبون ان
یتطہروا واللہ یحب المتطہرین وضو والونکو مرد کہتے ہین یعنے مرد ہین کہ وہ
دوست رکہتے ہین کہ باوضو و باطہارت رہین اور اللہ دوست رکہتا ہے باوضو
رہنے والونکو فرمایا کہ یہ آیت شریف اُتاری گئی ہے حق مین صفت اصحاب صفہ کے
اور جس جگہہ کہ وہ وضو کرتے تہے مدینۂ مبارک مین دعاگو نے اُسکو دیکہا ہے
اور اُسکی زیارت کی ہے وحق متابعان ایشان نیز درست آید پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرزند من این تقریرات کہ گفتم غریب ست بگیر **ایضا**
سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا جسوقت سالک کا فتح باب ہو جاتا ہے اور سلوک کا
دروازہ اُسپر کہولدیتے ہین تو انوار اُسکے باطن مین وارد ہوتے ہین چنانچہ
اُس انوار کا عکس ظاہر بہی پیدا ہوتا ہے مونہہ اور ناک اور آنکہہ اور کان سے
باہر آتا ہے جن چیزونکو کہ دن مین نہین دیکہتا تہا اونکو اندہیری رات مین دیکہتا ہے
اور یہ ویسی بات ہے کہ جیسے کوئی شخص آئینہ دیکہے تو اپنی صورت کو آئینے مین
دیکہتا ہے اسجگہہ بہی نور کے عکس کو جو کہ اُسمین ہے دیکہتا ہے اور یہ بات وہ
آدمی جانتا ہے کہ اُسکو واقع ہے ہر آدمی کیا جانے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ کبیر قدس اللہ سرہ کے خانقاہ مین ایک شخص خلوت

مین مشغول تھے اور خانقاہ کے حجرے مین چراغ نہ تہا فراش آیا چاہتا تہا کہ چراغ
لیجاے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ نے فراش کو منع کیا کہا کہ تو
چراغ مت لیجا فراش نے عرض کیا کیونکر نہ لیجاؤن حجرہ تو تاریک ہے شیخ نے
فرمایا کہ انکا نور عکس ایسا طالع ہوا ہے کہ اُسنے سارے حجرے کو گہیر لیا ہے تو
مت جا تو بیہوش ہو جائیگا تاب نہ لا سکیگا وہ نور تو خدا کا ہے اگر بال کا تار یا
سوئی گم ہو جاے تو فی الحال اسکو دیکہہ لے اور یہ بہی فرمایا کہ خانقاہ عہد شیخ
رکن الدین مین ایسے خلوتی لوگ ہوئے ہین فرمایا کہ نزدیک دعا گو کے ہزار نفر
سے زیادہ وظیفہ دار ہونگے سب کو وظیفہ پہونچتا ہے خداے عز و جل کسی کو
نہین چہوڑتا ہے اُسنے بادشاہ کے دل مین ڈالدیا ہے وجہ خوب سے اُسنے
تعین کر دیا ہے ہر ماہ کے اتنے ہزار ہوتے ہین میرے نزدیک جو پانی کہ ہے
برتن سے خالی ہو جاتا ہے اور ذخیرہ نہین رہتا ہے جو کچہہ پہونچتا ہے بانٹ
دیا جاتا ہے اور واقع مین ایسا ہی تہا کیونکہ درویش کو ذخیرہ نہین چاہیئے۔
یوم جدید لرزق جدید نیا دن نئی روزی قوت القلوب مین ذکر کیا ہے
لا تجوز الذخیرۃ للسالک الا لاجل نفقۃ عیالہ او لاجل قضاء دیونہ
یعنے سالک کے واسطے ذخیرہ کرنا جائز نہین ہے مگر واسطے خرچ عیال کے
یا واسطے اداے قرض کے ذخیرہ کرنے کے باب مین وعید قرآنی ہے اللہ سبحانہ
فرماتا ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ

فبشرهم بعذاب اليم يوم يحمى عليها فى نار جهنم فتكوى بها جباههم
وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون
یعنے جو لوگ ذخرانہ کرتے ہین سونے اور چاندی کو اور خرچ نہین کرتے ہین اسکو
اللہ کی راہ مین پس توخوشخبری دے انکو ساتھ عذاب دردناک کے جب دن
قیامت کا ہوگا تو اسکو دوزخ کی آگ مین گرم کرینگے پہر اُس سے اُنکی پیشانیونکو
داغ دینگے وہ سوراخ کردیگا گدی کے پیچہے سے نکلے گا اور اُنکے پہلو پر رکہین گے
سوراخ کردیگا دوسرے پہلو سے نکلے گا اور اُنکی پیٹہہ پر رکہین گے سینہ و شکم
کی طرف نکل آئے گا ایسی عقوبت چکہائین گے فرشتے کہین گے یہ خزانہ ہے
کہ جسکو تمنے اپنی جانون کے واسطے ذخیرہ کیا تہا پس تم چکہو عقوبت اوس چیز
کی کہ جسکو تم خزانہ کرتے تہے وہ کیا فائدہ رکہتا ہے مناسب اسکے **حکایت**
شیخ جمال الدین اچی قدس سرہ کے مناقب کی بیان فرمائی کہ وہ کچہہ
ذخیرہ نہین کرتے تہے جو کچہہ ہوتا خرچ کر ڈالتے نگاہ نہین رکہتے تہے ایکدن
اُنکے گہر مین فاقہ گذرا یہانتک کہ رات آگئی شیخ کی قوم نے کہنا شروع کیا کہ تو
اہل ہے تو شیخ ہے ان چہوٹے بچون کا کیا حال کریگا وہ تو بہوک کے مارے
ہلاک ہوجائین گے ملتانی زبان مین تقریر فرمائی کہ دروازے کو آگے جاؤ اور
دروازہ کہولو شیخ کی قوم نے کہا کہ نوبت بجادی ہے پہر بہر رات گزر چکی ہے مین
کہان جاؤن شیخ نے فرمایا جاؤ تو جب گئے تو دیکہتی ہے کہ چند عورتین کہانیکا

خوان لائے ہین اور اندر آئین اور کہا کہ ہمنے شیخ کے واسطے نذر کی تہی جبکہ
ہماری حاجت روا ہوگئی تو ہمنے اپنی نذر وفا کی شیخ نے فرمایا بچونکو بیدار
کرتا کہ کہا یہن خداے عزوجل کسی کو نہین چہوڑتا ہے لیکن ہر وہ چیز کہ موقوف
ہے جب اُسکا وقت ہوجاتا ہے تو وہ چیز موجود ہوجاتی ہے اللہ تعالی فرماتا
ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا هو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل
المتوکلون یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہدو کہ ہرگز ہمکو نہ پہونچے گی
مگر وہ چیز کہ جسکو اللہ نے ہمارے واسطے لکہا ہے وہی ہمارا مولی ہے اور
اللہ ہی پر بس چاہیئے کہ بہروسا کرین بہروسا کرنیوالے اُس فقیر سے فرمایا فرزند
من بگیر ید **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ کل ملاع کذاب حدیث ہے
جواب فرمایا حدیث ہے پہر پوچہا کہ اسکے کیا معنی ہین اور لفظ کل کا احاطہ ہر
افراد کا ہے فرمایا من ادعی نفسہ قولہ تعالی ان النفس لامارۃ بالسوء
اگر وہ کسی چیز نہین ہوتا تو ہرگز دعوے نہ کرتا بلکہ انکسار و شکستگی بہت کرین جیسا
کہ کہا ہے اگر یافتی دم مزن اگر نیافتی فریاد چیست یعنے اگر تونے پایا ہے تو
دم مت مار اور اگر نہین پایا ہے تو فریاد کیون ہے یہ بہی پوچہا کہ الا کل شیء
ما خلا اللہ باطل حدیث ہے جواب فرمایا حدیث ہے یعنے جو چیز کہ سوا خدا
کے ہے اور اُسکا دل خدا کے ذکر سے خالی ہے تو وہ باطل ہے پہر روئے منیر
طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب ابن تہی

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ما من احد یصلے الفجر ثم یقول حین ینصرف لاحول ولا قوۃ
الا باللہ ولا حیلۃ ولا احتیال ولا منجأ ولا ملجأ من اللہ الا الیہ سبع
مرات الا دفع اللہ عنہ سبعین نوعاً من البلایا اس فقیر نے پوچھا حین
ینصرف کے کیا معنی ہین جواب فرمایا ای حین یفرغ اور یہ بھی مین نے پوچھا
کہ حیلہ واحتیال ایک معنی ہین تکرار کیون ہے جواب فرمایا کہ احتیال ابلغ ہے
سے یعنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کیا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ پڑھے نماز فجر کی پھر کہے جبکہ فارغ ہوجائے
دعاے مذکور کو سات بار مگر اللہ عزوجل دفع کرے اُس سے ستر قسم کی بلا کو ما
من احد مین من زائدہ ہے ای ما احد ما نفی کا ہے احد اسم ہے ما کا
یصلی فعل مستقبل خبر ہے ما کی روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور یاران
دیگر کے فرمایا بھائیو اس دعا کو یاد کرلو بے ناغہ پڑھو ہر صبح کو بعد فراغ کے فرض
سے سات بار پڑھو دس بلاؤنکو دفع کریگا سات کو دس مین ضرب دو تو ستر ہوتے
ہین نہایت عظیم دعا ہے بھائیو دعا کو یاد دلاؤ بعد اس حدیث شریف کے سبق
اس فقیر کا اس حدیث شریف مین پہونچا عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
انہ قال من قال فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین
ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم فللہ الحمد

رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ النور فی السموات و
الارض وھو العزیز الحکیم مرۃ واحدۃ ثم قال اللھم اجعل ثوابھا
لوالدی لم یبق لوالدیہ علیہ حق الا ادی الیھما واتم برھما فان قالھا
ثلث مرات وجعل ثوابھا للمؤمنین والمؤمنات ادخل اللہ تعالی علی القبور
من الموحدین الضیاء والنور والفسحۃ ومن زاد فعلی قدر ذلک من الثواب
یعنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا
ہے کہ جو کوئی اس دعاے مذکور کو ایکبار پڑہے اور اس پڑہنے کا ثواب خاص
مان باپ کو بخشے تو باقی نرہیگا واسطے اُسکے مان باپ کے اُسپر کوئی حق مگر اُسنے
ادا کر دیا اُس حق کو طرف مان باپ کے اور پورا کر دیا اُنکے بر کو اور جو کوئی اس
دعا کو تین بار پڑہے اور اُسکے پڑہنے کا ثواب مومن مردون اور عورتونکو بخشے
تو داخل کرے اللہ تعالی اُن موحدون کی قبرونپر مثل روشنی سورج اور چاند
کے اسلئے کہ ضیاء عبارت ہے سورج سے اور نور عبارت ہے چاند سے اللہ تعالی
کا قول پاک ہے وجعل الشمس ضیاء والقمر نورا معنی ضیاء و نور کے ایک
ہین لیکن ضیاء ابلغ ہے اسلئے کہ یہ صفت ہے سورج کی اور سورج زیادہ تر
روشن ہے چاند سے اور ادن موحدون کی قبرونکو فراخ کر دے موحدین
کی قید اسلئے لگائی تا کہ کفار خارج ہو جائین کیونکہ اُنکو بھی قبر مین دفن کرتے ہین
اور جسکو قبر مین دفن نہین کرتے ہین تو فرشتونکو حکم ہوتا ہے تو وہ ہوا کو حکم دیتے

ہین کہ اُس خاک کو جمع کر دے پہر فرشتے قبر مین دفن کرتے ہین اسلئے کہ وعدہ
بعث کا قبرون سے ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وان اللہ یبعث من فی القبور
یعنے بیشک اللہ اُٹہائیگا اُن لوگونکو کہ جو قبرون مین ہین اور جو کوئی اس دعا کو
تین بار سے زیادہ پڑہے تو اُسکے اندازے پر ثواب ہوگا پہر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس دعا کو ایکبار تلقین کر کہ ہم پڑہین ماں
باپ کو ثواب بخشین اور تین بار اور تلقین کر کہ سارے اہل اسلام کو ثواب بخشین
اسلئے کہ اُس طرف محدث حدیث بیان کرتے ہین چون عامل می افتد تا
عمل نمیکند بیشتر مے رود دعا گو بہی اُنکے طریقہ و رسم کو نگاہ رکہتا ہے پس اس
فقیر نے تلقین کی ہم سب یارون نے پڑہا اور ثواب بخشا پہر روے مبارک
طرف یارونکے لائے فرمایا فرزند من سید علاء الدین اہل علم ہے نزدیک دعا گو
کے مجد رہتا ہے یعنے خوب سعی و کوشش بجالاتا ہے اور دونو العین کا ہمارے
پاس اعتکاف کیا اور ملفوظ فوائد جمع کرتا ہے ان شاء اللہ تعالی بمراد ثمرہ دیگا
یہ فقیر اُس امیر کے قدم مبارک مین گر پڑا فرمایا فرمائید فرزند من۔

ایضاً ستائیسوین ماہ ذیقعدہ منگل کے دن چاشت کے وقت

یہ فقیر خلوت کے حجرے سے خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق ہوتا تہا بات
تجلی مین تہی قولہ تعالی وکان قاب قوسین او ادنی یہ آیت حق مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے بواسطہ لامکان کے ہے پس نسبت

اس مکان کی طرف رسول خدا کی ہے نہ طرف خدا کے یعنے قاب قوسین کے مکان
سے خدا کو دیکھا بلا مکان جبکہ مکان ممکن مخلوق ہے تو بالضرور مکان سے
دیکھا ہے اور لامکان صفت ہے خداوند کی رایت ربی فی قلبی وسبق
البصیرۃ علی البصر بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین قولہ تعالی قل ھذہٖ
سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اور بصر آنکھہ کی بینائی کو کہتے
ہین وذلک قولہ تعالی وما زاغ البصر وما طغی یعنے سر کی آنکھہ کو سلایا دل کی
آنکھہ سے دیکھا ادب کو نگاہ رکھا پس سر کی آنکھہ کو کھولا جب یہ ادب نگاہ رکھا
تو دوسرے بار بھی دکھلایا وذلک قولہ تعالی ولقد راٰہ نزلۃ اخری
ای تارۃ اخری جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوپر لیجاتے تھے
تو آپ پر ساری چیزونکو پیش کرتے تھے آپ اُنکے تماشے مین مشغول نہوئے
یہانتک کہ قاب قوسین کے قرب مین پہونچے خدائے تعالی کو دیکھا جب
پھرے تو جملہ اشیا کو کہ نہ دیکھا تھا بطفیل اُسکے دیکھا مارے غایت رشک کے
زہے علو ہمت قولہ تعالی وما زاغ البصر وما طغی فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے متابع و پیرو کو بھی چاہیئے کہ یہی ادب نگاہ رکھے جسوقت کہ اُسپر اشیا
کا مکاشفہ معاینہ ہو جاوے تو نظر نہ کرے اُنکی طرف نہ دیکھے یہانتک کہ مشاہدہ
کو پہونچے پس بطفیل مشاہدہ کے دیکھے جیسا کہ بعض مشائخ صوفیہ رضوان اللہ
علیہم نے فرمایا ہے رایت اللہ قبل کل شیء یعنے مین نے خدا کو ہر چیز سے

پہلے دیکھا یعنے رشک کے مارے اشیا کا مکاشفہ ہوا تو ہمنے طرف اُنکے نظر نہ کی
یہانتک کہ ہمنے وصال پایا پہر بطفیل اُسکے دیکھا بعض درویشون نے رشک
کیا ہے جب تک کہ بادشاہ کے پاس نہ پہونچین تب تک دہلیز و بارگاہ کیطرف
نہ دیکہین بعد اسکے **حضرت موسی صلوات اللہ علیہ** کا ذکر چلا کہ
اُنہون نے دیدار کی درخواست کی اللہ تعالی فرماتا ہے رب ارنی انظر الیک
یعنے اے پروردگار میرے تو مجہے دکہا کہ مین طرف تیرے نظر کرون غایت
اشتیاق سے درخواست کی جلدی فرمائی ادب نگاہ نرکہا چونکہ قضا ویسے
ہی تہی تو یہ جواب سُنا کہ لن ترانی ای فی الدنیا بعین الراس یعنے تو ہرگز مجہے
نہ دیکہیگا دنیا مین سر کی آنکہہ سے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ نفی تابید کی ہی
دنیا و آخرت دونون مین ہوگی تو ہم جواب دینگے کہ تابید دنیا مین ہے آخرت
مین نہین ہے جیسے کہ اس قول باری تعالی مین ہے فتمنوا الموت ان کنتم
صادقین ولن یتمنوہ ابدا یعنے بندے ہرگز موت کی تمنا نہ کرینگے یہ دنیا مین
ہے رہی آخرت سو اُسمین شدت عذاب کے مارے موت کو طلب کرین گے
قول ہے اللہ پاک کا یا مالک لیقض علینا ربک یعنے اے مالک تو کہہ کہ حکم
کرے ہمپر موت کا پروردگار تیرا ہم عقوبت کی تاب نہین رکہتے ہین پس یہہ نفی
تابید کی ہے دنیا مین نہ آخرت مین پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یہ صحبت
تمام ست **نیز** اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام

تو پیغمبر مرسل تھے انپر یہ امر خوب واضح تہا کہ دیدار دنیا مین سر کی آنکہہ سے نہین
ہے انہون نے اسکی درخواست کیون کی تو اسکے جواب مین دو قول کہے ہین
ایک یہ ہے کہ انہون نے گمان کیا کہ جس طرح وہ مجہسے بات کرنے کا
دریغ نہین کرتا ہے بے واسطہ مجہسے بات چیت فرماتا ہے اسی طرح اگر مین
اُس سے دیدار کا سوال کرون تو شاید ارزانی فرمائے **دوسرا جواب**
یہ ہے کہ حق کے ساتہہ کلام کرنے مین ایسے مستغرق ہوے اور فرحت و بہجت
اُنمین پیدا ہوئی کہ اُنہون نے جانا کہ یہ خوشی دنیا مین تو نہین ہوتی ہے شاید
مین بہشت مین پہونچ گیا اور بہشت سے دیدار سر کی آنکہہ کے ساتہہ روا ہے
اسلئے درخواست کی یہانتک کہ جواب لن ترانی سنا تو بیدار ہوگئے سوچے کہ مین
تو دنیا مین ہون پس بمعذرت و توبہ پیش آئے قال انی تبت الیک و انا اول
المؤمنین یعنے حضرت موسی علیہ السلام بولے کہ بیشک مین نے توبہ کی طرف
تیرے اور مین اول ہون مومنین کا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو تو دیدار فائض الانوار نصیب ہوا یہ کیونکر ہے تو جواب دین
کہ آپنے دنیا مین نہین دیکہا قاب قوسین سے دیکہا اور وہ نہ دنیا ہے نہ آخرت
ہے وہ مقام قرب کا ہے کوئی شخص اس جگہہ پر نہین پہونچتا ہے مگر پیغمبر علیہ الصلوۃ
والسلام جیسا کہ صحیح حدیث مین وارد ہوا ہے کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل یعنے میرے لئے ساتہہ خدائے تعالی کے

ایک محل ہے کہ اسمین نہ کوئی مقرب فرشتہ پہونچتا ہے نہ کوئی پیغمبر مرسل وہ خاص
مقام ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چونکہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ادب کو نگاہ رکہا اور قضاے حق تعالی ہی ایسی ہی تہی تو آپنے بار دیگر بہی
دیکہا وذلک قولہ تعالی ولقد راٰہ نزلۃ اخری ای تارۃ اخری حضرت موسی
علیہ السلام کے جواب لن ترانی کی حکمت یہ تہی کہ جب تک حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ دیکہین تب تک حضرت موسی اور اُنکے سوا اور کوئی
نہ دیکہے جیسا کہ کلمات قدسیہ مین آیا ہے لولاک لما خلقت الافلاک یعنے
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تو نہوتا تو مین آسمانون کو اور آسمان والونکو
پیدا نکرتا اور نہ اپنی خدائی کو آشکارا کرتا مناسب اس ادب کے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن خانقاہ شیخ کبیر مین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین
قدس اللہ اسرارہما کی خدمت مین ایک عرب درویش فروکش ہوئے شیخ نے
خادم کے ہاتہہ اُنکے واسطے کہانا بہیجا خادم نے کہا کہ تم شیخ کو دیکہو گے وہ درویش
کہنے لگے کہ میری کیا مجال ہے کہ مین شیخ کو دیکہہ سکون جب خادم لوٹکر گیا
تو اُسنے یہ واقعہ شیخ سے عرض کیا شیخ نے خادم سے فرمایا کہ ہم اُنکے پاس جائینگے
جسوقت وہ درویش ورد سے فارغ ہوئے تو شیخ تشریف لیگئے اور اونسے
ملاقات فرمائی اور ذرا دیر مین اُن درویش کو طرف مقصود کے پہونچا دیا اور
اُسی وقت رخصت فرما دیا ردے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر

کے لائے فرمایا برادران بگیر پدجہان کہ مخلوق مین ادب کا یہ حال ہے تو خاصکر
خالق کا بہی اسی پر قیاس کرو اور ادب کو نگاہ رکہو جب سالک بے ادبی کرتا ہے
تو قبض ہو جاتا ہے اُس سے زیادہ کہ بسط ہوا ہووے وھذا نوع من الابعاد
الی ان یتوب یعنے یہ ایک قسم ہے دوری کی یہانتک کہ اُس سے رجوع
کرے بر سر ادب آئے جیسے کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام بر سر ادب
آئے تبت الیک وانا اول المؤمنین کہا تو حکم ہوا کہ یا موسی انی اصطفیتک
علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشاکرین
یعنے اے موسی بیشک مین نے تجھکو برگزیدہ کیا لوگون پر ساتھہ اپنی رسالتون کے
اور ساتھہ اپنے کلام کے پس تو لے جو کچھہ کہ مین تجھکو دون اور ہو تو شکر کرنیوالون
سے **اسی اثنا مین** سادات عراق سے واسطے زیارت خدمت کے
پہونچے اور ایک قطعہ جامکے کا فتوح لائے قبول فرمایا اُنہون نے عرض کیا
کہ خاصکر ہم بوجہ اشتیاق مخدوم کے آئے اُنکا اکرام کیا اور حسن خادم سے
فرمایا کہ اُنکے واسطے شیرینی لا اور یہ حدیث شریف پڑہی من زار حیا ولم یذق
منہ شیئا فکانما زار میتا یعنے جو شخص کہ کسی زندے آدمی کی ملاقات کرے
اور اُس سے کوئی چیز نہ چکہے تو گویا اُسنے کسی مردے کی زیارت کی بعد اسکے
اُنسے فرمایا کہ تمکو دونو ذوق حاصل ہوگئے ذوق معنوی تو یہ ہے کہ تمنے عوارف
کا سبق سُنا اور ذوق صوری بہی حاصل ہوا کہ تمنے شیرینی کہائی اور تبسم فرمایا

اور فرمایا کہ جو شخص روزہ دار ہو وہ کہائے صائم نہ کہائے حدیث صحاح ہے
قولہ علیہ الصلوۃ والسلام الصائم اذا اکل عندہ استغفرت
لہ الملائکۃ ما داموا یاکلون یعنے روزہ دار کہ جسوقت کہانا کہایا جاے
نزدیک اُسکے تو مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکے فرشتے جب تک کہ وہ
کہاتے ہین فرمایا تم جانتے ہو کہ اسکا کیا سبب ہے یہ ہے کہ اُسکا دل تو چاہتا ہے
اور وہ اسکو روکتا ہے یہ ثواب بسبب روکنے کے ہے **ایضا مولانا
حسام الدین صوفی** شیخ شیوخ قدس سرہ کے اوراد خدمت میں پڑہتے
تہے پوچہا کہ تمنے بواسطۂ دعاگو کے خرقہ پہنا ہے جواب دیا کہ مین نے چشتیون

سہروردیون دونوکے پہنے ہین فرمایا خوب نہین ہے ایک جگہہ تو بیعت کرین
اور دوسری جگہہ خرقہ تبرک پہنین وہ بولے کہ مین نے چشتیونکا تو خرقۂ بیعت
پہنا ہے اور سہروردیون کا خرقہ تبرک فرمایا تمکو واجب ہے کہ تم اونکے
اوراد کو نگاہ رکہو وہ بولے کہ مین چشتیون کے اوراد کو کنارے پر لکہتا ہون
فرمایا کہ جس شخص کے مرید ہون اُسکے اوراد کو کنارے پر ڈالین اُنہون نے
عرض کیا کہ چشتیون کے اوراد چہوٹے ہین فرمایا کہ وہ جس مقدار کے ہون
اُنہین کو نگاہ رکہو اور اُنکی رعایت کرو اسی درمیان مین **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک لڑکا مراہق یعنے قریب بلوغ تہا بالغ نہین ہوا تہا
بیعت کے واسطے نزدیک دعاگو کے آیا مین نے پوچہا جیسا پوچہتا ہون کہ تو

کس کا خرقہ پہنے گا سہروردیونکا یا چشتیونکا تو اُس لڑکے نے ہندی زبان
مین کہا فارسی نہین جانتا تہا تم مجھے اُس آدمی کا خرقہ دو کہ جسکے اوراد بڑے
ہون مین نے دلیل کی کہ یہ لڑکا عالی ہمت ہوگا مین نے اُسکو شیخ شیوخ کا خرقہ
پہنایا اسلئے کہ اُنکے اوراد بڑے ہین **ایضاً شیخ زادہ نجم الدین**
عوارف کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا گفتگو **صوف و صوفی**
مین تہی قال بعضہم سمی صوفیا للبسہ الصوف و بعضہم قالوا
للبسہم الصوفۃ و بعضہم قالوا لصفاء بواطنہم و بعضہم قالوا نسبت
لاصحاب الصفۃ یعنے بعض نے کہا کہ صوفی کو صوفی اسلئے کہتے ہین کہ وہ صوف
پہنتا ہے یعنے گلیم کمل بعض نے کہا اسلئے کہتے ہین کہ وہ صوفہ پہنتے ہین اُنکی نسبت
طرف صوفہ کے کرتے ہین جیسے کہ منسوب بلوفہ کو کوفی بولتے ہین عرب مین صوفہ
پارہ گلیم یعنے کمل کے ٹکڑے کو کہتے ہین فارسی صوفہ کی ژندہ ہے اور صوفی
ژندہ پوش ہوا اور یہ اسی سے ماخوذ ہے کہ مرد در گلیم ست یعنے وہ مقرب
ہے خود کو گلیم سے پوشیدہ رکہتا ہے بعض لوگ اُسکے اہل نہین ہین اوسکو
پہنتے ہین تا کہ تم جانو کہ وہ مثل اُس قوم کے ہین **ہ** لیعرفنا من کان
من جنسنا ۞ وکل الناس لنا منکر ۞ یعنے ہر آینہ پہچانتا ہے ہمکو وہ
شخص کہ ہمارے جنس سے ہے اگرچہ سارے لوگ ہمارے منکر ہین معنی
صوفی و مقرب کے ایک ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد دولت مہد

فائدہ عالی ہمت

فائدہ تحقیق صوفی

مین صوفی نہین لکہتے تہے مقرب بولتے تہے یہ نام عہد تابعین رضی اللہ عنہم
مین رکہا گیا اللہ سبحانہ فرماتا ہے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان
وجنۃ نعیم بعض نے کہا کہ اونکی صفائی باطن کی جہت سے صوفی کہتے ہین
اور بعض نے کہا کہ صوفی کو صفہ سے لیا ہے یہ نسبت ہے طرف اصحاب صفہ
کے ایک یار نے پوچہا کہ لفظ صفہ کا تو مضاعف ہے اور صوفی معتل عین ہے
پس وجہ اشتقاق کے کیونکر درست ہوگی جواب فرمایا کلام عرب مین رسم
ہے کہ مضاعف کو حرف علت سے بدل کرتے ہین جیسے حظی کہ اصل مین حظظ
تہا قد افلح من زکہا وقد خاب من دسّہا اصل مین دسّسہا تھا
دوسرے سین کو حرف علت سے بدل کیا وھذا الابدال لہ صحیح لصیرورۃ
اخذ حرف فیحرف العلۃ یعنے خاص اس مضاعف کو صحیح نہین کہتے ہین
اسلئے کہ اسکے دو حرفون مین سے ایک کو حرف علت سے بدل کرتے ہین
جیسے تَقَضَّی البازی کہ اصل مین تَقَضَّضَ تہا حرف ثانی کو حرف علت
سے بدل کردیا ومثل ھذا فی کلام العرب کثیر یعنے اسکے مثل کلام عرب
مین بہت ہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید این تقریر بعد اسکے
فرمایا کہ صوفی کو صفہ سے لیا ہے اور اصحاب صفہ عہد دولت مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین ہوئے ہین اللہ تعالی نے کلام مجید مین انکی صفت یون
بیان فرمائی ہے للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون

صفت اصحاب صفہ

ضربا فی الارض یحسبھم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم
لا یسألون الناس الحافا تفاسیر مین بیان کیا ہے الحافا ای الحاحا الحاح
کہتے ہین گڑگڑانے کو یعنے یہ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم فقیر تہے نادان لوگ
جانتے کہ وہ توانگر ہین وہ خود کو لوگونکی نظر مین توانگر بتاتے تہے اس لئے کہ
ان اللہ یحب الفقیر الغنی یعنی اللہ تعالی دوست رکہتا ہے درویش توانگرنما
کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پہچانتے ہو انہین اصحاب صفہ کو جو کہ فقیر ہین
اُنکے چہرے کے نشان سے وہ نہین مانگتے ہین لوگونسے بالحاح لیکن دعاگو
نے اُس طرف الحافا کے عجب معنی سُنے ہین کہ ہرگز کبہی ہندوستان مین نہین
سُنے تہے اور نہ کسی تفسیر مین ہین وہ یہ ہین کہ لا یسألون الناس الحاحا
ای حیاء من اللہ تعالی یعنی ان اصحاب صفہ کی یہ صفت ہے کہ خدا تعالی
کی شرم کے مارے لوگون سے نہین مانگتے ہین تو نہین دیکہتا ہے کہ اس
زمانے مین اگر بادشاہ مجازی کا کوئی بندہ ہوتا ہے تو وہ شرم و ننگ کے
مارے دوسرے سے نہین مانگتا ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من این معنی بگیر بد غریب ست پہر اصحاب صفہ کے باب مین
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ انکے بیٹہتے اور اُنکے ساتہہ کہانا تناول
فرماتے اور اگر فتوح آتی تو اسمین سے اُنکو حصہ دیتے اور اگر اُنسے مصافحہ فرماتے
تو اپنے دست مبارک کو نہ کہینچتے یہانتک کہ وہ نہ کہینچ لیتے تہے چنانچہ ایک دن

عرب کے رئیس لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے
اور عرض کیا کہ آپ سب وقت انہین ژندہ ودلق پوش درویشون کے ساتھ
بیٹھتے ہین اور ہم اُنسے نیچے بیٹھتے ہین کوئی دن تو ایسا ہو کہ آپ ہمکو اپنے نزدیک
جگہ دین اور اُنکو نیچے بٹھائین ہمسے خوشبو آتی ہے ہم عطر ملتے ہین اور اونسے
کمل وپسینے کی بدبو آتی ہے اسی بات چیت مین تھے کہ وحی نازل ہوئی جبریل
امین علیہ السلام یہ آیت شریف لائے ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ
والعشی یریدون وجہہ ما علیک من حسابہم من شیٔ وما من حسابک
علیہم من شیٔ فتطردہم فتکون من الظالمین یعنے اے محمد تم ان مٹھی بھر
رئیسون ریاست جو کے کہنے سے میرے دوستونکو مت ہنکالو جو کہ پکارتے ہین
اپنے پروردگار کو صبح وشام اور چاہتے ہین اُسی کی ذات خاص کو نہ دنیا اُنکی
نظر مین آتی ہے نہ عقبی نہ تمپر اُنکے حساب سے ہے کچھہ نہ تمہارے حساب سے ہے
اُنپر کچھہ پس اگر تم اونکو ہنکالو گے تو ظالمون ستمگارون سے ہو جاؤگے حال آنکہ
تم ہرگز ستمگارون سے نہین ہو ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع
ھواہ یعنے تم اطاعت مت کرو اُن لوگونکے کہ جنکے دل کو ہمنے اپنی یاد سے
غافل کر دیا ہے اور اُنہون نے اپنی ہوا کی پیروی کی ہے یعنے تم ان غافل
دل والونکا کہا مت مانو کیونکہ وہ تو ہوا کے پیرو ہین اور ہوا کے بندے ہین
افرایت من اتخذ الہہ ھواہ یعنے کیا پس دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ ٹھیرایا

اُسنے معبود اپنا اپنی ہوا کو ٭ ازین شستِ ریاست جوے رعنا ہیچ کشاید ٭

مسلمانی زسلم جوے دردو دین زبون درداز ٭ مَنْ ملك النفس

فحرماهو ٭ والعبد من يملكه هواه ٭ یعنے جو شخص کہ اپنے نفس کا مالک

ہوا سو مرد آزاد وہی ہے اور غلام وہ ہے کہ جسکی ہوا اُسکی مالک ہوتی ہے اس

طائفۂ اصحاب صفہ کی صفت یہ ہے لا الی ضرع ولا الی زرع ولا الی تجارة

ويحملون الحطب ويأكلون التمر كانوا متوكلين على الله ومستغرقين

فی الله یعنے نہ اُنکی گائین بکریان تہین کہ اُنکو دوہین نہ اُنکی کہیتی تہی کہ اُسکو جوتین

بووین نہ اُنکی تجارت تہی کہ اُس سے قوت بسری کرین بیشتر اوقات اپنا ایندہن

آپ لاتے اور کہجور کہاتے ہر وقت اللہ تعالی پر بہروسا کرتے اور اُسکی ذات

مین غرق رہتے تہے اُنکا قوت خرما تہا یہانتک کہ بعض اصحاب صفہ آئے اور

عرض کیا یا رسول الله احرقتنا التمر فقال رسول الله صلى الله عليه

واله وسلم الا تعلمون ان التمر طعام المدينة فترسل اليكم مانا كل

ثم صعد رسول الله صلى الله عليه واله وسلم على المنبر فقال والذى نفس

محمد بيده ان فى بيتى شهرين لا يرفع فيها الدخان فهو اولى بكم

یعنے اے رسول خدا کہجور نے ہمکو جلا دیا یعنی اسلئے کہ کہجور گرم ہے پس آپنے

فرمایا کیا تم نہین جانتے ہو کہ کہجور کہانا ہے مدینے کا یعنی اسی کو کہاتے ہین دوسرا

کہانا کمتر ہے پس ہم بہی تمہارے طرف وہی بہیجتے ہین جو ہم کہاتے ہین پہر رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑہے پس فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے
دستِ قدرت مین محمدؐ کی جان ہے کہ بیشک دو مہینے ہین کہ میرے گہر مین دہوان
بلند نہین ہوا ہے فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ گہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ایسا فقر تہا فقر و فاقہ کا دہوان نکلتا تہا کبہی کہجور پر کفایت فرماتے
پہر اصحاب صفہ کا عدد بیان فرمایا کہ وہ ایک سو چار نفر تہے گہر نہین رکہتے تہے
مسجد مین رہتے بستے اُنہین کے حق مین ہے کہ المسجد بیت کل تقی یعنے مسجد
گہر ہے ہر پرہیزگار کا کپڑے پورے اور درست نہین رکہتے تہے ایک کپڑے
مین نماز پڑہتے وقت سے پہلے مستعد و تیار ہو جاتے حضور صلے اللہ علیہ آلہ وسلم
کا قول پاک ہے کہ عجلوا بالصلوٰۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل الموت
یعنے جلدی کرو تم نماز کی فوت سے پہلے اور جلدی کرو توبہ کی موت کے پہلے
اُنہین اصحاب صفہ کا کپڑا ایسا ہوتا کہ زانو پر بدشواری پہونچتا یہانتک کہ نماز مین
درست نہین باندہ سکتے کپڑے کو زانو پر پکڑتے اور نماز پڑہتے تہے ایک دن
اُنمین سے ایک شخص نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا کچہہ کام
تہا آپ گہر مین تشریف لیگئے اُسکی پروا نہین فرمائی تو عتاب آیا جبرئیل علیہ السلام
یہ آیت شریف لائے عبس وتولی ان جاءہ الاعمی یعنے تیوری چڑہائی اور
مونہہ پہیرا اسلئے کہ اُسکے پاس اندہا آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنسے معذرت کی اور فرمایا کہ تمہارے گروہ سے عتاب کی برق آئی اور

عدد اصحاب صفہ کا بیان

یہی آیت مذکور اُنپر ٹپہی آور یہ آیت شریف بہی اُنہین کے حق مین ہے ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ اس جہت سے کہ وہ لوگ عالی ہمت ہین اُس سے نہین چاہتے ہین مگر اُسی کی ذات پاک کو دعاگو نے مدینۂ مبارک مین اُنکی زیارت کی ہے نام اُنکا معلوم ہے قبر اُنکی معلوم نہین ہے آنہین اہل صوفہ وصوف پوش کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی وکلم اللہ موسی تکلیما کان علیہ جبۃ من الصوف وللقلنسوۃ من الصوف وکساء من الصوف یعنی جسوقت کہ حضرت موسی علیہ السلام سے خداوند تعالی نے کلام کیا تہا تو اُنپر صوف کا جبہ صوف کی ٹوپی صوف کا کمل تہا صوف کے معنے از روے لغت کے گلیم وپشم کے ہین یعنے کمل وادن فرمایا کمۃ بالتاء القلنسوۃ وبغیر التاء آستین جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے

ع ولا تطلب من الدنیا نصیبا ٭ سوی خبز الشعیر وکوز ماء ولا تلبس لباسا دون صوف ٭ فان الصوف لبس الانبیاء ٭ یعنی تو طلب مت کر دنیا سے کوئی حصہ مگر جو کی روٹی اور آبخورہ بہر پانی اور سوا ے صوف کے اور کوئی لباس مت پہن کیونکہ صوف انبیا علیہم السلام کا پہناوا ہے یعنی وہ لوگ نزدیک خداوند تعالی کے قرب رکہتے ہین اور مقرب لوگ اسی سے قرب پاتے ہین ولھذا قال الشیخ العارف صاحب عوارف المعارف الصوفی ھو المقرب یعنے صوفی مقرب کو کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے عہد دولت مین مقرب کہتے تہے اور یہ نام صوفی کا زمانہ تابعین مین رکہا گیا وقال البعض تسمیة الصوفی للمقرب لانھم کانوا فی الصف الاول بین یدی اللہ عزوجل یوم القیامة یعنی صوفی کا نام مقرب اسلئے کہا ہے کہ مقرب پہلی صف مین ہونگے روبرو اللہ عزوجل کے روز قیامت کو صوف یعنی صفین ہونگے جیساکہ تفاسیر مین کہتے ہین ویصف الانبیاء ثم العلماء ای الصدیقون اولئك المقربون قولہ تعالی اولئك الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا والعالم ھو الصدیق لاجل ھذا قال ثم العلماء ثم الشھداء ثم الصلحاء ثم الامثل فالامثل یعنے پہلی صف پیغمبرون کی ہوگی پہر علماء صدیقین کے اسلئے کہ وہ مقرب صوفی ہین پہر شہدا ہونگے والمراد من الشھداء الحاضرون بین یدی اللہ لا غائبون عنہ ساعة یعنے ان شہدا سے مراد وہ لوگ ہین کہ حضرت رب العزت مین حاضر رہتے ہین گہڑی بہر اُس سے غائب نہین ہوتے یعنے سب حال مین خداوند تعالی کو خود پر حاضر و ناظر و قادر و قاہر جانتے ہین ایک وقت بہی اوسکو غائب نہین سمجہتے قولہ تعالی وھو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے وہ تمہارے ساتہ ہے جہان کہین تم ہو اور ہم قریب تر ہین طرف بندے کے اسکی رگ جان سے پہر صالح نیک مرد لوگ ہونگے انکے بعد

دوسرے مومن ہونگے آور دانشمندان معنوی صدیقین ہین اور یہ قول
موافق قول خداے عزوجل کے ہے اولئك الذین انعم الله علیهم
من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك
رفیقا بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف دعاگو نے **صدیق کی وجہ**
اشتقاق دوسنی ہین کہ ہرگز ہندوستان مین نہین سُنی تہین قال
بعضهم الصدیق فعیل من الصداقة وهی المحبة وفعیل للمبالغة
وهو کثیر المحبة وشدتها یعنی المحب لله والله محبه ای المحب والمحبوب
وقال بعضهم من الصدق وهو کثرة التصدیق بان لایشك فی
شئ جاء من الله ونطق رسوله وهذان الصفتان کانتا فی وجود
ابی بکر رضی الله تعالی عنه فانه کان محبا ومحبوبا ومصدقا لما جاء
من الله ونطق رسوله یعنے ایک قول یہ ہے کہ صدیق صیغہ مبالغے کا ہے
مشتق ہے صداقت سے اسلیئے کہ فعیل کا وزن واسطے مبالغے کے ہے اور
صداقت کثرت محبت کو کہتے ہین یعنے وہ خداے تعالی کو بہت سخت دوست
رکہتا ہے اور خداوند تعالی اُسکو بہت سخت دوست رکہتا ہے یعنے وہ محب
بہی ہوتا ہے اور محبوب بہی اولیاے کرام نے محب غیر محبوب ہونے سے پناہ
مانگی ہے **س** انت الحبیب ولکننی اعوذبه ؛ من ان اکون محبا
غیر محبوب ؛ یعنے تو دوست ہے لیکن پناہ مانگتا ہون اس سے کہ مین محب

ہون اور محبوب نہوان اسلئے کہ محب مثلاً اگر محبوب نہو گا تو فتنے مین پڑیگا اور
اسی لئے تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر کوئی عاشق کسی معشوقہ کا محب ہوگیا تو جبتک
وہ معشوقہ اوسکو دوست رکھے گی تب تک وہ پریشان رہیگا دوسرا قول یہ
ہے کہ صدیق مشتق ہے صدق سے اور صدق عبارت ہے کثرت تصدیق
سے باین طور کہ اصلا شک نہ لائے کسی چیز مین جو کہ طرف سے اللہ تعالی کے
آئے اور اُسکے رسول نے فرمائی جو کچھہ سُنے اُسکو راست و درست جانے اسلئے
کہ صدیق صیغہ مبالغے کا ہے یہ دونو صفتین وجود مبارک امیر المؤمنین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین موجود تہین یعنے وہ محب و محبوب حق تہے اور
مصدق بہی تہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من
یہ دونو وجہین صدیق کی اور فوائد جو مین نے بیان کئے انکو لکھہ لو غریب ہین
مین نے اُس طرف سُنے ہین ہرگز ہندوستان مین نہین سُنے تہے **ایضا**
فرمایا کہ عسل یعنے **شہد** انگبین کو چاہیئے کہ آب باران کے ساتھہ پئین
اللہ سبحانہ فرماتا ہے یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء
للناس وانزلنا من السماء ماء مبارکا یعنے نکلتی ہے شہد کی مکھی سے ایک
شراب یعنے پینے کی چیز کہ جسکے رنگ مختلف ہین اسمین شفا ہے واسطے لوگون کے
اور اُتارا آسمان سے مبارک پانی پس جب شفاء و برکت دونو ایک جگہہ جمع
ہو جائین تو ساری خیریت ہے بہائیو اسکو لو۔

اٹھائیسوین ماہ ذیقعدہ بدہ کے دن اشراق کے بعد

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادۂ معظم حدود بخارا سے
خدمت مین پہونچے شرف پائبوسی حاصل کیا انکی تعظیم وتکریم فرمائی اونکو بغل مین
لیا تیس اور چند نفر برابر تہے خاص شیخ زادے سے پوچہا کس مصلحت کے واسطے
اس طرف قدم مبارک لائے ہو انہون نے عرض کیا کہ خاص خدمت مین
مخدوم کے آیا ہون تاکہ شرف پائبوسی حاصل کرون اور تربیت پاؤن فرمایا
مبارک ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ اول تم شیخ الاسلام کے پاس اترو وہ مخدوم زادے
ہین اور جملہ مشائخ کے سردار ہین یہ بات مین ادب کی جہت سے کہتا ہون نہ اسلئے
کہ مین تمکو اپنے پاس سے ہنکالتا ہون جہان تمہارا انشراح خاطر ہو وہین نزول
فرماؤ انہون نے عرض کیا کہ مین تو اسی جگہہ زیر قدم مخدوم کے اترونگا پس
حسن خادم سے فرمایا کہ کچہہ وجہ کرو اور انکو دو سیم تورورزہ دار ہین۔

ایضا دعاؤنکا ذکر نکلا

فرمایا دعا مستجاب ہے یعنے دعا قبول ہوتی ہے اللہ تعالی کا قول پاک ہے قال
ربکم ادعونی استجب لکم یعنے فرمایا تمہارے رب نے کہ تم مجکو پکارو یعنے دعا
کرو مین تمہاری دعا کو قبول کرونگا لیکن دنیا مین تعجیل نہین ہوتی ہے اسمین
ایک بہید ہے اگر آدمی سالک ہے تو دعا حاجت دنیاوی کی دنیا مین اور دین

ہین بہی مزید ترقی درجات ہوتی ہے اور یہ اوسکی خیریت ہے اور اگر عامی آدمی
ہے تو ذخیرہ کرتا ہے اُسکو آخرت مین دینگے قیامت کے دن مذاکر ینگے اور
کہینگے کہ فلان فلان کی بیٹی یہ تیری دعا ہے کہ تو نے دنیا مین کی تہی ہم اوسکو
قبول کر چکے تہے اب تو لے یہان باقی ہے اور وہان فنا ہو جاتی اللہ تعالے کا
قول ہے ادعونی استجب لکم یہ امر ہے واللام یدل علی الوجوب یعنے لام
وجوب پر دلالت کرتا ہے پس دعا واجب ہے استجب جزا ہے امر ادعونی کی
یعنی تمہارے طرف سے تو دعا ہے اور ہماری طرف سے قبولیت پہر اس فقیر
سے فرمایا فرزند من بگیرید **ایضا** اسی درمیان مین چند درویش پہونچے
قدمبوسی کی بیعت کا التماس کیا فرمایا کون خاندان مین اُنہون نے عرض کیا
کہ **سیدی احمد کبیر** کی خاندان مین فرمایا کہ دعاگو نے اُنکا خرقہ پہنا ہے اور
پہنانے کی اجازت بہی رکہتا ہے اور جس شخص سے کہ مین نے خرقہ پہنا ہے وہ
مرد صوفی تہا بطریق سنت کپڑے پہنتا تہا اور عرب کا تہا عرب کی رسم ہے کہ سیدی
بزرگ کو کہتے ہین اور فرمایا کہ سیدی احمد بہی صوفی تہے مولہ نہ تہے ہم نہین جانتے
ہین بعض لوگون نے کہان سے لیا ہے کہ سر کو مند کرتے ہین یعنے سر کو مندے
کی طرح بناتے ہین یہ غیر مشروع ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر
اُنکی جنابت ویسے ہی جنابت رہتی ہے اور ہمارے قول پر پاک ہو جاتی ہین
جبکہ بالونکی جڑین تر ہو جائین لیکن ایک شخص سیدی احمد کبیر کے پوتون سے

مجذوب دیوانہ تہا اپنی خبر نہین رکہتا تہا اُسکا نام بہی دادا کا نام سیدی احمد کبیر تہا
اُسکے سر کے بال مند ہو گئے تہے چونکہ وہ خود سے بیخبر تہا تو سر کون دہوئے
کنگہی کون کرے سر کون منڈائے وہ لوگ اُسکی پیروی کرتے ہین وہ تو دیوانہ
تہا یہ لوگ ہوشیار ہین وہ اپنے اختیار سے سر کو مند نہین رکہتا تہا المجانین
والصغائر لا یخاطبون بالمخاطبات یعنی الاوامر والنواہی لانہم لا عقول
لہم والخطاب بالاوامر والنواہی انما ہو للعقلاء یعنی دیوانے اور بچے
مخاطب بخطاب نہین ہین اسلئے کہ خطاب اوامر و نواہی کا خاص واسطے
عاقلون کے ہے اس بات کو لو تمکو چاہیے کہ دیوانے کا اتباع نہ کرو وہ تو
دیوانہ تہا سنت کی پیروی ہونا چاہیئے اور ان درویشون سے فرمایا کہ تمکو چاہیے
کہ تم شریعت کا علم پڑہو اور سنت پر رہو اور بدعت سے بچو اور دعا گو کی وصیت
کو نگاہ رکہو پہر توبہ کی تلقین کی اور خرقہ پہنایا **ایضا** اس فقیر سے فرمایا کہ
فرزند من سبق پڑہ ترتیب ایمین تہی ینبغی للسالک ان یکون عالی الہمم
ولا ینظر بالمکاشفات اذا کشف علیہ من عالم الملکوت السماویۃ
وامثالہ ولا یلتفت لان مقصود السالک ومطلوبہ ہو اللہ تعالی
لقولہ علیہ السلام ان اللہ یحب معالی الہمم وکان السلف مشغولین
باللہ لا لاجل المکاشفۃ وکانوا صادقین فی طلبہ وبطفیل صدقہم
کوشف لہم اذا زکت نفوسہم وصفت قلوبہم مثل المرآۃ من الصداء

یعنے سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو مکاشفات کی طرف نظر نہ کرے جبکہ اوسپر
کشف کیا جائے جیسے کشف قبور و کشف ملکوت آسمان و کشف
ارواح اور مانند اسکے اوسپر کچھ التفات نہ کرے اسلئے کہ اسکا مطلوب و مقصود
حق تعالی ہے جب وہ اسمین رہیگا تو وصال کو کب پہونچیگا حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی عالی ہمتون کو دوست رکھتا ہے کہ سوا اسکے
دوسرے کی طرف ملتفت نہین ہوتے ہین اور درویش سلف کے رضی اللہ
عنہم خدا کے واسطے مشغول ہوئے ہین نہ واسطے مکاشفہ کے اور اسکے طلب
مین صادق ہوئے ہین اسکے طفیل مین وہ سب اونکو حاصل ہوتا تہا جبکہ
اُنکے نفوس نے تزکیہ پایا اور اُنکے دل مثل آئینے کے زنگ سے صاف پاک ہوگئے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک ولی عورت سند سے اُچہ
مین دعاگو کے پاس واسطے زیارت کے آتے روتے اور کہتے تہے زبان سندے
مین کہ تو مجھے یہ تماشا کیا دکہاتا ہے مین کیا کرون گی مین تو تیری شیفتہ ہون
نہ ہے عالی ہمت اور یہ بیت پڑہی **ب** مرا ہمتے پس بلند روزی کن ؎ کہ ہمین
من از تو ترا خواہم ؎ جیسے اصحاب صفہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُنکے ساتہ
مصابرت کرنے کا حکم فرمایا ہے واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم
بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ یعنے تو روک اپنی جان کو ہمراہ اُن لوگونکے
کہ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح وشام چاہتے ہین اُسکی ذات کو نہ واسطے

طمع جنت کے اور نہ واسطے خوف دوزخ کے اُسی کی ذات کے واسطے اُسکے
طاعت کرتے ہین ؎ چون گلشن بہشت نہ باید بچشم شان ۔ تو کے سر در دون
گلخن دنیا در آورند ۔ تو فرمایا ینبغی للمحب ان یراعی مخاطبات محبوبہ ای
الاوامر والنواہی ولا یقصر فیہما بنوع ما وان ادعی المحبۃ ولم یحافظ
مخاطبات محبوبہ لا یکون محافظ یعنے محب کو چاہیے کہ اپنی محبوب کی مخاطبات
یعنے اوامر و نواہی کو نگاہ سکہے اُنکی مراعات فرمائے اونکو بجا لائے کسی نوع کا
اُنمین قصور و فتور نہ کرے اور اگر محبت کا مدعی ہوا اور اپنے محبوب کی مخاطبات
کو بجا نہ لائے اُنکی محافظت نہ کرے تو وہ اپنے دعوے مین جہوٹا ہے کبہی
محب نہ ہوگا مناسب اسکے حکایت فرمائی کہ تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر کوئی کسی
معشوقہ کا عاشق ہوجاے تو جو کچہہ معشوقہ کہے وہی کرے اگر وہ اُسکی کہی کو
نہ سُنے گا تو معاملہ قطع ہوجائیگا اور اگر وہ معشوقہ کنارہ کریگی خصوصا بار تعالےٰ
کا محب و دوست کہ جسکی عبادت ہمپر واجب ہے اگر ہم نہ کرین
تو لائق عقوبت کے ہوجائین وہ تو ہمارا خداوند ہے اور ہم اُسکے گندے
بندے ہین قولہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اے
لیطیعون حذف الیاء للدلالۃ الکسر علی حذفہا مثل یا رب یا قوم
کان فی الاصل یا ربی و یا قومی و مثل ھذا کثیر فی کلام العرب یعنی
نہین پیدا کیا مین نے جن و انس کو مگر اسلئے کہ وہ میری طاعت و فرمانبرداری

وعبادت وبندگی کرین اُسنے ہمکو اپنے کرم سے دوست کیا ورنہ ہم کیا اوسکے لائق ہین ان اولیاؤہ الا المتقون آن نافیة بمعنی ما النافیة بدلالة استثناء الا یعنے اُسکے دوست نہین ہین مگر متقی پرہیزگار لوگ فرمایا کہ ایک مخاطبات سے یہ ہے قولہ تعالی اطیعوا اللہ بالفرائض والواجبات واطیعوا الرسول بالسنن والمستحبات واطیعوا اولی الامر بالشرائع والمعاملات حتی لو امر اولو الامر غیر مشروع لا یطاع وفی التفسیر فی اولی الامر قولان فی قول الفقهاءُ وفی قولِ الولاةُ حتی ان من لا یطیع اللہ ولا یطیع رسولہ لا یقبل منہ طاعة ولا یطیع الرسول ولا یطیع اولی الامر علی وفق الشرائع لا یقبل منہ طاعة اللہ وطاعة رسولہ پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ تقریر غریب ہے اسکو لو یعنے تم اطاعت وفرمانبرداری کرو اللہ کی فرائض وواجبات مین اور تخلق باخلاق مین یعنے اللہ سبحانہ کے اخلاق وعادات کو اختیار کرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے تخلقوا باخلاق اللہ یعنے تم اللہ تعالی کے اخلاق وعادات کی عادت کرو اور اطاعت کرو رسول کی سُنن ومستحبات مین موافق اُنکے پیروی کے گفتار وکردار ورفتار مین اللہ سبحانہ فرماتا ہے وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا یعنے جو کچھہ کہ بجا لایا رسول تم اُسکو لو اور جس چیز سے وہ باز رہا اور باز رکہا تم اُس سے باز رہو اور باز رکہو قول ہے اللہ پاک کا والنجم اذا ھوی ما ضل

اطاعت خدا ورسول وولاة

صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھوالاوحی یوحی علمہ
شدید القوی ای ورب النجم یعنے قسم ہے خداوند ہر ستارے کی کہ اے
یاران محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے راہ نہین ہے یار تمہارا یعنے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور وہ بات نہین کرتا ہے اپنی ہواسے نہین ہے وہ مگر وحی جو وحی
کیجاتی ہے تعلیم کیا اُسکو سخت قوت والے نے آور اطاعت کرو اولی الامر
کی سوافق شریعت و معاملت کے یہانتک کہ اگر اولوالامر غیر مشروع حکم فرمائے
تو اُسکو نہ کرین اگر کرینگے تو لائق عقوبت کے ہونگے اسلئے کہ اولوالامر معصوم
نہین ہے اور پیغمبر معصوم تھے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ اگر کوئی شخص
خلق کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور رسول کی اطاعت نہ کرے تو اُسکی
وہ طاعت قبول نہین ہے آور اگر ایک شخص خدا کی اطاعت کرے اور رسول
کی اطاعت کرے اور اولوالامر کی اطاعت نکرے تو وہ سب اُس سے قبول
تھو فائدہ عطف قرینہ کا یہ ہے کہ عطف معنی مین مثل معطوف علیہ کے ہے سب کے
مطیع ہونا چاہیئے کیونکہ اس ساری طاعت مین خدا کی اطاعت ہے کیونکہ
اُسی کا فرمودہ ہے کتاب تفسیر مین ہے کہ مفسرین نے اولوالامر مین دو
قول کہے ہین ایک قول یہ ہے کہ فقہا مراد ہین یعنے علمائے فقیہ دوسرا
قول یہ ہے کہ ولاۃ مراد ہین یعنی والی حاکم لوگ آور ایک قول مین فقہا بھی مراد
ہین اور ولاۃ بھی وقال بعضھم من امر بالمعروف ونھی عن المنکر

فهی اولوالامر یعنے بعض نے کہا کہ جو شخص نیک بات کا حکم کرے اور بری بات
سے منع فرمائے تو وہ اولوالامر ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ جس زمانے مین دعاگو مکۂ مبارک سے شیراز مین پہونچا تو ہر آدمی دعاگو کے
پاس سبق پڑہتا تہا بات اولوالامر مین پہونچی یہ وجوہات بادشاہ شیراز کو پہونچا ئین
کہ سید جلال الدین مکی سے لوٹا ہے اور یہ وجوہات تقریر کرتا ہے بادشاہ واسطے
زیارت دعاگو کے آیا دو طشت چاندی کے فتوح لایا ایک طشت تو تنکہای
زر سے اور دوسرا تنکہاے نقرہ سے بہرا ہوا تہا اور کہا کہ بیت المال سے
تمہارا حق ہے قبول فرماؤ معذرت کی تو مین نے قبول کر لیا پہر اُس بادشاہ
نے کہا یہ تقریرات وجوہات جو مین نے تمسے سنین کسی وقت ہرگز ہمنے نہین
سُنی تہین غریب ہین دعاگو نے کہا یہ وجوہات جو مین نے تقریر کئے انکو مین نے
مکۂ مبارک مین مفسرین وفقہاء ومشائخ سے سُنا ہے پہر وہ بادشاہ لوٹ گیا
مین نے اوسکی تعظیم وتکریم کی اُس دن خادم دعاگو کا برادر اودری تہا سید
شمس الدین خوش ہوتے ہوئے اُٹہے کہ اُن تنکون کو جمع کرین اتنے مین
انہین سید شمس الدین مسعود کے والد سید حمید الدین آئے اور دعاگو سے کہا
کہ ایک سید ہے اُسنے کہا کہ مجہپر چار سو تنکہ کا قرض ہے چار سو تنکہ تو اُسکو دیے
باقی کو خود لے گئے اور دعاگو سے کہا کہ تمکو بہت فتوح پہونچے گی واقع مین
اُس برادر بزرگوار کی برکت ویسی ہی ہے کہ ابتک بہت فتوحات پہونچتی ہے

پانچون نماز کو باتفاق فرائض چارون مذہب کے پڑہے

ایضا اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑہ ترتیب اسمین تہی ینبغی للسالک ان یصلی الصلوات الخمس اجماعا واتفاقا فی الفرائض یعنے سالک کو چاہیئے کہ پانچون نمازین فرائض مین باتفاق واجماع پڑہے یعنی ایسی نماز پڑہے کہ چارون مذاہب کے فرائض اُسمین متفق ہوجائین یہانتک کہ اگر کوئی شخص دوسرے مذہب کی کوئی سنت برعایت سنت اپنے مذہب کے ترک کردے تو روا ہے جیسے کہ نزدیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ارسال ید یعنے ہاتہہ چہوڑنا نماز مین سنت ہے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے برسر ناف اُنہین فرمایا فتاوی کامل مین مسطور ہے یجوز فی العبادات ان یعمل فی مذہب غیرہ حتے یصیر اتفاقا وفی المعاملات لایجوز الا فی مذہبہ یعنی عبادات مین جائز ہے کہ اپنے غیر کے مذہب مین عمل کرے تاکہ اتفاق ہوجاے اور معاملات مین روا نہین ہے کہ دوسرے کے مذہب مین عمل کرے مگر اپنے مذہب مین یہ نظم کتاب متفق کی پڑہی **شعر** وکل ماوجوبہ مختلف ؎ ففعلہ اولی ولا یختلف ؎ کی یخرج المرء بلا ارتیاب ؎ عن عہدۃ التکلیف والایجاب یعنے عبادت مین روا ہے کہ اختلاف کو اتفاق کرلے تونہین دیکہتا ہے کہ دعاگو اسی جہت سے امام کے پیچہے فاتحہ پڑہتا ہے اور فرمایا کہ عوارف مین ایک دعا درمیان فاتحہ اور ضم سورت کے مروی ہے اُسکو اتنی دیر مین پڑہین کہ فاتحہ پڑہ سکین کیونکہ قرآن کا سننا واجب ہے امام اگرچہ رکوع مین چلا جاتا ہے مین جب تک فاتحہ کو تمام نہین پڑہ لیتا ہون تب تک رکوع نہین کرتا ہون یہ مسعود درویش دیوانہ ہے وہ نہین

جانتا ہے سمجھتا ہے کہ دعاگو کو امام کے حال کی خبر نہین ہے تکبیر باآواز بلند کہتا ہے
تاکہ مین سن لون تو رکوع کرون اسکو اس حال کی خبر نہین ہے کہ جب تک مین فاتحہ
پوری نہین پڑہ لیتا ہون رکوع نہین کرتا ہون جسوقت لوگ نماز سے فارغ ہوجاتے
ہین اسوقت مسعود دیوانہ کہتا ہے کہ اسکی کیا عقل ہے دعوی توشیخی کا کرتا ہے اور
اتنی غفلت وہ بیچارہ نہین جانتا ہے اور تبسم کرتے تھے فرمایا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
کے قول پر پوری سورت مع سورۂ فاتحہ کے نماز مین فرض ہے اور اس حدیث صحاح
سے تمسک کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لاصلوٰۃ الا
بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معھا یعنے نماز نہین ہے مگر ساتہ فاتحہ کے اور
ملانے ایک سورت کے ساتہ اسکے دعاگو نے امام کو حکم دیا ہے کہ نماز مین سورت
مع فاتحہ کے پڑہے تاکہ جواز نماز کا باتفاق ہوجائے اور ہمارے نزدیک اولی یہ ہے
کہ سورت کو فاتحہ کے ساتہ ملائے کتب فقہ مین ہے ویقرأ الفاتحۃ ویضم سورۃ
مع الفاتحۃ او ثلاث آیات من ای سورۃ شاء والاول اولی لان ثلاث
آیات ملحق بضم سورۃ ومعطوف علیہ وقال الشافعی فاتحۃ الکتاب
فی الصلوٰۃ فرض للمقتدی وللمقتدی وفی روایۃ عندنا قراءۃ الفاتحۃ
خلف الامام مستحق کما قال فی المتفق ــہ وکل ما وجوبہ مختلف فیہ ففعلہ
اولی ولا یختلف یعنے سورۂ فاتحہ پڑہی جاسے اور ایک سورت فاتحہ کے ساتہ ملائی جائے
یا تین آیتین جس سورت سے چاہے اور قول اول اولی ہے اسلئے کہ تین آیتین

ملحق ہین ساتھ ملانے سورت کے اور معطوف ہین اُسپر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب نماز مین فرض ہے امام و مقتدی دونو نپر اور ایک روایت مین
نزدیک ہمارے پڑہنا فاتحہ کا پیچہے امام کے لائق ہے جیسا کہ شفق مین کہا ہے ہر وہ
چیز کہ اُسکا وجوب مختلف فیہ ہے پس کرنا اُسکا بہتر ہے یعنے جو فعل کہ عبادت مین مختلف فیہ
ہے تو اُسکا بجا لانا اولی ہے یہہ بہی چاہیئے کہ اتفاق اوقات کو نگاہ رکہے پہر روی مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن ان فائدون کو لو اور چاہیئے کہ ہر چار ون مذہب
پر باتفاق عمل کرو دعا گو بہی اتفاق کی رعایت کرتا ہے کیف یقبل تطوع مالم
تکن فرائضہ اتفاقا یعنے لوگونکے نوافل کیونکر قبول ہون جب تک کہ اُنکے فرائض کا
جواز باتفاق نہو نمازی جسوقت نماز کا وقت آتا ہے تو ہزار کام چہوڑتا ہے احتیاط
سے استنجا کرتا ہے احتیاط سے وضو کرتا ہے پس نماز بہی ایسی ادا کرے کہ جیسا کہ
اُسکو حکم دیا ہے **ایضا رسالہ مکیہ کے بیچ مین گفتگو تقلیل طعام مین تہی**
ینبغی للسالک تقلیل الطعام یعنے سالک کو کہانا کم کہانا چاہیئے فرمایا کہ اس
تقلیل سے وسط مراد ہے یعنے نہ زیادہ کہائے نہ کم اوسط درجہ کہائے اسلیئے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے خیر الامور اوسطہا یعنے بہترین کامونکے
میانہ کام ہین پس تو نہایت تہوڑا کہائے نہ بہت کہائے اگر تہوڑا کہائیگا تو گران ہو جائیگا
عبادت نہ کرسکیگا پس حرج کریگا اور اگر بہت کہائیگا تو بہی گران ہو جائیگا کاہلی و
سستی لائیگا آسودگی ہوگی عبادت نہ کرسکیگا پس اسراف کریگا اللہ تعالی فرماتا ہے

کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین یعنے تم کہاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو بیشک اللہ نہین چاہتا ہے اسراف کرنیوالونکو یعنی کہانے پینے مین حد سے مت بڑہ جاوٴ اسمین کئی قول ہین ایک یہ ہے کہ ایسا نہ کہائے کہ ڈکار آئے دوسرا یہ ہے کہ اگر تین روٹی کی اشتہا ہے تو دو کہائے تیسرا یہ ہے کہ ایسا نہ کہائے کہ کاہلی لائے اور بری لائے اوسط درجہ کہائے اسلئے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الحکمۃ لفی قلب جائع ولوکان کافرا لاسیما اھل الایمان یعنے بیشک حکمت ہر آینہ بہوکے دل مین ہے اگرچہ وہ کافر ہو خاصکر ایمان والے یعنی ایمان دار لوگ جنکے دل گرسنہ رہتے ہین اُنمین تو حکمت بالخصوص ہوگی فرمایا سالک کو چاہیے کہ اکثر احوال مین **روزہ دار** رہے کیونکہ روزے کی فضیلت حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ سے حکایت فرماتے ہین کہ بیشک روزہ واسطے میرے ہے اور مین ہی اُسکی جزا دونگا حضرت مخدوم دوزانو بیٹہے جسوقت حدیث شریف اور کلمات قدسیہ آتے ہین تو اسطرف محدث دوزانو باادب بیٹھتے ہین اور یاروں نے کہتے ہین اُرکضوا رکابکم تعظیما لکلمات القدسیۃ لانھا حکایۃ عن اللہ تعالیٰ یعنی تم اپنے گہٹنونکو بیچا کرکے بیٹہو واسطے تعظیم کلمات قدسیہ کہ اسلئے کہ وہ حکایت ہی طرف سے اللہ تعالیٰ کے صد و دویست نفر طالب العلم اُستاد کے پیچھے باادب بیٹھتے ہین اور سر جہکاتے ہین دعاگو بہی اُنکا طریقہ نگاہ رکہتا ہے دعاگو نے اُسطرف محدثون سے اس

حدیث شریف کے معنی سنتے ہین کہ اللہ تعالی نے کہا روزہ خاص واسطے میرے ہے
اور خاصہ میرا ہے لام تخصیص کا ہے اور مین اُسکی جزا ہون یعنی ذات میری نہ جنت
وغیرہ اور اگر یہ معنی کہین کہ مین جزا دونگا تو ساری اعمال کی وہی جزا دیگا یہ تخصیص
کیون ہے پس روی مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا یہ معنی
لو کیونکہ اُسطرف محدث کہتے ہین والمعنی ھذا فی الحدیث لا غیر یعنے معنی یہی
ہین حدیث مین نہ غیر اسکے اور جو کچھہ محدث کہتے ہین اُسکا اثبات کرتے ہین کیونکہ محدث
عن عن کرکے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اسناد رکہتے ہین فرمایا اسی جہت سے
کہ روٹی کہانا میری صفت نہین ہے جبکہ کم خوار ہو جائیگا تو کم خوار ہوگا اور میری صفت
لیگا تخلقوا باخلاق اللہ اور حدیث صحاح کو لو اجیعوا بطونکم واظمئو ا
اکبادکم وعار وا اجسادکم لعل قلوبکم تری ربکم عیانا فرمایا مین محدثون سے
سماع رکہتا ہون عیانا ای دنیا یعنے القلب یعنے دنیا ہی مین خدای تعالی کی
ذات کو دل کی آنکہہ سے دیکہیگا ایک عزیز نے یارون مین سے پوچہا عین ذات
دیکہتا ہے تبسم کیا واللہ عین ذات کو دیکہتا ہے جیسا کہ مین نے حدیث صحاح مین کہا
اور یہ تو سنت وجماعت کا مذہب ہے کہ الرؤیۃ بعین القلب حق ای ثابت یعنی
اللہ تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہنا ثابت ہے بعد اسکے فرمایا کہ بالکل ترک طعام
نکرے اسلئے کہ ترقی سے وقوف ہو جائیگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ شیخ عماد الدولہ کا ایک مرید تہا چار برس اُسنے کچہہ نکہایا اُسکے پیر شیخ عماد الدولہ کو

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجیعوا بطونکم اسلام حدیث اظمئو اکبادکم حدیث النبی

اُسکی خبر پہونچی اُنہون نے کہا کہ وہ بیچارہ کیا کریگا ترقی سے رہ گیا لیکن لوح محفوظ
مین لکھا ہوا تہا کہ چار برس اُسکو ترقی سے وقوف ہو جائیگا بعد چوتہے برس کے
پیر اُسکو بلائیگا اور کہانا کہلائیگا جسوقت اُسنے کہانا کہالیا تو اُسی دم ترقی کا حکم ہوا
ایک یار نے یارون مین سے پوچہا کہ روٹی نہ کہانا تو فرشتون کی صفت ہے جواب
فرمایا کہ اس مرتبے سے ایک اور عالی مرتبہ ہے وہی جو مین نے کہا تم اُسکو لو اپنا
موازنہ دیکہو مثلاً اگر چار روٹیان کہاتا ہے تو دو کہائے اگر ایک کہائیگا اور حرج
ہوگا تو ضعیف ہو جائیگا کام سے رہ جائیگا مگر وہ آدمی کہ اُسکو اللہ تعالی کی طرف سے
قوت ہوگی تو اُسکو اتنا کہانا ضعف نہ لائیگا آج کی رات مین نے سحری مین چند لقمے
زیادہ کہائے اس جہت سے کہ افطار کے وقت مین نے تہوڑا کہایا تہا تا کہ موازنہ ہو جائے
جبر نقصان ہو گیا اور یہ بہی چاہئے کہ رسوم مین اُسکو زیان نہو بلکہ ساری عبادات
وطاعات مین اخلاص واجب ہے کیونکہ عبادت بمنزلہ درخت کے اور اخلاص بمنزلہ
ثمر کے ہے ورنہ درخت بے ثمر ہوگا اللہ سبحانہ کا فرمان ہے اعبدوا اللہ مخلصین
لہ الدین اخلاص مین عجب نہین ہوتا ہے وانچہ بدین ماند کہ پندارد من جسین مخلصم
اخلاص می ورزم تا مبطل عمل نہ شود سب حال مین سب طاعتون مین توفیق من اللہ
جانے کیونکہ اگر توفیق نہوتی تو بندے سے کچہہ نہ بنتا پہر روی مبارک طرف اس
فقیر کے اور یاران عالی کے لائے فرمایا بگیرید۔

ایضاً بعد ظہر کی نماز کے بدھ کے دن اٹھائیسوین ماہ ذیقعدہ

کو یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا اور یاران عالی بہی
سر مبارک پر پگڑی نہ تہی ٹوپی پہنے ہوئے تہے خلوت کا وقت تہا ہم چند یار خلوتی
تہے روے مبارک ہمپر لائے فرمایا بہائیو سنو کیا بہید ہے تم جانتے ہو کہ مین نے
پگڑی دور کردی ہے اسکا کیا سبب ہے ہمنے التماس کیا کہ آپ ہی فرمائین فرمایا کہ
ایک عزیز اپنے لڑکے کو مکتب مین بہاتا تہا شروع کرنیکو میرے پاس لایا مینے تختی پر الف با
لکہدیا اور تعلیم کردی حاضرین مجلس مین سے ایک شخص نے یون کہنا شروع کیا کہ خوندملک
منتجب پسر بہلو خانجہان جسکے سو نفر داخل ہین یعنی سو آدمی اسکے متعلق ہین وہ شخص
کپڑے لایا تہا اسپر فرمایا کہ ہان مینے اُن کپڑون مین سے پگڑی باندہ لی تو یہ آواز
سُنی کہ ھذا حرام القِ من راسک یعنے یہ حرام ہے اسکو سر سے دور کر ڈال مین نے
دور کر ڈالی اس سے پہلے جس شخص کی پگڑی تہی وہ لیگیا برکت کے واسطے لایا تہا مین
اس سبب سے بغیر پگڑی کے رہ گیا **اور فرمایا** اگر کپڑے مین ایک تار حرام سے یا وجہ حرام
سے ہووے یا کہانے مین ایک لقمہ حرام سے ہووے تو اُس شخص کا کوئی عمل قبول
نہوگا کیونکہ قبولیت کے واسطے تقوی شرط ہے و شرائط التقوی عظیمۃ قولہ تعالی
انما یتقبل اللہ من المتقین ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے تقوی کی شرطین
بڑی ہین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اللہ قبول نہین کرتا ہے مگر متقی پرہیزگار لوگون سے
کلمہ انما حصر کے واسطے ہے منجملہ یاران عالی کے ایک یار نے پوچہا کہ یہ آواز جو سنتے ہین
اللہ کی طرف سے ہے جواب فرمایا کہ مینے دو طریق سُنے ہین اگر تیرے واسطے اور تیرے

آواز نکلے تو بواسطہ بخلق صوت ہوگی اور اگر دائین بائین جانب سے نکلے تو اسطرح
کہا ہے کہ وہ شخص جس پیر کے نزدیک تعلق پیوند رکہتا ہے یہ آواز اُس سے نکلتی ہے
اور اگر آواز قریب سے نکلتی ہے تو اللہ کے طرف سے ہے قولہ تعالی ونحن اقرب
الیہ من حبل الورید یعنے ہم نزدیک ترہین طرف جان بندے کے رگ جان
بندے سے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ من اللہ بے خلق صوت ہوجاتا ہے اکثر لوگ بہی
اسپر ہین کہ خلق اللہ صوتا یعنے اللہ پاک ایک آواز پیدا کردیتا ہے **پہر پوچہا** کہ جو
کلام کہ ذات کے ساتہ قائم ہے اُسکے ساتہہ بہی کسی سے باتین کرتا ہے **جواب**
فرمایا کہ خدایتعالی حروف و اصوات سے منزہ ہے خلق صوت ہوجاتا ہے **پوچہا** کہ
حضرت موسی علیہ السلام سے جو کلام کیا وکلم اللہ موسی تکلیما تو اُسوقت ایک بات
کی خلق صوت کردیا اُسی جگہہ ہمنے یہ بہی التماس کیا کہ مخدوم اُس آواز کو سنتے ہین **جواب**
فرمایا من اللہ تعالی بواسطہ **پوچھا** یہ کیونکر معلوم ہو کہ آواز اللہ کی طرف سے ایسی
ہوتی ہے اور اُسکے غیر سے ایسی **جواب** فرمایا کہ جس شخص کا دل روشن ہے وہ
معلوم کرلیتا ہے اس کام کو بزرگ لوگ جانتے ہین لیکن فرق یہ ہے کہ آواز من اللہ
خیرات مین ہوتی ہے اگرچہ ظاہر مین شر معلوم ہو کیونکہ حضرت موسیٰ نے منع کیا اور وقع
مین وہ کام خیر تہا جبکہ بیان کردیا یعنے حضرت خضرؑ نے قولہ تعالی وعسی ان تکرھوا
شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون
ایضا رسالہ مکیہ کا سبق فرمارہے تہے ذکر اس بات مین تہا کہ ینبغی للمرید

ان یعتقد علی شیخہ ولا یعلوان لہ موصلا الی اللہ غیرہ یعنے مرید کو چاہیے کہ اپنے شیخ پر
اعتقاد رکہے اور غیر پیر کو موصل الی اللہ اپنا نہ جانے اگر اپنے پیر کے سوا اور کوئی اُسکا موصل
ہو جاے تو بہی اسکو اپنے پیر کے برکت سے جانے اور اُسی کو پیر و مرشد سمجہے اُسکا منکر
نہو جائے اگرچہ مرشد بہت ہون انکو بہی مرشد جانے اور اگر مرید معتقد اپنے پیر کو
خواب مین دیکہے تو کوئی شیطان نہو گا اور اگر برعکس ہو گا تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شیطان
ہو اصحاب خلوت مین سے ایک یار نے پوچہا کہ اگر **رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ**
وسلم کو خواب مین دیکہے تو کوئی شیطان نہو گا جواب فرمایا آرے یعنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دیکہنا برحق ہے اس باب مین حدیث صحاح وارد ہوئی ہے
قولہ علیہ الصلوۃ والسلام مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ
بصورتی والمراد من الحق ضد الباطل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی مجہکو خواب مین دیکہے پس تحقیق اُسنے مجہے سچ دیکہا ہے کیونکہ بیشک شیطان
میری شکل و صورت نہین ہو سکتا ہے کلمۂ قد واسطے تحقیق کے ہے لیکن مین نے اُسطرف
کے محدثون سے سُنا ہے ہندوستان مین کبہی نہ سُنا تہا کہ شیطان اور صورت ہو سکتا
ہے اور کہے کہ مین پیغمبر ہون لیکن مثل حلیۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہرگز نہین
ہو سکتا ہے اسلئے واجب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حلیۂ مبارک کو حفظ
رکہے یاد کر لے تا کہ سچ جہوٹ معلوم ہو جاے اگر حلیۂ مبارک سے ایک بات بہی نہو گی تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہونگی کیونکہ شیطان قدیم راہزن ہے پہر اس فقیر سے

اور یاران دیگر سے فرمایا بہائیو جو مین نے بیان کیا اسکو لونا دربات ہے اسی درمیان
مین فرمایا کہ شیخ مدینہ عبداللہ مطری نے اپنے بہائی کو اور شیخ عبداللہ یافعی
رحمہما اللہ تعالی نے اپنے فرزند کو وقت انتقال کے یہ وصیت کی کہ ہمنے تمہاری پوری
تربیت نہین کی ہے تمکو چاہیئے کہ تم دمشق مین شیخ قطب الدین مصنف رسالہ
مکیہ کے پاس جاؤ وہ تمہاری تربیت کرینگے یہ شخص ایک مرشد عظیم تہے ایک برس ہوا
کہ انہون نے بہی انتقال کیا یہ رسالہ پور ادعا گو کے پاس بہیجا قدس اللہ سرہم رسالہ مکیہ
اسلئے کہتے ہین کہ مکہ مکرمہ مین اسکی تصنیف شروع کی تہی کچہہ باقی رہگیا تہا جب دمشق
مین گئے تو وہان تمام کیا پہر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق
پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی کہ حدیث صحاح سے ہے عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما من صَوتٍ اَحَبَّ
الی اللہ من صَوتِ عبدٍ مُذنِبٍ تائبٍ اِذا قال یا ربِّ یقول من فوق عرشہ لبیک
عبدی سَل تُعطَ انت عبدی کبعض ملائکتی انا عن یمینک وعن شمالک ومن
فوقک ومن تحتک سل تُعطَ اُشہِدُکم یا ملائکتی اَنّی قد غفرت لہ فرمایا کہ ما نفی کا
ہے من زائدہ ما اسم و خبر چاہتا ہے اپنے اسم کو رفع خبر کو نصب دیتا ہے صوت اسم ہے
ما کا احب خبر ہے ما کی تقدیر یہ ہے ای ما صوتٌ اَحَبَّ یعنے نہین ہے کوئی آواز دوستتر
طرف اللہ کے بندہ گنہگار تائب کی آواز سے تائب یعنی گناہ سے رجوع کرنیوالا جبکہ وہ
کہتا ہے یا رب یعنی ای میرے خداوند و پروردگار اللہ تعالی اپنے عرش کے اوپر سے

فرماتا ہے اور وہ مکان وجہات سے منزہ ہے کہتا ہے لبیک عبدی یعنے مین تیرے جواب
کے واسطے کھڑا ہون اے میرے بندے تخلق صوت ہوجاتا ہے تو مانگ تو کیا مانگتا ہے
تاکہ دیا جائے تو میرا بندہ ہے مثل بعض فرشتون میرے کے ایک یار نے پوچھا کہ اس سے
ملائکہ سقربین مراد ہین یا عوام جواب فرمایا کہ مقرب فرشتے مراد ہین کبعض ملائکتی
فرمایا لان المحبوب هو المقرب یعنے اللہ عزوجل نے دوست محبوب کہا اور محبوب مقرب فرمایا
پس وہ مقرب فرشتون سے ہوگا تو نہین دیکھتا ہے کہ جس شخص کی آواز احب و دوست تر
ہوتی ہے وہ محبوب ہوتا ہے وھذا یوافق قولہ تعالی فی التنزیل ان اللہ یحب التوابین
و یحب المتطھرین یعنے یہ بات موافق قرآن مجید کی ہے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے
اُن لوگونکو جو کہ گناہ سے پہرتے ہین اور پاک لوگونکو جو کہ اصلا گناہ پر قادر نہین ہوتے
ہین اس فقیر نے پوچھا کہ انا عن یمینک وعن شمالک ومن فوقک ومن تحتک
کیا ہے جواب فرمایا کہ اس سے حفظ و علم مراد ہے لیکن خداوند تعالی جہات سے منزہ ہے
یعنے انا حافظ و عالم عن یمینک وعن شمالک ومن فوقک ومن تحتک یعنی مین تیرا
تیرا حافظ و نگہبان ہون تو مانگ تاکہ تجھے دیا جاوے تو کیا چاہتا ہے مین گواہ کرتا ہون
تمکو اے فرشتو حرف قد واسطے تحقیق کے ہے کہ بیشک مین نے تحقیق بخشدیا اپنے
بندے کو پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس تقریر کو لو غریب ہے اسکو مین نے اُس
طرف کے محدثون سے سُنا ہے یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین
اس فقیر کے تہی۔

ایضاً اونتسوین ماہ مذکور ذی القعدہ روز چہارشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا جلال دیوانہ آیا بیٹہکر کفر کے کلمے بکنے لگا
کہ گرد مادر و خواہر برآمدن حلال ست فرمایا اسکو باہر کرو جب باہر کردیا تو چہرۂ مبارک
کو ہمارے طرف کیا کہ جہان کہین جاہل بے علم مشغول ہوجاتا ہے تو اُسکا یہ حال ہوتا ہے
اُس اطراف مین مشائخ کبار جاہلونکو مشغول نہین کرتے ہین اور حجرہ معین نہین فرماتے
ہین کیونکہ وہ خراب ہوجائیگا جسوقت آنیوالا طالب آتا ہے تعلق پیوند کرتا ہے اگر وہ
عالم ہے تو حجرہ معین کرتے ہین مشغول فرماتے ہین اوراد دیتے ہین اور اگر عامی ہے تو
ہر خانقاہ مین چارون مذہب کے چار مدرسے ہین جو مذہب وہ رکہتا ہے اُسی کا علم
سیکہے بعد اُسکے حجرہ دیتے ہین اوراد مین مشغول کرتے ہین اُس اطراف مین خواجگان
تجار کی خانقاہین ہین وجہ حلال سے نہ ملک بادشاہون کی جو کہ بیت المال سے اور
خانقاہ کے نیچے دکان وقف کرتے ہین اسلیے کہ اول راہ سلوک کی لقمہ حلال ہے اگر
کہانے مین ایک لقمہ اور ایک تار کپڑے کا وجہ حرام سے ہوگا تو کوئی طاعت قبول نہوگی
اللہ تعالی فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین **ایضاً عوارف کا سبق**
فرمارہے تہے گفتگو اس آیت کریمہ مین تہی قولہ تعالی ما زاغ البصر وما طغی فرمایا
لو یسبق البصر علی البصیرۃ بصر وبصیرت مین فرق ہے بصر عبارت ہے سر کی آنکہہ
سے اور بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین جیسا کہ اللہ پاک کے اس قول مبارک مین ہے
قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی فرمایا یہ خاصہ آنحضرت

مشغول ہونا جاہل بے علم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ اول دل کی آنکھہ سے دیکھا بعد اسکے سر کی آنکھہ سے دیدار
فرمایا واسطے رعایت ادب کے جیسا کہ حدیث صحاح مین آیا ہے رأیت ربی فی قلبی
یعنی مین نے اپنے رب کو اپنے دل مین دیکھا یعنے اول مین نے اپنے خداوند کا دیدار دل
کے آنکھہ مین کیا رتبے آپ کی امت کے اولیاء کرام سو اُنکو بھی بصیرت ہوتی ہے یعنی
اللہ عزوجل کے عین ذات کو دل کی آنکھہ سے دیکھتے ہین اور اکثر نماز مین ملاحظہ فرماتے
ہین سر کی آنکھہ سے آخرت مین دیکھین گے یہ فرق ہے درمیان نبیؐ وولی کے۔

شب معراج کا ذکر نکلا

فرمایا کہ براق نزدیک قدم رکھتی اور اگر نظر دور پڑتی تو قدم دور رکھتی تھی بایسے باکرامت
وفرمانبردار براق تھی براق برق سے ماخوذ ہے یعنے جہندہ آپ وہانتک پہونچے
کہ سارے پیغمبرون کو دیکھا صلوات اللہ علیہم اجمعین حضرت موسی علیہ السلام کو
دیکھا کہ کھڑے ہوئے کہہ رہی ہین رب ارنی انظر الیک پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
براق سے اُترے ہر ایک سے مصافحہ کیا ہر ایک مرحبا کہتا تھا مرحبًا بالاخ الصالح
والنبی الصالح یعنے مرحبا ہے برادر صالح نیک مرد وپیغمبر نیک کو پھر اُن سب نبیون نے
صف باندھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت فرمائی اور نماز پڑھائی اسی جگہہ
سے آنکو امام الانبیاء کہتے ہین جیسا کہ لامیہ مین کہا ہے ؎ امام الانبیاء
بلا اختلاف ؛ وتاج الاصفیاء بلا احتمال ؛ یعنے آپ بالاتفاق سب نبیون کے
امام پیشوا ہین اور بلاشک برگزیدہ لوگونکے تاج ہین پھر آپ وہانسے چلتے رہے یہانتک کہ

عرش سے گزر گئے مقام قاب قوسین او ادنی مین پہونچے یہانتک کہ دولت وصال
جمال جلال لایزال سے مشرف و مکرم ہوے یہ وہی قول ہے اللہ پاک کا ولقد
راٰہ نزلۃ اخری ما زاغ البصر وما طغی ای سبق البصیرۃ علی البصر یعنی دل کی بینائی آنکھہ
کی بینائی پر سابق ہوگئی جب آپنے یہ ادب نگاہ رکھا تو دوسرے بار بھی مشرف ہوئے
وہ یہ قول ہے اللہ پاک کا ولقد راٰہ نزلۃ اخری اسے رای ربہ تارۃ اخری پھر
روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اسکو غریب کلام ہے بعد اسکے
عوارف کی صفت مین فرمایا یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ گو پیر نہو اور نہ پیر کو
دیکھا ہو اگر اسپر عمل کرے تو بھی کتاب موصل ہوجائے خاصکر وہ آدمی کہ اسکو پیر سے
سُنے اور اسپر عمل کرے تو جلد واصلین سے ہوجائے پھر روے مبارک طرف اس فقیر
کے اور یاران اعلی کے لائے جیسے کہ تم عوارف کو سُنتے ہو مین امید رکھتا ہون کہ تکو
ثمرات دیگی سلوک کے باب مین نہایت موجہ کتاب ہے اور معتبر اعتقاد ہے ہم سب نے
قدمبوسی کی **ایضا** فرمایا کہ ایک صوفی ہے دوسرا متصوف تیسرا متشبہ بمتصوف
صوفی نام ہے مقرب کا وضع المقرب وترک ذکر الصوفی قولہ تعالی فاما ان کان
من المقربین ای من الصوفیین یعنے قرآن شریف مین مقرب سے مراد صوفی ہے
متصوف نام ہے ابرار کا قریب اسکے ہے کہ صوفی یعنی مقرب ہوجاے **متشبہ**
اس سے مراد تشبہ معنوی ہے جہت سیرت سے نہ صوری یعنی صوفی کا کام کرتا ہے لیکن
تمام نہین کرسکتا ہے قصور رکھتا ہے اگر یہ متشبہ صادق سچا ہوجاے کوئی قصور نکری

توصوفی ہوجاے یہ وہی قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ من تشبہ بقوم فھو منھم یہ حدیث صحاح ہے مین نے اسطرف کے محدثون سے سُنا ہے کہ اس سے معنوی تشبہ مراد ہے باین دلیل کہ آپنے فھو منھم فرمایا یعنی جو شخص کسی قوم کے ساتہ تشبہ کرے تو وہ اُسی قوم سے ہے اگر اس سے صوری تشبہ مراد ہوتا تو منافقونکو اخلاص ہوتا یہان تشبہ معنوی مراد ہے پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزندمن اس تقریر کو لو غریب ہے **بعد اسکی فرمایا** کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین صحابہ رضی اللہ عنہم کو صوفی نہین کہتے تہے صوفی کا نام زمانۂ تابعین مین کہا گیا وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے صوفی کہا یا اُنہون نے کسی کو صوفی کہا راوی کا شک ہے صحابہ کو صحابہ اسلیئے کہتے ہین کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بابرکت کا شرف حاصل ہے یہ نسبت انکی حق مین صوفی سے زیادہ تر اشرف ہے ولھذا افضل الخلائق بعد الانبیاء الصحابة یعنے چونکہ نسبت صحابیت اُنکا شرف ہے اسلیئے بعد انبیا علیہم السلام کے ساری خلق سے بہتر صحابہ ٹہیرے والصحیح انہ من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بواحدة فی الیقظة فھو من الصحابة ولزم ان یقال علیہ رضی اللہ عنہ یعنے فاضلترین جملہ اولیاء وجملہ خلائق کے بعد پیغمبرون کے صحابہ ہین صحیح قول یہ ہے کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایکبار بیداری مین یعنی حیات مین دیکہا وہ منجملہ صحابہ ہے اور واجب ہے کہ اُسپر رضی اللہ عنہ کہین پہر اس فقیر سے فرمایا فرزندمن بگیرید۔

ایضاً ترک وتجرید ومحبت کا ذکر نکلا

فرمایا ترک وتجرید یہ ہے کہ دعاگو کے پاس اتنی فتوح پہونچتی ہے رات تک کچھہ نہین
رہتا ہے یہانتک کہ پانی بہی نہین رہتا ہے جیساکہ تم دیکھتے ہو وظیفہ دار لیجاتے ہین
بارہا قرض بہی کیا جاتا ہے اور یہی ترک وتجرید دوستان نونیاز کے مشام باطن مین
محبت ودوستی کی بو پہونچاتی ہے ترک دنیا کے وقت سے مال ومنال وجاہ کو بلکہ آخرت
کو نہین چاہتی ہین محض محبوب کی خواہان ہوتی ہین اور خلق ظاہر انکو دیوانہ کہتے ہے
اسلئے کہ اُنہون نے دنیا ومنال کا ترک اختیار کیا ہے اور فقر ومسکنت کو پسند فرمایا ہے
بہید اس بات کا حدیث صحاح مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا یکمل ایمان
المرء حتی یظن الناس انہ مجنون یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کامل
نہین ہوتا ہے ایمان آدمی کا یہانتک کہ لوگ اس بات کا گمان کرین کہ وہ دیوانہ ہے یعنی
دنیا کو ترک کیا ہے آخرت پر متوجہ ہوا ہے دیوانہ ہے جیساکہ قائل نے کہا ہے ؎
لَیَعْرِفُنَا مَنْ کَانَ مِنْ جنسنا ؛ وکلّ لناس لنا مُنکِر یعنے ہر آئینہ پہچانتا ہے ہمکو ہر وہ
شخص جو ہمارے جنس سے ہے اور سارے لوگ ہمارے منکر ہین اور اسی لئے تو نہین
دیکہا ہے کہ حضرت یعقوب اسرائیل صلوات اللہ علیہ نے اپنے بیٹون پوتون سے کہا کہ
اِنّی لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ یعنی جسوقت مشام یعقوب علیہ السلام مین
بوے یوسف علیہ السلام پہونچائی تو حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون پوتون سے کہا کہ بیشک
مین بوی یوسف پاتا ہون اگر تم مجکو ملامت نکرو اللہ پاک نے انکا جواب یون نقل فرمایا

لہ قالوا تاللہ انک لفی ضلالک القدیم یعنے قسم ہے اللہ کی اے باوا بیشک تم دیوانے ہو
اور پرانی گمراہی مین ہو یوسف کو بہیڑیا کہا گیا وہ کہان ہے کہ ہوا اسکی بولائی اور تم اسکو
پاؤ تمکو تو ہوائے یوسف مین جو کچھہ خوش آتا ہے وہ کہدیتے ہو تم اپنی خبر نہین رکھتے ہو
حضرت یعقوب علیہ السلام کو منسوب بدیوانگی کیا یہانتک کہ بشیر پیراہن یوسف علیہ السلام
لایا اور خوشخبری دی تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا انی اعلم من اللہ ما لا تعلمون
یعنی مین خوب جانتا ہون اللہ سے جو تم نہین جانتے ہو اسپر وہ بمعذرت پیش آئے کہ یا ابانا
استغفر لنا ذنوبنا انا کنا خاطئین قال سوف استغفر لکم ربی انہ ھو الغفور الرحیم یعنے
اے ہمارے باپ تم ہمارے واسطے ہمارے گناہون کی بخشش مانگو بیشک ہم تھے خطاکار
حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا سرانجام کو مین تمہارے واسطے اپنے رب سے بخشش
مانگونگا بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز دو نئی لونڈیان
واسطے لونڈی بنانے کے اور پانسو تنکہ فتوح لایا ہے حسن خادم سے فرمایا بحفاظت رکھو تاکہ
خانگی چور نہ دیکھے ورنہ بالکل لیجائیگا یعنے میرا فرزند ناصر الدین محمود درویش و وظیفہ خوار
ضائع رہجائینگے اور وہ دو نئی لونڈیان مین اپنے واسطے رکھونگا تاکہ استنجا و وضو کرائین
مین ضعیف ہو گیا ہون شاید کچھہ سیکھہ لین مین انکو اوپر کہینچ سکونگا یا وہ مجھے اوپر کہینچین گی
اور بطور خوش طبعی مسکراتے تھے شیخ زادہ فخر الدین گازرونی رخصت ہوا چاہتا ہے
روانہ ہوتا ہے وہ پانسو تنکہ اسکو توشہ دونگا کہ گہر تک پہونچ جاے **ایضا** ایک
عزیز نے **مسئلہ** پوچھا کنوین مین چوہا گر پڑا تھا اور اسکو کہینچ لیا اور تین ڈول جو کہ چوہے کے

گرنے مین معین ہین وہ بہی کہینچ ڈالے پہر ہر چند کہینچتے ہین بال باہر آتے ہین **جواب** فرمایا کہ کنوان پاک ہوگیا شعر المیتة وعظمہا طاہران ان لم یکن بہما دسم یعنے مردار کے بال اور ہڈی دونو پاک ہین اگر اُسپر گوشت وچربی چپکی ہوئی نہو۔

ایضاً تاثیر محبت کا ذکر نکلا

ان یوماً جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یارسول اللہ متی قیام الساعة فقال علیہ السلام ماذا اعددت للقیامة حتی تسأل عنہا فقال لرجل محبة اللہ تعالی ومحبة رسولہ علیہ السلام فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المرءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اوانت مع من اَحْبَبْتَ بالخطاب شک راوی یعنے بیشک ایک دن ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا پس عرض کیا یارسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی آپنے فرمایا ای شخص تونے قیامت کی کیا تیاری کی ہے کہ تو اُسکو پوچہتا ہے اُسنے عرض کیا کہ محبت اللہ تعالی کی اور محبت اُسکے رسول کی پس آپنے فرمایا کہ آدمی ہمراہ اُس شخص کے ہے کہ جسکو اُسنے دوست رکہا یا اُسی شخص سے خطاب فرمایا کہ تو ہمراہ اُس شخص کے ہے کہ جسکو تونے دوست رکہا راوی کا شک ہے محبت کا ایسا اثر ہوتا ہے یہانتک کہ تم مین سے اگر کوئی شخص محبت کرے تو کسقدر تاثیر ہوگی منجملہ یاران ایک یار نے التماس کیا کہ یہان معیت کے کیا معنی ہین **جواب** فرمایا کہ اس معیت سے قرب مراد ہے جس طرح کہتے ہین کہ جاء زید مع عمرو ای قربہ پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید **ایضاً** منجملہ اصحاب ایک یار خلوتی نے **مسئلہ** مین التماس کیا کہ اگر کوئی شخص معتکف ہو اور کپڑے دہلوانے کی استطاعت

المرءُ مع من احب

مسئلہ معتکف کا حکم کپڑے دہلوانے کا

نہ رکھتا ہو تو وہ کیا کرے **جواب** فرمایا کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر
ایک مسئلہ حیلے کا ہے بعض فتاوی مین کہا ہے لوخرج المعتکف للوضوء ثم عاد المریض
او صلی الجنازة وامثال ذلک لا یفسد اعتکافہ عند ابی حنیفة رضی اللہ عنہ ھذا
حیلة وبعکس ذلک یفسد الاعتکاف فی الحال ولوکان زمانا قلیلا وعند ابی یوسف
ومحمد رضی اللہ عنہما لوخرج المعتکف وھو فی مصلحتہ اقل من نصف النہار
او نصفہ لا یبطل اعتکافہ وان کان اکثر النہار یفسد بالاجماع ولکن الفتوی
علی قول صاحب المذھب یعنے اگر معتکف وضو کے واسطے باہر نکلے پہر بیمار کی بیمار
پرسی کرلے یا جنازے کی نماز پڑہ لے اور مثل اسکے کوئی کام کرلے تو اُسکا اعتکاف فاسد
نہوگا نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے اور یہ ایک حیلہ ہے اور اسکے عکس مین یعنی اگر بغیر
نیت وضو کے باہر نکلے گا تو اُسکا اعتکاف فاسد ہو جائیگا فی الحال گو زمانہ ذرا ہی سا کیون
نہو اور نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالی کے اگر باہر نکلے واسطے کسی اپنی مصلحت
کے نصف دن سے کمتر یا نصف دن تو اُسکا اعتکاف باطل نہوگا اور اگر اکثر دن ہو گا تو
بالاجماع فاسد ہو جائیگا لیکن فتوی صاحب مذہب کے قول پر ہے یعنے حضرت امام اعظم
رضی اللہ عنہ پہر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس حیلے کو لکھہ لینا در ہے

ایضا آخر شب جمعہ اول شب ماہ ذیحجہ کو

یہ فقیر حجرہ خلوت سے نکلکر خدمت مین حاضر تہا روے منیر طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے پوچہا کہا کوئی شخص جانتا ہے کہ ہلال شفق سے پہلے غائب ہوا یا بعد

شفق کے بعض یارون نے کہا کہ شفق کے بعد غائب ہوا فرمایا کہ فتاوی کامل مین ایک مسئلہ ہے کہ الهلال اذا غاب قبل الشفق فیحکم انہ من اول اللیل وان کان یغیب بعد الشفق فیحکم انہ من اللیلة الماضیة یعنے جب ہلال شفق سے پہلے غائب ہوجائے تو ہم حکم کرینگے کہ اول رات کا ہے اور اگر بعد شفق کے غائب ہوجاوے تو حکم کرینگے کہ شب گذشتہ کا ہے اور یہ بعد شفق کے غائب ہوا تو ہمنے حکم کیا کہ دوسری رات کا ہے پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس مسئلے کو لکہہ لو غریب ہے اسی رات تہجد کے وقت یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا خواجہ محمد ظفاری نے خدمت مین عرض کیا یامخدوم ارید ان اخذ الطی فی هذا العشر فرمایا یاسیدی من کان فی قلبہ محبة الدنیا لوطی اربعین لا یفید وان لم یکن فی قلبہ محبة الدنیا فاکلہ وطیہ سواء والاصل ترک الدنیا لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ترک الدنیا راس کل عبادة وحب الدنیا راس کل خطیئة کل یاسیدی ما تکون معنا یعنے خواجہ محمد ظفاری نے التماس کیا اور اجازت چاہی کہ عشرۂ ذی حجہ کو طی کرے یعنے شب و روز کا روزہ رکہے فرمایا یاسیدی جس شخص کے دل مین محبت دنیا کی ہے اگر وہ ایک چلہ طے کرے تو فائدہ ندیوے اور اگر محبت دنیا کی نہین ہے تو اسکا کہانا اور طے کرنا دونو برابر ہے اصل دنیا کا ترک ہے اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ترک دنیا سر ہے ساری عبادت کا اور دوستی دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا کیونکہ فنا ہے یاسیدی تو کہا جب تک کہ تو ہمارے ساتھہ ہے

پس خواجہ محمود طغاری نے سلسلے کی بنیت قبضہ کر ڈالی۔

ایضاً اسی رات اول ماہ ذیحجہ مین

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا جو دعا کہ تہجد کے بعد اوراد مین آئی ہے
اُسکو پڑہتے تہے اسجگہہ پہونچے مارا از یاد خود معدول مگردان وما را بقہر خود مخذول
مگردان منجملۂ اصحاب ایک یار نے پوچہا یہ کیا عبارت ہے سب لوگ اُسکی یاد مین ہین
جواب فرمایا کہ مین نے ایک عجیب چیز سُنی ہے یہ خطاب ہے اللہ تعالی کو بندہ
مناجات کرتا ہے کہ خلا و ملا مین ہمکو اپنی یاد مین رکہہ کہ ہم ایک لحظہ تیری یاد سے
غافل نرہین اور تیری غیر کی یاد کو ترک کر دین اسلئے کہ اللہ پاک نے سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے واذکر ربک اذا نسیت یعنے تو یاد کر اپنے رب کو
جبکہ تو بہول جائے اور یہ مضمون مستنبط ہے حدیث قدسی سے جو کہ منجملہ صحاح ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی سے یون حکایت کیا ہے کہ من ذکرنی فی نفسہ
ذکرتہ فی نفسی ومن ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منہ یعنے جو شخص یاد
کرے مجہکو اپنے جی مین یعنے خفیہ وآہستہ وتنہا یاد کرون مین اُسکو اپنے نفس مین یعنے
خفیہ اور جو کوئی مجہکو یاد کرے مجمع مین بلند مین یاد کرون اُسکو مجمع مین بلند جو کہ اُس سے
بہتر ہے یعنے ہمراہ فرشتون کے عرش سے فرش تک فرشتے کہتے ہین خداوندا کون بندہ
بلند یاد کرتا ہے وہ سب اللہ پاک کے واسطے اوسکی یاد مین ہو جاتے ہین یہ ذکر اس
ذکر سے بہتر ہے جو خفیہ کیا کرتا تہا پس ذکر بلند اور مجمع کے ساتہہ کی یہ تاثیر ہے حدیث صحاح

مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْخَیْرُ الْخَیْرُ الْمُتَعَدِّی
یعنے بہترین خیر خیر متعدی ہے یعنے وہ خیر جو دوسرے کو پہونچاے مذاکرہ ہو اس
ثواب کی حد کہان ہے معنی مذکور سے یہ مطلوب ہے کہ ہمکو تو ہمراہ جماعت فرشتون
کے یاد کرے کہ تو بہی یاد کرے اور مقرب فرشتے بہی یاد کرین یہ ذکر ذکر خفی سے بہتر ہے
والذکر بالجہر طرد الشیطان وجنودہ یعنے بلند ذکر کرنا بہگانا ہے شیطان کا اور
اسکے لشکرونکا جہانتک ذکر کی آواز پہونچتی ہے وہانتک شیطان اور اسکے لشکر کو قدرت
نہین ہوتی ہے کہ گرد پہٹک سکے بعض نے کہا ہے یہ بات کہ بندہ اللہ عزوجل کو یاد
کرتا ہے اسکی یہ حکمت ہے کہ اللہ عزوجل اسکو یاد کرتا ہے قولہ تعالی فاذکرونی اذکرکم
یعنے یاد کرو تم مجکو تاکہ مین یاد کرون تمکو یعنے بتوفیق صاحب مناجات کا مطلب مقصود
یہ ہے کہ تو مجکو توفیق کے ساتہ یاد کرتا کہ مین تجکو تیرے ساتہ یاد کرون پہر روی مبارک
طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا فرزند اور بہائیو اسکو لو جو مین نے بیان
کیا **فرمایا** یہ مناجات بعد تہجد کے اوراد شیخ کبیر مین ہے اُس طرف بعض درویشون
نے اسکو یاد کرلیا ہے فارسی مین پڑہتے ہین اسکو سیکہہ لیا ہے بعد تہجد کے پڑہا
کرتے ہین اور اُس طرف مکہ مبارک و مدینہ مشرف مین درویش لوگ شیخ کبیر کے اوراد
کے بعمل رعایت کرتے ہین اور معتبر جانتے مین اسلئے کہ یہ سب اوراد حدیث شریف سے
مستنبط ہین سارے ادعیہ وصلوات منقول و مروی ہین آن اوراد کی رعایت عمل
کے ساتہ نہین کرسکتا ہے مگر وہی شخص جو کہ ولی ہوتا ہے پہر روے مبارک طرف اس

فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان اوراد کی رعایت کرو ثمرات کلی رکھتے ہین۔

ایضاً دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت

کے یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا ایک سید خدمت مین آیا ہوا تہا اوسنے جامۂ کفن کا التماس کیا فرمایا کہ کپڑا موجود نہین ہے اور وجہ یعنی دام بہی موجود نہین ہین بستر کا کپڑا اسکو عطا فرمایا کہا کہ موسم سرما چلا گیا ہے خادمون سے فرمایا کہ روئی کہینچ لو وظیفۂ درویشان و اصحاب کے واسطے بچہ ڈالو اور کپڑا اسکو دیدو کیونکہ وہ کفن طلب کرتا ہے خواجہ حسن خادم نے کہنا شروع کیا کہ زہے قطب عالم کیا شفقت رکہتے ہین اور یہہ آیت پڑہی قولہ تعالی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین آپنے نماز شروع کردی تہی توڑ ڈالی اور فرمایا کہ یہ خاص حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے انہین کو خطاب ہے آپکی اولاد اسمین داخل نہین ہے اللہ پاک نے وما ارسلناک واولادک نہین فرمایا ہے حسن خادم نے عرض کیا کہ تم متابع پیغمبر کے ہو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نزدیک حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے تہے امیر المومنین امام زین العابدین خانہ کعبہ کا طواف کررہے تہے اور روتے جاتے تہے بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش مین آئے تو امام حسن بصری نے عرض کیا یا ولد رسول اللہ بینک وبین جدک ابوک حسین بن علی رضوان اللہ علیہم فما یبکیک ولم تبکی فقال زین العابدین یا حسن انسیت القرآن فاذا نفخ فی الصور فلا انساب فسکت الحسن عن کلام یعنے اے فرزند شایستہ وپسندیدہ

رسول خدا آپ کیون روتے ہو آپ کے درمیان اور آپ کے نانا کے درمیان جو کہ رسول خدا
ہین یہی آپکے والد ماجد حسینؑ بن علی ہین پس امام زین العابدینؓ نے جواب دیا کہ اے حسن
کیا تو قرآن بہول گیا اور یہ آیت کریمہ پڑہی یعنی جسوقت صور پہونکے جاویگی تو کوئی نسب
نفع ندیگا پس امام حسن بصری بات کرنے سے ساکت رہے اور مناسب اسکے حدیث
صحاح ہے قوله علیه الصلوٰة والسلام من ابطأبه عمله لم یسرع به نسبه یعنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسیکو پیچھے ڈالا اُسکے عمل نے رہائی ندیگا اُسکو نسب
اُسکا فرمایا کہ اس آیت کریمہ اور اس حدیث شریف پر سادات کو چاہیئے کہ عمل کرین اس
بات کا پندار اور گھمنڈ نہ کرین کہ ہم صحیح النسب ہین اپنے دادا امام زین العابدین کی متابعت
کرین بعد اسکے حسن خادم نے یہ آیت کریمہ پڑہی قوله تعالی واما ما ینفع الناس فیمکث
فی الارض یعنے جس شخص سے نفع وسود آدمیون کا ہوتا ہے وہ زمین مین مکث کرتا ہے
یعنے دیر تک رہتا ہے دراز عمر پاتا ہے فرمایا کہ بہت جینا کیا مصلحت ہے بہتر یہ ہے
کہ جلد تر وفات پائین اور یہ حدیث صحاح پڑہی قوله علیه السلام الموت جسر یوصل الحبیب
الی الحبیب یعنے موت ایک پل ہے کہ پہونچا دیتا ہے دوست کو طرف دوست کے مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ جب شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ روحہ پر
رحلت کی زحمت پڑی تو آخر کو خادم پوچھنے کو آیا کہ کچھ صدقہ دین جسطرح کہ ہر بار صدقہ دیتے
تھے حالت زحمت مین بھی خادم برسم قدیم آیا شیخ نے فرمایا اے خادم چند فراق کشیم
ہمین باشد یعنے کب تک فراق کے صدمے سہین کچھ صدقے کا حکم ندیا آخر کو اُسی زحمت

مین رحلت فرمائی اسجگہہ چشم پرآب کی اور اصحاب اعلی بہی روئے پہر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن بگیر یدا ین تقریر امام زین العابدین با حسن بصری رضی اللہ
عنہما وآیت وُ این احادیث جملہ بنویسید

ایضاً خلوت واعتکاف کی فضیلت کا ذکر نکلا

فرمایا کہ سالک کے واسطے ابتدا مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے کہ خلوت مین مشغول
ہوتا کہ ثمرہ دے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع مین ظہور نبوت سے پہلے
کوہ حرا مین بخلوت رہتے تہے ہفتہ ہفتہ عشرہ عشرہ ایک ایک ماہ یہانتک کہ ایک ایک
چلہ مروی ہے وظہرت ثمرات النبوۃ ونزل جبرئیل بامر اللہ وحیا وعانقہ وقال
اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق الی مالم یعلم یعنے ثمرات نبوت
ظاہر ہوئے جبرئیل علیہ السلام بامر الٰہی وحی لیکر آئے اور آپسے معانقہ کیا اور کہا کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ باسم ربک الذی خلق مالم یعلم تک فرمایا کہ اول یہ سورت نازل
ہوئی یہ ایک حجت ہے خاص واسطے حنفیون کے اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن سے ہوتی
تو اس سے بہی تعرض ہوتا تسمیہ تو درمیان ہر سورت کے فاصلہ ہے حجت درست ہے
منجملہ اصحاب ایک یار نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی ظہور نبوت سے
پہلے مشغول ہوتے تہے کسچیز کے ساتہ عمل کرتے تہے جواب فرمایا مین نے سنا ہے تم
سنو آپ انبیاء گزشتہ کے اوراد کی رعایت فرماتے تہے جیسے حضرت ابراہیم وانبیاء
دیگر علیہم السلام والتحیۃ جسطرح کہ حدیث صحاح مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام

وضوئی کو ضوء الانبیاء من قبلی یعنے آپنے فرمایا کہ وضو میرا مثل وضو پیغمبرون کے ہے
جو مجھسے پہلے تہے آپ اللہ تعالی کے الہام سے اُنہین کی ترتیب کو نگاہ رکہتے اور ذکر
مین مشغول ہوتے تہے یہانتک کہ وحی نازل ہوئی عمل کا حکم ہوا اولیاء امت کو بہی یہی
حکم ہے کہ مرید لوگ پیرون کے اوراد کی رعایت کرین اور بعمل مقرون ہون چونکہ نبوت
ختم ہوچکی ہے اسلیئے ثمرۂ ولایت ظاہر ہوگا فرمایا ذکر کے واسطے خلوت چاہیئے حجرہ ایسا
تاریک ہو کہ کوئی روزن اُسمین نرہے تاکہ دیوار کے نقش پر نظر نہ پڑے ذکر اللہ مین مشغول
ہوجائے سرًا و جہرًا اور پیر مرید کے سر پر چاہیئے جیسا کہ تمنے نزدیک دعا گو کے خلوت اختیار
کیا ہے رو ے مبارک ہمارے طرف لائے اور یہ فرمایا کہ امید ہے کہ مراد کو پہونچو ابتداء
مین لا الہ الا اللہ کو بمد صوت و حرکت بدن کہنا چاہیئے اور اگر شیخ مرید کو بخفیہ مشغول
کرے تو جلد تر وصول ہوجاے -

برائے ذکر خلوت و نشست آن باید

طریق ذکر

مروی یہ ہے کہ حالت ذکر مین مربع یعنے چار زانو بیٹھے بائین پانون کو سیدہے پانو پر
رکہے اور دونو ہاتہو نکو زانو پر رکہے اور نفی لا الہ الا اللہ مین مد شروع کرے پہر اثبات
بائین طرف کرے وہانتک کہ سانس یاری دے اسلیئے کہ دل بائین طرف ہے پس دل
سے غیر حق کی نفی کرے پہر حق کا اثبات دل مین القا کرے جسطرح کہ مین نے تمکو تلقین کیا
ہے آپ خود چار زانو بیٹھے اور کلمۂ لا الہ الا اللہ تین بار بمد صوت کہا اول و آخر مین درود شریف
پڑہا اور فرمایا کہ ذکر خفی مین بہی حرکت بدن کا طریق یہی ہے لیکن زبان سے نہ کہے ساتہ شدت

حرکت وجود کے دل سے کہے چند دانشمند مفتیان کبار واسطے زیارت کے آئے ہوئے
تہے اُنہون نے عرض کیا ہم چاہتے تہے کہ ذکر کی تلقین حضرت مخدوم سے سُنین آپ نے
بکرامت تلقین فرمادی پہلے اس سے کہ ہم التماس کرین فرمایا کہ یہ تو ادنی ہے والفرق
بین المعجزۃ والکرامۃ ان الکرامۃ تحتمل الاستدراج اتفاقا والمعجزۃ لاتحتمل
الاستدراج اتفاقا یعنے درمیان معجزہ وکرامت کے فرق یہ ہے کہ کرامت باتفاق
استدراج کا احتمال رکہتی ہے اور معجزہ باتفاق استدراج کا احتمال نہین رکہتا ہے
اُسکا کیا اعتبار ہے اور وہ کیا بقار کہتی ہے ضرورت کو تو ادنے کہتے ہین اور کرامت
خارق عادت ہے جو چیز کہ ہوئی نہو وہ پیدا ہو جانے اُس ذاکر کے دل مین انوار پیدا
ہو جائین اُسکے دل کو منور کر دین پس ایسا ہو جائے کہ جسچیز کو روشنائی مین نہین دیکہتا
تہا اُسکو تاریکی مین معاینہ کرے یہانتک کہ اگر کوئی سوئی اُسکے حجرے مین گم ہو جاے
تو اندہیری رات مین اُسی دم اُسکو لیلے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ
مرتبے کرامت کے اس سے فوق اور ہین سیر ہوتا ہے ساتون آسمانو نپر جاتے ہین اور
ایک لحظہ مین لوٹ آتے ہین آسمان مثل زینے کے ہو جاتے ہین اللہ پاک کے حکم سے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ سفر مین ایک روز نزدیک ایک درویش کے
اُترا ذرا دیر مین ٹہیرا کہ مین نے دیکہا کہ وہ سامنے سے غائب ہو گیا پہر ذرا دیر مین آگیا آنکہہ
اُسکی پر آب تہی مین نے پوچہا تو کہان تہا کہا مین بمصلحت ملکوت یعنے آسمانون کے ملک
مین گیا تہا مین نے کہا یہ تیری آنکہہ پر آب کیون ہے کہا کہ مین خلق کے احوال پر مطلع ہوا

مین نے دیکھا کہ سب کے سب خلائق دنیا کی غرقاب مین غرق ہو رہے ہین اسکے خبر نہین
رکھتے ہین مجھے شفقت آئی اسلئے مین آنکھہ بہر لایا بیچارے چندروزہ حیات کے واسطے
ایک مردار پر اُترے ہوئے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الدنیا جیفۃ
وطالبہا کلاب یعنے دنیا مردار ہے اور اُسکے طالب کُتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
جو کہا یہ بہی خلوت کی تاثیر ہے بلکہ انجام کار و ہانتک ہو جاتا ہے کہ اللہ عزوجل کی عین
ذات کو دل کی آنکھہ سے دیکھتے ہین فرمایا یہ بہی خلوت ہے جو ہمنے اختیار کیا ہے نفس کو
حبس کیا ہے اصحاب عالی نے عرض کیا کہ مخدوم نے تو خلوتین کی ہین اسوقت منتہی
ہو گئے ہین آرام پا چکے ہین اب آپ ارشاد فرماتے ہین فرمایا جس شخص کے واسطے یہہ
شرط ہے وہ وصال پاتا ہے قال المشائخ الصوفیۃ قدس اللہ اسرارھم الطھارۃ
فصل والصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الطھارۃ عن الکونین لم یصل الی
صاحب الکونین یعنے مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے کہ وضو فصل ہے اور
نماز وصل ہے پس جو شخص کہ وضو مین کونین یعنی دنیا و آخرت سے جدا نہین ہوتا۔
وہ نماز مین صاحب کونین یعنی اللہ پاک کے طرف نہ پہونچیگا فرمایا اگر کوئی سائل سوال
کرے کہ دنیا مین وصال حق بچشم دل ہوتا ہے اسپر کونسی حجت ہے جواب فرمایا کہ اس
مین حدیث صحاح وارد ہے منجملہ اصحاب صفہ ایک صحابی کے حق مین حضور صلے اللہ
وآلہ وسلم نے یون ارشاد فرمایا کہ یا ابا رزین اذا خلوت فاکثر ذکر اللہ و ذُد فیھا
فانہ من زار فی اللہ شیّعہ سبعون الف ملک و یقولون اللھم وصلنا ہ ف

بالفرض اگر یہ مجھ سے علیٰ ولا در در بھی آگر بید یا تو بھی نہ چھوڑتا

فصلہ دلّ ھذا الحدیث علی کینونۃ الوصال بین العبد وربہ تعالی یعنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب صفہ مین سے ایک صحابی کو اس حدیث شریف کے
ساتہہ تلقین فرمائی اُس صحابی کا نام ابو رزین رضی اللہ عنہ تہا اے ابو رزین جسوقت تو
خلوت مین ہو تو اللہ کا ذکر بہت کر اور زیارت کر واسطے اللہ تعالی کے فی اللہ کے معنی ہین
لاجل اللہ یعنے فی بمعنی لام ہے پس تحقیق جس شخص نے زیارت کی واسطے اللہ کے تو مشایعت
کرتے ہین اُسکے ستر ہزار فرشتے اور کہتے ہین اے اللہ ملایا ہمنے اس بندے کو واسطے تیرے
پس تو اُسکو ملا یعنے تو اپنا وصال اُسکو روزی کر فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ یہ
وصال شاید آخرت مین ہو دنیا مین وصال ہونیکا ذکر نہین ہے تو اسکا یہ جواب دین
کہ فصلہ فرمایا اسلئے کہ حرف فا واسطے تعقیب کے ہے تراخی کے لئے نہین ہے اگر تراخی
ہوتی تو ثم صلہ فرماتے اس صورت مین وصال آخرت ہوتا سمیت الآخرۃ آخرۃ لاجل التراخی
یعنے آخرت کو آخرت اسلئے کہتے ہین کہ تراخی رکھتی ہے چونکہ حرف فا فصلہ مین واسطے
تعقیب کے ہے تو یہ وصال بہی دنیا مین ہو گا یعنے جو کوئی ایسا کرے تو اُسکے عقب مین ایسا
ہو جسطرح کہتے ہین کہ ضربنی زید فضربتہ یعنے زید نے مجہکو مارا پس اُسکے عقب
مین اُسکو مین نے مارا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ حدیث
صحاح کی پوری حجت ہے مع لوازم و لواحق وجملہ اقوال مشائخ و سوال وجواب جو مینے
بیان کئے سب کو لکہہ لو۔

ایضا سبق عوارف شیخ زادہ نجم الدین کا

خدمت مین ہو رہا تہا گفتگو اس آیت کریمہ مین تہی قولہ تعالی ثم اورثنا الکتاب الذین
اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات
سئل النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مَن ہم قال کلہم فی الجنۃ لقولہ تعالی اصطفینا
من عبادنا فرمایا کہ مین نے اس آیت مین ہزار قسم کے قول سُنے ہین اُنمین سے چند قول
ثم سن لو الظالم المتشبہ بالصوفیۃ سمی ظالما لقصورہ وفتورہ لا من جہۃ المعصیۃ
والمقتصد المتصوف والسابق الصوفی وقال بعضہم الظالم الزاہد سمی ظالما
لقصورہ وفتورہ من ترک الدنیا بلا ترک الاخرۃ لا من جہۃ المعصیۃ والمقتصد
طالب الاٰخرۃ والسابق طالب اللہ وقال بعضہم الظالم طالب غیر اللہ
والمقتصد طالب اللہ والسابق واصل اللہ وقال بعضہم الظالم محب غیر اللہ
والمقتصد لولی والسابق النبی یعنی ہمارے برگزیدہ بندے تین گروہ ہین سو اُنمین سے
بعض تو اپنے جانو پر ظلم کرنیوالے ہین اور بعض میانہ رو ہین اور بعض سابق ہین یعنے
پیشدستی کرنے والے - اسکے بیان مین بہت قول ہین بعض نے کہا کہ ظالم تو متشبہ
بصوفیہ ہے پورا کام نہین کر سکتا ہے قصور و فتور کی جہت سے اُسکا نام ظالم رکہا ہے
نہ معصیت کی جہت سے مراد اس تشبہ سے معنوی ہے نہ یہ کہ ظاہر کو آراستہ کرے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من تشبہ بقوم فہو منہم اگر تشبہ صوری مراد ہو
تو روز قیامت مین منافق لوگ مومنون سے اور مومنون کے ساتھہ ہو جائین حالانکہ
وہ اُنکی ساتھہ نہونگے بلکہ وہ سب سے نیچے دوزخ مین ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے ان المنافقین

فی الدرک الاسفل من النار اور میانہ رو متصوف ہے اور سابق صوفی ہے بعض نے
یون کہا کہ ظالم زاہد ہے اُسکے قصور وفتور کے جہت سے اُسکا نام ظالم رکہا کہ اوسنے
ترک دنیا سے بدون ترک آخرت کے قصور وکم ہمتی کی یعنے آخرت کو ترک نہ کر سکا
معصیت کی جہت سے اُسکا نام ظالم نہین رکہا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے سیرو واسبق المفردون قالوا یا رسول اللہ من ہم قال المستہترون
لذکر اللہ یہ حدیث صحاح ہے یعنے تم چلو کیونکہ سابق ہو گئے تفرید کرنے والے غیر حق کے
یعنے سبکبار لوگ ع یا خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست ٭ التجرید
عن العلائق والتفرید بالخلائق العلائق سوی اللہ تعالی والحقائق مع اللہ بالحقائق
من اللہ یعنے علائق تعلقات سے مجرد ہونا چاہیئے پہر تفرید بحقائق ہونا چاہیئے علائق
تو غیر خدا ہے اور حقائق ساتہہ خدا کے ہین اور خدا سے ہین قلب المؤمن حرم اللہ تعالی
نحرام علی حرم اللہ تعالی ان یلج فیہ غیر اللہ یعنے دل مومن کا حرم ہے اللہ پاک کی
سو اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو پس اول اس راہ کا یہ ہے
کہ صغیرہ وکبیرہ سے سبکبار ہو جائے بعد اسکے جو کچہہ کہ غیر خدا ہے اُس سے سبکبار ہونا چاہیئے
ولہذا اگر از بار راہ نتواند رفت حاضر راہ طلب خداوند تبارک وتعالی سر این معنی آنست
لقولہ علیہ السلام سیرو واسبق المفردون اُس اطراف مین دعا گو نے دو وجہ سنی
ہین المستہترون بفتح التاء الثانیۃ باسم المفعول المولعون ای خائفون
وبکسر التاء الثانیۃ باسم الفاعل المتحیرون یعنے شوق حق کے دلدادہ لوگ

اور اسی لئے سائر و منفرد ایک قافلے مین چلتے ہین لیکن چونکہ منفرد لوگ سبکبار ہلکے پھلکے
ہین اسلئے منزل کو پہونچ گئے اور باقی نوع کے لوگ چونکہ بوجہہ رکہتے ہین معصیت
کا بوجہہ مراد نہین ہے قصور و فتور کم ہمتی و کاہلی کا بوجہہ مراد ہے جسوقت سبکبار
ہوجائین گے تو البتہ منزل کو پہونچ جائین گے قولہ علیہ السلام من تشبہ بقوم فہو منھم
سر ہے اس معنی کا باقی نوع کے لوگ تشبہ رکہتے ہین از جہت [له] چون سیر و بخسید و باز ماند
چون بمنزل میرسد ہرگز نرسد پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
این حدیث صحاح و وجوہات کہ تقریر کردم غریب ست بنویسید مایۂ سالکست **ایضاً**
ایک عزیز آپ کے روبرو یہ آیت کریمہ پڑہتا تہا یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ
من یوم الجمعۃ سو اُسنے بسکون میم پڑہا فرمایا کہ تو نے خطا پڑہا بسکون میم کوئی قرأت
نہین آئی ہے شاذ بھی نہین ہے ولو قرأ فی الصلوۃ تفسد صلوتہ لتغیر المعنی
من الفاعل الی المفعول لان الجمعۃ جامع لا مجموع یعنے اگر کوئی شخص نماز مین
اس طرح پڑہیگا تو اُسکی نماز فاسد ہوجائے گی اسلئے کہ معنی تغیر ہوجاتے ہین فاعل
سے طرف مفعول کے جمعہ جامع ہے مجموع نہین ہے اور اسی لئے مسجد جامع کہتے ہین نہ
مجموع بعد اسکے فرمایا علم صرف مین کہا ہے الفعلۃ بضم الفاء والعین للفاعل
وبسکون العین للحالۃ وبفتح الفاء والعین واللام للمصدر کرھبۃ ورغبۃ
قولہ تعالی یدعوننا رغبا ورھبا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من ان پانچ ترکیبونکو لکہہ لو کیونکہ اگر اس علم کو نہ جانے گا تو خطا کرے گا اور اصحاب اعلی

بیاض

سے بہی فرمایا کہ بہائیو لو غریب بات ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑہنے مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی حدیث صحاح ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من صلی المغرب ثم صلی بعدہا ست رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ ای قبل ان یتکلم من الدنیا یعنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص پڑہے نماز مغرب کی پہر پڑہے بعد اُسکے چہہ رکعت پہلے اس سے کہ بُری بات بولے تو لکہی جائیگی اُسکے واسطے عبادت بارہ برس کی اس فقیر نے عرض کیا کہ ان چہہ رکعتون مین کیا نیت کرے فرمایا تکمیلا للفرائض یعنے فرائض کے کامل کرنے کی نیت کرے متن کنز مین ہے وندب الست بعد المغرب وندب الاربع قبل العصر وقبل العشاء وبعد العشاء یعنی مسنون ہے چہہ رکعت بعد نماز مغرب کے اور چار رکعت قبل عصر کے اور قبل عشا کے اور بعد عشا کے اس سنت مین متابعۃ رسول اللہ کے اور مغرب کے بعد چہہ رکعتون مین تکمیلا للفرائض کی کیون نیت کرے جواب فرمایا القیاس متروک بالمنقول یعنی یہ بات مروی ہے اسی طرح نیت کرے فرزند من بگیر وہ چہہ رکعتین یہ ہین جنکو شیخ کبیر نے اوراد مین ذکر کیا ہے دو رکعت صلوۃ الفردوس دو رکعت صلوۃ النور دو رکعت صلوۃ الاستجاب بات نکرے جب تک کہ ان تین دوگانونکو ادا نکرلے جیسا کہ تم دیکہتے ہو دعاگو کا معمول ہے مولانا فریدالدین سلمہ اللہ نے التماس کیا کہ مخدوم بعد

ماکیف بعد مغرب

دو رکعت سنت مغرب کے دو رکعت ہدیہ رسول کی ادا کرتے ہین جواب فرمایا کہ دو رکعت
ہدیہ رسول زائدہ ہین دعا گو نے انکو اختیار کیا ہے شیخ کبیر کے اوراد مین نہین ہین
مین نے جو بیان کیا تم اسکو لو پہر عرض کیا کہ اوراد مخدوم مین جسکو مولانا نظام الدین
نے جمع کیا ہے یہ ہے کہ صلوۃ الحرز کو متصل سنت مغرب کے ادا کرتے ہین جواب
فرمایا کہ خطا لکہا ہے صلوۃ الحرز آخر صلوۃ ہے مین تو بعد فراغ اوابین اور دو رکعت
احیاء قلب کی صلوۃ الحرز کو پڑہتا ہون اور اشراق مین بہی آخر کو ادا کرتا ہون اسلیے
کہ یہ آخری نماز ہے واقع مین ایسا ہی ہے کہ صلوۃ الحرز کو آخر مین ادا کرتے ہین اس
فقیر نے عرض کیا کہ یہ چہہ رکعتین بعد مغرب کے مع سنت کے ہین یا بغیر سنت کے جواب فرمایا
کہ غیر سنت کے جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے صلوۃ فردوس صلوۃ نور صلوۃ استجاب عنہ
علیہ السلام روی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
عادہ وانہ عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا رسول اللہ بابی وامی ای الکلام
احب الی اللہ عز وجل قال ما اصطفاہ اللہ تعالی للملائکتہ سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ
یعنے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکی عیادت فرمائی
اور اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کی ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ میرے باپ مان آپ پر سے قربان ہون اللہ عز وجل کو کون بات دوست تر
ہے فرمایا وہ بات جسکو اللہ تعالی نے اپنے فرشتون کے واسطے برگزیدہ کیا وہ یہ تسبیح
ہے سبحان ربی وبحمدہ اس فقیر نے التماس کیا کہ اس سے کل فرشتے مراد ہین یا بعض

جواب فرمایا کہ سب فرشتے مراد ہین اسلیئے کہ لام تخصیص کا ہے کوئی فرشتہ نہین ہے کہ یہ تسبیح کہے اور محبوب و مقرب نہو جائے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضا روز مذکور شنبہ دوم ماہ مذکور ذیحجہ

کو قاضی ابراہیم برادر شیخ خضر مع فرزند و چند یار دیگر واسطے زیارت مخدوم کے آئے چونکہ اس فقیر کو انسے معرفت تہی اسلیئے اسی فقیر کے حجرے مین اترے مین نے حضرت مخدوم کی خدمت مین انکو پیش کیا اور بیٹہوا دیا تعظیم و اکرام بقیام کیا حسب رسم قدیم پوچہا کہ کون خاندان کے ہو سہرورد کے یا چشت کے اس فقیر نے عرض کیا کہ اس فرزند کا باپ شیخ نصیرالدین محمود قدس اللہ روحہ کی خدمت مین تعلق و پیوند رکہتا ہے فرمایا ہم ازان خاندان تعلق شود و بار دیگر نیز ہر دو تعلق و پیوند کردند و خرقہ پوشانیدند وصیت کی کہ علم پڑہو اور آخر شب کو زندہ رکہو اور تہجد ادا کرو وقت سونے کے تین بار استغفار بعد آمن الرسول کے پڑہتے رہو ساری آفتون سے بچے رہوگے یہ بات حدیث صحاح مین ہے آوراد شیخ نصیرالدین کو نگاہ رکہو قاضی ابراہیم کو ایک خبر مشکل تہی جو پہلا اُسکو عرض کیا وہ یہ بات تہی کہ جسوقت دعاگو کے والد نے شیخ نصیرالدین سے حلق یعنے سر منڈانے کا التماس کیا تو شیخ نے دیر تک دیر تک فرمایا اور سر جہکا یا یہ تکث کیا تہا جواب فرمایا کہ شاید بی بی یا مان ہو گی کہ انکا اذن چاہیے قاضی ابراہیم نے عرض کیا کہ بی بی و مان نہ تہین فرمایا کہ یہ تکث تمہاری خیریت کا دیکہا کہ فرق یعنے مانگ نکالنے مین خیر ہے

یا سر منڈانے مین حکمت بکت کے یہ تہی اور کتاب متفق کی یہ نظم پڑہی ؎ وخیر الرجال بین الحلق ؛ من غیر تقزیع و بین الفرق ؛ یعنے مردون کو اختیار دیا گیا ہی درمیان حلق کے بدون تقزیع کے اور درمیان فرق کے رجال کی قید لگائی تاکہ عورتین نکل جائین کیونکہ اُنکے واسطے حلق نہین تقزیع یہ ہے کہ بعض سر منڈائین بعض کو رہنے دین یہ بدعت ہے یا تو سارا سر منڈائین یا تمام سر کے بال رکہین اور مانگ نکالین دع شعرك يسجد معك یعنے تو اپنے بالونکو آگے چہوڑ دے تاکہ تیرے ساتہہ سجدہ کرین یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے وکل ما سوی الحلق والفرق فهو عقص والعقص مکروہ وبدعة یعنے فرق وحلق کے سوا جو کچہہ ہے پس عقص ہے اور عقص مکروہ و بدعت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مبارک مین کسی صحابی نے عقص نہین کیا ہے نہ کسی تابعی نے نماز عقص کے ساتہ مکروہ ہی قبول نہین ہے باتفاق ہر چہار مذہب بسبب مخالفت سنت اور عورتون کے واسطے یہ حکم نہین ہے اُنکے لئے روا نہین ہے کہ سر منڈائین و لہذا در حج قصر نمیکنند مگر آنکہ محرم باشند

تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز یکشنبہ کو چاشت کے

وقت یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین پڑہ رہا تہا گفتگو تجلی و معراج مین تہی قوله تعالى فلما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه قال رب ارنی انظر اليك قال لن ترانی ولكن انظر الى الجبل فان استقر مكانه فسوف ترانی فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا وخر موسى صعقا فلما افاق

حاشیہ: لہٰذا اس عبارت مین ... بعض سر ... عورتین ... [illegible]

حاشیہ: ذکر تجلی و معراج

قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین ای لن ترانی فی الدنیا بعین الراس
یعنے جب حضرت موسی علیہ السلام نے دیدار فائض الانوار کی درخواست کی کہ اے
میرے پروردگار تو مجھے دکھادے کہ مین تیری طرف دیکھون حکم ہوا کہ تو مجھے ہرگز
نہ دیکھے گا اور دنیا مین سر کی آنکھہ سے اسلئے کہ تو تاب نہ لاسکیگا ولیکن تو پہاڑ کی طرف
دیکھہ سو اگر وہ اپنی جگہہ ٹہیرا رہے تو تو مجھے دیکھیگا پس جسوقت تجلی کی اُنکے رب نے
واسطے پہاڑ کے تو کر ڈالا اسکو ٹکڑے ٹکڑے اور گر پڑے موسی بیہوش ہوکر پھر جب
ہوش مین آئے تو بولے تو پاک ہے مین نے توبہ کی طرف تیرے اس کہنے سے اور مین ہون
اول گروان رکھنے والونکا خبر مین آیا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام پیغمبر مرسل تھے
اس بات کو جانتے تھے کہ دنیا مین دیدار سر کی آنکھہ سے نہین ہے پھر کیون درخواست
کی سو وجہ اسکی یہ ہے کہ انہون نے جانا کہ اللہ پاک بے محابا مجھسے ہمکلام ہوتا ہے
اور مین بواسطہ اُسکی بات سنتا ہون بخت آزمائی کرون دیدار کی درخواست کرون
شاید ارزانی فرمائے دوسری وجہ یہ ہے کہ کلام مین اُنکو ایسی بہجت وخوشی ہوئی کہ
گمان کیا کہ بہشت ہے کیونکہ دنیا مین شادی وخوشی نہین ہے اور وہان بہشت ہے
ہے اسلئے دیدار کی درخواست کر بیٹھے عاشق تھے کچھہ اندیشہ نکیا جسوقت ہوش
مین آئے تو لن ترانی سنا بولے انی تبت الیک وانا اول المسلمین جب بارے [illegible]
پیش آئے تو یہ حکم آیا قال یا موسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی
فخذ ما اتیتک وکن من الشاکرین یعنے اے موسے مین نے تجھکو اپنے واسطے

پیدا کیا ہے تو میری یاد سے غافل مت رہ بیشک مین نے تجھکو برگزیدہ کیا لوگو نپر ساتھہ
اپنی رسالت کے اور ساتھہ اپنے کلام کے سو تو لے اُسچیز کو جو مین نے تجھے دی یعنے
کتاب توراۃ اور ہو تو شکر کرنیوالونسے منجملہ یاران ایک یار نے پوچھا کہ تجلی خاص واسطے
پہاڑ کے تہی یا خاص واسطے حضرت موسی کے جواب فرمایا کہ خاص واسطے پہاڑ کے
قولہ تعالی فلما تجلی ربہ للجبل لام تخصیص کا ہے پہر پوچھا کہ پہاڑ تو جماد ہے خاص
اُسکے واسطے تجلی کیون تہی جواب فرمایا کہ پہاڑ کے واسطے حیات پیدا کردی تہی مین
اسیطرح کہتا ہون پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر پیدا **ایضا رسالہ مکیہ**
کا سبق پڑہا رہے تہے فرمایا کہ یہ ایک موجہ یعنے عمدہ رسالہ ہے مکہ مکرمہ مین اس
رسالے کو **عبد اللہ یافعی شیخ مکہ** رضی اللہ عنہ کے روبرو درویشان طالب
پڑہتے تہے دعاگو سامع تہا کاغذ کے دام نہ تہے کہ اُسکو لکہتا اسوقت وہ سننا کام آتا
ہے اس رسالے کے مصنف **شیخ قطب الدین دمشقی** رحمہ اللہ تعالی نے
جسوقت اس رسالے کو تمام کیا تو آنیوالونکے ہاتہہ دعاگو کے پاس بہیجدیا **گفتگو
مشیخت مین تہی** الشیخ الذی یکون عالما بالعلوم الثلثۃ شریعۃ وطریقۃ
وحقیقۃ وکان عالما بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویتبعهما
ولا یکون کل عالم شیخا لان الشیخ سالک الطریق وابصر المحمود والمذموم فی
عینہ ولا یکون المجذوب شیخا لانہ مغلوب العقل ای المجنون فان المجذوب
لا یسلک الطریق ولا یری المحمود والمذموم ولا یصلح للشیخیۃ والتربیۃ

والاقتداء ولکن الناس یعتقدونہ یعنے شیخ کی شرط یہ ہے کہ تین علم کا عالم ہو علم شریعت
علم طریقت علم حقیقت اور علم معانی کتاب کا عالم ہو یعنے تفسیر واحکام فقہ کو جانتا ہو
اور علم سنت کا عالم ہو یعنی احادیث کو جانتا ہو محدث مسند ہو اسناد اسکے سماع کا حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہو ہر عالم شیخ نہین ہوتا ہے کیونکہ شیخ وہ شخص ہے
جو کہ سالک طریقت ہو اور اُسنے راہ سلوک مین محمود و مذموم کو دیکھا ہو اور تجربہ کیا ہو
یعنے راہ کے نیک و بد امن و خوف کو پہچان چکا ہو امن کی راہ کو اختیار کیا ہو خوف کی
راہ کو ترک کیا ہو یعنے انبیاء علیہم السلام کی راہ کیونکہ یہ راہ سیدہی اور جاے آرمیدہ ہے
یعنے بیخوف اور اخوف بدرقہ گویند و بدرقہ رہبر بخنہ و ماہر راکہ آنرا رہبر[ا] و شیخ نیز رہبر
ست چنانکہ رہبر کسے ست کہ در راہ امن و خوف دریافتہ باشد اورا بدرقہ کنند و شیخ
آنرا گویند کسی کہ معائنہ چیزے باشد اوراغیب بنید بے آنکہ معائنہ کند واین محض کرامت
ست و براینخنین کہ شاید مرید شوند اور اسکو شیخ حقانی کہتے ہین اسلئے کہ حق کی طرف
پہونچاتا ہے اور جو شخص کہ شیخ کا وکیل ہوتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ دعا گو چند مشائخ
سے وکالت رکہتا ہے ایسے شخص کی ہی چاہئے کہ مرید ہون کیونکہ جس شخص کی طرف
سے یہ وکیل ہے شیخ وہی شخص ہے پس براہ نظر بر اصل حقیقت مین شیخ کا مرید ہوتا
ہے اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بسبب مرنے موکل کے وکیل سے وکالت مرفوع ہوجاتی
ہے مسئلہ شرعی ہے کہ جب تک موکل زندہ ہے تب تک اُسکے وکیل کو وکالت کا تصرف
ہے جسوقت مرگیا تو وکالت جاتی رہے اس سوال کا یہ جواب دینگے کہ فی المعنی اولیاء اللہ

[ا] بیاض

زندہ ہین دلیل اسکی یہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام ان اولیاء اللہ لا یموتون
ولکن ینقلون من دار الی دار یعنے بیشک دوستان خداوند تبارک وتعالی نہین
مرتے ہین لیکن نقل کئے جاتے ہین ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے یعنے سرا ے
فانی سے سرا ے باقی کے طرف چلے جاتے ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے
لا کے فرمایا فرزند من فوائد مشیخت و وکالت و حدیث صحاح کو لکہہ لو پوری حجت پس جبکہ
وہ زندہ ہین تو انکی وکالت سے باز نہ رہین **مجذوب** یعنے مغلوب العقل شیخ نہین
ہوتا ہے کیونکہ وہ مجنون ہے گو اسکو جاذبہ ہوا ہو اسلئے کہ مجذوب سالک طریقت نہین
ہے اُسنے رستہ نہین چلا ہے اور رستے مین اسکے امن و خوف کو نہین پہچانا ہے
محمود و مذموم یعنے راہ راست و راہ مخالف کو نہین دیکہا ہے ناگاہ جاذبہ آگیا اسکو
مجذوب کر دیا اور جہپٹ لیا بدون اسکے کہ مقامات پر گذر کر کے مقصود اصلی کو پہنچا ہو
اُسنے تو ان مقامات کو دیکہا ہی نہین ہے تو وہ انکو کیا جانے اور دوسرے کو کیونکر
پہنچا سکے کیونکہ اسکو تو جاذبہ نے پہنچایا ہے اتر کے رساند اسکے واسطے تو ایسا شیخ
چاہیئے کہ اُسنے راہ مقامات کو خوب دیکہا ہو اور منزل مقصود کو پہنچا ہو وہ دوسرے کو
پہونچا سکتا ہے کیونکہ اُسنے خوب دیکہا بہالا ہے مجذوب اس لائق نہین ہے کہ شیخ ہو
نہ تربیت واقتدا کے واسطے لیاقت رکہتا ہے اسلئے کہ وہ تو مغلوب ہو گیا ہے لیکن لوگ
اُسکے حق مین اعتقاد کرین اور مرید نہون **اور فرمایا** کتاب مین ہے لو ان الشیخ
المرشد یجہر فی العبادات بنیۃ الارشاد یجوز فان اصحابہ ومتبعیہ یاخذون

العمل ولا یکون ذلک ریاء لان المطلوب منه اخذ الاوراد للاصحاب قوله تعالی
وأمر اھلک بالصلوۃ یعنے اگر شیخ مرشد بہ نیت ارشاد عبادات مین یعنے قرات و نیات
صلوات مین باآواز پڑہے تو رواہے اسلئے کہ اسکے یار و مرید و پیرو اُس سے عمل اخذ
کرتے ہین اور یہ کام ریا نہین ہوتا ہے کیونکہ مطلوب اس سے لینا اوراد کا اور برانگیختہ کرنا
اصحاب کا ہے اور اسی لئے تو نہین دیکہتا ہے کہ دعاگو رات کی نماز مین باآواز بلند
پڑہتا ہے اور نیت بلند کرتا ہون اور دعائین اور تسبیحین بہی بلند پڑہتا ہون اور سارے
وظیفے درمیان یارون کے ادا کرتا ہون کوئی عمل خلوت مین پوشیدہ نہین کرتا ہون
تہجد و اشراق و چاشت و ظہر یہ وادابین سب درمیان یارون کے ادا کرتا ہون تاکہ
وہ سیکہہ لین اگر آہستہ پڑہون اور عبادت خلوت مین پوشیدہ کرون تا یار لوگ کہین
کہ ہمارا پیر کبہی کرتا ہے اور کبہی نہین کرتا ہے مداومت نہین ہے تو وہ بہی عمل ترک
کرین اور جسوقت کہ دعاگو کو اسطرح دیکہین تو کہین گے کہ ہمارا پیر پیرانہ سالی مین
سارے وظائف ادا کرتا ہے ہمتو جوان ہین یعنے ہم کیونکر ادا نکرین پہر اس فقیر سے فرمایا
فرزند من بگیر بد صحبت ست **ایضا** خلق کثیر توبہ و پیوند کر رہی تہی جب فارغ ہوئے تو
فرمایا کسی ایک گناہ سے باز آئین گے تو وہی نجات ہے **مرید** مصاحب کو کہتے ہین
اور ان لوگونکو متعلق کہتے ہین یہ لوگ تعلق و پیوند کرتے ہین صحبت کو اختیار نہین
کر سکتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی عوارف مین لکہا ہے شیخ شیوخ
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ضیاء الدین ابو النجیب میرے چچا اور میرے شیخ اور شیخ محمد

ف در بیان متعلق و مرید

غزالی قدس اللہ روحہم دونو بغداد مین ایک زمانے مین تہے فرمایا کہ بغداد اصل مین بدال مسجد ہے بدال مہملہ بہی کہتے ہین ایک دن ایک عزیز ابناء دنیا سے خدمت مین شیخ ضیاء الدین کے آیا ارادہ تعلق و پیوند کا کیا شیخ نے اسکو شیخ محمد غزالی کے پاس بہیجا کہ اسکو تعلق و پیوند کرے جسوقت وہ عزیز شیخ محمد غزالی کے پاس آیا تو انہون نے اسکے واسطے مریدی کی شرطین بیان کین اسکا دل شکستہ ہوگیا فقر تمند یعنے وہ شخص انکے پاس سے بہاگا دل کو جما نہ سکا پہر شیخ ضیاء الدین کے نزدیک آیا عرض کیا کہ آپنے مجکو ایسے شخص کے پاس بہیجا کہ اسنے اتنی چیزین بیان کین کہ مین توبہ سے گم ہوگیا پس شیخ ضیاء الدین نے شیخ محمد غزالی کو کہلا بہیجا کہ تمنے کیون ان چیزون کا بیان کیا کہ یہ آئندہ الا مستنفر ہوگیا اور دل نہ جما سکا اس زمانے مین تو اسی قدر بہت ہے کہ کسی گناہ سے باز آئیگا تو وہی اسکی نجات کا سبب ہو جائیگا مریدی و صحبت کے اعلے مرتبے کا ہر ایک خریدار نہین ہے اسکے لئے تو عالی ہمت لوگ ہوتے ہین ترو ے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران اعلی کے لائے فرمایا جیسے یہ چند برادر مصاحب دعا گو کے کہ مسجد مین ملازم رہتے ہو اور سبق پڑہتے ہو اور سنتے ہو تمہارے واسطے امید ہے کہ صحبت ثمرات دیوے پہر شیخ ضیاء الدین ابو النجیب قدس اللہ روحہ نے اسکو تعلق و پیوند کا خرقہ عطا کیا کوئی شرط مریدی کی اسپر پیش نکی اور صحبت کا حکم ندیا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن نزدیک **شیخ رکن الدین** قدس اللہ روحہ کے ایک دانشمند یعنے عالم بیٹہا ہوا تہا شیخ مرید کر رہے تہے اس دانشمند نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم

جو کوئی آتا ہے آپ اُسکو خرقہ دیدیتے ہو خرقہ کے واسطے اہلیت بہی چاہیئے شیخ نے فرمایا
بہائی اگر بسبب میری ایک ٹوپی کے گناہ سے باز آئین تو اس شخص کی نجات کا سبب
ہو جائے یہ بات تواضع و انکسار کی جہت سے فرمائی پہر روے سنیہ طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من بگیر ید۔

ایضاً شب دوشنبہ چہارم ماہ مذکور ذیحجہ وقت تہجد

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق فرما رہے تہے گفتگو اخلاص
مین تہی حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام سِرٌّ من سِرّی اودعتہ قلبا احببتہ یعنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے حکایت فرمائی کہ اخلاص ایک سر ہے
میرے سرسے سر پوشیدہ بات کو کہتے ہین جہر کی ضد ہے امانت رکہتا ہون اُس
اخلاص کو خاص اُس دل مین کہ جسکو مین دوست رکہتا ہون اور سر اس بات کا یہہ
قول ہے اللہ پاک کا عبادنا المخلصین فرمایا دونو قراتین آئی ہین بکسر لام بصیغۂ اسم
فاعل دوسری بفتح لام بصیغۂ اسم مفعول اول قرارت کے یہ معنی ہین کہ ہمارے بندے
اخلاص کرنیوالے ہین دوسرے کے معنی یہ ہین کہ ہمارے بندے اخلاص دئے ہوئے
ہین یہ قرارت حسن ہے بہتر ہے اسلئے کہ اللہ کی طرف سے اُنکو اخلاص حاصل ہوا ہے یعنے
وہ خالص ہین اور وہ اخلاص جو اللہ پاک کا دیا ہوا ہے اُسکو شرف ہے اُس اخلاص
پر جو ہمارے جانب کے طرف سے ہے کیونکہ اُس اخلاص کو بقا ہے بدون کسی احتمال
کے اور اس اخلاص کے لئے احتمال ہے اخلاص کئے گئے بہتر ہین اخلاص کرنیوالون سے

بدکار کہ اُسنے گناہ سے توبہ کی ہو بلکہ انبیا نبوت سے پہلے معصوم ہوئے ہین تو نبوت
مین بطریق اولی معصوم ہین پس پیغمبرون کی زلّت کو ذنب طریقت کہتے ہین نہ ذنب
شریعت فارسی مین زلت اسکو کہتے ہین کہ لغزیدن شتر بے قصد نہ آنکہ بقصد در زبان
خود در اگر دآرد یعنے بے ارادے اونٹ کا پھسلنا بغیر اسکے کہ گر پڑے اُسی دم خود کو
سنبھال لے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم
تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین یعنی اہی رب ہمارے ظلم کیا ہمنے اپنی
جانونپر اور اگر تو ہمکو نہ بخشے اور ہمپر رحم نکرے تو البتہ ہم ہوجائین زیان کارون سے
فتاب علیہ واجتبٰہ پس اللہ تعالی نے توبہ قبول کی آدم کی اور برگزیدہ کیا اُنکو اور اسی لئے
اگر کوئی شخص بھولکر بے قصد گناہ کرلے تو اتنا مواخذہ نہوگا جتنا کہ عمداً گناہ کرنے پر
ہوگا جس شخص نے بھولکر بے قصد گناہ کرلیا ہے تو وہ اُسی وقت باز آتا ہے اور انابت
کرتا ہے اسلئے کہ النسیان مرکب علی الانسان والانسان مشتق من النسیان
وفی الحدیث من الصحاح ان ابراھیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ
تفکر لیلۃ من اللیالی فی امر آدم علیہ السلام فقال یارب خلقتہ بیدک
ونفخت فیہ من روحک واسجدت لہ ملائکتک واسکنت الجنۃ بلا عمل
ثم بزلۃ واحدۃ نادیت علیہ بالمعصیۃ واخرجتہ من الجنۃ فاوحی اللہ تعالی
الیہ یا ابراھیم اما علمت ان مخالفۃ الحبیب علی الحبیب شدید یعنے حدیث
صحاح مین ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک رات فکر کی حضرت آدم صفی علیہ السلام

کے کام مین پس مناجات کی عرض کیا یارب تونے آدم کو اپنے دست قدرت سے پیدا
کیا اور تونے اُسمین جان پہونکی اپنی قدرت سے اور سجدہ کرایا اُسکو اپنے فرشتون سے
اور بسایا اُسکو بہشت عنبر سرشت مین بدون کسی کام کے جسکو اُسنے کیا ہو پہر بسبب ایک
ذرّئت کے یعنے بسبب ایک لغزش کے جو کہ نسیان و فراموشی سے ہوگئی تونے نافرمانی
کی اُسپر ندا کی یعنے عصی آدم ربہ فغوی اور باہر نکالا اُسکو بہشت سے پس اللہ تعالی
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ اے ابراہیم کیا تونے نہ جانا کہ بیشک مخالفت
دوست کی دوست پر سخت ہے دوست کو بالکل ایذا نہین دیتے ہین اور یہ بیت پڑہی
ﮯ نزدیکان را بیش بود حیرانی ٭ ایشان دانند سیاست سلطانی ٭ حسنات
الابرار سیئات المقربین اس بات کا بہید ہے متناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ اُچہ مین منجملہ مریدان شیخ **جمال الدین** قدس سرہ ایک مرید صائم الدہر
تہا جسوقت اربعین مین معتکف ہوتا تو عید کے دن کہانا کہاتا تہا شیخ کے بعض مریدون
نے شیخ جمال الدین کو یہ بات پہونچائی کہ تمہارا فلان مرید کبر و عجب کرتا ہے اور مریدون
سے استعظام چاہتا ہے یعنے بزرگی و تعظیم طلب کرتا ہے پندار کرتا ہے کہ مین صائم الدہر
ہون میری مثل کون ہے دوسرے سب لذیذ کہانا کہاتے ہین مین بہتر ہون پس
شیخ نے اُس مرید کو بلایا اور ہر روز کندوری پر اپنے برابر بہٹا کر کہانا کہلاتے اور
کہانا کہانے مین جہد کرتے تہے پیر کی فرمودہ بات کو کیونکر نہ سنے صوم الدہر کو ترک کردیا
کہانا کہانے لگا پہر شیخ نے دوسرے مریدونکو بلایا فرمایا دیکہو کہانا کہاتا ہے اور روزہ

نہین ۔کہتاہے یہانتک کہ تکبر وعجب اُسکے سر ودماغ سے جاتا رہا خالص ومخلص ہوگیا
ایسا مربی چاہئے کہ تربیت کرے حسنات الابرار سئیات المقربین بہید ہے اس
بات کا ظاہر مین صوم دہر حسنات تہا لیکن باطن مین از روے طریقت کے سیئات تہا
یعنے عجب وپندار کیونکہ یہ راہ تو خود سے فنا ہوناہے خود کو کچہہ بہی درمیان مین نہ کہناہے
اور دوست کے ساتہ باقی ہوناہے جبکہ سب کچہہ اُسی کی طرف سے جان لیا قل کل
من عند اللہ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی اسی اثنا مین شیخ زادہ نجم الدین
نے عرض کیا کہ سید محمد ظفاری چاہتا تہا کہ عشرہ ذیحجہ مین طے کرے یعنے رات دن کا
روزہ رکہے مخدوم نے منع کیا خیریت اُسکی یہی تہی شاید اُسکو عجب وپندار ہوتا آپنے
اسکی تصدیق کی اور فرمایا پس عارف کی ریا ابرار کے خلوت سے بہتر ہوتی ہی کیونکہ
عارف لوگ منتہی ہین خلا وملا یعنی تنہائی ومجمع مین یکسان ہین اور نیت اُنکی قوم کی
تعلیم ہے کہ وہ عمل کو اخذ کرین اور یہ ابرار مبتدی ہین کیونکہ عجب وپندار مین ہین ہماری
ایسی قدر ہے کہ ہم اپنے عمل کو ظاہر نہین کرتے ہین خلوت وتنہائی مین کرتے ہین یہہ
تصور اُنکا حسنات ہے اور مقربان کو نکا سیئہ ہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید
ایضاً رسالہ مکیہ کا سبق پڑہا رہے تہے گفتگو اسمین تہی کہ ینبغی للطالب
ان یبصر شیخا ثم یتعلق فلو رأی ان بعض العلماء یعتقدونہ ویقبلونہ و
یقتدونہ فیقتدی بہ والا لا یعنے طالب کے لئے لائق یہہ ہے کہ اول شیخ کو دیکہے
بعد اسکے مرید ہو پس اگر دیکہے کہ بعض علما اُسکے معتقد ہین اور اُسکو شیخی واقتدا

کے واسطے قبول کرتے ہین اُسکو مقتدا جانتے ہین تعلق و پیوند و ارادت اُس سے کرتے ہین
تو وہ طالب اُس شیخ کا اقتدا کرے ورنہ خیر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا **وجیہ الدین** پائلی رحمۃ اللہ علیہ علامہ تھے **شیخ نظام الدین**
قدس سرہ کے مرید ہو گئے بڑے شیخ تھے کہ ایسا علامہ اُنکا مرید ہو گیا یہ شرط نہین
ہے کہ سارے علماے زمانہ مرید ہو جائین یہ چاہیئے کہ بعض علمار زمانہ مرید ہو جائین
تصرف ولایت کا ذکر نکلا فرمایا کہ قصبۂ ادیپور دران سے کچھ کران اقصے
بلاد تک شیخ کبیر کے تصرف ولایت پر ہے اور قصبۂ مذکور وریت لکھنوتی اقصی فردہ سے
تصرف ولایت شیخ فرید کا ہے اور خاندان کی حد باندہ دی ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایکدن مسافر لوگ قصبۂ اجودہن مین پہونچے **شیخ فریدالدین**
قدس سرہ العزیز کی خانقاہ مین اوترے بعد چندی ملتان کی طرف سفر کا ارادہ
کیا عرض کیا کہ راہ مخالف ہے ہم ڈرتے ہین آپ ممد رہین شیخ نے فرمایا کہ قصبۂ
ادیپور تک تو تمکو یہ درویش جائیگا جسوقت وہانسے گزر جاؤگے تو شیخ کبیر بہار الدین
کی حد ہے اگر دشواری پہونچے تو اُنکو یاد کرو اور مدد چاہو کیونکہ وہ حد اُنکے تصرف کی
ہے پہر وہ مسافر روانہ ہوئے جب قصبۂ ادیپور مذکور کی حد سے گزر چکے تو سارق
و رہزن پیش آئے چاہا کہ اُنکو کوئی نکبت و ایذا پہونچائین پس اُن مسافرون کو اسجگہہ
شیخ فریدالدین کی بات یاد آئی تو شیخ کبیر شیخ بہار الدین کو یاد کیا اور مدد چاہی
دیکھا کہ سارے چور اور رہزن منہزم ہو گئے اور چہپ گئے گویا نہ تھے اسکو محض تصرف

ولایت کہتے ہین اور جس شخص کو کہ **ولایت رکنی** ہوتی ہے اسکو **قطب** کہتے ہین اور اُسکے سر پر بہی قطب اقطاب ہوتا ہے تمام عالم مین شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک تصرف اُسکا ہے اسکا نام **قطب عالم** ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر **ایضا** برادرم مولٰنا حسام الدین صوفی سلمہ اللہ تعالی جو کہ اصحاب حجرہ خلوت اس فقیر سے ہین شیخ شیوخ کے اوراد کا سبق خدمت مین پڑہ رہے تہے گفتگو اس ادعیہ مین تہی اللھم اقل عثراتنا وامن روعاتنا واستر عوراتنا واستجب دعواتنا فرمایا کہ جمع فعلۃ بسکون عین کے ہے اور اگر باب صحیح وناقص سے ہو تو جمع اُسکی بروزن فعلات بفتح عین آتی ہے جیسے عثراتنا جمع عثرۃ کی ہے باب صحیح سے اور دعواتنا جمع دعوۃ کی ہے باب ناقص سے اور اگر فعلہ باب اجوف سے ہو تو جمع اُسکی فعلات بسکون عین کلمہ آتی ہے جیسے کہ امن روعاتنا واستر عوراتنا جمع ہے روعۃ اور عورۃ کی دونو بسکون واو مین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحاب عالی کے لائے فرمایا بہائیو یہ تقریر غریب ہے تصریف تصنیف شیخ عارف صدر الحق والدین سے ہے قدس اللہ روحہم اسکو لو اسی حکم پر کام کرو جہان کہین کہ مشکل پڑے **ایضا** شب سہ شنبہ پنجم ماہ ذیحجہ وقت تہجد یہ فقیر حجرہ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس بات مین تہی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ یقول لما خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مکۃ

دعاء القنوت

وهو یرید جَبَلَ حِرَاءَ واتَّبَعَهٗ قُرَیْشٌ لِیقتلوہ ویاخذ دمہ ویلطخوا بہ اَصْنَامَہُم فَھَبَطَ الیہ جبریلُ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وقال یا محمد ان اللہ تعالٰی یُقرِئُکَ السلام وقد علّمنی دعاءً تدعو فیجعل اللہ بینک وبینہم سِتْرًا فقال علیہ السلام لجبریل یا حبیبی علمنی فقال لہ جبریل یا محمد ان ھذا الدعاء من کتبہ ثم علّقہ فی منزلہ او دعا بہ فی سفرہ لم یتخوف من الشیطان ولا سلطانٍ جائرٍ ورفع اللہ عنہ اٰفات اللیل ویزید اللہ فی رزقہ ویذھب السھو من قلبہ فلما علمہ جبریل قال لہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ یا نبی اللہ علمنی ھذا الدعاء فقال لہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم قل یا اکرم من کل کبیر یا سمیعُ یا بصیرُ یا من لا شریک لہ ولا وزیر یا خالقَ الشمسِ والقمرِ المنیرِ یا عصمۃ البائسِ الخائفِ المستجیر یا رازقَ الطفلِ الصغیرِ یا جابرَ العظمِ الکسیرِ یا قاصِمَ کل جبارٍ عنیدٍ اسألک (قاصم ۱۲) بمعاقدِ العزِ من عرشک وبمفاتیحِ الرحمۃِ من کتابک وبالاسامی الثمانیۃ المکتوبۃ علٰی قرن الشمس ان تفعل لی کذا وکذا۔ یعنے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ جسوقت نکلے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مکہ مکرمہ سے اور آپ ارادہ رکہتے تہے کوہ حراء کا اور آپ کے پیچہے چلے کفار قریش تاکہ آپ کو قتل کرڈالین اور آپ کا خون لیوین اور اُسکو اپنے بتون پر لتہیڑین پس جبریل علیہ السلام آپ کے طرف اُترے اور عرض کیا اے محمد بیشک اللہ تعالیٰ آپ پر سلام پڑہتا ہے اور اُسنے مجہے ایک دعا سکہائی ہے تاکہ آپ دعا کرو تو اللہ کردے گا

درمیان آپ کے اور درمیان اُنکے ایک پردہ بسبب برکت اس دعا کے اور وہ آپکو
نہ دیکھین گے پس آپنے جبریل علیہ السلام سے فرمایا اے میرے دوست تو مجھے یہ دعا
سکھادے پس حضرت جبریل نے آپسے کہا اے محمد بیشک اس دعا کو جو کوئی لکھے پہر
اُسکو اپنے گھر مین لٹکائے یا اُسکو اپنے سفر مین پڑہے تو وہ نہ شیطان سے ڈرے
نہ کسی ظالم بادشاہ سے اور دور کرے اللہ اُس سے رات کی آفتون کو اور زیادہ کرے
اللہ اُسکی روزی مین اور لیجاوے فراموشی کو اُس کے دل سے پس جب حضرت
جبریل نے آپ کو وہ دعا سکھائی تو حضرت ابوبکر نے آپ سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ
آپ مجھے یہ دعا سکھائیے پس آپنے اُنسے فرمایا کہ کہہ الخ اس فقیر سے فرمایا فرزند من بکیرید

ایضاً شب مذکور سہ شنبہ پنجم ماہ ذی الحجہ

کو بعد فراغ کے تہجد سے یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا سبق منظومہ
پڑہا رہے تہے نظم اس باب مین تہی ؎ یکبر القوم مع الامام ہُ لابعدہ
فی اول القیام ہُ یعنے مقتدی لوگ امام کے ساتہہ تکبیر کہین نہ بعد تکبیر امام کے کیونکہ
حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر سنت یہی ہے اسلئے کہ سبحانک اللہم وبحمدک الخ
کہہ سکین اسواسطے کہ یہ بہی سنت ہے جب امام نے قرارت شروع کر دی تو مقتدی
کو سکوت واجب ہے اللہ پاک فرماتا ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا
لعلکم ترحمون جبکہ امام کے ساتہ تکبیر کہیگا تب اس سب کی رعایت کر سکیگا نہین تو نکر سکیگا اور
جب کوئی شخص اسپر نہ پہونچے تو سبحانک اللہم نہ کہے مگر ایک طریق ہے وہ یہ ہے کہ امام

کے ہر سکتہ مین ایک کلمہ پڑہے اور اگر پہلی رکعت مین نہ پڑہ سکے تو دوسری رکعت مین
پڑہ لے کیونکہ اسکا پڑہنا سنت مؤکدہ ہے اسکے ترک کرنے سے نماز مکروہ ہے قبول نہین
ہے مگر بسہو اور جو حکم کہ اسمین ہے ساری سنتونکا یہی حکم ہے فرمایا کہ امام کے معیت مین
اختلاف نہین ہے وبالقول الصحیح اذا بدأ الامامُ الف الله بدأ المأموم ایضا
بالالف وفی الاصح اذا بلغ الامام بهاء الله بدأ القوم بالف الله وهو الاصح
وعلیه الفتوی وقال صاحباه ابو یوسف ومحمد رحمهما الله اذا بلغ الامام براء
اکبر بدأ القومُ بالف الله وقال بعضهم الفتویٰ علی هذا القول یعنے صحیح قول
یہ ہے کہ جب امام اللہ کے الف کو شروع کرے تو مقتدی بہی الف کو شروع کرین
اور صحیح تر قول مین یہ ہے کہ جسوقت امام اللہ کے ہا پر پہونچے تو مقتدی اللہ کے
الف کو شروع کرین اصح یہی قول ہے اور اسی پر فتوی ہے اس جہت سے کہ شاید
مقتدیون کا الف امام کے الف پر سابق ہوجائے یہ سب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے
صاحب مذہب کا قول ہے رہے صاحبین یعنے امام ابو یوسف قاضی و امام محمد
بن حسن شیبانی رحمہما اللہ تعالی سو انکا قول یہ ہے کہ جسوقت اکبر کی را کو پہونچے تو
مقتدی اللہ کے الف کو شروع کرین دعاگو نے اُس طرف فقہا سے سُنا ہے بعض نے
کہا ہے کہ فتوی اس قول پر ہے بہید اس بات کا معیت سے ہے کیونکہ اللہ تعالی کا قول
پاک ہے وارکعوا مع الراکعین یعنے تم شروع کرو ساتہ شروع کرنیوالونکے بعد الراکعین
نہین فرمایا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول کی حجت یہ ہے اور پوری حجت ہے اسی

بہت سے یون فرماتے ہین تکبیر الماموم مع الامام لا بعدہ یعنے تکبیر مقتدی کی
ہمراہ امام کے ہونہ بعد اُسکے دوسرون کی حجت یہ قول ہے اللہ پاک کا ان مع العسر
یسرا ان مع العسر یسرا اسے بعد العسر یسر اسجگہہ مع بمعنی بعد ہے یعنے بعد دشواری
کے آسانی ہے مقتدی کو چاہیئے کہ بسبب نیت کے امام کے ساتھ تکبیر کہنے سے نہ رہجائے
کیونکہ نیت مستحسن ہے اور تکبیر امام کے ساتھہ کہنا سنت ہے مگر وہ آدمی جو کہ امام شافعی
رحمۃ اللہ کے مذہب کی رعایت کرتا ہے کیونکہ اونکے قول پر نیت فرض ہے بدلیل
قولہ علیہ السلام الاعمال بالنیات یعنے اعمال متعلق ہین نیتون سے وقولہ علیہ السلام
نیۃ المؤمن خیر من عملہ یعنے نیت مومن کی بہتر ہے اُسکے عمل سے پس نیت فرض ہوئی
اور ہمارے نزدیک نیت فرض نہین ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور
استحسان فرمایا ہے نہ بطور فریضہ پس نیت فرض نہین ہے مستحسن ہے اگر زبان سے
نیت نکرے تو آثم وگنہگار نہوگا نیت دل سے فرض ہے کیونکہ یہ ارکان احکام نماز سے
ہے اگر نیت زبان سے کہیگا تو ثواب پائیگا اور جو شخص امام کے ساتھ عمداً تکبیر نہ کہیگا
تو آثم وگنہگار ہوگا بسبب مخالفت سنت کے اور فرمایا صحاح مین ہے اور یہ حدیث
شریف پڑہی تکبیرۃ الاولی خیر من الدنیا وما فیھا اے ادراک تکبیرۃ الاولی المبتدأ
المضاف محذوف واقیم المضاف الیہ مقامہ یعنے مبتداے مضاف محذوف ہے
اور مضاف الیہ کو مقام مبتدا مین قائم کیا اور اولے مضاف الیہ ثانی ہے معنے
حدیث شریف کے یہ ہین کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تکبیر اول امام کے

ساتھہ کہنا بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھہ کہ اُسمین ہے مع الامام کہنا بعد الامام کہنا
حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے ایک حجت متین یہ حدیث ہے تکبیر امام کے ساتھہ
کہنا چاہیئے ایک یار نے پوچھا کہ **تکبیر اولی کی حد کہا تک ہے** جواب فرمایا بان
یکبر مع الامام وقال بعضهم حتی لا یفرغ الامام من الفاتحه بحلا لمأموم
ثواب تکبیرة الاولی الا بعد ولا یصیر بعینه الا بالطریق المذکور وهو ان یکبر
مع الامام متصلا قبل ان یقرا الامام سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالی جدک ولا اله غیرک یعنے تکبیر اولی کی حد یہ ہے کہ مقتدی امام کے ساتھہ
تکبیر کہے بعض نے کہا جب تک کہ امام فاتحہ سے فارغ نہو جائے تب تک مقتدی
تکبیر اولی کا ثواب پائیگا نہ بعد اسکے اور عین تکبیر اولی کا ثواب نہ پائیگا مگر بطریق مذکور
وہ یہی ہے کہ امام کے ساتھ متصلا تکبیر کہے پہلے اس سے کہ امام سبحانک اللہم پڑھے
اور بعد اسکے تکبیر اولی کو نہ پائیگا اس بات کی رعایت کرنا طریق مسنون ہے ایک یار
نے پوچھا کہ خیر من الدنیا وما فیہا کے کیا معنی ہین جواب فرمایا کہ لفظ ما عام ہے
ہر شے کو شامل ہے پس جو کچھہ ہے اسکو شامل ہو جاے بعد اسکے یہ بیت پڑہی ع
ویکتفی الامام بالتسمیع ۞ فی رفعه الراس من الرکوع ۞ یعنے امام سمع اللہ لمن
حمدہ کہنے کے ساتھ کفایت کرے ربنا لک الحمد کہنے کی حاجت نہین ہے رکوع
سے سر اُٹھانے مین وهذا القول اصح والمختار وعلیه الفتوی والاعتماد لان
الامام معلم القوم لقوله ربنا لک الحمد والمعنی سمع الله لمن حمده ای قبل الله

حمد من حمدہ والمنفرد یجمع بینھما فی الاصح وکذلک المتنفل وعلی قول صاحبیہ
ابی یوسف ومحمد رحمھما اللہ تعالی یجمع بینھما مفترضا کان او متنفلا اماما
کان او مقتدیا لکن الفتوی علی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی یعنی
صحیح تر ومختار قول یہ ہے اور اسی پر فتوی و اعتماد ہے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ
کہنے پر کفایت کرے اسلیئے کہ امام قوم کا معلم ہے انکو تعلیم کرتا ہے اور انکو اللہ تعالے
کی حمد پر برانگیختہ کرتا ہے اگر خود امام ربنا لک الحمد کہیگا تو جو مقتدی لوگ کہ اسکے پیچھے
ہین یہ قول انکا ہو جائیگا معنی سمع اللہ لمن حمدہ کے یہ ہین کہ اللہ عزوجل حمد کو
قبول کرے اُس شخص سے جو اُسکی حمد کرتا ہے ولھذا الا تری بان یقال فلان
سمع قول فلان ای قبل یعنے محاورے مین بولتے ہین کہ فلان شخص نے فلان
کی بات سنی یعنے اُسکی بات قبول کی فرمایا والمنفرد یجمع بینھما فی الاصح وکذلک
المتنفل یعنے جو آدمی تنہا نماز پڑہتا ہے تو وہ درمیان دونو کے جمع کرے صحیح تر
قول مین یہی ہے اور اسی طرح نفل پڑہنے والے کا حال ہے اگرچہ بجماعت نماز ادا
کرے یعنے وہ بہی سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور ربنا لک الحمد بہی کہے اور یہ قول اصح
ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے اور فتوی بہی اسی پر ہے اور صاحبین
یعنے امام محمد و امام ابو یوسف قدس اللہ اسرارہم وارواحہم کے قول پر نماز پڑہنے والا
درمیان دونو کے جمع کرے فرض پڑہتا ہو یا نفل امام ہو یا مقتدی سمع اللہ لمن
حمدہ بہی کہے اور ربنا لک الحمد بہی لیکن فتوی صاحب مذہب کے قول پر ہے یعنے

حضرت امام اعظم قدس سرہ اسی درمیان مین فرمایا کہ دعا گو اُس طرف درویشون سے سماع رکہتا ہے کہ جب امام دوسرے کو حکم دیتا ہے تو چاہیے کہ خود بہی اُسپر عمل کرے یہ قول درویشون کا موافق قول صاحبین کے ہے برادران بگیرید اللہ پاک فرماتا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون یعنے کیا تم حکم کرتے ہو لوگونکو نیکی کا اور بہولتے ہو اپنی جانونکو اور تم پڑہتے ہو کتاب کیا پس تم عقل نہین رکہتے ہو درویش کہتے ہین کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ بہی کہے اور ربنا لک الحمد بہی جب دوسرے کو تعلیم کرتا ہے تو چاہیے کہ خود بہی کہے تا کہ معلم ہو جاوے ورنہ جب تک معلم پہلے نکہے گا تب تک متعلم کیونکر کہیگا بعد اسکے یہ بیت پڑہی

سے لو اکتفی بالانف فی سجدتہ ؛ جاز بلا عذر فی جبھتہ ؛ یعنے اگر نماز پڑہنے والا سجدے مین ناک پر کفایت کرے تو جائز ہے اگرچہ اُسکی پیشانی مین کوئی عذر نہو یہ بات حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہے ولکن یکرہ لمخالفۃ السنۃ ولا یقبل وعلی قول صاحبیہ ابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی لا یجوز السجدۃ بالانف الا من عذر حتی لو سجد المصلی علی کور عمامتہ او فاضل ثوبہ جاز عند ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ تعالی خلافا لابی یوسف والشافعی لان وضع الجبھۃ فی السجدۃ عندھما فرض فلا یجوز الصلوۃ بترکھا لان الجبھۃ من شرائط الصلوۃ لان السجدۃ فی سبعۃ الجبھۃ مع الانف والیدین والرکبتین والرجلین حتی لو رفع المصلی فی سجدتہ واحدا منھا لا یجوز الصلوۃ عندھما وعند الشافعی

نماز مین سجدہ

مین ہے اصول یعنی توحید دین مین نہین ہے سارے انبیا علیہم السلام والتحیۃ کا دین
ایک ہے اور شرائع مین کسی جگہہ موافق ہے اور کسی جگہہ اختلاف ہے پس اگر مجتہد اصول
یعنے توحید مین خطا کہا جاے تو گمراہ ہو جاے اور دوسرے کو بہی گمراہ کر ڈالے اور
یہ رخصت اجتہاد کی خاص واسطے مجتہدون کے شریعت مین یعنی فروع مین
ہے توحید مین رخصت نہین ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
فرزند من یہ سارے فوائد و بیان حدیث صحاح و مسائل جو مین نے بیان کئے
انکو تو غریب ہین اور اس بات مین کوشش کرو کہ باتفاق عمل کرو۔

ایضاً پنجم ماہ ذیحجہ روز سہ شنبہ بعد اشراق

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا مصابیح کا سبق پڑہا رہے تہے
حدیث شریف اس بیان مین تہی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہم
احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین فرمایا ولم یقل
احشر المساکین فی زمرتی تعظیما للمساکین و تعلیما للامۃ یعنے اے بارخدایا تو
جلا مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور اٹہا مجکو زمرۂ مساکین مین فرمایا یعنی حضرت مخدوم
نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون نفرمایا کہ اٹہا مسکینون کو میرے زمرے
مین اگر آپ اس طرح فرماتے تو بجا تہا لیکن مسکینون کی تعظیم و شرف کے لئے اور
امت کے تعلیم کے واسطے یون ارشاد فرمایا کہ مساکین ایسے معظم ہین کہ مین جو محمد ہون
یہ دعا کرتا ہون تم جو کہ امت محمد ہو بطریق اولی یہ دعا کرو اور اس بات مین کوئی شبہہ

نہین ہے کہ مسکین لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہین پس امت
پیغمبرون کے زمرے مین ہوگی فائدہ بیان فرمایا کہ احیینی صیغہ امر ہے احیار سے
اور ہمزہ قطعی ہے اور اسی طرح امتنی کا ہمزہ بہی قطعی ہے وصل کرنا روا نہین ہے
تاکہ درمیان فعل متعدی وفعل لازم کے فرق ہوجاے واحشرنی امر ہے فعل لازم
باب حشر یحشر سے اگر اسکے ہمزے کو وصل کرین تو درست ہے کیونکہ ہمزہ قطعی باب افعال
مین ہوتا ہے **بعد اسکے فرمایا کہ فقیر ومسکین مین فرق** ہے وتکلموا
فی الفقیر والمسکین قال الامام ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ الفقیر من لہ ادنی
شیٔ وھذا القول اصح وقال الامام الشافعی رضی اللہ عنہ علی العکس اے
المسکین من لہ ادنی شیٔ والفقیر من لاشیٔ لہ یعنے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے
نے فرمایا کہ فقیر وہ شخص ہے جسکے پاس ادنی شے ہو اور مسکین وہ ہے جسکے پاس
کوئی چیز نہو فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ قصہ حضرت خضر وحضرت موسی علیہما السلام
مین اللہ تعالی فرماتا ہے واما السفینۃ فکانت لمساکین یعملون فی البحر فاردت
ان اعیبھا وکان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا یعنے کشتی مسکینون
کی تہی وہ لوگ دریا مین کام کیا کرتے اور اُس سے قوت بسری کیا کرتے تہے پس
یہ قول کیونکر ٹہیک ہوگا کہ المسکین من لاشیٔ لہ ولھم ادنی شیٔ یعنے مسکین وہ
شخص ٹہیرا کہ جسکے پاس کوئی چیز نہو حالانکہ اللہ پاک نے کشتی والونکو مساکین کہا اور
اُنکے پاس کشتی تہی اور اُسکے کرایہ سے قوت بسری کرتے تہے فرمایا کہ دعا گو اُس طرف کے

مفسرون سے سماع رکہتا ہے ہر گز ہندوستان مین نہ کسی مفسر سے سنا نہ کسی تفسیر مین
دیکہا تہا کہ وہ کشتی ان سکینون کی ملک نہ تہی بلکہ وہ اُسکا کرایہ لیا کرتے تہے وہ کشتی
دوسرے لوگون کی ملک تہی بعد اسکے فرمایا یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ کانت لمساکین
فرمایا ہے لام واسطے تملیک وتخصیص کے ہے پس وہ کشتی اُنکی ملک ٹہیری جواب فرمایا کہ
یہ لام تخصیص کا ہے اسلیئے کہ وہ کشتی اُنکے قبضے مین تہی والقبض یدل علی الملک
یعنی قبض دلیل ملک کی ہوتی ہے عین ملک کی دلیل نہین ہوتی پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من فوائد این حدیث اللهم احینی مسکینا وتقریر
نحو وفائدہ این آیہ کہ مقرر شد بگیر یدغریب ست اسی **درمیان** مین زائر لوگ
آپہونچے بعض سجدہ کرنے لگے فرمایا کہ غیر حق کو سجدہ کرنا درست نہین ہے اور
نہ چاہیئے وسجدة التحیة منسوخة عندنا وعند الشافعی یجوز للشیخ والاستاذ
والوالدین واب الزوجة فاما الصحیح قولنا یعنے ہمارے مذہب مین سجدۂ تحیت
منسوخ ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین سجدۂ تحیت واسطے پیر واوستاد
اور ماں باپ اور سسر کے درست ہے لیکن صحیح ہمارا ہی قول ہے پہر اس فقیر سے فرمایا
فرزند من بگیر ید بعد اسکے نماز چاشت ادا کرنے کو اُٹہے اور نیت اس طرح فرمائی نویت
ان اؤدی صلوة الضحی اربع رکعات متابعًا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
متوجها الی جهة عرصة الكعبة اور فرمایا کہ نیت اس طرح کرنا چاہیئے کتاب مین لکہا ہے
ینبغی للمصلی ان ینوی جهة عرصة الكعبة لان بناء الكعبة قد یحول لزیادة

حکم غیر حق را سجدہ

سجدۂ تحیت

طریق نیت

الاولیاء علی طریق الاستحباب یعنے مصلی کو چاہیئے کہ عرصۂ کعبہ کے جہت کی طرف
نیت کرے اسلئے کہ فرشتون کو حکم ہوتا ہے تو وہ بنائے کعبہ کو واسطے زیارت بعض
اولیا کے لیجاتے ہین اور وہ عرصہ یعنی میدان احاطہ کیا ہوا باقی رہجاتا ہے اسلئے
عرصۂ کعبہ کی نیت کرے شاید کوئی ایسا وقت ہو کہ کعبے کو واسطے زیارت ولی کے لیگئے
ہون تو نیت ٹہیک پڑے اور یہ بات بطریق مستحب ہے **اسی درمیان مین** ایک یار
نے پوچہا کہ درمیان عرصہ و بقعہ کے کیا فرق ہے جواب فرمایا کہ عرصہ محوطہ کو کہتے ہین یعنے
میدان احاطہ کئے کو اور بقعہ پارۂ زمین کو بولتے ہین این بگیر ید **فائدہ** نماز چاشت
کا فرمایا کہ حدیث صحاح مین سے قوله علیه الصلوٰة والسلام من صلی اثنتی عشرة
رکعة فی کل یوم بنی الله له بکل یوم قصرا فی الجنة یعنے آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
نے فرمایا جو کوئی پڑہے بارہ رکعت ہر دن مین تو بنائے الله واسطے اُسکے ہر دن ایک
محل بہشت مین فرمایا کہ دعاگو نے اُس طرف محدثون سے سُنا ہے کہ اس سے مراد نماز
چاشت ہے اگر سنت مراد ہوتی تو یوم و لیلة فرماتے کیونکہ بارہ رکعتین جو سنت ہین
وہ رات دن مین ہین بگیرید یہ محکم دلیل و حجت ہے اور فرمایا کہ اگر کسی کے سا ٹہہ یا ستّر
برس کی عمر ہو اور ہر روز بارہ رکعتین چاشت کی پڑہے تو تم جانتے ہو کہ ہر برس
کتنے محل بنائے جاتے ہین ایک یار نے پوچہا کہ اتنے محلون کو کہان پہونچ سکے گا
جواب فرمایا کہ جو چیز فنا پزیر نہو گی اور حیات ابدی و خالد مخلد ہو گی تو پہونچ سکتا ہے
این بگیرید اُس اطراف مین دعاگو نے دیکہا ہے کہ عوام بازاری بہی چاشت کی نماز

ادا کرتے ہین اور ایسا اہتمام رکہتے ہین آور چاہیے کہ بیٹھکر نہ پڑہے کیونکہ چھ رکعتین
ہونگی مگر بسبب ضعف کے بنا بر حکم حدیث صحاح قولہ علیہ الصلوۃ والسلام صلوۃ القاعد
نصف علی صلوۃ القائم یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز بیٹھکر
پڑہنے والے کی آدہی ہے کہڑے ہو کر نماز پڑہنے والے پر یعنے اگر باوجود قدرت قیام
کے نفلون کو بیٹھکر پڑہین تو روا ہے ولیکن بے ہمتی ہے کیونکہ اعمال مین آدہا لکہینگے
ثواب کو کیون پورا نہین کرتا ہے علو ہمت تو یہ ہے کہ نفلونکو کہڑے ہو کر ادا کرین
مگر بسبب ضعف کے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد ند فرمود ند فرزند من
این فائدہ نیست کہ تقریر کردم و فائدہ نماز چاشت با حدیث صحاح جملہ بنویسید جب
نماز چاشت سے فارغ ہوئے تو شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا خدمت مین پڑہنے
لگا گفتگو **اخلاص و مخلص** کے باب مین تہی کہ متصوف یعنے طالب ہے
طلب کرتا ہے ہنوز کامل نہین ہوا ہے اور صوفی واصل و مقرب ہے اُسکو خلا و ملا
یکسان ہے کیونکہ وہ بسبب وصول مقصود کے کامل ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ **شیخ جمال الدین** قدس اللہ روحہ کا ایک مرید تہا شیخ کا تو تا
خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف اُسکے لائے کہ وہ مرید جمعہ مین بظاہر حاضر
نہوتا تہا اُچہ کے خلق نے شیخ سے شکایت کی کہ تمہارا فلان مرید نماز جمعہ مین حاضر نہین
ہوتا ہے شیخ نے فرمایا کہ وہ حاضر ہوتا ہے لیکن خلق سے ڈرتا ہے اُنکی تاب نہین لا سکتا
ہے خلوت و تنہائی چاہتا ہے ابہی تک کامل نہین ہوا ہے وقت تکبیر جمعہ کے آجاتا ہے

میرے پیچھے نماز فرض ادا کرتا ہے اور چلا جاتا ہے سنت گھر مین ادا کرتا ہے اون
لوگون نے پوچھا کہ اسکا گھر تو مسجد سے دور ہے تکبیر کے وقت کیونکر آجاتا ہے شیخ نے فرمایا
کہ مردان خدا دریک زمانہ بمکہ می روند طواف کعبہ وزیارت مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم وقدس خلیل و انبیاء واولیاء رازیارت میکنند وزمانے ازہفت آسمان میگذرند
بہبشت می رسند ترقی شود ہمدران زمان بازگردند یعنی مردان خدا ایک وقت مین مکے
کو چلے جاتے ہین کعبے کا طواف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتے
ہین اور قدس خلیل و انبیاء واولیاء کی زیارت فرماتے ہین اور ایک وقت مین ساتون
آسمانون سے گذرجاتے ہین بہشت مین پہونچتے ہین ترقی ہوجاتی ہے اسی وقت
لوٹ آتے ہین دعاگو نے یہ واقعہ معاینہ کیا ہے شیخ جمال الدین بڑے شخص تھے یہ
خود کیا چیز ہے اس نسبت پر تو ایک گروہ بھی نہین ہے جب وہ کامل ہوجاے گا تو
تصوف مقام صوفی یعنی مقرب مین ہوجائیگا اسکو خلا و ملا یکسان ہوگا اس بات کے
مناسب دوسری **حکایت** بیان فرمائی کہ جس زمانے مین دعاگو سفر مین تھا تو
ملک یمن مین ایک پہاڑ مین پہونچا تین روز اوپر گیا اور تین روز نیچے آیا ایک ہفتہ ہوا
اس پہاڑ کے درمیان مین ایک غار دیکھا اور آوازاذان کی سنی مین نے کہا کہ جاؤن
اس قوم کے ساتھہ نماز پڑہون مین نے دیکھا کہ ایک جماعت کثیر نماز پڑہ رہی ہے جب
وہ نماز سے فارغ ہوئے تو دعاگو نے اُنسے مصافحہ کیا ہر شخص چلا گیا ایک آدمی
باقی رہا مین اُسکے نزدیک گیا مین نے پوچھا کہ مین اس جگہہ بھی غار دیکھتا ہون اتنے

آدمی کہان سماتے ہین اور کوئی دوسرا غار نہین دیکہتا ہون اُس خلوتی نے کہا کہ مین
تنہا اس غار مین رہتا ہون یہ جماعت ابدال کی ہے میرے سبب سے آتے مین واسطے
جماعت کے تاکہ نماز تنہا نہ پڑہی جاے مین نے دیکہا کہ وہ خلوتی ایک علامہ دانشمند
ہے مین نے کہا کہ تو شہر و آبادانی مین کیون نہین رہتا ہے تاکہ خلق تجہسے نفع لیوین
مین نے پوچہا کہ تو نے اس جگہہ پہاڑ مین غار کو کس لیئے اختیار کیا ہے ایک اچہا جواب
دیا کہ مین کٹنا کُتا رکہتا ہون اُسکو مین نے قید کیا ہے تاکہ کسی کو کاٹ نکہائے جب
بدخوئی چہوڑ دیگا نیک ہو جائیگا تو آبادی مین لیجاؤنگا یعنے اُسنے اپنے نفس کو بُرا کہا
لوگونکو نہ کہا کہ وہ بد ہین اس جہت سے مین نے خلوت اختیار کیا ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم مومنون سے نیک گمان رکہو و قولہ تعالےٰ
یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم یعنے اے ایماندارو
تم بچو بہت سے گمان سے بیشک بعض گمان گناہ ہے جس جگہہ کہ حضرت یوسف صدیق
علیہ السلام نے فرمایا ہے قولہ تعالی وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء یعنی
بری نہین کرتا ہون مین اپنے نفس کو بیشک نفس البتہ بہت حکم کرنیوالا ہے برائی کا
امّارہ صیغہ مبالغہ ہے امر سے جیسا کہ لوامہ لوم سے ہے پس وہ خلوتی جسکا ذکر ہوچکا ہے
متصوف تہا صوفی نہین ہوا تہا معنی صوفی کے مقرب و واصل کامل کے ہین ایسا
شخص خلائق و مخلوقات سے نظر قطع کرتا ہے اُسکے نظر مین سوائے باریتعالی کے
اور کوئی نہین رہتا ہے بلکہ وہ تو خود کو بہی درمیان مین نہین دیکہتا ہے تو دوسرے کو

ریق اولی نہ دیکھیگا اپنے وجود سے فانی بوجود محبوب باقی ہوتاہے پس اُسکو خلا و ملا
دنو برابر ہین جیسا کہ کسی قائل نے کہاہے ؎ فانی ز خود و بدوست باقی ؛ این
رفہ کہ نیستند و ہستند ؛ بعد اسکے فرمایا کہ ہمراس معنی کا یہ قول ہے اسد پاک کا الا للہ
لدین الخالص یعنے توخدا کو جانے اور دوسرے کسی کو نہ جانے اور تیری نظر مین
یہ آیت کریمہ رہے کل شئ ھالک الا وجہہ ای کل شئ فان الا ذاتہ ولمن شاء
دعاگو نے اُس طرف مفسرون سے اس آیت کے ایسے معنی سُنے ہین کہ ہرگز ہند و ستان
مین نہ سُنے تھے ای جھۃ ابقائہ وھذا یوافق قولہ تعالی فاذا نفخ فی الصور فصعق
من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ تعالی سب چیز فانی ہوجائیگی
مگر وہ جسکو اللہ تعالی چاہے گا وہ چہہ چیزین ہین عرش کرسی لوح قلم جنت دوزخ جب
کوئی چیز پیش نظر نہ رہیگی تب خالص و مخلص ہوجائیگا **ایضاً** فرمایا ینبغی للسالک
ان یقطع من الخلائق کلھم ابتداء لاسیما من اھل الدیوان لا یبقی فی بیت المال
وجہ خالص وصاف الا کل خذ ما صفا ودع ما کدر یعنے سالک کو چاہیے کہ
اول ساری خلق سے قطع کرے خصوصاً اہل دیوان سے کیونکہ بیت المال مین کوئی
وجہ خالص وصاف باقی نہین رہی ہے دعاگو نے سُنا ہے کہ بعض متعلمون کو خمارخانہ
کی چٹھی دیتے ہین اور بعض کو طریا بادمین ایسی وجہ کہاتے ہین قساوت دل مین کیا
شبہہ رہا اور استحقاق متعلمون کا یہی وجہ ہے پس ایسی وجہ سے پرہیز واجب ہے قال
امیر المؤمنین علی المرتضی القلب اذا قسی لا یبالی اذا عصی یعنے دل جب سخت

پڑجاتا ہے توکوئی باک نہین رکھتا ہے جبکہ نافرمانی کرتا ہے پہر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تقریرات و وجوہات کہ گفتم بگیر یعنی بنویس یادغریب ست
پہر اصحاب عالی سے فرمایا سابق کون ہے وہی سبق پڑہے یہ فقیر سابق تہا فرمایا فرزند
من سبق پڑہ ترتیب اس باب مین تہی حدیث صحاح ہے عن انس بن مالک رضی اللہ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ان للقلوب صداءً کصداء النحاس
وجلاءھا الاستغفار یعنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ بیشک دلونکے واسطے ایک زنگار ہے جیسے آئینے کی زنگار ہوتی
ہے اور روشن کرنیوالی اُسکی استغفار ہے یعنے استغفر اللہ کہنا فرمایا کہ صحاح کی دوسری
حدیث شریف مین ہے من استغفر اللہ دبر کل صلوۃ غفر اللہ لہ یعنے جو شخص کہ
مغفرت چاہے اللہ سے بعد ہر نماز کے تو اللہ اُسکی مغفرت فرمائے پہر امیر کبیر روے منیر
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بعد ہر نماز کے ستر بار استغفر اللہ کہہ ہمیشہ بے ناغہ
زنگ بالکل دل سے دور ہو جائیگا اور روشن ہو جائیگا دعا گو ہمیشہ بعد ہر نماز کے آواز
بلند کہتا ہے جیسا کہ تم دیکہتے ہو مذاکرہ ہوتا ہے مین نے قدمبوسی کی اور قبول کیا

ایضاً ذکر سفر کا نکلا

حدیث صحاح اس باب مین تہی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال لم یرد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفرا قط الا قال حین ینھض من جلوسہ
اللھم بک انتشرت والیک توجھت وبک اعتصمت وعلیک توکلت اللھم

انت ثقتی وانت رجائی اللھم اکفنی ما اھمنی من امری ومالا اھتم به
وما انت اعلم بہ منی عزجارك وجل ثناءك ولا الہ غیرك اللھم زودنی التقوی
واغفرلی ذنبی ووجھنی للخیر اینما توجھت ثم یخرج یعنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہا کہ نہین ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سفر کا کبہی
مگر فرمایا اُسوقت کہ اُٹہتے اپنے بیٹہنے سے یعنے دعاے مذکور کو پڑہتے پہر واسطے سفر کے
باہر نکلتے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحاب عالی کے لائے فرمایا بہائیو جس
جگہہ تم باہر نکلو یا کسی حاجت کے واسطے جاؤ تو دعاے مذکور پڑہو اُسوقت گہر سے باہر
نکلو کیونکہ سنت ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ حین ینھض کے کیا معنی ہین جواب فرمایا
ای حین یقوم اور یہہ بہی پوچہا کہ عزجارك کی کون اضافت ہے جواب فرمایا کہ یہہ
اضافت قرب ہے ای عز مقربك و واصلك اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یہ
یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی -

ایضا روز مذکور سہ شنبہ پنجم ماہ مذکور ذیحجہ

بعد نماز ظہر کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اور اصحاب عالی بہی حاضر
تہے شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین پڑہ رہا تہا گفتگو **قلندریہ**
کی باب مین تہی زبان پہلوی مین قلندر تارک کو کہتے ہین نہ یہ قلندر لوگ جوکہ مبتدع
ہین اہل بدعت ہین داڑہی تراشتے ہین اور لوہا پہنتے ہین واللہ کتاب مین ہے قلندر
اُس شخص کو کہتے ہین کہ جسکے واسطے لکڑی کا پیالہ بہی نہین ہوتا ہے اور جسقدر کہ

اُسکے ہتیلی مین سمائے اُسی قدر کہاتا ہے زیادہ نہین کہاتا ہے آجکل نا قلندر لوگ نام قلندر کا لیتے ہین اور کیا کیا کرتے ہین قلندر کے معنی تارک کے ہین اس فقیر سے اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید الیضا ایک عزیز زائر لشکر سے واسطے زیارت مخدوم کے آیا شرف پابوس حاصل کیا۔

شب ششم چہارشنبہ ماہ مذکور ذیحجہ

بعد ادائے نماز عشاء یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اور اصحاب اعلی بہی حاضر تہے وظیفہ داردن کا وظیفہ دے رہے تہے وظیفہ خوار دعا دیتے جاتے ہیے خدا باقی رکہے اور فرماتے تہے کہ حدیث صحاح مین ہے قوله علیہ السلام اُدرّوا علی اصحاب الوظائف الوظائف فاهم یمنون لکم البقاء یعنے تم جاری رکہو وظیفے والونپر وظیفون کو بیشک وہ تمنا کرینگے واسطے تمہارے باقی رہنے کو یعنے وظیفہ دینے والے کی بقا طلب کرینگے تاکہ وہ دیر تک باقی رہے کہ ہمارا وظیفہ پہونچے الادرار دادہ داشتن پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من اس حدیث صحاح کو لکہہ لو اس فقیر نے لکہہ لیا شیخ زادہ نجم الدین نے خدمت مین عرض کیا کہ سید علاء الدین زبان گہرفشان مخدوم سے جو کچہ سنتا ہے یعنے وہی تقریر لکہتا ہے کچہ تفاوت نہین ہے احادیث ہون یا اشعار مسائل ہون یا شرائع خواہ حقائق فرمایا کہ فرزند من سید علاء الدین اہل علم ہے اور مستعد مشغول اور متبع ہے اپنے جد حضرت رسالت صلعم کا اور مصاحب مجد ہے دعا گو کا سبق پڑہنا

ہے اور اصحاب کا سبق سنتا ہے دعاگو کا طریق اخذ کرتا ہے مین خوب جانتا ہون
امید ہے کہ ثمرات دیوے اس فقیر نے قدمبوسی کی فرمایا فرمائید فرزندم –

بتاریخ ششم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا **اربعین صوفیہ** کا
سبق ہو رہا تہا حدیث شریف یہ تہی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قولہ علیہ السلام
رب اشعث اغبر مدفوع لو اقسم علی اللہ عزوجل لا یرد یعنے بہت سے
گدا پریشان بال گرد آلود دروازے پر آتے ہین اُنکو ہنکالدیتے ہین حالانکہ وہ ولی
ہوتے ہین اگر وہ اللہ کو قسم دین کہ تو ایسا کر تو اللہ اُنکے قسم کو قبول کرے اصحاب اعلی
نے عرض کیا کہ ہمارے سمجہ مین نہین آتا ہے کوئی نظیر فرمائین فرمایا کہ بہائیو سنو
حکایت جس زمانے مین کہ دعاگو مکہ مبارک مین تہا بارش رُک گئی پانی خشک
ہو گئے کہیتیان نہ رہین غلا اُس جگہہ گران سے زیادہ تر گران ہو گیا بہت سے اکابر
مکہ نے دعا کی پانی نہ برسا **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ**
زندہ تہے ایک آدمی کو طلب کیا اور فرمایا کہ تو فلان دکان مین جا اور فلان موزہ
دوز کو بُلا لا وہ نہ آیا جب دعاگو گیا تب آیا شیخ مکہ نے فرمایا یا سیدی ادع اللہ لنا
ینزل المطر علینا اے میرے سید تو ہمارے واسطے اللہ سے دعا کر تاکہ تیری دعا
کی برکت سے اللہ ہمپر پانی برسائے اُس ولی نے دعا کی ہاتہہ بلند اُٹہائے اور موہنہ
جانب کعبہ و آسمان کیا شیخ مکہ اور دعاگو اور چند اکابر اور اُسکے پیچہے کہڑے ہوئے

اور ہم آمین کہتے تھے اُسنے دعا بلند کی اور اللہ تعالی کو اس طرح کعبے کی قسم دی کہ الٰھی
بیتک الذی عظمتہ ان تُنزلَ المطرَ الساعۃَ علینا یعنے اے میرے خداوند
بعظمت اپنے گھر کے جسکو تونے اپنی اضافت سے معظم کیا ہے یعنے کعبۂ مکرمہ کی برکت
سے ہم چاہتے ہین کہ تو ہمپر ابھی پانی برسا فرمایا کہ وہ شخص ہنوز دکان مین نہ پہونچا تہا
کہ اللہ تعالی نے پانی برسادیا ہمارے بیٹھنے کی واسطے جگہہ نرہی غلے کی ارزانی
ہوگئی خوب پانی ہوا **بعد اسکے** فرمایا کہ کسی گدا کو دروازے سے ہنکالنا نچاہیئے
شاید وہ ولی ہو کسی مصلحت کے لئے گدائی کرتا ہو روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا اِدران بگیر دغریب ست **بعد اسکے رسالۂ مکیہ** کا سبق شروع
ہوا گفتگو **رویت و ادراک** مین تہی فرمایا الرؤیۃ تحقیق الشیٔ بالبصر کماھو

بیان رؤیت وادراک

فان کان فی جھات یری فیھا وان کان فی غیر جھات یری فی غیرھا والادراک
رؤیۃ الشیٔ مع الجوانب والجھات واللہ تعالی متعالٍ عن ذلک وھو معنی
قولہ تعالی لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار فی الجوانب والجھات
والحدود یثبت ادراکھا واللہ تعالی منزہ عن الجوانب والجھات فلا
یثبت ادراکہ یعنے رؤیت عبارت ہے اس بات سے کہ تحقیق کرنا شے کا ساتہہ دیکہنے
کے جسطرح کہ وہ شے ہے پس اگر وہ شے جہات مین ہے تو وہ دیکھی جائے گی جہات
مین اور اگر وہ غیر جہات مین ہے تو غیر جہات مین دیکھی جائے گی اور اللہ تعالی نسبت
جہات سے منزہ ہے تو وہ غیر جہات مین دیکہا جائے یہ بات ممکن ہے پس رؤیت

عقلاً و نقلاً جائز ٹہیری آور ادراک عبارت ہے اس سے کہ دیکہنا شے کا ساتہہ جوانب
وجہات کے اور خداوند تعالی جوائب وجہات سے منزہ ہے پس اُسکا ادراک جائز
نہین ہے اور اُسکی رویت از روے عقل و نقل جائز ہے عقلاً تو وہی حجت مذکور
ہے اور نقلا یہ ہے کہ اس باب مین احادیث صحاح و آیات کریمہ وارد ہین آیہ پاک
فرماتا ہے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے کتنے مونہہ اُس دن تر و
تازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکہتے صحیحین مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنظر الی القمر
لیلۃ البدر وقال علیہ السلام انکم سترون ربکم عیانا لا تضامون فی
رؤیتہ من الجنۃ کما ترون ھذا القمر لیلۃ البدر مراد وجوہ سے ذوات ہین
کما یقال وجہ اللہ ای ذات اللہ یعنے جسطرح کہ وجہ اللہ سے مراد ذات اللہ ہے
معنی آیت کریمہ کے یہ ہوئے کہ ذاتہاے مومنان سوے خداوند ناظر باشند یعنے
خود مومنین اللہ پاک کی طرف دیکہتے ہونگے معنی حدیث شریف کے یہ ہین کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے
پس آپنے چاند کی طرف دیکہا چودہوین رات مین اور آپنے فرمایا بیشک تم اے مومنو
عنقریب اپنے رب کو ظاہر ظہور دیکہو گے کشمکش نکروگے اُسکے دیکہنے مین جنت سے
جسطرح کہ تم دیکہتے ہو اس چاند کو چودہوین رات مین چودہوین رات کی تشبیہ اسلئے
دی کہ عام وخاص اُسکو دیکہتے ہین بہشت سے بہی عام وخاص اللہ پاک کی ذات کو

دیکھین گے اور اسجگہہ دنیا مین بعض بندے اولیاے خداے عزوجل اسکی عین ذات
کو دل کی آنکہہ سے دیکھتے ہین اور اکثر نماز مین کما قال امیرالمؤمنین علی المرتضی
رضی اللہ عنہ لا اعبد ربی مالم اره ای بعین القلب وھذا مقام المقربین
والواصلین یعنے حضرت امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ نہین
پوجتا ہون مین اپنے رب کو جب تک کہ نہ دیکھون مین اسکو یعنے دل کی آنکہہ سے
یہ مقام مقرب و واصلین لوگون کا ہے ہر آدمی اس مقام کو نہین پہونچتا ہے اور
بچشم سر آخرت مین بہشت سے دیکھین گے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شب معراج مین بچشم سر بہی دیکھا وھو قولہ تعالی مازاغ البصر وماطغی ای لم
یسبق البصر علی البصیرة بصر عبارت ہے چشم سر کی بینائی سے اور بصیرت عبارت
ہے دل کی بینائی سے وھو قولہ تعالی قل ھذه سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرة
انا ومن اتبعنی یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ یہ میری راہ ہے مین
بلاتا ہون طرف اللہ کے دل کی بینائی پر وہ لوگ اولیا ہین حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول خداوند تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکھا بعد اسکے
چشم سر سے جب آپنے ایسی رعایت ادب کو نگاہ رکہا تو دوسرے بار بہی دیدار فائض
الانوار ارزانی فرمایا وھو قولہ تعالی ولقد راه نزلة اخری ای لقد رأی ربه
تارة اخری لیکن یہ مرتبہ جو حاصل ہوتا ہے کہ ذات خدا کو چشم دل سے دیکھتے ہین سو
حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مشائخ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے قال المشائخ الصوفیہ

الطهارة فصل عن الکونین والصلوٰۃ وصل الی صاحب الکونین یعنے وضو
کرنا جدا ہونا ہے دنیا سے اور اُسکے کام سے اور آخرت سے اور نماز ملنا ہے حضرت
حق سے پس جو شخص وضو مین دونو جہان و غیر خدا سے جدا نہوگا وہ نماز مین صاحب
دوجہان کی طرف نہ پہونچیگا یعنی خداوند تعالیٰ پس چاہیئے کہ وضو کرنے کے وقت مین
دنیا و آخرت کو اور جو کچھہ کہ غیر حق ہے اُسکو دل مین نہ لائے تاکہ خداوند عزوجل کی
ذات پاک کو دیکھے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من این جملہ
تقریرات واحادیث صحاح و بیان آیت و این قول جملہ بنویسید فائدہ و حجت تمام ست
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن ابتداے حال مین **شیخ**
قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ وضو کر رہے تہے جب وضو سے
فارغ ہوے تو الحمد للہ کہا کسی نے عرض کیا کہ آپنے الحمد للہ کہا جو دعا کہ بعد وضو کے
آئی ہے اُسکو نہ پڑہا شیخ نے جواب دیا کہ مین نے الحمد للہ اسلئے کہا کہ وضو مین غیر
حق کا خطرہ نہ گزرا مین امید رکہتا ہون کہ آج نماز مین میرے وصال کا روز ہے کیونکہ
کہا ہے الطہارۃ فصل والصلوٰۃ وصل فمن ینفصل فی الطہارۃ عن الکونین
لم یصل فی الصلوٰۃ الی صاحب الکونین **بعد اسکے** فرمایا کہ اگر کوئی **جاہل
بے علم** مشغول ہوجاتا ہے تو شیطان لعنہ اللہ آتا ہے اور راہ سے اُسکو لیجاتا
ہے کہتا ہے کہ وہ شخص خدا ہے اُسکو عجائب دکہاتا ہے چونکہ یہ جاہل علم نہین رکہتا
ہے شیطان کو دفع نہین کرسکتا ہے تو گمراہ ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الشیطان

فا[illegible]

علاوہ فضل صبین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا تم خوب کرتے ہو
دعاگو کے مصاحب رہتے ہو عمل اخذ کرتے ہو سبق پڑہتے ہو اور سُنتے ہو سلوک طریقت
کی راہ دریافت کرے اب امید ہے کہ ثمرہ دے اول علم سیکہنا چاہیئے پہر اس راہ
مین آنا چاہیئے بے علم کیا جانے اور کیا کرے اُس اطراف مین جاہلون کو مشغول
نہین ہونے دیتے ہین جسوقت کوئی آنیوالا طالب آتا ہے اگر وہ عالم ہے تو مشائخ کبار
اُسی وقت خانقاہ مین اسکو حجرہ دیدیتے ہین اور مشغول کرتے ہین اور اگر علم نہین رکہتا
ہے تو ہر خانقاہ مین چار مدرسے چار مذہب کے ہین جس مذہب کا وہ ہوتا ہے اُسی
مذہب کے مدرسہ مین اُسکو بہیجدیتے ہین وہان وہ علم پڑہتا ہے جسوقت عالم ہوجاتا
ہے تو پہر اُسکو مشغول کرتے ہین اُس اطراف مین خانقاہین ملک تجار کی وجہ حلال
سے ہین بیت المال کی وجہ سے نہین ہین خانقاہون کے نیچے دکانین وقف کی ہین
اُنکے محاصل کو وقف کیا ہے اُن دوکانون کا خراج خانقاہ مین خرچ ہوتا ہے جاہل
عامی کو چاہیئے کہ مشغول نہوا پنے کسب وکار مین رہے پانچون وقت کی نماز پڑہ لے
ذکر کرے اور خیر کرے **بعد اسکے فرمایا** اگرچہ کسی شخص کا مقام عالی ہوجاے
مقرب بنجاے تکالیف شرعیہ ہرگز اُس سے اُٹہا نہین جاتی ہین بلکہ اور زیادہ
ہوجاتے ہین کیونکہ تکالیف یعنے امر ونہی کو پیغمبرون سے تو اُٹہایا ہی
نہین جو کہ افضل خلائق ہین تو جو لوگ اُنسے کم رتبہ ہین اُنسے کب اُٹہاوینگے
التکالیف لا ترفع عن المحب بالمحبۃ بل یزداد تطوعاتہ ولا یبلغ الولی قط مبلغ

تکالیف شرعیہ اولیاء کرام سے مرفوع نہین ہوتین

بی من الانبیاء لان واحدا من الامۃ لایکون ولیا الا بمتابعۃ نبیہ قولا و
فعلا وحالا ولو خالف نبیہ بواحد منہا لا یکون ولیا قط بل یکون مبتدعا
یعنے محب سے بسبب محبت کے اوامر ونواہی اُٹھا نہین لئے جاتے ہین بلکہ اُسکے نوافل
روزہ ونماز وتسبیح وتلاوت وخیرات وحسنات وغیرہ اور زیادہ ہوجاتے ہین اور کوئی
ولی کسی نبی کے درجے کو کبھی نہین پہونچتا ہے اسلئے کہ امت مین سے کوئی شخص ولی
نہین ہوتا ہے مگر بسبب پیروی اپنے پیغمبر کی گفتار وکردار ورفتار مین اور اگر امین
سے کسی بات مین اپنے پیغمبر کی مخالفت کرے تو وہ ہرگز ولی نہین ہوتا ہے بلکہ
وہ بدعتی ہوتا ہے اور اہل بدعت کو ولایت کا مرتبہ نہین دیتے ہین زیرا کہ نبی
در قول وفعل وحال بوحی جلی ست ویا بوحی خفی پس ہمہ صواب بود پس این فقیر را
فرمودند فرزند من بگیرید ابضا نبیرہ مخدوم سید حامد اطال اللہ عمرہ اپنے
دادا کی خدمت مین باب حج سے **ہدایہ** کا سبق پڑھ رہا تھا الحج واجب علی المسلمین
الاحرار العقلاء الاصحاء البالغین اذا قدروا علی الزاد والراحلۃ وکان الطریق
امنا فرمایا الحج واجب ای فرض ویجوز استعمال الواجب مقام الفرض
لکن بمعنی الفرض لان بعض الواجبات عند البعض فرض کتعدیل الارکان
وامثالہ یعنے حج کو واجب کہا یعنی فرض استعمال واجب کا بجاے فرض کے جائز
ہے لیکن بمعنی فرض کیونکہ بعض کے نزدیک بعض واجبات فرض ہین جیسے تعدیل
ارکان اور مثل اسکے وقید بالاحرار حتی یخرج العبید وقید بالعقلاء حتی

اصل مین ایسا ہی ہے

تقریر غریب و اشعار عربی کہ گفتم بنویسید۔

ایضاً روز مذکور چہارشنبہ ششم ماہ مذکور ذیحجہ

کو یہ فقیر حجرۂ خلوت سے وقت چاشت کے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا نبیرۂ
مخدوم سید حامد طال عمرہ خدمت مین قرآن شریف پڑہ رہا تہا آیت کریمہ یہ
تہی انہ من یأت ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیہا و لا یحیی بندے نے
عرض کیا کہ لا یموت و لا یحیی کے کیا معنی ہین جواب فرمایا لا یموت حتی لو مات خلص
من العذاب و یفنی و لا یجوز ذلک کما قیل **شعر** و لا تفنی الجحیم و لا الجنان
و ما اہلوہما اہل انتقال ؎ یعنے دوزخ و جنت فنا پذیر نہوگی اور نہ اُنکے لوگ
وہانسے انتقال کرینگے اللہ تعالی فرماتا ہے خالدین فیہا و لا یحیی من جہۃ شدۃ
العذاب و العقوبۃ و لا یکون العیش لہ فیہا لا یموت کے یہ معنی ہین کہ اگر دوزخی
مرجاے تو عذاب و عقوبت سے خلاصی پاجائے اور فنا قبول کرے حالانکہ فنا روا
نہین ہے وہ تو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا و لا یحیی کے یہ معنی ہین کہ عیش نہوگا
بلکہ شدت عقوبت ہر روز سخت تر ہوگی این معنی نگیرید۔

ایضاً گفتگو محبت مین تہی

فرمایا کہ جسوقت محب محبوب کی محبت مین مغلوب ہوتا ہے تو خود سے فانی دوست
کے ساتہ باقی ہوجاتا ہے **شعر** فانی ز خود و بدوست باقی ؎ این طرفہ کہ نیستند
و ہستند ؎ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ کسی نے مجنون سے کہا

یا مجنون ما اسمک قال لیلی یعنے اے مجنون تیرا کیا نام ہے تو کہا لیلی میرا نام
ہے خود نہ رہا مغلوب ہو گیا دوست کی جان باقی رہی بعد اسکے فرمایا کہ منصور
حلاج کے انا الحق کہنے مین ایک قول یہ ہے کہ وہ مغلوب ہوا خود سے فانی ہو گیا
نام محبوب کا کہتا تھا کہ انا الحق اُس طرف مین نے منصور کے انا الحق کہنے مین تین
قول سُنے ہین ایک قول تو یہی تھا جو مین نے کہا دوسرا قول یہ ہے کہ وہ اللہ کی
طرف سے حکایت کرنیوالا تھا اللہ کا نام لیتا تھا یہ درست ہے کیونکہ اتنی احادیث
صحیحہ نبوی کلمات قدسیہ کی حکایۃ عن اللہ ہین تیسرا قول یہ ہے کہ کان المنصور
علی المنبر واعظا للناس سمع هذا النداء من یفدی لنا روحہ فقال انا الحق
ای انا الثابت بفداء روحی بهذا المعنی وهذا القول وافق قول الفقهاء
یعنے ایک روز منصور حلاج منبر پر خلق کو وعظ و نصیحت کہہ رہے تھے اثنای وعظ
مین یہ ندا سُنی اللہ تعالی نے آواز پیدا کر دی کیونکہ وہ صوت والحان سے منزہ ہے
وہ ندا یہ تھی کون ہے کہ ہمارے واسطے اپنی جان نازنین کو قربان کرے منصور
نے باواز کہا کہ انا الحق اے الثابت یعنی مین اپنی جان کے فدا کرنے پر ثابت ہون
حق بمعنی ثابت بہی آیا ہے جسطرح کہ اللہ پاک کے اس قول مین وارد ہوا ہے
ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المشرکون ای یثبت اللہ الحق یہ عجیب قول ہے
فقہار کے قول کی بہی موافق ہے بعد اسکے فرمایا کہ اسوقت کے مشایخ سے پوچھا جیسے
حضرت جنید بغدادی و حضرت معروف کرخی و حضرت ذوالنون مصری اور مشایخ ذکرہم

منجملہ سالکان طریقت اُن سب نے یک قلم فتوی دیا انسے پوچھا کہ تمنے کیون منصور کے مارنیکا فتوی لکھا اُنہون نے جواب دیا کہ ہمنے اسواسطے فتوی دیا کہ اُسکا دعوی راست و درست ہو جاوے کیونکہ اُسنے کہا انا الحق ای الثابت بقدار روحی یعنے مین ثابت ہون اپنی جان کے فدا کرنے پراور فدا نہین ہوتا ہے مگر ساتہہ مارنے کے فرمایا کہ آیہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کے اُس طرف مین نے عجب معنی سُنے ہین کہ کسی تفسیر مین نہین ہین نہ کوئی مفسر جانتا ہے وہ یہہ ہین لن تنالو القاء اللہ تعالی حتی تبذلوا ارواحکم بالمجاھدۃ یعنے تم ہرگز نہ پہونچوگے اللہ تعالی کے دیدار کو یہانتک کہ صرف کروا اپنے عزیز نازنین جانونکو خنجر مجاہدے سے ولا یحصل اللقاء الا بالموت لقولہ علیہ السلام الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے لقا حاصل نہین ہوتی ہے مگر موت سے اور جس شخص کا نفس دنیا ہی مین مرجاتا ہے تو وہ دنیا ہی مین دل کی آنکہہ سے اللہ تعالی کو دیکہتا ہے روحانی ہو جاتا ہے نفسانی بالکل مرجاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موت ایک پل ہے وصال کرتا ہے دوست کے طرف دوست کا **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن مجنون کا باپ مجنون کو خانہ کعبہ مین لیگیا اور کہا یا بنی قل یا رب بحق ھذا البیت الحرام وبحق ھذا الحجر الاسود ازح عن قلبی حب لیلے قال المجنون علی عکس ذالک یا رب لا تزح عن قلبی حب لیلی بل زدہ یعنے میٹا تو یون کہہ کہ اے میرے رب بحق اس خانہ کعبہ کے اور بحق اس حجر اسود کے میرے دل سے لیلی کی محبت کو دور کردے

مجنون نے برعکس اسکے کہا کہ اے میرے رب تو میرے دل سے لیلی کی محبت کو دور مت کر
بلکہ اُسکو زیادہ کر اُسکا باپ بیچارہ حیران ہوکر لوٹ آیا بعد اسکے فرمایا یہ تو مجاز مین ہے کہ مجنون
لیلی کی محبت زیادہ چاہتا ہے اگر کوئی شخص حقیقت مین باریتعالی کی محبت پر کہ جس کا بندہ
ہے اور عدم سے وجود مین اُسکو لایا ہے زیادہ محبت چاہے تو کچھہ عجب نہین ہے اللہ تعالی
فرماتا ہے والذین اٰمنوا اشد حبا للہ روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من این فوائد کہ تقریر کردم وہر سہ قول انا الحق گفتن منصور و بیان آیۂ لن تنالوا البر
و قول مجنون جملہ کہ گفتم بگیر یہ غریبت ایضا مولانا شرف الدین محتسب نے مع فرزند
کے مخدوم کے پائبوسی حاصل کی ذرا دیر بعد عرض کیا کہ بندہ زادے مشارق کی
ایک حدیث شریف واسطے برکت کے خدمت مین پڑہین قبول کیا اور فرمایا پڑہین شروع
کیا حدیث اول تہی قال علیہ الصلوۃ والسلام من اٰمن باللہ ورسولہ واقام الصلوۃ
وصام شہر رمضان ادخلہ اللہ الجنۃ ھاجر فی سبیل اللہ او جلس فی ارضہ التی
ولد فیہا فرمایا المراد ای ھاجر من مکۃ الی المدینۃ الی الرسول ولم یھاجر من مکۃ
الی المدینۃ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان لاوے اللہ اور اُسکے
رسول پر اور قائم رکہے نماز کو اور روزے رکہے ماہ رمضان کے تو داخل کرے اُسکو
اللہ بہشت مین ہجرت کرے اللہ کی راہ مین یا بیٹھا رہے اپنی اُس زمین مین کہ جسمین
پیدا کیا گیا ہے مراد اس سے ہجرت ہے مکے سے طرف مدینۂ منورہ کے واسطے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ یہ کہ مسافر ہو فرمایا اسکا کیا بہید ہے کہ وحج البیت واتی

الزکوۃ نفرمایا یعنے اور حج کرے اور زکوۃ دے حالانکہ یہ دونو بہی فرض ہین دعاگونے
اُس طرف کے محدثون سے ایک بات سُنی ہے کہ ہندوستان مین ہرگز نہ سُنی تہی
وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث شریف شروع اسلام مین
فرمائی ہے اُسوقت نماز و روزہ فرض تہا زکوۃ وحج اُس زمانے مین فرض ہوا تہا یہ دونو آخر
اسلام مین فرض ہوئے ہین جبکہ اسلام نے قوت پائی اور جمگیا اسلیئے آپنے صرف نماز و
روزے کا ذکر فرمایا قاری یعنی پڑہنے والے نے عرض کیا کہ اس حدیث شریف کے حاشیہ
پر اس کتاب کی شرح سے شارح نے باین عبارت لکہا ہے هذه الثلثة یعنی الایمان
بالله والصلوة والصوم علی کل مسلم تتناول للفقیر والغنی والحج والزکوة مقید
بشرطهما لتعلق الیسار یعنے یہ باتین اللہ ورسول پر ایمان لانا نماز پڑہنا روزہ رکہنا
ہر مسلمان پر ہین فقیر وغنی دونونکو شامل ہین رہا حج وزکوۃ سو وہ مقید بشرط غنا ہین جواب
فرمایا کہ یہ قول کسی نے اجتہاد سے بقیاس لکہا ہے رہا قول منقول سو دعاگو اُس طرف کے
محدثون سے سماع رکہتا ہے اُنکا اسناد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتا
کہ جسدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث شریف فرمائی شروع اسلام تہا
اُسوقت وہی ایمان ونماز وروزہ فرض تہا زکوۃ وحج آخر کو فرض ہوا ہے جبکہ اسلام نے
قوت پائی اور جمگیا ان دونون کے اول فرض نہونے کی یہ وجہ ہے کہ تونگر لوگ سُنتے
زکوۃ دینی چاہیئے اور حج کرنا چاہیئے تو وہ ایمان نہ لاتے مشکل سمجہتے یہ قول منقول۔
اور وہ قول قیاس ہے والقیاس متروك بالمنقول اجماعًا یعنے جب نقل ملجاتی۔

وقیاس متروک ہوجاتا ہے جسوقت نقل نہین ہوتی ہے توقیاس واجتہاد مجتہدون کا
درست ہے باجماع بہائیو اس قول کو لو چاہیے کہ اس قول کو حاشیہ وشرح مین لکھو
حدیث شریف مذکور مین ایک **فائدہ** بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ جسوقت لفظ ایمان کا تعدیہ
حرف با سے ہوتا ہے تو اسکے معنی تصدیق فی حق اللہ کے ہوتے ہین جیسے من اٰمن
باللہ وتومن باللہ اور جب تعدیہ اسکا حرف لام سے ہوتا ہے تو اُسکے معنی تصدیق فی
حق غیر اللہ ہوتے ہین جیسے وما انت بمؤمن لنا واٰمن لہ لوط اسکی اور بہت مثالین
ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند مین این تقریر وقول منقول
این حدیث بگیر یدغریب ست بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق پڑہو ترتیب اس باب مین تہی
عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من
صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعة ام الکتاب وقل ھو اللہ احد ست مرات یحسن
رکوعھا وسجودھا بنی اللہ تعالی لہ قصرا فی الجنة من لؤلؤ بیضاء علی عمود من
یاقوت احمر فیہ سبعون الف غرفة ومن قرأھا خمس مرات وھو فی سوقہ
او فی حاجتہ بنی اللہ تعالی لہ قصرا من لؤلؤ بیضاء علی عمود من یاقوت اصفر
فیہ اربعة عشر الف غرفة ومن قرأھا مرة بنی اللہ تعالی لہ قصرا فی الجنة یعنے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے جو شخص کہ پڑہے دو رکعتین ہر رکعت مین فاتحہ آم الکتاب ایک نام ہے فاتحہ کے
نامون سے اسکے سات نام ہین اللہ پاک کا قول ہے ولقد اٰتیناک سبعا من المثانی

والقرآن العظیم اور سورۂ اخلاص چھہ بار پڑہے اچہا کرے اُسکے رکوع و سجود کو یعنی
تعدیل ارکان کرے جس طرح کہ سنتِ نماز ہے تو بنائے اللہ تعالے واسطے اسکے ایک
محل جنت مین سفید موتی سے ایک ستون پر یاقوت سُرخ سے اُسمین ستّر ہزار حجرے
ہون اور جو کوئی پڑہے سورۂ اخلاص کو پانچ بار اور وہ اپنے بازار مین یا اپنی حاجت
مین ہو تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ایک محل سفید موتی سے ایک ستون پر یاقوت
زرد سے اُسمین چودہ ہزار حجرے ہون فرق اسقدر ہے کہ اُسمین ستون یاقوت سُرخ کا
اور ستّر ہزار حجرے اور اسمین ستون یاقوت زرد کا اور چودہ ہزار حجرے ہونگے اور
جو کوئی پڑہے سورۂ اخلاص کو ایکبار تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ایک محل جنت
مین یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **اسی
درمیان مین نبیرہ مخدوم سید حامد** طال عمرہ خدمت مین پہونچا شرف پابوس
حاصل کیا اور بعادتِ قدیم مصحفِ شریف خدمت مین پڑہنے لگا اور قرارت مخدوم
سے صحیح کرتا تہا اور آیت کریمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصّے مین تہی جو کہ نمرود و
نمرودیون کے ساتہہ گزرا ہے قولہ تعالی ءانت فعلت ھذا بالھتنا یا ابراھیم قال
بل فعلہ کبیرھم ھذا یعنے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتونکو توڑ ڈالا تو اونکو
حاضر کیا نمرود و نمرودیون علیہم اللعنہ نے پوچہا اے ابراہیم کیا تو نے کیا یہ کام ہمارے
خداؤن سے اُنہون نے جواب دیا کہ مین نے نہین کیا ہے بلکہ اس بڑے بت نے کیا ہے
اُسکو الزام دینے کے واسطے سالم چہوڑ رکہا تہا پس وہ بولے اے ابراہیم مبینک

توخوب جانتا ہے کہ اُنسے کوئی کام نہین ہوسکتا ہے حضرت ابراہیم نے حجت کی کہ
جس شخص سے کوئی کام نبنے اُسکو کیا پوجین اُنکو الزام دیا مقصود یہی تہا یہ قصہ مشہور
ہے نبیرہ مخدوم سید حامد نے عرض کیا بل واسطے نفی اول کلام کے اور اثبات ثانی
کے ہے پس یہ کیونکر دروغ ہوگا حالانکہ پیغمبر معصوم ہین جواب فرمایا کہ چار چیز مین کذب
مستحسن ہے الکذب قبیح وقد یحسن عند مصلحۃ عظیمۃ بل ثواب وھو الزام
شخص یکون علی الباطل حتی یثبت الحق کالزام ابراھیم علیہ السلام او لدفع ظلم
شخص یکون علی الباطل او لارضاء الزوجۃ او فی الحرب یعنے جہوٹ قبیح ہے اور
کبہی حسن ہوتا ہے وقت کسی مصلحت عظیم کے بلکہ ثواب ہے یعنے چار چیزون مین مستحسن ہے
اُنمین سے ایک یہ ہے کہ الزام دینا ایسے شخص کو جوکہ باطل پر ہے تاکہ حق کو ثابت کرے
جسطرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرودیون کو الزام دیا دوسرے واسطے دفع کرنے
ظلم کسی شخص کے جوکہ باطل پر ہے مثلاً اگر ایک شخص کسی ظالم کے خوف سے چھپ گیا
ہے اور دوسرے شخص کو اُسکا علم معلوم ہے اُس سے اگر پوچہین کہ فلان کہان ہے
یا فلان کو تونے دیکہا ہے وہ کہے کہ مین نہین جانتا ہون تاکہ اُس ظالم سے امن
پائے تیسرا واسطے راضی کرنے بی بی کے مثلاً کسی شخص نے ایک لونڈی خریدی اور
کسی جگہہ اُسکو رکہا اگر اُسکی بی بی نے پوچہا مین نے سُنا ہے کہ تونے لونڈی خریدی
ہے خاوند کہے مین تو تیرے عشق حسن مین ایسا بیخود ہون کہ دوسرے کی مجہی یاد نہین
آتی ہے اور تبسم فرمایا چوتہا لڑائی مین مثلاً لڑائی مین اگر کوئی شخص کسی کافر عاصی کو

فریب دے کہ آپنے عہد کیا مین تجھے نہ مارونگا اور قید نکرونگا جسوقت وہ آجاے
اگر مصلحت دیکھے تو مار ڈالے دروغ نہوگا امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
ایسا کیا ہے یہ چار چیزین ازروے ظاہر دروغ ہین لیکن معنی مین مستحسن ہین بلکہ
ثواب ملیگا چاہیے کہ ان چار چیزون کو چار محل مین نگاہ رکھے پھر روی مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن بنویسید اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید
نیکو غریب ست و برین عمل کنید تا ثواب یابید۔

روز عرفہ وقت چاشت

اس فقیر کو حجرۂ خلوت سے طلب فرمایا خرقۂ شیخ کبیر بتجدید پہنایا بعد اسکے خواجگان
چشت کا خرقۂ تبرک پہنایا اور یہ دعا فرمائی الٰھی توجہ بتاج السعادۃ والکرامۃ
والتوفیق بالطاعۃ وانواع العبادۃ اور قصر بھی کیا اور یہ دعا فرمائی الٰھی قصر امله
وحسن عمله وحاله وطول عمرہ **مولانا فریدالدین** سلمہ اللہ تعالی نے عرض کیا
کہ سید علاءالدین مجد مصاحب مخدوم کا ہے اور مشغول و اہل علم ہے آزاد شیخ کو
نگاہ رکھتا ہے فرمایا مین خوب جانتا ہون دعاگو کے پاس مصاحب رہتا ہے سبق
بھی پڑہتا ہے اور سنتا ہے اور دو اربعین خلوت ہمارے ساتھ ادا کئے فرزندم سید
علاءالدین اہل علم ہے پھر اس فقیر کو تبرک کثیر دیا اور فرمایا لیلے کل عید کا دن ہے ہجوم
ہوگا اس فقیر نے تبرک لیا اور حجرۂ خلوت مین لوٹ آیا **ایضا** یہ فقیر روز عرفہ وقت
چاشت کے خدمت مین حاضر تھا دوگانہ نماز جو کہ عرفے کے دن مروی ہے چاہتے تھے

کہ اسکو شروع کرین اوراد مین بہی تلاش کیا تو اُسکو پایا اور یہ حدیث شریف صحاح
پڑہی قولہ علیہ السلام من صلی رکعتین یوم عرفۃ و قرأ فیہما فاتحۃ الکتاب سبع مرات
وسورۃ قل یا ایہا الکافرون ایضا سبع مرات و قل ھو اللہ احد سبعمأئۃ مرۃ
غفر لہ نقل من المشارق یعنے آپنے فرمایا کہ جو کوئی دو رکعت نماز عرفے کے دن
ادا کرے اور ہر رکعت مین فاتحہ سات بار اور قل یا ایہا الکافرون بہی سات بار
اور قل ہو اللہ احد سات سو بار پڑہے تو وہ بخشا جاے مغفور لوگون مین سے ہو جاے
بعد اسکے فرمایا کہ تکرار فاتحہ کی نہ چاہیے مگر یہ کہ مروی ہو جیسے اسجگہہ اس نماز مین اور
صلوۃ اسمعیل بہی شب جمعہ مین مروی ہے کہ سات بار فاتحہ دونو رکعتو مین
پڑہین پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون ایکبار اور دوسری رکعت
مین بعد فاتحہ کے اخلاص ایکبار پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من این حدیث صحاح
است بنویس اور اس نماز کو ادا کرین اور خود بہی شروع کی یہ فقیر حجرۂ خلوت مین
لوٹ آیا **ایضا روز مذکور عرفہ** مین نماز ظہر سے جسوقت فارغ ہوے تو بعض
اصحاب اعلی خدمت مین حاضر تہے جیسے خواجہ طیب طیب اللہ وقتہ اُنسے پوچہا
کہ اوراد مین نماز تعریف کو مخدومون نے کس طرح ادا کیا تہا اُنہون نے جواب دیا کہ
یہ نماز تعریف کی سر برہنہ مروی ہے فرمایا کہ اس سے پہلے دعاگو کبہی کبہی باندہکر
پڑہتا تہا اسواسطے کہ بعض عوام لوگ غیبت مین پڑین آب مین نے جبکہ خوب دیکہا کہ
مخدومون نے اس نماز تعریف کو سر برہنہ پڑہا ہے فرمایا این نماز ہمین جملہ مکشوف الراس

مروی ست روایت مین ہے لو یصلون مکشوف الراس للاستخفاف والحقارۃ والاستراحۃ من الصیف یکرہ فی جمیع الصور المذکورۃ وان کان مشکوف الراس للتضرع والابتھال والمسکنۃ والمخافۃ لایکرہ وھذا عندنا فاما عند المذاھب الاخر لایکرہ مکشوف الراس لاسیما صلوۃ التعریف فانھا بکشف الراس وفیھا التضرع والخشوع والخضوع والابتھال والبکاء والمسکنۃ والمخافۃ وقد روی ان ابن عباس رضی اللہ عنھما صلے التعریف یوم عرفۃ مع الناس فی البصرۃ اس فقیر سے فرمایا فرزند من روایت کو لکھہ لو یعنی اگر سر برہنہ نماز پڑہین واسطے ہلکا سمجھنے اور حقیر جاننے نماز کے اور واسطے راحت لینے اور سردی حاصل کرنے کے ہوائے تابستان سے تو ان ساری صورتون مین مکروہ ہے اور اگر سر برہنہ نماز پڑہین واسطے تضرع و زاری و خشوع و بیچارگی و شکستگی و مسکنت و بکاء و خوف کے تو مکروہ نہین ہے یہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا ہے اور دیگر مذاہب کی بنا پر ہر حال مین اگر فرض و نفل کو سر برہنہ پڑہین تو مکروہ نہین ہے اور یہ مکروہ اتفاقی نہین ہے مکروہ اتفاقی سے حذر واجب ہے خاصکر نماز تعریف کہ وہ تو سر برہنہ ہی مروی ہے اور اسمین تضرع و ابتہال و زاری و بکاء و شکستگی ہے بعد اسکے اصحاب سے پوچھا وقت وسیع ہے ہم توقف کرین تا کہ شہر کی خلق پہونچ جاے اُسوقت تک ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑہین روز عرفہ مین یہ مروی ہے من قرأ یوم عرفۃ سورۃ الاخلاص الف مرۃ فکانما حج واعتمر یعنے جو شخص عرفے کے دن سورۂ اخلاص کو ہزار بار

پڑہے تو گویا وہ ایسا ہے کہ حج وعمرہ بجالایا ہو اصحاب سے فرمایا ہہا یو اس کام کو مہم
جانو نہ چاہیے کہ ہزار بار سورۂ اخلاص کا پڑہنا فوت ہو جائے جب تمام کرلین گے
تو نماز تعریف مین شروع کرینگے باآواز بلند قل ہو اللہ کو شروع کیا اصحاب کے ساتہہ
پڑہا جب تمام کرلیا اور اصحاب سے پوچہہ لیا کہ تمنے تمام کیا تب نماز تعریف مین شروع
فرمایا سر مبارک سے پگڑی اوتار کر رکہی سر کو برہنہ کیا سارے اصحاب نے بہی سر کو
برہنہ کیا بہت شوق و ذوق سے نماز شروع کی جسطرح کہ اوراد مین ہے چہہ رکعتین اس
طریقے پڑہین کہ اول رکعت مین سورۂ انبیا دوسری مین سورۂ حج اور چار رکعتو نمین
پچاس بار سورۂ اخلاص جب سلام پہیرا تو ویسے ہی سر برہنہ جانماز پر کہڑے ہوے
عرفہ کے دن جو دعاے مطول کہ بعد نماز تعریف کے اوراد مین ہے اسمین مشغول
ہوے اور اصحاب سے فرمایا کہ جس شخص نے حج نہین کیا ہے تو وہ بجاے اَنْحَنَا کے
سَنُنْحِ پڑہے اور بجاے حَجَجْنَا کے سَنَحِجُّ کہے اسلئے کہ لفظ ماضی کا ہے محتمل کذب ہوگا
بلفظ استقبال پڑہے بمعنے دعا یا اس نیت سے کہ مین حج ادا کرونگا اور جس شخص نے
حج کرلیا ہے وہ ویسا ہی انحنا و حججنا پڑہے بہا یو اسکو لو اور ایسا ہی پڑہو دعا کے
پڑہنے مین تضرع و بکا و شوق و ذوق و وجد بہت تہا اور اُنکے برکت سے اصحاب کو
بہی تہا جب مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے دعا تمام فرمائی تو اول و آخر ذکر شروع کیا
ہاتہہ باندہکر باادب تمام جسطرح کہ نماز مین باندہتے ہین کلمۂ لا الہ الا اللہ کو مد کے ساتہہ
اس طرح کہ دم بدم لا الہ کو کہینچتے تہے اور بائین جانب سے سیدہی جانب کو لیجاتے

تہے اور اثبات الا اللہ کو بائین طرف القا کرتے تہے اور اصحاب عالی بہی متابعت
کرتے تہے جس طرح کہ بعض اصحاب کو تلقین ذکر کی فرمائی تہی اسی طریق سے ۳۳
بار کہا بعد اسکے کلمۂ لا الہ الا اللہ بسرعت شروع کیا بعد چند بار کے اللہ اللہ کے ذکر مین
مشغول ہوئے ایک شور اُٹہا یہ فقیر دیکہتا تہا اور طریقہ مخدوم کے ذکر کرنے کا سیکہتا
تہا البتہ بکار و جنبش و شوق و ذوق و وجد ذکر مین تہا نرم نرم جنبش کرتے تہے نہ
ویسے کہ بعض لوگ اُسجگہہ کر رہے تہے دیر تک ذکر کیا بعد اسکے اپنی جگہہ بیٹہے اور وہان سے
تجاوز نکیا چند بار ذکر کلمۂ لا الہ الا اللہ کا بانہ ہمراہ اصحاب کے بطریق طرق کیا یعنی سر نیچا کرکے
اور محمد رسول اللہ پر ختم کیا اور ہات اونچے اُٹہائے اور یہ دعا پڑہی بعد صلوات کے
اللھم احینا ذاکرین وامتنا ذاکرین وابعثنا ذاکرین واحشرنا فی زمرۃ
الذاکرین اللھم احی قلوبنا بذکرک وان تجعلنا من المقربین لدیک والوصلین
الیک وان تختم امورنا بالایمان وان تجعل عاقبۃ امورنا بالخیر وان تقضی
حوائجنا وحوائج المحتاجین المشروعۃ ربنا اذا توفیتنا توفنا مسلمین والحقنا
بالصالحین وصل علی خیر خلقک محمد والہ اجمعین واصحابہ والتابعین
بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا **ایضا بقرعید کی رات مین**
بعد ادائے نماز عشا کے چار رکعت نماز دو سلام سے پڑہی جس طرح کہ اوراد مین ہے
ہر رکعت مین فاتحہ و اخلاص و معوذتین ایک ایک بار بعد فراغ کے سبحان اللہ
والحمد للہ تا آخر ستر بار کہا و در شب دوگانی اولی ست آور فرمایا کہ شیخ کبیر قدس اللہ سرہ

کی خانقاہ مین بہی یہ نماز جماعت سے پڑہتے ہین آور عید کی رات مین اعتکاف سے
باہر نہین آئے اور فرمایا کہ اپنے واسطے اور یارون کے واسطے عیدی مانگتا ہون
اور سال کی خیر چاہتا ہون رسم ہے کہ ہر شخص اپنے والے سے عیدی مانگتا ہے ہم
اپنے مولے سے مانگتے ہین جب نماز تہجد سے فارغ ہوئے تو بارگاہ الٰہی سے اسطرح
عیدی کی درخواست کی اور اول و آخر درود شریف پڑہا اللھم انا نسألك ان
تجعلنا من المقربین لدیك والواصلین الیك والذین اعتکفوا معی واصحابی
ان تجعلھم من المقربین لدیك ومن الواصلین الیك وان تختم امورھم
بالایمان وان تجعل عاقبۃ امورھم بالخیر وان تقضی حوائجھم وحوائج
المسلمین والمسلمات والمحتاجین والمحتاجات المشروعۃ بفضلك وکرمك
یا مولانا وسیدنا جسوقت عید اضحی کی صبح صادق ہوئی تو صبح کی نماز ادا کی جب
نو دو نہ نام کے ورد سے فارغ ہوئے تو طلوع آفتاب سے پہلے مصلے سے اُٹھے
اندر گئے اور غسل کیا جلد باہر آگئے آفتاب کسی قدر بلند ہو گیا تہا پس پالکی پر سوار
ہوئے عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے یہ فقیر اور برادر فقیر واصحاب اعلی دام علوہم
ہمرکاب سعادت آن صاحب سیادت روانہ ہوئے تکبیر کہتے جاتے تہے اور یارونکو
تکبیر کہنے پر برانگیختہ فرماتے تہے اور راہ مین آہستہ چلتے تہے یہانتک کہ نمازگاہ کے
نزدیک پہونچے اوتر پڑے تازہ وضو کیا ریش مبارک مین کنگہی فرمائی بعد اسکے مسجد
نمازگاہ مین حاضر ہوئے کچہہ ہجوم نہ تہا چند لوگ پہونچ گئے تہے محراب کے روبرو

اول صف مین بیٹھے یہ فقیر اور اس فقیر کے بہائی اور اصحاب اعلی اپنی پشت مبارک دوسری صف مین بیٹھے جو اوراد کہ بعد ادائے نماز صبح کے مروی ہین انکو پڑہتے ہے پڑہتے پڑہتے سبعات عشر مین پہونچے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحاب اعلے کے لائے ایک فائدہ بیان فرمایا تہا یعنو شروع مین استعاذہ پڑہو اور فاتحہ و چار قلون مین ہر بار بسم اللہ پڑہو اور آیۃ الکرسی مین ہر بار استعاذہ پر کفایت کرو بسم اللہ کہنے کی اسمین حاجت نہین ہے کیونکہ اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے واذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم اور تسمیہ یعنے بسم اللہ ہر سورت کے سر پر نازل ہوا ہے نہ سر پر ہر آیت کے فرمایا برادران این بگیرید و بدین عمل کنید خطیب دیر کے بعد نکلا ہے وقت ہو گیا تہا یہانتک کہ پہر بھر دن چڑہ گیا فرمایا عجلوا الاضحی لاجل ضحایاکم یعنے عید کی نماز جلد پڑہو واسطے اپنے قربانیون کے کیونکہ وہ بیچاریان قید مین بندہی ہوئی ہے جلد کرو کہ مراد کو پہونچین اور اپنی چراگاہون مین خرام کرین جنکو انکے واسطے بنایا ہے **اسی درمیان** مین حسن خادم کو طلب کیا اور فرمایا کہ داروغہ مطبخ سے کہدو کہ جسوقت سلام پہیرین تو جلد جاے اور قربانی کرڈالے اور کہانا تیار کرلے تاکہ اُس قربانی سے ہمراہ یارون کے افطار کرین اسلئے کہ یہ مستحب ہے **اسی اثنا** مین خانجہان پہونچا پابوسی حاصل کی پوچہا کہ قبا مشروع ہے اُسنے جواب دیا کہ مشروع ہے پہر پوچہا کہ موے بند سوتی ہے یا ریشمی اُسنے جواب دیا کہ سوتی ہے فرمایا کہ نماز کے وقت جبہ یعنے جوڑے کو کہولکر آگے ڈالدینا

ورنہ نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ دَعْ
شعرك يسجد معك یعنے آپنے فرمایا کہ تو اپنے بال کو چھوڑ دے کہ وہ تیرے ساتھہ
سجدہ کرین اور عقص مت کر یعنے بالونکو مت باندہ بعض نادان ابریشم پہنکر نماز پڑہتے
ہین ایسی نماز مکروہ ہے قبول نہین ہے ایسی نماز کو اُسکے موہنہ پر مارتے ہین حالانکہ
وہ نماز پڑہ رہا ہے اور استغفار و توبہ یاد دوسرا کام کر رہا ہے جب تک کہ وہ پہنے
ہوئے ہے تب تک کراماً کاتبین فرشتے معصیت لکھتے ہین اُسنے واسطے تبرک کے
لیا بچہ بھیجا تہا اُسکو ملبوس کیا اور اُسکو دیدیا اسی درمیان مین صدر جہان
پہونچا شرف پابوس حاصل کیا اور عرض کیا کہ بعد ادائے نماز عید کے بندے کے
گہر مین قدم مبارک لائین اس بات کو قبول فرمایا بعد اسکے نماز شروع کی دوسری
رکعت کی تکبیرون مین خطیب نے سہو کیا اُٹھتے ہی فاتحہ پڑہنا شروع کر دیا بعد فراغ
کے سارے ائمہ و صدور نے مخدوم کی طرف توجہ کی کہ اب کیونکر ہوگا آپنے فرمایا کہ
اعادہ کرین کیونکہ عید کی تکبیرین واجب ہین والفتوی علیہ یعنے فتوی اسپر ہے لیکن
چونکہ مجمع کثیر ہے اعادہ نکرین کیونکہ خلق فتنے مین پڑے گی اگر جماعت قلیل ہو تو اعادہ
کرین اور یہ وہ محل ہے کہ مجمع کثیر ہے یعنے اسلئے اعادہ نکرین لیکن نقصان ہے مگر
جواز ہے پہر خطیب منبر پر چڑہا اور خطبہ پڑہا اور اُتر آیا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اس فقیر
کو اور اصحاب اعلی کو اور اور لوگونکو برانگیختہ کیا کہ چار رکعت نماز بعد نماز عید کے ادا
کرین اسلئے کہ سنت ہے جسطرح کہ اوراد مین ہے پہلی رکعت مین سورہ سبح اسم اور

فی الملبوس ...

فائدہ ...

دوسری رکعت مین والشمس اور تیسری مین والضحیٰ اور چوتھی مین الم نشرح اور ایک روایت مین اخلاص ومعوذتین ایک ایک بار پڑھے مخدوم نے یہ چار رکعتین بدشواری پڑھین اور اس فقیر نے بھی چونکہ مخدوم کے پیچھے تھا عقب مخدوم مین ادا کین خلق نے قدمبوسی کے واسطے ایسا شور کیا کہ منزل مین نفیر عام ہوگیا اُسی دم پالکی لائے اُسی جگہہ نماز گاہ کے اندر ہی سوار ہوئے اور میز راوپر ڈالدیا باوجود اسکے بھی خلق ویسے ہی دوڑتی تھی بعض لوگ تو ڈولہ کو چومتے اور بعض ڈولہ اُٹھانیوالونکو چومتے تھے مخدوم کے بعض خدام خلق کو ہنکالتے تھے تاکہ ہلاک نہو جائین صدرجہان کا ب سعادت مین تھا اپنے گھر مین اُتارا یہ فقیر واصحاب اعلیٰ ہمرکاب سعادت تھے ہمکو اندر لے گئے وہان تمام ائمہ وصدور وقضاۃ وعلماء وخطباء وحکماء ومفتی لوگ اور اکابر اور عزیزان دیگر حاضر تھے یہ فقیر وبرادران فقیر اور اصحاب اعلیٰ خدمت مخدومی مین بیٹھے ہر آدمی مجلس مین سے کہتا تھا کہ عید کی نماز مین کیا سہو ہوا فرمایا کہ النسیان مرکب مع الانسان والانسان مشتق من النسیان پہر صدرجہان وصدور دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا منو اُن مکبرون کو منع کرو اسلئے کہ یہ لوگ آکبار ہد کہتے ہین الف پیدا ہوجاتا ہے یہ لفظ کفر کا ہے اور اگر جان بوجھکر کہتے ہین تو خود بھی کافر ہوئے ورنہ لفظ تو کفر کا ہے نماز اُنکی بے شبہہ تباہ ہوتی ہے بسبب تغیر معنی کے اور وہ نہین جانتے ہین لان الاکبار اسم من اسماء الشیطان یعنے اسلئے کہ اکبار ایک نام ہے شیطان کے نامون سے کوئی فعل تفضیل افعال کی وزن پر نہین

اکبار شیطان کا نام ہے

آیا ہے اور جبکہ یہ افعل تفضیل ہے تو اللہ اکبر کہین اکبار نہ کہین اور تم سنتے ہو مانع نہین
ہوتے ہو کتنی بار چلا کر دعاگو منع کرتا ہے بعض مواضع مین تو سیکھ لیا ہے اکبر اچھی
طرح کہتے ہین جیسے کوشک شکار ولایت سندہ اُچہ وملتان مین کیا مجال کہ کوئی اکبار
کہہ سکے دعاگو نے سب کو منع کر دیا ہے اسجگہہ ہند مین چند جہال کو مکبر و موذن کرتے ہین
جنکو علم کی خبر نہین ہے اگر علم ہو تو ہرگز ایسا نہ کہین اگر متعلمون یعنے طالب علمون کو
موذن کرین تو وہ ترتیب اذان واقامت کی جانتے ہین فرمایا بعض فتاوی مین
مذکور ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا یعنے مستحب یہ ہے کہ موذن مفتی ہو اور ایسا
اعلم ہو کہ فتوی دے **اسی درمیان مین** فرمایا کہ مدینہ مبارک مین مسجد
مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موذن شیخ مدینہ **عبد اللہ مطری**
قدس اللہ روحہ تھے یہ بزرگوار دعاگو کے اُستاد تھے مین نے چند کتابین اُنسے
پڑہی ہین سات صحاح احادیث اور عوارف وہ مربی تھے حق مین دعاگو کے تربیت
بہت کیا کرتے تھے جسوقت کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دعاگو نے
اعتکاف اربعین کیا اور ایک اور شخص نے بمنت شیخ مدینہ یعنے اُنکے لحاظ وسفارش سے
کیونکہ دوسرے کسی آدمی کو اعتکاف اربعین کا وہان نہین کرنے دیتے ہین مگر اعتکاف
عشرۂ اخیر رمضان کا اسلئے کہ وہ سنت ہے ساری مسجد شریف دس دن مین بھر جاتی
ہے ہر ستون کے نیچے ایک معتکف ہوتا ہے اعتکاف کا ایسا احیا کرتے ہین یعنی
ساری مسجد کو اعتکاف سے پُر کر دیتے ہین حاصل یہ ہے کہ شیخ مدینہ ہر رات دو قرص

موذن مفتی ہو

افطار کے دعاگو کے واسطے لاتے اُن بزرگوار سے دعاگو نے کہا عربی زبان مین
کیف اکل وانا ارید ان اجاهد نفسی وهذا مسجد رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم تعظیمه واجب قال یا ولد رسول الله ان لك ابا ولك زوجة
وانت ترید ان تروح الی وطنك فان لم تاکل هذا فتصیر ضعیفا یعنے مین نے
عرض کیا کہ مین دو قرص کیونکر کہاؤن حالانکہ مین توچاہتا ہون کہ اپنے نفس کا مجاہدہ
کرون تہوڑا کہاؤن اور یہ مسجد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکی تعظیم واجب
ہے اُنہون نے جواب دیا کہ اے فرزند رسول اللہ تیرے باپ زندہ ہین اور تیری
بی بی ہے اور تو چاہتا ہے کہ اپنے وطن کو جاے راہ دور ہے پس اگر تو یہ نہ کہائیگا
تو کمزور ہوجائیگا اور اگر کہائیگا تو راہ چل سکیگا تہجد کے بعد سحر کے وقت ایک ہاتہ مین
چراغ دوسرے ہاتہ مین سحری کا کہانا لاتے اور سبق پڑہاتے ایسی شفقتین کرتے تہے
بعد اسکے فرمایا کہ چند اور بدعتین بہی اس دیار مین پڑگئی ہین دعاگو چاہتا ہے کہ دور
ہوجائین ان شاء اللہ تعالی دور ہوجائین گی جیسے ایک یہ ہے کہ قبر کے نزدیک کہانا
فرمایا بعض فتاوی مین مسطور ہے اکل الماء عند القبور حرام وقیل مکروہ یعنے
قبرون کے پاس پانی پینا حرام ہے بعض نے کہا کہ مکروہ ہے لیکن مکروہ تحریمی ہے
خصوصا اس زمانے مین سیوم کے روز میت کی زیارت کے واسطے شربت و برگ
و میوہ لیجاتے ہین اور کہاتے ہین اور کہانا بہی کہاتے ہین اور کوئی باک نہین کرتے
ہین یہ جگہہ تو عبرت کی ہے عبرت کے واسطے اس کام کو ممنوع رکہا ہے اور فرمایا کہ

قبر کے پاس پانی پینا حرام ہے

صندوق لیجاتے ہین اور سیپارہ خوانی بھی کرتے ہین یہ بھی مکروہ ہے بلکہ اور چیز بھی
کرتے ہین ایک عمل حدیث صحاح کا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ
مأتہ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفرلہ وان کان موجبا للعقوبۃ یعنے جو کوئی
لا الہ الا اللہ کو سو ہزار یعنے ایک لاکھ بار کہے اور اُسکا ثواب میت کو بخشے تو وہ میت
بخشا جاسے اگرچہ لائق عقوبت ہی کیون نہو فرمایا کہ مدینہ منورہ مین سو تسبیح ہزار ہزار
دانے کی بناکر صندوق مین رکھی ہین سو آدمیونکو دیتے ہین وہ لوگ کلمہ طیبہ پڑھتے ہین
اور میت کو ثواب بخشدیتے ہین ذرا دیر مین تمام ہو جاتا ہے دعاگو نے بھی ہزار دانے
کی تسبیح جمع کی ہے اس جگہہ جو مین بعض زیارتون مین گیا تو اسی پر عمل کیا مجرب ہے
ان شاء اللہ تعالی اسجگہہ بھی معمول ہو جائیگا حاضرین مجلس نے عرض کیا جبکہ قدم
مخدوم کی برکت اس دیار مین پہونچی ہے تو جو بات زبان دُرر بار گہر نثار سے نکلی ہے
وہ ہو جائیگی بعد اسکے صدر جہان کے خالو سے پوچھا کہ جہت قبلہ کون طرف ہے اُسنے
بتادی تو اُٹھے اشراق کی نماز شروع فرمائی اسلئے کہ عید کے دن نماز اشراق کے
بعد عید کی ادا کرتے ہین کیونکہ عید مقدم ہے وھذہ النوافل قبل اداء العید مکروھۃ
سواء کان فی المصلی اوفی البیت بعد فراغ کے صدر جہان شربت کا پیالہ لایا فرمایا
کہ عید ضحی کے دن گوشت قربانی سے افطار کرتے ہین اسلئے کہ سنت ہے پہر دوسری
چیز کہاتے ہین صدر جہان نے ایک سیخ کباب کے سکوائی کسی قدر اُس سے اُٹھایا اور
افطار کیا اور فرمایا سب یارونکو پہونچاؤ سب کو پہونچ گیا پہر دسترخوان بچھایا گیا جب بعد

فارغ ہونے کے اُٹھے تو معذرت ہوئی اس بار اربعین موسی علیہ السلام خدمت مین
بجالایا گیا اس فقیر کا اور برادر فقیر کا ہی مقصود حاصل ہوا اپنے وجود مبارک کے
استعمالی کپڑے عطا فرمائے اور تبرک کثیر دیا الحمد للہ علی ذالک۔

ایضاً شب سہ شنبہ دوازدہم ماہ مذکور وقت تہجد

یہ فقیر اور اصحاب اعلی بہی خدمت مین حاضر تہے فرمایا بہائیو دعاگو نے واقعہ مین دیکہا
اور سُنا کہ تو اپنے یارون کے واسطے دعا کرتا ہے اجعلہم من المقربین لدیک
و من الواصلین الیک سب مقرب ہو گئے اور سب کو مقام شفاعت کا ہوا تیری دعا
مستجاب ہوئی اور اسی رات مین اس فقیر نے بہی دیکہا تہا جب ہمنے یہ بشارت پائی
تو ہم سب نے قدمبوسی کی الحمد للہ۔

ایضاً بستم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت

سلطان فیروز واسطے زیارت مخدوم کے آیا اور ملاقات کی اور تعظیم و تکریم بہت کی یہانتک
کہ جس جگہہ مخدوم تہے وہانسے تجاوز کرنے ندیا اور دریچہ مین بٹہایا وہذا غایۃ التعظیم یعنی
یہ نہایت درجے کی تعظیم ہے مخدوم دامت برکاتہ نے یہ حدیث صحاح پڑہی قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام یا ابا رزین اذا خلوت فاکثر ذکر اللہ و زر فی اللہ فانہ من زار فی اللہ شیعہ
سبعون الف ملک و یقولون وصلنا الیہ فیک فصلہ یعنے آپنے ابو رزین سے فرمایا
یہ ایک صحابی تہے اصحاب صفہ سے اے ابو رزین جبکہ تو خلوت مین ہو تو خدا یتعالی
کی یاد بہت کر اور زیارت کر کسی بہائی کی واسطے خدا کے پس بیشک جو شخص کہ زیارت

کرتا ہے واسطے خدا کے تو مشایعت کرتے ہین اُسکی ستر ہزار فرشتے اور بنزول رحمت
طرف اُسکے دوڑتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اس بندے کی طرف برحمت پہونچی تیرے
واسطے پس تو اُسکو وصال دہ فرمایا کہ اللہ کے واسطے زیارت کرنے کی یہ جزا ہے تم دعاگو
کی زیارت کے واسطے آئے خدا یتعالی تمہاری جزا وصال دیوے الکریم اذا وعد وفی
ان وعد اللہ حق پس سلطان نے عرض کیا کہ یہ حدیث شریف مع ترجمہ کے مرحمت فرمائین
لکھی اور دیدی پھر مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے جو کہنا تہا سب کہدیا اور جن عزیزون کے
لئے توقع روٹی کی تہی وہ بہی سب فرمادیا جو کچھ فرمایا سب قبول کیا اور تیس اور چند
آدمیونکو کپڑے پہنائے بعد استوار تہے پہر لوٹ گیا اور مخدوم کو آستانہ نزدبان سے نیچے
آنے ندیا اور قدمبوسی کی ۔

ایضاً بست وسوم ماہ مذکور وقت نماز ظہر

شرف پابوس حاصل ہوا خدام تعریف دادند یعنے فلان شخص آیا ہے فرمایا کہ فرزندم
سید علاء الدین ہے اس فقیر کا ہاتہ چوما اور رقیام کیا اور بغل مین لیا فرمایا آج سلطان
دعاگو سے کہتا تہا کہ آپ کو وطن مبارک سے آئے دیر ہوئی ہے مین آپکو رخصت کرونگا
بسلامتی آپ بازگشت فرمائے گے مین نے کہا کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
لا تسافروا والقمر فی المحاق یعنے آپنے فرمایا کہ تم سفر مت کرو جبکہ چاند نقصان وکمی مین
ہو یعنی اول ماہ مین سفر کرے آخر ماہ مین سفر نکرے ممنوع ہے کیونکر وداع کرون پس
سلطان نے عرض کیا کہ جب محرم کا چاند دیکہو تو بعد عشرہ محرم وعاشورے کے وداع کرونگا

فارغ ہونے کے اُٹھے تو معذرت ہوئی اس بار اربعین موسی علیہ السلام خدمت مین بجالایا گیا اس فقیر کا اور برادر فقیر کا بھی مقصود حاصل ہوا اپنے وجود مبارک کے استعمالی کپڑے عطا فرمائے اور تبرک کثیر دیا الحمد للہ علی ذلک۔

ایضاً شب سہ شنبہ دوازدہم ماہ مذکور وقت تہجد

یہ فقیر اور اصحاب اعلی بہی خدمت مین حاضر تہے فرمایا بہائیو دعاگو نے واقعہ مین دیکہا اور سُنا کہ تو اپنے یاروں کے واسطے دعا کرتا ہے اجعلہم من المقربین لدیک ومن الواصلین الیک سب مقرب ہو گئے اور سب کو مقام شفاعت کا ہوا تیری دعا مستجاب ہوئی اور اسی رات مین اس فقیر نے بہی دیکہا تہا جب ہمنے یہ بشارت پائی تو ہم سب نے قدمبوسی کی الحمد للہ۔

ایضاً بستم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت

سلطان فیروز واسطے زیارت مخدوم کے آیا اور ملاقات کی اور تعظیم و تکریم بہت کی یہانتک کہ جس جگہہ مخدوم تہے وہانسے تجاوز کرنے ندیا اور زیلچہ مین بہٹایا وہذا غایۃ التعظیم یعنی یہ نہایت درجے کی تعظیم ہے مخدوم دامت برکاتہ نے یہ حدیث صحاح پڑہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ابا رزین اذا خلوت فاکثر ذکر اللہ وزر فی اللہ فانہ من زار فی اللہ شیعہ سبعون الف ملک ویقولون وصلنا الیہ فیک فصلہ یعنے آپنے ابو رزین سے فرمایا یہ ایک صحابی تہے اصحاب صفہ سے اے ابو رزین جبکہ تو خلوت مین ہو تو خدا تعالی کی یاد بہت کر اور زیارت کر کسی بہائی کی واسطے خدا کے پس بیشک جو شخص کہ زیارت

کرتا ہے واسطے خدا کے تو مشایعت کرتے ہین اُسکی ستر ہزار فرشتے اور بنزول رحمت
طرف اُسکے دوڑتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اس بندے کی طرف برحمت پہونچی تیرے
واسطے پس تو اُسکو وصال وہ فرمایا کہ اللہ کے واسطے زیارت کرنے کی یہ جزا ہے تم دعاگو
کی زیارت کے واسطے آئے خدا تعالیٰ تمہاری جزا وصال دیوے الکریم اذا وعد وفی
ان وعد اللہ حق پس سلطان نے عرض کیا کہ یہ حدیث شریف مع ترجمہ کے مرحمت فرمائین
لکھی اور دیدی پہر مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے جو کہنا تہا سب کہدیا اور جن عزیزون کے
لئے توقع روٹی کی تہی وہ بہی سب فرمادیا جو کچہہ فرمایا سب قبول کیا اور تیس اور چند
آدمیونکو کپڑے پہنائے بعد استوار تہے پہر لوٹ گیا اور مخدوم کو آستانہ نردبان سے نیچے
آنے ندیا اور قدمبوسی کی۔

ایضاً بست و سوم ماہ مذکور وقت نماز ظہر

شرف پائبوس حاصل ہوا خدام تعریف دادند یعنے فلان شخص آیا ہے فرمایا کہ فرزندم
سید علاء الدین ہے اس فقیر کا ہاتہ چوما اور قیام کیا اور بغل مین لیا فرمایا آج سلطان
دعاگو سے کہتا تہا کہ آپ کو وطن مبارک سے آئے دیر ہوئی ہے مین آپکو رخصت کرونگا
بسلامتی آپ بازگشت فرمائیگے مین نے کہا کہ حدیث صحاح مین ہے قوله علیه السلام
لا تسافروا والقمر فی المحاق یعنے آپنے فرمایا کہ تم سفر مت کرو جبکہ چاند نقصان وکمی مین
ہو یعنی اول ماہ مین سفر کرے آخر ماہ مین سفر نکرے ممنوع ہے کیونکر وداع کرون پس
سلطان نے عرض کیا کہ جب محرم کا چاند دیکہو تو بعد عشرۂ محرم وعاشورے کے وداع کرونگا

ایضاً عوارف کا سبق فرما رہے تہے گفتگو مشیخت وارادت مین تہی

شیخ زادہ نجم الدین کنوزی خدمت مین عوارف کا سبق پڑہتا تہا فرمایا لا اعتبار لاخذ الخرقۃ وانما الاعتبار لاخذ الحرفۃ بل الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنی خرقہ لینی کا کچہہ اعتبار نہین ہے اعتبار جو ہے سو وہ حرفہ لینے کا ہے بلکہ اعتبار پیر کی صحبت کا ہے مرید کو واجب ہے کہ پیر کی صحبت کا ملازم رہے جو کچہہ پیر سے سُنے اور دیکہے قول و فعل اُسپر عمل کرے تا اُسکی برکت سے کام وہانتک پہونچے کہ اللہ تعالی سے بخلق صوت سُنے اس محل مین ایک یار نے عرض کیا کہ بعض نے صحبت نہین کی اور اولیاء اللہ ہو گئے ہین جیسے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کہ بظاہر پیر کی صحبت نرکہتے تہے لیکن اولیاء خدا سے تہے جواب فرمایا کلما یراعی المرید اوراد شیخہ صار کالذی یصحبہ یعنے جسوقت مرید اپنے شیخ کے اوراد کو نگاہ رکہیگا تو وہ ایسا ہو جائیگا جیسا کہ وہ شخص جو اسکا مصاحب و ہمنشین رہتا ہے نہ بعینہ وہ شخص جسنے پیر کی صحبت سے اخذ طریقت کیا ہے اسکا پورا اثر ہے اور اندازہ صحبت پر اخذ طریق شیخ ہے بعد اسکے فرمایا کہ بیعت کرنا ایک مسنون فعل ہے جیسا کہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے باخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو بیعۃ المطاوعۃ قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم یعنے فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امور دین قائم مقام اُنہین کے ہے پس جو شخص کہ مشائخ سے جو کہ اُنکے نائب ہین بیعت کرے تو وہ ایسا ہی کہ اُسنے اللہ عز و جل سے بیعت کی ہو دہو قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ عوارف کے قاری نے

عرض کیا کہ اس بیعت سے مطاوعت مراد ہے زیرا چہ صحابہ جواب فرمودند ہمہ اسلام آوردہ بودند و ہو قولہ تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بعد اسکے فرمایا کہ بعض مشائخ شیوخ واسطے مریدونکے بیعت پر کفایت کرتے ہین خرقہ نہین پہناتے ہین اور صحبت کا حکم دیتے ہین اسلئے کہ اعتبار صحبت کا ہے لیکن خرقہ پہنانا پیر کا مرید کو اول بار سنت ہے اور یہ صحیح ہے۔

ایضاً بست وچہارم ماہ مذکور ذیحجہ روز یکشنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا عوارف کا سبق فرما رہے تہے گفتگو باب **مشیخت** مین تہی مرید کو چاہیئے کہ ہر کام مین پیر پر حوالہ کرے تاکہ پیر اللہ عز و جل پر حوالہ کرے تو کام وہانتک پہونچے کہ یہ مرید حوالہ بخدا ہو جاے پس یہ بات واجب آئی کہ پیر اُسکو روانہ کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ الشیوخ نے شیخ کبیر کو چہہ برس مین روانہ کیا مع حصول مقصود کے قسم کہائی کہ واللہ مین نے یہ قضیہ اُس طرف مشائخ کبار سے سُنا ہے اور اسجگہہ بہی شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہین لیکن نام یاد نہین آتا ہے گہڑی بہر تامل کیا تو اس فقیر نے عرض کیا کہ قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ روحہ فرمایا ہان فرزند مین اُنکو شیخ الشیوخ نے بعد طول مدت کے روانہ کیا اس طرف ہند مین اُنکے فرزند نہین جانتے تہے کہ وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہین دعاگو نے کہا کہ اُسطرف مین نے مشائخ کبار سے سُنا ہے اور شیخ عارف صدر الحق والدین نے شیخ جمال کو چند زمانہ رکہا پہر روانہ کیا اور شیخ کبیر بہاء الحق

والدین نے دعاگو کے دادا کو بعد تیس ۳۰ برس کے اُچہ کے طرف بہیجا بعد وفات شیخ کبیر کے
شیخ صدرالدین نے بہی چند زمانہ رکہا بعد اُسکے اجازت دی کہ اچہ مین ساکن ہو
اسی درمیان مین فرمایا کہ دعاگو کو بعض مشائخ نے تو جلد تر روانہ کیا اور بعض نے
رکہا چنانچہ شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ نے دعاگو کو دو سال رکہا سبق
عوارف کا اور ساتھ صحاح احادیث نبوی اوقات تہجد مین دعاگو کو پڑہاتے تہے اُن
دنون مین ایک دانشمند آیا اور چاہتا تہا کہ دعاگو کے ساتہ سبق مین شریک ہو جاے
شیخ نے اجازت نہ دی مین چاہتا تہا کہ پوچہون لم ما اجزت کہ آپنے کیون اجازت ندی
مینے بے ادبی نہ کی خود اُنہون نے شروع کیا للشفقۃ فانہ لا یستطیع ان یعمل بہ
یعنے مینے واسطے شفقت کے اجازت ندی کیونکہ وہ طاقت نہین رکہتا ہے کہ
عوارف پر عمل کرے فرمایا وہ آدمی پڑہے کہ جو اُسپر عمل کر سکے ورنہ لت یعنی لات
کہائے اور شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ روحہ مرید و خلیفہ
شیخ الشیوخ کے اور شیخ بہاء الدین کے یار تہے ولایت عراق قصبہ شوکارہ مین
رہتے تہے اُنکی ایک سو تیس برس کی عمر تہی جسدن کہ دعاگو نے اُنکو پایا تہا ایسے
تندرست تہے کہ جمعے کے دن عصا ہاتہہ مین لیکر نماز کو جاتے تہے دعاگو چاہتا تہا
کہ اُن بزرگوار کی خدمت مین دیر تک رہے کیونکہ وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہین شیخ
نے کہا کہ یہی عوارف پڑہ پہر روانہ کرونگا مین نے ویسا ہی کیا عوارف تمام پڑہے
پہر رخصت کیا اور اجازت نامہ دیا اُس طریق پر درمیان دعاگو اور شیخ الشیوخ کی

کتاب عوارف اور خرقہ پہنے مین ایک واسطہ ہوتا ہے اور شیخ قیام الدین شیخ رکن الدین
کے مرید تہے مین نے اُنکو بہی گازرون مین پایا بعد ایک مدت کے اُنہون نے روانہ
کیا اور اجازت نامہ دیا اپنے خط مبارک سے لکہا شیخ عبداللہ مطری شیخ مدینہ کے باپ
منجملہ مریدان شیخ الشیوخ تہے نام اُنکا شیخ جمال الدین مطری شیخ الشیوخ کے مرید تہے
اور شیخ امین الدین گازرونی اور اُنکے بہائی شیخ امام الدین شیخ الشیوخ کے مریدون سے
تہے اُنہون نے بہی دعاگو کو چند زمانہ رکہا اور جو کچہہ کہ شیخ امین الدین نے اپنے بہائی
شیخ امام الدین کو امانت دیا تہا سجادہ و مقراض و عصا اور حلیہ و نام دعاگو کا لکہا
تہا سو اُنکے بہائی نے وہ امانت دعاگو کو دی اور روانہ کیا فاما شیخ دیگر چون سیدی
احمد کبیر و مشائخ چشت یکزمانی یا یکروز بود خرقہ پوشانیدند و اجازت نامہ نوشتند
و روانہ کردند یعنے شیوخ دیگر جیسے سیدی احمد کبیر اور مشائخ چشت کا طریقہ یہ تہا کہ مرید
کو ذرا دیر یا ایک روز رکہا خرقہ پہنایا اور اجازت نامہ لکہا اور روانہ کردیا دعاگو کا
سارا مقصود یہی طریقہ اپنے پیرون کا تہا اُن سب نے بہت تربیت کی اور بہت رکھا
نہ جیسا دوسرون کا طریقہ ہے گازرون خانقاہ شیخ امین الدین مین پانچون وقت
بعد ادائے نماز بے ناغہ حلقے مین ذکر کرتے ہین دعاگو نے بہی یارون کو حکم دیا ہے
کہ پانچون وقت بعد ادائے نماز حلقے مین ذکر کرین اسلئے کہ ہمارے پیرونکا طریقہ ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذا قضیتم الصلوٰة فاذکروا اللہ قیاما وقعودا یعنے جس وقت
تم نماز ادا کر چکو تو ذکر کرو اللہ کا کہڑے اور بیٹہے یعنے اول کہڑے ہو کر ذکر کرین پہر

قطب عالم اور شیخ نصیر الدین کو قطب کہتے ہین لیکن اُسی ولایت ہند کے
نہ تمام عالم کے **اسی درمیان** مین ایک عزیز درویش واسطے زیارت کے
پہونچا اور کچھہ سلوک کی بات کہتا تہا اُسمین یہ حدیث شریف قدسی تہی قوله علیه الصلوٰة
والسلام حکایةً عن الله تعالیٰ من لم یصبر علی بلائی و لم یشکر علی نعمائی ولم یرض
بقضائی فلیخرج من تحت سمائی ولیطلب ربا سوائی یعنے جو شخص کہ صبر نکرے
میری بلا پر اور شکر نکرے میری نعمت پر اور راضی نہو میری قضا سے تو چاہیے کہ
وہ نکلجاے میرے آسمان کے نیچے سے اور چاہیے کہ میرے سوا کوی رب تلاش
کرے فرمایا کہ سوائی اگر بہمزہ ہے تو بفتح سین پڑہین اور اگر بکسر سین ہے تو سوای بالف
مقصور سے ہے پس سوای بیا بغیر ہمزہ پڑہین گے **اسی درمیان** مین قصہ
نکلا کہ رات کو کچھہ کہانا رکہا تہا بلی آئی اُسنے مونہہ ڈالدیا کچھہ کہالیا باقی پس خوردہ
رہا تو فرمایا کہ سور الهرة مکروه علی الصحیح لکن فی فتاوی البعض مسطور
ان المکروهات تکره للاغنیاء لا للفقراء ای المحتاجین یعنے قول صحیح پر بلی
کا جہوٹا مکروہ ہے لیکن بعض فتاوی مین لکہا ہے کہ مکروہات تو انگرون کے واسطے
مکروہ ہین محتاجون کے لئے مکروہ نہین ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من یہ تقریر جو مین نے کی اسکو غریب ہے اور سبق پڑہو مین نے شروع
کیا ترتیب اس باب مین تہی سمعت الشیخ اباحاتم احمد بن الحسین بن
محمد بن البزار یقول سمعت الشیخ اباعلی الحسن الکرخی یقول سمعت ابابکر

محمد بن احمد الطرطوسی بمکۃ یقول سمعت ابا اسحق ابراھیم بن احمد الخواص
رضی اللہ عنہم یقول اذا اقبل العبد علی العمل امتحنہ اللہ بنقصان فی مالہ
وضیق فی عیشہ وسقوط منزلتہ عند الخلق وتغیر فی حالہ لکثرۃ الاسقام
ورجوع الاھل والخلق علیہ بالاذی فان کان صادقا فی توبتہ علم انہ لاینال
ما عند اللہ من الثواب والمغفرۃ الا بالاحتمال للمکارہ فاحتمل وصبر
وجاھد وکان ذلک عندہ حقیرا یسیرا فی جنب ثواب اللہ وجنب عقابہ
ولذلک یقال انہ من عرف قدر ما یطلب سھل علیہ ما یبذل وجعل اللہ
الجزاء بعد الصبر فقال اللہ تعالی واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن
قال انی جاعلک للناس اماما یعنے حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین کہ بندہ جسوقت عمل پر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالی کئی چیزونسے اسکا امتحان لیتا
ہے اسکو آزماتا ہے اُسکے مال کا نقصان ہوتا ہے روزی اُسکی تنگ ہوتی ہے خلق
کے نزدیک مرتبہ اُسکا گرجاتا ہے بیقدر و بےحقیقت ہوجاتا ہے بسبب کثرت بیماریون
اور مجاہدے کے اُسکے حال مین تغیر ہوجاتا ہے گہروالے اور خلق بایذا اُسپر رجوع
کرتے ہین اُسکو رنج دیتے ہین کہتے ہین کہ توکس چیز مین مشغول ہوا ہے تو تو خرید وفروخت
یا کسب و تجارت کا کوئی کام کرکہ روزگار چلے گزران ہو پس اگر وہ اپنی توبہ مین راست بازی
سچا ہے تو ان باتون مین سے کسی بات کو اپنے طرف راہ نہین دیتا ہے اور بالکل مشغول
رہتا ہے اور اس بات کو جان لیتا ہے کہ اللہ کے پاس جو کچھہ ثواب و مغفرت ہے بندہ

اُسکو نہین پاتا ہے مگر مکارہ و دشواریون کے برداشت کرنے سے پس تحمل و برداشت
کرتا ہے اور صبر اختیار کرتا ہے اور مجاہدہ کرتا ہے آور یہ مکارہ و تکالیف اُٹھانا ثواب
الٰہی کے مقابلے مین نزدیک اُسکے سہل و حقیر تر ہوتا ہے اور اُسکے عذاب کے مقابلے
مین بھی سہل معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس عالم کی تکلیف اُس عالم کے عذاب کے مقابلے
مین ہیچ ہے پس اسجگہہ تکلیف اُٹھا لینا اس سے بہتر ہے کہ وہان عقاب کرے اور اسیواسطے
کہا ہے کہ جو شخص پہچان لیتا ہے قدر اُس شئے کی جسکو طلب کرتا ہے تو آسان ہو جاتی
ہے اُسپر وہ شئے جسکو خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالی نے جزا کو بعد صبر کے ٹہیرایا ہے فرمایا
اللہ تعالی نے اور جسوقت آزمایا ابراہیم کو اُسکے رب نے ساتہ کئی کلمون کے پس اُسنے انکو
پورا کیا اور صبر اختیار کیا تو اب اُسکی جزا چاہیے اسلیے بارگاہ الٰہی سے فرمان آیا
کہ بیشک مین نے تجھکو لوگونکا امام کیا یعنے اے ابراہیم مین نے تجھکو لوگونکے واسطے امام
پیش رو نبی مرسل کیا اور یہی طریق سالک کا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من ہمکو بکبیرہ
یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً بروز یکشنبہ بست و چہارم ماہ مذکور ذیحجہ بعد ادای نماز ظہر

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا **سید معز الدین رسولدار**
لڑکونکو خدمت مین لائے شرف پابوس حاصل کیا سید رسولدار نے عرض کیا کہ بندہ
نزادے برکت کے واسطے کتاب نود و نہ نام کو گزران لین فرمایا مبارک ہو انکے لڑکون
نے شروع کیا فصل فی ترجمۃ اسماء اللہ الحسنے وصفاتہ العلے قولہ تعالی

وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا و قولہ علیہ الصلوۃ والسلام ان للہ تعالیٰ تسعہ
وتسعین اسما مائۃ غیر واحد من احصاہا دخل الجنۃ فرمایا کہ ترجمہ بروزن
تفعلہ بفتح الجیم و عین الکلمۃ کنفحۃ و بالضم خطأ یعنے بضم جیم پڑہنا خطا ہے این بگیر ید غیر
واحد بغیر تا ہے حدیث مصابیح مین من قرأہا نہین ہے زائد ہے شاید روایت
ضعیف مین ہو صحاح مین نہین ہے من اَحصَاھَا کے معنی شمار کرنا مراد نہین ہے
مراد یہ ہے ای عمل بمُقتَضٰی معانیہا لقولہ علیہ السلام تَخَلَّقُوا باخلاق اللہ
یہ حدیث صحاح ہے یعنے من احصاہا کے یہ معنی ہین کہ جس شخص نے بمقتضای اسمای
الٰہی عمل کیا تو وہ جنت مین داخل ہوا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون ارشاد
فرمایا ہے کہ تم خوگر ہو جاؤ ساتہہ عادتون اللہ کے یعنے اخلاق واوصاف باریتعالے
کے ساتہ خوگر ہو جاے اگر عمل کرے رحیم کو پڑہے تو آپ ہی رحیم ہو جائے بہید یہ ہے
اور فرمایا کہ صاحب اس کتاب کا محدث ہوگا اسلئے کہ ترجمہ مین یہی معنی ظاہر کئے ہین
کہ اسکے موجب پر کام کرے اور بہشت مین چلا جاے پہر روے مبارک طرف اس فقیر
کے لائے فرمایا فرزند من بگیر ید بعد اسکے سید رسولدار کے بیٹون کے علم سے کہا وہ
حاضر تہا کہ تو دونہ نام کو دعا گو پر عرض کرلے مین نے اُس اطراف مین اُنکو صحیح
کیا ہے اسی درمیان مین سید رسولدار نے عرض کیا کہ بعد نماز جمعہ کے جو چار رکعتین
ہین اُنمین کس طرح نیت کرے اور چار رکعتون دوسری مین فریضۂ ظہر الیوم کی
نیت کرے بعد اسکے دوسری دو رکعت مین سنت الوقت کی نیت کرے کتاب مین

اسی طرح ہے اور دعاگو کا معمول یہی طریق ہے لتشبہۃ المصر او الخطیب پہر اس فقیر سے اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید۔

ایضا بست وششم ماہ مذکور ذیحجہ روز سہ شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا سبق مصابیح کا فرما رہے تہے حدیث شریف اس باب مین تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من رأنی فقد رأی الحق فرمایا کہ اسجگہہ حق سے مراد باطل کی ضد ہے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجکو دیکہا پس تحقیق اُسنے مجکو سچ دیکہا قد واسطے تحقیق کے ہے بعد اسکے فرمایا معنی الرؤیۃ عام مطلقا فی الیقظۃ او فی المنام فاما الرؤیا خاصۃ فی المنام یعنی رویت کے معنے عام مطلق ہین برابر ہے کہ بیداری مین ہو یا خواب مین لیکن رؤیا خاص خواب مین ہے اور رویت عام وخاص کو متناول ہے اور دوسری حدیث مین مقید بمنام ہے اور یہ حدیث صحاح دوسری ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بی وفی روایۃ فان الشیطان لا یتمثل بصورتی یعنے جو شخص مجکو دیکہے خواب مین پس مقرر اُسنے مجہے دیکہا اسلئے کہ شیطان میری مثل نہین ہو سکتا ہے ایک روایت مین یون ہے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ہے بعد اسکے فرمایا این در بیداری بیند اولیاے خدا بینند یعنی اولیاء اللہ بیداری مین دیکہتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن **شیخ نجم الدین صفاہانی** قدس اللہ روحہ واسطے زیارت حضرت

ابراہیم صلوات اللہ وسلامہ کیے گئے حظیرۂ مقدسہ کے اندر نہ گئے بعد ذرا دیر کے ایک
عزیز اٹھتا تہا کہ زیارت کے واسطے اندر جاے شیخ نجم الدین نے اُسکو منع کیا اور کہا
مت جا حضرت رسولؐ اندر ہین جب رسول علیہ السلام باہر تشریف لائے تو شیخ نجم الدین
قدم مبارک پر گر پڑے پس آپنے فرمایا نجم الدین اعلمک دعاء تدعو بہ حتی تصیر
بہ برکتہ محبوب اللہ تعالی یعنے اے نجم الدین مین تجکو ایک دعا سکہاؤن کہ تو اُسکو
پڑہے یہانتک کہ اسکی برکت سے تو اللہ تعالی کا محبوب ہو جاے شیخ نے اُس دعا
کو سیکہ لیا پہر اُسکو ظاہر کیا اور مریدونکو سکہایا اور لکہوایا جسوقت اُسجگہہ دعا گو پہونچا تو
چند روز ہوسے تہے کہ شیخ وفات پاچکے تہے اُنکے خلیفہ تہے اُنہون نے دعا گو کو
خرقہ پہنایا اور اجازت دی اور یہ دعا لکہہ کر دعا گو کو دی مین نے یارونکو لکہوا دی
ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن اس دعا کو لکہہ لو پس
اس فقیر نے بہی لکہہ لی وہ دعا یہ ہے اللھم یا حفیًّا لابراھیم ویا مکلماً لموسی
ابن عمران یا رافعاً لعیسی بن مریم یا مسریًا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصی اجبنی واھدنی الی صراط مستقیم واٰتنی فی الدنیا حسنۃ
واجعلنی فی الاٰخرۃ من الصالحین وکُفَّ لی کما انت لبیک وتولّنی کما تولیت
محمدا رسولک وابراھیم خلیلک وموسیٰ کلیمک وعیسیٰ روحک واقطع البین
عنی حتی لایکون بین بینی وبینک انک علی کل شئ قدیر وصلی اللہ علی
خیر خلقہ محمد واٰلہ اجمعین بعد اسکے فرمایا کہ ایک طریق ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے کا بیداری مین ایک یار نے اصحاب اعلی مین سے پوچھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین ذات کو دیکھتے ہین تو قسم کہائی واللہ عین ذات کو دیکھتے
ہین بعد اسکے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر وہ شخص دیکھتا ہے کہ جو آپکا
حلیہ جانتا ہے اگر حلیہ نہ جانیگا تو شیطان دوسرے طریق سے آئے دعوی کرے
کہے کہ مین پیغمبر ہون چونکہ حلیہ نہین جانتا ہے تو بیچارے کو راہ سے لیجائیگا دعاگو
مدینہ مبارک سے صحیح حلیہ لکھکر لایا ہے جو شخص اُسکو جان لیگا تو غلطی نکریگا شیطان
ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک مین نہین ہوسکتا ہے پس سالکون
کے واسطے بلکہ سارے مسلمانون کے واسطے اہم بات یہ ہے کہ آپکا حلیہ مبارک جانین
بعد اسکے **شیخ نجم الدین** کے مناقب مین فرمایا کہ جسوقت وہ سلام کہتے تو
سلام کا جواب سُنتے مین نے مشائخ کبار سے اس بات کو سنا ہے چنانچہ ایک روز
دعاگو شیخ مدینہ **عبداللہ مطری** کے مجلس مین حاضر تہا اسی اثنا مین وہ
اُٹھہ کہڑے ہوئے ذرا دیر کہڑے رہے پہر بیٹھہ گئے اُنسے پوچھا یا شیخ لم قمت قال
لتعظیم الشیخ نجم الدین وھو یسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسمع
رد السلام یعنے اے شیخ تم کیون اُٹھے جواب دیا کہ واسطے تعظیم شیخ نجم الدین کے
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتے ہین اور آپ سے سلام کا جواب سُنتے
ہین مناسب اسکے فرمایا کہ جسوقت دعاگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتا
ہے تو ایک یار ہے کہ وہ سلام کا جواب سنتا ہے مولانا فریدالدین نے عرض کیا کہ

مناقب شیخ نجم الدین رضی اللہ عنہ

وہ کون یار ہے جواب فرمایا کہ سید شرف الدین پہر مولانا نے کہا کہ مخدوم تو بطریق اولی سُنتے ہونگے فرمایا بکلی اظہار نہ کرنا چاہیئے مین نے واسطے کسی مصلحت کے کہا ہے بسبب نظر کے اور روا ہے اگر مریدون سے کہدے یہ بات کتاب مین ہے **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا سوال کیونکر ہے جواب فرمایا لا ینبغی السوال لکثرۃ المال الا لسد الجوع لمن لا یقدر علی الکسب او لا یعلم عملا یجوز لنفسہ ولعیالہ یعنے لائق نہین ہے سوال کرنا واسطے کثرت مال کے مگر گرسنگی دور کرنیکو واسطے اُس شخص کے جو کسب پر قدرت نہین رکہتا ہے یا کسب نہین جانتا ہے تو سوال جائز ہے واسطے اپنے جان کے اور اگر عیال ہون تو انکی قوت کے واسطے بہی سوال جائز ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لکہہ لو غریب ہے بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے مین دعاگو مکۂ مبارک مین مجاور رہتا تو وجہ کتابت سے کہاتا تہا دن کو تو تعلیم مین مشغول رہتا رات کو چاندنی راتون مین دو جزو لکہہ لیتا تہا وہان روشنی چاند کی مثل روز روشن کے ہوتی ہے یہان ویسی نہین ہے اگر کسے را کتاب بتسبب کنم ہم تواند اور ہدیہ اُس دو جزو کا ایک فلوس چاندی کا دیدیتے تہے وہ فلوس اس دیار مین بقدر نیم تنکہ کے ہوتا ہے مین جو کے دو قرص پاتا تہا اور اگر کوئی شخص گیہون کا قرص لے تو ایک قرص پائے غلہ ایسا گران تہا اسوقت مین نے سُنا ہے کہ ارزان ہوگیا ہے **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا خدمت مین پڑہتا تہا اسی اثنا مین قاضی نصیر الدین واسطے زیارت کے پہونچا شرف پابوس

حاصل کیا سبق اس بات مین تھا کہ رباط کس کو کہتے ہین اور آیت یہ تھی قوله تعالی
یا ایها الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلکم تفلحون فرمایا
کہ سرحد پر گھوڑے باندہنے کو رباط کہتے ہین اور اسجگہہ رباط معنی صوامع اولیا کے
ہے کیونکہ وہ نفس کا جہاد کرتے ہین اور اُس بلاد سے بلا کو رد کرتے ہین نہ وہ شخص
کہ واسطے پیٹ بہرنے کے بیٹہتا ہے یہ نیت کرتا ہے کتاب سلوک مین ہے کہ یہ بات حرام
ہے لیکن فقہا مین نہین ہے اس اطراف مین ایک جماعت درمیان مغرب و عشا کے
سورۂ یٰسٓ پڑہتی ہے دفع بلاؤنکی نیت کرتی ہے اور دعائین کرتی ہے جسطرح کہ
دعاگو کرتا ہے بعد اسکے سو بار یا وکیل بہی اس نیت سے کہتے ہین کہ یہ آفتین اس
بلاد سے دفع ہوجائین پس دعاگو تین آدمیونکو حکم دیتا ہے کہ سورۂ یٰسٓ پڑہو کیونکہ
تین آدمیون سے کم جماعت نہین ہوتی ہے صحیح قول یہ ہے کہ تین آدمی جماعت ہے
تین سے کم نہوا سلئے کہ آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا ہے الاثنان فما فوقهما
جماعة یعنے دو اور دو سے اوپر جماعت ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید و
در دستار بندید پہر روی مبارک طرف قاضی نصیر الدین کے لائے فرمایا دعاگو چاہتا ہے
ان شاء الله تعالی کہ چند چیزین اس شہر مین مشہور ہوجائین ایک یہی کہ سورۂ یٰسٓ
ایک جماعت درمیان مغرب و عشا کے پڑہے دوسری یہ ہے کہ خانقاہون مین درس
ہوجاے تاکہ بعض درویش جو ناخواندہ مشغول ہوتے ہین پڑہین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ گازرون خانقاہ شیخ امین الدین مین اور دوسری جگہہ

اُس اطراف مین بہی چار صفین کی ہین ہر خانقاہ مین چار امام ومفتی ہر چار مذہب کا
درس کرتے ہین تاکہ کوئی درویش ہر مذہب کا آئے تو پڑہے اور اگر پڑہا ہوتا ہے
تو اسکو حجرہ دیتے ہین مشغول کرتے ہین جہل بلا ہے قال المشائخ الصوفیۃ لاتکن
من جُہّال الصوفیۃ فانہم لصوص الدین وقُطّاع الطریق علی المسلمین
یعنے مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ تو جاہل صوفیون سے مت ہو
کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین اول علم بعد اُسکے عمل اگر علم نہو تو
عمل نہ کرسکیگا **ونیز** سبق عوارف مین اسجگہہ پہونچا تہا کہ ایک برادر نے دوسرے
برادر کی طرف خط لکہا تاکہ وہ غزا کرے اور اُسنے خلوت اختیار کیا تہا جسوقت خط اُس
برادر کے پاس پہونچا تو اسنے جواب لکہا کہ میرے واسطے سر ساری غزاؤن کا گہر مین
ایک جگہہ ہوا ہے یعنے جہاد و مجاہدہ نفس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک یعنے تیرے دشمنون سے زیادہ تر
دشمن تیرا نفس ہے جو کہ درمیان دونو پہلو تیرے کے ہے پہر اُس برادر نے اسکو جواب
لکہا کہ اگر سب تیری مثل ہو جائین اور خلوت اختیار کرلین تو اسلام کے کام مین
ضعف ہو جاے اور دشمن غالب آجائین پس اس برادر نے دوسرا جواب لکہا کہ
اولیای خداوند تعالی بقوت خلوت اختیار کرتے ہین اور اپنے مصلون مین اللہ اکبر
کہتے ہین اور آفات کو بلا دسے پہیرتے ہین اگرچہ اعداد و پہاڑون مین ہون اگر چاہین
تو اُسی جگہہ ہلاک کر ڈالین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن

حوالی گازرون مین مغل پہونچے ایک عزیز حجرہ خلوت مین مشغول تہا اُسدن دعا گو
اُسی جگہہ تہا وہ عزیز حجرے سے باہر آیا شیخ امام الدین سے اجازت طلب کی کہ مین
ان دشمنونکو دفع کرون شیخ نے اجازت دیدی تو وہ حجرے مین آیا مشغول ہوگیا
ذرا دیر بعد دشمن مقہور و منہزم ہوگئے دعا گو اُس عزیز کے نزدیک گیا اور پوچہا کہ واقعہ
کیا تہا اُسنے جواب دیا کہ حق تعالی نے فرشتونکا لشکر آدمیونکی صورت مین بہیجا تو انکو
ہلاک کر ڈالا ایسے لوگونکے واسطے ہلاک کرنا لائق ہے اور خانقاہ مین بیٹھنا **حکایت**
اسی طرح ایک دن حوالی ملتان مین دشمنون نے شور مچایا شیخ **قطب عالم
رکن الحق والدین** قدس اللہ روحہ کے عہد مین شیخ کو خبر کی ذرا دیر مراقب
ہوئے پہر سر اُٹہایا فرمایا کہ سب منہزم ہوگئے واقع خیر تہا فرمایا کہ حق تعالی نے
فرشتون کے لشکر کو مسلط کیا تو سب کو مقہور و منہزم کردیا یہ بات حدیث صحاح مین
ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ لیصلح بصلاح الرجل ولدہ وولد ولدہ
واھل دویرتہ ودویرات حولہ ولا یزالون فی حفظ اللہ مادام فی اھلہ
واھل دویرتہ ودفع عنھم ببرکتہ البلاء وعنہ علیہ الصلاۃ والسلام
لولا عباد رکع وصبیۃ رضع وبھائم رتع لصب علیکم العذاب صبا ثم
یرض رضا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نیک کرتا ہے
بسبب صلاحیت نیک مرد کے اُسکے فرزند کو اور فرزند کے فرزند کو اور اُسکے گہر والونکو
اور اُسکے ہمسایونکو اور ہمیشہ رہتے ہین وہ اللہ کے حفظ مین جبتک کہ وہ اپنے گہر والونمین

اور اپنے ہمسایون مین رہتا ہے اور دفع کرتا ہے اللہ اُنسے بسبب اُسکی برکت کے
بلا کو اور یہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر نہوتے عابد رکوع
کرنیوالے اور بچے دودہ پیتے اور چوپائے چرنے والے تو البتہ بٹیا جاتا تم پر عذاب بٹنے کر
پس بخش کردہ شود یعنے حصے کیا جاتا عوارف کے قاری نے پوچہا کہ شیر خوار بچون کا
کیا سبب ہے جواب فرمایا اسلئے کہ وہ بیگناہ ہین اور چارپائے بہی قاری نے عرض
کیا کہ بٹنا عذاب کا اور بخش کرنا کیا ہے جواب فرمایا کہ عذاب سب کو پہونچے نہ آنکہ
سنگہا ست کہ خواہد رسید **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز نے ایک صحابی سے پوچہا کہ
اس آیت سے کیا مراد ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا اُس
صحابی نے جواب دیا کہ لم یکن فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رباط
الخیل فی الثغور بل المراد من ھذہ الآیۃ انتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ وھو
معنی قولہ علیہ السلام المنتظر للصلوۃ کانہ فی الصلوۃ یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے عہد دولت مین یہ بات نہ تہی کہ گہوڑونکو سرحدون مین باندہین
بلکہ مراد اس آیت سے انتظار نماز کا ہے بعد نماز کے اور یہی بات حدیث صحاح مین
مذکور ہے کہ انتظار کرنیوالا نماز کا ایسا ہے کہ گویا وہ عین نماز مین ہے پہر اس فقیر سے
فرمایا فرزند من بگیر یہ تیسری بات اس دیار مین یہ ہے کہ برگ شربت وطعام ومیوہ
زیارتون مین کہاتے ہین قسم کہائی واللہ کتاب فتاوی مین یہ مسئلہ صریح واقع ہوا ہے
کہ اکل الماء عند القبور حرام وقیل مکروہ اذا وقع النظر علی القبور یعنی پانی پینا

نزدیک قبرون کے حرام ہے بعض نے کہاکہ مکروہ ہے جبکہ قبر و نیز نظر واقع ہو یہ کراہت
تحریمی ہے دعاگو چاہتا ہے کہ یہ سب دور ہو جائے قبور تو جاے عبرت ہے واسطے
عبرت کے ممنوع ہے چوتھی بات یہ ہے کہ میت کے پاس سیپارہ خوانی کرتے ہین یہ
امر بدعت و مکروہ ہے واسطے تعظیم قرآن شریف کے آس اطراف مین واسعہ مدینۂ مبارک
مین سو تسبیح ہزار ہزار دانے کی ایک صندوق مین رکھی ہین وفات میت سے تیسرے
دن یا اول ہی روز یا جسوقت کہ چاہتے ہین سو آدمیونکو دیتے ہین لا الہ الا اللہ کہتے
ہین ایک لاکھہ بار ہو جب سو ہزار کا ایک لاکھہ ہوتا ہے اسکا ثواب میت کو بخشدیتے
ہین اللہ تعالی اُس مردیکو بخشدیتا ہے اگرچہ لائق عقوبت ہی کیون نہو دعاگو نے
بھی پچاس تسبیح جمع کی ہین ہزار ہزار دانے کی دو دو بار پھراتے مین تو سو ہزار یعنے ایک
لاکھہ بار ہو جاتا ہے یہ بات مشہور ہو جاے سیپارہ خوانی دور ہوئے قاضی نصیر الدین
نے کہاکہ مخدوم کی برکت سے ہو جائیگا اس فقیر نے عرض کیا کہ مجلس واحد شرط
ہے جواب فرمایا کہ حدیث شریف مین نہین ہے حدیث صحیح مین یہ ہے قولہ
علیہ الصلوۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ مائۃ الف مرۃ وجعل الثواب
للمیت غفر اللہ لہ وان کان موجبا للعقوبۃ دعاگو جسوقت واسطے زیارت
میت کے جاتا ہے تو یہی معمول رکھتا ہے اسکی تاثیر تمام ہے پھر اس فقیر سے
فرمایا فرزند من بگیر بعد اسکے قاضی نصیر الدین کو کلاہ پہنائی خواجہ بہرام خان
نے کان کے پاس آہستہ کہاکہ بارانی دیدو اُسی وقت کھینچی اور دیدی پس

دو مسئلہ
لفظ تسبیح
زیارت میت

قاضی نصیرالدین نے قدمبوس کیا لوٹ گئے **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی فاذا
نظر الله تعالی الی العبد وهو مجتهد فی رضاه امده بالمعونة وینسیه ما کان منه
ویحبب الیه طاعته وخدمته وهذا اول ما یجد اهل العمل فی قلوبهم انهم
یذرون شهواتهم ولذاتهم وسائر الاشیاء ویصبرون فی الطاعة ویسلون
النفس عن الدنیا وان کان کاذبا فی توبته کره تغیر حاله فرجع الی حالته الاولی
ولم یاته توینقل من مقام التائبین الی مقام الخائفین ومن مقام الخائفین
الی مقام الراجین ومن مقام الراجین الی مقام الصالحین ومن مقام الصالحین
الی مقام المریدین ومن مقام المریدین الی مقام المصلحین ومن مقام
المصلحین الی مقام المحبین ومن مقام المحبین الی مقام الاولیاء ومن
مقام الاولیاء الی مقام المقربین ووراء هذا عجائب ومراتب لا یعرف
قدرها وشرفها یعنی پہر جسوقت الله تعالی نظر کرتا ہے طرف بندے کے اور وہ الله تعالی
کی طلب رضا مین سعی وکوشش کر رہا ہے تو مدد کرتا ہے اُسکے ساتہہ معونت کے
اور اُسکی جو کاروبار دنیا کے ہین اُنسے اُسکو فراموش کر دیتا ہے اور محبوب کرتا ہے طرف
اُسکے اپنی طاعت کو اور اپنی خدمت کو اور یہ اول اُس چیز کا ہے جسکو عمل کرنیوالے پاتے
ہین اپنے دلونمین کہ چہوڑ دیتے ہین اپنی خواہشون اور مزونکو اور ساری چیزونکو یعنی
اُنکے دل سے شہوت ولذت جاتی رہتی ہے اور صبر کرتے ہین طاعت مین اور کہینچتے

باہر لاتے ہین اپنے نفس کو دنیا سے اور اگر وہ اپنی توبہ مین جہوٹا ہے تو اپنے تغیر حال کو
مکروہ جانتا ہے پس اپنی پہلی حالت کی طرف پہر جاتا ہے کہ جسمین وہ تہا اور پہر نہین
آتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎ زنہار دلا چو آمدی باز مرو ٭ دشوار
بود چو رفتہ را باز آرند ٭ پہر اس بندہ سالک کی ترقی ہوتی ہے تائبونکے مقام سے
طرف مقام خائفونکے اور خائفین کے مقام سے طرف مقام راجین کے اور راجین
کے مقام سے طرف مقام صالحین کے اور صالحین کے مقام سے طرف مقام طالبین
کے اور طالبین کے مقام سے طرف مقام مطیعین کے اور مطیعین کے مقام سے طرف
مقام محبین کے اور محبین کے مقام سے طرف مقام مشتاقون کے اور مشتاقون
کے مقام سے طرف مقام اولیا کے اور اولیا کے مقام سے طرف مقام مقربون کے
اور ان مقامات مذکور کے وراء عجائب و مراتب ہین جن کا قدر و شرف پہچانا
نہین جاتا ہے مگر وہ شخص جانتا پہچانتا ہے جو ان مقامات سے مترقی ہو گیا ہو اور
اُن مراتب کو پہنچا ہو اور وہ مقام واصلون کا ہے قولہ تعالی وان الی ربک المنتہی
پہر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من نیکو بگیر کہ مایۂ سالک ست
یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی ۔

ایضاً شب چہار شنبہ بست و ہفتم ماہ مذکور و تحجہ

سونے کے وقت بعد اداے نماز عشا فرمایا کہ بعد فرض کے مقتدا و مقتدی کو افضل
یہ ہے کہ نفل کے واسطے اپنی جگہ سے تجاوز کرے پس بقدر سجدہ یا بقدر قدم جگہہ بدلکے

اور یہ نظم کتاب مستفق کی پڑہی ہے الافضل النقل لاجل النقل ﴿ للمتفضل ی والمقتدی بالنقل پہر اس فقیر سے فرمایا فرزندمن بگیر یہ۔

ایضاً شب مذکور وقت تہجد

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تہجد سے عبدالرحمن ظفاری و یار محمد ظفاری عوارف کا سبق خدمت مین پڑہ رہے تہے دعا مین اسجگہہ پہونچی تہین یاحیّ یاقیّوم روی مبارک مولانا صالح کے طرف لائے پوچہا کہ وہ شخص جو دعاگو کے پاس آیا ابدال سے ہوگیا اسکا کیا نام ہے ومحامد کشت اور اُسنے دعاگو کے واسطے سے مجذوبون کا خرقہ پہنا ہے اور دعاگو کے پاس بہت رہا تہا مولانا صالح نے عرض کیا کہ آپ ہی جانین کیونکہ آپ کا مرید ہے فرمایا ترابی مکۂ مبارک سے بارہا دعاگو کے پاس آتا تہا عالم طیر رکہتا ہے ہندوستان سے جب آتا ہے تو ہوا سے ایک آن مین آتا ہے دعاگو کو سلام کرتا ہے ایک دن وداور دعاگو مکۂ شریفہ سے آئے مکۂ مبارک سے پیادہ پا چلنے والون کی راہ چلے سوار کوئی نہین جا سکتا ہے قلب الارض ہے یعنے زمین کڑی ہے منزل مین پانی نہتا حاجت پانی کی ہوئی ترابی نے اس اسم اعظم کے سات دعا کی یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَخْرِجِ الْمَآءَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ یعنے اے حی وقیوم تو اس زمین سے پانی نکال مین نے دیکہا کہ زمین مشابہ ایک گڑہے کے ہوگئی ایک حوض پانی کا نکل آیا ہمنے پیا اور وضو کیا مناسبت اسکے حکایت شیخ عارف صدرالحق والدین قدس اللہ تعالی سرہ کے بیان فرمائی کہ ایک دن انکے پڑوس مین ایک بڑہیا کی

جوان لڑکے نے انتقال کیا اُسکی مان بڑہیا زار زار روتی تہی اُس بڑہیا کی رونے
کی آواز شیخ کے کان مین پہونچی خادم سے پوچہا یہ کیا آواز ہے خادم نے جواب دیا
کہ ایک جوان بڑہیا کی لڑکے نے انتقال کیا ہے شیخ نے فرمایا مجکو وہان لیجاؤ جوتیان
پاؤن مین ڈالین جب شیخ کوے گئے تو شیخ نے فرمایا مجہے وہ جوان دکہاؤ جب دکہایا
تو اُسکا ہاتہ پکڑا اور کہا یاحی یاقیوم قم باذن اللہ الٰہی احیہ وطول عمرہ اُسی دم
وہ جوان اُٹہہ کہڑا ہوا اُس جوان نے کہا کہ مین مرگیا تہا اور موت کے سکرات چکہہ چکا
تہا اور دنیا کے کام سے فارغ ہوگیا تہا شیخ نے اُس جوان سے کہا تو چپ رہ اغما
ہوگیا تہا بیہوشی ہوگئی تہی جب شیخ خانقاہ مین آئے تو بعض اصحاب نے پوچھا
یا مخدوم وہ جوان تو مرگیا تہا کیونکر زندہ ہوگیا شیخ نے جواب دیا کہ مین نے یاحی یاقیوم
کہا وہ زندہ ہوگیا جسوقت وہ جوان اپنے یارون کے درمیان مین بیٹہتا تو اپنی
جان دینے اور سکرات موت کے چکہنے کا قصہ بیان کرتا پیر معمر ہوا ابہی مرا ہے فرمایا
کہ یاحی یاقیوم صحاح مین اسم اعظم ہے اگر مردے پر پڑہین تو زندہ ہو جاے اور جس چیز
پر باعتقاد درست پڑہین تو وہ چیز حاصل ہو جاے اور اگر مٹی پر پڑہین تو سونا ہو جاے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مخدوم والد رضی اللہ عنہ کے پاس جسوقت
کوئی شخص درماندہ عاجز آتا تو اپنا ہاتہ سنگریزون مین ڈالکر اُسکے ہاتہ مین
دیدیتے وہ سب زرین ہوجاتے تہے ایک دن دعاگو نے عرض کیا کہ آپ کیا
پڑہتے ہین جواب فرمایا فرزند من یاحی یاقیوم پڑہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاحی یاقیوم اسم اعظم ہے

نے تین سورتون مین اسم اعظم کا پتا دیا ہے اول سورہ بقرہ آیۃ الکرسی مین اللہ لا الہ
الا ھو الحی القیوم دوسری سورۂ آل عمران مین اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم تیسری
سورۂ طہ مین وعنت الوجوہ للحی القیوم ہم اسم اعظم کو تینون سورتون مین پاتے ہین
پس یاحی یاقیوم اسم اعظم ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے ور مایا فرزند
من نیکو بگیر ہذا **ایضا** سبق فقیر کا تہا گفتگو **مراقبے** مین تہی فرمایا مراقبہ کیا
ہے تم جانتے ہو المراقبۃ ملازمۃ العلم بان اللہ تعالی مطلع علیہ ولا یغیب عنہ
ساعۃ یعنے ہمیشہ جاننا اس بات کا کہ اللہ تعالی اُسپر مطلع ہے ایک ساعت اُس سے
غائب نہین ہوتا ہے مراقبہ یہ نہین ہے کہ سر کو زانو مین ڈالکر بیٹہو اور وہ مراقبہ
مبتدیون کا ہے اور یہ معنی اصطلاحی ہین لیکن لغوی معنی یہ ہین کہ للراقبۃ بایکدیگر چشم
داشتن اور یہ ابیات پڑہی **ع** ہر انکو غائب از وے یکزمان ست ؛ در اندم
کافرست اما نہان ست ؛ حضوری بخش اے پروردگارم ؛ کہ من غائب شدن
طاقت ندارم ؛ مبادا غایبی پیوستہ باشد ؛ در اسلام بروے بستہ باشد ؛ **ایضا**
فرمایا کہ اس کافر سے مراد کافر نعمت ہے یہ شعر شیخ امین الدین گازرونی رحمۃ اللہ
علیہ کے ہین جبکہ کوئی شخص ایسا جانے تو وہ کیونکر گناہ کرے اللہ تعالی سے شرم نہین
کرتا ہے جو کہ خالق ہے عدم سے وجود مین اُسکو لایا ہے ہمیشہ دیکہتا ہے اور ثواب
دیتا ہے اور عقوبت کرتا ہے فرمایا کہ یہ رباعی مین نے ایک دیوانی سے سُنی ہے **ع**
شرم نداری چہ گنہ میکنی ؛ نامۂ خود را چہ سیہ میکنی ؛ سگ نکند با سگ بیگانگان ؛

آنچہ تو با حضرت حق یکنی ہو روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من
این فوائد و اشعار شیخ امین الدین و رباعی آنچہ تقریر کردم بنویسد ایضاً تفسیر
مدارک کا سبق فرما رہے تھے اور آیت کریمہ یہ تھی انما التوبۃ علی اللہ للذین
یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ
علیما حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدہم
الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وہم کفار اولئک اعتدنا
لہم عذابا الیما فرمایا کہ میں نے انما التوبۃ علی اللہ کی تفسیر میں مفسروں سے دو وجہ
سنی ہیں ایک وجہ یہ ہے کہ کرما وعدا دوسری وجہ یہ ہے کہ اثباتا لا وجوبا لان
اللفظ یقتضی الوجوب فان الالوہیۃ تنافی الوجوب فلہذا کرما وعدا واثباتا
اور فرمایا کہ ایمان یاس کا قبول نہیں ہے اسلئے کہ ایمان بغیب شرط ہے اور شرط
فرض ہے قولہ تعالیٰ یؤمنون بالغیب جسوقت دوزخ کو اُسکی نظر میں حاضر کر دیا تو غیب
نرہا اور یہ بیت لامیہ کی پڑہی ؎ وما ایمان شخص حال یأس
بمقبول لفقد الامتثال ؎ یعنی ایمان کسی شخص کا وقت یاس کے قبول نہیں ہو بسبب
نہونے امتثال کے یعنی ایمان بالغیب فرض ہے جب بن دیکھے ایمان نہ لایا تو امتثال
اور فرمانبرداری نکی اب جسوقت کہ بہشت و دوزخ آنکہ سے دیکھہ لیا تو ایمان لے آیا
سو یہ ایمان بسبب عدم امتثال کے مقبول نہیں ہے لیکن سلف نے توبہ یاس کو
صحیح رکہا ہے اور قول اصح یہ ہے کہ توبہ یاس کی قبول نہیں ہے[لہ] اسی

لہ اسجگہہ اصل میں کچھ خلل تہا اسلیئے حاصل مسئلہ لکہدیا گیا واللہ اعلم ۱۲

درمیان میں نماز چاشت کی شروع کی جب فارغ ہوئے تو محمود خان شاہزادہ واسطے زیارت کے آیا پابوسی حاصل کی بیٹھا اور عرض کیا کہ خداوند عالم کہتے ہین کہ اگر مخدوم فیروزآباد مین قدم مبارک لائین چند زمانہ محل کے اندر صحن خانہ مین مقیم ہوں تو ہم جلد جلد زیارت کرسکین فرمایا کہ مبارک ہے لیکن اصحاب بہت ہین اُسجگہہ جانے تنگ ہے اور اسجگہہ جاے کشادہ وراحت وآرام کے ہے اور ہر چیز بمراد موجود ہے لیکن ان شاءاللہ تعالی مین آؤنگا اسی درمیان مین کہانا لائے فرمایا حدیث صحیح ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے إِذَا طَعِمْتُمْ فَرَبِّعُوا وَإِذَا شَرِبْتُمْ فَثَلِّثُوا یعنی جسوقت تم کوئی چیز کہاؤ تو چار بار کہاؤ اور جب پیو تو تین بار پیو نہ کم اس سے یہ بات بطور استحباب کے ہے نہ بطریق ایجاب بعد اسکے فرمایا کہ ایک ولیہ عورت ہے دعاگو سے تعلق دیپوندر کہتی ہے ہندو تہے مسلمان ہوگئے اسکی برکت سے اسکا خاوند اور تابعدار لوگ سب مسلمان ہوگئے رات کو بالکل نہین سوتی ہے بادشاہ نے کہا شاید بیمار ہوگی اس سبب سے نیند نہین آتی ہے فرمایا کہ ساری رات بیدار ومشغول رہتی ہے خاوند اُسکا ہربار اُٹہتا ہے اور دیکہتا ہے کہ مشغول ہے وہ ولیہ ہوگئی ہے اسجگہہ دعاگو کے پاس آٹہہ مہینے رہی جسوقت دعاگو روانہ ہوتا تہا تو وہ رخصت ہوتی اور روتی تہی کہ پہر کب ملاقات ہوگی اور کہا کہ ان شاءاللہ تعالی اُچہ میں آونگی بعد اسکے محمود خان کے سر پر کلاہ پہنائی اور کچہہ تبرک وشیرنی دی پس شاہزادہ محمود خان نے قدمبوسی کی فرمایا کہ

بادشاہ کو سلام و دعا پہونچا و پہر شہزادہ چلا گیا۔

ایضا روز مذکور چہارشنبہ بست و ہفتم ماہ مذکور ذیحجہ

رسولدار بہی حاضر

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا بعد ادائے نماز ظہر سید معز الدین ملک رسولدار بہی حاضر
تہے کہانے کا خوان لائے کہانا کہاتے تہے اور قصہ کہتے تہے کہ بادشاہ نے اپنے
چہوٹے بیٹے محمود خان کو بہیجا تہا اور کہا ہے کہ چند زمانہ اسجگہہ میرے گہر مین آترین
کہ ہم جلد جلد زیارت کرسکین دعا گو نے کہا کہ اسجگہہ جائے تنگ ہے اور یار لوگ بہت
ہین اور اسجگہہ جائے راحت و آرام ہے پانی نزدیک ہے کہا کہ اسجگہہ بہی جائے راحت
و آرام کے موجود ہے اور پانی بہت ہے مین نے قبول کیا کہ ان شاء اللہ تعالی آونگا
دوسری یہ بات کہی کہ عاشورے تک رہو ور دعا شورے کا بہت ہے اور اس
عشرے مین روزہ ہوگا اور ہوا گرمی کے موسم کی گرم ہے چل نسکوگے مسافرت ہے
بادشاہ نے کہا ہے کہ بعد عشرہ عاشورے کے باحصول غرض رخصت کرونگا سید
رسولدار نے کہا اچہا ہے اگر مخدوم چند زمانہ خانہ سلطان مین مقیم ہون مصلحت دریافت
خاطر و بہتین خواہد بود روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے
شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی فاما مقام التوبۃ فہو علی عشر مقامات
اولہا الخروج من سائر الجہل والندم علی السخط لربک عز وجل وترک الشہوات
واعتقاد تعکس مکر النفس الامارہ بالسوء واخراج المظلمۃ والانتقال
عن الصغیرۃ والکبیرۃ والتوصل الی اللہ تعالی وترک القیام مع الغفلۃ وترک

لہ اصل مین ایسا ہی ہے ۱۲

مجالسۃ اصحاب السوء وصلاح الطعام وتصفیتہ یعنے مقام توبہ کا دس مقامون پر
مبنی ہے اول مقام توبہ کا نکلنا ہے ساری نادانی سے دوسرا مقام ندامت اوس
کام پر جو کہ اللہ تعالی کو غصے مین لائے تیسرا چھوڑنا ہے شہوات ولذات کا چوتہا اعتقاد
کرنا ہے ساتہ عکس بکر نفس امارہ بالسوء کے پانچوان باہر کرنا ظلم کا چھٹا باہر آنا اور بیزار
ہونا صغیرہ وکبیرہ گناہون سے ساتوان وصلت کرنا ہے طرف اللہ عزوجل کے آٹھوان
ترک قیام ہے ساتہ غفلت کے یعنے خداوند تعالی کی شرط سے غافل نہ رہے اور
اللہ تعالی کو خود سے غافل نجانے وہو قولہ تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا عما
یعمل الظالمون وما اللہ بغافل عما تعملون یعنے تو اللہ کو گمان مت کر غافل اوس چیز
سے جسکو ظالم غافل کر رہے ہین اور نہین ہے اللہ غافل اوس چیز سے جسکو تم کر رہے ہو
نوان پرہیز کرنا اور دور ہونا ہے یاران بد سے کیونکہ یار بد بدتر ہے کار بد سے دسوان
کم کرنا ہے کہانیکا اور اوسکا پاک صاف کرنا یعنی وجہ حلال سے کہانا اور شبہہ سے
دور رہنا یہ دس مقام ہین توبہ کے جو شخص انپر قائم رہا تو اوسکی توبہ صحیح ہے پہر روے
مبارک طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر ہدیہ کیا اچھی کتاب ہے جسکو تو پڑہتا
ہے سالک کا مایہ ہے مستعد ہو کر پڑہ غنیمت ہے اور طریقت کو اخذ کر یہ ساری ترتیب
آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی پہر قیلولے کا وقت آیا آرام فرمایا

ایضا روز مذکور شب پنجشنبہ بست وہشتم ماہ مذکور

کو یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا بعد ادائے عشا وسنت وصلوۃ حفظ ایمان کے

دوگانہ صلوۃ التوبہ کا ادا کرتے تھے فرمایا کہ یہ نماز حضرت آدم صلوات اللہ علیہ نے
ادا کی اور دعا پڑھی اُنکی توبہ قبول کی اس سبب سے اس نماز کو صلوۃ التوبہ کہتے ہین
جیسا کہ حدیث صحاح مین ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم انہ قال لما اراد اللہ تعالی ان یتوب علی آدم علیہ السلام طاف
بالبیت سبعا والبیت یومئذ ربوۃ حمراء فلما صلی رکعتین قام واستقبل
البیت وقال اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی
فاعطنی سوالی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا
انت اللھم انی اسألک ایمانا دائما یباشر قلبی یقینا صادقا حتی اعلم انہ لن
یصیبنی الا ما کتبت لی ورضی بما قسمت لی فاوحی اللہ تعالی الیہ انی قد
غفرت ذنبک ولم یاتنی احد من ذریتک یدعونی بمثل ما دعوتنی
الا غفرت ذنوبہ وکشفت ھمومہ وغمومہ ونزعت الفقر من بین عینیہ
واتجرت لہ وراء کل تجارۃ تاجر وجاءت الدنیا وھی راغبۃ وان کان لا یریدھا
یعنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جسوقت اللہ تعالی نے ارادہ کیا کہ آدم صفی صلوات اللہ
وسلامہ کی توبہ قبول کری تو اُنہون نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا جس جگہہ کہ کعبہ
آج ہے اور خانہ کعبہ اُسدن ایک بلندی سرخ تہا گرد برگرد دیوار محوط بر آوردہ اند
تا غایت ہر کہ درون رود نردبان چوبین نہادہ اند دران سوار میشوند و بالای آن

بلندی سرخ میرود عزیزی عرضداشت چہار زدبان ست جواب فرمودند بسیار ست
دعا گو بار ہا رفتی پس جسوقت حضرت آدم علیہ السلام دو رکعت نماز پڑہ چکے تو
کہڑے ہوئے اور اُس گہر کی طرف مُونہ کیا اور دعاے مذکور پڑہی اور وہ بیت المعمور
تہا حضرت نوح علیہ السلام کی طوفان مین اُسکو اوپر لے گئے اور وہ کعبے کی محاذی
ہے مثلا اگر بیت المعمور سے کوئی چیز نیچے ڈالین تو سیدہے بام کعبہ پر گرے پس
اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو وحی کی کہ مقرر مین نے تیرے گناہ کو بخشدیا اور نہین
آئیگا میرے پاس کوئی تیری اولادسے کہ دعا کرے مجہہ سا تہہ مثل اُس شے کے کہ جسکے
ساتہہ تو نے مجہسے دعا کی یعنے نہین ہے کوئی تیرے فرزندون سے کہ یہ نماز و دعا
پڑہے جیسے کہ تو نے پڑہی مگر مین اُسکو یہ چیزین عنایت کرونگا ایک یہ کہ اُس بندے
کے گناہونکو بخشدونگا دوسرے یہ اُسکے اندوہ و غم کو دور کر دونگا تیسرے یہہ کہ
کہینچ ڈالونگا فقر کو اُسکے دونو آنکہون کے درمیان سے والمراد بین عینیہ الدنیا
والاخرۃ یعنے دنیا و آخرت مین اُسکو محتاج نہ کرونگا چوتہے یہ کہ تجارت کرونگا واسطے
اُسکے وراء تجارت ہر تاجر کے پانچوین یہ ہے کہ آئے گی دنیا اگرچہ وہ اُسکو نہ چاہیگا
جسطرح کہ دنیا شیخ کبیر کی خادمہ تہی دعا گو سماع رکہتا ہے ای فی لیلۃ یعنے خوار ہو کر
لونڈیون کی طرح آئیگی جسطرح کہ شیخ کبیر رضے اللہ عنہ کو طرف اُسکے التفات نتہا پہر
اس فقیر اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید اس نماز و دعا کو ہمیشہ ہر رات بعد
نماز عشا کے پڑہو اس دعا و نماز کو دعا گو ہمیشہ ادا کرتا ہے فرمایا دعا گو سماع رکہتا ہے

کہ ہر نماز حاجت جسمین تعیین قرارت مروی نہین ہے اگر رات کو پڑہے تو پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہے اور اگر دن ہو تو دس بار سورۂ اخلاص پڑہے اور یہ طریق بہی مروی ہے جیساکہ اوراد شیخ کبیر مین ہی کہا ہے **ایضا** تفسیر مدارک کا سبق فرما رہے تہے اثنائے سبق مین فرمایا کہ دعاگو نے اُس طرف سُنا ہے اگر کوئی شخص کشاف پڑہتا ہے تو منع کرتے ہین اور کہتے ہین اترک الکشاف واقرأ المدارک یعنے کشاف سے دست بردار ہو اور مدارک پڑہ کیونکہ زمخشری صاحب کشاف معتزلی تہا سارے اقوال اپنے مذہب پر لایا ہے اور صاحب مدارک سنی تہے اُنہون نے زمخشری کے سارے کلام کو سنت وجماعت کے کلام کے ساتہہ تبدیل کیا ہے خوب موجہ وپسندیدہ تفسیر ہے تفسیر اس آیت کریمہ کی تہی قولہ تعالی لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا اس آیت شریف کے نزول کا قصہ بیان فرمایا کہ اسلام سے پہلے جاہلیت مین عرب والون کی ایک رسم تہی جب کوئی شخص اُنمین سے مرتا تو جو چیز وہ میراث چہوڑتا وارث اُسکو جمع کرتے یعنے اپنے قبضے مین لاتے یہانتک کہ اُس میت کی بی بی کو بہی میراث مین لیتے تہے خواہ وہ عورت ناخوش ہو یا راضی ہو اگر چچا ہوتا یا کوئی اور قرابتی تو اُس عورت کو بجبر اپنے تحت مین رکہتا یہ رسم جاہلیت مین تہی اسلام سے پہلے جسوقت اسلام ظاہر ہوا تو یہ رسم بسبب نزول حکم اس آیت کے منسوخ ہو گئے یعنے تمکو حلال نہین ہے کہ میراث مین لو عورتون کو بجبر یعنے زبردستی اُنکو میراث مین مت لو فرمایا کہ کرھا کو بضم کاف بہی ایک قرارت مین پڑہا ہے ای جبرا یعنے کرہا کے معنے جبراً ہین تہہر وے مبارک

طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اسکو لو اور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب
اس باب مین تہی واما مقام الخائفین فھو علی عشر مقامات الحزن اللازم
والعمل الغالب والخشیۃ المقلقۃ وکثرۃ البکاء والتضرع فی اللیل والنھار
وسد طریق الراحۃ وکثرۃ العزلۃ ووجد القلب وتضییق العیش ومواقع
الاکل وملازمۃ الخوف بنزول الموت یعنے خائفین کا مقام دس مقامون پر
مبنی ہے ایک تو حزن لازم یعنی سب وقت غمگین رہنا اسلئے کہ حزن الدنیا ثمرۃ
سرور الآخرۃ یعنے دنیا کا غم پہل ہے آخرت کی خوشی کا دوسرا مقام عمل غالب ہے
تیسرا خوف جو کہ قلق وبیقراری مین ڈالے چوتہا کثرت بکا یعنے بہت رونا جب سبق
اس فقیر کا اسجگہہ پہونچا تو فرمایا کہ بکا بالقصر وھو الدموع وبالمد النداء یعنی بکا
بالف مقصورہ آنسوؤن سے رونے کو کہتے ہین اور بالف ممدودہ آواز سے رونے
کو بولتے ہین جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے اور یہ بیت پڑہی ؎ بکت عینی
وحق لھا بکاھا ؛ فما نفع البکاء ولا العویل ؛ فالاول بالقصر وھو دموع
العین والثانی بالمد وھو البکاء بالجھر یعنے میرے آنکہہ روئی اور اسکو لائق
ہے رونا اسکا جو کہ آنسوؤن سے ہو پس نفع نہ دیا آواز سے رونے نے اور نہ فریاد و
شور کرنے نے اس فقیر سے فرمایا اس بیت کو لکہہ لو تقریر غریب ہے پانچوان مقام
تضرع کرنا ہے رات دن مین یعنے زاری کرنا گڑگڑانا بلند آواز سے اللہ تعالی کو
یاد کرنا لان التضرع ھو الاظھار لقولہ تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخیفۃ

من الضراعة ای جهرا واظهارا یعنے تضرع اظہار کو کہتے ہین اسلیئے اللہ تعالی نے
یون فرمایا ہے کہ پکارو تم اپنے پالنہار کو ظاہر کرکے اور چھپکے تضرع مشتق ہے ضراعت سے
یعنے باواز اور ظاہر کرکے اسکو پکارو چہٹا مقام اپنے اوپر راحت وآرام کی راہ کو
بند کرنا ہے ساتوان مقام عزلت وخلوت مین بہت رہنا آٹہوان مقام بسیار
تپیدن دل یعنے تب وتاب مین بہت رہنا دل کا نوان خود پر عیش ومواقع اکل کا
تنگ کرنا دسوان ملازمت خوف کی بسبب نزول موت کے یہ دس مقام خائفین
کے ہین پہیر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر یہ کیا اچہا
سبق ہے یہ رسالہ جو تو پڑہتا ہے مقامات مین لابد وواجب ہے کہ اسکو پڑہین
تاکہ جان لین کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی ہوتی ہے یہ ساری
ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی **اسی اثنا مین** قوال واسطے زیارت حضرت
مخدوم کے آئے مدح پڑہتے تہے چاہا کہ دستک مارین یعنے ہاتہ پر ہاتہ مارین تو
انکو منع کیا فرمایا چارون مذہب مین منع ہے سماع مین اختلاف ہے اس شخص
کے واسطے مباح ہے جو اسکی اہلیت رکہتا ہے السماع لاھلہ مباح ۔

ایضا بست ونہم ماہ مذکور ذیحجہ روز جمعہ وقت اشراق

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا شاہزادے جیسے ظفر خان اور اسکے بیٹے اور تغلق شاہ
اور دیگر ارکان دولت واسطے زیارت مخدوم کے آئے شرف پابوس حاصل کیا
عرض کیا کہ خداوند عالم نے کہا ہے کہ صحن خانہ مین نزول فرمائین تاکہ ہم جلد جلد

زیارت وقدمبوسی کرسکین اس بات کو قبول کیا فرمایا مبارک ہو تغلق شاہ دست مبارک
کو پکڑ کر لیچلا پالکی مین سوار ہوئے یہ فقیر اور اس فقیر کا بہائی اور اصحاب اعلی بہی
ہمرکاب ہوئے صحن خانہ مین اترے پہر جمعہ کا غسل کیا واسطے نماز جمعہ کے جامع مسجد
سلطان خانہ مین آئے مؤذن نے سنت کی اذان شروع کی اکبار کہا مخدوم ادام اللہ
برکاتہ نے اسی جگہہ سے باواز بلند فرمایا کہ تو نے کفر بکا اذان کو دوبارہ کہہ اللہ اکبر کہہ
اور حے علی الصلوہ مین مدست کہینچ معنی کا تغیر ہوجاتا ہے فرمایا کہ مؤذن عالم چاہئے
تاکہ اذان کی ترتیب کو جانے فتاوی مذکور ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا
موذن کا مفتی ہونا چاہئے یعنی عالم یہ بات بادشاہ دانا و صدور وسید اجل
وصدر جہان اور سب لوگون نے سن لی بعد ادائے جمعہ بادشاہ اور شہزادون اور
ارکان دولت نے قدمبوسی کی یہی بات جسکا ذکر ہوا سب سے فرمائی پہر نماز
جمعہ سے لوٹ آئے۔

ایضا آخر شب وقت خفتن

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا نماز کی نیت کرتے تہے پس روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور یاران اعلی سے فرمایا بہائیو نماز کی نیت اس طرح کرو
متوجها الی جهة عرصة الكعبة لان بناء الكعبة قد يحول لزيارة بعض الاولياء
یعنے مستحب یہ ہے کہ مصلی جہت عرصہ کعبہ کی نیت کرے اسلئے کہ فرشتون کو حکم ہوتا ہے
تو وہ بناے کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیا کے لیجاتے ہین و مومن میداند بغیر

جہت کعبہ روانیست او متوجہ خواہد شد ہرگز مخالف نشود کہ خطاب بغیر اوست قولہ تعالیٰ

وحیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ یعنے جہان کہیں تم ہو پس تم مُونہ کرو طرف

کعبہ کے مگر آنکہ ممکن نباشد و یا آنکہ مشتبہ شود کہ قرار گیرد بگزارد و بعضے اولیا قید کرد

تا کل نیاید چون کعبہ بزیارت بعضے اولیا بردہ باشند عرصۂ کعبہ برقرار است توجہ مصلی

درست افتد بعد اسکے فرمایا کہ نوافل مین تکمیلا للفرائض کی نیت کرے جیسا کہ

اور اومین ہے فتاوی مین مسئلہ ہے کہ لا یقبل تطوع احد حتی لا ینوی تکمیلا

للفرائض یعنے نفل کسی شخص کی قبول نہین ہوتی ہے یہانتک کہ تکمیلا للفرائض

کی نیت نکرے یعنی نفل مین فرض کے نقصانات کے کامل کرنے کی نیت کرے کہ

جو واجبات وسنن کہ فرض مین ناقص ہوگئے ہین وہ کامل ہوجائین پہر فرمایا کہ

خانۂ کعبہ بیت المعمور کے محاذی ہے جو چوتہے آسمان مین ہے اسجگہہ کہ جہان کعبۂ شریف

ہے حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے پہلے اسجگہہ بیت المعمور تہا جسوقت

طوفان آیا تو اسجگہہ سے چوتہے آسمان پر لے گئے بیت المعمور فرشتون کا قبلہ ہے اور

کعبۂ شریف سے ایسا محاذی ہے کہ اگر مثلا بیت المعمور سے کوئی چیز نیچے ڈالین تو

سیدہی بام کعبہ پر گرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند

سن اس تقریر نیت صلوٰۃ اور سب باتونکو لکہہ لو غریب ہین۔

ایضا سلخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر امیر کبیر کے پاس حاضر تہا شاہزادۂ مبارک خان سلطان کا پوتا واسطے

اصل مین ایساہی ہے ۱۲

زیارت مخدوم ادام اللہ برکاتہ کے آیا شرف پائبوس حاصل کیا روے مبارک
طرف اُسکے لائے فرمایا کہ بادشاہ مرحمت کرتا ہے کندوری یعنی دسترخوان بہیجتا ہے
ہمراہ یارون کے کہاتا ہون آج کے دن بہی بہیجا ہے مین نے اُسکو رکہہ چہوڑا ہے
اسلئے کہ دعاگو اور یار لوگ بہی روزہ دار ہین افطار کے وقت کہائینگے اور یہ
حدیث شریف صحاح پڑہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من فطّر صائما فلہ اجر
مثلہ یعنے جو شخص افطار کرائے روزہ دار کے روزے کو تو واسطے اُسکے اجر ہے
مثل اُس روزہ دار کے اگرچہ ایک لاکہہ یا زیادہ ہون تو اُسی قدر ثواب پائیگا گو
افطار پانی ہی سے کیون نہو کیونکہ افطار حاصل ہے یہ حدیث صحاح ہے اور معتبر
اعتقاد ہے اس فقیر سے فرمایا گیا یہ **اسی درمیان** مین مبارک خان
کی ٹوپی پر نظر پڑی اُس سے فرمایا کہ ایسی ٹوپی پہننا روا نہین ہے جب تک پہنے ہوے
ہے تب تک فرشتے گناہ لکہتے ہین فرمایا شاید تو مخلوق ہے اُسنے جوابدیا جی ہان
پہر نظر مبارک اُسکے بیٹون کی ٹوپی پر پڑی وہ بہی اُسی کے مثل ٹوپی پہنے ہوئے تہے
فرمایا کہ چہوٹے ہین اُنکے واسطے وبال نہین ہے وبال تو اُنکے ولی کے واسطے ہے
جسنے اُنکو ٹوپی پہنائی ہے پہر مبارک خان نے مع فرزندون کے قدمبوسی کی
اور لوٹ گیا **ایضا مولانا محمد مفتی** کتاب ذبیحہ کا باب الاذان خدمت مین
پڑہ رہے تہے اثناے سبق مین سید الحجاب یعنی افسر دربانان واسطے زیارت
مخدوم ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ کے آیا شرف پائبوس حاصل کیا روے مبارک

طرف اسکے لائے فرمایا کہ جمعے کے دن جامع مسجد مین مؤذن نے اذان مین اکبار کہا دعاگو
نے سنا تو مین نے باواز بلند کہا کہ اکبار کفر ہے اذان کا اعادہ کر اکبر کہہ بادشاہ نے سنا
ہوگا تاکہ انکو منع کرے اکبار نکہین سید الحجاب نے عرض کیا کہ مخدوم سلطان نے
سن لیا چاہتا تہا کہ بے نان کرے اپنے مؤذن کو برطرف کرے پہر مؤذن پر خفگی کی
معرض لت کشید پہر مؤذنون کو صدر جہان کے حوالہ کیا کہ جاؤ انکو اذان سکہاؤ
فرمایا شاید سلطان نے سن لیا جو دعاگو نے کہا سید الحجاب نے عرض کیا جی ہان
مخدوم سلطان نے سن لیا اور تفحص کیا بعد اسکے فرمایا کہ اکبار اسم من اسماء الشیطان
فان عمل صاحبہا کافر او الا لم یکن و تبطل الصلوۃ یعنے اکبار ایک نام ہے شیطان
کے نامون سے اگر قصداً کہا تو کافر ہوگیا ورنہ کافر نہوگا اور نماز باطل ہوگی صیغہ
فعل التفضیل کا افعال نہین آیا ہے اکبر بروزن افعل ہے اگر اکبار ناداستہ کہیگا
تو کافر نہوگا لیکن یہ لفظ کفر کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ طریقہ اذان کا یہ ہے کہ اول
حرف کو زبر دے اور دوسرے کو مجزوم اسلئے کہ اکبر کو بسبب وصل کے فتح دیا لان الفتحۃ
اخف الحرکات اسلئے کہ فتحہ اخف الحرکات ہے اللہ اکبر اللہ اکبر پہر اول سے آخر تک
خود نے اذان کی تقریر فرمائی بعد اسکے فرمایا حی علی الصلوۃ کو بالف اشباع نہ کہین
معنی کا تغیر ہو جاتا ہے مثلاً حی کو حیا نہ کہین کیونکہ تثنیہ پر حمل ہو جائیگا حالانکہ یہہ
خطاب تو ہر فرد کو ہے فرمایا کہ اذان کا یہ طریقہ یاد کر لو فرمایا کہ فتاوے فقہ مین مسطور
ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیاً یعنے لائق یہ ہے کہ مؤذن مفتی ہو ایک عالم

ہو علما سے اُسطرف بلدہ مبارک و ولایت مین وعرب مین مؤذن لوگ عالم ہین آور
مدینۂ مبارک مین شیخ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ اُستاد دعاگو کے موذن تھے
اسجگہہ نا خواندہ اَن پڑہ لوگونکو مؤذن کرتے ہین وہ آذان کے آداب کیا جانین مؤذن
تو متعلم یعنی طالب علم چاہیئے اذان کے آداب جانے پہر روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا این مسئلہ دفوائد بکیر یہ غریب ست **ایضا** سلخ ماہ ذی حجہ مین
دو رکعت نماز مروی ہے ہر رکعت مین سوا تین قرآن شریف کی پڑہے سورۂ یٰسین
اور والسماء والطارق سوا تین ہین یا سورۂ واقعہ و سورۂ اخلاص بعد اسکے فرمایا
کہ آخر سال و اول سال مین روزہ رکہنا چاہیئے حدیث صحاح مین مروی ہے قولہ
علیہ الصلوۃ والسلام من صام آخر السنۃ الماضیۃ واول السنۃ المستقبلۃ
فکانما صام سنتین یعنی جو شخص روزہ رکہے آخر روز سال مین اور اول روز
سال مین پس گویا اُسنے روزہ رکہا ہر دو سال کا پہر اس فقیر سے فرمایا بکیر یہ بعد اسکے
سید الحجاب سے پوچہا کہ تمنے روزہ رکہا ہے اُسنے جواب دیا نہین فرمایا شاید تمنے سحری
نکی ہوگی پہر سید الحجاب نے سال کی دعا کا التماس کیا لکہوائی اور اُسکو دیدی اُسنے
قدمبوسی کی اور چلا گیا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہو ہمنے
شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی واما مقام الراجین فھو علی عشرۃ مقامات
الحج والجھاد والرباط والامر بالمعروف والنھی عن المنکر والمعاونۃ علی البر بالمال
والنفس والنصر للمظلوم والاجابۃ للصارخ وتفریج الکربۃ واعانۃ المسلمین

ناہ ذی حجہ
مقام الراجین

یعنی اہل رجا کا مقام دس مقامو نپر مبنی ہے اول حج کرنا لقولہ تعالی وللہ علی الناس
حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن دخلہ کان امنا ای امنا من کل
آفات دوسرا جہاد لقولہ تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین
جاھدوا الاجل طلبنا لنھدینھم سبل وصالنا تیسرا رباط لقولہ تعالی ورابطوا
لعلکم تفلحون چوتہا امر بمعروف یعنی نیک بات کا حکم کرنا پانچوان نہی منکر یعنی بری
بات سے منع کرنا روکنا لقولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف
وتنھون عن المنکر چہٹا یاری و مدد کرنا نیکی پر مال وجان سے لقولہ تعالی وتعاونوا
علی البر والتقوی ساتوان مدد کرنا مظلوم ستم رسیدہ کی آٹھوان فریاد رسی کرنا فریاد
کرنیوالے کی نوان کشادہ کرنا بستہ کا یعنی کسی کی سختی کو دور کرنا دسوان دست رسی
کرنا غمزدہ کا یعنی غمزدہ مسلمانون کی مدد کرنا یہ دس مقام رجا کے ہین اس فقیر سے
فرمایا فرزند من نیکو بگیرید **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق پڑہ رہا تہا
گفتگو اس باب مین تہی کہ اگر درمیان دو مریدون کے خصومت ہو جاوے تو شیخ خادم
شرع کو واجب ہے کہ انکی آپسمین اصلاح کرا دے اگر مرید شیخ کا کہا نہ سنے گا تو جو مرتبہ کہ
خدا کے ساتہہ رکہتا ہے اُس مرتبے سے دور ہو جائیگا پس جس طرح ہو سکے تحمل کرنا
چاہیئے لقولہ تعالی انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم یعنے سارے مومن جو
ہین سو بہائی ہین پس تم صلح کراؤ درمیان اپنے بہائیونکے حضرت مخدوم نے اس
فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید ۔

ف خصومت درمیان دو مرید

ایضاً روز مذکور شنبہ سلخ ماہ ذیحجہ

بعد ادائے نماز ظہر یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا فرمایا کہ قدس اللہ سرہ
کے کیا معنی ہین دعاگو نے اسکے جواب مین دو وجہین حسنی ہین انکو یاد رکہتا ہے
ای سکنہ اللہ تعالی فی حظیرۃ القدس وھو اعلی المنازل فی الفردوس وقیل طھر اللہ
من النفاق عنہ الاخلاص یعنی ایک معنی یہ ہین کہ اللہ اُسکو اعلی منازل مین
فردوس کے ساکن کرے بعض نے کہا یہ معنی ہین کہ اللہ تعالی اُسکے پس ماندون کی
خلق کو نیک کرے تاکہ اُسکو اُنسے رنج نہ پہونچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
پاک ہے کہ لا توذوا موتاکم بالمعصیۃ یعنے تم اپنے مردون کو رنجیدہ مت کرو سبب
معصیت کے فرمایا کہ بادشاہ کو بد دعا کرنا نچاہیئے بلکہ اصلاح کی دعا کرنا چاہیئے
شاید بعد اسکے فتنہ اُٹھے پس اُسکے واسطے دعا کرو جسطرح کہ دعاگو کرتا ہے اللھم
اصلح الامام والامۃ والراعی والرعیۃ والف بین قلوبھم فی الخیرات وادفع شر
بعضھم عن بعض یعنے اے اللہ تو امام وامت کو اور حاکم ومحکوم کو صالح ودرست
کروے اور الفت ڈالدے درمیان اُنکے دلونکے نیکیون مین اور دفع کردے شر
بعض کا بعض سے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من این
جملہ تقریرات بگیر بیاسی درمیان مین مُکبّر لوگ خدمت مین پہونچے
شرف پائبوس حاصل کیا عرض کیا کہ مخدوم نے جمعے کے دن اذان مین منع
کیا کہ ایسا مت کہو پس سلطان نے ہمکو طلب کیا معرض لت کشید اور اب جان کے

اصل میں اسی طرح ہے
(غالباً لفظ ... معلوم ...)
حلق الاخلاق ...
واللہ اعلم

بادشاہ کو بد دعا نہ کرنا

تلف ہونیکا خوف ہے جواب فرمایا کہ مین سلطان سے کہونگا کہ تمہاری روٹی موقوف
نکرے پہر فرمایا جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے یعنے اللہ اکبر کہو اکبار کفر ہے اگر دانستہ کہیگا
تو کافر ہوجائیگا ورنہ نماز باطل ہوگی لان الاکبار اسم من اسماء الشیطان
یعنے اسلئے کہ اکبار ایک نام ہے شیطان کے ناموں سے اور حی علی الصلوۃ کہو
حیا علی الصلوۃ مت کہو کیونکہ معنی کا تغیر ہوجاتا ہے یہ دونو طریق خطا کی اذان
اور تکبیر مین اختیار مت کرو اب تک تمسے کسی نے نکہا پہر تکبرون نے قدمبوسی کی اور
لوٹ گئے۔

غرۂ ماہ محرم روز یکشنبہ وقت اشراق

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا **سلطان** واسطے زیارت تہنیت مخدوم ادام اللہ
برکاتہ کے آیا اُسوقت آپ اشراق کی نماز پڑہ رہے تہے اور دوگانہ صلوۃ استحباب
مین شروع کیا مین دیکہتا تہا کہ سلطان اسوقت تک تا بقد انہو کہڑا رہا پہر آپنے سلام
پہیرا خادم نے عرض کیا کہ سلطان آیا ہے آپ اُٹہے اور کہا السلام علیک ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ مصافحہ کیا سلطان نے قدمبوسی کی اور ایک سبد پُر گل آگے
مخدوم کے رکہا فرمایا کہ سب کو بانٹ دین بانٹ دیا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے
چاہا کہ خود آئے تمنے کرم کیا خود آئے خدا تمکو جزا سے خیر دے پہر بیٹہ گئے مولانا سراج الدین
امام کو طلب کیا پوچہا امام آج کیا نماز ہے امام نے جواب دیا کہ دو رکعت نماز ہے
فرمایا امامت کرو بادشاہ بہی ادا کرلے اس نماز کو مخدوم نے بجماعت ادا کیا ہے

نماز شروع کی بعد فراغ کیے بود عا کہ اوراد مین مروی ہے اُسکو پڑہا دعا سے فارغ
ے تو روے مبارک باد شاہ کی طرف لیا فرمایا کتاب کافی مین ہے یجوز للمؤمن
یعمل فی العبادات علی مذہب غیرہ وفی المعاملات لایجوز الا فی مذہبہ
تطوع بالجماعۃ یجوز عند الشافعی رحمۃ اللہ علیہ من غیر الکراھۃ وفی روایۃ
ندنا رخصۃ ویصلی المتنفل خلف المتنفل یعنے مومن کے واسطے جائز ہے کہ
دات مین اپنے غیر کے مذہب پر عمل کرے اور معاملات مین جائز نہین ہے مگر
ے مذہب مین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نفل بجماعت درست ہے
دن کراہت کے اور ایک روایت مین ہمارے نزدیک رخصت ہے اور نفل گزار
زپڑہے پیچھے نفل گزار کے سلطان تصدیق کرتا تہا بعد اسکے فرمایا کہ نماز کی نیت
ت عرصۂ کعبہ کے کرین کافی مین مسئلہ ہے ینبغی المصلی ان ینوی جھۃ عرصۃ
کعبۃ لان الکعبۃ قد تحول لزیارۃ بعض الاولیاء ذلک علی طریق الاستحباب
ے مصلی کو چاہیئے کہ جہت عرصۂ کعبہ کی نیت کرے بطریق مستحب اسلیئے کہ کعبہ کبہی
ل کیا جاتا ہے واسطے زیارت بعض اولیاء کے فرشتونکو حکم ہوتا ہے تو وہ کعبے کو
سطے زیارت بعض اولیا کے لیجاتے ہین اور عرصہ رہ جاتا ہے جب ایسی نیت کریگا
ہر حال نیت نماز کی درست پڑیگی بعض اولیاء کے قید لگائی تا کہ کل داخل نہو جاین
طان نے عرض کیا کہ خلق تو گرد کعبہ کے پہرتی ہے اور عجب نیک بخت وہ شخص ہے
سبہ اُسکے سر کے گرد پہرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اسی جگہہ ایک عورت دعاگو کے پاس

رہتی تہی نو مہینے رہی جب اُسنے سُنا کہ دعاگو جاتا ہے تو اُسنے رخصت کیا اور کہا کہ
ان شاء اللہ تعالی مین اُسجگہہ آؤنگی ہندو تہی مسلمان ہوگئی اُسکی برکت سے اُسکا خاوند
اور اُسکے گہر والے مسلمان ہوگئے دعاگو سے تعلق پیوند کیا اسوقت وہ ولی ہوگئی ہے
رات کو سوتی نہین ہے سلطان نے کہا شاید کوئی زحمت یعنی بیماری ہے فرمایا کوئی
زحمت نہین ہے لیکن حق کے خوف و شوق سے اُسکے سر سے نیند جاتی رہی ہے
ساری رات مشغول رہتی ہے اُسکا خاوند جس بار نیند سے اُٹہتا ہے تو دیکہتا ہے کہ وہ
مشغول ہے سلطان نے پوچہا وہ عورت کہان کی ہے جواب فرمایا کہ سنبل ترائین کے
پس سلطان نے کہا کہ ویسے مفسدون کے درمیان مین ایسی ولیہ ہے عجب چیز ہے
اسی درمیان مین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اچہ مین ایک عورت
ہے ہر شب جمعہ مین مکے کو جاتی ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے دعاگو کے واسطے قرص
اور نبات مصری لاتی ہے مکے مین ایک عورت سے بہنا پا کیا ہے وہان اُترتی ہے
اس سے پہلے دعاگو کو عجب معلوم ہوتا تہا قوت القلوب معتبر کتاب ہے مین نے اُسمین ایک
روایت باین عبارت پائی کل من صحت لہ ولایتہ یکون فی لیلۃ الجمعۃ والعیدین
ولیلۃ الاثنین فی مکۃ المبارکۃ والمدینۃ المشرفۃ یعنے جو شخص ولی ہو جاتا ہے تو شب
جمعہ اور شب عیدین و شب دوشنبہ کو مکۂ مبارک و مدینۂ مشرفہ مین ہوتا ہے فرمایا ولایت
بفتح الواو المحبوبیۃ و بکسر الواو التصرف فی الاقالیم قولہ تعالی ھنالک الولایۃ للہ الحق
ھو خیر ثوابا و خیر عقبا مناسب حکایت اُس عورت کے یہ بیت پڑہی ؎ آن زن:

عورت ولیہ

نہ بینی بہزار مرد سست چو بی ؛ زان مرد کہ از زن تخجل ماندہ منم ؛ فرمایا کہ یہ بیت شیخ جنید
قدس سرہ نے پڑھی جس وقت کہ رابعہ رضی اللہ عنہا سے پیام نکاح کا کیا رابعہ نے جواب
دیا کہ خدا کو چاہیے نہ یا مجھکو تو حضرت جنید نے یہ بیت پڑھی سلطان تصدیق کرتا تھا
آپ اسکے دل اپنے سے [illegible] قافیہ لے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے
اس وقت [illegible] کہ ولایت شیخ کبیر بہاء الدین قدس سرہ کے قصبہ
اودہیور سے [illegible] اور قصبہ اجودہن سے لیکر ان تک اقصاے خراسان اور
ولایت شیخ فرید الدین قدس سرہ کے قصبہ اودہیور سے اقصاے ہندوستان تک
[illegible] طرف مشائخ کبار سے سنا ہے کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ
قطب عالم تھے اور شیخ نصیر الدین بھی قطب تھے قسم کہائی کہ دونو بزرگوار شب جمعہ و
شب [illegible] حاضر ہوتے تھے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ دعاگو
[illegible] تمام [illegible] تھے انہون نے دعاگو سے کہا یا ولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم هذا لك وهذان مقاما الشيخ ركن الدين والشيخ نصير الدين یعنے اے
فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسجگہہ نماز پڑھ یہ دونو انکے مقام ہین مقام
شیخ رکن الدین متصل دیوار کعبہ راستان کردہ و مقام شیخ نصیر الدین پارہ بستر کردہ
متصل وچپ از براچہ شیخ رکن الدین اقرب بود جسوقت شیخ مکہ نے دعاگو سے کہا کہ تو ان
دونو شیخ کے مقام مین نماز پڑھ تو دعاگو نے کہا کہ مین اسجگہہ قدم کیونکر رکھون جہان
انہون نے رکھا ہے الحاصل مین ان مقامون سے پیچھے مشغول ہوا جب مین نے

یہ ادب نگاہ رکھا تو شیخ نکہ نے دعاگو کے واسطے دعا کی فرمایا کہ شیخ رکن الدین قدس
سرہ وفات پاچکے تھے اور شیخ نصیر الدین قدس سرہ زندہ تھے ایک رات جمعے کے
راتون سے مین اُنکے مقام مین مشغول تہا مین نے دیکھا کہ شیخ نصیر الدین حاضر ہوئے
دعاگو سے کہا کہ اس درویش کی حیات مین یہ واقعہ کسی کے روبرو مت کہنا ایسا اخفا
رکھتے تھے جس زمانے مین کہ شیخ نصیر الدین نے وفات پائی تو دعاگو اوچہ مین معتکف تہا
شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ اُنکی نماز جنازہ کے واسطے آئے دعاگو سے اوچہ مین
ملاقات کی اور کہا کہ تو بھی اُنکی نماز جنازہ اسی جگہہ ادا کر اٹھارہوین تاریخ ماہ رمضان
کی تہی کیفیت اُسکی اوپر گذر چکی ہے بعد اسکے **خرقہ مشائخ کا ذکر چلا** تو فرمایا
کیا حکمت ہے کہ خواجگان چشت کے خرقہ مین تکمہ ہوتا ہے سلطان نے کہا آنکہ جوز
کسرہ میگویند فرمایا ہان دعاگو نے مشائخ چشت سے پوچھا کہ یہ تکمہ اس خرقے کے سر پر
کیون ہے تو اُنہون نے جواب دیا کہ واسطے نفاذ رفعت مرید کے تاکہ مرید کا کام بلند
ہوجاے اور خرقہ مشائخ دیگر کا بے تکمہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو خرقہ بغیر تکمہ کے پہنایا
ہے یہ تکمہ انہین مشائخ چشت نے زیادہ کیا ہے واسطے نفاذ رفعت کے مرید پر اور
اصل خرقہ بے تکمہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ مولانا جمال الدین مصری کا لڑکا دعاگو کا یار
تہا دعاگو سے تعلق و پیوند رکہتا تہا مرد اہل علم و صالح و حاجی تہا سلطان نے پوچھا
اُسکا گہر کہان ہے فرمایا دہلی مین سلطان نے کہا کہ اُسکی استقامت کرینگے بعد اسکے

یعنی [illegible]

شیخ زادون شیخ کبیر کے پوتون کو واسطے استقامت کے پیش کیا پہر رشتہ دارون
اور خادمون اور عزیزان دیگر کو گزرانا الغرض سلطان نے سب کے واسطے قبول کیا
اور کہا کہ استقامت ہو جائیگی ان شاء اللہ تعالی بعد اسکے ایک ہندو بچہ چہوٹا تہا اُسکو
بہی پیش کیا سلطان نے کہا مسلمان کیون نہین ہو جاتا ہے فرمایا کہ جس زمانے
مین یہ بچا دعا گو کے پاس آیا تو کہا کہ دعا کرو کہ خدا تعالی اسلام روزی کرے یہہ
بات زبان ہندی مین کہی ان شاء اللہ تعالی اللہ تعالی اسلام روزی کریگا سلطان
نے قبول کیا اور کہا کہ اسکی بہی استقامت کر دینگے بعد اسکے سلطان سے معذرت کی
اور فرمایا کہ ہم واسطے تہنیت کے آئین سلطان نے کہا کہ اہل تہنیت تو آپکی تعظیم کے واسطے
آئین پہر سلطان اُٹہہ کہڑا ہوا صدر جہان حاضر تہا اسکے طرف دیکہا اور کہا کہ صدر جہان
ہمارا استاد زادہ ہے سید جلال الدین کرمانی میرے اُستاد تہے اب مین نے سُنا ہے کہ
مشغول ہو گیا ہے لیکن تیر اندازی کو چہوڑ دیا ہے جو امسنون ہے نماز ہو اُنکی زمرے
مین ہو مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ یہ صدر جہان اپنے نفس پہ غزا کرتا ہے وہ دشمن
مرکب ست اور یہ حدیث شریف پڑہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام اعدی عدوک
نفسک التی بین جنبیک یعنے تیرے دشمنون سے زیادہ تر دشمن تیرا نفس ہے جو کہ
تیرے دونو پہلو کے درمیان مین ہے سلطان نے عرض کیا جی ہان نفس دشمن ہے
جان کا مرکب ہے آدمی پر جدا نہین ہوتا ہے مگر موت سے یا یہ کہ اُسکو مارے اور وہ
لوگ اولیا ہین جو کہ خود کو زندگی مین مارتے ہین سلطان نے کہا کہ صدر جہان مرید

ہوگیا ہے فرمایا مین کون ہون بواسطہ دعاگو مخدوم ہون کا مرید ہوا ہے اور اُنکے اوراد کو پڑہتا ہے اسی درمیان مین سلطان نے عرض کیا کہ ملک قطب الدین نماز نہین پڑہتا ہے فرمودند ملک قطب الدین را گہ بگزار و گفت اے برادر مہتر ما ملک قطب الدین مرید شیخ رکن الدین ست ولیکن ہیچ صالح نیست تا فرار د سلطان گفت شنیدم مخدوم در اُچہ خانقاہ بخت دولت میرود اور رعایت چندان نمیکند او کدام کس بود عظمت شما سخت بزرگ ست بعد ازان سلطان روے بر خواجہ حسن خادم آورد و گفت حسن بشنو چہ خادمی میکنی وقت کندوری میشود گفتم لقمہ از دست شیخ مے برند و چیزے خیرت این شور من در خانہ ی شنیدم این چہ خادمیست کہ شما میکنید دیدہ ام آن زمان کہ کندوری شیخ رکن الدین خرچ شدی کسے را مجال نبودے کہ دم زند ہمین اشارت بودے و مصلی زوارے برسیدند اینجا بر مخدوم زائران جیران میکنند خواجہ حسن نے جواب دیا کہ خداوند عالم شیخ رکن الدین کے پاس اسقدر خلائق زیارت کو نہین آتی تہی کہ جسقدر مخدوم قطب عالم واقالیم کے پاس شور مچایا ہے زیارت کو آتی ہے کہان تک محافظت کرین بعد اسکے سلطان نے اپنے پوتون کے واسطے کہا کہ مخدوم بندہ زادے قدمبوسی کرتے ہین تو آپنے یہ دعا کی کہ اللھم بارک فیھم یعنی الٰہی تو انمین برکت دے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچون کے واسطے اسی طرح دعا فرماتے تہے مروی ہے کہ اگر ایک بچہ ہوتا تو اللھم بارک فیہ دعا فرماتے پہر سلطان نے قدمبوس کیا مخدوم نے چاہا کہ نزدبان تک پہنچے اپنی سلطان نے

ہاتھ پکڑے رہا نیچے آنے نہ دیا فرمایا ہے ہے میں نیچے آؤں چند قدم تو بادشاہ کی تعظیم
کروں تمہو اسقدر دور سے آئے ہو سلطان نے عرض کیا کہ میں وہ انہیں کہتا ہوں کہ آپ
زربان سے نیچے آئیں اہل تعظیم تو آپ ہیں ہماری تعظیم نہ کرنی چاہیے پھر سلطان نے
قدمبوسی لی اور مخدوم سے عرض کیا کہ آپ بیٹھیں پھر چلا گیا بعد اسکے ارکان دولت
میں سے ہر ایک قدمبوسی کرتا تھا آپ ہر ایک سے معذرت فرماتے تھے جب سب
چلے گئے تو آٹھ رکعت نماز جو کہ اول سال غرۂ محرم کو اوراد میں مروی ہے بجماعت
ادا کی دعائیں پڑھیں یہ فقیر اول مجلس سے آخر ملاقات سلطان تک خدمت امیر کبیر
میں حاضر تھا فوائد مذکورہ اور سب کچھ قلم بند کیا روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑھ میں نے شروع کیا ترتیب اس باب میں تھی واما مقام
الصالحین فھو علی عشرۃ مقامات صوم بالنہار وقیام باللیل وذکر الموت
وتشییع الجنائز ولزوم المقابر ومسح راس الیتامیٰ بالایدی وعیادۃ المریض
وبذل الصدقۃ ومحبۃ اہل الخیر ومداومۃ الذکر یعنے مقام صالحین کا دس
مقام ہوتی ہے ایک تو دن کو روزہ رکھنا دوسرا رات کو بقیام بسر کرنا یعنی نماز
پڑھنا تیسرا موت کو یاد کرنا جب سبق فقیر کا یہاں پہونچا تو یہ حدیث شریف فرمائی
قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من تذکر الموت عشرین مرۃ فی کل یوم لم تکتب بہ خطیئۃ
یعنے جو کوئی یاد کرے موت کو بیس بار ہر دن میں تو اُسکے گناہ نہ لکھے جائیں روایت
کیا گیا ہے کہ بائیں عبارت کہیں جسطرح کہ دعا کو بعد پانچوں نمازوں کے کہتا ہے

چار کلمے ہین چار کو پانچ مین ضرب دو تو بیس ہو جاتی ہین اور اول و آخر مین درود شریف
پڑہی وہ کلمے یہ ہین اللھم تب علینا قبل الموت وارحمنا عند الموت ولا تعذ بنا
بعد الموت وھون علینا و علی جمیع المؤمنین والمؤمنات سکرات الموت
یا خالق الحیاۃ والممات اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان چار کلمونکو بعد پانچون
نمازون کے ہمیشہ کہو دعا گو ہمیشہ کہتا ہے اور اصحاب کو بہی مین نے حکم دیا ہے منجملہ
اصحاب ایک یار نے عرض کیا کہ یا خالق الحیوۃ والممات کو بہی پڑہین جواب فرمایا
کہ اس کلمے سے پانچ کلمے ہو جاتے ہین پانچ کو پانچ مین ضرب دو تو پچیس ہوتے ہین
حدیث شریف مین بہی بیس بار فرمایا ہے اور یہی مروی ہے یہ کلمہ زائد ہوگا لیکن
اگر کوئی کہے تو منع نہین ہے لیکن مین نے جو بیان کیا تم اسی کو لو چوتہا مقام جنازون
کے ساتہ جانا پانچوان قبرستان مین جانے کو لازم کرنا چہٹا یتیمون کے سر پر دست
شفقت پہیرنا ساتوان بیمار پرسی کرنا آٹہوان صدقہ دینا یعنی سخاوت کرنا نوان محبت
اہل خیر کی یعنی نیک لوگونکو دوست رکہنا دسوان ذکر کرنے کی مداومت کرنا قولہ
تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ ای سرا وجہرا لان التضرع من الضراعۃ وھو
الاظھار یعنے پکارو تم اپنے رب کو پکار کر اور چپکے اسلئے کہ تضرع ضراعت سے ماخوذ ہے
اور ضراعت کے معنی ہین اظہار یہ دس مقام صالحین کے ہین روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید مایۂ سالک ست یہ ساری ترتیب آغاز سبق
سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی بعد اسکے فرمایا کہ اول سال کا دن ہے شیخ الاسلام

گئے تہنیت کو جاؤن اُٹھے پالکی کو لائے سوار ہوئے اور چلے یہ فقیر اور یاران اعلی وثاق مین لوٹ آئے۔

شب دوشنبہ دوم ماہ محرم

مخدوم ادام اللہ برکاتہ غرۂ ماہ محرم کو واسطے تہنیت شیخ الاسلام کے تشریف لے گئے تھے وہان سے لوٹے تو درمیان مغرب وعشا کے پہونچے اس فقیر نے خواجہ نصرت سے پوچھا کہ مخدوم بعد ملاقات شیخ الاسلام کے اور کہان گئے تھے شام کردی خواجہ نصرت نے کہا کہ مین ہمراہ رکاب نہین گیا تہا مین نہین جانتا ہون ہم ابہی تک اس بات کو خوب کہہ نہ پائے تھے مخدوم چاہتے تھے کہ نماز مین شروع کرین نیت فسخ کی روے مبارک طرف اس فقیر کے اور خواجہ نصرت کے لائے فرمایا کہ شیخ الاسلام سے دہلی کہنہ کے گہر مین باغچہ کے نزدیک ملاقات ہوگئی وہ وضو کر رہے تھے کہ مین نے اونکو پایا او تہنیت کی جب وہان سے لوٹا تو اثناے راہ مین ایک عزیز پہونچا وہ مزاحم ہوا اپنے گہر مین لے گیا الیس عورتون نے تعلق کیا یعنے مرید ہوئین منجملہ اُنکے ایک عورت نے خاندان چشت مین پیوند کیا سب چہوٹی تہین مین نے اُنکو بدختری قبول کیا یعنے انکو بیٹی بنایا مگر ایک بڑہیا تہی سو اُسکو بخواہری قبول کیا یعنے اُسکو بہن بنایا اُسی جگہہ سے فتوح مین کپڑا ملا تو مین نے خادم سے کہا تو اُسنے چار چار گز کے دامنی پہاڑ کر دیدی پہر مین وہانسے لوٹ آیا **ایضاً** آہستہ فرمایا ایسا کہ دو تین اور یارون نے سن لیا یعنے مولانا فرید الدین و شیخ زادہ نجم الدین و خواجہ نصرت نے

کہ دعاگو کو یہ بات سنوائی کہ تو بوڑھے گا یہاں تک کہ مہتر خضر سے ملاقات کر لیگا اور
چند یارون کی بھی ملاقات کرائے گا پس دعاگو را انشراح در خاطر مے افتد یعنے دعاگو
کے دل مین خوشی معلوم ہوتی ہے ایک رات حظیرۂ شیخ الاسلام نظام الحق والدین
قدس اللہ سرہ مین مع بعض یارون کے جہت عمارت معروف تھے جانب پچھم کے
اسجگہہ سے حظیرہ کسقدر ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ دو کوس ہوگا فرمایا ان شاء اللہ تعالے
تم بھی برابر ہوگی ہمنے خدمت کی یعنے سلام عرض کیا **ایضاً** مخدوم ادام اللہ
برکاتہ صلوۃ احیاء القلب پڑھنا چاہتے تھے بیٹھکر شروع کی اُٹھ کھڑے ہوئے اور
آہستہ فرمایا سنوایا کہ کھڑے ہوکر پڑھو اس سبب سے مین اُٹھ کھڑا ہوا اسی درمیان
مین سید علی مدنی کی خبر وفات پہونچی علیہ الرحمۃ والمغفرۃ فوراً انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھا فرمایا کہ دعاگو کا برادر و یار تھا اور اُسکے والدہ میری بہن تھی در واقعہ جنید حال
دعاگو را خبر کردہ بود اور اسجگہہ سبب میری محبت کے آیا تھا فردا بر دنیا کل شرف تمیل
نرکھتا تھا کسی وقت اُسنے نکہا کہ میرے واسطے سفارش کر وار روئی بودہ لیے بود
از نیہا فرمودند جو بوقت صبح کی نماز ادا کر چکے تو دوم ماہ محرم روز دوشنبہ واسطے نماز
جنازہ سید علی کے مع اصحاب اعلی روانہ ہوئے یہ فقیر اور برادر فقیر بھی رکاب مبارک
مین چلے جب اُسکے مقام مین پہونچے تو اُسکے جنازۂ مبارک کو باہر لائے فرمایا امام کو
چاہیئے کہ سینۂ میت کے نزدیک کھڑا ہو پھر نماز جنازہ کی تکبیر کہی خود مخدوم ادام اللہ
برکاتہ نے امامت فرمائی جب نماز سے فارغ ہوے تو آیۃ الکرسی پڑھی پھر برابر جنازے کے

چلے یہ فقیر و اصحاب اعلی رکاب سعادت مین روانہ ہوئے جب حظیرہ مین
پہونچے تو جنازے کو اُتارا جب تک کہ قبر کا گڑہا کہودا تب تک اُس جگہہ بیٹہے
اشراق و چاشت کی نماز بہی اُسی جگہہ ادا کی پہر سید علی مدنی کو قبر مین اُتارا
پہر تختہ پوش کیا میت کے نزدیک باآواز بلند یہ پڑہا جس طرح کہ اوراد مین ہے
یا ولی اللہ یا ولد رسول اللہ اذا جاءک من اللہ ملک فقل السلام علیکم
انی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ
الی آخر الدعاء اور روتے تہے جب تلقین سے فارغ ہوئے تو سید علی کے
لڑکو نسے بہی فرمایا کہ تم دو رکعت نماز پڑہو پہلی رکعت مین سورۂ اذا زلزلت
اور دوسری مین سورۂ الہاکم التکاثر بعد فراغ کے میت کو ثواب بخشو فرمایا کہ یہ
بات حدیث صحاح مین مروی ہے اوراد شیخ مین اس نماز کو نہین لائے ہین
مولانا فرید الدین نے عرض کیا کہ اوراد مخدوم مین مولانا نظام الدین لائے
ہین مخدوم ادام اللہ برکاتہ سرہانے قبر کے بیٹہے پہر فرمایا کہ سورۂ واقعہ اور منجیہ
یعنے سورۂ ملک کو سورۂ منجیہ بہی کہتے ہین واسطے نجات قبر کے مجرب ہے منجملہ
اصحاب ایک یار نے پوچہا کہ سات کنکریو نپر سورۂ فاتحہ پڑہتے ہین اور میت کے
قبر مین ڈالتے ہین یہ بات کیسی ہے جواب فرمایا کہ اُس طرف مکہ و مدینہ مین نہین
کرتے ہین پہر وثاق مین لوٹ آئے **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی فاما

ما نحن فیہ

مقام المریدین ای الطالبین فھو علی عشر مقامات المحبۃ الی اللہ بالنوافل
والتدبر عندہ بالنصیحۃ فی النفس فیما عنداللہ بمثل النصح لہ ثم فی الخلق
والانس بکلام اللہ والصبر علی حکامہ والائتمار لامرہ والحیاء من نظرہ
الیہ وبذل الموجود فی محبوبہ والتعرض لکل سبب یوصل الیہ والرضاء
بالقلیل والقناعۃ یعنے طالبین کا مقام دس مقامون پر مبنی ہے ایک تو دوستی
کرنا اللہ تعالی سے ساتہ نوافل کے دوسرا مقام اُسکا تدبر و تفکر کرنا ہے اول
اپنے نفس کو نصیحت کرے بعد اُسکے خلق کو نصیحت کرے قولہ تعالی اتامرون الناس
بالبر وتنسون انفسکم تیسرا اللہ تعالی کے کلام پاک سے موانست کرنا یعنے
قرآن شریف کی بہت تلاوت کرنا چوتہا قرآن شریف کے احکام پر صبر کرنا یعنی اُسکے
اوامر ونواہی کی رعایت کرنا پانچوان اُسکے حکم کی فرمانبرداری کرنا چہٹا اللہ تعالی
کے نظر کرنے سے شرمانا کہ وہ اُسکو دیکھتا ہے قولہ تعالی ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید وھو معکم اینما کنتم ساتوان جو کچہہ پہونچا اُسکو خرچ کرڈالے آٹہوان
اس بات مین کوشش کرے کہ وصال پائے اور اُسکے پاس پہونچے نوان تہوڑے
سے راضی ہونا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی مجہسے تہوڑے کے ساتہہ راضی
ہوجاتا ہے تو مین بہی اُس سے تہوڑے کے ساتہہ خوش ہوجاتا ہون زکوۃ وحج وصدقۂ
فطر و قربانی اضحے وایتاء ذی القربی وما جعل علیکم فی الدین من حرج دسوان
قانع بقناعت ہونا القناعۃ کنز لا یفنے والقانع غنی وان لم یملک حبۃ والحریص

فقیروان ملک الدنیا یعنے قناعت ایک خزانہ ہے کہ فنا نہین ہوتا ہے اور قانع
غنی ہے اگرچہ ایک حبہ کا مالک نہو اور حرص والا فقیر ہے گو دنیا کا مالک ہے یہ دس
مقام طالبین کے ہین پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیر ید مایۂ سالک ست یہ
ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضا روز مذکور دوم ماہ محرم روز دوشنبہ بعد از نماز ظہر

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا عوارف کا سبق فرمارہے تہے کہ جو شخص
خانقاہ مین رہے تو اسکو چاہیئے کہ مشغول ہوئے بیکار نرہے ورنہ از روے طریقت
نہ از راہ شریعت اُس خانقاہ کی وجہ کہانا روا نہین ہے یا کوئی شخص اگر کہائے
تو خادمی کرے یا جہاڑو دے اسکو بہی روا ہے کیونکہ کام مین ہے لیکن بانی خانقاہ
نے وقف کی نیت کی ہے تو شریعت مین بہی بیکار کے واسطے روا نہین ہے چارون
مذہب مین اسی درمیان مین خادمون کو طلب کیا اور فرمایا کہ بادشاہ ہر ماہ وجہ
نیک سے وظیفہ بہیجتا تہا اس ماہ مین یعنے محرم مین وظیفہ نہین بہیجا اس سبب سے
کہ بعد عاشورے کے روانہ ہوئیگا لیکن بادشاہ ہر روز دو وقتہ کندوری یعنے
دسترخوان تہنیت کا بہیجتا ہے پس کسی بیگانے کو اندر آنے مت دو تا کہ آن وظیفہ خوارونکو
بہی کہانا جو آتا ہے پہونچ جائے اور کفایت کرے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ جس زمانے مین دعا گو اُچہ سے ملتان مین واسطے طلب علم کے آیا تو
شیخ قطب العالم رکن الدین قدس اللہ سرہ کی ملاقات کی گئی شیخ نے اپنے خادمونے

فرمایا کہ سید کو خانقاہ مین مت اُتارو مدرسے مین آتار و کیونکہ بہ نیت علم باہر آیا ہے
و بہ خانقاہ کی اُسکے واسطے کب جائز ہو گی پس شیخ نے دختر با درست سے کہدیا تہا کہ ہر
روز دہیہ خاص شیخ سے وظیفہ پکا کر پہونچاتی رہین وجہ خانقاہ سے نہین اور کبہی
کبہی پس خوردہ شیخ کا بہی بہیجتی تہی ایسی شفقت رکہتی تہی تا وجہ یعنے غیر حلال کہانے
نہین دیتے تہے ایک برس تک مین وہان رہا چند کتابین جو کہ بعد انتقال قاضی
بہاء الدین علیہ الرحمہ کی رہ گئی تہین اُنکو مین نے تمام کیا پہر شیخ نے دعا گو کو روانہ
فرمایا **ایضا** فرمایا کہ بعض کو جب کسی مقام مین کوئی خطا ہو جاتا تو اُس مقام
سے عدول کرتے تہے تا آن خطا را اداکردہ بیفتد و یاد نیاید مناسب اسکے فرمایا
شریعت مین مسئلہ ہے کہ اگر کسی شخص نے حج کا احرام باندہا پہر عورت سے صحبت کر لی
تو اسکا احرام ٹوٹ گیا پہر جسوقت چاہے کہ احرام باندہے تو عورت سے جدا رہے
نزدیک بعض علما کے واجب ہے اور ہمارے مذہب مین اولی یہ ہے کہ ایسا کرے یہ
نظیر ہے اُس بات کی جسکا ذکر اول ہوا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من بگیر یداور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی روی
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم عن النبی صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم قال من سبح اللہ تعالی مأئۃ بالغداۃ ومأئۃ بالعشی کان کمن
حج مأئۃ حجۃ ومن حمد اللہ تعالی مأئۃ بالغداۃ ومأئۃ بالعشی کان کمن حمل مأئۃ
فرس فی سبیل اللہ تعالی ومن ھلّل اللہ تعالی مأئۃ بالغداۃ ومأئۃ بالعشی

کان کمن اعتق مأئتہ رقبۃ من ولد اسمعیل علیہ السلام ومن کبّر اللہ تعالی مأئتہ بالغداۃ ومأئتہ بالعشی لم یأت فی ذلک الیوم احد باکثر مما اتی بہ الا من قال کما قال ھو اوزاد علی ما قال یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سبحان اللہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ اُس شخص کے مثل ہے کہ جسنے سو حج کئے اور جو کوئی الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ مثل اُس شخص کے ہے کہ جسنے سو گہوڑو نپر اللہ کی راہ مین سوار کیا ہو اور جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ مثل اُس شخص کی ہے کہ جسنے سو بردے آزاد کئے ہون اولاد سے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے اور جو کوئی اللہ اکبر کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو اُس دن کوئی شخص اُس سے عمل مین زیادہ تر نہوگا مگر وہ شخص کہ کہے جیسا کہ اُسنے کہا یا اُسپر زیادہ کیا بعد اُسکے امیر کبیر روے منیر طرف اس فقیر کے لائے. فرمایا فرزند من یہ تسبیح ہر روز صبح وشام دو سو بار کہا کرو دعاگو بہی ہمیشہ کہتا ہے اور یار لوگ بہی کہتے ہین مین نے اُنکو حکم دیا ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

پورے تیسرے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲-۱۲-۱۲

سوم ماہ محرم روز سہ شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر و ثاق مین بخدمت امیر کبیر حاضر تہا فرمایا حقیقت ماہیت کو کہتے ہین کما ہی ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن **شیخ کبیر بہاء الحق والدین** قدس اللہ روحہ کسی جگہہ تشریف لیگئے تہے وہانسے لوٹے تو مسجد مین

تکبیر کی اقامت کہی تہی اور آئے امام کا اقتدا شروع کیا جب نماز سے فارغ ہوئے
تو امام کو طلب کیا اور فرمایا سن تکبیر تحریمہ سے نماز سے نکلنے تک تو ملتان مین گہوڑے
خریدتا اور دہلی مین بیچتا تہا اور دہلی سے بردے خریدتا اور ملتان مین بیچتا تہا
ملتان سے دہلی مین اور دہلی سے ملتان مین یہ کیا نماز ہے بران امام گفت نماز
اعادہ کنیم شیخ گفت خواہی کرد خود شیخ اعادہ کردند یہ ہے نماز حقیقت کی لیکن
شریعت مین روا ہے حقیقت کی نماز حضور ہے ساتہ اللہ تعالی کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے لا صلوٰۃ الا بحضور القلب یعنی بحضور القلب مع اللہ تعالی یعنی نہین ہے
نماز مگر ساتہ حضور قلب کے یعنی ساتہ حضور دل کے ساتہ اللہ تعالی کے پہر روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندان من تکبیر بلند **ایضا** فرمایا کہ کمالیت
مرید کی اسوقت ہوتی ہے کہ اگر دل مین کچہہ ہوی گزری تو شیخ اسکا کشف کرے یعنے
اسکو دور کر دے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک ہندوستانی
مکہ مبارک مین شیخ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ کے پاس رہتا تہا مکے مین اوراد
یعنی وظیفہ نہین ہوتا ہے مصر مین خلیفہ کے پاس ہوتا ہے ایک دن وہی ہندوستانی
شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا مین چاہتا ہون کہ خلیفہ کے پاس مصر
مین جاؤن کچہہ وظیفہ مقرر کر دے تو پہر واپس آجاؤن وہ ہر سال پہونچیگا حاجتمندی
نے زور آوری کی ہے شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ نے اسکے باطن مین نظر
کی اسکے دل سے اس خطرے کو دور کر دیا بعد ذرا دیر کے دعا گو نے دیکہا کہ اس

دور کرنا خطرے کا مرید کے دل سے

ہندوستانی نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم مین نے توبہ کی مین نہ جاؤن گا مین نے بایزید کے کلام کی تصدیق کی اور یہ آیت شریف پڑہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا و علا ادکرما یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین مین مگر اللہ پر ہے روزی اسکی دعاگو نے اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ تیرا یہ خطرہ کہان سے دور ہوا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مین نے کہا کہ شیخ نے تیرے باطن مین نظر کی اور اُس خطرے کو دور کر دیا فرمایا کہ گہڑی بہر اولیا کی نظر کرنے مین یہ دولت ہے چاہیے کہ شیخ کی صحبت مین رہے اور علم پڑہے اور اُس سے سُنے تو ایسی دولتین سعادتین پائے روی مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران اعلی کے لائے فرمایا جیسے تم مجد صحبت دعاگو رہتے ہو اور دعاگو سے علم سنتے ہو اور پڑہتے ہو اور عمل اخذ کرتے ہو کس حد تک سعادت ہے ہم سب نے قدمبوسی کی **ایضا صحت توبہ مرید کے باب مین** گفتگو ہونے لگی فرمایا کتاب سلوک مین ہے لا یصیر المرید مریدا حتی لا یکتب صاحب الشمال عشرین سنۃ شیئا یعنے مرید مرید نہین ہوتا ہے یعنے طالب کامل یہانتک کہ بائین طرف کا فرشتہ نہ لکہے اُسپر کچہہ بدی بیس برس تک اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یدآج ایک شخص نے موے بند ریشمی ڈالا تو بہ کی اسکی توبہ قبول نہین ہے اور نماز بہی قبول نہین ہے پہر اُسکے مونہ پر مارتے ہین اور وہ توبہ کرتا ہے اور پہر نماز پڑہتا ہے فرشتے گناہ لکہتے ہین جب تک کہ پہنے ہوے ہے اسی جہت سے دعاگو مرید نہین کرتا ہے بوڑہونکو برادری کے ساتہ قبول کرتا ہون اور جوانونکو فرزندی مین

قبول کرتا ہون مین شیخ نہین ہون وکیل ہون آسی درمیان مین مخدوم زادہ

سید حامد نبیرہ مخدوم اطال اللہ عمرہ خدمت مین کلام اللہ شریف پڑہنے لگا

شروع مین کہتا تہا باسناد کہ الی حضرۃ اللہ جل جلالہ فرمایا یہ اس سبب سے

کہتا ہے کہ دعاگو ساتون امام سے ساتون قرارت کا اسناد رکہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم تک مین نے اُس طرف اُن قرارتون کو عرض کیا ہے اور اسناد لکھا

ہوا رکہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مین آرزو رکہتا ہون کہ اسجگہہ

کوئی شخص دعاگو پر ساتون قرارت کو عرض کرے اور اگر نہ کرسکے تو قرارت ابو عمرو

کو تو عرض کرے تو مین اسناد لکہون اور اُسکو دیدون اَچہ مین بعض عورتون نے

عرض کیا ہے مین نے اُنکو اسناد لکہدیا ہے سید حامد سورہ طس مین پہونچا تو فرمایا

کہ طس بفتح الطاء بغیر الامالۃ بھمزۃ وبغیر الھمزۃ ہندوستانی قاریون نے

ترک ہمزہ کو اختیار کیا ہے اور اَیاتنا مین حرف تا کو ظاہر کرتے ہین روی مبارک

طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید وسبق بخوانید مین نے شروع کیا تہذیب

اس باب مین تہی اما مقام المطیعین فھو علی عشر مقامات تعظیم لامر اللہ

والحب للہ والبغض للہ والھیبۃ والمراقبۃ للہ والصدق والجد والاجتھاد

ووضع الرقبۃ فی ذل المسکنۃ والسکون بین یدی اللہ وحفظ النفس عندہ

ورعایۃ القلب وانتظار ما یقع بہ من معاملتہ یعنے مقام مطیعون فرمانبردارون

اور اہل طاعت کا دس مقامو پر مبنی ہے ایک تو تعظیم کرنا اللہ تعالی کے امر کی

دوسرا مقام دوست رکہنا اہل طاعت کو واسطے خدا کے تیسرا دشمن رکہنا اہل عصیان
کو واسطے خدا کے اللہ تعالی فرماتا ہے ولا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ چوتہا بخشش
کرنا واسطے رضا اللہ تعالی کی بقدر مقدور پانچوان مراقبہ کرنا یعنی سب حال مین اللہ تعالے
کو خود پر ناظر رکہنا مراقبہ کے معنے از روی لغت کے با یکدیگر چشم داشتن اسلئے کہ مفاعلہ
واسطے مشارکت کے ہے اور مبالغے کے بہی وفی اصطلاح المشائخ الصوفیۃ قدس
اللہ تعالی ارواحہم العزیزۃ المراقبۃ ملازمۃ العلم بان اللہ مطلع علیہ یعنی
مشائخ صوفیہ کے اصطلاح مین مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کو جاننا کہ اللہ تعالے
اُسپر مطلع ہے اور یہ مراقبہ کہ گہڑی بہر سر کو زانو مین کر لیتے ہین سو مبتدیون کا
مراقبہ ہے اور مراقبہ منتہی لوگون کا یہی ہے جو مین نے کہا چہٹا مقام جد و اجتہاد
ہے یعنی اعمال صالح مین سعی و کوشش کرنا اللہ سبحانہ فرماتا ہے والذین جاہدوا
فینا لنہدینہم سبلنا ای سبل وصالنا یعنی جن لوگون نے سعی و کوشش کی
ہمارے طلب مین تو ہم ضرور انکو اپنے وصال کی راہین بتا دینگے ساتوان گردن
رکہہ دینا ذلت مسکنت مین یعنی خواری کہینچنا آٹہوان ساکت ہونا روبرو حضرت
صمدیت کے یعنی لا یعنی بیفائدہ بات نہ کہنا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر فلیقل خیرا او لیسکت وفی روایۃ او
لیصمت یعنے جو شخص اللہ و رسولؐ و روز قیامت پر ایمان لایا ہے تو چاہئے کہ
بہلی بات کہے یا چپ رہے نوان فرو بردن نفس نزدیک خدائے تعالی یعنی نگاہ

رکہنا نفس کو نزدیک اللہ تعالی کے دسوان رعایت قلب یعنی نگاہ رکہنا دل کو اور منتظر
رہنا اُس شے کا جو واقع ہوتی ہے دل مین معاملہ حق سے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے
؎ قلوب العارفین لہا عیون ٭ یعنے عارفون کے دلون کی آنکہین
ہین یہ دس مقام اہل طاعت کے مقام ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من بگیر یدمایہ سالک ست یہ ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا**
خلق رنجیدہ کرتی تہی نماز نہین پڑہنے دیتی تہی تو فرمایا فروا من الناس کما یفر الغنم
من الاسد یعنے تم بہاگو لوگون سے جسطرح کہ بکریان شیر سے بہاگتی ہین **ایضا** فرمایا
سالک کو واجب ہے کہ جو کچہہ کرے خدا کے واسطے کرے مثلاً اگر کہانا کہائے تو عبادت
خدا کے نیت کرے یہانتک فرمایا کہ اگر پاخانے مین جاے تو نیت کرے کہ جلد فارغ
ہو جاے تو لائق عبادت کے ہو قولہ علیہ الصلوۃ والسلام نیۃ المومن خیر من
عملہ وانما الاعمال بالنیات یعنے نیت مومن کی بہتر ہے اُسکے عمل سے اور سوا اسکے
نہین کہ اعتبار اعمال کا نیتون سے ہے **ایضا** بلاغت بالغون کا ذکر نکلا تو فرمایا
کہ بالغین واصلین ہین جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎ لاشی عندی کل
من طلب الدنیا ٭ والقاہرون نفوسہم ابطال ٭ الطالبون تشابہوا برجالہم ٭
والواصلون الی الحبیب رجال ٭ یعنے جو شخص کہ دنیاے فانی کا طالب ہے وہ
کچہہ شے نہین ہے والشیٔ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ یعنے شے جسوقت
مقصود سے خالی ہوتی ہے تو اسکی نفی جائز ہے فرمایا ایک عزیز نے پوچہا کہ لاشی

کیون کہتا ہے لاشے بہی ایک شے ہے حالانکہ طالب دنیا تو لاشے بہی نہین ہے اور
اپنے نفس کے توڑنیوالے ابطال ہین ابطال جمع ہے بَطَل کی بَطَل کہتے ہین شجاع وبہادر
کو اور طالبانِ حضرتِ قدسی کو مردون کے ساتہ مشابہت ہے اور جو لوگ کہ دوست
تک پہونچے ہوسے ہین مرد وہی ہین **ایضاً** فرمایا کہ محبون کی شوق ومحبت کی آگ
سخت تر ہے دوزخ کی آگ سے جیسا کہ اہل محبت نے کہا ہے **ع** بالنار خوفنی
قوم فقلت لهم ؛ النار ترحم من فی قلبہ نار ؛ یعنے ایک گروہ نے مجکو دوزخ
کی آگ سے ڈرایا تو مین نے اُنسے کہا کہ دوزخ کی آگ رحمت وشفقت کرتی ہے اُس شخص پر
کہ جسکے دل مین محبت کی آگ ہے ولهذا قیل المتحرق لا یحترق یعنے اسلئے کہا ہے کہ
جلی ہوئی شے نہین جلتی ہے ممکن نہین ہے کہ جلی شے کو پہر جلائین پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید وآن اشعار عربی یکجا تقریر کردم بنویسید
وسبق بخوانید مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی عن عبد الله بن عباس
رضی الله عنهما قوله علیه السلام من قام اذا زالت الشمس وتوضأ واسبغ الوضوء
ثم صلی قبل الظهر اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة وآیة الکرسی
وقل هو الله احد ثلث مرات ویتم رکوعهن وسجودهن کتب الله له سبعین
الف حسنة ومحا عنه سبعین الف سیئة ورفع له سبعین الف درجة و
صلی خلفه سبعون الف ملك ویستغفرون له ووکل الله ملکین سوی
حفظته احدهما عن یمینه والاخر عن شماله یکلأنه حتی یمسی وان مات کان له

اجر صدیق وشہید یعنے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جو شخص کہ کہڑا ہو جسوقت کہ سورج ڈہلجائے اور
وضو کرے بکمال احتیاط الاسباغ الاکمال یعنی اسباغ کی معنی اکمال ہین پہر پڑہے
ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑہے ہر رکعت مین الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ
احد تین بار اور پورا کرے اُنکے رکوع وسجود وخشوع کو یعنے بتعدیل ارکان ادا کرے
تو لکہواوے اللہ واسطے اُسکے ستر ہزار نیکیان اور دور کرے اُس سے ستر ہزار
بدیان اور بلند کرے واسطے اُسکے ستر ہزار درجے اور نماز پڑہین پیچہے اُسکے
یعنے اقتدا کرین ستر ہزار فرشتے اور بخشش مانگین واسطے اُسکے اور مقرر کرے اللہ
دو فرشتون کو سوا نگہبان فرشتون کے ایک کو اُسکے سیدہی طرف اور دوسرے کو
اُسکے بائین طرف نگاہ رکہین اُسکو یہانتک کہ شام کرے یکلآنہ ای یحفظانہ
یعنی یکلانہ کے یہ معنی ہین کہ وہ دو فرشتے اُسکی حفاظت کرتے ہین اور اگر اس نماز
کا پڑہنے والا اُسدن مرجاے تو اُسکے لئے صدیق وشہید کا اجر ہوئے پہر روی
مبارک طرف اِس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر یدا ور یہ نماز وقت زوال کے
ادا کرو دعاگو ہمیشہ ادا کرتا ہے یہ نماز اورادمین ہے تین نے یارون سے بہی کہدیا
ہے وہ اُسکو کرتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حقمین اس دعاگو کے تہی

ایضاً روز مذکور سہ شنبہ ماہ مذکور بعد نماز ظہر

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا مصابیح کا سبق فرماتے تہے حدیث شریف

یہ تھی ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم فقال یا رسول اللہ
علمنی شیئاً فاعمل بہ حتی ادخل الجنۃ فقال یا اعرابی تعبد اللہ ولا تشرک بہ
شیئا وتصلی الصلوٰۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ فقال الاعرابی
لا ازید علی ھذا ولا انقص یعنے تحقیق ایک دن ایک جنگلی آدمی آیا طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس عرض کیا یا رسول اللہ آپ سکھاؤ مجکو کوئی چیز
پس مین اُسکو کرون یہانتک کہ داخل ہوؤن مین بہشت مین پس آپنے فرمایا ای اعرابی
تو عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اُسکے ساتہ کسی چیز کو فرمایا کہ مراد اس شرک سے
ریا ہے کیونکہ وہ مسلمان ہوگیا تہا ریا کو شرک اسلیئے کہا کہ ریا شرک خفی ہے اُس طرف
کے محدثون سے اسی طرح سُنا ہے یہانتک کہ اگر رات مین یا حجرۂ تاریک مین نماز
پڑہے اور دل مین خطرہ گذرے کہ کسی کو دیکہتا ہے تو ریا ہوگی مخلص کو خلا و ملا
یعنی تنہائی و مجمع یکسان ہے وہ نظر رکہتا ہے خداوند تعالی پر دوسری بات اُس
اعرابی سے یہ فرمائی کہ اے اعرابی تو پانچون وقت کی نماز پڑہ جو کہ لکھی گئی ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا اے اعرابی ادا کر زکوٰۃ
جو کہ فرض کی گئی ہے اگر تو نصاب کا مالک ہو پس اُس اعرابی نے کہا مین کچہہ اسپر
زیادہ نکرونگا اور نہ کم کرونگا پہر فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ دوسری اس بات
کا حکم دیا کہ حج ادا کر یہ بات اُس طرف کے محدثون سے سُنی ہے کیونکہ منسک حج
سب وقت تہا وہ شخص بیابانی وغیرہ بہی اسکو جانتے تہے اللہ تعالی فرماتا ہے

ولکل امة جعلنا منسکا هم ناسکوه اعرابی نے جو یہ بات کہی کہ لا ازید علی هذا
ولا انقص یعنی مین نہ اُسپر زیادہ کرونگا نہ اس سے کم کرونگا سو اسکے کیا معنی ہین
اُس طرف کے محدثون سے سُنا ہے کہ وہ اعرابی قوم کا سردار تہا یعنے اس حدیث
کو قوم کے پاس پہونچاؤنگا اس حدیث پر نہ کچہہ زیادہ کرونگا نہ اُس سے کچہہ کم کرونگا
پہر اس فقیر اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیر یدینکو **اسی درمیان مین**
اربعین صوفیہ کا سبق شروع ہوا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام
ینزل ربنا کل لیلة الی سماء الدنیا فی الثلث الاخیر ویقول هل من مستغفر
فاغفر له وفی روایة یبسط یدیه ویقول من یقرض الذی هو غیر عدوم
ولا ظلوم حتے ینفجر الفجر فرمایا کہ ینزل ربنا کیا ہے اللہ تعالی تو نزول سے منزہ
ہے پس اسجگہہ مضاف محذوف ہے ای ینزل ملک ربنا یعنے ہر رات ایک فرشتہ
اخیر رات مین آسمان سے اُترتا ہے اور کہتا ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ مین اُسکی دعا
قبول کرون ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ مین اُسکو بخش دون اور ایک روایت مین یہ
یون ہے کہ پہیلاتا ہے اپنے ہاتہونکو اور کہتا ہے کون شخص قرض دیتا ہے اوس
شخص کو جو کہ معدوم نہین ہے موجود ہے اللہ تعالی کا قول پاک ہے ومن یقرض اللہ
قرضا حسنا فیضاعفه له اضعافا مضاعفة اور اُس شخص کو جو کہ ظلم نہین
کرتا ہے یہ ندا جب تک رہتی ہے کہ فجر طلوع کرے بعد اسکے **سید معز الدین**
رسول دار آئے اور چہل اسم پڑہنے لگے اسم یہ تہا فلا یفوت شیء من علمه ولا یؤ

فرمایا آج بہی یاحی یاقیوم کا ورد ہے ہزار بار روز سہ شنبہ ہے فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے اگر مردے پر پڑہین تو زندہ ہوجائے اور اس اسم کی برکت سے اللہ تعالی اونکو عجائب دکہائے آسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز ایک ولی مکاشف راہ حجاز مین جاتے تہے یہانتک کہ اُس زمین مین پہونچے کہ جس جگہہ گنج زر ہے تو فرمایا کہ کہولین خمس تو بیت المال مین اور باقی کو جو درویش لوگ کہ پیدل چل رہے تہے اُن سب کی امداد کے واسطے لیا اونٹ خریدے اور روانہ ہوے بعد اسکے فرمایا کہ اگر مال کو شہر مین پائین اور امیر ہو تو وہ سب بیت المال مین جمع ہو اور اگر کسی جنگل مین ہو اور امیر نہو تو وہ ایک خزانہ ہے کہ یوم خلق اللہ الارض خلق ذلک یعنے وہ ایک ایسا خزانہ ہے کہ جبدن اللہ تعالی نے زمین کو پیدا کیا ہے اُسکو بہی پیدا کردیا بعد اسکے فرمایا کہ منجملہ یاران ایک عزیز ہے کہ نام اُسکا نہ لونگا وہ مکاشف ہے اور اسی جگہہ ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ فلان جگہہ خزانہ ہے کسی دوسرے عزیز کے کام آجائیگا تاکہ وہ اُسکو کہولے مصرف مین پہونچاے مین نے کہا اب اگر کسی کی ملک ہو تو مجہے حرام ہے اور وہ بیت المال کی ملک ہے ولیکن مین چاہتا ہون کہ بادشاہ سے کہین وہ اُسکو کہولے سید رسولدار نے کہا کون ہے کہ اس بات کو بادشاہ کی کان پر ڈالے فرمایا مین اُس سے مشورہ کرونگا خواجہ نصرت کو طلب کیا اور فرمایا جا اُس سے پوچہہ کہ بر بادشاہ بعد اسکے فرمایا شاید کہ وہ خزانہ شہر سے باہر ہے اللہ تعالے نے اُسکو پیدا کیا ہو جسدن کہ دنیا کو پیدا کیا ہے چنانکہ حکایت آمد بعد اسکے فرمایا

ولی مکاشف راہ حجاز مین جاتے تہے گنج زر ہے ... بادشاہ ... اسم اعظم

۵

۵ کہ ایک ولی ہندوستان کا ہے اور ایک خراسان کا اسجگہہ کے خادمونسے اُنکو میرے
ساتہہ کہانا کہانے نہین دیتے ہین دور کرتے ہین لیکن اچہا ہے تاکہ استوار رہین
ایضاً ولایت قطبی کا ذکر چلا فرمایا کہ **شیخ نصیر الدین قطب**
تہے لیکن تمام عالم کے نہ تہے اُسی اپنی ولایت ہند کے ایک عزیز نے پوچہا کہ کتنی
مدت قطبی مین رہے فرمایا کہ چند سال آخر عمر مین دعاگو نے اُس اطراف مین سنا ہے
رہا قطب عالم سو وہ قطب اقطاب ہوتا ہے جیسے **شیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالے**
قطب اقطاب تہے اور آسمان مین تصرف رکہتے تہے فرشتون کے واسطے عرض
کرتے کہ اسکو فرشتۂ مقرب کر سید رسولدار نے پوچہا وہ قطب کہ ابدال کے سر ہے
دوسرا ہے فرمایا ہان **ایضاً سید علی مدنی** کو یاد کیا اور فرمایا قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من مات من العشق فقد مات شہیدا یعنے جو شخص عشق سے مرجاے
تو مقرر وہ شہید مرا ایک عزیز نے پوچہا کہ اُسکا حال کس طرح گذرا فرمایا کہ اُسکا حال
رات کو معلوم ہوا نور قبرہ و فسح یعنے اُسکی قبر روشن اور فراخ کردی گئی یعنی اُسکی
قبر مبارک کو پُر نور کر دیا اور فراخ ہی کیا بعد اسکے فرمایا حدیث شریف مین ہے کہ اگر
کوئی شخص غربت یعنے مسافرت مین مرجائے تو اُسکی قبر کو اُسجگہہ تک کہ جو اُسکا مقام
ہے بہشت کا چمن کرتے ہین سید علی کا یہی واقعہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ چند مدت
اُچہ مین تہا اور اُسجگہہ بہی کسی وقت اُسنے دنیا کی طلب نہ رکہی روتا بہت تہا بات مین رقت
بہت رکہتا تہا ایک عزیز تہا اور میرا برادر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ ملک مردان کا حال

کیونکر گذرا فرمایا اس سبب سے کہ اُسکے پیر شیخ نصیرالدین اُس سے رنجیدہ تہے عقوبت
مین تہا دعاگو نے اُسکے واسطے شیخ نصیرالدین سے معذرت چاہی تو اب تخفیف ہے
بعد اسکے فرمایا کہ مدینۂ مبارک مین ایک صندوق ہزار دانے کی تسبیح سے بہرا ہوا ہے تیسرے
دن زیارت کو جاتے ہین اور ایک لاکہہ بار لا الہ الا اللہ کہتے ہین صحاح مین ہے کہ
عذاب قبر کا میت سے اُٹہا لیتے ہین گو لائق عذاب ہی کے کیون نہو بعد اسکے فرمایا کہ
اگر گناہ نہین رکہتا ہے اور لائق عقوبت کے نہین ہے تو درجات کی ترقی ہوتی ہے
اور اگر وہ خصم رکہتا ہے تو تخفیف ہوجاتی ہے لیکن قیامت کے دن جب تک کہ اُسکے خصم
خوش نہو جائین گے تب تک خلاصی نہ پائیگا تیسرے دن بعد نماز صبح کے واسطے
زیارت سید علی کے روانہ ہوئے سب یارون سے فرمایا آؤ اور بندہ اور برادر بندہ
رکاب سعادت مین تہے یہانتک کہ اُسکے حظیرے مین پہونچے مخدوم نے مع یارون
کے سورۂ ملک پڑہی اور ثواب بخشا اور یہ دعا پڑہی جو کہ حدیث صحاح مین ہے فللہ الحمد
اور یارونسے فرمایا کہ سارے مردون کو ثواب بخشو فرمایا کہ جو کوئی یہ پڑہے سارے مردگان
اسلام کی نیت سے تو سب کی قبرین منور و فراخ ہوجائین خادم نے عرض کیا کہ تسبیح
لائین فرمایا حاجت نہین ہے غرض اُسکی حاصل ہوگئی ہے ولیکن اُسکی ترقی درجات
کے واسطے کہونگا بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے مین **ابصال قطب مین** نے
وفات پائی تو دعاگو حاضر تہا تیسرے دن اُنکے واسطے بہی تسبیح ہوئی واسطے نیت
ترقی درجات کے اور ایک تسبیح دعاگو کے ہاتہہ مین بہی دی بعد اسکے تسبیحین بانٹنے لگے

یعنی حضرت مخدوم ایک تسبیح بندے کے ہاتہ مین بہی دی پہر مخدوم لوٹ آئے بندہ و
برادر بندہ بہی مع اصحاب دیگر والحمد للہ علی ذلک

پنجم ماہ محرم روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر

بندہ خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق پڑہ رہا تہا
گفتگو **مسافرت** مین تہی شبلی قدس سرہ نے ایک یار سے فرمایا کہ لو خطر فی
قلبك من الجمعة الی الجمعة غیر اللہ فیحرم لك ان تحضرنی یعنے اگر گزرے تیرے دل مین
ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک غیر خدائے عزوجل تو حرام ہے تیرے واسطے یہ کہ تو میرے
پاس حاضر ہو جبکہ ایسا حجب ہو تو اُسکو سفر حرام ہے ایک عزیز بیٹہا ہوا تہا اُسنے سوال کیا کہ
یہی مشغول ہونا واسطے اُسکے غیر اللہ سے حجاب ہے یا نہین فرمایا کیا کہتا ہے اے خواجہ
اگر تو ظاہر مین ہزار آدمیون کے ساتہ ہو چاہیئے کہ دل خدا کے ساتہ حاضر ہو سارے
مشائخ اسی طرح تہے شیخ نظام الدین و شیخ نصیر الدین اور مشائخ دیگر بادشاہ کے پاس
بہی آتے تہے ملاقات ہوتی تہی **ایضا** روز مذکور مین **حکایت** بیان فرمائی کہ
ایک دن اُچہ مین ایک عزیز درویش والد کے خانقاہ مین آیا اُچہ مین تین خانقاہ مین
ہین ایک تو والد کی دوسرے شیخ جمال الدین کی تیسرے گازرونیون کی اُس شخص نے
کہا سید مین نے تمہاری اُچہ مین ایک ولی دیکہا بدل باحق حاضر و بچشم باخلق ظاہر
بعد اسکے فرمایا ظاہر کا اعتبار نہین ہے اعتبار خاص باطن کا ہے سارے انبیاء و اولیاء
اس صفت کے تہے **ایضا** فرمایا کہ زمین شکایت کرتے ہین کہ اے بار خدایا تو نے

کوئی ایسا بندہ ہم پر نہین بہیجا کہ تیری عبادت کرے یا تیرے ذکر مین ہو اسی جہت
سے بعض مشائخ کو سرگردان کرتے ہین ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مین لاتے
ہین چنانچہ شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ دو تین بار دہلی مین تشریف لائے ایکدن
کوئی شخص خدمت مین شیخ نظام الدین کے بطریق طعن کہتا تہا جیسے کہ شیخ
رکن الدین اسجگہہ آتے ہین تو اُنہون نے جواب دیا کہ لوح محفوظ مین لکہا ہے کہ
بعض بندگانِ خدا اُس سے بیعت کرین اور وہ لوگ اُسجگہہ نہین جا سکتے ہین
تو شیخ کو اسجگہہ لاتے ہین تا کہ اُسکے تشریف بیعت سے مشرف ہو جائین اور یہ
بات واقعی ہے **ایضا** روز مذکور مین فرمایا یارو سُنو ایک خالی وقت تہا
هذا اقول بالعربیة قیل لی لاتخرج من هذا البلد حتی تری الخضر واردت
ان اروح لزیارۃ شیخ الاسلام نظام الحق والدین حتی الاقیه واراعی هنا
لاجل عمارۃ المعلولة فارید ان اخرج الی الصحراء لاجل ملاقاته
فی لیلة ولاجل هذه الصلوۃ الظهریة قائما بعد اسکے روے مبارک
طرف ہمارے لائے فرمایا انتم مواظبون علی الظهریة قلنا نعم یا مخدوم
قال المخدوم ان شاء الله تعالی انتم ترون ولا یصلی احد هذه الصلوۃ
الا یری الخضر۔

ایضا شب ہفتم ماہ محرم

کو بندہ خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا فرمایا آج بادشاہ سے ملاقات ہوئی

بہت باتین کین اُنمین سے ایک یہ تہی علو ہمت مین جیساکہ کوئی قائل کہتا ہے

ؔ ہمت بس بلند روزی کن ؛ کہ من از تو ہمین ترا خواہم ؛ خود بادشاہ نے اسکو لکہا اور بغایت اُسکو خوش آیا اور چند بیتین دوسری شیخ امین الدین کی سید الحجاب نے لکہین **ؔ** ہر آنکو غافل از وے یکزمان ست ؛ دران دم کافرست اما نہانست ؛ مبادا غائبے پیوستہ باشد ؛ در اسلام بروے بستہ باشد ؛ حضوری بخش اے پروردگارم ؛ کہ من غائب شدن طاقت ندارم ؛ فرمایا ملک علی کہتا تہا کہ قاضی نصر اللہ سے میری ملاقات ہوئی مین نے دیکہا کہ موے بند ابریشم سر پہ ڈالے ہوئی ہے مین نے کہا کہ ہم پہنتے تہے ہمنے چھوڑ دیا اور سوتی کرا یا تم تو خود قاضی ہو قاضی نے کہا روایت لامخدوم نے کہا کہ روایت کنزکی ہے حق مین ابریشم کے۔

ہفتم ماہ محرم روز شنبہ وقت چاشت

بندہ خدمت مین حاضر تہا **نبیرۂ مخدوم سید حامد** قرآن شریف پڑہ رہے تہے آیت شریف اس باب مین تہی ویستحیون نساءکم فرمایا مستخلص مین ہے الاستحیاء شرم داشتن و زندہ گذاشتن اسجگہہ بمعنی زندہ گذاشتن ہے **ایضاً** آیت اسجگہہ پہونچی تہی والیہ ترجعون فرمایا اسکو معروف و مجہول پڑہا ہے اگر معروف پڑہین تو رجوع سے ہوگا لازم اور اگر مجہول پڑہین تو رجع سے ہوگا متعدی قولہ تعالی واوحینا الی ام موسی ان ارضعیہ ایک عزیز نے پوچہا کہ اس وحی سے

کیا مراد ہے فرمایا ستخلص مین ہے الایحاء وحی کردن دنہام گذاشتن اسجگہہ یہی معنے
ہین اسی درمیان مین فرمایا کہ دعاگو ساتون امام سے ساتون قرات کا اسناد رکہتا
ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف مین نے پوری شاطبی عرض کی ہے مین آرزو رکہتا ہون
کہ کوئی شخص میرے روبرو عرض کرے اگر سارزی نہ کرسکے تو قرات ابوعمرو کو تو
عرض کرے کہ مین اُسکو اسناد للہکر دیدون **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین نے
عوارف کا سبق شروع کیا گفتگو **مسافرت واقامت** مین تہی سفر مین
وہ شخص ہے کہ اذا اکتنف الماء مکانہ یتزحہ پس بعض نے یہ اختیار کیا ہے
اور بعض نے وہ قال بعض الصالحین للہ عباد طور سیناهم فی رکبهم
فنالهم القرب مع اللہ عزوجل یعنے بعض صالحین نے کہا ہے کہ اللہ کے
ایسے بندے ہین کہ اونکا طور سینا اپنے سر کو زانو مین رکہتا ہے جیسے کہ حضرت
موسے علیہ السلام کوہ طور پر کلام کرتے اور قربت پاتے تہے ویسے ہی یہ لوگ
جسوقت اپنے سر کو زانو مین رکہتے ہین تو اللہ عزوجل سے قربت پاتے ہین
اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ **جمال الدین**
مراقبے مین ہوتے تو دریاے عدن مین جہاز کو ڈوبنے سے کہینچ لیتے تہے
دعاگو کو انکی وضو کرنے کی جگہہ دکہائی ہے مین نے عدن مین فقیہ بصال کی
زیارت حاصل کی اول مجلس این بود گویم بردار بر داشتم فقیہ بصال نے فرمایا
لاتخرج من مکۃ حتے یاذن لک الذی ارسلک اعنی الشیخ قطب العالم

رکن الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ یعنے تو مکے سے مت نکل یہانتک کہ اجازت دے
تجکو وہ شخص جسنے تجہکو بہیجا ہے یعنے قطب عالم شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
بعد چند روز کے مجہسے پہلے اُنہون نے یعنے بصال نے وفات پائی دعاگو
مکے مین لوٹ گیا شیخ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی کہا جو کہ فقیہ بصال نے
کہا تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم شیخ رکن الدین کے اذن سے آئے فرمایا
ہان از سہ کرد برو اکنو در خانہ **ایضا** فرمایا کہ بعض مشائخ کو ایک مقام سے
دوسرے مقام کی طرف لاتے ہین تاکہ جو لوگ رہگئے ہین اُنسے بیعت کرلین اور
اُنسے ارشاد پائین آسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت
شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ شہر مین آئے تو لوگون نے شیخ نظام الدین
رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ وہ وہانسے یہان آتے ہین اُسکا کیا سبب ہے
شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بعض کے واسطے لوح محفوظ مین لکہا ہے
کہ وہ اُنکو ہدایت کرینگے وہ اس سبب سے یہان آتے ہین اور مجکو لکہا ہے یارون
نے عرض کیا کہ بسبب تشریف لانے مخدوم کے اُچہ مبارک سے اتنی سعادتمین ظاہر
ہوئین فرمایا مین کون ہون **ایضا** فرمایا دل تفرقہ رکہتا ہے جب تک کہ جمع
نہین ہوا ہے جب جمع ہوجاتا ہے تو تفرقہ اُٹہہ جاتا ہے **ع** کانت لقلبی
اَھواء مفرقۃ ؛ فاستجمعتْ اذرَ أتکَ العینُ اَھوائی ؛ یعنے میرے دل
کی خواہشین متفرق وپریشان تہین جسوقت کہ دل کی آنکہہ نے تجہے دیکہہ لیا تو میری

خواہشین جمع ہوگئین یعنے پریشانی گئی دلجمعی حاصل ہوئی **ایضاً** سید شمس الدین کہتے تہے کہ اگر تو مجہے کچہہ نہ دلوائیگا تو مین کمر پر زنار باندہونگا وجہکری کنم اسپر قصیدۂ لامیہ کی نظم فرمائی **سه** وَمَن یَّنوِ اِرْتِدَادًا بَعْدَ دَهْرٍ ﴿ یَصِرْ عَنْ دِیْنِ حَقٍّ ذَا انْسِلَالٖ ﴿ یعنے جو شخص بعد ایک مدت کے مرتد ہونے کی نیت کرے تو وہ دین حق سے نکلجاتا ہے بعد اسکے فرمایا فرزند من این ابیات عربی کہ تقریر کردم بنویسید پس بنوشتم۔

ایضاً شب یکشنبہ ہشتم ماہ محرم بعد تہجد

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز **مدارک** کا سبق پڑہ رہا تہا بات اس باب مین تہی من لم یزد طلبا لم ینل یعنے جو شخص طلب کو زیادہ نکریگا وہ مراد کو نہ پہونچے گا اور یہ بیت فرمائی **سه** لو لم ترد نیل ما ارجوا طلبه ﴿ من جود کفیك ما علمتنی طلبا ﴿ یعنے اگر تو اپنے کف دست کے جود سے میرے امید و مطلب کے پانے کا ارادہ نکرتا تو مجہے طلب کی تعلیم نکرتا جبکہ تو نے طلب سکہائی تو معلوم ہوا کہ تجہے میری امید کا برلانا منظور ہے فرمایا کہ یہ بیت مین نے سلطان کے روبرو پڑہی تو اُسنے لکہہ لی اچہی بیت ہے **شب مذکور** مین اپنے سر مبارک سے خرقۂ خضر علیہ السلام بندے کو دیا یہ خرقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب تر ہے صرف دو واسطہ ہین یعنے ایک خضر علیہ السلام دوسرے حضرت مخدوم آسی درمیان مین مولانا نے پوچہا کہ مخدوم مشائخ دہلی کے کب

زیارت کرینگے فرمایا مین نے سلطان سے کہا کہ مین عاشورے سے پہلے زیارت کرونگا تو اُسنے کہا کہ بعد عاشورے کے زیارت کرو مین رخصت کرونگا۔

ہشتم ماہ محرم روز یکشنبہ وقت چاشت

بندہ خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا پڑہتا تہا گفتگو اس باب مین تہی کہ ایک بزرگ جنگل مین گئے انہون نے خضر علیہ السلام کو دیکہا تو بہاگے خضر علیہ السلام نے اُنسے ملاقات کی پوچہا کیا ہے کہ تو مجہسے بہاگتا ہے کہا مین اس سبب سے بہاگا کہ مبادا نفس غالب آئے کہے کہ مین نے خضر کو دیکہا اُنسے ملاقات کی فرمایا بنویسید پس بنوشتم **ایضا** فرمایا اگر کوئی شخص اس نیت پر سفر کرے کہ صحرا و بساتین و اقالیم کا تماشا کرون تو اُسنے اپنی عمر ضائع کی اور اگر بر صفا بیرون آید ہمہ خیریت باشد یعنے اگر واسطے صفائی حاصل کرنے کے باہر نکلے تو سب خیریت ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بنویسید **ایضا** فرمایا سیّاح لوگ حضرت عیسے علیہ السلام کے زمرے مین ہونگے قیامت کے دن اُنکے ساتہہ بہشت مین داخل ہونگے اسلئے کہ وہ سیاحت کرتے بہاگتے پہرتے تہے کسی جگہہ قرار نہین پکڑتے تہے جسجگہہ رات کو پہونچتے اُسی جگہہ رہتے بعد اسکے فرمایا و بھذا قولہ تعالی انما المسیح عیسی بن مریم یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کو مسیح اسلئے فرمایا کہ وہ سیاحت کرتے تہے **ایضا** سید مسعود نے کہا کہ مصحف کی فال دیکہون تا کہ وداع کرن

فال مصحف شریف

مصحف شریف لائے فرمایا کہ اگر شروع روز ہو تو اول مصحف سے دیکہین اور اگر
درمیان دن کا ہو تو درمیان مصحف سے دیکہین اور اگر آخر دن ہو تو آخر مصحف سے
دیکہین حرف شمار نکرین اور سطر بہی بر روی نیست خبر وے ہمین طریق ست و آنکہ الف
یا با میگویند آن نیز بدعت ست جسوقت کہولین تو ایک آیت پڑہین اُسی آیت سے
بشارت لین اور وہ آیت جسمین فال نکلی تہی یہ تہی انا لنزیلک من المحسنین فرمایا کہ
تمہارے حق مین نیک فال آئی ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من این طریق دید فال کہ تقریر کردم بتو بسید **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا
سبق پڑہ رہا تہا باب سفر کا تہا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر تیمم روا نہین ہے
مگر ساتہ تراب یعنے مٹی کے اور اگر ریت مٹی کے ساتہہ ملی ہوئی ہو تو بہی روا ہے فرمایا
دعاگو نے دیکہا ہے کہ شافعی مذہب لوگ تیمم کے واسطے مٹی کے خریطے بطریق قماش
پر رکہتے ہین اگرچہ راحلہ یعنے سواری پر غبار ہو اور اگر کسی جگہہ پانی ظاہر ہو جاے اور
اُنہون نے نماز مین شروع کر لیا ہو تو اُنکا تیمم و نماز نہ ٹوٹے اور ہمارے مذہب مین
ٹوٹ جاے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر اگر محدث یعنی بے وضو ہو تو تیمم
کے نماز نہ پڑہے اور قرآن شریف پڑہے اور مصحف کو لیوے اور اگر جنب ہو یعنی نہانے
کی حاجت ہو تو بجاے قرات قرآن کے دعا پڑہے اور یہ دونو جسوقت پانی پر پہونچین
تو نماز کو دوہراوین بعد اسکے فرمایا کہ ہمارے مذہب پر بغیر مٹی کے بہی تیمم روا ہی جیسے
پتہر و گچ اور چونہ و نمک و سرمہ اور اسکی مانند اور شئے پس انپر تیمم کرلے اور نماز یا قرآن پڑہی

یعنی خرمین مٹی کی تہیلیان بہری ہوئی ساتہ لیجاتے ہین کہ ضرورت کے وقت تیمم کرین ۱۲

اور اعادہ نکرے نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کم سے کم سفر ایک رات دن کا ہے اور نزدیک ہمارے تین رات دن کا۔

ایضاً آخر شب جمعہ چہاردہم ماہ مذکور

دو وداع یعنے کرتے لائے اُمنین سے ایک اس فقیر کو دیا اور دوسرا ایک اور عزیز کو دیا

ایضاً شب یکشنبہ پانزدہم ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **نور الدین کاتب** سے فرمایا کہ اس فقیر کے واسطے اجازت نامہ لکھے وہ لکھکر لایا مولانا فرید الدین سلمہ اللہ تعالی ساکن کوشک شکار جہان نمائے گزرانا جو اجازت نامہ لکھکر لایا تہا آسکو اپنے دست مبارک مین لیا اور بوسیدہ اس فقیر کے ہاتھ مین دیا بندے نے اور یارون نے پابوسی کی یاران بزرگ جو اسجگہہ حاضر تہے یہ لوگ تہی مولانا فرید الدین شیخ زادہ نجم الدین خواجہ نصرت مولانا حسام الدین بہزاد مولانا ضیاء الدین ملتانی انکے سوا اور عزیز لوگ ایک جمع کثیر تہا یہ سب عزیز لوگ اس حال سے خبردار ہین یہ فقیر کیا اسکے لائق ہے کہ ایسے بزرگوار کے طرف سے وکیل ہووے ع چہ کند بندہ کہ گردن نہند فرمانرا الحمد للہ علے ذلک۔

ششم ماہ محرم

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ ایک روایت مین روز عاشورا نوین تاریخ محرم کو ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لوحییت لصمت التاسع اور اسدن کو تاسوعا کہتے ہین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مین زندہ رہا تو البتہ مین نوین

تاریخ کو روزہ رکہونگا اور ایک روایت مین گیارہوین ماہ محرم کو ہے علت اسکی یہ ہے کہ
جہود لوگ دسوین تاریخ روزہ رکہتے ہین لیکن صحیح قول یہی ہے کہ عاشورے کا دن
دسوین تاریخ ہے اور معمول یہی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تینون دنون مین روزہ
رکہین **روز شنبہ** روز عاشورا کو بعد اشراق کے دو رکعت نماز بجماعت
پڑہی جسطرح کہ اوراد مین ہے اور باقی تنہا ادا کی علما فقہا امرا وزرا اتنی خلق آگئی
کہ تمام گہر کا صحن بہر گیا جگہہ نرہی تمام دن اُنہین کے واسطے گزرا بعد نماز ظہر کے
شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے زیارت کے واسطے گئے رخصت
کر کے آگئے۔

شب یازدہم چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا وقت تہجد کے فرمایا کہ دہلی کو جاؤنگا مشائخ کی زیارت
کرونگا اُنسے رخصت ہوؤنگا جسوقت صبح ہوئی تو مخدوم روانہ ہوئے بندہ برادر بندہ
اُنکی رکاب مین حاضر تہے یہانتک کہ حوض خواص خانہ **شیخ الاسلام** مین
اُترے شیخ کو خبر کی وہ چبوترے مین بیٹہے تہے ننگے پانوٴن اُترے باہم ملاقات کی معانقہ
کیا اور اُسی چبوترے مین بیٹہے شیخ نے پوچہا کجا سلامتی عزیمت کردہ اید یعنے آپ نے
کہان کا قصد کیا ہے فرمایا ہم روانہ ہوتے ہین تمسے رخصت ہونے کو آئے ہین شیخ
نے کہا شیخ قطب الدین و قاضی حمید الدین کے زیارت مین آجائینگے
فرمایا ہان شیخ الاسلام نے کہا مینے شیخ رکن الدین کے زبان مبارک سے سُنا ایک

عزیز شہر سے پہونچا تو اُنہون نے اُس سے پوچھا کہ تُنے کون پیر کی زیارت کی اُسنے ہر
پیر کا نام لیا مولانا علاءالدین کا نام نہ لیا شیخ رکن الدین نے فرمایا کہ مولانا علاءالدین
کرمانی کے تو نے زیارت کی جو کہ شیخ الشیوخ کے خلفا سے ہین اُس عزیز نے کہا کہ مین نے
اُنکی زیارت نہین کی شیخ رکن الدین نے فرمایا جب تو نے اُنکے زیارت نہ کی تو کسی
ایک کی زیارت نکی کیونکہ وہ تو فتح دہلی سے بیشتر یہان آئی تہی مخدوم نے فرمایا ان شاءالله
مین اُنکی زیارت کرونگا بعد اسکے شیخ الاسلام نے پوچھا کہ چار عورتین جو سارے عورتون سے
بہتر ہین وہ کون ہین فرمایا ام المومنین حوّا مریم پارسا عائشہؓ فاطمہؓ **بعد اسکے**
شیخ الاسلام نے کہا کہ قصیدۂ لامیہ مین یون کہا ہے **ع** وللصدیقۃ الرجحان
فاسمع ؛ علی الزہراء فی بعض الخلال ؛ پس رجحان یعنی فضیلت حضرت عائشہؓ کو
حضرت فاطمہؓ پر کیون ہے مخدوم نے فرمایا کہ رجحان حضرت عائشہ کا حضرت زہراؓ پر بسبب
علم و اجتہاد کے ہے اعمال کی جہت سے نہین ہے حضرت عائشہ رضی الله عنہا نے چند
مسائل مین اجتہاد کیا ہے اسلئے لامیہ والے نے فی بعض الخلال کہا ہے یعنی بعض خصال
مین اُنکو فضیلت ہے **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی الله عنہا
کے رجحان کی تو کوئی حد نہین ہے ایک فضیلت اُنکی یہی ہے کہ عورتونکی معروف عادت سے
وہ پاک تہین دوسرے یہ ہے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین سیب پایا
اُسکو کہا لیا اُس سے حضرت فاطمہ رضی الله عنہا کا نطفہ بنا شیخ الاسلام نے پوچھا کہ سید
لوگ حضرت فاطمہ رضی الله عنہا ہی کی اولاد سے ہوتے ہین یا اور بیٹیون کی اولاد۔

بہی مخدوم نے فرمایا کہ یہ خاصہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فرزندون کا ہے
عثمانی لوگ بہی ہین لیکن اُنکو شریف نہین کہتے ہین اگرچہ وہ بہی نواسے ہین یہ شرف
خاص انہین فرزندان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہے اسلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے فرزند جو دوسرے عورتون سے ہین اونکو علوی کہتے ہین شریف نہین کہتے ہین
بعد اسکے یزید کی لعنت کا ذکر چلا شیخ الاسلام نے پوچہا کہ قصیدۂ لامیہ مین
جو یہ کہا ہے ~ ولم یلعن یزیدا بعد موت ٭ سوی المکثار فی الاغراء
غال ٭ سواس منع لعنت کا کیا سبب ہے مخدوم نے فرمایا کہ لامیہ والے نے تو اُسکے
واسطے ایک جگہہ برعکس اسکے یہ بیت کہی ہے ~ ولعنۃ عالمین علی یزید ٭
لان شقاوتہ مبین فی الفعال ٭ **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہنا شروع
کیا کہ قصیدۂ لامیہ کا کیا اعتبار ہے مین نے اُسکو پڑہا ہے لیکن ایک خلق سے سنا ہے
کہ ظالم پر لعنت کرنا روا ہے کیونکہ اُسنے ظلم کیا ہے اور لعنت ظلم کی کفر نہین کرسکتی
ہے لیکن اُس نے جو کام کیا ہے آل اُسکا کفر ہے مخدوم نے فرمایا
کہ شارع کے واسطے روا ہے کہ وہ لعنت کرین یعنے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو یہ بات لائق ہے لیکن یزید نے قتل کو حلال سمجہہ لیا تہا اسلئے کہ امیر المومنین
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو کنگرے کے سر پر لٹکایا تہا جس طرح
کہ دشمنون کے سر کو لٹکاتے ہین یہ دلیل استحلال قتل کی ہے پس اسکے حق مین یہ لعنت
راست آئیگی جو اللہ تعالی نے فرمائی ہے ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم

خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما ای اذا استحل
قتل المومن وھذا عندنا فلعل یزید تاب ظننا فی حقہ فلا یجوز اللعنۃ علی
حرمانہ یعنے یزید نے شاید توبہ کر لی ہو پس اسلئے لعنت روا نہو یہ قول صحیح ہے
بعد اسکے مخدوم نے فرمایا کہ بہت سے لوگون نے بواسطۂ دعاگو مخدومون
کی کلاہ پہنی اور ایک یا دو نی خاندان چشت سے **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے
کہا کہ خدا بتعالی انکو استقامت دے الغرض وہ مثاب ہونگے **بعد اسکے**
مخدوم نے فرمایا کہ ایک دن دعاگو شیخ رکن الدین قدس اللہ روحہ کے پاس
بیٹھا تہا تائب لوگ مرید ہوتے تہے ایک عزیز دانشمند اُس مجلس مین حاضر تہا اُسنے
عرض کیا کہ جو کوئی ترکش بندیا اور جنس کا آدمی آتا ہے مخدوم اُسکو مرید کر لیتے ہین
یہ کیونکر ہے شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر وہ ایک گناہ سے باز آجائین تو
ابو الفتح کو اُسی سبب سے بخشدین **بعد** اسکے فرمایا عوارف مین ہے کہ جب تک
صحبت نہو تو کچھہ منفعت نہین ہے **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہا بدین طریق عصمت
مرید می آید ولی شاید این مراد باشد از وگنہی بوجود آید در زمان مستغفر گردد تا
فرشتۂ حسنات بتواند نوشت زیرا نچہ فرشتۂ چپا در تصرف فرشتۂ راست ست تا او
نیکو ید نے نویسد پس راستا مانع باشد تا آنکہ مستغفر شود اگر در حال مستغفر شود
خود نیکو والا در کتاب میرود شاید این معنی باشد **بعد** اسکے شیخ الاسلام نے
کہا کہ ایک شخص نے عوارف کی شرح کی ہے نزدیک بعض اصحاب کے ہی نزدیک

احمد خادم کے بہی ہے عوارف کے بہت سے مشکلات کو حل کیا ہے **بعد اسکے**
تفضیل ارض کا ذکر نکلا فرمایا اول ارض مسہا قدم ابی
لما اھبط من الجنۃ الی الدنیا فی السرندیب واکثر الابدال فی الھند یعنی
پہلی زمین جسکو آدم علیہ السلام کے قدم نے چہوا جب کہ جنت سے دنیا کے طرف
اُتارے گئے سرندیب ہے اور اکثر ابدال ہند مین ہین شیخ الاسلام نے کہا کہ نزول
ابدال کا ہند مین ہے فرمایا یتعبدون اللہ تعالی فی بیت الاصنام یعنی وہ
بتخانون مین اللہ کی عبادت کرتے ہین شیخ الاسلام نے کہا آپ ہندوستان کو کیا
فضیلت دیتے ہو آپ اور مین اُس زمین کے ہین ہین فرمایا کہ مین نے اُس طرف
سُنا ہے مین نہین کہتا ہون بعد اسکے شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ جس زمانے
مین حضرت آدم علیہ السلام کو ہبوط ہوا تو اُنہون نے ساری زمین کو چہوا فرمایا کہ اس سے
دشت طریقت مراد ہے اُنکے قدم مبارک نے فی الجملہ زمین کو چہوا ہے **بعد اسکے**
شیخ الاسلام نے پوچہا کہ ہندوستان مین ابدال کیون رہتے ہین آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے تو یون فرمایا ہے کہ خیر البقاع بقعتی یعنی بہترین قطعات زمین
کا میرا قطعۂ زمین ہے مخدوم نے فرمایا اُس اطراف سے اسجگہہ آتے ہین اور مشغول
ہوتے ہین تا کہ کوئی شخص اُنکو مزاحمت نہ دے یعنی تکلیف نہ پہونچائے اس جگہہ
بعدہ ملتان کے پیرون کی زیارت کا ذکر نکلا حرسہا اللہ تعالے
عن الآفات فرمایا کہ جس حظیرے کو کہ سلطان محمد نے بنایا ہے دعا گو اُسجگہہ زیارت

نہین کرتا ہے مین اسی جگہہ حظیرۂ شیخ بہاء الحق والدین قدس اللہ روحہ مین زیارت
کرتا ہون اسلئے کہ شیخ رکن الدین کو پہر اُسجگہہ سے لیگئے اور ہین سنتا ہون اور مجہسے
کہاہے کہ اُسجگہہ مت جا اسی جگہہ زیارت کر شیخ رکن الدین اُسجگہہ نہین ہین **بعد**
اسکے شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ جس شخص نے شیخ رکن الدین کی قبر کو کہودا
اُسکے ہاتہہ پاؤن خشک ہوگئے اور مرگیا وکسی کہ واسطۂ شیخ ہنوز نام وے معلوم
است کہ چہ طریق برد **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے پوچہا وہ کیا حکمت ہے کہ بعض
مردونکو اُنکے مقام سے نقل کرتے ہین مخدوم نے فرمایا فرشتے ہین کہ اسی کام کے
واسطے پیدا کئے گئے ہین کسی مقام کی فضیلت کے جہت سے لیجاتے ہین اس جہت
سے کہ آدمی کیا جانے غلطی بہی کرتا ہے جس جگہہ کہ اُسکی خاک ہے اُسی جگہہ سپرد کرتے
ہین **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہا مین نے سُنا ہے کہ آپنے تمام عشرۂ محرم
مین روزہ رکہا ہے ہمنے تو اسی عاشورے کے دن کا روزہ رکہا ہے لیکن مین حیران
ہوا تمام دن درمیان پانی کے رہا آپ کو کیا قوت ہے مخدوم نے کہا کہ ہمارے سمارے
ڈولہ کشون نے روزہ رکہا ہے شیخ الاسلام نے کہا کہ ہمارے ڈولہ کش تو ماہ رمضان
مین روزہ نہین رکہتے ہین یہ آپ کی برکت ہے کہ اُنمین اثر کرتی ہے مخدوم نے
فرمایا مین تو چاہتا تہا کہ آج بہی روزہ رکہون یعنے گیارہوین ماہ محرم کو پہر مین نے کہا
کہ زیارت بہت کرنا ہے شاید کوئی مزاحم ہوجاے مہان بُلائے اسلئے آج مین نے افطار
کرلیا **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم زادہ محمود بہی اسجگہہ رہین گے

فرمایا وہ برابر رہیگا لیکن چند روز رہیگا قرض بہت رکھتا ہے اللہ تعالی ادا کردے قرض اُسکا
ادا نہیں ہوتا ہے بلکہ زیادہ ہوتا جاتا ہے مین اتنا منع کرتا ہون کہ قرض مت کر سنتا نہیں ہے
خدا تعالیٰ اسکو اس سے باز رکھے بعد اسکے شیخ الاسلام نے کہا طہارت نفس خوب کہتا ہی مرد بے تکلف
ہے کپڑے پرانے سیلے پہنتا ہے عجب طریق رکھتا ہی و مرا شیخ رکن الدین طریقے داشتی کہ درانکہ والد شہید
شد شمارا گویم در سرہا ہے سرہا ہے یک تنکہ بکانی وادی آن ہم پیش خود بخش کنانیدی این خدمتگارا
آن دیگیر را اصلا نقش سیم دیدن ندادی کہ جوانی ست نباید در بطالت افتد و ہر سالی در زمستان
یک صوف دادی دو لباچہ می آمد در آنکہ سالے دوازدہم بودم چون قدس بزرگ شد خیاط التماس
کرد کہ از یک صوف دو لباچہ نمی آید شیخ رکن الدین گفت ازان کہنہ ہست برون آر دیک روزی
بر دست من دستارچہ بود نظر شیخ افتاد کہ دستارچہ چیست این ازان پیران ست ایشان خلاط رحمت
دہد جوانراچہ ثبت دہد من از دست دور کردم ازانکہ باز تا غایت ہیچ دستارچہ بر دست من نماند اگر
برائے چیزے باشد آن باشد چون بزرگ اوفات یافت چنان برون افتادیم کہ ہرچہ خوش آمدہ کردیم
بعد ازان شیخ الاسلام پر سید شمس الدین مسعود آمد و کہ حصول او غرض شما شد او گفت ان شاء اللہ تعالیٰ
مخدوم نے فرمایا اسجگہہ بھی قرض بہت کہتا ہے اور اُسجگہہ سے قرض کا بار ہوا آیا تہا خدا اُسکا قرض
ادا کردے شیخ الاسلام نے کہا مین اسجگہہ رخصت نہین کرتا ہون اُسجگہہ آونگا معذرت کی آگہ آپکے
صحبت عزیز ہے لیکن آفتاب چڑہتا ہے اور آپکو زیارت کرنا ہے مخدوم کو دور تک پہونچایا
بعد اسکے مخدوم روانہ ہوئے بندہ ہمرکاب تہا بندے کے طرف اشارہ کیا کہ مولانا علاء الدین کرمانی
اور دیگر مشائخ کے زیارت دکہاؤ بندہ آگے ہوا یہانتک کے نمازگاہ کی پس پشت پہونچے اُسجگہہ اتر پڑے

مولانا علاء الدین کی زیارت کی اس طرح پر سلام کیا السلام علیکم یا ولی اللہ جزاکم عنا
خیر ما جزی ولیا من امۃ رسول اللہ صلعم دیر تک دست بستہ کھڑے رہے سر کو نیچے ڈالا اور کچھ
پڑھتے تھے بعد اسکے قبر کو بوسہ دیا اور روے مبارک طرف قبلے کے لائے اور توسل کیا اور
لوٹے بعد اسکے سارے سوتے ہوئوں کو اس طرح سلام کیا السلام علیکم یا اولیاء اللہ جزاکم اللہ عنا
خیر ما جزی اولیاء من امۃ رسول اللہ صلعم اسجگہہ سے سوار ہوے اور بندے سے کہا حوض
سلطان کے راہ اسجگہہ ہی آئی اور حظیرہ کو توالی مین اترے یہان وضو کیا اشراق و چاشت اسی جگہہ ادا کی
ایک درویش حظیرۂ مذکور مین رہتا ہے طعام و شربت لایا فرمایا اسجگہہ کوئی قبر تو نہین ہے
قبر کے پاس کہانا کہانا روا نہین ہے لوگون نے کہا اسجگہہ قبر نہین ہے فرمایا تو ہم کہائین بندہ
و برادر بندہ کو بلایا کہ کہاؤ راہ دور سے آئے ہو تہک گئے ہو ہمنے سلام عرض کیا اور بیٹہہ گئے کہانا
کہایا وہان سے سوار ہوئے شیخ قطب الدین قدس سرہ کی زیارت کو آئے اور فرمایا السلام علیکم
یا قطب العالم جزاکم اللہ عنا خیر ما جزی قطبا من امۃ رسول اللہ صلعم اسجگہہ بہی دست بستہ کھڑے رہے
اور کچھہ نہ پڑہا بعد دیر کے قبر کو بوسہ دیا اور لوٹے اور توسل کیا روی مبارک طرف قبلے کے لائے اور کہا الھنا
توسلنا بھذا القطب ان تجعلنا من المقربین لدیک الواصلین الیک بعد اسکے شیخ بدر الدین غزنوی
رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور سلام کہا السلام علیکم یا ولی اللہ اسیطرح دست بستہ کھڑے رہے کچھہ نہ پڑہا اور
مبارک طرف قبلے کے لائے توسل کیا شیخ زادہ شیخ قطب الدین کے نواسے پانی لائے فرمایا روا نہین ہے
شربۃ الماء عند القبور حرام یعنے قبرونکے پاس پانی پینا حرام ہے بعد اسکے قاضی حمید الدین
ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے اسطرح سلام کیا السلام علیک یا ایھا الشیخ خلیفۃ

شیخ الشیوخ جزاکم اللہ عنا خیر ما جزی شیخا من امۃ رسول اللہ صلعم روی مبارک طرف قبلے کے لائے توسل کیا اور لوٹے اسجگہہ سے سوار ہوئی سید علاء الدین جنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے اس طرح سلام کیا السلام علیکم یا ایہا السید الجید ولد رسول اللہ خلیفۃ شیخ الشیوخ جزاکم اللہ عنا خیر ما جزی ولد نبی من امتہ یہان بہی دست بستہ کہڑے رہے اور کچہہ پڑہتے تہے بعد اسکے قبر کو بوسہ دیا اور توسل کیا پہر لوٹے بعد اسکے اپنے پوتی دختر مخدوم زادہ سید محمود کی زیارت کی اور اسطرح سلام کیا السلام علیک یا بنت عترتی جزاک اللہ عنا خیر ما جزی ولد امن ولد اخیہ پہر یہانسے جمال الدین مصری کی زیارت کو آئے یہ مخدوم کے مریدون سے تہے اسطرح سلام کیا السلام علیک یا اخی جزاک اللہ عنا خیر ما جزی اخا من اخیہ یہانسے سوار ہوے اور لوٹ آئے بندہ و برادر بندہ بہی ہمرکاب مبارک لوٹ آئے

سیزدہم ماہ محرم روز جمعہ وقت نماز

مخدوم نے سلطان خانہ مین نماز ادا کی تاکہ خلق تکلیف نہ دے خطیب نے نماز جمعہ مین سورۂ فاتحہ کے ساتہ سورت نہ پڑہی اور دوسری آیت پڑہی تہی جب سلطان سے ملاقات کی تو فرمایا کل ما وجوبہ مختلف ؛ ففعلہ اولی دکلا یخلف ؛ یہہ نظم کتاب متفق کی ہے یعنے جس چیز کے کرنے مین اختلاف ہو تو اولی یہ ہے کہ اسکو اتفاق کرلے جسطرح کہ سورت کا فاتحہ کے ساتہ پڑہنا ہمارے مذہب مین اولی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ کے قول پر فرض ہے جیسا کہ فتاوی فقہ مین واقع ہوا ہے یقرأ الفاتحۃ ویضم سورۃ معہا او ثلاث ایات من ای سورۃ شاء

لوگ اصل میں ... (ہاتھ سے لکھی حاشیہ کی عبارت)

والا اول ولی یعنی سورۂ فاتحہ کو پڑہے اور ایک سورت کو اُسکے سات ملائے یا تین آیتونکو
جس سورت سے چاہے اور اول قول اولی ہے اسی سبب سے دعاگو نے امام سے کہدیا ہے
کہ پوری سورت پڑہے تاکہ اتفاق ہوجائے اور ہمارے مذہب پر اولی ہو مخدوم نے فرمایا
وداع کرتا ہون لیکن مین نے ایام بیض کے روزے رکہے ہین اور راہ قطع کرنا غرض ہے اور ہوا مخالف
ہے جب ایام بیض تمام ہوجائینگے تو تمکو بسلامتی وداع کرونگا عرضداشتین جو کہ خلق نے دی
تہین اُنکو سید الحجاب کے ہاتہ مین دیدیا بادشاہ نے اُن سب کو قبول کیا اور لوٹ گیا ایک خلق
سلطان خانے مین بیٹہی ہوئی تہی اُسنے ہجوم کیا تو دریچہ کے طرف سے روی مبارک میری طرف لائے
فرمایا السلام علیک مین نے تمہارے بہائی کو اور تمہارے دین کو خدا کو سونپا تم بہی ہمکو خدا
کو سونپو ساری خلق نے سلام عرض کیا اور انواع واقسام کی دعائین فرمائین مسجد سے لوٹے

ایضاً آخر شب شنبہ چہاردہم ماہ مذکور

بعد ادائے نماز عشا بندہ و برادر بندہ خدمت مین حاضر تہے دو پگڑیان لائے اُنکو استعمال
کیا ایک بندے کو اور ایک برادر بندے کو دیا فرمایا کیا جانین وقت رخصت کے موجود ہے
یا نہو الغرض اسوقت موجود ہے یہانتک کہ ہمنے قدمبوسی کی اور پگڑیونکو لیلیا۔

پانزدہم ماہ محرم روز یکشنبہ بعد اشراق

فیروزآباد سے باہر آئے اور کوشک شکار عرف جہان نما مین اُترے بندہ و برادر بندہ اور
دیگر یار لوگ رکاب سعادت مین تہے چاشت اسی جگہہ ادا فرمائی اسیوقت دسترخوان
سلطان کا پہونچا فرمایا جو شخص روزہ دار نہو وہ کہاے ہمنے تو ایام بیض کا روزہ کہایا ہے

جو شخص روزہ دار نہ تہا اُسنے کہا یا بعد اسکے فرمایا رشوت وخدمتہا برلے مقطعان وملوک دیگر مید ہند روا نیست حرام ست بر بادشاہ نیز گفتم کہ روزے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی راہمچنین آوردند او بر رسول علیہ السلام فرمود ھذا حرام محض این حرام ست ولے فتوح رواست بلکہ فتوح ستدن سنت ست کہ بے منت و رشوت باشد خاصے برلے خدا باشد ہیچ مکافات نباشد ازین دشہای او طعام کفار ممنوع ست بعد اسکے قیلولے مین تشریف لے گئے بعد نماز ظہر روز مذکور بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک تسبیح اپنے استعمال کی بندے کو دی اور ایک برادر بندے کو عطا فرمائی ہمنے سلام کیا اور لیلی۔

ایضاً شب دوشنبہ شانزدہم ماہ محرم وقت تہجد

بندہ خدمت مین حاضر تہا جب فارغ ہوئے تو بعض عزیزونکو رخصت کرتے تہے اسی درمیان مین فرمایا کہ نسب پر کفایت کرنا نہ چاہیے یون کہے کہ مین تو شریف ہون کام مین رہنا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنی جس شخص کو پیچہے ڈالا عمل اُسکے نے تو اُسکو نسب کام نہ آئیگا اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن حرم شریف مین امیر المومنین زین العابدین اور امام حسن بصری رضی اللہ عنہما دونو تہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رونے مین بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا ولد رسول اللہ صلعم بینک وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الامام حسین رضی اللہ عنہ فکیف تبکی فقال زین العابدین رضی اللہ عنہ یا حسن انسیت القرآن قولہ تعالی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یعنی اے فرزند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان آپکے والد ماجد امام حسین رضی اللہ عنہ ہین پہر آپ کیون روتے ہو پس امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن کیا تو قرآن بہول گیا اللہ پاک کے اس قول کو پس جب پہونکا جاوے صور مین تو نہین ہین نسب درمیان اُنکے یعنے اُسوقت نسب و رشتہ کام نہ آئیگا پہر اُسیوقت صبح ہو گئی تو سنت فجر شروع فرمائی۔

شانزدہم ماہ محرم روز دوشنبہ بعد نماز

کوشک شکار سے باہر آئے کوشک سالار مین اُترے بندہ و برادر بندہ رکاب سعادت مین تہے اُسیوقت دسترخوان سلطان کا آیا صرف ہو گیا مخدوم نے چاشت کی نماز ادا کی بعد ادای چاشت قیلولہ فرمایا **بعد ادائے نماز ظہر روز مذکور** کو بندہ خدمت مین حاضر تہا چند چہوٹے شاہزادے خدمت مین آئے تہے اور اُنکو لباس زر اور ریشم کا پہنایا تہا فرمایا کہ وبال ولی کے واسطے ہے وہ تو چہوٹے ہین اور یہ مسئلہ فرمایا فکسونا العظام لحما ویحرم لبس محارم کالذہب والفضة والابریشم یعنے حرام ہے پہننا حرام چیزونکا جیسے سونا چاندی ریشم یہ روایت متفق کی ہے جب پڑہی یحرم لبس الحریر والذہب علی الرجال لا علی النساء ویجتنب کذا علی صبیاننا ذلک حرام واثمہ علی الذی البسہم یعنے ریشم وسونے کا پہننا مردونپر حرام ہے عورتونپر حرام نہین ہے اور اسیطرح ہمارے بچے اس سے بچائے جائین یہ حرام ہے اور گناہ اسکا اُسپر ہے جسنے اُنکو پہنایا ہے **ایضاً** بعد اسکے فرمایا کسوۃ کے معنی ہین الباس متعدی ہے یعنے حرام ہے پہنانا جیسے سونا چاندی ریشم اُنکو پہنانا جسطرح کہ اُن بچونکو پہنایا ہے اُنکے واسطے وبال نہین ہے اُنکی ولیون کو

پہننا حرام ہے انہون نے حرام کام کیا خداتعالی انکو توبہ نصیب کرے مخدوم ٹوپی پہنے ہوئے
تہے فرمایا کہ شیخ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ شیخ مکہ سب وقت ٹوپی پہنے رہتے تہے پگڑی نہین
باندہتے تہے لوگون نے اُنسے پوچہا کہ آپ دستار نہین باندہتے ہو تو اُنہون نے جواب دیا
کہ دستار پوشش ہے مردون کی اور مین ہنوز مرد نہین ہوا ہون اور یہ بیت پڑہی ؎
آن زن کہ بہ از ہزار مرد ست تو ئی ۞ وآن مرد کہ از زن خجل باندہ ہسنم ۞ اسی درمیان مین ایک
عزیز نے پوچہا کہ بے دستار نماز کس طرح ہے فرمایا روا ہے کیونکہ ننگے سر نماز مکروہ ہے ۔

شب ہفدہم ماہ محرم سنہ اثنتین و ثمانین و سبعمائۃ یعنی سنہ ۷۸۲ھ شب سہ شنبہ وقت تہجد

بندہ خدمت مین حاضر رہا پوچہا صبح قریب ہے یا نہین بعض نے کہا صلوۃ حاجت کو مقدم
رکہا صلوۃ سعادت پر بعد اسکے فرمایا مذہب حنفی پر ادا کرین یا مذہب شافعی پر ہر آدمی نے کہا
مذہب حنفی پر ادا کرین فرمایا ایک قول یہ ہے کہ صبح طلوع نکرے یہانتک کہ خوب روشن نہو جاے
بعد اسکے وتر مین شروع کیا بعد اسکے ملک نیک آیا کو توال کو رخصت کیا بعد اسکے بندہ و برادر بندہ
کو رخصت فرمایا ہمنے نبات پائی بندے سے معانقہ کیا اور قدم چومنے ندیا اور یہ دعا فرمائی استودع
اللہ نفسک و دینک وخواتیم عملک وزودک اللہ التقوی ورضاک مین نے تجہکو اور تیرے
دین کو خداتعالی کے سپرد کیا اُسیوقت صبح طلوع ہو گئی تو سنت فجر شروع فرمائی پہر ہم بدل
اندوہگین لوٹے اسلئے کہ ایسی صحبت سے محروم ہوئے بعد ادائے نماز صبح اُس طرف روانہ ہوئے
ہم طرف گہر کے پہر آئے الحمد للہ علی ذلک

خاتمہ الحمد للہ والمنۃ یہ ترجمہ مسمی بہ الدر المنظوم فی ترجمۃ جامع العلوم
ملفوظ المخدوم بستم ماہ صفر الخیر سنہ ۱۳۰۹ ہجری وقت زدن دوازدہ ساعت شب
جمعہ محلہ امیر پورہ شاہجہان آباد بھوپال مین تمام ہوا اسکا شروع اواخر
ماہ شوال سنہ ۱۳۰۸ ہجری کو مکان متصل نور محل مین ہوا تہا ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و
اواخر ماہ صفر سنہ ۱۳۰۸ تک اسکی تحریر جاری رہی چنانچہ اس مدت مین ۲۳ جزو
لکہے گئے پہر اواخر ماہ صفر سنہ مذکور سے بسبب بعض عوارض جسمانی و نیز تحریر تکملہ
تفسیر ترجمان القرآن کی اسکی تحریر مطلق موقوف ہو گئی پہر بفضل الٰہی و برکت
رسالت پناہی ساتوین تاریخ محرم سنہ ۱۳۰۹ھ سے تحریر شروع ہوئی سات جزو باقی
تہے سو وہ بستم ماہ صفر سنہ مذکور کو تمام ہوئے اللہ سبحانہ اسکو قبول فرمائے اور ہمکو
اور سب مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور اعمال صالح کی توفیق عطا
فرماے اور عافیت دارین روزی کرے اور حسن خاتمہ عنایت فرمائے چونکہ اصل
کا نسخہ ایک تہا اور اسمین غلطیان تہین مہا امکن انکو حسب استطاعت صحیح کرکے
ترجمہ کیا اور جہان سمجہہ مین نہ آیا وہان بعینہ عبارت فارسی نقل کر دی اور بعض
شکوک کی جگہہ خط مدور کا نشان کر دیا جس بندۂ خدا کو نسخہ صحیح ملے بلا تکلف درست
کرلے مجہسے جو کچہہ اس ترجمے مین قصور و فتور ہوا ہو یا سوء ادراک پیش آیا ہو مین
اللہ پاک سے اسکے لئے عفو و صفح چاہتا ہون اللہ سبحانہ اپنے کرم فیاض سے اسکو
معاف فرمائے اور ناظرین سے امیدوار کہتا ہون کہ اگر سہو و خطا پائین تو اسکی

اصلاح فرمائین مورد طعن نہ ٹھہرائین بلکہ دعاے خیر وحسن خاتمہ کی اس گنہ گار کے حق مین
کرین امید ہے کہ اللہ پاک انکی دعای برکتاثر سے اس تودۂ معاصی کے گناہ بخشدے
اورحسن عمل کی توفیق عطا فرماے اورحسن خاتمہ روزی کرے آمین والحمدللہ اولا
وآخرا والصلوۃ والسلام علے سیدنا ومولانا محمد وعلے آلہ واصحابہ واتباعہ واشیاعہ من
الاولیا، والصالحین اجمعین الی یوم الدین آمین ثم والمترجم المذنب الراجی رحمۃ ربہ الباری
ذوالفقار احمد النقوی البوفالی السارنفوری عفا اللہ عنہ ماجناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضا
آمین ثم آمین۔

خاتمۃ الطبع

اللہ جل شانہ کا شکریہ کیا ہوسکے اور کیونکر ادا ہوسکے۔ انسان اگرچہ ضعیف البنیان ہے
مگر جس کام مین ہاتہ ڈالتا ہے وہ کام خدا کی عنایت سے پورا ہوجاتا ہے اور جس
بات پر اڑجاتا ہے وہ ارادۃ اللہ کی تائید سے ہوکر رہتی ہے۔ پس کسی عزم کا بانجام
ہوکر انجام پذیر ہونا اسیکی مہربانی پر منحصر ہے۔
یون تو انسان کے کام انسانی کام ہین اچھے بہی ہوتے ہین برے بہی ہوتے ہین
مگر اس **مطبع انصاری** مین جتنی کتابین مختلف علوم فنون اور زبانون کی
مطبوع ہوئی ہین دیدہ وران نے انکو پسند ہی کیا ہے اور لینے والون نے انکو
رغبت ہی سے لیا ہے۔ چنانچہ علیا حضرت خدیو ذی کرم خسرو والاہمم جوہر شناس اہل علم

وفن قدر افزای ارباب کمال **نواب شاہجہان** بیگم صاحبہ خلد اللہ ملکہا
فرمانفرمای ریاست بھوپال کے حکم سے جتنے رسالے اور جتنی کتابین خواہ حضور ممدوحہ کی
تصنیف منیف سے اور خواہ اور مصنفین کی تصنیف سے چھپی ہین اُن سب کو حضرت ممدوحہ
نے بنظر حق بین منظور اور مقبول فرمایا ہے جسکا شکریہ تو دل سے ادا نہ کرنا مسلک حق سے
منحرف ہونا ہے۔ اندنون مین یہ کتاب مستطاب جسکا نام نامی **الدر المنظوم فی
ترجمة ملفوظ المخدوم** ہے حلیہ طبع سے مزین ہوکر نضارت بخش نگاہ ناظرین ہوئی
ہے سچ یہ ہے کہ اس لاجواب کتاب کا ایک ایک لفظ طالبان عرفان کے واسطے رہبر ہے اور اسکی
ایک ایک سطر سالکان طریقت کے لیے شاہراہ ہے۔ نہ صرف اسکی تعریف ہمارے ہی کہنے کی بات
ہے یا ہمارے مطبع مین چھپنے سے اسکو چار چاند لگے ہین بلکہ وہ اپنی اصلی خوبیون کے سبب سے
ایسی عمدہ کتاب ہے کہ تصوف کی کتابون مین ٹکسالی سمجھی جائے اور واقفان فن اُسکو اپنی
آنکھہ کا تارا بنائین تو وہ اسکی مستحق ہے۔ حضرت مخدوم جہانیان سید **جلال الدین**
بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہونیکے علاوہ متعددہ علوم کا تذکرہ اس خوبی سے ہوا ہے
کہ بیان کا قدم جادۂ شریعت سے ذرا نہین ڈگمگایا۔
حضرت مولانا سید **علاء الدین** علی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے تو بڑی عرقریزی سے
ان کثیر النفعۃ ملفوظات کو جمع کیا تہا اور اپنی فارسی زبان مین لکھا تہا مگر زمانہ کا رنگ ڈھنگ
دیکھکر جناب افاضت و رشادت انتساب واقف علوم شریفہ ماہر فنون لطیفہ مختلف مقام
وحدت خوش خرام عرصۂ کثرت۔ اس مصرعہ **ع** درکف جام شریعت درکف سندان عشق ہے

کے مصداق خانوادۂ مجددیہ آفاقیہ مین زبدۃ الآفاق۔ پورے انسان اور سچے مسلمان
جناب سیدی سندی سید **نورالحسن خان** صاحب سلمہ اللہ المنان کی طبع اقدس
کا اقتضا ہوا کہ اس شاہد رعنا پر جو پرانی فارسی کا پردہ پڑا ہوا ہے وہ اٹھ جائے اور ایک
ایک طالب فن اسکے نظارہ سے حظ وافی اٹھائے۔ ممدوح الصدر نے جناب مولنا
مولوی **ذوالفقار احمد** صاحب کی ہمت والا کو جنکی صفتین بیان سے باہر ہین اور
جنھون نے کمال محنت سے ترجمہ نگاری کا حق ادا کیا ہے سلیس **اُردو** مین ترجمہ کرنیکی
طرف مائل کیا۔ اور بعد اتمام ترجمہ زر کثیر کے صرف سے جناب سید صاحب نے اسکو منصۂ اشاعت
پر جلوہ گر ہونیکے لیے اس مطبع کثیر النفع مین چھپوایا۔ جہانتک ہو سکا کارپردازان مطبع
نے لکھائی۔ چھپائی۔ تصحیح۔ اور عمدگی کاغذ وغیرہ مین مہتمم کے اہتمام کی بہت کچھ شرما
رکھی ہے۔ اُمید ہے کہ اس کے مطالعہ کرنے والے بقدر استعداد مضمون سے مستفیض ہوکر
حضرت جامع اور مترجم کا احسان مانین گے اور جناب مترجم وحضرت محرک کے ساتھ خاکسار
عبدالمجید مہتمم مطبع کو کلمات خیر سے یاد فرمائین گے اور اگر کوئی لغزش بھی ملاحظہ کرینگے تو
اُسکو سہو انسانی خیال فرماکر دامن عفو سے چھپائین گے۔

قال الباقی باللہ ابو اسمعیل یوسف حسین بن القاضی المرحوم محمد حسن الخانفوری المحمدی النقشبندی المتخلص بہ صابر

اجی حضرت صوفی باصفا	فرسادیکھیے مخزن اہتدا	بہت کھو دین عمرین مگر ای حضور
لکھا ایسا کم دیکھا سفر ہدا	اگر محض لندہے بھی اسکو پڑہین	تو بنیا ہی ہو جائین بے استرا

اگر زر سے مُتل کر بکے یہ کتاب
بیانِ دُر افشانِ جہانگشت کا
کیا اس مین دونون کا مضمون بہم
حقیقت کو پہنچے تہے تا انتہا
ہین نے داعیِ اتباعِ سنن
نہ نام اُسکا ہر جا پہ شائع ہوا
ز آلِ نبی وارثِ علم او
ازین بہ چہ آید بگو صابا
بجہدِ تمام اصل کو ڈہونڈہ کر
ہے جو نخبہ از جملہ اہلِ عبا
بھلا کیون نہو جب مترجم بصدق
نہین اُسکے وصفون کی کچہ انتہا
وہی اسکو لیگا جو باشتیاق
ہوا صابر اب فکرِ تاریخ کا

تو پہر بہی ہے مفت دُر ثنا دو کو لیا
تبائن شریعت طریقت مین جو
یہ عقدہ اُنہی کی زبان تو کھلا
بجدِ تمام و بجہدِ بلیغ
پڑہایا سبق خوب توحید کا
بصرفِ زرِ میر نور الحسن
ز اولادِ صدیق نجم ہدا
علاوہ ازین اینکہ ہم متقی ست
کیا ترجمہ اسکا اُردو مین لا
مضامین کو اُسکے کیا خوب حل
ہو خضرِ زمان منبعِ اتقا
بحمد اللہ کیا خوب نکلی کتاب
لقاءِ الٰہی کا طالب بنا
ختامِ ہدا از انتہائے عقدا

یہ ہے ترجمہ لفظِ مخدوم کا
عوامون کو اکثر نظر آتا تھا
تھے بس معرفت مین وہ شیخ الشیوخ
شریعت کو سب پر مقدم کہا
زبس چونکہ کمیاب تہی یہ کتاب
ابو الخیر علامۂ بے ریا
ہمین مدح در حق او شد بسند
باہل دلان شد تعلق ورا
عجب **ذو الفقار** احمد جبر نے
نہ چھوڑا کوئی نکتہ اُس مین چھپا
کہان تک لکھون حال اُس شخص کا
کھلین قفل دل جسکے ای اتقیا
کردن مختصر اب مین تقریر کو
چھٹا کر نکالو بصدق و صفا

باخلاص دل اسکی تاریخ کو
زہے درِ منظوم و بل ہدا
١٣٠٩

قطعۂ تاریخ طبع از افکار ابکار افصح الفصحا و ابلغ البلغا مورخ بے ہمتا ناثر نثرہ نثار شاعر شعری شعار جناب مولوی فدا علی صاحب فارغ سلمہ اللہ تعالی وعافاہ والی مدارج الکمال رقاہ

خضر ہے حضرت جلال الدین	جنکے مشہور ہے جہان گردی	روز لکھتے تھے یا لکھاتے تھے
کیفیت سیر اور سیاحت کی	دس مہینے کا حال تازی مین	جب تلک تھے وہ وارد دہلی
انکے اک معتقد نے لکھا تھا	ہے عبارت فصیح و پر معنی	مولوی ذو الفقار احمد نے
ہین جو فرخندہ خو ذہین و ذکی	عالم باعمل ادیب لبیب	زاہد و عابد و خلیق و سخی
میر نور الحسن کے کہنے سے	ہین جو مشہور صوفی صافی	ترجمہ اسکا ریختہ مین کیا
تاکہ ہون مستفید ہندی بھی	اپنی شہرت انہین نہین منظور	ہی فقط پند مدعای دلی

خوشخطی اور اسکی صحت مین	اہل مطبع نے داد کوشش دی
انکی ایما سے لکھ دیا مین نے	دُرِّ منظوم بے بدل چھاپی
	۱۳۰۹ھ

تاریخ تولد و رحلت حضرت سید جلال بخاری الملقب بمخدوم جہانیان جہانگشت قدس سرہ

از کتاب مخبر الواصلین تالیف سید مولانا محمد فاضل ترمذی اکبرآبادی رحمہ اللہ تعالی

سید بے نظیر و بے مانند	مصطفی راست بیگمان فرزند	دلش از حرص و از ہوا سرد است
نقش در جہان جہان گرد است	جد او سید جلال آمد	ذات او مصدر کمال آمد
بہ بخارا حشم بدولت است	بہ بخارا شرف ز نسبت اوست	اوست بے شبہ باکمال علوم
بجہان و جہانیان مخدوم	شرف خاندان مصطفوی ست	مشہدی و بخاری و رضوی ست
صاحب کشف بود آن سید	وارث معرفت آبا عن جد	عمر آن سید بلند نژاد

بی کم و بیش خوانده ام هشتاد
نصف کامل ز ماه شعبان بود
که طلوعش چو آفتاب نمود

عمرش این ضیای نیک سرشت
یکصد و هفت سال کم ثبوت
لیک این قول معتبر دیدم

متفق با همه سیر دیدم
نام نامی او حسین بخوان
خلف احمد کبیر بدان

هفتصد و هفت سال هجری بود
کان سپهر دین طلوع نمود
عید قربان چارشنبه بود

که ز آفاق هفتتش فرمود
سال انتقال آن عزیز جهان
گفت هاتف همای خلد جنان ۸۰۰

سال نقلش از این جهان رضوان
گفت مخدوم ماه دین برخوان ۸۰۰
سال ترحیل آن خدا آگاه

گفت رضوان گل بهشت اله
هست در اُچّه مرقد آن شاه
عطر الله قبره و ثراه

تاریخ رحلت حضرت امام یافعی رضی الله عنه قطب مکه معظمه اوستاد حضرت مخدوم قدس سره

آن امامیکه یافعی بوده
تابع راه شافعی بوده
مقتدای خداشناسان است

صاحب فیض وجود و احسان است
از مریدان او که دلخواه است
نور دین شاه نعمت الله است

سال ترحیل آن ستوده سرشت
خردم قطب اوج خلد نوشت ۷۶۸
بار از روی اختلاف زبان

گفت ساکن بخلد پیر و جوان ۷۶۷
هست در مکه قبر آن مغفور
زائرش روز و شب ملایک و حور

تاریخ رحلت حضرت سید شاه نعمت الله ولی قدس سره ۸۳۴ هجری

هست و مرقد منور بماهان سرحد شهر کرمان ست رضی الله عنه و ارضاه

تمت

صحت نامۂ جلد اول در منظوم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٦	١٢	سندہ	سندہ مین
٩	١٧	یخالطہ	یخالط
١١	١	ست	بست
١٥	١٥	نمانند	ندانند
٥	١١	گفتند	گفتند یعنی اسطرح کہ ہر بار اتنک میرے گہر آتے ہین اور میرے حق مین بہت دعائین کین اور مجھکو بہت کچہہ بزرگ کیا
٦	١٦ ه		نماز پیشین یعنے نماز ظہر
٩	١١	فرض ہے بیان جماعت نماز	فرض ہے
//	١٢	قربت ہے	قربت ہی بیان جماعت نماز
١١	حاشیہ ١٥	واللہ اعلم	اور یہی احتمال ہے کہ دونون روایتین ہون کیونکہ دونون کے معنے بنتے ہین واللہ اعلم
١٢	٢	صنامی	سُنَامی
١٨	١٦	خرمہ	خرما
١٩	١٧	شیخ جلال الدین	شیخ جمال الدین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۴	۱	قید کیا امیر نے فلان کو قید خانے مین	امیر نے فلان کی تخلید کی قید خانے مین کرون تیرے دونو کفدست کے جود سے
۳۷	۱۲	مدینة	المدینة
۴۴	۴	اُنے	اُسنے
۴۶	۱۱	اُنہون نے کہا کہ مخدوم کو اختیار ہے	×
״	۱۲	کہتے ہین	کہتے ہین اُنہون نے کہا کہ مخدوم کو اختیار ہے
۴۷	۳	خیراما	خیر ما
۴۹	۷	جهد	جود
״	۸	جسکو مین طلب کرتا ہون	جسکے مین امید رکھتا ہون کہ اسکو مین طلب
۵۰	۹	عقلکم	قلة عقلکم
۵۳	۱۵	کیجائے	کیا جاے
۵۸	۲	وثاق	وَثاق یعنے منزل و مکان
۶۰	۹	حال وارد	حالِ وارد
۷۷	۱۶	عضا	اعضا
۸۹	۱۱	من الله	×
۹۵	۱	آگے	اپنے
۹۶	۳	غائب	غالب
۱۰۴	۱۰	بقارون	بر فرعون و قارون
۱۰۵	۲	ہین واسطے	ہین ہم واسطے
۱۰۹	۴	اسکے	اسکے کہ جو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۰	۱۰	رعوها	دراعوها
۱۱۱	۱۱	تزرون	تذرون
۱۲۳	۹	لہے	کہے
۱۲۹	۲	ہنکاسا	ہنکالنا
۱۳۱	۸	نُصُوحًا	نَصُوحًا
۱۴۱	۴	ولاتخرجوا	ولاتخرجوا
"	۱۳	اوراپنے	پانچوین پہرکاپنے
۱۴۴	۱۵	بالمحال	بالمحال
۱۴۶	"	منزلةادنی	منزله
۱۴۸	۱۶	ختم	ختم
۱۵۰	۱۲	دعاگوے	دعاگوئے
۱۵۱	"	تنگہ ۳	
۱۶۰	۱۴	مأتين مرة	مأتی مرة
۱۶۶	"	کرتاہے	کرتی ہے
۱۷۲	۱۷	ایدانا	اعاذنا
۱۷۳	۲	حاصل کی	حاصل کیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۷۴	۱۰	اوپای برکرد وازپیش ناپیداشد	اُسنے پانُون اٹھاسے اورغائب ہوگیا
۱۹۵	"	کہا	حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاکہ
۱۹۶	۱۷	بالنفل	بالنقل
۱۹۹	۱۳	کئی	کتنے
۲۰۰	۱۶	جسمین	جسمین میوہ
۲۰۵	۱	دینائی	دنیائی
۲۱۳	۱۳	اصح یہ ہے	اورتینون اصح اوروہ یہ ہین
"	۱۶	عنہا	عنہما
۲۱۹	۱۳	سبق	سبق اس فقیرکا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۲۱	۱۰	وہی	وہی ہے
۲۲۳	۵	اخیر	اخیرمین
۲۲۶	۱۷ حاشیہ	سر	لسر
۲۲۸	۱۴	کہنے والے کہتے ہے کہ	قوال گار ہے تہے
〃	〃	حاضر ہون	حاضر تہے
۲۳۶	۴	پہر کے وقت	پہر تک
۲۴۵	۸	خلق	خُلُفؑ
۲۴۶	۱۵	اورائی	او رائی
〃	۱۷	اور مین نے الخ	ش
۲۶۲	۱۶	فتحقق	فیتحقق
۲۶۳	۴	ھئے	نے اپنے
۲۶۹	۷	پرکہون	سے کہون
〃	۱۲	نتریہ	تسریہ
۲۷۵	۲	فقاعؑ	
۲۸۱	۶	یا نہانے	یعنے نہانے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۸۴	۱۴	فرمایا ہے	اللہ پاک سے حکایۃً فرمایا ہے
۲۸۸	۱۲	ترتیب	تربیت
۲۹۱	۸	لیتا ہے	بعد اسکے اصل مین بیاض ہے
۲۹۵	۷	الحوب	الحروب
۲۹۸	۶	سالک مین	x
۲۹۹	۱۶	دعاگوکو	دعاگو
۳۱۴	۱۴	منزل من	تا خود بکدام رہ بود منزل من
۳۱۶	۱۷	جور	جَعَد
۳۲۲	۱۳	علمه	عمله
۳۲۳	۱۲	کہ وطن	گو وطن
۳۲۷	۱۵	کر	کرو
۳۳۴	۵	مخفیہا	مُخفیہا
〃	۱۲	سبعاین	سبعون

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣٣٦	١٧	فے	فی جھنم
٣٣٧	٧	خفٗ	حفٗ
″	٨	وصدق	فصدق
٣٣٨	١٢	کروگاسے	کروکارسے
″	١٥	یا	با
″	١٧	ہرانکہ	ہرانکو
٣٤٠	٧ حاشیہ	محبۃ	محبتہ
٣٤٢	٨	مضمضہ	مضمضہ
٣٥٠	٢ حاشیہ	ساہے	کہاہے
٣٥٦	٤ حاشیہ	بریۃ	بریدۃ
٣٥٨	٩ حاشیہ	وکلاھمات	وکلاھما
٣٦٣	٥	الطریق	الطرق
٣٦٦	١٤	آدم	اُدم
٣٧١	″	کہین	دیکہین
٣٧٢	٥	طفاوی	ظفاری
٣٧٣	٣	خم	کجی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣٧٣	١٤	عدم کے ہین	عدم کے ہے
٣٧٤	١٠	دولبست پنجاہ	دَویست و پنجاہ یعنے اڑہائی سو
٣٨١	١٣	الدین	الدین نے
٣٨٦	١٦	المعاوضۃ	المعارضۃ
٣٨٨	٣	دران بردریا	بحرین مین ہے دریا پر
٣٩٢	٢	ہے حق	ہین حق
٣٩٣	١٢	لشیطان	الشیطان
٣٩٦	٤	باسماء	باسمائہ
٣٩٧	٥	کلھم	کلم
٣٩٨	١٧	تخلف	تحتفل یعنے لوگون کے پروامت کر
٤٠٩	٥	بچنگل	بجنگل

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۰۹	۸	تُوجُّہ	تَوجّہ
۴۱۳	″	محال	مجال
۴۱۴	۸	کوعلم	کہ علم
۴۱۷	۱۲	بنی	نبی
۴۱۹	۴	لرح	لرح
″	۱۴	متصرف	منصرف
″	۱۵	اورنسبت	اوردلیل نسبت
۴۲۵	۶	مشاہدہ	اورمشاہدہ
۴۲۸	۵	طریقہ دل و راہ کاچلی و مریدانرا برغبت و اعزاز کردند اُسکے	طریقہ وزراہ دل کی چلے اور مریدونکو ترغیب و اغراء کیا اون کو اصل کی عبارت یہ ہے طریقہ دل وراہ سودند و مریدانرا رغبت و اغراز کردند ایں تصحیف معلوم ہوتی ہے
۴۳۱	۱۳	مسلا	مسہرا
″	۱۴	راحت کی	راحت لی

صحتنامہ جلد دوم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۳۷	۱۱	برگ	برگ یعنی پان
۴۳۸	۱۷	پہکی	پہنکی
″	″	یَسَفُ	یَسُفُ
۴۴۱	۳	یثوی	
۴۵۱	۶	نکند	نکند
۴۵۲	۱۶	پرستش	پرستش کردہ شدہ
۴۵۵	۱۰	چاہئے	چاہے
۴۶۲	۱۶	عند تنقطع	عند ان تنقطع

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۶۳	۱۴	افعل	اجعل
۴۶۶	۱۲	تونیاز	نونیاز
۴۶۷	۲	ای نفی	ای نفی
۴۶۸	۱۵	المعارف	العارف
۴۷۱	۱۱	ذراع	دراع
۴۷۴	۱۴	بعنی	یعنی
۴۷۷	۷	نان و	نان
۴۸۲	۱۱	تم	ثم
〃	۱۲	انتم	اَتُمّ
۴۸۳	۲	پڑہتے	بڑہتے
۴۸۵	۱	اللاُذان	الاُذان
۴۸۸	۱۳	الاصیلے	الاصلے
۴۹۲	۵	قلیجر	قلیجز
〃	〃	الضیغة	الصیغة
۴۹۳	۱۵	عاجلہ	آجلہ
۴۹۹	〃	جن محل	حبس محل

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹۹	۱۵	پڑہاہے	پڑہی ہے
〃	۱۶	ابیات سے	ابیات
۵۰۰	۵	اسمین تہی	+
〃	〃	وحال	وصال
۵۰۱	۱۲	ینقضون	ینقضون عہد اللہ
۵۰۷	۱۱	قربیة	قریبة
۵۲۲	۷	کرتے	کرتے ہو
۵۳۱	۶	تستطع	تسطع
۵۳۲	۱۴	چاہے	چاہتا
〃	〃	لیلے	لے لیتا
۵۳۳	۲	غضب	غصب
۵۳۸	۱۱	یختلف	یخلف
۵۴۱	۱	آیت	آیت کا
۵۴۶	۱۵	می غربیدند	مے غریدند یعنے جوش مین آتے تہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٥٤٨	١٤	بے درفش	بے درفش عـه یعنے بے صیقل
٥٥٧	١	ہوجائے گی	ہوجائیگی
〃	٨	التعذی	التغذی
٥٥٨	٩	اثنین	×
٥٦٥	٦	عفور	لغفور
〃	١٧	فقال	وقال
٥٦٦	١	فتیتم	فنیتم
٥٧٢	١١	ظهرہ	علیٰ ظهرہ
٥٨٧	١٧	دلو بکم	ذنو بکم
〃	〃	عفور	غفور
٥٩٠	٩	معنے ہین	معنی ہے
٥٩٢	١٧	سے پہر	مین پہر
٥٩٥	١٤	والملائکة یسبحون و لا یفترون	

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٥٩٩	١٣	صغانی	صنعانی
٦٠٥	١٢	آشام	آشام عـه
٦١٢	٦	ووعد	و
٦١٧	٥	اعلے	اعنے
٦١٩	٧	الذین	للذین
٦٢٠	٣	و ترک کند و ایثار	اور صرف و ایثار کرے
٦٢٤	〃	گو	گوگنا ہائے
〃	٥	لاهل	اهل
〃	١٢	قضاء	القضاء
٦٢٩	١	ادبه	بادبه
٦٤٥	١١	جا کی	جا کی عـه
٦٤٨	١	لکھتے	کہتے
٦٥٠	١٢	کس	پس
٦٦٠	١٣	پس	بس
٦٦٤	١٢		بلاد لماد دعی یعنی بلاد عم رسید

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٦٦٧	٧	مالم	من لم
٦٦٨	١٤	للکلمات	للکامات
〃	١٦	دوئیت[1]	
٦٠٢	١٠	کی خلق	کا خلق
٦٧٨	٨	توہی	توہی
٦٨٢	٦	اَعَلَدتَ	اَعَدَ دُتَ
٦٩٦	١٠	شاذ ہی ہین ہے[2]	
٧٠٣	١٣	یہی	بہی
٧٠٤	٥	حجت	حجت ہے
٧٠٧	١١	عبادنا	من عبادنا
٧١٥	١٠	الطفیل	الطفل
٧٣١	٥	لمن	من
〃	٨	تعالی	×
〃	١٥	طربآباد	طرب آباد[3]
٧٣٤	١٧	دعاگو کا	دعاگو سے
٧٣٧	٢٠	جوائب	جوانب

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٧٣٩	١٧	ان الشیطان[4] عدو مضل مبین	
٧٤٢	٥	استطاعة	یستطیع
٧٤٦	١٤	هذ	هٰذا
٧٥٨	٣	سبعات	مسبعات
〃	١١	ہوئی ہے	ہوئی ہین
٧٥٩	٧	لیابچہ	لبابچہ
٧٦٥	٣	وصال دہ	وصال دے
٧٧١	٩	براند	برانید
٧٧٢	٧	کوئی	کوئی اور
〃	٩	سے ہے	ہے
٧٩٩	٧	فتاوی	فتاوی ہین
٨٠٤	٩	لبستہ	کاربستہ
٨٢٠	٨	مدا	بدا
٨٣٧	١٠	رکہتا ہے	رکہنا ہے
٨٤٩	٧	قدس	قدسن

[1] بفتح اول و کسرہ واو و یاے معروف یعنی دو [illegible] واین خاص اسم دو صیت وارث فارس جاری ایسے لفظ [illegible] اول الف زائد

[2] [illegible] کسون [illegible] قرأت شاذ ہے

[3] واحد علم ہے تا یہ مراد اوس سے [illegible] ہونا [illegible]

[4] آیت کا لفظ [illegible] معلوم [illegible] [illegible] عدو مضل [illegible] مبین ہے [illegible]

تم بحمد اللہ سبحانہ وبنعمتہ تتم الصالحات والصلوۃ والسلام علی سید الموجودات
وعلی آلہ ذوی الدرجات الرفیعات وعلی صحبہ اولی المقامات العالیات
وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین والاولیاء والصدیقین و
الصالحین والعلماء العاملین وعلی من تبعہم بالاحسان الی یوم الدین رضی اللہ
تعالے عنہم اجمعین وعنا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین
ویا مجیب الداعین ویا معطی السائلین اکشف عن قلوبنا الغطا وارنا
الحق حقا والباطل باطلا وارزقنا الایمان الکامل وصالح الاعمال واعنا
علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک واحسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا
من خزی الدنیا وعذاب البرزخ وعقاب الآخرۃ وثبتنا بالقول الثابت
فی الدنیا وعند الموت وعند المسئلۃ فی القبر واجعلنا ممن قال
فیہم القائل ؎ بچہ ناز رفتہ باشد زجہان نیازمندی
کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ سبحان اللہ و
بحمدہ سبحان اللہ العظیم

۴۴۴
۴

اعلان

واضح ہو کہ یہہ کتاب لاجواب اعنی الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم
نہایت عرق ریزی اور سعی و صحت کے ساتھہ بعون باری اس مطبع [illegible] کے
مین طبع ہو کر بموجب ایکٹ بستم ۱۸۶۷ء داخل بہی گورنمنٹ انڈیا ہو چکی ہے
لہذا سب کی خدمت مین عموماً اور اہل مطالع کی خدمت مین خصوصاً التماس ہے
کہ کوئی صاحب اسکے طبع کا قصد نفرماوین اور جسقدر جلدین مطلوب ہون
بہ ترسیل زر قیمت مطبع ہذا سے طلب فرما کر ممنون منت فرمائین۔ اس
گوہر نایاب کی قیمت باوصف [illegible] عرق ریزی اور جانفشانی کی نہایت
قلیل مقرر کی ہے۔ قیمت عہ/ محصول ۴/ فقط

المشتہر

خادم طلبہ خاکپائے محمد عبد المجید عفی عنہ مالک و مہتمم مطبع انصاری دہلی

قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

احمد یہ کتاب بجواب بیان روح و دیگر مسائل مشکلہ

الموسوم بہ

حقیقت روح انسانی

ترجمہ

اجوبۃ الغزالیۃ فی المسائل الاخرویۃ وحل مسائل غامضہ

مصنفہٗ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

معہ حواشی جدیدہ

جناب فخر پنجاب مفتی شاہ دین صاحب دام فیضہ

باضافہ مباحث اخیر المحرم ۱۳۱۱ھ

در مطبع مفید دکن حیدرآباد حلیۂ طبع پہنا

[illegible] کی کتابیں کتابت اور بہت جلد دکان اسلامیہ میں ہوئے از نزد مولوی سید محمد رضا و سید احمد

فہرست مضامین

قل الروح من امر ربی

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب در بیان روح و دیگر مسائل مشکلہ

الموسوم بہ

حقیقت روح انسانی

ترجمہ

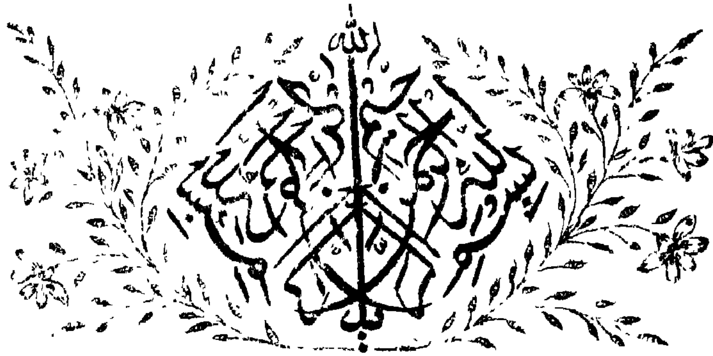
اجوبۃ الغزالیہ فی المسائل الاخرویہ و حل مسائل غامضہ

مصنفہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ معہ حواشی جدیدہ

جناب فخر پنجاب مسمی شاہ دین صاحب دام فیضہ

بہ اضافہ عبارت و تسہیل اخیر ماہ محرم الحرام ۱۳۱۱ھ

در مطبع نامی مفید دکن واقع بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد طبع گردید



سب تعریف اللہ کو ہے کہ عقل† کا بخشنے والا اور حواس اور خیال سے جو اشیا غائب اور لطیف ہیں اُنکے ادراک کا ہمارے لیے راستہ بتانے والا اور اس دل کے وسیلہ سے جو عالم ملکوت ہیں جو لان کرتا ہے ہم کو غامض اور مشکلہ کے استنباط کا طریقہ بتانیوالا ہے اور ہم اُس سے عقل اور قلب کے نور کی زیادتی اور نفس امّارہ‡ کے انکھیڑنے پر مدد مانگتے ہیں اور یہ بھی مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مخلصوں اور موحدوں کے گروہ سے کرے اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور محبت کی برکت سے امورات دنیاوی کی طرف میلان کرنے سے محفوظ رکھے کہ وہی حافظ

---

† عقل کا لفظ مشترک ہے حقایق امور کے جاننے یعنی صفت علمی کو جس کا محل قلب ہے عقل کہتے ہیں اور لطیفہ ربانی یعنی روح انسانی پر بھی عقل کا اطلاق کرتے ہیں ایسا ہی قلب بھی مشترک لفظ ہے قلب جسمانی کو بھی قلب کہتے ہیں جو ایک گوشت کا ٹکڑا گاؤدم سینے کی بائیں جانب منبع قوت حیاتی یعنی روح حیوانی کا ہے اور لطیفہ ربانی یعنی نفس ناطقہ پر بھی قلب کا اطلاق آتا ہے جسکو قلب جسمانی سے تعلق ہے ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ ٭

‡ نفس امارہ روح یعنی نفس ناطقہ ہی کو کہتے ہیں لیکن خاص اس حالت میں کہ جب متصف باخلاق

اور مددگار ہے۔ امّا بعد مسکین مفتی شاہ دین بن حضرت شیخ نظم الدین صاحب
چک مغلانی پرگنہ نکودر ضلع جالندھر عفی اللہ تعالےٰ عنہما وعن اقاربہما و
سائر المسلمین حضرات سالکین طریقت کی خدمت میں عرض پرداز ہے
کہ اتفاقًا ایک رسالہ موسوم بحل مسائل غامضہ مصنفہ حضرت رئیس العلماءُ
حجۃ الاسلام محمد ابو حامد امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان روح و دیگر
مسائل مشکلہ میں اس ناکارہ خلائق کے ہاتھ لگا جب وہ دیکھا گیا تو ایسے
مسائل اُس میں نظر آئے کہ کسی عالم نے وہ بیان نہیں فرمائے اور نہ کسی
فاضل کی زیر قلم آئے چونکہ وہ رسالہ عربی زبان میں تھا اور عام لوگوں کا
فہم اُسکے سمجھنے سے قاصر اسلئے بنظر افادۂ تمام اِس عاجز نے اُسکو اُردو زبان
میں ترجمہ کیا اور اکثر حواشی جدیدہ سے اُسکے مضامین کی توضیح بھی کردی
اور بعد تتبع کتب احادیث کے ہر حدیث کے مخرج کا حوالہ حاشیہ پر لکھدیا
اور اسکا نام حقیقت روح انسانی رکھا اب امید حضرات ناظرین سے یہ ہے کہ جب اس
رسالہ سے فائدہ اٹھائیں اِس مسکین کو دعائے خاتمہ بالخیر سے یاد فرمائیں ؎ سبھی بزرگوں
کی خدمت میں عرض ہے کامل یہ دعا خیر سے عاجز کو یاد شاد کریں۔ من اللہ التوفیق وعلیہ التوکل

ذمیمہ اور شہوات کے تابع ہوجائے اور جسوقت نفس ناطقہ کو عارضہ شہوات سے اضطراب نہ ہو اور حکم الٰہی کے ماتحت حصول اطمینان ہو نفس مطمئنہ کہتے ہیں اور جب اضطراب اسکا بالکل زائل نہو لیکن نفس شہوانیہ یعنی نفس [illegible] واقع ہو نفس لوامہ بولتے ہیں غرضیکہ روح ہی کو بلحاظ حالات مذکورہ نفس مطمئنہ اور لوامہ اور امارہ کہا کرتے ہیں ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہٗ ؁

بعد تسمیہ و تحمید کے فرمایا ابو حامد محمد امام غزالی ابن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ سائلون نے مجھ سے چند سوال جو اہلوں کے لایق اور نا اہلوں سے بچاے گئے تھے دریافت کئے جب میں نے اُن میں ہدایت کے آثار اور سمجھ کی علامات دیکھیں تو اُنکی التماس کو قبول کیا اور اللہ تعالےٰ سے توفیق مانگی کہ وہ بندوں کا جمع کرنے والا اور نیک طریقہ کا ہدایت کرنے والا اور بندوں پر مہربان ہی پس سائلوں نے سوال کیا کہ کیا معنی ہیں آیت

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ

کے میں نے جواب دیا کہ محل کا جو روح کے قابل ہو اُس میں تاثیر کرنے کو تسویہ کہتے ہیں وہ محل صفائی اور اعتدال کے ساتھ آدم کے حق میں مٹی اور اُس کی اولاد کے حق میں نطفہ ہی کیونکہ محض خشک چیز آگ کو قبول نہیں کرتی جیسا کہ مٹی اور پتھر اور نہ محض رطب یعنی تر چیز آگ کو قبول کرے جیسا پانی بلکہ آگ تو مرکب کے ساتھ متعلق ہوتی ہی نہ ہر مرکب سی جیسا کہ کیچڑ اس میں آگ شعلہ نہیں پکڑتی بلکہ اس کو ترکیب خاص چاہیئے اور وہ خاص ترکیب یہہ ہی کہ کثیف مٹی کو پیدائش کے کئی طوروں میں بدلا جاوے یہاں تک کہ وہ مٹی لطیف روئیدگی یعنی انگوری بنجاوے تب اُس میں آگ شعلہ پکڑے ایسا ہی اللہ تعالیٰ مٹی کو ایک کے پیچھے کئی طوروں میں بدلتا ہی یہاں تک کہ وہ روئیدگی بنتی ہے پھر اسکو آدمی کھاتا ہی پھر وہ خون بنتی ہی

پھر قوت مغیرہ مرکبہ کہ ہر حیوان میں رکھی گئی ہی اس خون میں سے خالص خون
کو جو اعتدال سے بہت قریب ہوتا ہی چھانٹ لیتی ہی تب وہ خالص خون
نطفہ بنجاتا ہی اُسکو عورت کا رحم قبول کرتا ہی اُس میں جب منی عورت کی ملتی ہی
تو اعتدال زیادہ بڑھ جاتا ہی پھر عورت کا رحم یعنی بچہ دان اُسکو اپنی حرارت
سے پکاتا ہی تب اُس میں مناسبت زیادہ ہوجاتی ہی یہاں تک کہ صفائی اور
اعتدال میں باہمی نسبت اجزا کی نہایت کو پہنچتی ہے پھر وہ روح کے قبول کرنے
اور اُسکے تھامنے کے قابل ہوجاتا ہی جیسا کہ روغن پی ہوئی بتی شعلہ کے
قبول کرنے اور اسکے تھامنے کی مستعد ہوتی ہی اور نطفہ اعتدال اور صفائی
کے پورا ہونے کیوقت روح کے تھامنے اور اُس کی تدبیر اور تصرف کا
مستعد ہوتا ہی پھر اس میں اللہ تعالی جواد کی طرف سی فیضان روح کا ہوتا ہی
کہ وہ ہر مستحق کو بقدر استحقاق اور ہر مستعد کو بقدر لیاقت بغیر انکار اور بخل کے
فیض بخشنے والا ہی - پس تسویہ سے یہہ ہی افعال مراد ہیں کہ اصل نطفہ کو کئی
طوروں میں بدل کر صفائی اور اعتدال کی خاص† صفت میں پہنچاتے ہیں -
پھر اُن سائلوں نے نفخ کے معنی دریافت کئے میں نے جواب دیا کہ نفخ سی روح* کے

---

† یہاں خاص صفت سے وہ صفت مراد ہے جس سے نطفہ فیضان روح کے قابل ہوتا ہی ۱۲

* روح کے لفظ کا اطلاق کئی معنوں پر آتا ہی - روح انسانی یعنی نفس ناطقہ - روح حیوانی - روح نفسانی - روح نباتی - قرآن شریف - وحی - فرشتہ عظیم الخلقت - حضرت عیسیٰ - جبرئیل وغیرہ یہاں معنی اول یعنی نفس ناطقہ مراد ہے اور اس رسالہ میں یہی مقصود بالبحث ہی لطیفہ

نور کا نطفہ کی بتی میں روشن ہونا مراد ہی نفخ کے لئے صورت ہی اور ایک نتیجہ ہوت
تو یہہ ہی کہ پھونکنے والے کے اندر سے اُس چیز کی طرف جس کو پھونک رہا ہی
ہوا کا نکلنا مثلاً تا جو لکڑی آگ کے قابل ہی جل اُٹھے نفخ جل اُٹھنے کا سبب ہے
اور یہہ نفخ یعنی پھونکنے کی صورت جو سبب ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں محال ہی
اور مسبب یعنی نتیجہ محال نہیں اور کبھی سبب سے مجازاً وہ فعل مراد ہوتا ہی جو سبب سے
حاصل ہوتا ہے اگرچہ وہ فعل جس کو دوسری معنی میں استعمال کیا ہے اوسکی
صورت پر نہو جیسا کہ قولہ تعالیٰ غضب اللہ علیہم اور قولہ تعالیٰ فانتقمنا
منہم صورت غضب کی غصہ والے میں ایک قسم کا تغیر ہی جس سے ایذا حاصل
ہوتی ہی اسکا نتیجہ مغضوب علیہ کو یعنی اُس چیز کو جس پر غصہ کیا گیا ہے ایذا دینا
یا ہلاک کرنا ہی سو غضب سے نتیجہ غضب مراد ہے اور انتقام سے نتیجہ انتقام ایسا
ہی یہاں نفخ سے نتیجہ نفخ مراد ہے اگرچہ نفخ یعنی پھونکنے کی صورت پر نہ ہو۔
پھر مجھ سے **سوال** کیا کہ نطفہ کی بتی میں جو روح کا نور روشن ہوا ہے اس کا سبب کیا
ہی میں نے **جواب** دیا کہ وہ ایک تو فاعل میں صفت ہی اور ایک قابل میں یعنی جو فاعل
میں صفت ہے اُس سے خدا کی بخشش مراد ہی جو منبع وجود ہی اس سے ہر قابل کو وجود
عطا ہوتا ہی اس صفت کو قدرت سے تعبیر کرتے ہیں اسکی مثال ایسی ہی جیسا کہ

حاشیہ: روح انسانی یعنی نفس ناطقہ ہی کی بحث یہاں مقصود ہے کیونکہ یہی ادراک کنندہ ہی اور اسکی

حاشیہ: اصلاح سے قرب جو درب العالمین کا رتبہ حاصل ہوتا ہی ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ ؎

سورج کی روشنی حجاب کے دور ہونے کے وقت اُن چیزوں پر جو روشنی کے
قابل ہیں پڑتی ہے پس جو چیزیں روشنی کے قابل ہیں وہ رنگدار چیزیں ہیں ہوا
نہیں ہے کہ جس کا کچھہ رنگ ہی نہیں - قابل کی صفت سے استوا اور اعتدال مراد
ہے جو صفائی سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سَوَّیْتُہٗ قابل کی
صفت کی مثال لوہے کے صیقل جیسی ہے کہ جب آئینہ کو زنگار ڈھانپ لیتا ہے
تو صورت کو قبول نہیں کرتا اگرچہ صورت اسکے مقابل ہی ہو جب کہ صیقل گر
نے اُسکو صیقل کر دیا تو جیسے اُس میں صفائی حاصل ہوتی ہے ویسی ہی صورت
دکھائی دیتی ہے ایسا ہی جب نطفہ میں استوا اور اعتدال حاصل ہو جاتا ہے
تو خالق کی طرف سے اس میں روح پیدا ہو جاتی ہے اور خالق میں کچھہ تغیر نہیں
ہوتا بلکہ روح اب پیدا ہوئی نہ کہ آگے کیونکہ محل کو اب اعتدال حاصل ہوا آگے
نہیں تھا جیسا کہ آئینہ مقابل میں صورت والے کا عکس وہاں پڑتا ہے اور صورت
والے میں کچھہ تغیر نہیں ہوتا اور صیقل کرنے سے پہلے جو یہہ عکس نہ تھا تو اس کا
یہہ سبب نہیں کہ صورت کو آئینہ میں منقش ہونے کی استعداد نہ تھی بلکہ آئینہ
ہی صاف نہ تھا کہ عکس قبول کرتا - پھر مجھ سے سوال کیا کہ فیض کیا چیز ہے
میں نے جواب دیا کہ فیض سے جیسا کہ فیضان پانی کا برتن سے ہاتھ پر ہوتا ہے
ایسا نہیں سمجھنا چاہیئے کیونکہ پانی کا فیضان تو یہہ ہے کہ پانی کے اجزا برتن سے
الگ ہو کر ہاتھ کے ساتھ متصل ہوئے بلکہ وہ فیضان نور آفتاب کے مشابہ ہے

جو دیوار پر پڑتا ہے بعضوں نے اس میں ہی غلطی کھائی ہے جو کہتے ہیں کہ سورج سے
شعاع الگ ہو کر دیوار پر پڑ کر پھیل جاتی ہے سو یہہ انکی بھول ہے بلکہ سورج کے
نور سے دیوار پر ایسی شئی پیدا ہوتی ہے کہ وہ نور کے ساتھ نورانیت میں مشابہ
ہوتی ہے اگرچہ اُس سے ضعیف ہی ہو جیسا کہ صورت والیکا عکس جو آئینہ میں
پڑتا ہے اسکے یہہ معنی نہیں ہیں کہ صورت والیکے اجزا اُس سے الگ ہو کر آئینہ
کے ساتھ متصل ہوں بلکہ یہہ معنی ہیں کہ صورت والے کی صورت سے
ایک ایسی صورت جو اُسکے مشابہ ہوتی ہے آئینہ میں پیدا ہو جاتی ہے اصل
صورت میں نہ تو اتصال ہوتا ہے نہ انفصال محض سببیت ہے ایسا ہی جو چیزیں
وجود کے قابل ہیں بخشش آلہی اُن میں انوار وجود کے پیدا ہونے کا سبب ہے
جس کو فیض کہتے ہیں **فصل** پھر سائلوں نے **سوال** کیا کہ آپنے تسویہ اور نفخ کا
تو ذکر کیا اب †رُوح کی حقیقت بھی بیان فرماسیے کہ کیا ہے آیا اس کا بدن میں
حلول ہے جیسا کہ پانی کا برتن میں یا عرض کا جوہر مین

† روح کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں بعض مشائخ چنانچہ حضرت جنید بغدادی اور انکے متبعین
نے اس میں کلام ہی نہیں کی اور یہہ کہا ہے کہ ہم موجود ہے کے سوا اور زیادہ کچھ تعبیر
نہیں کرتے کیونکہ اس میں کلام کرنے کا حکم نہیں اسلئے کہ علیہ السلام صلعم نے اس میں
کلام نہیں کی - معترض اس میں کہہ سکتا ہے کہ حضرت صلعم کے الروح من امر ربی
کے سوا نہ بیان فرمانے سے یہہ نہیں لازم آتا کہ اس میں کلام کرنی منع ہو یا اسکی حقیقت
تمام اولیاء کرام پر نہ کھلے یا صاحبان لیاقت اور فہم و فراست پر اسکی حقیقت بیان نہ فرمائی
جاسے اور آنحضرت صلعم نے الروح من امر ربی کے سوا اور کچھہ جو بیان نہیں فرمایا

یا یہہ جوہر بذات خود موجود ہے اگر یہہ جوہر ہی تو ذی مکان ہی یا لامکان اگر ذی مکان ہے تو اوسکا مکان قلب ہے یا دماغ یا کوئی اور جگہہ اگر لامکان ہی تو جوہر لامکان کس طرح ہوا مین نے جواب دیا کہ یہہ تو سوال روح کے بھید سے ہی جسکا رسول مقبول صلعم کو نااہل سے بیان کرنے کا اذن نہین ہوا اگر تو اہل مین سے ہی تو سن کہ روح عرض نہین ہے کہ بدن مین حلول کرے جیسا کہ سیاہی کا حلول سیاہ چیز مین اور علم کا عالم مین ہوتا ہے بلکہ وہ تو جوہر ہی کیونکہ اپنے آپ اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور عرض مین یہہ صفتین نہین ہوتین اور وہ جسم بھی نہین کیونکہ جسم تو تقسیم کو قبول کرتا ہے اور روح منقسم نہین ہوتی اگر منقسم ہو تو چاہیئے کہ ایک جزو سے مثلاً زید کا اس کو علم حاصل ہو اور دوسری جزو سے اس کا جہل جس سے لازم آتا ہے کہ روح ایک ہی حالت

اسکی وجہ یہہ ہی کہ مشرکین کو اُسکی حقیقت کے سمجھنے کی استعداد نہ تھی اسلیئے علیہ السلام نے ماہیت روح کی اُنپر بیان نہ فرمائی علاوہ برین روح کا لفظ مشترک تھا جیسا کہ اول حاشیہ مین بیان ہوا اسلیئے ہوسکتا ہی کہ اکابر قریش کہ سی نضر بن حارث نے ہو و یوں کے کہنے کے موافق روح کا جو سوال کیا اسکی غرض یہہ ہو کہ آنحضرت کو عاجز کرین یا یں طور کہ جب حضرت علیہ السلام روح کے ایک معنی مثلاً حقیقت روح انسانی بیان فرماتے تو وہ کہتا کہ یہہ تو ہماری مراد نہین پھر دوسری معنی بیان فرماتے پھر بھی کہتا کہ یہہ ہماری مراد نہین اسلیئے آنحضرت صلعم کو ایسا جواب مجمل دینے اور قل الروح من امر ربی کا حکم ہوا تا کہ وہ آگے سوال نہ کرنے پائے۔ بعض نے یون لکھا ہی کہ تین سوالون مین سے دو کا جواب دینا یعنی قصہ ذوالقرنین اور اصحاب کہف کا بیان فرمانا اور ایک کا جواب یعنی حقیقت روح کا بیان نہ کرنا ہی نبی آخر الزمان علیہ الصلواة والسلام کے صدق نبوت کی علامت اُنہونے سمجھی تھی کیونکہ بیان قصہ

نفحات منہ

میں ایک شی کی عالم بھی ہوئی اور جاہل بھی اور ایک شی کا علم اور جہل ایک شخص میں محال ہی دو شخصوں میں محال نہیں کیونکہ ضدوں کا تناقص محل واحد میں ہی ہوتا ہی سپیدی اور سیاہی اگر کی ایک جزو میں تو متناقض ہیں دو جزوں میں متناقض نہیں اس سے معلوم ہوا کہ روح ایک چیز غیر منقسم ہی سب عقلاء کے نزدیک جزء لایتجزی ہی یعنی ایک چیز ہی کہ تقسیم قبول نہیں کرتی کیونکہ اسکو جزو بھی کہنا نہ چاہئے اسلئے کہ جزو تو کل کی نسبت ہوتا ہی یہان تو کل ہی نہیں جزو کہاں ہوگا مگر اس اعتبار سے جزء بول سکتے ہیں جس اعتبار سے ایک کو وس کا جزء کہتے ہیں کیونکہ اگر تمام موجودات یا تمام اشیاء جن سے انسان کا قوام ہی اعتبار کی جاویں ازانجملہ ایک روح بھی ہوگی جب تم نے یہہ سمجھ لیا کہ روح ایک غیر منقسم شی ہی اب دو حال سے خالی نہیں یا تو

ذوالقرنین اور اصحاب کہف کے سوا حقیقت روح کی انکی کتابوں میں مذکور نہ تھی اسلئے آنحضرت صلعم نے بھی نضر بن حارث کے جواب میں حقیقت روح کی بیان نہ فرمائی علی ماقیل بہرحال آنحضرت صلعم کو اسکے جواب میں صرف قل الروح من امر ربی کا ارشاد ہونا اس امر کو مستلزم نہیں کہ روح کی حقیقت صاحبان لیاقت پر بیان کرنی ممنوع ہو یا آنحضرت صلعم کو حقیقت اسکی معلوم نہ ہو یا تمام اولیائے کرام پر حقیقت اسکی نہ کھلے کما لا یخفی اور اطباء روح حیوانی کو ہی روح انسانی کہتے ہیں اور فرفوریقوس کا قول ہی کہ روح انسانی بدن میں حلول کئے ہوئے ہی اور بعد حلول کرنے کے اس سے متحد ہوگئی جیسا کہ نمک پانی میں بعد حلول کرنے کے متحد ہو جاتا ہی اور افلاطون کا یہہ عقیدہ ہی کہ روح ایک ہوا ہے بدن میں سرایت کئے ہوئے اور اطباء جو کہتے ہیں کہ مدبر بدن کی حرارت غریزی ہے انکے قول کا منشا بھی یہی معلوم ہوتا ہے طالیس ملطی کا یہہ قول ہی کہ روح پانی کا نام ہی کیونکہ وہ منشا نشو و نما کا ہے

ذی مکان ہوگی یا لامکان اسکا ذی مکان ہونا تو باطل ہی کیونکہ جو چیز ذی مکان
ہوتی ہے تقسیم قبول کرتی ہے اور جزو لایتجزی (یعنی ایسی جزو کہ
ذی مکان تو ہو اور تجزیہ و تقسیم قبول نہ کرے) دلائل عقلیہ اور ہندسیہ سے
باطل ہی اُن دلائل میں سے آسان دلیل یہہ ہی کہ اگر اسکو دو چیزوں کے
درمیان رکھا جائے تو ضرور ہی کہ وہ دونوں چیزیں اطراف مخالف سے
اسکو مس کرینگی جب اسکی مخالف طرفیں نکلیں تو ہوسکتا ہی کہ ایک طرف
سے ایک شئی کا علم ہو اور دوسری طرف سے اُس شئی کا جہل پس ایک ہی
حالت میں ایک شئی کی عالم اور جاہل ہوگئی اور یہہ باطل ہی اور جزو لایتجزی
کیونکہ باطل نہ ہو اگر ایک شئی بسیط اجزاء لایتجزی سے مسطح فرض کیجائے
تو اسکی وہ طرف جس کو ہم دیکھ رہے ہیں اس طرف سے مخالف ہوگی

ابکار الافکار میں ہنادقیس کا یہہ قول ہی کہ روح جسم مرکب عناصر اربعہ سے ہی اور بدن میں
اسکا حلول ہی جس کی دلیل اسنے یہہ بیان کی ہی کہ ادراک مناسبت کا مقتضی ہے پس روح کا
موالید کو ادراک کرنا ترکیب کو چاہتا ہی اور شفا میں بیان کیا ہی کہ روح مرکب چہار امور یعنی اجسام
عناصر اور قوت اور محبت سے ہی بعض کا یہہ قول ہی کہ روح خون کا نام ہی کیونکہ باقی اخلاط
سے خون اشرف ہی اور انسان کی موت کے وقت معدوم ہوجاتا ہی اور بعض کا یہہ عقیدہ
ہے کہ روح عبارت اخلاط اربعہ سے ہی جو مجتمع اور کم و کیف میں معتدل ہیں۔ بعض روح مزاج
کا نام رکھتے ہیں جو کیفیات عناصر سے پیدا ہوتی ہی۔ بعض روح نفسانی یعنی قوت دماغی
کو روح انسانی کہتے ہیں۔ بعض روح حیوانی یعنی قلب جسمانی کی قوت کا نام روح انسانی رکھتے
ہیں بعض روح نباتی یعنی قوت جگری کو روح انسانی سمجھے ہوئے ہیں۔ بعض نے ان تینوں
قوتوں کے مجموعہ کا نام روح انسانی رکھا ہی جمہور متکلمین کا یہہ مذہب ہے کہ روح انسانی جسم

جس کو ہم نہیں دیکھتے کیونکہ ایک شی ایک ہی حالت میں دکھائی دے اور نہ دکھائی
دے نہیں ہوتی اور جب سورج اسکی ایک طرف کے مقابل ہوگا تو وہی طرف
روشن ہوگی دوسری طرف نہیں ہوگی پس جب اسکے لئے دو طرفیں نکلیں
تو جزء لا یتجزی نہ رہی **فصل** پھر مجھ سے سوال کیا کہ اس جوہر کی کیا حقیقت ہے اور اسکا
بدن کے ساتھ کس طرح پر تعلق ہے آیا وہ بدن میں داخل ہے یا خارج متصل ہے یا منفصل
میں نے **جواب** دیا کہ روح نہ تو بدن میں داخل ہے نہ خارج نہ بدن کے ساتھ متصل ہے نہ منفصل
کیونکہ یہہ صفتیں جسم میں ہوتی ہیں اور روح جسم نہیں پس دونوں ضدوں سے
الگ ہوئی جیسا کہ پتھر نہ تو عالم ہے نہ جاہل کیونکہ علم اور جہل کے لئے حیات چاہیئے
جب حیات ہی نہیں علم اور جہل بھی نہیں- پھر مجھ سے سوال کیا کہ روح کسی جہت
میں ہے یا نہیں- میں نے **جواب** دیا کہ روح محلوں میں حلول کرنے اور جسموں کے ساتھ

لطیف ہے بدن میں سرایت کئے ہوئے جیسا کہ گلاب کا پانی گلاب میں اور اس کی جسمیت پر بہت
سے دلائل پیش کرتے ہیں اُن میں سے قولہ تعالیٰ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی
لم تمت فی منامہا فیمسك التی قضی علیہ الموت ویرسل الاخری
الی اجل مسمی وقولہ تعالیٰ ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملئکۃ
باسطوا ایدیہم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون الآیۃ وقولہ تعالی
یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ کہ ان آیات میں نفس
کی وفات اور اُسکے بند رکھنے اور اخراج اور رجوع کی خبر ہے جو اوصاف جسم سے ہے
اس سے معلوم ہوا کہ روح جسم ہے یا یوں کہیں روح موصوف ہے ان اوصاف سے
اور جو متصف ہو ان اوصاف سے وہ جسم ہے جسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ روح بھی جسم ہے- اور
قاضی باقلانی اور نظام معتزلی کا یہہ عقیدہ ہے کہ روح جسم لطیف بدن میں سرایت کئے ہوئے

[حاشیہ، بائیں جانب ہاتھ سے لکھا ہوا، بڑی حد تک ناقابلِ خواندگی]

متصل ہونے اور جہتوں کے ساتھ مختص ہونے سے پاک ہے کیونکہ یہہ سب
باتیں اجسام اور اعراض کی صفتیں ہیں وہ جسم اور عرض نہیں وہ تو ان عوارض
سے پاک ہے - پھر مجھ سے سوال کیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کو حقیقت روح کے بتلانے اور اس بھید کے ظاہر کرنے کا کیوں اذن نہ ہوا
میں نے جواب دیا کہ لوگوں کے فہم اسکو سمجھ نہیں سکتے کیونکہ لوگ دو قسم پر ہیں
ایک عام اور ایک خاص جس میں عام ہونے کی صفتیں غالب ہیں وہ اِن باتوں کو
اللہ جل شانہٗ کے حق میں تصدیق نہیں کرتا روح انسانی کے حق میں کیا
تصدیق کریگا اسی لئے فرقہ کرامیہ اور حنابلہ ان باتوں کا منکر ہے سو جس میں
عامیت زیادہ ہوتی ہے وہ اِن باتوں کو نہیں سمجھتا اور اللہ جل شانہٗ کو جسم
ٹھہراتا ہے کیونکہ کسی موجود کو سوا اسے ذی جسم اور مشارٌ الیہ یعنی ذی اشارہ

ہے تغیر اور تبدل کے قابل نہیں اور وقت قطع ہونے کسی عضو کے جزو روحانی منقطع نہیں
ہوتی بلکہ جزو متصل کیطرف جذب اور منقبض ہوجاتی ہے - اور بڑا فرقہ اشاعرہ کا یوں قایل
ہے کہ جسم مرکب ہے اجزاء لایتجزی سے اور روح عبارت جو دائن اجزاء لایتجزی سے ہے جنکو اجزاء
اصلی کہتے ہیں اور ابن راوندی کا قول ہے کہ روح جزو لایتجزی ہے قلب میں اور بعض متکلمین کا
یہہ قول ہے کہ روح عرض ہے یعنی حیٰوۃ کا نام ہے جسکے سبب زندہ ہے اور امام رازی بھی اسیکا
قایل ہے کہ روح عرض ہے عوارض بدن سے اور بعض کا یہہ قول ہے کہ روح خداوند کریم کے اجزا
میں سے ایک جزو ہے - اور بعض صوفیہ کا یہہ قول ہے کہ روح کوئی صفت جسم کی نہیں بلکہ ذات باری
کی صفت ہے کیونکہ خداوند کریم نے قل الروح من امر ربی فرمایا ہے اور امر کلام اسکی ہے
پس روح کلام الٰہی یعنی احیاء کا نام ہوا - بعض کا یہہ قول ہے کہ روح نسیم طیب باعث حیات ہے
جیسا کہ نقش ہوا اگرم باعث حرکات وشہوات ہے لیکن ان تمام اقوال کا ضعف وبطلان تقدیر کیجئے

ہونیکے نہیں ادراک کرتا بعضوں نے ان عاموں میں سے کچھ ترقی کی جسم کی نفی کی
اور عوارض جسمیہ کی نفی نہ کرسکے اور جہت کو جو عوارض جسمیہ سے ہی باری تعالیٰ کے
لئے ثابت کیا بعضوں نے اِن میں سے ترقی کی اُنہوں نے خدا تعالیٰ کو لا فی جہت
یعنی لامکان ثابت کیا وہ اشعریہ اور معتزلہ ہیں - پھر مجھ سے سوال کیا کہ ایسے
لوگوں کو جو کچھ ترقی یاب ہوئے روح کے بعید کا بتلانا کیوں جایز نہیں ہے - میں نے
جواب دیا کہ وہ لوگ اس صفت کو اللہ تعالیٰ اور اُسکے غیر میں مشترک ہونیکو محال
جانتے ہیں اگر تو اُن سے یہہ ذکر کرے تجھے کافر ٹھہرائیں اور تجھے یہہ کہینگے کہ
جو صفت اللہ تعالیٰ کی خاص تھی وہ اپنے نفس کے لئے ثابت کرتا ہے تو
تو اپنے نفس کی خدائی کا دعویٰ کرتا ہے - پھر اُس نے سوال کیا کہ اُنہوں نے
اس صفت کو اللہ تعالیٰ اور اُسکے غیر میں مشترک ہونے کو کیوں محال جانا - میں نے

روح سے مراد اُنکی نفس ناطقہ یعنی روح انسانی ہو - ازباب فہم و فراست پر مخفی نہیں کیونکہ
بعض کا روح حیوانی کو جو بقول بعضے جسم اور بقول بعضے جسمانی قوت ہے جسکی اصلاح سے صرف
صحت بدن کی حاصل ہوتی ہے - روح انسانی کہنا یا بعض کا روح انسانی کا حلول بدن میں
پانی میں نمک کیطرح لینا جو خواص جسم سے ہے یا ہوا یا پانی ہی کا نام رکھنا جو ایک جسم غیر مدرک ہے
یا ایک جسم مرکب عناصر اربعہ سے لینا یا چہار امور سے مرکب لینا یا خون کا نام جو جسم غیر مدرک ہے
روح انسانی رکھنا یا اخلاط اربعہ یا مزاج کا نام رکھنا جو ایک مرکب شی ہے یا روح نفسانی یا نباتی
وغیرہ کو جو از قسم اعراض ہیں روح انسانی کہنا یا روح انسانی کو جسم لطیف بدن میں بے تغیر و تبدل
سرایت کئے ہوئے لینا یا جسم مرکب اجزاء لا یتجزی سے لینا یا روح انسانی حیوٰۃ یعنی عرض
کا نام رکھنا یا قلب میں ایک جزو لا یتجزی کا نام رکھنا یا یہہ کہنا کہ روح نسیم طیب ہے روح انسانی
کی حقیقت اور ماہیت کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے بھلا جب کہ روح انسانی مدرک ہو لہذا

جواب دیا کہ وہ لوگ جیساکہ دو ذی مکان کا ایک مکان میں جمع ہونا محال جانتے ہیں ویساہی دو شئی کا لامکان میں جمع ہونا محال سمجھتے ہیں۔ کیونکہ بسبب فرق نہ ہونے کے دو جسموں کا ایک مکان میں جمع ہونا محال ہے ویساہی اگر لامکان میں دو چیزیں جمع ہو ویں ان میں بھی کچھ فرق نہیں رہیگا اسلئے کہتے ہیں کہ دو سیاہیاں ایک محل میں جمع نہیں ہوسکتیں اور دو ہم مثلوں کو باہم ایک دوسرے کی ضد سمجھتے ہیں پھر مجھسے سوال کیا کہ یہہ تو اشکال قوی ہے اِسکا جواب کیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اس بات میں اُنہوں نے غلطی کھائی جب کہ اُنہوں نے یہہ گمان کیا کہ شیا میں فرق تین امروں کے ساتھ ہوتا ہے ایک تو مکان کے ساتھ جیسا دو مکانوں میں دو جسم اور دوسرے زمانہ کے ساتھ جیساکہ دو زمانوں میں

شان جوہر سے ہے تو عرض کیونکر ہوگی اور جب اسکے مرکب ہونے سے ایک ہی حالت میں اسکا ایک شئی کی عالم اور جاہل ہونا لازم آتا ہے جو محال ہے تو جسم کیونکر ہوگی یا عوارض جسمیت اُسکے لئے کیونکر ثابت ہونگے۔ متکلمین نے جو دلائل روح کی جسمیت پر پیش کئے ہیں یعنی وفات اور امساک اور اخراج اور رجوع۔ میں کہتا ہوں کہ ان اوصاف میں سے کوئی بھی صفت روح کے جسمیت کی مقتضی نہیں کیونکہ وفات روح کے بدن سے رفع تعلق کا نام ہے نہ کہ روح کا معدوم کردینا اسلئے کہ روح انسانی یعنی نفس ناطقہ کا معدوم ہونا ہی باطل ہے جیسا عنقریب دلیل اسکا بیان آئیگا ایساہی امساک سے مراد روح کا تعلق بدن سے نہ ہونے دینا اور ارسال سے مراد بعد امساک کے اُسکا تعلق کر دینا اور رجوع الی اللہ سے روح کا تصرف فی البدن سے باز رہنا اور خدا کی طرف متوجہ ہونا مراد ہے اور اخراج عبارت ہے نفس ناطقہ کا تعلق بدن سے موقوف کر دینے سے پس قرآن شریف میں روح کے ان اوصاف کے بیان کرنے سے روح کی جسمیت کا ثبوت

دو سیاہیاں ایک جوہر میں ہوں ۔ تیسرے ماہیت اور حقیقت کے ساتھ
جیسا کہ عوارض مختلف ایک محل میں مثلاً رنگ اور ذائقہ اور بو اور برودت
اور رطوبت ایک جسم میں ہوں کیونکہ انکے لئے محل بھی ایک ہی اور زمانہ بھی ایک
لیکن ایک دوسرے سے ماہیت میں مختلف ہیں پس فرق ذائقہ کا رنگت سے
ماہیت کی جہت سے ہوگا نہ کہ مکان اور زمان کے ساتھ اور فرق علم کا قدرت
اور ارادہ سے اگرچہ سب ایک ہی شی میں ہوں جب کہ ان میں مکان اور زمان کی
جہت سے اختلاف نہیں ماہیت کے رو سے ہوتا ہے پس جب کہ ایک مکان
میں عوارض مختلف ماہیت کا ہونا جایز ہوا تو اشیا مختلف ماہیت کا لامکان
ہونا بطریق اولی جایز ہوا فصل پھر مجھ سے سوال کیا کہ یہاں تو اول سے بھی ایک
اور اشکال بڑھکر ہے اور ایک اور دلیل اسکے محال ہونے پر اظہر ہے اشکال یہہ ہے

کرنا یا یہ اعتبار سے ساقط ہے ۔ علاوہ بریں ہم یہہ بھی توجیہہ بیان کر سکتے ہیں کہ وفات کے وقت
روح حیوانی بدن سے نکالی جاتی ہے جسکے نکلنے سے نفس ناطقہ یعنی روح انسانی کا تعلق بدن
سے منقطع ہو جاتا ہے کیونکہ نفس ناطقہ کا تصرف بدن مین بواسطہ روح حیوانی کے ہے جو ایک
بخار لطیف حرارت قلب جسمانی سے نضج پاکر بذریعہ شریانون کے تمام اعضاء بدن میں پھیلتا
ہے اور حیات تمام اعضا کو دیتا ہے ۔ اس بخار لطیف یعنی روح حیوانی کا باطن میں حرکت کرنا اور
بدن میں ساری ہونا ایسا ہے جیسا ایک چراغ مثلاً اطراف گھر مین پھیرا جاوے اور اس سے گھر
کے چار طرف روشنی پھیل جاوے گویا یہہ بخار لطیف بمنزلہ چراغ کے ہے اور حیات بمنزلہ
روشنی کے اس بخار لطیف کے ذریعہ سے نفس ناطقہ کا تعلق بدن کے ساتھ تدبیر اور تصرف
کا جو تھا وفات کیوقت جاتا رہا اور اسکے اخراج اور ارسال اور امساک سے روح انسانی کے
تعلق کا ہونا یا نہ ہونا وجود مین آیا ۔ پس مجازاً ان اوصاف کو جو درحقیقت روح حیوانی کے

کہ اس میں روح کو اللہ تعالیٰ سے تشبیہ ہوئی اور روح میں اللہ تعالیٰ کی اخص صفات
کو ثابت کیا ۔ میں نے جواب دیا کہ یہہ کہاں ہو سکتا ہی کیونکہ ہم انسان کو حی اور
عالم اور سمیع اور بصیر اور قادر اور مرید اور متکلم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی ایسا
ہی ہی حالانکہ اس میں تشبیہ نہیں ہی کیونکہ یہہ صفتیں اللہ تعالیٰ کی اخص صفات
میں سے نہیں ہیں اسی طرح حیز اور مکان اور جہت سے پاک ہونا بھی اُس کے
اخص صفات میں سے نہیں ہی بلکہ اللہ تعالیٰ کے اخص صفات میں سے تو صفت
قیومیت کی ہے یعنی وہ بذات خود موجود ہی اور اُس کے ماسوا سب اُسی کے
سبب موجود ہیں بلکہ اشیاء کے لئے تو بذات خود عدم ہی وجود تو اُن کے
لئے عارِیتاً غیر کی جہت سے ہی اللہ تعالیٰ کے لئے وجود صفت ذاتی ہے
عارِیتاً نہیں ہی اور یہہ صفت یعنی قیومیت اللہ تعالیٰ کے غیر میں نہیں پائی جاتی

اوصاف ہیں روح انسانی کی صفت ڈالدیا گیا جیسا کہ کسی بادشاہ کا کسی ملک پر تصرف ہو
اور اُس بادشاہ کا نائب و لشکر اُس ملک میں رہتا ہو کوئی غنیم بادشاہ کے نائب لشکر کو
قتل کر دے یا وہاں سے نکالدے تو اس موقعہ پر ہم یوں کہا کرتے ہیں کہ فلاں بادشاہ
مارا گیا یا فلاں ملک سے نکالا گیا یا فلاں ملک اُس سے چھین لیا گیا جس سے ہماری یہہ مراد
ہوتی ہی کہ اُس ملک میں اُسکو تدبیر اور تصرف کا اختیار نہ رہا ۔ اور اشاعرہ کے عقیدے اور
ابن راوندی کے قول کا بطلان معروضات سابقہ سے ظاہر ہی ہے کیونکہ روح کوئی جسم مرکب
اجزاء لایتجزی سے یا خود جزو لایتجزی جزو قلب جسمانی کی نہیں بلکہ وہ کسی محل میں سرایت
کرنے یا کسی عضو کے جزو پڑنے یا خود جسم ہونے سے پاک ہی علاوہ بریں جزو لایتجزی کا
بطلان دلایل ہندسیہ سے ثابت ہی اسلئے کہ ۳۲ شکل مقالہ اول اقلیدس سے یہہ بات ثابت
ہے کہ مثلث کے تمام زاویہ کے زاویہ قائمہ کے دو کا مربع اسکے دو ضلعوں کے مربع کے مساوی

پھر مجھ سے سوال کیا کہ آپ نے معنی تسویہ اور نفخ کے تو ذکر کئے نسبت کی معنی
نہ بیان فرمائے کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں روح کو اپنی طرف نسبت کیا اور مِنْ
رُّوْحِیْ کیوں فرمایا اگر نسبت کے یہہ معنی ہیں کہ وجود روح کا خدا سے ہی
تو سب چیزوں کا وجود اللہ تعالیٰ ہی سے ہی حالانکہ بشر کی نسبت مٹی کی طرف
کی اور فرمایا۔ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ یعنی میں بشر کو مٹی سے پیدا
کرنے والا ہوں - پھر فرمایا فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی اور
اگر اسکے یہہ معنی ہیں کہ روح خدا تعالیٰ کی جزء ہی جس کا بدن پر فیضان کیا
جیسا کہ سخی سائل پر مال کا فیضان کرتا ہی پھر کہتا ہے کہ افضت علیہ
من مالی یعنی میں نے سائل پر اپنے مال کا فیضان کیا تو اس میں ذات
اللہ تعالیٰ کے لئے اجزا ثابت ہوئیں حالانکہ پہلے آپ نے اسکو باطل کیا ہی

ہوتا ہی پس جس صورت میں ہم نے ایک مثلث قایم الزاویہ جس کے دو ضلعے مساوی ہوں
مثلاً ایک ایک ضلع دس دس جزء کا فرض کریں تو بحکم شکل مذکور وتر اسکا دو سو کا
جذر نکلنا چاہئے اور یہہ تو ظاہر ہی ہی کہ دو سو کا جذر صحیح نہیں نکل سکتا مثلاً اگر
چودہ کہو تو کہیں یہہ بھی درست نہیں کیونکہ یہہ تو ایک سو چھیانویں کا جذر ہی اور اگر
پندرہ کہیں تو یہہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اُس کا مربع دو سو پچیس ہیں پس دو سو کا جذر
چودہ جزء معہ کسر جزء کے نکلیگا جس سے اس جزء لا یتجزیٰ مفروضہ کا تجزیہ اور انقسام
ثابت ہوا۔ اگر کوئی یہہ کہے کہ متکلمین نے نفی جزء لا یتجزیٰ کے دلایل کی تضعیف اور
اثبات جزء لا یتجزیٰ کا دلایل قویہ سے کیا ہی تا کہ اثبات ہیولیٰ و صورت سے جو موردی
قدم عالم اور نفی حشر اجساد کی طرف ہے نجات ہو جاویں کہتا ہوں کہ اثبات جزء
لا یتجزیٰ کے دلایل بھی چنداں قوی نہیں اسی لئے امام رازی نے اس میں توقف کیا

اور فرمایا ہی کہ افاضہ کے معنی جدا ہونے جزء کے نہیں ہیں پس اس کے
کیا معنی ہوئے میں نے جواب دیا کہ اگر یہہ بات آفتاب بولے اور کہے افضتُ
علی الارض من نوری یعنی میں نے زمین پر اپنے نور کا فیضان کیا تو یہہ
بات سچ ہوگی اور یہاں نسبت کے معنی یہہ ہونگے کہ جو روشنی زمین کو حاصل
ہو وہ کسی نہ کسی وجہ سے آفتاب کے نور کی جنس میں سے ہی اگرچہ یہ نسبت
اسکے بہت ہی ضعیف ہی اور یہہ تو نے معلوم کر لیا ہی کہ روح جہت اور مکان
سے پاک ہی اور تمام اشیاء کے علم اور اطلاع کی اُس کو قوت ہے اور یہہ
مناسبات شئی جسمانی میں نہیں ہوتیں (پس انہی مناسبات کی وجہ سے خدا تعالےٰ
نے روح کو اپنی طرف نسبت کیا اور من روحی فرمایا) پھر مجھ سے
سوال کیا کہ قل الروح من امر ربی کے کیا معنی ہوئے اور عالم امر اور عالم

علاوہ بریں اثبات ہیولی وصورت مؤدی قدم عالم ونفی حشر اجساد کی طرف نہیں ہوسکتا
اسلئے کہ فلسفی ہیولی کے قدیم بالذات ہونیکے تو قائل ہی نہیں البتہ قدیم بالزمان لیتے ہیں
اور ہر حادث زمانی کو مسبوق بالمادہ کہتے ہیں لیکن کوئی دلیل قوی اسپر انہوں نے
بیان نہیں کی چنانچہ ماہرین فن معقول پر یہہ امر پوشیدہ نہیں پس جب قدم ثابت
نہیں تو انکا اثبات مؤدی قدم عالم ونفی حشر اجساد کی طرف کیونکر ہوگا اور اگر بالفرض
یہی تسلیم کیا جائے کہ ہیولی وصورت کا اثبات مؤدی قدم عالم ونفی حشر اجساد ہی اسلئے
جسم کا مرکب ہونا جواہر فردہ یا اجزاء مقداریہ سے لیا جاوے تب بھی ہم کہتے ہیں کہ کونسی
ضرورت ہی کہ روح انسانی کو خواہ مخواہ مرکب اجزاء لا یتجزی سے کہا جائے حالانکہ اس کا
مرکب ہونا ظاہر البطلان ہے اور جو کہتا ہے کہ روح خدا تعالےٰ کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے
اُسکے قول کا بطلان ظاہر ہی ہی کیونکہ خدا تعالیٰ مرکب اجزا سے نہیں ہی کہ ایک جزو

خلق سے کیا مراد ہے۔ میں نے جواب دیا کہ جس شئی کی مساحت اور اندازہ ہو سکے وہ عالم اجسام اور عالم عوارض میں سے ہے اُسکو عالم خلق سے کہتے ہیں اور یہاں خلق کے معنی تقدیر اور اندازہ کے ہیں ایجاد اور پیدا کرنے کے نہیں۔ جیسا کہ بولتے ہیں خلق الشئی ای قدرہ یعنی چیز کا اندازہ کیا اور شاعر نے کہا ہے شعر ولانت تفری ماخلقت و بعض القوم یخلق ثم یفری ۔ اور جس چیز کا اندازہ اور مقدار نہ ہو اُس کو امر ربی کہتے ہیں اور اُسکو امر ربانی کہنا بہ نہیں مناسبات مذکورہ کی جہت سے ہے اور جو چیزیں اس جنس سے ہیں خواہ ارواح بشری ہوں یا ارواح ملائکہ اُنکو عالم امر سے کہتے ہیں پس عالم امر سے وہ موجودات مراد ہیں جو حس اور خیال اور جہات اور مکان اور حیز سے خارج ہیں اور بسبب نہ ہونے مقدار کے مساحت اور اندازہ میں داخل نہیں ہیں پھر مجھ سے

یعنی روح اُس سے الگ ہو کر بدن انسان سے متعلق ہو گئی ہو تعالی عن ذالک علوا کبیرا اور بعض صوفیہ کے اس عقیدہ کا بطلان بھی کہ روح صفت جسم کی نہیں بلکہ ذات باری کی صفت ہے ارباب عقل پر مخفی نہیں کیونکہ یہ امر تو ممکن بلکہ واقع ہے کہ زید کو ایک چیز کا علم ہوتا ہے اور عمرو کو اُسکا جہل پس اگر روح مدرک صفت ذات باری کی ہوتی تو نقص جہل کا صفت باری تعالی میں لازم آتا وغیرہ ذالک من المفاسد علاوہ بریں خدا تعالی کا قل الروح من امر ربی بلفظ من ارشاد کرنا صاف اس امر پر دال ہے کہ روح عالم امر سے ہے یعنی اُس عالم میں سے ہے جس کا اندازہ اور مقدار نہیں غرضکہ روح انسانی جس کو امور آخروی اور حقایق عقلی کا ادراک اور جس کی اصلاح سے قرب رب العالمین حاصل ہوتا ہے اور جو مخاطب معاتب ہے جسکو عقل و قلب یعنی لطیفہ ربانی اور نفس ناطقہ و حقیقت انسانی بھی کہتے ہیں جسکا تزکیہ موجب فلاح ہے جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے ونفس وما سوٰھا فالھمھا فجورھا وتقوٰھا

سوال کیا کہ اس سے تو روح کے قدیم ہونے کا وہم پڑتا ہی میں نے جواب دیا کہ
اس بات کا ایک فرقہ کو وہم ہوا ہی وہ اُنکی جہالت ہی بلکہ روح کو غیر مخلوق
اس اعتبار سے کہینگے کہ اُس کا مقدار نہیں کیونکہ وہ منقسم اور ذی اجزا
اور ذی مکان نہیں ہی اور اگر مخلوق بمعنی حادث لیں تو روح مخلوق ہی قدیم
نہیں ہی اسکے حدوث کی دلیل طویل ہی اور اسکے مقدمات بہت ہیں۔
حق تو یہہ ہی کہ جب نطفہ میں روح کے قبول کرنے کی استعداد ہوئی تو
روح پیدا ہوئی جیسا کہ آئینہ میں صیقل کرنے کیوقت صورت پیدا ہوتی ہی
مختصر دلیل یوں ہی کہ ارواح بشری اگر بدنوں سے اوّل موجود ہوتیں یا تو
بہت ہوتیں یا ایک بدنوں سے اوّل انکی کثرت اور وحدت تو باطل ہی
بدنوں سے اوّل انکا وجود بھی باطل ہوا وحدت تو یوں باطل ہی کہ بدنوں

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا نہ تو وہ روح حیوانی ہی کیونکہ روح حیوانی کو ادراک
اُخروی اور حقایق عقلی کا ادراک حاصل نہیں وہ نہ تمام حیوانوں کا وانندہٴ امور آخروی حقایق عقلے
ہونا لازم آئیگا جو صراحتاً باطل ہی اور نہ وہ قوت نفسانی یا نباتی یا کسی اور عرض کا نام ہی کیونکہ عرض
مدرک نہیں ہوتی اور روح انسانی مدرک ہی اور نہ وہ جزو لایتجزی یا کوئی مرکب چیز
اجزا سے ہی بلکہ وہ جوہر غیر منقسم بواسطہ روح حیوانی مدبر بدن و حافظ ترکیب بدن سے ہی
مکان اور جہت سے پاک نہ بدن میں داخل نہ خارج نہ متصل نہ منفصل حکما اشراقین اور مشائین
کا یہی عقیدہ ہی اور اہل تحقیق مثلاً ابو زید و بوسی و امام راغب و امام غزالی وغیرہ اہل
سنت وجماعت کا یہی قول ہی اور معمر معتزلی اور ایک فرقہ امامیہ اسیکا قایل ہی اور محققین
صوفیہ کرام کا یہی عقیدہ ہے اور کاملان افراد صوفیہ کا مشاہدہ بھی اسی کی طرف منتہی
ہوتا ہے ۱۲ منتی شاہ دین سلمہ ربہ •

حاشیہ

سے متعلق ہونے کے بعد یا تو انکی وحدت باقی رہیگی یا کثرت ہو جائیگی
وحدت کا باقی رہنا تو محال ہے کیونکہ نہیں امکان اس بات کا کہ زید ایک شیٔ
کو جانتا ہو اور عمرو نہ جانتا ہو صراحتًا معلوم ہے اگرچہ ہر ادراک کرنے والا
یعنی روح اِن میں ایک ہوتی تو دو ضدوں کا جمع ہونا اس میں محال ہوتا
جیسا کہ زید میں محال ہے اور اسی طرح بعد تعلق کے بہت ہو جانا بھی باطل
ہے کیونکہ جس ایک کا مقدار نہ ہو اُسکا دو اور منقسم ہونا محال ہے اور مقدار والی
شیٔ کا دو ہو جانا اور منقسم ہونا محال نہیں جیسا کہ جسم کہ ایک ہی جسم بسبب اسکے
کہ مقدار رکھتا ہے منقسم ہوتا ہے اور اُسکے لئے اجزا نکلتے ہیں اور جس چیز کے
لئے اجزا اور مقدار نہیں وہ منقسم ہونے کو کس طرح قبول کریگی اور بدنوں
سے اوّل ارواح کی کثرت یوں باطل ہے کہ یا تو وہ ایک دوسرے کے ہم مثل
ہونگی یا مختلف ہم مثل اور مختلف ہونا تو محال ہے کثرت بھی محال ہوئی ہم مثل
ہونا یوں محال ہے کہ دو ہم مثلوں کا اصل میں وجود ہی محال ہے اسی لئے ایک
جسم میں دو سیاہیوں کا اور ایک مکان میں دو جسموں کا پایا جانا محال
ہے کیونکہ دو ہونا تغایر کو چاہتا ہے اور یہاں تغایر ہی نہیں اور دو سیاہیوں
کا دو جسم میں پایا جانا ممکن ہے کیونکہ یہاں تغایر بسبب جسم کے ہو جائے گا۔
اِسلئے کہ ایک سیاہی ایک جسم کے ساتھ خاص ہوگی دوسری دوسرے
کے ساتھ ایسا ہی دو زمانوں میں دو سیاہیوں کا ایک ہی جسم میں پایا

جا ناممکن ہی کیونکہ زمانہ خاص میں جسم کے ساتھ متصل ہونا ایک سیاہی کی صفت
ہوگی دوسری کی نہیں ہوگی سو مطلقاً دو ہم مثلوں کا وجود ہی نہیں بلکہ اگر ہوگا
تو کسی کی نسبت کرکے ہوگا جیساکہ کہیں کہ زید اور عمرو دونوں انسانیت اور
جسمانیت میں ہم مثل ہیں یا دوات اور کوے کی سیاہی دونوں سیاہ ہونے میں
ہم مثل ہیں۔ بدنوں سے اول انکا مختلف ہونا یوں محال ہی کہ مختلف ہونا دو قسم
پر ہی ایک تو نوع اور ماہیت کے اختلاف کی جہت سے ہوتا ہی جیساکہ پانی
اور آگ اور سیاہی اور سپیدی اور علم وجہل کا اختلاف ہی دوسری قسم کا اختلاف
عوارض کے ساتھ ہوتا ہے جو ماہیت میں داخل نہیں ہوتے جیساکہ
پانی سرد اور گرم کا اختلاف ہی اب ارواح بشری میں بسبب ماہیت کے
اختلاف ہوتا تو محال ہی کیونکہ ارواح† بشری ایک ہی نوع ہیں اور ماہیت اور حقیقت

† ارواح بشری کے ایک ہی نوع ہونے کی یہہ وجہ ہے کہ نفس ناطقہ یعنی جوہر مجرد بواسطہ روح حیوانی مدبر بدن مختص بنوع انسان ہے کما مر اور انسان تو نوع سافل یعنی تمام انواع سے نیچے کی نوع ہے اور جو چیز نوع سافل کے ساتھ مختص ہو ماہیت جنسی نہیں ہوسکتی ورنہ نوع سافل کے ساتھ امر مختص کا غیر مختص ہونا لازم آئیگا یہی وجہ ہے کہ ناطق کو حیوان ناطق میں انسان کے لئے فصل قریب اور ممیز جمیع اغیار سے لیتے ہیں کیونکہ مراد ناطق سے مبدأ نطق یعنی نفس ناطقہ ہے جو مختص بانسان ہی پس اسکا جمیع اغیار سے ممیز اور ایک ہی نوع ہونا اظہر من الشمس ہی یہی مذہب ارسطو اور ابو علی کا ہی بعض حکما اسکے خلاف پر ہیں اور ابو البرکات اور اسلام میں سے اکثر متکلمین روح کے ماہیت جنسی ہونیکے قائل ہیں اور آنحضرت صلعم نے [illegible] ابوہریرہ بیان کیا ہے کہ الناس معادن کمعادن الفضة [illegible] خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا والارواح جنود مجندة

میں متفق ہیں عوارض کے ساتھ بھی اختلاف محال ہی کیونکہ ایک ماہیت جب
جسموں کے ساتھ متعلق ہو اور انکی طرف کسی طرح منسوب ہو تب عوارض
کے ساتھ مختلف ہوتی ہی اسلئے کہ جسم کے اجزا میں اختلاف ضروری ہی
اگرچہ آسمان ہی کی نسبت اختلاف قریب اور بعید ہونے کا ہو لیکن جب ایک
ماہیت جسموں کے ساتھ ابھی متعلق ہی نہ ہو اختلاف اس کا محال ہوگا اس
مسئلہ کی تحقیق زیادہ تقریر کی محتاج ہی لیکن اسقدر بیان اس تحقیق پر آگاہ
کرنے کے لئے ہی - پھر مجھ سے سوال کیا کہ روحوں کا حال بدنوں سے
الگ ہونے کے بعد کیا ہوگا حالانکہ انکو جسموں کے ساتھ تعلق نہیں پھر
کیونکر روحوں میں کثرت اور اختلاف ہوا - میں نے جواب دیا کہ روحوں نے
بدنوں کے ساتھ متعلق ہونے کی جہت سے مختلف صفتیں حاصل کی ہیں جیسا کہ علم اور

فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف کو اپنے مدعا کے لئے
دلیل پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کا اخیر حدیث میں ارواح کو بصیغہ جمع لانا اور
اسی طرح ابتدا حدیث میں ارواح کو معدن سونے اور چاندی کے ساتھ جو مختلف بالحقیقت
ہیں تشبیہ دینا روح کی ماہیت جنسی ہونے کا مقتضی ہی - میں کہتا ہوں ارواح کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بصیغہ جمع لانا روح کی ماہیت جنسی ہونے کو مقتضی نہیں
کیونکہ جمع کے واسطے اختلاف افراد کا تشخیص اور صنف میں کفایت کرتا ہی یہ
ضرور نہیں ہے کہ صیغہ جمع کا اپنے نیچے جنس و فصل سے مرکب انواع کو ہی مستلزم ہو جس سے
مطلق روح کا ماہیت جنسی ہونا ثابت ہو ایسا ہی سونے چاندی کی معدن کے ساتھ تشبیہ اس وجہ سے [illegible]
ظرف زر و سیم اور انکے ظرف علم میں صرف اسی امر میں ہی کہ جیسا زر و سیم کی معدن [illegible]
استعداد میں ہیں مثلاً معدن زر [illegible] استعداد رکھتی ہی ایسی استعداد [illegible]

بل صفائی اور کدورت خوش خلقی اور بدخلقی ان مختلف صفتوں کی جہت سے
مختلف ہی باقی رہیں جن سے اُن کی کثرت سمجھی جاتی ہے بدنوں سے تعلق کے
اول یہہ بات نہیں تھی کیونکہ ان کے مختلف ہونے کا کوئی سبب نہیں
تھا فصل - پھر مجھ سے سوال کیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول
• خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اور ایک روایت میں عَلٰی صُوْرَۃِ الرَّحْمٰنِ

استعدادیں رکھتے ہیں بعض علی حسب مراتب معدنوں کے قابل فیضان آلہی کے ہیں اور
بعض نہیں اور حدیث میں زر وسیم کے ساتھ جو ماہیت میں مختلف ہیں تشبیہہ نہیں دی گئی بلکہ
زر وسیم کی معدنوں کے ساتھ دی گئی ہے جو ماہیت میں متحد اور استعدادوں میں مختلف ہیں۔
غرضیکہ اس تشبیہہ سے یہہ امر محقق ہوتا ہے کہ لوگوں میں مختلف استعدادیں ہیں کوئی ان میں
فیضان آلہی کے قابل ہے اور کوئی نہیں اور بعض شریف ہیں بعض نہیں مگر جاہلیت کے زمانہ
میں جو شریف ہوں زمانہ اسلام میں شریف تب ہی گنے جائینگے جب کہ دین میں انکو سمجھ حاصل
ہو چنانچہ خیارہم فی الجاھلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقھوا کا جملہ اس پر
دال ہے - پس اس تشبیہہ سے روح انسانی یعنی نفس ناطقہ کے جو ایک جوہر بسیط بواسطہ روح حیوانی
مدبر بدن اور مدرک امور آخروی وحقایق عقلی ہے ماہیت جنسی ہونے پر استدلال پکڑنا یا مطلق
لفظ روح کا روح انسانی وغیرہ میں اشتراک لفظی نہ لینا بلکہ اشتراک معنوی جو بالکل درست معقول
نہیں اس تشبیہہ سے ثابت کرکے اس کی جنسیت کا قائل ہونا محض خیال باطل ہے کما لایخفی اور
الارواح جنود مجندۃ الحدیث سے صاحب لمعات کا اجسام سے پیشتر ارواح کے موجود ہونے
پر استدلال پکڑنا بھی ضعیف ہے کیونکہ الارواح جنود مجندۃ کے ساتھ قبل الاجسام کی تو قید نہیں
ایسا ہی تعارف مقید بقید قبل الاجسام نہیں اور بغیر اس قید کے بڑہانیکے معنی حدیث کے بن سکتے ہیں
کما لایخفی پس ظاہر ہے کہ خواہ مخواہ اس قید کو بڑہا کر ارواح کا قبل اجسام ہونا ثابت کرنا
حالانکہ دلیل تحقیقی اسکے خلاف پر قایم ہے کمال ضعف سے خالی نہیں - ۱۲ منفق شاہ دین سلمہ ربہ •

• خلق اللہ آدم علی صورتہ الحدیث کو بخاری ومسلم نے بروایت ابوہریرہ بیان کیا ہے
یہاں صورت سے مراد صفت ہے اس معنی حدیث کی یہہ ہوئی کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے

کے کیا معنی ہوئے میں نئے جواب دیا کہ صورت ایک اسم مشترک ہے کبھی تو شکلوں کی ترتیب اور بعض شکلوں کو بعض سے ملاتے یا اختلاف ترکیب پر بولتے ہیں یہہ قسم تو صورت محسوسہ ہے اور کبھی ترتیب معانی پر بھی بولتے ہیں جو محسوسہ نہیں اور معانی کے لئے بھی ترتیب اور ترکیب اور باہمی نسبت ہوتی ہے جیسا کہ بولتے ہیں کہ مسئلہ کی صورت ایسی ہے اور واقع کی صورت ایسی اور علم حسابی کی صورت ایسی ہے اور علم عقلی کی صورت ایسی سو اس حدیث نبوی میں صورت سے صورت معنوی مراد ہے اس میں روح کے اُن مناسبات مذکورہ کی طرف اشارہ ہے جن کا خدا کی ذات اور صفات اور افعال کیطرف رجوع اور مآل ہے کیونکہ روح کی حقیقت یہہ ہے کہ وہ بذات خود نہ تو عرض ہے نہ جوہر متحیز اور نہ جسم نہ اس کا کسی جہت اور مکان میں حلول ہے اور نہ وہ بدن کے ساتھ متصل ہے نہ منفصل نہ وہ عالم کے جسموں اور بدنوں میں داخل ہے نہ خارج سو یہہ سب کی سب ذات الٰہی کی صفات ہیں اور روح کی صفتیں یہہ ہیں کہ حی اور عالم اور قادر اور مرید اور سمیع اور بصیر اور متکلم ہے اللہ تعالیٰ میں بھی ایسی ہی صفتیں ہیں اور روح کے افعال یہہ ہیں ۔ کہ

آدم کو اپنی صفت پر یعنی عالم متکلم بصیر اور اضافت تشریف کی بھی بیان ہو سکتی ہے جیسا کہ بیت اللہ ناقۃ اللہ میں اور صاحب مجمع البحار وغیرہ کا ایک یہ احتمال بیان کرنا کہ ضمیر علی صورتہ کے صورت آدم ، علی صورت الرحمن کی روایت کے منافی ہے کما لا یخفیٰ لیکن بعض نے کہا ہے کہ خلق آدم علی صُوْرَتِ الرَّحْمٰنِ کی روایت محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ۱۲ منہ شاہ دین سلمہ

ابتدا رفصل انسان میں ارادہ ہوتا ہو جس کا اوّل اثر دِل پر ظاہر ہوتا ہو پھر
روح حیوانی کے وسیلہ سے کہ وہ ایک بخار لطیف ہر دِل کے درمیان سرایت
کرکے دماغ کو پہنچتا ہو پھر وہاں سے پٹھوں کی طرف جاتا ہو جو دماغ سے خارج
ہیں پھر پٹھوں سے اوتار اور رباطات کی طرف جاتا ہو جو عضلات سے متعلق
ہیں پھر اُس سے اوتار کھینچے جاتے ہیں تو اُس سے انگلیں حرکت کرتی ہیں اور
انگلیوں سے مثلاً قلم کو حرکت ہوتی ہو اور قلم سے سیاہی کو تو سیاہی سے
کاغذ پر جس صورت کے لکھنے کا ارادہ کیا تھا وہ صورت ویسی ہی لکھی جاتی
ہو جیسا کہ خزانہ خیال میں متصور تھی کیونکہ جب تک مکتوب کی صورت اوّل خیال
میں متصور نہ ہو کاغذ پر اُس کا لکھنا ممکن نہیں اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے
افعال اور اُس کے پیدا کرنے کی کیفیت میں غور کیا کہ نباتات اور حیوانات کو
آسمان اور ستاروں کی حرکت کے ذریعہ سے پیدا کیا اور آسمان اور ستاروں
کو فرشتوں سے حرکت دلائی تو جان لیگا کہ انسان کا تصرف عالم اصغر
یعنی بدن میں ایسا ہی جیسا خالق کا تصرف عالم اکبر میں اور معلوم کرلیگا کہ انسان
کا دِل باعتبار اُس کے تصرف کے بمنزلہ عرش کے ہو اور دماغ بمنزلہ کرسی
کے اور حواس بمنزلہ ملائکہ کے جو بالطبع اللہ تعالیٰ کے مطیع ہیں یعنی
جن کی جبلی عادت خدا کی اطاعت ہو اور امر کے خلاف کرنے کی طاقت
نہیں رکھتے اور پٹھے اور اعضا انسان کے بمنزلہ آسمانوں کے ہیں اور

اس کی انگلیوں کی طاقت بمنزلہ طبیعت کے ہے جو جسموں میں گڑی ہوئی اور جمی ہوئی ہے اور سیاہی بمنزلہ عناصر کے ہے کہ جمع اور ترکیب و تفریق کے قبول کرنے کے لئے اصل ہیں اور انسان کے خیال کا خزانہ بمنزلہ لوح محفوظ کے ہے اب جو کوئی ان مناسبات کی حقیقت پر مطلع ہوگا تو وہ معنی حدیث نبوی خَلَقَ آدَمَ الخ جان لیگا۔ پھر مجھ سے سوال کیا کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ کے کیا معنی ہیں میں نے جواب دیا کہ چیزیں مناسب مثالوں کے ساتھ پہچانی جاتی ہیں اگر یہہ مناسبات مذکورہ نہ ہوتیں تو انسان اپنے نفس کی معرفت سے اپنے خالق کی معرفت کی طرف ترقی نہ کرسکتا اللہ تعالیٰ نے جو آدمی کو اس عالم اکبر کا مختصر نسخہ بنایا

---

† حدیث من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کو ابن تیمیہ نے موضوع لکھا ہے سمعانی نے لکھا ہے کہ یہہ مرفوع معلوم نہیں ہوتی یحییٰ بن معاذ رازی کا قول ہے نودی نے کہا ہے کہ اسکا ثبوت حضرت سے نہیں اور اسکے معنی تو ثابت ہیں پس بعضوں نے یوں معنی بیان کئے ہیں کہ من عرف نفسہ بالجہل فقد عرف ربہ بالعلم و من عرف نفسہ بالفناء فقد عرف ربہ بالبقاء و من عرف نفسہ بالعجز والضعف فقد عرف ربہ بالقدرۃ والقوۃ اور کہا ہے کہ یہہ معنی مستنبط ہیں قول تعالیٰ وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِیْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ سے اور امام غزالی کے معنی مرادی ناظرین رسالہ پر ظاہر ہی ہیں ۱۲ منتی غلام حسین

‡ نفس کا لفظ لغت عرب میں کئی معنوں میں مشترک ہے چنانچہ چشم اور ذات اور خون اور وجود کو بھی نفس کہتے ہیں جس پر اصابۃ نفس کا اطلاق اور قول تعالیٰ حتی تسلموا علی انفسکم و قول فقہاء ما لا نفس له سائلة معفو و قول قایل نفس الشیٔ فی اللغة وجودہ شاہد ہے تک و باعث چہ ... وغیرہ کو بھی نفس کہتے ہیں ایسا ہی نفس ناطقہ پر جو مدرک اور عالم اور مخاطب و معاتب ہے نفس کا اطلاق آتا ہے یہاں ظاہرا یہی مراد ہے جیسا کہ امام غزالی صاحب نے بیان کیا ہے نہ کہ چشم و خون وغیرہ ۱۲ ابوالحسن بھتی شاہ دین مسلمہ ربہ

چنانچہ وہ اپنے اسباب میں بمنزلہ خدا کے متصرف ہو اگر اس کو اس طرح نہ
بناتا تو جہان اور صفات الٰہی مثل تصرف و ربوبیت اور فضل اور علم اور قدرت
وغیرہ کو نہ پہچانتا اب نفس انہیں مناسبات سے اپنے خالق کی معرفت کا
یقیناً آئینہ ہے۔ روح کا مسئلہ جو اول بیان ہوا اُس کی معرفت سے بھی اِس
مسئلہ کا خوب انکشاف ہوتا ہے۔ پھر مجھ سے سوال کیا کہ اگر ارواحیں
جسموں کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں تو اِن حدیثوں کے کیا معنی ہوئے جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ بِاَلْفَیْ عَامٍ† وَاَنَا
اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ خَلْقًا وَآخِرُهُمْ بَعْثًا‡ وَکُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ*
میں نے جواب دیا کہ اِن میں سے کوئی حدیث روح کے ازلی اور قدیمی ہونے پر دلالت
نہیں کرتی بلکہ روح کے مخلوق اور حادث ہونے پر یہہ دال ہیں البتہ ظاہر میں

---

† ابو نعیم نے ابی ہریرہ سے دلائل میں اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اس حدیث کو بیان کیا ہے مگر بایں الفاظ انی کنت اول النبیین فی الخلق وآخرہم فی البعث ۱۲ [illegible]

‡ کنت نبیا وآدم بین الماء والطین کو عسقلانی نے قوی اور اسپر زیادتی یعنی کنت نبیا فلا آدم ولا ماء ولا طین کو ضعیف لکھا ہے اور زرکشی نے لکھا ہے کہ اس حدیث کا بایں الفاظ کچھ اصل ہی نہیں لیکن ترمذی میں ہے متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد ۱۲ منہ [illegible]

* ان الفاظ سے بعض صوفیہ روحوں کے ازلی ابدی ہونے کے قائل ہیں لیکن انکا ازلی کہنا باطل ہے اسلئے کہ بموجب اقوال انکا وجود بطور کثرت باطل ہے کیونکہ مختلف ہونے کا کوئی سبب نہیں حالانکہ کثرت متمائز ہوا اختلاف کو چاہتی ہے اور بطور وحدت بھی باطل ہے کیونکہ بعد وجود ابدان کے تمام انسانوں کی روح ایک ہونی یا ایک حقیقت کا کثیر ہو جانا امر اشنا باطل ہے پس جب دونوں سے اول انکا وجود باطل ہے تو ازلی نہ ہوئیں بلکہ حادث ہوئیں یہی مذہب اکثر صوفیہ محققین کا ہے

یہہ حدیثیں جسم سے روح کے مقدم ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور ظاہر کا امر آسان ہے کیونکہ اُس کی تاویل ہوسکتی ہے اور دلیل قاطع ظاہر کے سبب چھوڑی نہیں جاتی بلکہ ظاہر کی تاویل کیجائیگی جیساکہ اللہ تعالی کے حق میں آیات تشبیہی کی تاویل کیجاتی ہے چنانچہ قول صلعم خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ مانعی عام کی یوں تاویل ہے کہ ارواح سے ارواح ملائکہ مراد ہے اور اجساد سے اجسام عالم جیساکہ عرش کرسی آسمان ستارے آگ ہوا پانی مٹی اور جبکہ آدمیوں کے جسم سب کے سب زمین کے جسم کی نسبت چھوٹے ہیں اور زمین کا جسم بہ نسبت آفتاب کے بہت چھوٹا ہے اور آفتاب ایسا چھوٹا ہے کہ اُس کو اپنے

اور فقہا اور حکما اشراقین اور مشائین کا ہے کہ ارواح حادث ہیں اور ابدی - اِن کے ابدی ہونے کی آسان دلیل یہہ ہے کہ روح انسانی بدن سے رفع تعلق کے بعد معدوم نہیں ہوتی کیونکہ وہ لحوق عدم کی قابلیت نہیں رکھتی اور جو شئی لحوق عدم کے قابل نہ ہو لحوق عدم اُس پر محال ہے اور لحوق عدم کی قابلیت نہ رکھنے کی یہہ وجہ ہے کہ اگر روح لحوق عدم کے قابل ہو تو بروقت موجود ہونے کے موجود بالفعل معدوم بالقوہ ہوگی پس اس صورت میں مبدأ فعلیتہ وجود اور ہوگا اور مبدأ عدم اور نہیں تو کل باقی ممکن الفساد اور کل ممکن الفساد باقی ہوجائیگا جو صراحتاً باطل ہے - پس جب ہر دو مبدأ باہم متغائر نکلے تو روح کی ترکیب لازم آئی اور روح کا مرکب ہونا تو باطل ہے ورنہ اس کا ایک ہی حالت میں ایک ہی شئی کا عالم اور جاہل ہونا لازم آتا ہے کما مر پس اس کا معدوم ہونا بھی باطل ہوا کیونکہ بطلان لازم مستلزم ہے بطلان ملزوم کو پس ثابت ہوا کہ ارواح بشری ابدی ہیں اور قول علیہ السلام کا جس کو مصنف تفسیر عزیزی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ ح اِنَّکُمْ خُلِقْتُمْ لِلْاَبَدِ وَاِنَّکُمْ تَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ بھی اسی کا موید ہے ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہٗ

ح ۱ - تحقیق تم پیدا کئے گئے ہو واسطے ہمیشگی کے (البتہ تم) انتقال کیتے ہو ایک دار سے طرف ایک دار کے ۱۲

آسمان سے کچھ نسبت ہی نہیں ایسا ہی اُس آسمان کو اپنے اوپر کے آسمان
سے اور اس کو اپنے اوپر کے آسمان سے علیٰ ہذا القیاس کچھ نسبت نہیں ہے
پھر اُن پر کرسی ہے جس میں سب آسمان اور زمین سمائے ہوئے ہیں اور کرسی
بہ نسبت عرش کے چھوٹی ہے اگر اس میں تو سوچیگا تو آدمیوں کے اجسام کو
حقیر جانکر مطلق لفظ اجساد سے جو حدیث میں وارد ہے آدمیوں کے اجسام
نہیں سمجھیگا ایسا ہی حال ارواح بشری کا ارواح ملائکہ کی بہ نسبت ہے اگر
تجھ پر ارواح ملائکہ کی معرفت کا دروازہ کھلے تو دیکھ لے کہ ارواح بشری
مثل ایک چراغ کی ہیں کہ نار عظیم سے فیضیاب ہے اور نار عظیم ارواح ملائکہ
میں سے روح اخیر ہے اور ارواح ملائکہ باترتیب ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے
مرتبہ میں منفرد ہے ایسا کہ ایک مرتبہ میں دو روحیں ملکی جمع نہیں ہوتیں
بخلاف ارواح بشری کے کہ کثرت سے ہیں اور نواع اور مرتبہ میں باہم متحد
ہیں اور ملائکہ ہر ایک اُن کا نوع الگ الگ ہے اسی طرف اشارہ ہے اللہ تعالےٰ
کے کلام میں وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ۔ وَإِنَّا لَنَحْنُ
الْمُسَبِّحُونَ اور رسول مقبول صلعم کی کلام میں الراکع منھم لا یسجد والقائم
لا یرکع وانہ ما من احد الا ولہ مقام معلوم پس اب ارواح اور اجساد مطلقہ

† ملائکہ ہر ایک اُن کا نوع الگ الگ ہے ارواح ملائکہ بلا واسطہ روح حیوانی کے اپنے اپنے خاص
اجسام میں متصرف ہیں بخلاف روح انسانی کے کہ بواسطہ روح حیوانی کے مدبر بدن ہے جس سے
اُسکا ارواح ملائکہ سے امتیاز اور علحدہ نوع ہونا ثابت ہوتا ہے ایسا ہی نباتات اور معدنیات

سے جو حدیث نبوی میں ہی ارواح ملایکہ اور اجسام عالم ہی سمجھے جائینگے اور
قولہ صلعم انا اول الانبیاء خلقا وآخرھم بعثا کی یہہ تاویل ہی کہ یہاں خلق کے
معنی تقدیر کے ہیں ایجاد کے نہیں کیونکہ حضرت اپنی والدہ سے پیدا ہونے
کے اول موجود اور مخلوق نہ تھے لیکن فوائد اور کمالات تقدیر میں سابق تھے۔
اور وجود میں لاحق یہہ قول کہ اول الفکر آخر العمل بولتے ہیں اس کے یہی معنی
ہیں اس کا بیان یوں ہی کہ مہندس یعنی ستری گھر کا اندازہ کرنے والا پہلے
اپنے ذہن میں پورے گھر کی تصویر کا خیال باندھتا ہی سو پورا گھر مہندس کے
ذہن میں اندازہ کرنے کے روسے تو سب سے پہلے اور وجود میں سب سے
آخر ہوتا ہے کیونکہ اول اینٹوں کا لگانا اور دیواروں کی بنا اور اُس کی
ترکیب یہہ سب ایک کمال کا وسیلہ ہی وہ گھر ہی جس کے واسطے اسباب کا

نقل حاشیہ

دیگر حیوانات کی ارواح سے روح انسانی ماہیت میں مغایر ہی کیونکہ انسانی روح یعنی نفس ناطقہ ہی
کو ادراک حقایق عقلی کا ہی اور ارواح انسانی ہی کی اصلاح اور غیر اصلاح سے استحقاق ثواب اور
عقاب کا ثابت ہی اور اسی کا تعلق بواسطہ روح حیوانی کے ہی کما مر اور یہہ باتیں دیگر ارواح میں پائی
نہیں جاتیں اور یہہ امر ظاہری ہی کہ اختلاف لوازم مستلزم اختلاف ملزومات کو ہوتا ہے پس روح
انسانی کے لوازم کے اختلاف سے اس کا دیگر اشیاء کی ارواح سے ماہیت میں مغایر ہونا
اظہر من الشمس ہی اگر کوئی یہہ کہے کہ نباتات تو روح نباتی یعنی قوت نباتی کے سوا کوئی روح مدرک
نہیں رکھتے ایسا ہی پتھر وغیرہ بالکل ذی روح نہیں پس معدنیات وغیرہ کی کونسی ارواح
ہیں جن سے روح انسانی کا بسبب اختلاف لوازم کے مغایر اور مختلف بالماہیتہ ہونیکے ثابت
کرنے کی ضرورت پڑی سو اس کا جواب یہہ ہے کہ شریعت میں حد تواتر کو پہنچا ہے کہ درختوں اور
پتھروں وغیرہ نے نبیوں کے ساتھ کلام اور اُن کے حکموں کی فرمانبرداری کی ہی جس سے

تقدم ہو جب کہ تو نے یہہ معلوم کر لیا بس جان لے کہ خلقت کے بنانے سے یہہ مقصود ہو کہ وہ بارگاہ الٰہی سے قرب حاصل کرے سو یہہ قرب بدون سمجھائے نبوں کے نہیں ہو سکتا تھا اسلئے ایجاد سے مقصود نبوت ٹھہری نبوت کا اول مقصود نہیں بلکہ نہایت اور کمال مقصود ہی نبوت کا کمال بموجب عادت الٰہی بتدریج ہوتا ہی جیسا کہ گھر کی عمارت بتدریج کمال کو پہنچتی ہی نبوت کی تمہید پہلے حضرت آدمؑ کے ہوئی پھر بڑھتی رہی یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال کو پہنچ گئی سو نبوت سے غایت اور کمال مقصود تھا اور پہلی تمہیدیں کمال نبوت کے لئے وسیلہ تھیں جیسا کہ بنیاد کا رکھنا اور دیواروں کا بنانا گھر کے کمال کا وسیلہ ہی رسول مقبول صلعم کے خاتم النبیین ہونے میں یہی راز ہی کیونکہ کمال پر زیادتی بھی ایک طرح کا نقصان ہی مثلاً پنجے کی کمال شکل یہہ ہی کہ ایک ہتھیلی

صاف معلوم ہوتا ہی کہ وہ بھی روح اور شعور رکھتے ہیں چنانچہ آواز کرنا اور رونا ستون حنانہ کا بسبب مفارقت آنحضرت صلعم کے اور بعد شفقت رسول مقبول صلعم کے اس کا خاموش ہونا ایسا ہی کوہ حرا کا جب کہ آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور علی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضوان اللہ علیہم اس پر تشریف رکھتے تھے بطور زلزلہ کے ہلنا اور بعد فرمانے آنحضرت صلعم کے کہ ٹھہر اے اسواسطے کہ تیری پشت پر اور کوئی نہیں مگر پیغمبر اور صدیق اور کئی شہید اسکا ٹھہر جانا اس کے ذی روح اور ذی شعور ہونے پر صاف دال ہے اور قولہ تعالیٰ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ اور قولہ تعالیٰ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ سے بھی صاف ظاہر ہی کہ ہر شئے میں روح ہے اب جب نباتات اور معدنیات وغیرہ میں بھی روح ثابت ہوئی اور ارواح ملکی کا بھی ثبوت شرع میں وارد ہی اور انکی عبادت کا طرز بھی احادیث میں مذکور ہی چنانچہ طبرانی نے بروایت

اُس پر پانچ انگلیاں ہوں اب جیسا کہ چار انگلیوں کا ہونا ناقص ہے ویسا ہی چھ
انگلیوں کا ہونا ناقص ہی کیونکہ چھٹی انگلی جو کفایت پر زاید ہی اگرچہ صورت
میں زیادتی ہی لیکن حقیقت میں نقص ہی حدیث نبوی میں اسی کی طرف اشارہ
ہی جو حضرت فرماتے ہیں قولہ صلعم مَثَلُ النُّبُوَّةِ مَثَلُ دَارٍ مَعْمُوْرَةٍ لَمْ يَبْقَ
فِيْهَا اِلَّا مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةُ یہی الفاظ ہیں یا ان
الفاظ کے یہہ معنی ہیں جب کہ تو نے یہہ معلوم کر لیا کہ حضرت کا خاتم النبیین ہونا
ضروری ہی جس کا خلاف متصور نہیں کیونکہ نبوت حضرت ہی سے نہایت اور
کمال کو پہنچی ور شی کی غایت تقدیر میں اول اور وجود میں آخر ہوتی ہی پس
رسول مقبول صلعم تقدیر میں اول اور وجود خارجی میں آخر ہوئے اور قولہ
كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاۗءِ وَالطِّيْنِ سے بھی اسی کی طرف اشارہ ہی جو

جابر روایت کیا ہی کہ کوئی اُن میں سے رکوع کرنے والا ہی اور کوئی سجدہ کرنے والا اور کوئی کھڑا
ہے اور کوئی بیٹھا اسی طرح بعض ملائکہ سے خدمات متعلقہ کی اکثر احادیث میں تصریح بھی آئی ہی پس
روح انسانی یعنی نفس ناطقہ کا بسبب اختلاف لوازم کے تغایر نوعی ان تمام ارواح سے ثابت
ہو گا کیونکہ درختوں اور پتھروں کے ساتھ جو روحیں متعلق ہیں وہ مانند ارواح ملائکہ کی بلا واسطہ
روح حیوانی کے اپنے اپنے خاص اجسام میں متصرف ہیں لیکن دنیا میں تعلق انکا دائمی طور پر نہیں
نفس قدسیہ کی قوت سے اپنے اپنے اجسام سے جب کبھی انکا تعلق ہو جاتا ہے اسوقت ان
اجسام سے افعال شعور اور ارادہ کے صادر ہو جاتے ہیں ورنہ نہیں اسی سبب سے ان کو غیر
ذی روح بولدیتے ہیں کیونکہ ہمیشہ ان سے افعال شعور صادر نہیں ہوتے ہاں دار آخرت میں
تعلق ان ارواح کا اپنے اجسام کے ساتھ دائمی طور پر ہو گا اسی سبب سے وہ اجسام گواہی دینگے
چنانچہ شاخیں اور پھل بہشت کے بہشتیوں کی آواز کا جواب اور اُن کی اطاعت کرینگے بخلاف

ہم نے ذکر کیا اسلئے کہ حضرت آدمؑ کی خلقت کے تمام ہونے سے اول ہی تقدیر میں ہی تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اسی واسطے پیدا کیا ہی کہ اُسکی اولاد میں سے عمدہ شخص چھانٹ لے اور بتدریج یہاں تک چھانٹے کہ کمال صفائی کو پہنچکر محمد صلعم کی روح پاک اور مقدس کو قبول کرے اور یہہ حقیقت نہیں سمجھی جاتی جب تک یہہ نہ سمجھا جاوے کہ مثلاً گھر کے لئے دو وجود ہوتے ہیں ایک تو مستری کے ذہن اور دماغ میں اُسکا وجود ہوتا ہی ایسا کہ اُس کو وہ دیکھ ہی رہا ہی اور ایک وجود ذہن سے خارج یعنی ظاہر میں ہوتا ہی اور وجود ذہنی وجود خارجی ظاہری کے لئے سبب ہوتا ہی اور ضرور اول ہی ہوتا ہی ایسا ہی جان لے کہ اللہ تعالیٰ پہلے اشیاء کی تقدیر کرتا ہی پھر اُن اشیاء کو اُس تقدیر کے موافق پیدا کرتا ہی اور تقدیر تو لوح محفوظ میں نقش ہوتی ہی جیسا کہ مہندس یعنی مستری کی تقدیر تختی یا کاغذ پر نقش ہوتی ہی سو گھر صورت کاملہ انتزاعی کے ساتھ کاغذ پر موجود ہوتا ہی وہ گھر کے وجود حقیقی کے لئے سبب ہوتا ہی اب جیسا کہ

روح انسانی یعنی نفس ناطقہ کے کہ دنیا میں بلا توسط نفس قدسیہ اُسکا تعلق دائمی طور پر ہی اور بتوسط روح حیوانی وغیرہ انکے بدن کے ساتھ تعلق ہونا اُسکے لوازمات میں سے ہی اور اختلاف لوازم صاف دلیل ملزومات کے اختلاف کی ہی غرضکہ ارواح ملائکہ وغیرہ جو بلا واسطہ روح حیوانی کے اپنے اپنے اجسام میں سیر اور متصرف ہوتی ہیں الگ انواع ہیں اور روح انسانی یعنی جوہر مدرک مجرد بواسطہ روح حیوانی وغیرہ بر بدن الگ نوع واحد ہی اور ماہیت میں اُنکے متغایر اور صفات میں اُنسے ممتاز ہی ایسا ہی جنات کی ارواح سے جو خاص اپنے دخانی و ناری اجسام میں سیر و متصرف ہیں بسبب اختلاف لوازم کے نفس ناطقہ کا تغایر ثابت ہی و دیگر حیوانات کی ارواح سے جو امور اُخروی و حقایق عقلی کا ادراک نہیں کر سکتیں روح انسانی کا تغایر ظاہر ہے ۱۲
مفتی شاہ دین سلمہ ربہ ٭

[حاشیہ: حاشیہ صفحہ [illegible]]

یہہ صورت مستری کی تختی پر پہلے قلم کے وسیلہ سے نقش ہوتی ہی اور قلم مستری کے علم کے موافق چلتی ہی بلکہ علم ہی اُسکو چلاتا ہی ایسا ہی امور الٰہیہ کی صورتوں کی تقدیر لوح محفوظ میں پہلے نقش ہوتی ہی اور لوح محفوظ پر قلم سی نقش ہوتا ہی اور قلم اللہ تعالیٰ کے علم کے موافق چلتی ہی لوح سے وہ شی موجود مراد ہی جو صورتوں کے نقش کو قبول کرے اور قلم سے وہ موجود مراد ہی جس سے لوح پر صورتوں کا فیضان ہو اب قلم کی تعریف یہہ ہوئی کہ وہ لوح میں معلومات کی صورت نقش کرے اور لوح کی حقیقت یہہ ٹھہری کہ اُن صورتوں کا نقش قبول کرے سو قلم اور لوح کی شرط سے یہہ نہیں ہی کہ وہ دونوں لکڑی اور نرکی ہوں بلکہ جسم ہونا بھی اُن کی شرط میں سے نہیں پس قلم اور لوح کی ماہیت اور حقیقت میں جسمیت داخل نہیں بلکہ قلم اور لوح کی حقیقت وہی ہی جو ہم نے ذکر کی اور جو اُسپر زائد ہی وہ صورت ہی حقیقت نہیں۔ اور یہہ بھی بعید نہیں ہی کہ اللہ تعالیٰ کی لوح اور قلم اُسکے ہاتھ اور انگلیوں کے لایق ہو ہاتھ اور انگلیں اس کی ذات اور الوہیت کے موافق ہوں جسمیت کی حقیقت سی پاک ہو بلکہ یہہ تمام روحانی جواہر ہیں بعض ان میں متعلم ہیں جیسا کہ لوح اور بعض ان میں معلّم جیسا کہ قلم چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ اب جب کہ تونے وجود کی دونوں قسمیں معلوم کرلیں جان لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام سے پیشتر باعتبار وجود اوّل کے نبی تھے نہ باعتبار دوسرے وجود کے جو حقیقی اور

یعنی ہی یہہ روح کے معنوں میں آخیر کلام ہی **فصل** حضرت صلعم فرماتے ہیں مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ لفظ قیامت سے قیامت مطلقہ مراد نہیں ہی بلکہ قیامت خاصہ مراد ہی جس کو ہم نے احیاء علوم الدین کی کتاب صبر کے ابتدا میں تفصیلاً بیان کر دیا ہی اور قیامت مطلقہ وہ ہی جو سب کو شامل ہوگی اور وہ خدا تعالی کے نزدیک وقت مقرر رہی جو خلقت پر کسی بھید کی جہت سے مخفی ہی اُس بھید کو خدا تعالی ہی جانتا ہی اگرچہ سب وقت برابر ہیں لیکن بعض وقتوں کے ساتھ وجود کی بعض قسموں کے مخصص ہونے کو عقل جایز رکھتی ہی متکلمین کے مذہب کے رو سے خدا کے ارادہ پر موقوف ہی جیسا کہ بعض وقتوں میں عالم کا پیدا کرنا خدا کے ارادہ پر موقوف ہی حالانکہ قدرت اور ذات کی نسبت تمام وقت برابر ہیں فلسفیوں کے مذہب کے موجب بھی قیامت مطلقہ کا محال ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ فلسفی متفق ہیں کہ حادث چیزوں کے مبادی آسمانوں کی حرکتیں اور انکے دور مختلفہ ہیں اسیواسطے علوی اور سفلی چیزوں کے حکم اور حال مختلف ہوتے ہیں یہہ ضرور نہیں ہی کہ ہر دور اور گردش کے ساتھ اُسکا پچھلا اور پہلا دور باہم مثل ہی ہو اور دوروں کا باہم مثل ہونا انکے مذہب کے رو سے ضعیف ہی بلکہ جایز ہی کہ ایک دور ایسا پیدا ہو کہ اس کی نظیر نہ اوّل ہوئی ہو نہ اسکے بعد ہو اسی لئے کبھی بعض دوروں میں جانور ایسی عجیب شکلوں کے پیدا ہوتے ہیں کہ کبھی ویسے ہوے ہی نہیں

اور یہہ بھی کچھ بعید نہیں ہے کہ دورے آسمانی تو باہم مناسب ہوں اور شکلیں جو
اُن کی ترتیب سے حاصل ہیں مختلف ہوں مثلاً پانی میں جو ہم نے ایک پتھر پھینکا تو
اُس پانی میں ایک شکل مستدیر پیدا ہو گی۔ اگر ہم ویسا ہی ایک اور پتھر پہلی حرکت
کے منقطع ہونے کے اوّل ہی پھینکیں تو یہہ لازم نہیں آتا کہ پانی کی شکل دوسری
حرکت کے بعد اول حرکت کی مثل ہی ہو کیونکہ پہلا پتھر تو ٹھہرے ہوے پانی میں
پڑا اور دوسرا پتھر متحرک پانی میں سو جو دوسرے پتھر نے متحرک پانی میں شکل پیدا کی ہے
یہہ اُس شکل کے برخلاف ہو گی جو ٹھہرے ہوئے پانی میں پیدا ہوئی تھی یہاں
باوجود مساوات اسباب کے شکلیں مختلف ہو گئیں کیونکہ پہلی کا پچھلی کے ساتھ
کچھ اثر مل گیا اسلئے محال نہیں ہے کہ ایک دور معین ایک ایسی طرح کے وجود
اور ابداع کا مقتضی ہو جو پہلی طرح کے مخالف ہو یہہ بھی محال نہیں ہے کہ
اُس کا وجود بدیعی ہو جو اس کی نظیر سابق میں نہ گذری ہو اور یہہ بھی محال نہیں ہے
کہ اُس کا حکم باقی رہے اور دور پہلا جو منسوخ ہو چکا ہے اُس کی مثل اُس کو لاحق
نہ ہو سو اس قسم کا وجود جو ابداع یعنی بلا سبق نظیر سے حاصل ہوا ہے اپنی جنس
میں باقی رہے اگرچہ اُسکے احوال خاص بدلتے رہیں سو قیامت کی میعاد یہی
شکل ہوئی جو پہلی شکلوں کی رو سے عجیب و غریب ہے اور یہہ ہی تمام روحوں کے
جمع ہونے کا سبب کلی ہے جو اُس کا حکم سب روحوں پر عام ہو گا اب قیامت
کا آنا ایسے وقت کے ساتھ مخصوص ہوا جس کی پہچان قوی بشری سے نہیں

ہوسکتی اور نہ انبیا سے ہوسکتی ہے کیونکہ انبیا کو بھی کشف بقدر استعداد ہوتا ہے جب کہ قیامت کے محال ہونے پر کوئی دلیل کلامی اور فلسفی قائم نہیں اور شریعت میں اس کا صراحتاً ثبوت ہے تو اب اسپر یقین کرنا واجب ہے اور شک کرنا نہیں چاہئے **فصل** جو شخص کہتا ہے کہ قوام روح کا بغیر بدن سکے نہیں ہوتا وہ اگر قبر میں جسم کے ساتھ روح† کے تعلق اور پھر روح اور جسم میں مفارقت اور قیامت میں پھر تعلق ہونے کا انکار کرے تو اُس کا انکار باطل ہے کیونکہ روح کا قوام بغیر بدن سکے مشکل نہیں ہے بلکہ بدن کے ساتھ تعلق اسکا مشکل ہے کہ بدن سے کیونکر متعلق ہوئی حالانکہ روح کا بدن میں حلول نہیں جیسا کہ عوارض کا جوہر میں اسلئے کہ وہ عرض نہیں ہے بلکہ وہ تو جوہر بذاتِ خود (یعنی بلا قیام بالغیر) موجود ہے اور اپنی ذات اور صفات سے اپنے خالق اور اُس کی صفات کو پہچانتی ہے اور وہ اس پہچاننے میں کسی جز اس کی طرف محتاج نہیں ہے کیونکہ جن چیزوں کو اُس نے پہچانا ہے وہ

---

† روح کا تعلق بدن کے ساتھ پانچ قسم پر ہے ایک تعلق جنین کی حالت میں یعنی شکم مادر میں بعد چار ماہ کے نطفہ میں جب اعتدال اور صفائی کمال درجہ کی حاصل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ روح کو اُس سے متعلق کرتا ہے۔ دوسرا تعلق شکم مادر سے خروج کے بعد کہ پہلے کی بہ نسبت اُس وقت تعلق روح کے زیادہ آثار ظاہر ہوتے ہیں تیسرا تعلق حالت خواب میں کہ من وجہ تعلق اور من وجہ مفارقت ہوتی ہے۔ چوتھا تعلق عالم برزخ میں کیونکہ اس عالم میں اگرچہ مفارقت ہوتی ہے مگر مفارقت کلی نہیں ہوتی کہ بالکل بدن کی طرف اُس کو التفات ہی نہ ہو۔ پانچواں تعلق بروز قیامت کہ کامل وجہ پر ہوگا ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہٗ

محسوس نہیں۔ انسان تعلق بدن کی حالت میں قادر ہی کہ اپنے نفس کو تمام
محسوس چیزوں سے غافل کرے یہاں تک کہ آسمان اور زمین سے بھی سو اس
حالت میں اپنی ذات اور اسکے حدوث اور خالق کی طرف اُسکے محتاج ہونیکو
جانتا ہی حالانکہ کسی محسوس چیز کا اسکو شعور نہیں ہوتا سو بغیر شعور محسوسات
کے اُس نے اپنی ذات کو پہچانا۔ چنانچہ ابتدا ر تصوّف میں صوفی کو ہمیشہ اللہ تعالے
کا ذکر کرنا اُس حالت میں پہنچاتا ہی کہ اُسکے ذہن میں تمام ما سوائے اللہ غائب
ہو جاتا ہی بلکہ وہ اپنے آپ سے بھی غائب ہو جاتا ہی اور اس کے ذہن میں
اللہ تعالیٰ کے سوا کسی شی محسوس اور معقول کا شعور نہیں ہوتا ہی اور اس شعور کا
بھی شعور نہیں ہوتا بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف مشغول ہوتا ہی کیونکہ شعور کے شعور
میں بھی خدا سے غفلت لاحق ہوتی ہی پس جو حق کی معرفت کے لئے مجرّد ہوا
بدن اور قالب کی طرف کیوں محتاج ہوگا اور جسم سے کیوں نہ بذات خود
مستغنی ہوگا جو حواس کا مرکب ہی اور محسوسات کو ہی دیکھتا ہی جس نے روح کی حقیقت
اور اُس کا بذات خود قوام معلوم کر لیا اُسکو روح کا جسم سی الگ ہونا مشکل معلوم
نہیں ہوگا بلکہ روح کا جسم سے اتصال مشکل معلوم ہوگا یہاں تک کہ جان لیے کہ
اتصال کے یہی معنی ہیں کہ جسم میں تاثیر اور تصرّف اور حرکت روح سے ہی
ہی جیسا کہ انگلیوں کی حرکت ارادہ کے حرکت دینے سی معلوم کر لیتا ہی حالانکہ
اُس کو یقین ہی کہ ارادہ انگلیوں میں نہیں ہی لیکن جسم اس کا مسخر ہی سو اس

تسخیر کا پیدا ہونا اور زائل ہونا اور رجوع کرنا جائز ہی اور عقل ان میں سے کسی کو محال نہیں جانتی جائز ہی کہ اس کے رجوع اور زوال کے لئے اسباب ملکی اور فلکی اور نفسی ہوں جس کو قوت بشری احاطہ نہیں کرسکتی سو ایسی وجہ پر شریعت میں روح کا جسم سے الگ ہونا اور پھر عود کرنا جو وارد ہوا ہی اُس کی تصدیق واجب ہی **فصل**† میزان پر ایمان واجب ہی کیونکہ جب نفس کا قوام بذات خود اور اُسکا جسم سے مستغنی ہونا ثابت ہوا پس وہ نفس اشیا کے کشف حقایق کی بذات خود استعداد رکھتا ہی اور موت کے بعد اُس کا حجاب کھل جائیگا اور حقایق اشیا اُس کو معلوم ہوجائینگی اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ جن چیزوں کا اُس کو کشف ہوگا وہ چیزیں اللہ تعالیٰ سے قرب اور بعد میں اُس کے اعمال کی تاثیریں اور اُن کے آثاروں کی مقداریں ہونگی اگرچہ اُن آثار میں بعض تاثیریں بہ نسبت بعض کے زیادہ ہوں اور اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ ایک ایسا سبب پیدا کردے کہ جس سے خلقت ایک لحظہ میں

† خدا تعالیٰ کو اختیار ہی کہ میزان حقیقی کو بروز قیامت ترازو مشہور کی صورت پر متمثل کرے اور اعمال انسان کو یا اعمال حسنہ وسیہ کو مجسم کرکے اُس میں وزن کرد کھاوے یا میزان حقیقی کو کسی اور شکل حسی یا خیالی پر ظاہر فرماوے جس سے ہر ایک نفس کو اپنے اعمال کی تاثیریں اور اون کے آثاروں کا اندازہ معلوم ہوجاوے - پس جب شرع میں اس کا ثبوت ہی چنانچہ قولہ تعالیٰ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا اس پر صراحتاً دال ہی اور عقل کے روسے امکان اسکا ظاہر ہی اسلئے تصدیق میزان کی واجب ہی - مفتی شاہ دین سلمہ ربہ ۰

قُرب و رُبعد میں اپنے عملوں کی تاثیر کے مقدار معلوم کرلے سو میزان کی
تعریف یہہ ٹھہری کہ وہ ایک شئی ہی جس سے زیادتی اور نقصان کا فرق معلوم
ہو اور عالم محسوس میں اسکے لئے مثالیں مختلف ہیں ایک تو ان میں سے ظاہر
میں ترازو مشہور ہی جس سے اشیاء ثقیلہ وزن کرتے ہیں اور ایک اُسطرلاب*
ہی آسمان کی حرکت اور وقت معلوم کرنے کے لئے اور ایک اُن میں سے مسطر ہی
جس سے خطوں کی مقدار معلوم ہوتی ہی اور ایک اُن میں سے علم عروض ہی حروف
کی حرکتیں معلوم کرنے کے لئے ایک ان میں سے علم موسیقی ہے جس سے آوازوں
کی حرکات کے مقدار معلوم ہوتے ہیں سو اللہ تعالیٰ جو خلقت کے لئے
میزان حقیقی متمثل کرے گا اُس کو اختیار ہی چاہے ان میزانوں میں
سے کسی کی صورت پر متمثل کرے یا اور کسی صورت پر اور میزان کی حقیقت
اور ماہیت ان تمام میزانوں میں موجود ہی وہ حقیقت یہہ ہی کہ جس سے زیادتی
اور نقصان معلوم ہو اور اُس کی صورت شکل کے وقت حس میں اور تمثیل کے
وقت خیال میں موجود ہوتی ہی اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہی خواہ میزان حقیقی کو
شکل حسی پر بناوے یا تمثیل خیالی پر اُس کی قدرت بڑی ہی ان سب پر ایمان
واجب ہی **فصل** حساب کی تصدیق واجب ہی کیونکہ حساب سے مراد مختلف

---

* اسطرلاب کے ذریعہ سے آفتاب و دیگر ستاروں کا ارتفاع اور صبح و شفق کی ساعات اور طالع وقت اور طالع سال گذشتہ سے طالع سال مستقبل کا معلوم کرنا اور تعدیل النہار وطلوع وغروب وسمت وغیرہ امور کی معرفت حاصل کیجاتی ہی ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ

مقداروں کا جمع کرنا اور اُنکی حد و نہایت معلوم کرنی ہی اور کوئی انسان ایسا نہیں ہی جس کے واسطے مختلف عمل نفع دینے والے اور ضرر دینے والے رحمت خدا سے قریب کرنیوالے اور بعید کرنیوالے نہ ہوں اور اُن کا مجموعہ بعد تفصیل معلوم نہیں ہوتا جب تک اُس کے مختلف افراد کا حصر نہ کیا جاوے جب متفرقات کا جمع اور حصر کیا گیا وہی حساب ہی یہہ تو معلوم ہی ہی کہ اللہ تعالے قادر ہی کہ مختلف اعمال اور اونکے آثار کی حد و نہایت ایک لحظہ میں ظاہر کر دے کیونکہ وہ بہت جلد حساب کرنیوالا ہی

فصل شفاعت† پر ایمان واجب ہے

شفاعت سے ایک نور مراد ہی جو بارگاہ الٰہی سے جوہر نبوت پر چمکیگا پھر جوہر نبوت سے اُن جواہر پر چمکیگا جن کی جوہر نبوت کے ساتھ مناسبت مضبوط ہوگی بسبب زیادتی محبت یا بسبب زیادتی ادای سنت یا بسبب کثرت ذکر کے

† شرع میں شفاعت کا ثبوت قولہ تعالی یَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا و دیگر آیات و احادیث کثیرہ سے ہوتا ہی جس کی پانچ قسمیں ہیں اول تعجیل حساب کے لئے شفاعت عامہ جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائینگے دوسرے بعض لوگوں کو بغیر حساب جنت میں داخل کرانا یہہ بھی آنحضرت صلعم کے حق میں وارد ہی تیسرے مومنین سے اس قوم کے لئے جو مستوجب دخول نار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جنکو خدا تعالی چاہے دخول نار سے بچانیکی شفاعت فرمائینگے چوتھے گنہگار مومنوں کے لئے دوزخ سے نکلوانیکی شفاعت جو آنحضرت صلعم اور ملائکہ و دیگر مومنین کرینگے جیسا کہ اکثر احادیث میں وارد ہی پانچویں بہشتیوں کی ترقی درجات کیلیے شفاعت ہوگی اور جب کہ کفار کی نسبت بسبب عدم ایمان کے نہ تو بارگاہ الٰہی کے ساتھ مضبوط ہی اور نہ جوہر نبوت کے ساتھ بس نور بارگاہ الٰہی سے ان پر نہ بلا واسطہ چمکیگا اور نہ بواسطہ جوہر نبوت اسلئے روز قیامت عذاب سے انکو رہائی نہیں ہوگی اور نہ اونکے حق میں کسیکی شفاعت مقبول ہوگی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ) اور فرماتا ہی مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۱۲ منی شاہ محی رہ

جو درووکے ساتھ ہو اس کی مثال نور آفتاب جیسی ہے کہ جب وہ نور پانی پر پڑے
تو اُس سے دیوار کی ایک خاص جگہ پر عکس پڑتا ہے تمام دیوار پر نہیں پڑتا عکس
پڑنیکے لئے وہ جگہہ خاص اسواسطے ہوئی کہ پانی میں اور اُس جگہہ میں وضع
کے رو سے ایک طرح کی مناسبت ہے وہ مناسبت دیوار کے باقی اجزا میں
نہیں ہے اور دیوار کی جگہ انعکاس کے لئے خاص وہ ہوگی کہ جب اُس جگہ خاص
سے ایک خط اُس پانی کی جگہ تک کھینچا جائے جس جگہ پر نور آفتاب کا واقع ہوا
ہے تو اس سے زمین کی جہت میں ایک ایسا زاویہ پیدا ہو کہ وہ اس زاویہ کے
مساوی ہو جو پانی میں قرص آفتاب کی طرف خط کھینچنے سے پیدا ہوا ہے
اس طرح پر کہ نہ تو اُس سے بڑا ہو اور نہ اُس سے چھوٹا یہہ بات تو ایک جگہ
خاص میں ہی ہوگی اب جیسا کہ مناسبات وضعی انعکاس نور کے خاص ہونیکو چاہتی
ہیں ایسا ہی مناسبات معنویہ عقلیہ جواہر معنوی مین انعکاس نور کے اختصاص کی
مقتضی ہیں جس شخص پر توحید غالب ہوگی اس کی مناسبت تو بارگاہ الٰہی
کے ساتھ مضبوط ہوگی اُس پر نور بارگاہ الٰہی سے بلا واسطہ چمکیگا اور جس شخص
پر رسول مقبول صلعم کے سنن اور اقتدا اور اُن کے اتباع کی محبت غالب
ہوگی اور ملاحظہ وحدانیت میں اُسکا قدم مضبوط نہیں ہوا اُس شخص کی محبت
تو واسطہ ہی کے ساتھ مضبوط ہوئی سو نور کے حاصل کرنے میں وسیلہ کا
محتاج ہوگا جیسا کہ دیوار آفتاب سے محجوب ہے پانی کے واسطہ کی محتاج ہے

جو آفتاب کے سامنے ہی ایسا ہی دُنیا میں شفاعت ہوتی ہی مثلاً ایک وزیر جو
بادشاہ کے نزدیک معتبر اور اس کی عنایت کے ساتھ مخصوص ہی پس بادشاہ
جو اُس وزیر کے بعض دوستوں کے گناہ معاف کرتا ہی تو یہہ معاف کرنا کچھہ
بادشاہ اور وزیر کے دوستوں میں مناسبت کی جہت سو نہیں بلکہ اسلیئے
ہی کہ وہ دوست وزیر کے وزیر کے ساتھہ مناسبت رکھتے ہیں اور وزیر بادشاہ
کے ساتھہ مناسبت رکھتا ہی پس بادشاہ کی عنایت اُن پر وزیر کے ذریعہ سے
ہوئی نہ اُن کی جہت سے اگر وزیر کا واسطہ نہوتا تو بادشاہ کی عنایت اُن پر
نہوتی کیونکہ بادشاہ وزیر کے دوستوں اور اُن کے اختصاص کو اسی سبب
سے جانتا ہی کہ وزیر اُن کی تعریف اور اُن کی معافی میں اظہار رغبت کرتا ہے
سو تعریف میں اس کے تلفظ اور اظہار رغبت کو مجازاً شفاعت کہتے ہیں
کیونکہ در حقیقت شفیع تو بادشاہ کے نزدیک اُس کا رتبہ ہی الفاظ تو اظہار
غرض کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو تعریف سو مستغنی ہی اگر بادشاہ اونکا
اختصاص وزیر کے درجہ کے ساتھہ جانتا تو شفاعت میں بولنے والے کی
اُس کو کچھہ حاجت نہوتی اور معافی شفاعت بلا نطق کے ساتھہ ہوتی اللہ تعالیٰ
تو اختصاص کو جانتا ہی اگر نبیوں کو شفاعت میں اُن کے کلمات کے
تلفظ کا جو خدا تعالیٰ کو معلوم ہیں اذن بھی دیگا تو اُن کے الفاظ جیسے شفیعوں
ہونگے اگر اللہ تعالیٰ شفاعت کی حقیقت کو ایسی مثال کے ساتھہ جو جس

اور خیال میں آسکے تمثل کرنا چاہیگا تو وہ تمثیل الفاظ کے ساتھ ہو گی جو شفاعت میں مستعمل ہیں اور احادیث میں جو وارد ہے کہ جو چیزیں رسول مقبول کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جیسا کہ رسول مقبول صلعم پر درود کا بھیجنا یا اُنکی قبر مقدس کی زیارت کرنی یا موذن کا جواب دینا یا اذان کے پیچھے حضرت کے لئے دعا مانگنی اور سوا اسکے ان سب چیزوں سے آدمی شفاعت کا مستحق ہوتا ہے سو اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت میں نور کا انعکاس بطریق مناسبت ہو گا کیونکہ یہہ سب چیزیں مذکورہ رسول مقبول صلعم کے ساتھ علاقہ محبت اور مناسبت کو مضبوط کرتی ہیں **فصل** پلصراط پر ایمان لانا برحق ہے یہہ جو کہا

ف ۱ فرمایا حضرت صلعم نے مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ احمد بروایت رویفع ۱۲ اور فرمایا ح ۲ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ابن ابی الدنیا بروایت ابن عمر بسند ضعیف اور فرمایا آنحضرت صلعم نے ح ۳ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری بروایت جابر بن عبد اللہ رض ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ ۞

۞ پلصراط کا ثبوت قرآن شریف کی اس آیت سے ہوتا ہے قولہ تعالیٰ فَاھْدُوْھُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ یعنی پھر چلاؤ ان کو راہ پر دوزخ کے اور کھڑا رکھو انکو ان سے پوچھنا ہے اور اکثر معتزلہ کے اس خدشے کا جواب کہ عبور اسپر ممکن نہیں اور اگر ممکن ہے تو مومنین کے لئے عذاب ہے یہہ ہے کہ اس پل کا ممکن ہونا اور اس پر گذر جانا کچھہ دلیل کا محتاج نہیں کیونکہ جو واجب تعالےٰ اس بات پر قادر ہے کہ پانی پر چلاتا ہے اور پرندوں کو ہوا میں اڑاتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ ایسا پل بنا دے اور آدمی کو اسپر چلا دے اور مومنین کے لئے اسپر عبور سہل کر دے پس جب عقل کے رو سے اسکا امکان ثابت ہوا اور شریعت میں صراحتاً ثبوت ہے اسلئے اس کی تصدیق واجب ہے ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ

ف ۱ [illegible] درود [illegible] صلعم [illegible] شفاعت [illegible] واجب [illegible]
ح ۲ [illegible] شفاعت [illegible]
ح ۳ [illegible] اذان [illegible] فضیلت [illegible] مقام محمود [illegible] شفاعت [illegible] ۱۲

جاتا ہی کہ پلصراط باریکی میں بال کی مانند ہی یہہ تو اُس کی وصف میں ظلم ہی بلکہ وہ تو
بال سے بھی باریک ہی اس میں اور بال میں کچھہ مناسبت ہی نہیں جیسا کہ باریکی میں
خط ہندسی کو جو سایہ اور دہوپ کے مابین ہوتا ہی نہ سایہ میں اُسکا شمار ہی نہ دہوپ
مین بال کے ساتھ کچھہ مناسبت نہیں پلصراط کی باریکی بھی خط ہندسی کی مثل سے
جسکا کچھہ عرض نہیں کیونکہ وہ صراط مستقیم کی مثال پر ہی جو باریکی میں خط ہندسی کی
مثل ہی اور صراط مستقیم اخلاق متضادہ کے وسط حقیقی سی مراد ہی جیسا کہ فضول خرچی
اور بخل میں وسط حقیقی سخاوت ہی۔ تہور یعنی افراط قوت غضبی اور جبن یعنی
بزدلی میں شجاعت† اسراف اور تنگی خرچ میں وسط حقیقی میانہ روی ہی تکبر
اور غایت درجہ کی ذلت میں تواضع۔ شہوت اور خمود میں عفت‡ کیونکہ ان
صفتوں کی دو طرفین ہیں ایک زیادتی دوسری کمی وہ دونوں ہی مذموم ہیں
افراط اور تفریط کے مابین وسط وہ دونوں طرفوں کی نہایت دوری ہی اور وہ وسط
میانہ روی ہی نہ زیادتی کی طرف میں ہی اور نہ نقصان کی طرف میں جیسا کہ
خط فاصل دھوپ اور سایہ کے مابین ہوتا ہی نہ سایہ میں سے ہے نہ دھوپ میں سے

† شجاعت اعتدال غضب کا نام ہی اس طرح پر کہ انسان اُن کاموں کو اختیار کرے جو شریعت کے
رو سے مفید اور نیک ہیں اور غضب کے افراط کا نام تہور ہی وہ یہہ ہے کہ انسان بیموقع جرأت
کرے اور غضب کی تفریط یعنی کمی کو جبن کہتے ہیں وہ بیجا ڈرنا ہے ۱۲

‡ عفت اعتدال شہوت کو کہتے ہیں اس طور پر کہ جن چیزوں کا شریعت میں اذن ہے اُن
چیزوں پر نفس اُمڑے شہوت کی زیادتی کو فجور کہتے ہیں وہ لذات نامشروعہ اور گناہوں کا
اختیار کرنا ہی شہوت کی کمی کو خمود کہتے ہیں اور وہ یہہ ہی کہ لذات مشروعہ و طیبات مرغوبہ سے نفس کو انقباض ہو

اس مسئلہ کی تحقیق یہہ ہے کہ انسان کا کمال فرشتوں کے ساتھ مشابہ ہونیمیں ہی
اور فرشتے تو ان اوصاف متضادہ سے بالکل الگ ہیں اور انسان کو ان اوصاف
متضادہ سے بالکل الگ ہونیکی طاقت نہیں اسواسطے وسط کا مکلف ہوا
وہ وسط انفکاک یعنی الگ ہونیکے مشابہ ہی اگرچہ حقیقت میں الگ ہونا
نہیں جیسا کہ نیمگرم پانی نہ گرم ہی نہ سرد اور عود کا رنگ سیاہ ہی نہ سفید
سو بخل اور فضول خرچی انسان کی صفتیں ہیں میانہ روان دونوں صفتونمیں سخی
ہی کہ نہ تو وہ بخیل ہی نہ فضول خرچ اور صراط مستقیم دونوں طرفوں کے مابین خلق متوسط
کا نام ہی جو کسی طرف مائل نہیں وہ بال سے زیادہ باریک ہی اور جو چیز دونوں
طرفوں سے نہایت دوری کو چاہے اُس کو وسط پر ہی ہونا چاہیئے مثلاً
ایک لوہے کا حلقہ آگ میں تپایا ہوا ہی ایک چیونٹی اس میں گرے جو بالطبع
حرارت سے بھاگتی ہی اب وہ چیونٹی مرکز پر ہی ٹھہرگی کیونکہ محیط گرم یعنے
حلقہ گرم سے غایت دوری پر وسط مرکز ہی ہی وہ مرکز ایک نقطہ ہی جس کا
کچھہ عرض نہیں یعنی صراط مستقیم طرفین کا وسط ہوا جس کا کچھہ عرض نہیں اور وہ بال
سے زیادہ باریک ہی اسواسطے اُس پر ٹھہرنا قدرت بشری سی خارج ہے
پس ہر شخص کو آگ پر وارد ہونا بقدر میل ضروری ہوا جیسا کہ اللہ تعالے
فرماتا ہی وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا اور اسیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا ہے
وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ کیونکہ

دو عورتوں کی محبت میں عدل اور درجہ متوسط پر ایسا ٹھہرنا کہ دونوں عورتوں
میں سے کسی کی طرف میلان زیادہ نہ ہو کس طرح ہو سکتا ہی جب کہ تو نے یہہ
بات سمجھ لی تو جان سلے کہ جب اللہ تعالی اپنے بندوں کے لئے قیامت
میں صراط مستقیم کو خط ہندسی کی طرح جس کا کچھ عرض نہیں مثل کریگا تو ہر انسان
سے اُس صراط پر استقامت کا مطالبہ ہوگا پس جس شخص نے دنیا میں صراط مستقیم
پر استقامت کی اور افراط و تفریط یعنی زیادتی اور کمی کی دونوں جانبوں
میں سے کسی جانب میں میلان نہ کیا وہ اُس پلصراط پر برابر گذر جائیگا اور
کسی طرف کو نہ جھکیگا کیونکہ اُس شخص کی عادت دنیا میں میلان سے بچنے
کی تھی سو یہہ اُس کی وصف طبعی بن گئی اور عادت پانچویں طبیعت ہوتی
ہی سو پلصراط پر برابر گذر جائیگا اور ثبوت پلصراط قطعی حق ہی جیسا کہ شریعت
میں وارد ہوا ہی

فصل: تو نے جو اللہ تعالی پر اور اُس کے فرشتوں
اور اُس کی کتابوں اور اُسکے رسولوں اور دن آخرت پر ایمان لانیکی دلیل
پوچھی سو نہ پہچاننے والے کے لئے تو اس میں کلام طویل ہے اور پہچاننے
والے کے لئے مختصر ہی کیونکہ جب تو نے معلوم کر لیا کہ تو حادث یعنی نو پیدا ہے

۱ تو حادث اسی طرح کل افراد عالم کے حادث ہیں کیونکہ عالم متغیر ہے اور کل متغیر حادث
ہوتا ہے جب حادث یعنی نو پیدا ہوا تو حادث کرنیوالیکا محتاج ہوا اور حادث کرنیوالا خود
حادث نہیں ہوگا بلکہ واجب الوجود ہوگا کیونکہ اگر حادث ہو تو وہ بھی کسی پیدا کرنیوالیکا
محتاج ہوگا اور وہ دوسرا تیسرے کا یہاں تک کہ یہہ تسلسل بے نہایت ہو جاوے اور

اور یہہ بھی معلوم کر لیا کہ جو حادث ہی پیدا کرنے والے سے مستغنی نہیں ہوتا
اس سے اللہ تعالی پر ایمان لانے کی دلیل تجھ کو حاصل ہو گئی اور یہہ دو
معرفتیں بہت قریب الفہم ہیں ایک تو یہہ کہ تو حادث ہی اور دوسرا یہہ کہ
حادث خود پیدا نہیں ہوتا اور جب کہ تو نے اپنے نفس کو پہچانا کہ تو ایسا جوہر
ہی کہ اللہ تعالی کی معرفت اور غیر محسوس چیزوں کی پہچان تیرا خاصہ ہے اور
بدن تیری ذات کے لئے قوام نہیں اور بدن کا معدوم اور منہدم ہونا تجھ کو
معدوم نہیں کریگا اب تو نے یوم آخر یعنی قیامت کو دلیل کے ساتھ معلوم کر لیا
کیونکہ کلام مذکورہ سے یہی ثابت ہوا کہ تیرے لئے دو یوم ہیں ایک یوم
حاضر ہی جس میں تو جسم کے ساتھ مشغول ہی اور ایک یوم آخر ہی جس میں تو اس جسم
سے الگ ہوگا اسلئے کہ جب تیرا قوام جسم کے ساتھ نہیں ہی اور تو نے موت
کے ساتھ اس جسم کی مفارقت کی سو یوم آخر ہو گیا اور جب معلوم کر لیا کہ تو نے
جسم کی مفارقت سے محسوس چیزوں کی مفارقت کی اب تو یا خدا تعالی کی

جو شی متسلسل ہوتی ہی اس کا حاصل ہونا محال ہی اگر حاصل ہو تو خلاف مفروض لازم آتا
ہی جو باطل ہے کیونکہ اگر بے نہایت حاصل ہو تو وہ معروض للعدد ہوگا اور ہر عدد
قابل تضعیف ہی جس سے معروض للعدد کا قابل تضعیف ہونا ظاہر ہے پس جب اس کی
تضعیف ہوگی تو اس کا دو چند اس سے زائد ہوگا اور زائد کی زیادتی بعد انتہا کم کے
نکلا کرتی ہے جب بے نہایت متسلسل مفروضہ کم ہو تو منتہی ہوا جب منتہی ہوا تو بے نہایت نہ ہوا
حالانکہ اسکو بے نہایت لیا تھا پس ضرور ہوا کہ عالم کا پیدا کرنیوالا ممکن الوجود اور حادث نہیں ہوگا
بلکہ واجب الوجود ہوگا وہی خدا تعالی کی ذات ہی جس پر ایمان لانا واجب ہی ۱۲ مفتی نشاط ہین سلمہ ربہ

منہ حاشیہ علی

معرفت کے ساتھ منعم رہیگا جو تیری ذات کا خاصہ ہی اور بمقتضای طبع اصلی
کے تیری لذتوں کا منتہا ہی بشرطیکہ طبیعت کو شہوات کی طرف میلان نہ ہو
اور یا اللہ تعالی سے جو باعتبار طبع اصلی کے تیری خواہشوں کا منتہا ہے
حجاب کے ساتھ معذب رہیگا جو مابین تیرے اور تیری مراد کے حائل ہوگا
اور تجھے معلوم ہی کہ معرفت کے اسباب ذکر و فکر اور غیر اللہ سے اعراض
کرنا ہی اور جو مرض خدا تعالی کی معرفت سے مانع ہی اُس کا سبب شہوتیں
اور دنیا کی حرص ہے اور یہہ بھی معلوم ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی کہ اپنے عام
بندوں کو کشف کیواسطے سے معرفت نہ دے جیسا کہ اپنے خاص بندوں
کو دی ہی اور یہہ بھی تجھکو معلوم ہی ہی کہ اللہ تعالی نے اُنکو یعنے اپنے
خاص بندوں کو کشف کے ذریعہ سے معرفت دی اب تجھکو رسولوں کی معرفت

انبیا علیہم السلام کے باب میں فرقہ براہمہ کا خلاف ہی کیونکہ یہہ فرقہ اس بات کا قایل ہی کہ انبیا کے بھیجنے میں عقل کے ہوتے کچھہ فایدہ نہیں ہم کہتے ہیں کہ عقل سے وہ کام معلوم نہیں ہوتے جو آخرت میں موجب نجات ہیں اور نہ مستقل طور پر اعمال نیک و بد پر ثواب و عذاب کی تفصیل عقل معلوم کرسکتی ہے اسی طرح کبھی بعض افعال کے نیک ہونے اور کبھی بد ہونے کو عقل بلا واسطہ انبیا کے معلوم نہیں کرسکتی اسلئے ہماری بہبودی دنیوی و نجات اُخروی کے حاصل کرنے کے لئے انبیا علیہم السلام کا جن کو خدا تعالے نے بلا واسطہ کسی دیگر انسان کے صرف کشف کے ذریعہ سے معرفت دی اور تصدیق نبوت کیلیے معجزات عطا فرمائے مفید ہونا اظہر من الشمس ہے جب مفید ہونا ظاہر ہے اور معجزات سے انکی تصدیق ثابت ہی پس نجات اخروی کے حاصل کرنے کے لئے ان پر ایمان لانا واجب ہے ۱۲ ابوالحسن نقی شاہ دین مستر رتیہ

دلیل کے ساتھ حاصل ہو گئی اور یہہ بھی معلوم ہے کہ انبیا علیہم السلام کو معرفت
الفاظ اور عبارتوں کے ساتھ ہوتی ہے جو الفاظ اور عبارتیں اُن کو وحی کے
وسیلہ سے سُنائی جاتی ہیں خواہ سوتے ہو خواہ جاگتے اب اِس سے تجھ کو
خدا کی کتاب پر ایمان حاصل ہو گیا۔ اور جب تو نے اس بات کو معلوم
کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کے افعال دو قسم پر منقسم ہیں ایک وہ افعال ہیں جنکو بلا واسطہ
کیا اور ایک وہ جن کو واسطے سے کیا اور اس کے وسایط کے مراتب
مختلف ہیں وسایط قریبہ تو مقربین ہیں جن کو ملائکہ[*] کہتے ہیں اور ملائکہ کی معرفت
دلیل کے رو سے نہیں ہو سکتی اور اس میں کلام طویل ہے اور رسولوں کا
صدق جو تو نے دلیل کے ساتھ معلوم کر لیا اُن کی خبر ہی ملائکہ کے صدق
کے لئے کافی ہے اسپر اکتفا کر کیونکہ یہہ بھی ایمان کے درجوں میں سے ایک درجہ

[*] فلسفیوں کا عقیدہ ملائکہ کے بارہ میں بالکل باطل اور خلاف شرع ہے کیونکہ اول تو وہ جواہر مجردہ یعنی عقول عشرہ کو دس میں منحصر کرتے ہیں دوسرا اُن کا تعلق ایجاد کا لیتے ہیں باریتعالیٰ سے عقل اول کا صدور بالایجاب لیکر فلک اول اور عقل ثانی کے دو اُس کو موجد ٹھہراتے ہیں اور عقل ثانی کو فلک ثانی اور عقل ثالث کا موجد کہتے ہیں علیٰ ہذا القیاس دس عقلیں ثابت کرتے ہیں عقل عاشر کو جس کو عقل فعال بھی کہتے ہیں ماتحت فلک قمر کے لئے موجد لیتے ہیں جس پر بہت سے دلائل ردی انہوں نے بیان کئے ہیں کما لا یخفی اور ابن حزم نے ملائکہ کو ارواح بلا اجسام لیا ہے اور متکلمین نے نورانی اجسام کہا ہے صحیح قول یہی ہے کہ ملائکہ اجسام نورانی ہیں اصل خلقت ان کی بنی آدم کی صورت پر نہیں کیونکہ آدمی کی صورت تمام مخلوقات کی صورت سے نرالی اور بہت اچھی صورت ہے چنانچہ قولہ تعالیٰ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ اسپر شاہد ہے آیت کلام اللہ سے سبل ملائکہ کی شکل

ہے يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اوتوا العلم درجات فصل
لذتیں محسوسہ جن کا جنت میں ملنے کا وعدہ ہے جیسا کہ حوریں اور کھانے پینے
اور پہننے سونگھنے کی چیزیں سو انکی تصدیق واجب ہے کیونکہ یہہ سب ممکن ہیں
اور اِن کے ممکن ہونے کا تین وجہ پر اعتقاد کرنا چاہئے یا تو وہ لذتیں حسی
ہونگی یا خیالی یا عقلی۔ حسی لذتیں تو ظاہر ہی ہیں جیسے اس عالم میں ہوسکتی
ہیں ویسے ہی اُس عالم میں کیونکہ اُس عالم میں اِن لذتوں کا ہونا جسم کی
طرف روح کے رد کرنے کے بعد ہوگا اور روح کے رد ہونیکے امکان
پر دلیل کا قائم ہونا اِن سب لذات حسی کے امکان کو ثابت کرتا ہے اور بعض
لذتیں جو عظیم الشان اور نہایت درجہ کی مرغوب الطبع نہیں جیسا کہ دودھ

کی پروں والی ثابت ہوتی ہے چنانچہ قولہ تعالیٰ جاعل الملئکۃ رسلا اولی اجنحۃ
مثنی وثلث وربع اس پر دال ہے ہاں خدا تعالیٰ نے اُن کو شکل بدلنے
اور بشکل انسان وغیرہ ہونے کی قدرت دی ہوئی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حیوانات
کو بخلاف نباتات کے ہیئت اور وضع کے بدلنے کی طاقت دی ہوئی ہے کہ کھڑے ہونیکے
وقت جو وضع ہوتی ہے مثلاً بیٹھنے سے متغیر ہو جاتی ہے اور ملائکہ کی مثل خدا تعالیٰ نے جنات
کو بھی شکل بدلنے کی طاقت دی ہوئی ہے لیکن جن وشیاطین کے اجسام جب کہ اجزاے
ناری وہوائی کا خلاصہ ہیں اور اُن میں شہوت وغضب بھی ہے اسلئے ان میں احتیاج
کھانے پینے اور جماع کی متحقق ہے بخلاف فرشتوں کے کہ وہ گناہوں سے معصوم اور
کھانے پینے وجماع کی حاجت سے پاک ہیں اُن کو روحانیات اور ملائکہ اور ارواح
اور ملکوت سے بھی تعبیر کیا کرتے ہیں اور فرشتہ کو فارسی میں سروش اور ہندی
میں دیوتہ بولتے ہیں ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ

اور ریشمی کپڑے اور کیلہ کے درخت جن کا ثمرہ تہ برتہ ہو اسکی مانع نہیں کیونکہ
یہہ لذتین اُن لوگوں کے لئے ہونگی جن کو حاجت اور رغبت اِن میں زیادہ ہوگی
اور بہشت میں جس چیز کو جس کا جی چاہے سو ہر اور اِن کو وہ لوگ چاہینگے
جن میں نئی خواہش پیدا ہوگی اور جو لوگ اِن کو نہیں چاہتے اور اُن سے لذت
نہیں پاتے اُن میں نئی خواہش پیدا کیجاویگی کیونکہ لذتین شہوتوں کے موافق
ہوتی ہیں جیسا کہ جماع کی صورت بدون شہوت کے لذت کو نہیں چاہتی ہے
بلکہ نفرت کو چاہتی ہے اللہ تعالیٰ نے خواہشوں کو پیدا کیا اور لذتوں
کو اُن کے موافق بنایا خدا کے دیدار کی لذت کی تصدیق وہی کرتے ہیں
جن کو خدا چاہے تمام نہیں کرتے اگرچہ ظاہر میں تمام اقرار کرتے ہیں کیونکہ
جب ان میں معرفت نہیں ہے تو شوق بھی نہیں پس ادراک لذت بھی نہیں
لیکن قیامت میں اللہ تعالیٰ اُن کے شوق اور محبت اور معرفت کو بڑھا دیگا
یہاں تک کہ دیدار الٰہی کی لذت اُن کو بڑی معلوم ہوگی اور لذتوں خیالی کا

† خدا تعالیٰ باوجودیکہ جسم اور عوارض جسمی یعنی صورت حسی اور مقدار اور جہات و
اطراف سے پاک ہے اسلئے کہ وہ ذات واجب الوجود واحد حقیقی یعنی احد ہے اور
احد وہی ہوتا ہے جو کسی طرح کی قسمت اور بانٹ اس میں نہو سکے یعنی اسکے اجزا نہ نکل
سکیں نہ عقلیہ یعنے جنس و فصل نہ خارجیہ یعنی ہیولی و صورت یا جواہر فردہ یا مقدارات
دار آخرت میں آنکھوں سے دکھائی دیگا جیسا کہ نص قطعی سے ثابت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے وُجُوہٌ یَّومَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلیٰ رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ لیکن یہہ نرالی قسم کی رویت
بصری ہوگی اس دیدار کا امکان عقل کے رو سے بھی ظاہر ہے کیونکہ دیکھنا ایک قسم کا

ف ا
یہہ اُس دن نامہ
ابن ابیتعب کی طرف
دیکھئے ۱۲

بھی ممکن ہونا مخفی نہیں ہی جیسا کہ خواب میں مگر اتنا فرق ہی کہ خواب کی لذت جلدی
منقطع ہو جانیکے سبب حقیر ہی اگر ہمیشہ رہتی تو لذات حسی اور خیالی میں کچھ
فرق نہ ہوتا کیونکہ انسان کا لذت پاتا اُن صورتوں میں ہوتا ہی جو خیال
اور حس میں نقش پذیر ہوتی ہیں نہ اُن کے وجود خارجی سے اگر وہ صورتیں
خارج مین پائی جاوین اور حس میں نقش پذیر نہ ہوں تو لذت نہیں ہوتی اور
اگر وہ صورت جس کا حس میں نقش ہوا ہی باقی رہے اور خارج میں پائی جاوے
تو لذت ہمیشہ رہتی ہی اور قوت خیالیہ کو اس عالم مین صورتوں کے اختراع
یعنی نو ایجاد کرنے کی قدرت ہی مگر اس کی صورتین نو ایجاد کی ہوئین خیال ہی میں
ہی ہوتی ہیں حواس ظاہری سے محسوس نہیں ہوتین اور نہ قوت باصرہ
میں منقش ہوتی ہیں اسلئے اگر بہت عمدہ صورت کا قوت خیالیہ ایجاد کرے
اور وہم کرے کہ میرے مشاہدہ اور حضور میں ہی تو اس صورت کی لذت بڑی
نہیں ہوتی کیونکہ وہ صورت آنکھوں سے دیکھی نہیں گئی جیسا کہ خواب میں

تنبیہ:

علم اور کشف ہی مگر انکشاف میں اس سے کامل اور واضح تر ہی پس جب کہ یہہ درست ہی کہ خدا
تعالیٰ سے علم متعلق ہے حالانکہ وہ کسی جہت مین نہیں اور جیسا یہہ درست ہی کہ اللہ تعالیٰ
خلق کو دیکھتا ہے اور اُن کے مقابل نہین پس یہہ بھی درست ہوا کہ خلق اسکو دیکھے اور
مقابل نہو اور جس طرح اُس کا جاننا بدون کیفیت اور صورت کے ہو سکتا ہی اسیطرح
اُس کا دیدار بھی بے کیفیت و صورت و مجسم ہونے کے ممکن ہے غرض کہ عقل کے رو سے
دیدار الٰہی کا امکان ثابت اور شریعت مین اس کا صراحتاً ثبوت ہی اسلئے
اس کی تصدیق واجب ہے ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ ؛

ہوتا ہی اور قوت خیالیہ کو جیسا کہ خیال میں صورت کے نقش کرنیکی قوت ہو لیا
ہی اگر قوت باصرہ میں اُس کے نقش کرنے کی قوت ہوتی تو اس صورت کی لذت
بڑھ جاتی اور وہ صورت خیالیہ بمنزلہ صورت خارجی کے ہوجاتی اور دنیا اور آخرت
میں صورت کے منقش ہونے میں تو کچھ فرق نہیں ہوگا مگر اتنا ہی فرق ہوگا کہ
آخرت میں قوت باصرہ میں صورت کے نقش ہونے کی کمال قدرت ہوگی سو
جس چیز کو دل چاہیگا وہ چیز اُس کے خیال میں حاضر ہوجائیگی پس اُس کا چاہنا
تو اوسکے خیال میں آنے کا سبب اور اُسکا خیال میں آنا اُسکے دیکھ لینے کا
سبب ہوگا یعنی قوت باصرہ میں نقش ہوجائیگی اور جس چیز کی اسکو رغبت
ہوگی جب اُس کا خیال کریگا وہ چیز اُسی وقت اِس طرح موجود ہوگی کہ اُس کو
دیکھیگا رسول مقبول صلعم کے قول میں اسی طرف اشارہ ہی چنانچہ فرمایا ہی
* اِنَّ فِی الْجَنَّةِ سُوْقًا یُبَاعُ فِیْهِ الصُّوَرُ - سُوق یعنی بازار سے یہاں لطف الٰہی
مراد ہے جو اُس قدرت کا منبع ہی جس سے ارادہ کے موافق صورتوں کا
اختراع و ایجاد اور قوت باصرہ میں اُنکا نقش ہوگا اور وہ نقش ایسا دوام تک
یعنی جب تک خدا چاہے باقی رہیگا ایسا منتقش ہونا نہیں ہوگا جو بے اختیار دور
ہوسکے جیسا کہ دنیا میں بے اختیار خواب میں زوال ہوجاتا ہی اور یہہ قدرت

* جنت میں ایک بازار ہی جس میں صورتیں دیجائینگی - ترمذی نے بروایت علی یہی مضمون
بیان کیا ہے باندک زیادت - الفاظ اسکے یہہ ہیں - ان فی الجنة لسوقا ما فیها
شریٰ ولا بیع الا الصور من الرجال والنساء الحدیث ۱۲ منشی غلام یحییٰ سلمہ ربہ

جس کی اوپر تشریح ہو چکی ہے بہت وسیع اور کامل ہے بہ نسبت اُس قدرت کے
جو خارج حس میں ایجاد کرنے پر ہے کیونکہ خارج حس میں جو موجود ہوتا ہے وہ دو
مکانوں میں پایا نہیں جاتا اور جب ایک شی کے سُننے میں مشغول یا ایک شی
کے مشاہدہ میں مستغرق ہوتا ہے تو غیر سے محجوب ہو جاتا ہے اور یہاں تو بڑی
ہی وسعت ہے کہ جس میں کسی طرح کی تنگی اور کسی طرح کی روک نہیں یہاں تک کہ
اگر اُس نے ایک شی کے دیکھنے کا ارادہ کیا مثلاً ہزار شخص کا ہزار مکان میں
ایک ہی حالت میں دیکھنا چاہا تو وہ ان سب کو مختلف مکانوں میں موافق ارادہ
کے مشاہدہ کر لیگا اور موجود خارجی کا دیکھنا ایک ہی مکان میں ہوتا ہے اور امر
آخرت کو یوں سمجھنا چاہیے کہ اس میں بہت وسعت اور پوری پوری خواہشیں
ہونگی اور وہ خواہشوں کے بہت موافق ہوگا اور اُسکا صرف حس میں موجود
ہونا اور خارج میں نہ پایا جانا کچھ اسکے مرتبہ کو نہیں گھٹاتا کیونکہ اسکے وجود
سے مقصود لذت ہے اور لذت وجود حسی سے ہوتی ہے جب اسکا وجود حسی ہوگا
تو اُس کی لذت پوری پوری پائی جائیگی اور باقی یعنی خارجی وجود تو فضلہ
ہے جس کی کچھ حاجت نہیں اور اس وجود خارجی کا اسلئے اعتبار ہوتا ہے
کہ وہ مقصود کے حاصل کرنے کے لئے ایک طریق ہے اور اسکا مقصد کے لئے
ایک طریق ہونا اس دنیا میں ہی ہے جو بہت تنگ اور قاصر ہے اور عالم
آخرت میں مقصد کے حاصل کرنے کے لئے طریق کی وسعت ہے کچھ بھی طریقہ مقرر

نہیں ہے اور تیسری وجہ یعنی لذّت عقلی کا ممکن ہونا بھی کچھ مخفی نہین کیونکہ
ضرور ہے کہ یہہ محسوسات لذات عقلی کی مثالیں ہوں جو محسوس نہیں ہیں اسلئے کہ
عقلی چیزیں مختلف قسموں پر منقسم ہوتی ہیں جیسا کہ حسی چیزیں پس حسیات اُنکی
مثالیں ٹھہریں اور حسی چیزوں میں سے ہر ایک اُس لذّت عقلی کی مثال بنیگی جسکا
رُتبہ اُسکے برابر ہوگا مثلاً کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ سبزی اور پانی جاری ہے اور درخت جواہر
اور خوش شکل نہریں دودھ اور شہد اور شراب کی بھری ہوئین اور درخت جواہر
اور یاقوت اور موتیوں کے ساتھ مزین اور محل سونے اور چاندی سے بنائے
ہوئے اور دیواریں جواہر سے مرصع خادم ایک جیسی اُسکے آگے خدمت کیلئے کھڑے
ہیں اب اگر تعبیر کرنیوالا اسکی تعبیر کریگا تو لذت اور خوشی ہی کے ساتھ کریگا اور ان
سب کو ایک ہی نوع پر قیاس نہیں کریگا بلکہ ہر ایک کو لذت کی علیحدہ علیحدہ قسم
پر محمول کریگا بعضوں سے تو لذّت علم اور کشف معلومات اور بعضوں سے لذت
ملک اور حکومت اور بعضوں سے مقہور اور ذلیل ہونا دشمنوں کا اور بعضوں سے
دوستوں کی ملاقات مُراد لیگا اگرچہ اِن سب کا نام لذّت اور سرور رکھا ہے
لیکن یہہ تمام مرتبوں اور لذتوں میں مختلف ہیں ہر ایک کا مذاق علیحدہ علیحدہ
ہے لذات عقلی کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے اگرچہ وہ لذّتیں عقلی نہ آنکھوں
نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سُنیں اور نہ کسی بشر کے دِل پر اُنکا خیال گذرا اور
ہوسکتا ہو کہ ایک شخص کے لئے یہہ تمام لذّتین ہوں اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ

اِن میں سے ہر ایک کو بقدر استعداد ملے پس جو شخص تقلید میں مشغول اور صورتوں ہی میں مدہوش ہو اور حقایق کا رستہ اُسکو نہیں کھلا اُسکے لیے صورتیں ہی مثل کیجا ئینگی اور عارف لوگ جو عالم صور اور لذات حسی کے حقایق دیکھ رہے ہیں اُنکے لئے عقلی سرور اور لذات کے لطائف کھولے جائینگے جو اُنکے مراتب اور خواہشوں کے لایق ہوں کیونکہ بہشت کی تعریف یہی ہو کہ اُس میں جس کا جو دل چاہے موجود ہو جب کہ خواہشیں مختلف ہوئیں تو عطیات اور لذات کا مختلف ہونا بعید نہیں ہے اور اللہ تعالی کی قدرت وسیع ہو اور قوت بشری قدرت ربانی کے عجائبات کے احاطہ کرنے سے قاصر ہے اور رحمت الہی نے نبوت کے وسیلہ سے خلقت کو اسیقدر سمجھا دیا ہی جسقدر سمجھہ سکتی تھی جو سمجھا اُسکی تصدیق واجب ہو اور جو امور بخشش الٰہی کے لایق ہیں خواہ سمجھہ میں آسکیں یا نہ اُن سب کا اقرار واجب ہو اور اُنکا ادراک نہیں ہوسکتا مگر۔ فِی مَقعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ یعنی سچی ٹھک میں نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہی **فصل** اگر تو کہے کہ یہہ لذتیں حسی اور خیالی جنکا جنت میں وعدہ ہو حسی اور خیالی قوتوں کے ساتھ ہی ادراک میں آئینگی اور یہہ تو جسمانی قوتیں ہیں جسم میں ہی پیدا ہوتی ہیں ایسا ہی قبر کا عذاب اور جہنم کا عذاب† جسمانی قوتوں کے ساتھ ہی ادراک اور سمجھہ میں اُنکا

† خارجی اور اکثر معتزلہ اور بعض مرجیہ عذاب قبر کے منکر ہیں اس خیال سے کہ مردہ

جب کہ روح جسم سے الگ ہو گی اور جسم کے اجزا تحلیل ہو جائینگے اور قوی جسمیہ اور خیالیہ دور ہو جائینگی پھر کیونکر زکوۃ نہ دینے والے کے لیے گنجا سانپ متمثل ہو گا اور کافر پر قبر میں ننانویں سانپ کس طرح مسلط ہونگے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہو کیونکہ یہہ دونوں صورتیں خیالی ہونگی یا حسّی ہونگی حس اور خیال دونوں موت کے ساتھ ہی باطل ہو گئے پس انکا ثبوت کس طرح ہوا اب جان کہ اس امر کا منکر وہی ہو جو حشر اجساد کا منکر ہو اور روح کا عود کرنا جسم کی طرف محال جانتا ہو حالانکہ اُسکے محال ہونے پر کوئی تحقیقی دلیل قائم نہیں ہوئی بلکہ بعید نہیں ہو کہ بعضے جسم اسی لئے بنائے گئے ہوں کہ نفس موت کے بعد ان میں

تنبیہ: میں جب ادراک نہیں تعذیب و تنعیم اسکی محال ہو لیکن یہہ خیال اُنکا باطل ہے کیونکہ جب ارواح کے لئے فنا نہیں چنانچہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلِقتُم لِلاَبد اسپر دال ہے۔ پس موت سے رفع تعلق کے بعد قبر میں دوبارہ اسکا تعلق من وجہ ہو جاتا ہو موجب ادراک ہو امر ممکن ہے جس سے تعذیب و تنعیم کا امکان ظاہر ہو اور جب دلایل شرعی بھی صراحتاً اسپر دال ہیں اسلئے اسکی تصدیق واجب انکار محض جہالت ہو ۱۲ مفتی شاہ دین سلّمہ

† بخاری بروایت ابو ہریرہ باندک زیادت در آخرت ۱۲

‡ ننانویں اژدہا کے کافر پر قبر میں مسلط ہونے کی حدیث دارمی نے بروایت ابی سعید بیان کی ہو اور ترمذی کی روایت میں ننانویں جگہہ ستر کا عدد آیا ہو مفتی شاہ دین سلّمہ ربّہٗ

§ نفس کا تعلق موت کے بعد بعض نئے اجسام کے ساتھ شرع میں ثابت ہو چنانچہ ارواح شہدا کا سبز پرندہ کے شکم میں ہونا یعنی اس جانور کے شکم سے تعلق ہونا جو جنت کی نہروں میں چگیگا اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑے گا جیسا کہ آنحضرت صلعم سے مسلم نے بروایت ابن مسعود بیان کیا ہو اور اس سے تناسخ باطل جسکے ہنود قایل ہیں کہ دنیا میں ایک روح ایک جسم عنصری سے جو متعلق ہو اور اس روح سے اس جسم عنصری کا نشو و نما ہو بعد رفع ہونے اس تعلق کے

حلول یعنی اِن سے متعلق ہوا اور یہہ بات کچھہ محال نہیں نہ تو قبر میں اور نہ قیامت
میں اور جو متقدمین نے اِسکے محال ہونے پر دلائل بیان کئیے ہیں وہ دلائل تحقیقی نہیں
ہیں اور شرع شریف میں تو اِسکا ثبوت ہی پس اِسکی تصدیق واجب ہوا اور
فلاسفہ کے نزدیک جو اِسکے محال ہونے پر کوئی دلیل قایم نہیں ہوئی اِسکا ثبوت
یہہ ہی کہ فلاسفہ کے افضل متاخرین یعنی بوعلی سینا نے اپنی کتاب نجات اور شفا
میں جسم کی طرف اعادہ روح کا (نہ) محال ہونا ثابت کیا ہی اور کہا ہی کہ بعید نہیں ہی
کہ بعضے اجسام سماوی اسلئے بنائے گئے ہوں کہ نفس موت کے بعد اِن میں
حلول کرے اور اُسنے اسی کی ایک حکایت اپنے بڑے سے یون بیان کی ہی

دوسرے جسم عنصری سے جو پہلے جسم سے مغایر ہوتا ہی متعلق ہوجاتی ہے اور اسکا نشو و نما
کرتی ہو لازم نہیں آتا کیونکہ شرع میں ارواح شہدا کا جن جانوروں سے تعلق ثابت ہوا وہ جانور اجسام
عنصری سے نہیں ہیں اور نہ اُن جانوروں کو اِن روحوں سے نشو و نما ہوتا ہے بلکہ ارواح شہدا
کی صرف اُن سے متعلق ہوکر لذتین حاصل کرتی ہیں بغیر تکلف اور محنت کے جیسا کہ گھوڑے
کا سوار حالت سواری مین لذت حاصل کرتا ہی حالانکہ مرکب یعنی گھوڑے کی روح جو اسکے
بدن میں متصرف ہی اور رہی اور سوار کی روح اور باقی رہا ارواح شہدا کے لئے یہہ خصوصیت ہو
اِس کی وجہ یہہ ہے کہ ارواح شہدا نے جب کہ خدا کی راہ مین جان نثاری کی جو موجب جدائی
بدن کے ہوئی اسلئے یہہ بدن اُنکو بدلے اُس بدن کے ملا کیونکہ جزا موافق عمل کے ہوا کرتی ہی
اور ایسی تلذذ وغیرہ کے حصول کی جہت سے اُنکو زندہ کہا جاتا ہی جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہی
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ ۔ کیونکہ مرنا موجب
مفارقت بدن اور مانع کسب جدید و ترقی مراتب ارواح و حصول تلذذ کا ہوتا ہی اور انکی
ارواح کو ایک جسم سے تعلق ہوکر تلذذ حاصل ہی اسلئے انکو ایک قسم کی حیات ثابت ہوئی اور یہہ حیات
مثل دنیاوی حیات کے نہین کیونکہ اجسام متعلقہ سے انکو علاقہ تدبیر و تصرف کا نہین

کہ اس عدم استحالہ کے قایل بعض اہل علم ہیں جو بیہودہ گو نہیں اس سے معلوم ہوا کہ بو علی کو اس قاعدہ میں شک ہے اور اسکے محال ہونے پر کوئی دلیل اسکے نزدیک قائم نہیں ہوئی اگر یہہ محال ہوتا تو اسکے قایل کو یوں کہتا کہ وہ بیہودہ گو یا دروغگو نہیں کیونکہ امر محال کے قایل ہونیسے اور کونسا جھوٹ بڑھکر ہے بعض اوقات قایلین کہتا ہے کہ بو علی نے اسکا ذکر بطور تقیہ کے کیا ہے کیونکہ کتاب النفس میں جو اسنے مسئلہ تناسخ کا بیان کیا ہے اسمیں نفس کے تناسخ ابدان کا استحالہ ثابت کیا ہے اور یہہ بعینہ حشر اجساد کے ابطال کی دلیل ہے سوہم یوں کہتے ہیں کہ تناسخ کے محال ہونیمیں جو دلیل بیان کی ہے وہ دلیل تحقیقی نہیں ہے کیونکہ اسنے تناسخ کے محال ہونیمیں یہہ بیان کیا ہے کہ اگر روح کا اعادہ جسم کی طرف ہو

ایسے ہی تناسخ کو جو بلا تدبیر اور تصرف کے ہو بو علی نے محال نہیں گنا اور فارابی سے اسی کی حکایت کی ہے چنانچہ طوسی نے شرح اشارات میں لکھا ہے ثم انها لا یجوز ان تکون معطلة عن الادراك وكانت مما لا يدرك الا بالات جسمانية فذهب بعضهم الى انها تتعلق باجسام اخر ولا يخلو اما ان لا تصير صورة لها وهذا ما ذكره الشيخ و مال اليه او تصير فتكون نفوسا لها وهذا القول بالتناسخ الذي سيبطله الشيخ واما المذهب الاول فقد اشار اليه في كتاب المبدء والمعاد وذكر ان بعض اهل العلم من لا يجازف فيما يقول واظنه يريد الفارابي قال قولا وهو ان هولاء اذا فارقوا البدن الخ۔ اور جس تناسخ کا بو علی نے استحالہ بیان کیا ہے اس سے جسم اصلی کی طرف نفس مفارقہ کا اعادہ محال ہونا ثابت نہیں ہوتا باقی رہا حکما کا وقت کو عوارض شخصیہ معتبرہ فی الوجود سے لیکر اعادہ معدوم بعینہ کے استحالہ سے حشر اجساد کا استحالہ ثابت کرنا سو بناے فاسد علی الفاسد ہے کما لا یخفی غرضیکہ ارواح کا اپنے ابدان مفارقہ کے ساتھ دوبارہ تعلق ہوجانا محال نہیں بلکہ امر ممکن ہے اور شریعت میں قبر اور قیامت میں دوبارہ تعلق ہونیکا صراحتا ثبوت ہی ہوا ہے اسکی تصدیق واجب ہے اسی طرح دنیا میں اپنے اجسام کے ساتھ بعض ارواح کا دوبارہ تعلق

تو اُسکا اس جسم کیطرف عادہ ہوگا جو قبول کی استعداد رکھتا ہی اور جو قبول کی
استعداد رکھتا ہی اللہ تعالی کیطرف سی روح کا افاضہ اسکی طرف ہوگیا ہی اسلئے کہ جسم
مستعد بذاتہ صورت کے قبول کرنے کا مستحق ہی اور اسکا مستحق ہونا روح کے فیضان کو چاہتا
ہی اور نفس مفارقہ بھی اسکے ساتھ متعلق ہوا اب ایک بدن کے لئے دو نفس ہوئے
اور یہہ محال ہی اور اس دلیل مذکورہ کو حشر اجساد کے محال ہونے میں بھی استعمال
کر سکتے ہیں لیکن یہہ دلیل ضعیف ہے کیونکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اجسام کی استعدادیں
مختلف ہوں ایک جسم میں ایسی استعداد ہو جو نفس مفارقہ کے مناسب ہو جو
اول موجود تھا یہاں تک کہ وہ جسم اس نفس کے ہی تدبیر کے ساتھ مختص ہو اور

ہو جانا امر ممکن ہے چنانچہ بعض مردے بامر الہی دوبارہ زندہ ہوئے یا حسب مذہب جمہور حضرت آدم علیہ السلام
کی پشت سے انکی اولاد چیونٹیوں کے اجسام کی مثل نکالکر حضرت آدم علیہ السلام کو جو دکھائی
گئی اور انکو اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا گیا جسکے جواب میں انہوں نے بَلٰی کہا جیسا کہ خدا تعالی
فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا پس اُسیوقت ارواح کا تعلق اپنے اپنے اجسام سے ہوا پھر دوبارہ
جب وہی اجسام بسبیل نطفہ نسلاً بعد نسل اپنے اپنے وقت مقررہ پر ظہور میں آتے گئے ارواح کا
ان سے تعلق ہوتا گیا اور یہاں مذہب جمہور کی اسلئے قید لگائی گئی کہ بعض محققین اسکے خلاف
پر ہیں چنانچہ زمخشری اور شیخ ابو منصور اور زجاج وغیرہ قولہ تعالی وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ
من بنی آدم من ظہورهم الایہ کو باب تمثیل سے لیتے ہیں اور معنی اسکے یوں کرتے ہیں
کہ اولاد آدم کو اپنے باپوں کی پشت سے پیدا کیا اور انکے واسطے دلائل ربوبیت اور توحید
پر قایم کیں اور انکو عقل جو ہدایت اور گمراہی میں تمیز کرنیوالی ہے دی پس گویا کہ انکو اپنے نفس پر
گواہ بنایا گیا اور انکو اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا گیا اور گویا کہ انہوں نے اسکے جواب میں بلی انت
ربنا کہا اور انکی حجت یہہ ہو کہ من بنی ادم من ظہورهم خدا تعالی نے فرمایا ہے نہ کہ من ظہر ادم

نئے نفس کے فیضان کا محتاج ہو کیونکہ مثلاً اگر ایک حالت میں رحموں یعنی
بچہ دانوں میں دو نطفہ قبول نفس کے مستعد ہوں تو واہب الصور یعنی جناب
آلہی سے اُن کی طرف دو نفسوں کا فیضان ہوگا اور اُن دونوں نفسوں میں سے
ہر ایک ایک نفس کے ساتھ خاص ہوگا اور اسکا مختص ہونا اس میں نفس کے حلول
ہونے کی جہت سے نہیں ہے اسلیئے کہ نفس کا جسم میں عرض کی طرح حلول ہی
نہیں ہوتا بلکہ دونوں مستعد جسموں میں سے ایک جسم کا ایک نفس کے ساتھ مختص
ہونا اُس مناسبت کے سبب سے ہے جو اُنکے مابین اوصاف کی جہت سے ہے ایسا ہی
دوسرے جسم کا دوسرے نفس کے ساتھ مختص ہونا پس جب کہ دو نفس متناسب
میں یہہ اختصاص ہو سکتا ہے تو نفس مفارقہ میں جو اوّل سے موجود تھا اور نئے
نفس میں کیونکر نہیں ہو سکتا سو جب ایک جسم مستحق کو نفس مفارقہ کے ساتھ زیادہ
مناسبت ہوگی تو وہ جسم واہب الصور یعنی خدا تعالی سے نئے نفس کے فیضان
کا محتاج ہی نہیں ہوگا جب وہ محتاج نہ ہوا تو اُسپر نئے نفس کا فیضان بھی نہیں
ہوگا اِس کلام کے لیئے زیادہ تقریر ہے میں اس میں غرض نہیں کرتا کیونکہ مقصود
اِس بات کا بیان کرتا ہے کہ جو شخص حشر اجساد کا انکار کرتا ہے اسکے لئے کوئی دلیل

حاشیہ: اور دوسرے یہہ کہ سوال و جواب تو ہم کو یاد ہی نہیں پھر اُسکے حجت ہونے کی
کیا صورت جس کا جواب بعض مفسرین کی کلام سے یہہ نکلتا ہے کہ مخبر صادق کا اس امر کو
یاد دلانا خود اپنی یاد کے قایم مقام ہے جس سے اس کا حجت ہونا ظاہر ہے لیکن یہہ
جواب تکلف سے خالی نہیں۔ کما لا یخفی ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ ۔

کی طرف اور دیوار سے زمین کی طرف منتقل ہوئی اور (مثلاً) جب حرارت ہوم
گرما مین زمین پر غالب ہوتی ہے تو طبعی یون بولتا ہی اِنْهَزَمَتِ الْبُرُوْدَةُ
اِلٰی بَاطِنِهَا اور انہزام انتقال ہی کو کہتے ہیں اور جیسا کہ بولتے ہین نقلت ولایت القضا
وَالْخِلَافَةِ مِنْ فُلَانٍ یعنی قضا اور خلافت کی ولایت فلانے سے فلانے
کی طرف منتقل ہوئی ان سب قسمون کو نقل ہی کہتے ہیں - پس نقل حقیقی تو
یہہ ہے کہ جو چیز محل ثانی میں حاصل ہوئی ہو بعینہ وہی چیز ہو جو محل اول سے
نکلی ہے اگر وہ چیز اس کے ہم مثل ہو اور بعینہ وہ نہ ہو تو اس قسم کو مجازاً نقل
کہتے ہین نقل طاعت سے بھی اس قسم کی نقل مراد ہی اور نقل طاعت میں
اتنی ہی بات ہی کہ طاعت سے کنایتہً ثواب مراد ہی جیسا کہ سبب سے کنایتہً
مسبب مراد ہوتا ہی اور ایک وصف کا ایک محل میں ثابت ہونا اور اس وصف
کے ہم مثل کا دوسرے محل میں باطل ہونے کا نام نقل رکھا گیا یہہ سب بول
چال میں مشہور رہی اگر اس میں شرع وارد نہ ہوتی تو بھی اسکے معنی دلیل کے ساتھ
معلوم ہیں جب کہ شرع میں بھی اس کا ثبوت ہوگیا پھر کیونکر نہ ثابت ہو **فصل**
خواب میں حق سبحانہ تعالیٰ کے دیدار کا تو نے سوال کیا جس میں لوگ مختلف
ہو رہے ہیں پس جان لے کہ جب اس مسئلہ کی حقیقت کا انکشاف ہو جاوے تو
کچھ خلاف اس میں متصور نہین ہوتا حق تو یہہ ہے کہ ہم بولتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
خواب میں دیکھا جاتا ہے جیسا کہ بولتے ہیں کہ رسول صلعم کا خواب میں دیدار

ہوتا ہے اب خواب* میں رسول صلعم کے دیدار کے کیا معنی سمجھے جائیں شاید جس عالم
کی طبیعت عام لوگوں کی طبیعت سے قریب ہے وہ یہہ سمجھے کہ جس شخص نے
رسول مقبول صلعم کو خواب میں دیکھا اُسنے حضرت کا جسم مبارک ہی دیکھا جو مدینہ
منورہ کے روضہ مقدس میں رکھا گیا ہے کہ قبر کو شق کرکے حضرت ایک مکان
کی طرف تشریف لائے سو ایسے عالم سے بڑھکر جاہل کون ہوگا کیونکہ کبھی خواب
میں ایک شب ایک رات میں ایک ہی حالت میں ہزار جگہ دیکھی جاتی ہےعہ پھر
کب ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ایک ہی حالت میں ہزار جگہ میں مختلف صورتوں کے
ساتھ یعنی بوڑھا اور جوان اور دراز قد اور کوتاہ قد تندرست اور بیمار ہو
اور ان تمام صورتوں میں دیکھا جاے جس شخص کی حماقت اس حد تک پہنچ گئی
وہ تو عقل سے خارج ہے اور مخاطب ہونیکے لائق نہیں اب شاید وہ یہہ کہے

* خواب میں آنحضرت صلعم کے دیدار کی کیفیت اور حدیث من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل فی کے معنی میں بعض علما کا اختلاف نووی وغیرہ نے لکھا ہے کہ بعض فقد رآنی کے یہہ معنی لیتے ہیں کہ رویا صحیحہ یعنی خواب اسکی صحیح ہے اضغاث احلام یعنی خواب ہاے شوریدہ و تسویلات شیطانی نہیں بعضوں نے یہہ کہا ہے کہ فقد رآنی یعنی فقد ادرکنی اور ادراک کے لئے قرب مسافت اور جسکو دیکھا جاے اسکا زیر زمین یا بالای زمین ہونا شرط نہیں بلکہ موجود ہونا شرط ہے اور جسم آنحضرت صلعم کا تو موجود ہی ہے پس اسی کی رویت خواب میں ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے صورت مخصوصہ پر اگر ہوئی تو رویا حقیقۃ ہے ورنہ رویا تاویل اور بعضوں نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار خواہ صورت مخصوصہ پر ہو یا غیر مخصوصہ پر آنحضرت صلعم کی رویت حقیقۃ ہی ہے کیونکہ وہ صورت آنحضرت صلعم کی روح مقدس کی مثال ہے صحیح قول یہی ہے کما لا یخفی ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ

عہ یعنی اگر دو سو آدمی ایک ہی آن میں ایک ہی حالت میں دیکھیں ۱۲

جو شخص حضرت صلعم کو خواب میں دیکھتا ہے وہ آپ کی مثال کو دیکھتا ہے جسم
مبارک کو نہیں دیکھتا اب وہ یا تو مثال جسم علیہ السلام کی کہیگا یا مثال روح کی
جو صورت اور شکل سے پاک ہے اگر مثال جسم کی کہے جو گوشت اور ہڈی اور خون ہے
ہم کہتے ہیں جسم تو بذات خود محسوس ہے اسکے تمثیل کی کیا حاجت پھر جس نے موت
کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی مثال کو دیکھا اور روح کو
نہ دیکھا اُسنے تو نبی علیہ السلام کو نہ دیکھا بلکہ جسم کو دیکھا جو نبی علیہ السلام کی حرکت دینے
کے ساتھ متحرک تھا کیونکہ نبی روح سے مُراد ہے نہ کہ ہڈیوں اور گوشت سے پس کیونکر
جسم کی مثال دیکھنے سے رسول مقبول صلعم کے دیکھنے والا ہوگا بلکہ حق تو یہہ ہے
کہ وہ رسول مقبول صلعم کی روح مقدس کی مثال ہے جو محل نبوت ہے اور جو اُسنے
شکل دیکھی ہے وہ حقیقت میں روح کی مثال ہے وہ حضرت نبی علیہ السلام کی روح
اور اسکا جوہر ہے جسم نہیں ہے۔ اگر کہا جاوے کہ حضرت علیہ السلام کے اس قول کے
کیا معنی ہوئے جو حضرت صلعم فرماتے ہیں ح مَنْ رَآنِی فِی مَنَامٍ فَقَدْ رَآنِی تو
اس کا جواب یہہ ہے کہ حضرت صلعم کی اس حدیث سے یہی مُراد ہے کہ جو اُسنے دیکھا
وہ مثال ہے کہ معرفت حق کے لئے میرے اور دیکھنے والے میں واسطہ ہو گئی پس
اب جیسا کہ جوہر نبوت یعنی روح مقدس حضرت کی جو بعد مفارقت حضرت کے باقی
ہے رنگ اور شکل اور صورت سے پاک ہے لیکن مثال مطابق+ کے واسطہ سے اُمت کو

+ مثال مطابق کے کہنے سے مثال کاذب (یعنی غیر مطابق) سے احتراز ہو گیا کیونکہ مثال کاذب
• نفس الامر میں نبی علیہ السلام کی مثال نہیں پس اس مثال کے دیکھنے پر جزا مذکور مرتب نہیں ہوتی ۱۲ منہ

اُس روح کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے اور وہ مثال ایک شکل ہوتی ہے جو اُسکے لئے رنگت اور صورت ہوتی ہے اگرچہ جوہر نبوت یعنی روح شکل اور صورت اور رنگت سے منزہ ہے اب ایسا ہی ذات باری تعالیٰ شکل* اور صورت سے پاک ہے لیکن بندہ کو جو اُس کی معرفت حاصل ہوتی ہے تو مثال محسوسہ کیواسطے سے ہوتی ہے وہ مثال محسوسہ خواہ قسم نور سے ہو یا اسکے سوا کوئی اور قسم صور توں جمیلہ میں سے ہو جو اُس جمال حقیقی مقبول کی مثال بن سکتی ہو جس کی کچھہ صورت اور رنگت نہیں ہے سو یہہ مثال صادق معرفت کے لئے واسطہ ہو۔ اب دیکھنے والا کہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اُسکے یہہ معنی نہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات اور روح اور جسم کو دیکھا بلکہ اُسکے یہہ معنی ہیں کہ میں نے اُسکی مثال دیکھی اگر کہا جاوے کہ نبی علیہ السلام کے لئے تو مثال ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے تو کوئی مثل نہیں ہم کہتے ہیں کہ یہہ تو مثل اور مثال میں فرق نہ سمجھنے کی بات ہے مثل تو وہ ہے کہ تمام صفتوں میں مساوی ہو اور مثال میں تمام صفات میں مساوات

* ذات باری کی شکل و صورت سے پاک ہے کیونکہ شکل و صورت خواص اجسام سے ہے جو بواسطہ کمیات و کیفیات احاطہ حدود و نہایات کے حاصل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ تو جسمیت سے مبرا ہے اسلئے کہ جسم مرکب ہوتا ہے اجزا سے اور ہر مرکب جو د میں محتاج ہوتا ہے اپنے اجزا کیطرف اور خدا تعالیٰ واجب الوجود ہے اور احتیاج منافی وجوب کے ہے جب جسمیت سے پاک ہوا تو خواص جسمیت یعنی شکل و صورت سے بھی پاک ہے ایسے خواب میں دیدار باری تعالیٰ کا کسی صورت میں ہونا جیسا کہ نور وغیرہ صور جمیلہ میں اسکو تجلی مثالی پر حمل کیا جائیگا کیونکہ تجلی حقیقی پر اس کا محمول کرنا محال ضروری ہے ۱۲ منقتی شادین سلمہ

نہیں جب اسکے لئے کوئی دلیل نہ ہوئی تو موت کے بعد قبر اور قیامت میں ادراک
حسیہ اور خیالیہ کا ہونا سمجھا گیا - اگر کوئی یہہ کہے کہ ہم میت کو دیکھتے ہیں کہ اسکو
نہ کچھہ حس ہوتی ہی نہ حرکت ہم کہتے ہین کہ سکتہ والیکو بھی ہم ایسا ہی دیکھتے ہیں اور
ہو سکتا ہی کہ ادراک ایسی چھوٹی جزو کے ساتھہ قایم ہو کہ وہ جزو غیر متجزی ہونے
کے قریب ہو اور میت کے دیکھنے والا اسکو نہ دیکھے پس اُس میت مین حرکت کے
دیکھے جانیکا کچھہ اعتبار نہین **فصل** ؛ حدیث شریف میں جو آیا ہی کہ ظالم
کی نیکئیں مظلوم کے دفتر میں منتقل ہونگی اور مظلوم کی بُرائیں ظالم کے
دفتر میں سو بعض اوقات جو شخص جوہر نبوت کے اسرار احادیث کو نہین
سمجھتا وہ اسکو محال جانتا ہی اور کہتا ہی کہ نیکیاں اور برائیاں اعمال اور حرکات ہیں
اور اعمال و حرکات تو گذر چکے اور دور ہو گئے پھر معدوم کا انتقال کیونکر ہوگا
بلکہ اگر اعمال اور حرکات باقی بھی رہیں تو وہ عوارض ہیں پھر عوارض کا انتقال کیسے
ہوگا ہم کہتے ہیں کہ ظلم کے سبب نیکیوں اور بدیوں کا منتقل ہونا ظلم کرنیکے
وقت دنیا میں ہی ہوتا ہی لیکن اسکا انکشاف قیامت کو ہوگا پس اپنی طاعت
کو دوسرے کے دفتر میں اور دوسرے کی بدیوں کو اپنے دفتر میں دیکھیگا

* بخاری نے بروایت ابو ہریرہ قریب قریب اسکے ایک حدیث بیان کی ہی لیکن
دفتر کا ذکر نہین مضمون حدیث بخاری کا یہہ ہی کہ اگر ظالم کے اعمال صالح ہونگے بقدر
ظلم کے اُسکے عمل لیکر مظلوم کو دئیے جاینگے اور اگر عمل صالح نہ ہوے مظلوم کے گناہ
اُس سے اُٹھاکر ظالم پر رکھے جاینگے اس مین اعمال صالح یا گناہوں کے دئیے جانیسے انکے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ آخرت میں
اس طرح کے ہونے کی خبر دی حالانکہ دُنیا میں بھی تو ایسا ہی ہے کچھ اسکا آخرت
میں تجدد نہیں ہوگا لیکن سب خلقت کو اسکا انکشاف قیامت میں ہی ہوگا اور
جس چیز کو انسان نہیں جانتا وہ چیز اُسکے لئے موجود نہیں ہوتی اگرچہ وہ چیز
واقع میں موجود ہو جب اُسکو جان لیتا ہے تو اُسوقت اُسکے لئے موجود ہو جاتی
ہے پس گویا ابھی اُسکے حق میں موجود ہوئی اور اس حالت میں اُسکے نئے
ہونیکا اعتقاد کرتا ہے چنانچہ تجدد وجود کا وہم کرتا ہے پس جو شخص کہتا ہے کہ
معدوم کس طرح انتقال کریگا اس تقریر سے اُسکا قول ساقط ہوگیا اور یہہ بھی
جواب ہے کہ طاعت کے منتقل ہونے سے اُسکے ثواب کا انتقال مراد ہے نہ خود
طاعت کا منتقل ہونا لیکن جب کہ طاعت سے مقصود ثواب ہوتا ہے اسکے مقصود
کے نقل کرنے کو نقل طاعت کے ساتھ تعبیر کیا گیا اور یہہ بات مجاز اور استعارہ
میں شایع ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ طاعت کا ثواب یا تو عرض ہوگا یا جوہر اگر
عرض ہے تو اُسکے انتقال میں اشکال باقی ہے اگر جوہر ہے تو وہ جوہر کیا ہے میں کہتا ہوں
کہ ثواب طاعت سے اثر طاعت مراد ہے کہ دل کو نورانی کرتا ہے اور گناہ
سے اُسکی تاثیر مراد ہے کہ دل کو سخت اور سیاہ کرتی ہے انوار طاعت سے تو بندہ
قبول معرفت اور مشاہدہ حضرت ربوبیت کا مستعد ہوتا ہے او سخت اور سیاہ

۶ مشاہدہ کا درجہ بعد طے کرنے منازل سلوک کے حاصل ہوتا ہے جن سے اول منزل توبہ ہے

دلی میں مشاہدہ جمال الٰہی سے دوری اور حجاب کا مستعد ہوتا ہی سو طاعات دل کے
نور اور صفائی کے وسیلے سے لذت مشاہدہ کو پیدا کرتی ہیں اور گناہ دل کی ظلمت
اور سختی کی جہت سے حجاب کو پیدا کرتے ہیں اب نیکیوں اور بدیوں کے اثروں
میں تعاقب اور تضاد ٹھہرا اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ
السَّیِّاٰتِ اور رسول مقبول صلعم فرماتے ہیں اَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا
اور تکلیفیں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں ان الرجل یثاب علی کل شئ حتی الشوکة تصیبہ رجله
اور رسول مقبول صلعم نے یہہ بھی فرمایا ہی کفارات لاهلها یعنی تکلیفیں موجب
کفارہ ہیں تکلیف زدوں کے لئے سو ظالم ظلم کے سبب خواہش نفسانی کا اتباع
کرتا ہی اُس سے اس کا دل سخت اور سیاہ ہوجاتا ہے اور طاعت کی جہت سے
جو اُس کے دل میں اثر نور کا تھا دور ہوجاتا ہی پس گویا کہ اُس کی طاعت ہی
چھینی گئی اور مظلوم تکلیف پاتا ہی اور خواہش نفسانی اُس کی دور ہوجاتی ہی

دوسری تزکیہ و لتصفیہ نفس صفات ذمیمہ کے دور کرنے اور صفات حمیدہ کے حاصل کرنے سے
دوام ذکر لسانی و قلبی درجہ دوسری یعنی ناسوتی و ملکوتی و جبروتی و لاہوتی ان منازل کے طی کرنیکے
بعد سالک کو مشاہدہ حضرت ربوبیت کا ہوتا ہی اللهم ارزقنا ١٢ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
احسان یعنی اخلاص کے بیان میں جو فرمایا ہی کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ
تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ چنانچہ بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی اسی حالت دل کو صوفی مشاہدہ
کہتے ہیں دوسری حالت کو حضور قلبی سے نامزد کرتے ہیں ١٢ ابوالحسن مفتی شاہ دین سلمہ ربہ

اسکو
اس سبب سے اُس کا دل[†] روشن ہوجاتا ہے اور سیاہی اور سختی دل کی جو
نفسانی خواہشوں کے اتباع سے حاصل تھی دور ہوجاتی ہے اب گویا کہ نور
ظالم کے دل سے مظلوم کے دل کی طرف منتقل ہوا اور سیاہی نے مظلوم کے دل
سے ظالم کے دل کی طرف انتقال کیا نیکیوں و بدیوں کے انتقال سے یہی
مراد ہے اگر کہا جاوے کہ یہہ تو انتقال حقیقی نہیں بلکہ اس کا حاصل یہہ ٹھہرا
کہ ظالم کے دل سے نور باطل ہوگیا اور مظلوم کے دل میں اور نیا نور پیدا ہوا
اور مظلوم کے دل سے تاریکی دور ہوگئی اور ظالم کے دل میں ایک نئی تاریکی
پیدا ہوگئی یہہ انتقال حقیقی نہیں ہم کہتے ہیں کہ لفظ نقل کبھی اس قسم پر
بھی بطور مجاز اور استعارہ کے بولا جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے اِنْتَقَلَ الظِّلُّ
مِنْ مَوْضِعٍ اِلٰی مَوْضِعٍ یعنی سایہ نے ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف
انتقال کیا اور یہہ بھی بولا جاتا ہے اِنْتَقَلَ نُوْرُ الشَّمْسِ وَالسِّرَاجِ مِنَ الْاَرْضِ
اِلَی الْحَائِطِ وَمِنَ الْحَائِطِ اِلَی الْاَرْضِ یعنی آفتاب و چراغ کی روشنی زمین سے دیوار

[†] یہاں دل سے مراد لطیفہ قلب یعنی روح ہے نہ کہ نفس صنوبری کیونکہ نیکی یا گناہ کے کرنے
سے قلب لحمی روشن یا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ لطیفہ قلب ہوتا ہے اور عرف اہل شرع میں حقیقتاً قلب
اسی کو کہتے ہیں اسکا تعلق قلب جسمانی سے ہے جسکو باعتبار لغت کے قلب کہا جاتا ہے ایسا ہے
جیسا کہ قوت بینائی کا تعلق چشم ظاہری سے جن لوگوں کو علم شریعت یعنی علم تکلیفات
شرعیہ علم طریقت یعنی معرفت معاملات قلوب علم حقیقت یعنے دریافت مکاشفات
ارواح حاصل ہے وہ قلب حقیقی کی حقیقت اور نیکی اور گناہ سے اسکے صفا و کدورت
ہونے کو خوب پہچانتے ہیں ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہ

کی حاجت نہیں کیونکہ عقل ایسی شی ہے کہ کوئی اور شی حقیقت میں اسکے ہم مثل نہیں ہے اور ہم کو جائز ہے کہ عقل کی مثال آفتاب بیان کریں اسواسطے کہ عقل اور آفتاب میں ایک امر کی مناسبت ہے وہ یہہ ہے کہ نور آفتاب سے محسوسات† کا انکشاف ہوجاتا ہے جیسا کہ نور عقل‡ سے معقولات کا سو اسی قدر مناسبت مثال کے لئے کافی ہے بلکہ سلطان کی مثال شمس ہے اور وزیر کی مثال قمر سلطان اپنی صورت اور معنی میں آفتاب کے مماثل نہیں اور نہ وزیر چاند کے ہم مثل ہے مگر یہہ بات ہے کہ سلطان کو سب پر غلبہ ہوتا ہے اور سب کو اُس کا اثر پہنچتا ہے اسی قدر میں آفتاب کو اُس سے مناسبت ہے اور چاند اثر نور کے فیضان کے لئے آفتاب اور زمین کے درمیان واسطہ ہے جیسا کہ نور عدل کے فیضان کے لئے وزیر بادشاہ اور رعیت کے درمیان واسطہ ہوتا ہے یہہ مثال ہوئی نہ کہ مثل اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ اب خدا تعالی کے نور

† محسوسات کے انکشاف کو علم حسی سے تعبیر کیا کرتے ہیں اکثر شعور کا اطلاق بھی اسی پر آتا ہے اسی لئے حواس کو مشاعر کہا جاتا ہے ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہٗ

‡ عقل صفت علمی کو بھی کہتے ہیں کما مر اور ایک قوت کو بھی کہتے ہیں جو قلب حقیقی انسان میں بمنزلہ نور کے ہے جسکے باعث علوم نظری کے قبول کرنے اور خفیہ صناعات فکری کے سوچنے کی اُسکو استعداد ہوتی ہے اسکی مثال نور آفتاب کے ساتھ بیان کیجاتی ہے کیونکہ نور عقل معقولات کے ادراک کا ذریعہ ہے جیسا کہ نور آفتاب محسوسات کے انکشاف کا وسیلہ ہے ۱۲ مفتی شاہ دین سلمہ ربہٗ

اور شبیہہ اور طاق اور درخت اور روغن میں کونسی مماثلت یہہ بھی اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے۔ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِیَۃٌۢ بِقَدَرِہَا فَاحۡتَمَلَ
السَّیۡلُ زَبَدًا رَّابِیًا الی اٰخرہ اس ایت میں قرآن شریف کی تمثیل بیان کی
توصیف قدیم ہے جس کی کوئی مثل نہیں پھر پانی اس کی کیوں مثل نہ گیا اور اکثر
خوابیں حضرت علیہ السلام کو دکھائی گئیں جیسا کہ دودھ اور حبل یعنی رسی کو
دیکھا اور فرمایا کہ دودھ اسلام ہے اور حبل قرآن شریف اور بہت مثالیں ہیں
جن کا کچھہ شمار نہیں اب دودھ اور اسلام میں کچھہ مماثلت نہیں اور نہ حبل اور
قرآن شریف میں لیکن اُنکے درمیان مناسبت ہے اور وہ یہہ ہے کہ حبل یعنی
رسی کے ساتھہ تو نجات دنیاوی کے لئے چنگل مارا جاتا ہے اور قرآن شریف
کے ساتھہ نجات آخرت کے لئے اور دودھ غذا ہے جس سے ظاہری زندگانی
ہے اور اسلام وہ غذا ہے جس سے حیات باطنی ہے یہہ تمام مثالیں ہیں مثلین
نہیں بلکہ ان چیزوں کے لئے تو کوئی مثل ہی نہیں اللہ تعالیٰ کی
بھی کوئی مثل نہیں لیکن اُسکے لئے مثالیں ہیں جو سبب مناسبات
عقاید کے اللہ تعالیٰ کی صفات سے خبر دیتی ہیں کیونکہ جس وقت ہم مر
کو سمجھائینگے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو کس طرح پیدا کرتا ہے اور کس طرح
انکو جانتا ہے اور کس طرح انکی تدبیر کرتا ہے اور کس طرح کلام کرتا ہے اور
کلام بذاتہ قایم ہوتی ہے ان سب کی مثال انسان کے ساتھہ ہی بیان

اگر انسان اپنے نفس میں ان صفتون کو نہ سمجھتا تو اللہ تعالیٰ کے حق مین بھی ان
کی مثال اُس کی سمجھہ میں نہ آتی مثال اللہ تعالیٰ کے حق میں حق ہے اور مثل باطل
اگر کہا جاوے کہ اس تحقیق سے تو اللہ تعالیٰ کا دیدار خواب میں ثابت نہیں ہوتا
بلکہ رسول مقبول صلعم کا بھی خواب میں نہ دیکھا جانا ثابت ہوا کیونکہ جو دیکھا گیا
ہے وہ تو مثال ہے اُس کا عین نہیں پس رسول صلعم کے قول مَنْ رَاٰنِی فِی الْمَنَامِ
فَقَدْ رَاٰنِی میں ایک طرح کا مجاز ہوا معنی اسکے یہہ ٹھہرے کہ جس نے میری مثال
کو دیکھا گویا اُسنے مجھہ کو دیکھا اور جو اُسنے مثال سے سُنا گویا اُسنے مجھہ سے سُنا
ہم کہتے ہیں کہ جو شخص کہتا ہے رَاَیْتُ اللّٰہُ فِی الْمَنَامِ اُس کی یہی مراد ہوتی ہے
اور یہہ مراد نہیں ہوتی کہ اُسنے اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھا جب کہ اس بات
پر اتفاق ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور نبی علیہ السلام کی ذات نہیں دیکھی جاتی
اور ان مثالون کا دیکھا جانا جائز ہے جن کو سونیوالا خدا تعالیٰ کی ذات اور
نبی علیہ السلام کی ذات اعتقاد کرتا ہے اب اسکا انکار کیونکر ہوسکے باوجودیکہ
خوابون میں اس کا وجود ہے جس شخص نے اس مثال کو خود نہ دیکھا ہوگا اُسکو
اُن لوگون سے خبر متواتر ہی پہنچی ہوگی جنہون نے ان مثالون کو دیکھا ہے
اور مثال معتقدہ کبھی تو سچی ہوتی ہے اور کبھی جھوٹی اور سچی مثال کو تو
اللہ تعالےٰ نے دیکھنے والے اور نبی علیہ السلام کے مابین بعض امور کے
معلوم کرنے کے لئے واسطہ بنا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ایسا ہی

استعمال زبانون کے نزدیک دیدار ذات کا وہم نہیں پڑتا اگر ایسا شخص فرض
کیا جاوے جو اسکے نزدیک اس قول سے حق کے برخلاف وہم پڑے تو اسکے
ساتھ یہہ قول بولنا لایق ہی نہیں ہے بلکہ اسکے لئے اسکے معنی کی تفسیر کیجائیگی
جیسا کہ ہم کو جائز نہین ہی کہ بولیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور اس کا
ملنا چاہتے ہین کیونکہ ان اطلاقات سے کئی لوگون کو خیالات فاسدہ سمجھہ مین
ہیں اور اکثر لوگ ان اطلاقات سے وہی معنی سمجھتے ہیں جو ہم نے ذکر کئے
ہیں اور انکو کچھہ خیال فاسد نہین ہوتا سو ان اطلاقات مین مخاطب کے حال کی رعایت
کیجائیگی جہان مبہم نہ ہو وہان بغیر کشف اور تفسیر کے بولنا جائز ہی اور جہان مبہم ہو
وہان تفصیل اور کشف ضروری ہی فی الجملہ اس بات پر اتفاق ثابت ہو گیا کہ
اللہ تعالیٰ کی ذات نہین دیکھی جاتی اور جو دیکھی جاتی ہے اوس کی مثال ہے اور
اس بات مین اختلاف ٹھہرا کہ بولنا لفظ دیدار کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر جائز ہی یا نہین - اب
جو شخص گمان کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں مثال کا ہونا محال ہی سو یہہ گمان اسکا خطا ہے
بلکہ ہم اللہ تعالیٰ اور اسکی صفات کے لئے مثال بیان کرتے ہیں اور اس کی ذات
کو مثل سے پاک اور منزہ جانتے ہیں نہ کہ مثال سے **فصل** جبکہ روح کی حقیقت
سے واقف ہو گیا تو ثواب و عذاب قبر بھی جان سکتا ہے - روح جب
بدن سے جدا ہو جاتی ہے تو قوت وہمیہ بھی بدن سے چلی جاتی ہے اور بدن کے
ہیئات میں سے کوئی چیز روح کے ساتھ نہیں رہتی اور یہہ تجھکو معلوم ہو چکا ہے

کہ قوام روح کا بغیر بدن کے بھی ممکن ہے ہر شخص کو اپنے مرنے اور دنیا سے
جانیکا علم رہتا ہے اور یہہ جانتا ہے کہ خود ہے مرا اور اپنا ہی بدن دفن ہوا
جسطرح کہ زندگی مین جانتا تھا۔ قبر مین وہ اپنے اعمال نیک و بد کی جزا پاویگا
ہر ایک کے لئے اعمال کے لحاظ سے قبر یا تو باغ ہے یا گڑھا بمصداق حدیث نبی
کریم صلعم کے۔ ت القبر اما روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر
النیران اگر وہ نیک بخت ہے تو فراغ بالی و نیک حالت یعنے ایسے باغوں
جنکے نیچے سے نہریں بہتیں ہوں اور ایسے سر سبز چمنوں میں جسمیں غلماں و حوریں
ہیں اور پاکیزہ پانیکی پیالے وغیرہ موجود ہیں جسطرح وہ اعتقاد رکھتا تھا اپنے
کو پاتا ہے۔ یہی ثواب قبر ہے۔ اور اگر نہیں تو ان تکالیف میں جو عذاب
کے طور سے اوسکو بہوچتی رہتی ہیں جنکی خبر مخبر صادق نے دی ہے رہتا ہی
اسکو عذاب قبر کہتے ہیں۔ قبر فی الحقیقت اسی حالت و صورت کا نام ہے
اوسمیں ثواب ہے یا عذاب۔ اور پھر زندہ ہونا قیامت میں جسکو دوسری پیدائش
سے تعبیر کرتے ہیں۔ نفس کا اس صورت سے نکل پڑہنا ہے جیسا کہ بچہ بچہ دان
سے نکل پڑہتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ ت۲ قل یحییها الذی انشاءها اول مرة
وهو بکل خلق علیم وقولہ تعالیٰ۔ ت۳ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ
نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ اس پیدائش کی روشن دلیل و مثال ہی۔
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

تمت

تذکرہ

امام حجۃ الاسلام زین الدین ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ۴۵۰ھ ہجری میں
بمقام طوس پیدا ہوئے وطن شریف آپکا غزالہ ہے طوس کے دیہات میں سے تحصیل علوم آپ نے
ابو حامد اسفرائی اور ابو محمد جوینی سے کی ابتدا میں آپ طوس میں ہے پھر بغرض تکمیل علوم بمقام
نیشاپور امام الحرمین ابو المعالی کے پاس تشریف لے گئے اصول و فروع مذہب امام شافعی رح
کے آپ ماہر تھے آپ کی تصنیفات کا مجموعہ چار سو جلدیں ہیں احیاء العلوم آپنے ایکہزار یکصد دن
میں تالیف کی حل مسایل غامضہ کی تصنیف بعد احیاء العلوم کے ثابت ہوتی ہے۔ تفسیر یاقوت التاویل
آپ کی چالیس جلدوں میں ہے۔ کیمیای سعادت اور بسیط اور وسیط اور وجیز اور خلاصہ اور مستصفی
اور تہافۃ الفلاسفہ اور محک النظر اور معیار العلم اور مقاصد اور مضنون بہ علی غیر اہلہ اور جواہر القرآن
اور المقصد الاسنیٰ فی شرح اسماء الحسنیٰ اور مشکوٰۃ الانوار وغیرہ بھی آپ کی تصنیفات میں سے ہیں کتاب
منخول جب آپ تصنیف کرکے اپنے استاد امام الحرمین کی خدمت میں لے گئے تو انہوں نے فرمایا
تم نے مجھ کو زندہ ہی دفن کر دیا یعنی تمہاری تصنیفات کے سامنے میری تصنیفات کی قدر
جاتی رہی جب نظام الملک امیر بغداد کی طرف سے مدرسہ نظامیہ واقعہ بغداد کا منصب درس و تدریس
آپ کے تفویض ہوا وہاں عرصہ تک آپنے درس دیا آپ کا درس ایسا مقبول عام ہوا کہ جب مدرسہ
سے مکان کو آتے تو پانسو فقیہ و شیخ بائیں پیش آپکے گرد ہوتے پھر آپنے زہد اختیار
کیا اور درس وغیرہ کو ترک کرکے قصد حج استوار کیا حج بیت اللہ سے کامیاب ہو کر ملک شام میں مراجعت
فرمائی ایک مدت تک وہاں مقیم رہے بعد ازاں بیت المقدس کی طرف تشریف لے گئے وہاں سے مصر میں گئے
ایک مدت اسکندریہ میں رہے پھر جانب شام معاودت کی کچھ عرصہ کے بعد اپنے وطن مالوف طوس میں تشریف لے گئے
اور آخر عمر تک اسی جگہ مقام فرمایا ایک مدرسہ و ایک خانقاہ بنوا کر اپنی اوقات کو تعلیم و دیگر امور خیر میں تقسیم کیا تھا
تک لوگ بعد ... ۱۴ جمادی الآخر ۵۰۵ھ ہجری میں پچپن برس کی عمر میں ہمراہی علیین ہوئے اعلی اللہ فی الجنۃ ...

تمت بالخیر

قد جاءکم من الله نور

الحمد لله والمنۃ کہ درین ایام خجستہ انجام کتاب مستطاب برکات انتساب مسمی بہ



مولفہ فاضل اجل کامل اکمل عمدۃ العلماء زبدۃ الکملاء مولینا ابو الاحسان محمد عبد الحق صاحب انصاری سہارنپوری عم فیضہ وسلمہ الرحمان۔

بفرمایش جناب منشی امام الدین صاحب مولود خوان سہارنپوری بارک الله وسلمہ

در مطبع خیرخواہ سرکار سہارنپور باہتمام سید عزیز الدین طبع شد

مژدہ انام مع ہدایت موافقان و مخالفان قیام

جو کہ ہم مسلمانونکا مذہب اپنے سردار دو عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا۔ آپکی عظمت کا ماننا۔ آپکا اتباع کرنا ہے۔ اسواسطے آپکا ذکر پاک خواہ آپکی ولادت شریف کا ہو یا غیر ولادت کا۔ سب ہمارا ایمان۔ اور بحکم۔ مَنْ اَحَبَّ شَیْـًٔا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ آپکی محبت کا نشان اور اہل اخلاص کا ورد زبان ہے پس مخلصان محبت نبوی صلعم کو مژدہ روحانی اور بشارت ایمانی دیجاتی ہے کہ حسب ضرورت لاحقہ کہ آجکل سہارنپور مین مانعین و قائلین قیام کا اختلاف ہے کہ قیام تعظیمی جائز ہے یا غیر جائز۔ اس احقر ناچیز ابوالاحسان محمد عبد الحق انصاری سہارنپوری عفی عنہ نے ثبوت قیام ہذا کو حسب اتباع سواد اعظم علماء کاملین دین نبی اکرم کہ بفحوائے ہدایت انتمائے حدیث ۱ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ ۲ ہے حق سمجھکر کتاب مسمی بہ شرف الاسلام فی ثبوت المیلاد والقیام خالصًا لوجہ اللہ بغرض آگاہی خاص و عام اہل اسلام کے تالیف کی ہے جو اب زیور طبع سے مزین ہوکر جلوہ افروز عالم ہوئی۔ اسمین اول ثبوت بیان میلاد قرآن۔ حدیث۔ اجماع امت سے ہے بعدہ قیام تعظیمی مطلقًا اور خاص وقت ذکر ولادت شریف کا ثبوت مع جوابات اعتراضات منکرین قیام تعظیمی بتحقیق تمام ہے کہ بموجب الحق احق بالاتباع اور الساکت عن الحق شیطان اخرس حق الامر کی پیروی اور اشاعت واجب ہے اور خاموشی یا دو طرفہ بات کہنی ممنوع۔ اور مجھے اسمین کسی بھائی مسلمان طالب حق سے مناقشہ اور بحث نہین ہے بلکہ یہہ اظہار امر حق ہے جو اہل علم کا فرض ہے اسمین اگر کوئی صاحب مانعین قیام ہمارا مین نے غور کرینگے اور تہذیب کو لازم جانینگے تو یہہ ناچیز بھی اپنے فرض ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریگا۔ مگر حضرات مانعین قیام ہذا کو لازم ہے کہ صریح مخالفت قطعی قرآن یا حدیث معتبر یا اجماع یا قول و فعل مجتہد سے بحوالہ کتاب معتبر مع نقل عبارت کے لکھین ورنہ اونکا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المعبود المحمود الذي ذكر مولد نبيه المحمود وقال في كتابه الذي لا ريب فيه لاحد من العنود لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رءوف رحيم وقد جاءكم من الله نور وهو النور الذي اصل وجود لكل موجود والصلوة والسلام على رسوله محمد افضل كل مولود الذي قال بنفسه النفيسة في ولادته الشريف (اني عند الله مكتوب خاتم النبيين وان ادم لمنجدل في طينته وساخبركم باول امري انا دعوة ابراهيم وبشارة عيسى عليهما السلام ورؤيا امي التي رأت حين وضعتني الى اخر الحديث الذي هو في كتب الصحاح معدود. ولقد اشار اليه عمه المكرم العباس بن عبد المطلب حيث قال

وانت لما ولدت اشرقت الارض ❊ وضاءت بنورك الافق

فنحن في ذلك الضياء وفي النور ❊ سبيل الرشاد نخترق اما بعد فيقول ابو الاحسان محمد عبد الحق بن شيخ اعز الدين الانصاري السهارنپوري عفا الله عنهما انه قد استبان عند فحول العلماء الكرام والعلماء البررة ان ذكر مولد النبي الكريم موجب للبركات والاجر العظيم

وانه قد انعقد عليه اجماع جم غفير من علماء الدين وجيل كثير من الفضلاء الكاملين وانه من خرق الاجماع ليس من اصحاب الدين وانه لقد استحسن جمهور العلماء الحنفية الكرام القيام عند ذكر ولادته عليه السلام من علماء المكة والمدينة والمصر واليمن وغيرها من بلاد العرب والعجم وانه قد قال النبي صلى الله عليه وسلم ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن ـ والمراد فيه من المسلمين العلماء الكاملين الذين لهم قوة الرؤية والروية في مهمات مسائل الدين فليف يجوز ان يقال في حقهم انهم لا يعلمون القران والحديث والفقه وهم يشتغلون ليلا ونهارا في امور الدين المتين افلا يعلمون هذه العلماء الكرام حديث منع القيام بل يعلمون علما كاملا لكنهم يقولون انه لمنع التكلف في قيام بعد قيام مرة بعد مرة وكرة بعد كرة وقطعة قال صلى الله عليه وسلم لا تقوموا كالاعاجم فكرهه صلى الله عليه وسلم لكونه من عادة المتكبرين المتجبرين ـ ورجوع نفي المقيد الى القيد ظاهر لا ينكره الا معاند مكابر ـ فنفي مطلق القيام التعظيمي ثابتا بدليل امر النبي صلى الله عليه وسلم للانصار حين قدم سعد بن معاذ (قوموا الى سيدكم) فان قلت انه كان لاعانة نزوله من المركب لانه كان في رحله من الجرح اثر الم وتعب وحرف الى لا يستقيم صلة لقوموا بل صلته اللام ـ فهذا دليل لنا ظاهر لا الى الافهام ـ قلت نعم صلته اللام وانا ايضا من الى الافهام لكن هذا الكلام وقع عند قرب مجيئه على سبيل الاستعجال فيحذف في الاتصال كما هو عادة العرب الفصحاء وطريق البلغاء والاصل قوموا لسيدكم واذهبوا اليه فحرف الى صلة لفعل محذوف اذهبوا وصلة قوموا اعني لسيدكم محذوف بقرينة ذكره فيما بعد ـ فالمقصود له صلى الله عليه وسلم كلا الامرين التعظيم والاعانة فان لفظ السيد المضاف الى ضمير الجميع المخاطب يفيد لذلك قطعا لانه كما يقتضي الاعانة يقتضي التعظيم ايضا وهذا هو الحق الصريح فلا تلتفت الى منعه القبيح وقد قال صاحب

المرقاة الذی هو شارح المشکوٰة فی تشریح حدیث سعد بن معاذ ان فیه قولین وقدّم قول اهل التعظیم وهو اخذه انه برّ تکریم وذکر هذا الاعتراض الذی ذکرت بعد قول الفریق الثانی حجة لهم فقد اجبت لک بجواب لا یحوم حوله ارتیاب ۔
وسیجیٔ لک زیادہ تفصیل فی هذا الباب انشاء الله تعالیٰ فی اللسان الهندی الذی اختیر لافادة العام والخاص من اهل الاسلام والله تعالیٰ هو الموفق للرشاد والتوبة من کل انکار وعناد فانه مالک لقلوب العباد ۔ وصلی الله تعالیٰ علی حبیبه محمد صلی الله علیه وسلم وآله الاکرم الی یوم التناد ۔

التماس

جمیع مخلصان اہل سنت والجماعت کیخدمت مین عرض ہے کہ جو کہ آجکل اس شہر سہارنپور مین فرقہ منکران قیام مجلس میلاد نبی علیہ السلام نے علمائے قائلین استحباب قیام میلاد شریف اور محبین و شائقین اس ذکر لطیف کو نعوذ باللہ گمراہ اور شیطان وغیرہ کہنا شروع کیا ہے جو طریقہ اہل سنت نہین ہے کہ (سَبُّ الْمُؤمِنِ فُسُوقٌ) عقائد مین موجود ہے بلکہ عادت رافض ہے ۔ اسلئے بوجہ ضرورت اسلامی اور بغرض آگاہی مخلصین اہل اسلام جوابات منکران ومخالفان مجلس میلاد شریف بھیئت کذائی یعنی سامان روشنی وفرش وغیرہ کی آرایش اور قیام وقت ذکر ولادت مکرم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تحریر کرنا فرض سمجھا گیا اور کسی متعصب کے برا کہنے سے کچھہ مطلب ملحوظ نظر نرہا اور نہ رہے کیونکہ یہ طریقہ اہل علم نہین ہے سہ دریائے فراوان نشود تیرہ بسنگ :: عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز ۔ اہل اخلاص کو اپنے طریق سلف موافق جمہور علما پر ثابت قدم رہنا چاہیے کہ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّار حدیث مین آیا ہے ۔
اور حضرات ناظرین ہذا سے توقع ہے کہ نظر عداوت اور تعصب سے اس تحریر کو ملاحظہ نفرماوین کہ سہ ز روئے دوست دل دشمنان چہ دریابد :: کہ کور چشم کجا شمع آفتاب کجا :: والسلام علی من اتبع طریق جماعة الاسلام **تنبیہ** یہ سب مضمون عربی زبان مین لکھا جاتا کہ عوام مین

طرفین کی دلائل کے سمجھنے کی بخوبی لیاقت نہین ہے اور علماء عربی زبانمین بھی بخوبی سمجھ سکتے ہین لیکن
جو کہ اسمین عام اہل اسلام کی محض تادافقیت رفع منظور تھی اسلئے اردو زبان مین لکھا گیا اللہ تعالے سب کو نیک
توفیق دے آمین ۔

ثبوت میلاد شریف از کتاب و سنت و اجماع امّت

واضح ہو کہ اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ الخ یعنی اللہ تعالے
کیطرف سے تمہارے پاس نور آیا اور وہ نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو بصفت نور دنیا مین
تشریف لائے اور تاریکی ضلالت سے نجات دینے والے ہوئے حضرت عباس بن عبد المطلب نے
کہ آپکے عم مکرم تھے آپکی تعریف مین یہی مضمون اپنے اشعار ذیل مین بیان کیا ہے ۔ سہ
وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ ٭ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ ٭ فَنَحْنُ فِيْ ذٰلِكَ
الضِّيَاءِ وَفِيْ ٭ النُّوْرِ سُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ ٭ یعنی جب آپ پیدا ہوئے تمام زمین روشن
ہو گئی اور آسمان کے کنارونمین روشنی پھیلی ۔ پس ہم اسی روشنی اور اس نور مین ہدایت کا رستہ تلاش
کرتے ہین ۔ اور سوا ان دو شعرونکے انہون نے بہت سے اشعار آپکی ولادت شریف کے بیان مین
فرمائے ہین ۔ دوسری آیت قرآنی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی بے شک تمہارے پاس آیا ہے رسول تمہین مین سے کہ
جسپر ناگوار اور گران ہے وہ چیز کہ اُس سے تم تکلیف اُٹھاؤ اور حرص رکھنے والا تمہاری ہدایت پر اور
رحم کرنے والا اور مہربان ہے تمام مسلمانون اور ایماندارونپر ۔ اس آیت مین بھی خدا تعالی نے
آپکے تشریف لانے یعنی پیدا ہونیکا ذکر معہ آپکی تعریفات کے کیا ہے سو یہی بیان میلاد شریف کا ہوتا ہے
کہ آپکی پیدایش شریف کا ذکر معہ آپکے خواص و برکات وقت ولادت اور دیگر فضائل کے کہا جاتا ہے اور نثر اور
نظم مین بیان یکسان ہے کہ اصل مطلب واحد ہوتا ہے ۔ پس یہہ ثبوت تو کتاب یعنی قرآن شریف سے
ہوگیا اور قرآن کا منکر کافر ہوتا ہے اسواسطے اس بیان مین کہ صحیح طور سے ہو کسیکو انکار اور شک نکرنا چاہئے

بان غلط روایات کا پڑہنا نچاہیئے۔ اور بدوضع لوگون سے ایسے متبرک بیان کا پڑہوانا مناسب نہین ہے اور اسقدر پڑہنا کہ آدھی رات تک اسی مین رہین اور صبح کی نماز قضا ہوناجائز نہے۔ اور افراط تفریط منع ہے۔

بیان ثبوت مجلس میلاد شریف از حدیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ اَنَا دَعْوَۃُ اِبْرَاہِیْمَ وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَہَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَہَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِیْ وَالْبَیْہَقِیُّ وَالْقَسْطَلَانِیْ وَغَیْرُہُمْ۔ یعنی بروایت محدثین احمد اور بزار اور طبرانی اور بیہقی اور قسطلانی وغیرہم کے یہہ حدیث مذکور ثابت ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ایک مجمع صحابہ مین کہ بلاشک مین خدا کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تہا جبکہ آدم عم کے خاکی پتلے مین روح بھی نہ پڑی تھی اور مین تمکو ابہی اپنا ابتدائی حال یعنی پیدایش کا سُناتا ہون اور اپنی اصل کیفیت سے خبر دیتا ہون کہ مین وہی دعا ابراہیم کی اور بشارت عیسیٰ کی ہون یعنی جو حضرت ابراہیم عم نے دعا کی تھی کہ اے خدا انکی اولاد مین ایک نبی انہین سے ہی پیدا کر جو انکو تیرے احکام سناوے وہ دعا خدا کی جناب مین قبول ہوئی تھی جسکا ظہور مجھسے ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو خوشخبری دی تھی کہ میرے بعد ایک نبی خاتم الانبیا ہوگا جسکا نام نامی احمد ہوگا سو وہ نبی مین ہی ہون۔ اور جب مین پیدا ہوا تو میری والدہ بزرگ نے ایک ایسا نور جلوہ گر دیکہا جس سے انکو ملک شام کے محلات و مکانات روشن ہوگئے یہہ حدیث صحیح اور محدثین کے نزدیک مقبول ہے اور تمام اہل اسلام اسپر ایمان رکہتے ہین کسیکو اس سے انکار نہین۔ پس مولود شریف کا پڑھنا اور مجمع کو سُنانا اور اسمین شریک ہونا خود فعل اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوگیا کہ یہہ طریق سنت ہے اسمین ہمیشہ مشغول رہنا چاہیئے جیسا کہ کسی شاعر نے لکہا ہے ؎ رہو ذکر پیمبر مین ہمیشہ رات دن شاغل :: پتا الفت کا ہے اور راہ پر سنت کے چلنیکا :: پڑھو دل سے درود اے مومنو بہیجو سلام اُنپر :: مرادونکا وسیلہ ہے

اور آفاتون کے ملنیکا۔

دلیل سوم اسکے لئے اجماع اُمّت ہے

اسکا بیان یہہ ہے کہ جمہور علمائے عرب و عجم اور فضلائے مستند و مسلّم اور عام و خاص اہل اسلام ذکر مولد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین خدا و رسول کی رضامندی اور دارین کی خیر و برکت اور بہرہ مندی سمجھتے چلے آئے ہین چنانچہ جناب مولینا محمد عبد الحق صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب (ما ثبت من السنة فی ایام السنة) مین تحریر فرماتے ہین قال ابن الجزری وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ ۔ یعنی اہل اسلام ہمیشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کے مہینے ربیع الاول مین محفل میلاد شریف کرتے رہے ہین اور ماہ ربیع الاوّل کی راتون مین کھانے کھلاتے اور بانواع صدقات تصدق اور اظہار خوشی اور احسانات و خیرات مین افزایش اور میلاد شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے رہے ہین اور اُنپر اس عمل خیر کی برکات سے ہر نوع کی خیر یعنی دین اور دنیا کی بہلائی اور عام ترقی کا ظہور ہوا ہے۔ اِسکے بعد حضرت شیخ ممدوح اسی کتاب مذکور مین لکھتے ہین کہ اس مجلس میلاد شریف کے خواص سے ہے کہ جس سال مین یہہ محفل کرائی جائیگی اسکے کرانے والے کے واسطے اس تمام سال مین ہر آفت سے امن ہوگا اور اُسکی جو مراد ہوگی وہ بر آویگی پس رحم کرے اللہ تعالی اُس شخص پر جو اِس ماہ مبارک کی راتونکو عید کرے اور مجلس میلاد سے کرے تاکہ جسکے دل مین مرض اور عناد ہو اُسپر زیادہ سخت علت اور مصیبت ہو۔ غرض اس سے یہہ ہے کہ خوشی دوستون اور مخلصون کے واسطے جسقدر زیادہ ہوگی اُسیقدر مخالفین کو رنج اور مصیبت ہوگی اور ظاہر ہے کہ مخالف اسکا بجز یہود اور نصاری کے کون ہے مسلمانون کو سبکو میلاد شریف کی کثرت اور اس سے محبت کرنی لازم ہے تاکہ محبان رسول صلعم مین روز قیامت کو پکارے جاوین کہ حدیث

شریف مین ہے کہ جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہے اُسکا اکثر ذکر کرتا ہے پس جو اس ذکر سے
ناخوش ہو وہ بموجب اس حدیث کے محبان رسول عم مین ہرگز نہین ہے اور مسلمان کوئی ایسا نہین
ہو سکتا ہے اور اسمین درود شریف کی کثرت ہوتی ہے اور ملائکہ رحمت کا اسمین نزول ہوتا ہے اور ایک
درود پڑھنے سے دس نیکیونکا ثواب ملتا ہے چہ جائیکہ ایک گھنٹہ یا کم وبیش درود شریف پڑھنے اور
اپنے پیشوا سردار دوجہان رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بابرکات کے
سُننے مین مشغول رہین اور نیت صادق ثواب آخرت سے ایسے متبرک جلسہ مین شریک ہون جس
مین خدا کے محبوب کا ذکر ہو۔ صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَتُعَزِّرُوْهُ وَ
تُوَقِّرُوْهُ اور ابن عباسؓ نے تفسیر قول تُعَزِّرُوْهُ مین لکھا ہے ای تُجِلُّوْهُ یعنی حکم خداوندی ہے
کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور تکریم کرو اور ایک قراءت مین وتُعَزِّزُوْهُ بھی ہے جسکا
مادہ لفظ عزّ ہے اور اجلال اور عزت مراد ہے صاحب تفسیر روح البیان نے سورہ فتح مین
لکھا ہے وَمِنْ تَعْظِيْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَلُ الْمَوْلِدِ الخ یعنی تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مولود شریف کا پڑھنا اور آپکے فضائل کا بیان کرنا ہے۔ اور حضرت کی تعظیم کرنا عین ایمان ہے کہ
جب خدا تعالی کو یہا تک آپکی عظمت کا اظہار مقصود ہے کہ اول کلمۂ اسلام اور اذان اور نماز مین کہ اعلی
عبادات سے ہے آپکو اپنے نام کے ساتھ شامل کیا اور آپ پر درود بھیجنیکا حکم ہوا تو ہمین اُس سے
غفلت کرنی کسطرح جائز ہوگی ؎ عبادات مین حق نے رکھا شمول :: ملا یا کم سے اپنے نام رسول
اذانون مین داخل ہے نام آپکا :: نمازو نمین شامل سلام آپکا۔

بیان جواز روشنی اور آرایش فرش وغیرہ اور تقسیم شیرینی

واضح ہو کہ فتاوی عالمگیریہ کی پانچوین جلد باب الزینۃ مین لکھا ہے وَنَحْوُ ذٰلِكَ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّبْسُطَ
فِیْ بَيْتِهٖ مَا شَاءَ مِنَ الثِّيَابِ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ الصُّوْفِ وَالْقُطْنِ الْمَصْبُوْغَةِ وَغَيْرِهَا وَالْمُنَقَّشَةِ وَغَيْرِهَا

یعنی جائز ہے آدمی کو کہ پہناوے اپنے گھر مین جو چاہے کپڑے پشمینہ کے یا روئی کے رنگین ہون
یا غیر رنگین اور نقشدار ہون یا سادہ - اور یہہ ظاہر ہے کہ خوشی کے موقع مین اظہار زینت کا کیاجاتا ہے
اورحضرت کی پیدائش کے ذکر سننے سے زیادہ مسلمان کو کیا خوشی ہوگی کہ وہی مسلمانونکے سردار
اور حبیب کردگار ہین اسواسطے عمدہ فرش اور روشنی اور خوشبو کا حسب مقدور اہتمام اور انتظام
اس ذکر شریف مین کرنا موجب ثواب ہے کہ اِسمین اس شخص کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی عظمت پائی جاتی ہے اور اعمال کی مقبولیت نیات سے ہے چنانچہ محدث امام نووی رح
شارح صحیح مسلم کے استاد ابوشامہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے مَا یُفْعَلُ فِی الْیَوْمِ الْمُوَافِقِ لِیَوْمِ
مَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَاِظْہَارِ الزِّیْنَۃِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِکَ
مَعَ مَا فِیْہِ مِنَ الْاِحْسَانِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِیْمِہٖ فِیْ قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِکَ وَ
شُکْرًا لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَنَّ بِہٖ مِنْ اِیْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - یعنی تاریخ ولادت آنحضرت
صلعم مین صدقات اور زیبائش اور اظہار زینت اور خوشی سے جو کچھہ کیاجاتا ہے پس یہہ کام باوجود
اِسکے فی نفسہٖ مستحسن اور مستحب ہونیکے اس بات کا نشان ہے کہ اسکے کرنے والے کے دلمین
آنحضرت صلعم کی محبت و تعظیم ہے اور خدا کے شکر ادا کرنے پر بھی مشعر ہے کہ اس زینت کرنے
والے نے خدا کی اس نعمت عظمیٰ کا کہ اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کرنے
سے ہمپر بڑا احسان کیا ہے شکر ادا کیا ہے - غرض اِسمین محبت اور عظمت جناب رسالت پناہی
ہے اور شکر نعمت نامتناہی حضرت الٰہی - اور جوکہ اصل اشیا مین اباحت ہے تو بلا دلیل حرمت کے
حرام اور ناجائز کہنا ممنوع ہے پس روشنی اور آرایش فرش اور خوشبو کا مال حلال سے کرنا مباح ہے
اور بہ نیت محبت و عظمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم موجب ثواب اور مستحب ہے کہ محبت نبوی مین مال
اور جان کا قربان کرنا عین دین اور ایمان ہے اسکا منکر محبت نبوی علیہ السلام سے محروم ہے.
اور یہہ کہنا کہ اسمین اسراف و فضول خرچ کرنا ہے اور اسراف جائز نہین - غلط ہے کیونکہ جب ہم
کہہ چکے ہین کہ بہ نیت محبت نبوی علیہ السلام یہہ کام موجب ثواب اور باعث رضامندی خدا و رسول ہے

تو اسکو فضول کہنا ایسا کام ہے جو خود تو فضول ہے کیا حدیث میں نہیں آیا کہ ایک مرتبہ حضرت
بخوشی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے حضرت ابوبکر صدیق نے اپنا کل مال اور اسباب حتی کہ
بدن کے کپڑے تک خدا کیواسطے دیدیئے کیا یہ کام انکا فضول کہا جا سکتا (ہرگز نہیں) الغرض اسراف کا الزام بجا
نہیں ہر شخص کا خرچ اوسکی حال کی مطابق جداگانہ طور پر ہے کسیکو دس روپیہ کا خرچ بھی مشکل ہے اور کسیکو سو روپیہ بلکہ
ہزار تک صرف کرنا دشوار نہیں تو مطلقاً یہ کہدینا کہ روشنی اور فرش وغیرہ کا تکلف اسراف ہے درست نہیں
ہاں اگر میسر نہیں ہے تو قرض لیکر یہ سامان کرنا بیشک درست نہیں ہے اور ناجائز مال کی تو ظاہر ہے کہ ہرگز جائز نہیں ہے
اور اگر تھوڑا تھوڑا جمع کر کر کے کر سکتے ہیں تو بلاشک سبکے لئے درست اور موجب ثواب ہے افسوس ہے کہ یہ منع کرنیوالے صدہا
فضول خرچیوں کو اپنی واسطے جائز رکھتے ہیں کہ جیسے موٹے کپڑے اور سادہ روشنی اونکی باپ دادا رکھتے تھے
اب اونکی نسبت کسقدر اسراف کرتے ہیں مثلاً پہلے انکے گھروں میں چراغدان ڈیوٹ کا تھا جو دو آنہ کو آتا تھا
اب اسکی جگہ لیمپ وغیرہ بیت روشن میں اور لباس و خوراک میں طرح طرح کی پر تکلف سامان موجود ہیں اور گہروں کی
تعمیر میں ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہیں کیا یہ اسراف نہیں ہے اور میلاد شریف میں روشنی کا زیادہ کرنا اسراف ہے
حافظ حمزہ اسیواسطے کہتا ہے سہ حیرتے دارم ز دانایان مجلس باز پرس * توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند
دوسروں کو قناعت کرنا اور اسراف سے بچنا بتاتے ہیں اور خود پچاس چالیس روپیہ کی تنخواہ سے کم پر حدیث اور فقہ
اور تفسیر قرآن پڑھانے کی نوکری مدارس عربی میں نہ کریں جہاں خیرات کا روپیہ جمع ہوتا ہے
بہلا اسکا ثبوت قرآن و حدیث اور قرون ثلثہ سے دیسکتے ہیں (ہرگز نہیں) اگر کم تنخواہ لیکر کم
خرچ کر کے قناعت کرتے تو کیا خود انکے واسطے اس اسراف سے بچنے میں ثواب نہوتا۔ مگر انکو
اپنے نفس سے زیادہ اسراف میلاد شریف پر نظر ہے اور دوسروں کو
وعظ سنانا زیادہ مد نظر ہے پس ایسے ہی واعظوں کے حق میں اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۔ اور شیرینی کا بعد میں
تقسیم کرنا درست ہے اور بہ نیت مذکور موجب ثواب ہے —
مولانا سلامت اللہ صاحب محدث کانپوری رحمۃ اللہ علیہ

شاگرد رشید حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی ہو کے لے اپنی کتاب مسئلے پہ شہاج
میں تحریر فرماتے ہیں۔ و حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ در جواب
سائلی کہ استفسار از مجلس محرم و مرثیہ خوانی نمودہ افادہ فرمودہ کہ در تمام سال دو مجلس در خانۂ فقیر
منعقد میشود اول کہ روز عاشورہ یا یک دو روز پیش ازین قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ
قریب ہزار کس و زیادہ ازان فراہم می آیند و درود می خوانند۔ بعد ازان کہ فقیر می آید و می نشیند
و ذکر فضائل حسنین رضی اللہ عنہما کہ در حدیث شریف وارد شدہ در بیان می آید و درین
ضمن بعض مرثیہا کہ از جن و پری حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شنیدند نیز مذکور می شود۔ الے
و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیت خواندہ بر ما حضر فاتحہ نمودہ می آید الے و باقی ماند مجلس مولود
شریف پس حالش اینست کہ بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول ہمین کہ مردم موافق معمول سابق
فراہم شدند و در خواندن درود شریف مشغول گشتند فقیر می آید اولاً بعضی از احادیث فضائل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مذکور می شود بعد ازان ذکر ولادت باسعادت و نبذے از حال
رضاع و حلیہ شریف و بعضی از آثار کہ درین اوان بظہور آمد بعرض بیان می آید پس
بر ما حضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم بحاضران مجلس میشود انتہیٰ کلامہٗ —
اب مخالفین کو زیبا نہیں ہے کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ
کے فعل کی بھی مخالفت کریں کہ اس عبارت مذکور سے تعیین یوم اور تقسیم شیرینی اور فاتحہ
اور پنج آیت کا پڑھنا بخوبی ثابت ہو گیا ہے اور حضرت شاہ صاحب ممدوح کا استاذہ جناب مولوی
رشید احمد صاحب گنگوہی سے ہونا سبکو معلوم ہے اور انکا کامل محدث اور متبع سنت ہونا ب
ہر ظاہر۔ تو اگر فاتحہ اور پنج آیت کا پڑھنا اور شیرینی کا بعد مولود شریف کے تقسیم کرنا بدعت
ضلالہ ہوتا تو وہ کیون کرتے غرض ان باتوں کا ثبوت خود انکے تسلیم کئے ہوئے بلکہ تمام جہان
کے مسلّم استاد مستند عالم فاضل اور محدث کا مل سے ہو گیا ہے۔ افسوس کہ ایسے بڑے کاملوں کا
جو معمول ہو اسکو بھی بدعت کہیں اور باوجود اسکے فضل کمال اور زعم عدیم المثال ہونے کے اقسام

بدعت سے بھی آجتک ناواقف ہین۔ سچ ہے ہرسے آنکس کہ ندانند و بداند کہ بداند۔ در جہل مرکب ابدُ الدّھر بماند۔ اسی ناواقفی سے فوراً کہہ اُٹھتے ہین کُلّ بدعۃ ضلالۃ و کُلّ ضلالۃ فی النار اور یہ نہین جانتے کہ محققین نے قول کُلّ بدعۃ کو عام مخصوص البعض کہا ہے چنانچہ نووی شارح صحیح مسلم نے یہہ کہا ہے عبارت اسکی یہہ ہے قولہ صلی اللہ علیہ وسلم کُلّ بدعۃ ضلالۃ عامٌ مخصوص البعض
اور حضرت عمر بن الخطاب امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا جماعت تراویح رمضان شریف کی نسبت نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ یعنی اچھی بدعت ہے فرمانا اسپر مشعر ہے کہ اگر حسب قول ان مخالفین کے ہر بدعت گمراہی ہے تو یہہ اچھی بدعت کہنا کسطرح صحیح ہوگا اور اگر وہ بدعت ہی نہین ہے تو بدعت کیون کہا۔ غرض معلوم ہوا کہ ہر بدعت کا گمراہی کہنا خود گمراہی ہے ورنہ صاحب خلافت راشدہ کے قول مین نعوذ باللہ کلام کرنا لازم آویگا اور لازم باطل ہے تو اسکا ملزوم یعنی یہ قول کہ ہر بدعت گمراہی ہے درست نہین اور رشد و ہدایت کے خلاف ہے کہ بطلان لازم بطلان ملزوم پر دال ہے جیسا کہ اہل فہم پر ظاہر ہے۔ ف۔ واضح ہو کہ علمائے کاملین نے صاف لکھدیا ہے کہ بدعت کی دو قسمین ہین ایک بدعت حسنہ اور دوسری بدعت سیئہ اور نیز علمانے بدعت کی پانچ قسمین لکھی ہین جنمین ایک بدعت واجب ہے جیسے علم نحو اور علم اصول اور علم کلام کا پڑھنا اور مخالفین اسلام کیلئے اعتراضات کے رد کرنیکے دلائل جمع کرنا اسی قسم سے ہے دوسری قسم بدعت کی حرام ہے جیسے مذہب خوارج اور معتزلہ وغیرہ کا تیسری بدعت مندوبہ یعنی مستحب ہے جیسے بنانا سراؤن اور مدرسونکا چوتھی مکروہ ہے جیسے مسجدونکا طلائی کام سے منقش کرنا بعض کے نزدیک پانچوین قسم مباح ہے جیسے بعد صبح کے مصافحہ کرنا امام شافعی رح کے نزدیک اور لذت دار کھانون اور مکانات کی وسعت۔

الحاصل

کلیت قول کل بدعۃ ضلالۃ سے اگر ہر نوع بدعت کا شمول مخالفین کی مراد ہے خواہ بدعت حسنہ ہو یا سیئہ تو بدلائل مذکورہ سابق باطل ہے اور اگر خاص بدعت سیئہ کا

شمول اپنی افراد کیواسطے مقصود ہے تو مسلم ہے مگر میلاد شریف کی مجلس ہیئت کذائی اور شیرینی اور قیام کا التزام اسمین داخل نہین ہے چنانچہ قیام کا ثبوت آگے آتا ہے اور باقی چیزونکا ہو چکا ہے اسلئے مخالفین مجلس میلاد ہیئت کذائی اور منکران قیام کا اس حدیث کو نقلکرنا معتقدان مجلس میلاد نبی علیہ السلام اور قیام کرنیوالونکے مقابل مین پیش کرنا اور بدعتی اور گمراہ اور ناری بنانا خود ناری بننا ہے کہ جو محض اخلاص اور محبت اور تعظیم نبوی صلعم سے یہہ محفل اور قیام کرتے ہین انکو یہہ مخالفین ذلیل اور بدین بناتے ہین اور وہ سب اوس آقائے نامدار دو جہان کے سردار فخر الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم ہین تو بحکم قول ضَرْبُ الْخَادِمِ اِهَانَةُ الْمَوْلٰی ۔ اس تذلیل خادمین سے اہانت اوس آقائے نامدار کی ہوگی۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ

تنبیہ ۔ مسلمانونکو کسی مخالف کے بہکانے سے کبھی ناشائستہ لفظ مولود پڑہنے والون کی نسبت نکہنا چاہئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مداح حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خود تو قیر فرمائی ہے تو جو اس ذکر پاک کا کرنیوالے اور مدح خوان ہین وہ حضرت حسان صحابی رضی اللہ عنہ کا ہی فعل کرتے ہین جسکو حضرت نے پسند فرمایا ہے اور مولود اور قیام کر کرنیوالے بڑے بڑے کاملین علما اور صلحا اور پیشوایان اہل اسلام ہین تو انکا برا کہنا کسطرح درست ہوگا اور مسلمان کا برا کہنا فسق ہے کہ عقائد کا مسئلہ ہے سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ یعنی مسلمانکا برا کہنا فاسق ہوتا ہے اور خود ان مخالفین کے پیشوا اور پیر و مرشد جناب حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالے محفل میلاد شریف کی اور قیام کرتے ہین تو انکے نزدیک نعوذ باللہ وہ بھی گمراہ ہونگے مگر یہہ عجیب ہوگا کہ پیر گمراہ اور بدعتی ہون اور مرید اونکے متبع سنت اور ہدایت پر ہین بلکہ پیر کے گمراہ ہونے سے مریدونکا گمراہ ہونا پہلے لازم آتا ہے۔ اسواسطے ہم کہتے ہین کہ برا کہنے سے باز آنا چاہئے اور مولود شریف کے کرنیوالون اور پڑہنے والون کو کہ جو قیام کے کرتا اور پڑہتے ہین بد الفاظ مثل گمراہ اور بدین اور شیطان وغیرہ سے یاد نہ کرنا چاہئے۔ ع یہہ ہے گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنو ۔ اور یہہ اعتراض کہ مولود شریف کے بعد شیرینی تقسیم کرتے ہین اور وعظ کے بعد نہین کہتے بیجا ہے

کیونکہ وعظ کے بعد ہی شیرینی کا تقسیم کرنا منع نہین ہے مگر اس کا دستور پایا نہین گیا
اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رح کا قول اور عمل پیشتر مذکور ہو چکا ہے
کہ وہ مجلس میلاد شریف کے بعد خود شیرینی تقسیم کراتے تھے اور وعظ مین اونکے ہی
شیرینی کا تقسیم ہونا نہین سنا گیا تو جب شاہ صاحب جیسے کامل ظاہر و باطن کے وعظ
کے بعد شیرینی تقسیم نہوئی ان واعظونکو کون پوچھتا ہے۔ اور اسکی وجہ عقلی اور نقلی بھی
سو چونہے۔ عقلی وجہ یہہ ہے کہ میلاد شریف کی ذکر مبارک کا مرتبہ وعظ سے مقدم ہے اسواسطے کہ
خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وعظ فرمانا اور لوگونکا ہدایت کرنا آپکی پیدایش کے
بعد ہے اور برکات وقت پیدایش کا درجہ برکات وعظ سے اعلی اور افضل ہے کیونکہ
وہ اصل ہے اور یہہ فرع۔ اور اصل کا تقدم فرع پر ظاہر باہر ہے اور یہہ پیدایش حضور
موجب غایت سرور ہے چنانچہ اسیوجہ سے جس سال مین آپکی والدہ شریفہ حاملہ ہوئین اُسکا نام
سنۃ الفتح والابتہاج ہوا پس خوشی کے اظہار مین شیرینی کا تقسیم کرنا مناسب ہے اور وعظ
مین نماز و روزہ وغیرہ کے احکام سنا کر غافلون کیواسطے آتش دوزخ کی خبر سنائی
جاتی ہے اور مستعد لوگونکو بہشت کی خوشخبری دیتے ہین مگر اسمین بھی خوف رہتا ہے کہ دیکھئے
خاتمہ کیسا ہو اسواسطے وعظ مین شیرینی تقسیم نہین ہوتی کہ وہ مقام خوف ہے نہ مقام خوشی۔
اور وجہ نقلی یہہ ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رح نے کتاب ماثبت من السنہ مین لکھا ہے
وَمِنْ خَوَاصِّهٖ اَمَانٌ فِیْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ
امْرَءً اتَّخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةً
عَلٰى مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَعِنَادٌ۔ یعنی خواص میلاد شریف
سے ہے۔ کہ جو کوئی یہہ محفل میلاد شریف کی کراتا ہے اور بیٹھتا ہے
اسکو امن تمام سال مین کہ جس سال مین یہہ محفل میلاد شریف
ہو گی تمام آفات ارضی و سماوی سے امن رہتا ہے

امن رہتا ہے اور یہ اسکی واسطے مراد حاصل ہونی اور مطالب دلی کے ملنیکے بشارت عاجل ہے پس اللہ تعالیٰ
اوس پر رحم فرماوے اور اپنی مہربانی رکہے جو آپکی پیدایش کی راتون کو عید بنائے یعنی آپکی ولادت شریفہ کا ذکر
پڑہے اور پڑہوائے اور خوشی کرے تاکہ یہہ محفل مولود کا کثرت سے کرنا اوس شخص پر زیادہ صدمہ ہوا اور رنج
ہو جس کے دلمین ناقص اعتقاد کا مرض اور دین سے عناد ہے ف واضح ہو کہ یہہ اخیر فقرہ مخالفان
اسلام یعنی یہود و نصاری کی نسبت ہے کہ وہ آپسا اور آپکے فضائل سے جلتے ہین مگر افسوس ہے کہ اس چودہوین
صدی مین بعض مسلمان نام ہی اس محفل کی کثرت اور آپکے واسطے قیام کے کرنیسے ناخوش ہوتی ہین -
ایسے شخصون کے حال سے خوف کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی لازم ہے کہ ایسی صحبت سے بچاوے
اور انکو بھی اس مرض بدعقیدگی سے شفا بخشے کہ جابکہ بیہودہ الفاظ اس پاک مجلس کی نسبت نہ کہا کرین اور
اسی سے وجہ تقسیم شیرینی کی ذکر میلاد کے بعد معلوم ہوگئی کہ عیدین مین شیرینی کا تقسیم کرنا معمول ہی اور مولود پڑھنے والون
اور اس محفل کے کرنیوالونکو اس کی خوشی مثل عید کے بلکہ اس سے زیادہ ہے تو وہ ضرور شیرینی کے مستحق ہوئے
نہ جلنے والے اسیواسطے کہا ہے (حلوا خوردن را روئے باید) ہمارے توجہ فرما مکرم جناب مولوی
محمد عبد السمیع صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس باب مین خوب فرمایا ہے ے سب مین تعظیم اگر شہائی ہوئی ÷ تم کہو اس مین
کیا برائی ہوئی ÷ کرتے ہین یون روایت اہل تمیز ÷ رکہتا مومن ہے دوست شیرین چیز ÷ وہ نبی جو خدا کی ہین محبوب
شہد و شیرینی انکو تہی مرغوب ÷ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوشبو کو پسند فرمانا ہر مسلمان اہل اخلاص
کو معلوم ہے تو گلاب کا چہڑکنا اور عطر کا تقسیم کرنا ایسی محفل مقدس مین بہت مناسب اور موجب اجر عظیم ہے
کہ اسمین تعظیم و محبت نبی کریم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین
الی یوم الدین ونفعنا اللہ لنا ببرکتہ آمین ÷

ثبوت قیام تعظیمی

واضح ہو کہ اصل اختلاف مطلق قیام تعظیمی مین ہے کہ مانعین قیام ہذا مطلقاً منع کرتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ قیام
نماز کا رکن مثل سجدہ کے ہے پس جسطرح سجدہ غیر خدا کی واسطے جائز نہین قیام تعظیمی بھی جائز نہین اور خاص قیام
ولادت شریفہ مین جو تعجب کرتے ہین کہ حضرت وہان موجود نہین ہوتے تو قیام کس کیواسطے ہی یہہ صرف عوام

دہوکا دینے کو ہے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کی موجودگی کے زمانہ مین ہی حضرت کے سامنے صحابہ قیام
نہین کرتے تہے کہ حضرت کو یہ پسند نہ تہا لیس قیام تعظیمی مانعین قیام کے نزدیک مطلقا ممنوع ہے خواہ حضرت کے
واسطے ہو یا اوستاد یا پیر یا کسی اور بزرگ کیواسطے اور خواہ سامنے ہو یا غیبت مین اور ہم یعنی قائلین قیام
تعظیمی اسکو جائز بلکہ مستحب کہتے ہین اور ممانعت کی دلیل قرآن ۔ حدیث ۔ فقہ ۔ کہین سے نہین
پاتے یہہ تحریر محل نزاع ہے اور قیام خاص وقت ذکر ولادت شریف کا اختلاف فرع اسی اختلاف کی ہے
ہان اسمین مانعین قیام کا اعتراض جدید ہے کہ قیام کس کیواسطے ہے اور یہہ قیام خاص وقت مذکور کا ثابت
نہین تو بدعت ضلالة ہے اور کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار ہے اسکے
سوا اور بہی بعض اعتراضات ہین جنکے جوابات شافی وکافی آگے مذکور ہونگے ۔ اب ہم اپنے دعوے
ثبوت قیام تعظیمی کی دلیل لکہتے ہین (۱) حدیث ابو سعید خدریؓ کی مشکوٰة شریف کی باب القیام
مین موجود ہے جسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فیض بنیاد ۔ قوموا الی سیدکم
سعد بن معاذ صحابیؓ کے واسطے تعظیما کہڑے ہونیکا صراحةً مذکور ہے کہ اپنے انصار کو جنکے وہ سردار تہے فرمایا کہ اپنے
سردار کے واسطے کہڑے ہو جاؤ یہہ نہ کہ انکے وقت آپ نے فرمایا تہا اور وہ سردار ایک قوم کے تہے تو جو دو جہان کے
سردار ہون انکے واسطے کہڑا ہونا کسطرح جائز نہوگا اور منکرین قیام کا یہہ کہنا کہ یہہ حکم قوموا الی سیدکم
سعد بن معاذؓ کی سواری سے اوتارنیکیواسطے تہا کیونکہ انکے پیر مین بوجہ زخم کے تکلیف تہی ضعیف ہے کیونکہ جمہور
محدثین نے اس سے ثبوت قیام تعظیمی پر استدلال کیا ہے چنانچہ صاحب مجمع البحار نے جو کہ سب علما کے نزدیک معتبر ہے لکہا ہے
واحتج به الجمهور لاستحباب القيام تعظيما یعنی جمہور محدثین اور علماء دین نے اس قول
قوموا الی سیدکم سے قیام تعظیمی کے مستحب ہونے پر استدلال کیا ہے اور حجت پکڑی ہے پس بعض کا
قول مقابلہ جمہور کے ضعیف اور غیر معتبر ہے اور صاحب مرقاة نے جو مانعین قیام کیطرف سے یہہ اعتراض نقل کیا ہے
کہ اس صورت مین قوموا لسیدکم بحرف لام ہونا چاہئے نہ بحرف الی ۔ اسکا جواب یہہ ہے
کہ اجانت نزول کی معنی لینے پر بہی حرف الی فعل قوموا کا صلہ نہین ہو سکتا ہے بلکہ فعل الی قوموا
محذوف ماننا ضرور ہوگا تو جسطرح فعل مذکور کو کہ کلمہ مستقل ہے محذوف مانتے ہین متعلق فعل قوموا یعنی لسیدکم

کو ہی محذوف مان لین کہ اصل عبارت ہذا یہ ہے قُومُوا لِسَیِّدِکُم وَاذھَبُوا اِلَیہِ۔
اور حذف والیصال اور اظہار موضع اضمار کلام عرب مین کثیر الاستعمال ہے پس اگر تعظیم اور
اعانت نزول دونون مقصود ہون تو کیا چیز مانع ہے بلکہ عین مقتضائے لفظ سیدکم ہے
اور آپکا الی سیدکم فرمانا اور الی سعد نفرمانا اسپر صریح دلیل ہے کہ حکم قیام کی علت
سیادت ہے اور آنحضرت صلعم مین اس وصف سیادت کا پایا جانا اعلی طور سے اظہر
من الشمس ہے تو اس حکم سے قیام تعظیمی کرنا آپکے واسطے ہمیں لازم بطریق اولی ثابت
ہوا اور اگر واجب نہین تو اس قیام کے مستحب ہونے مین تو ہرگز کلام نکرنا چاہیے کہ جیسے
احکام عبارۃ النص سے ثابت ہین ماشارۃ النص اور دلالۃ النص سے بھی ثابت ہین (۲) کتاب تحفہ
اثنا عشریہ مین بمقام بیان کید ہشتاد و دوم جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث
دہلوی رح ایک روایت لکھتے ہین جسکو وہ معتبر جانکے نزدیک فرمارہے ہین وہ یہ ہے
لَمَّا دَخَلَ اَبُو حَنِیفَۃَ المَدِینَۃَ زَارَ قَبرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَتٰی دَارَ الصَّادِقِ
فَجَلَسَ یَنتَظِرُ خُرُوجَہٗ فَخَرَجَ ابنُہٗ مُوسٰی وَھُوَ صَغِیرٌ فَقَامَ وَوَقَّرَہٗ۔ یعنی جب داخل ہوئے
امام ابو حنیفہ رح مدینہ مین زیارت کی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آئے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی مکان پر
پس بیٹھے اونکے انتظار مین پس نکلے اونکے بیٹے موسی اور وہ صغیر عمر تہے تو کہڑے ہوگئے
امام اعظم ابو حنیفہ رح اونکو دیکھکر اور اونکی تعظیم اور توقیر کی۔ اس روایت صحیح سے امام اعظم رحمہ اللہ علیہ
کا تعظیما قیام کرنا ثابت ہوا اور فعل امام کی سند اونکے قول سے زیادہ اور قول کو مستلزم ہے
اسلئے کہ مجتہد کا قول اوس پر واجب العمل ہے تو یہ حجت اونکے قول اور فعل دونون سے ہے (۳)
فتاوی عالمگیریہ کی جلد خامس بیان متفرقات مین ہے قَد قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللہُ عَنہُ لِابنِہٖ الحَسَنِ
قُم بَینَ یَدَی مَولَاکَ یَعنِی اُستَاذَہٗ یعنی حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب
نے اپنے بیٹے حسن کو فرمایا کہ کہڑے ہو اپنے مولا یعنی استاد کے سامنے اس استاد کیواسطے قیام تعظیمی کرنا
ثابت ہے (۴) اسی کتاب فتاوی عالمگیریہ کی اسی جلد کی صفحہ ۱۳۱ مین ہے یَجُوزُ الخِدمَۃُ بِالقِیَامِ وَلَا یَجُوزُ التَّعبُّدُ لِلّٰہِ

نہی جائز ہے خدمت کسیکی کہڑے ہوکر اور نہین جائز ہے سجدہ غیر خدا کی واسطے اس روایت

معتبر سے معلوم ہوگیا کہ قیام کو سجدہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے (۵) پانچوین درمختار میں

ہے یندب القیام تعظیما للقادم یعنی مستحب ہے قیام آنیوالیکے واسطے اور طحطاوی

و دیگر کتب فقہ مین بہی ایسا ہی لکھا ہے کہ قیام تعظیمی ممنوع نہین ہے اور جب مطلق قیام تعظیمی ثابت ہوگیا

و قیام خاص وقت ذکر ولادت شریف کا بدعت مذمومہ کہنا ہرگز صحیح نہوگا کہ بدعت مذمومہ و بدعت سیئہ وہ ہے

جو سنت کی مخالف ہو اور اوسکی کچھہ اصل نہو اور مطلق بدعت کا بدعت ضلالہ اور بدعت مذمومہ کہنا غلط ہے

اسلئے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا جماعت تراویح کو نعمت البدعۃ کہنا اسکے

برخلاف ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

یعنی میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین انمین سے جسکا تم اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے تو حضرت عمر

جیسے صحابی کا یہ فرمانا جو خلفائے راشدین میں سے ہیں کہ یہ بدعت بدعت حسنہ اور فعل ہدایت ہونیکی واضح دلیل ہے

اور کل بدعۃ ضلالۃ اور بایہم اقتدیتم اہتدیتم مین منافات ہوگی اور محققین

نے کلیۂ کل بدعۃ ضلالۃ کو اسیواسطے عام مخصوص البعض کہا ہے اور بدعت کی پانچ قسمین لکہی ہین

جن میں ایک فرض اور ایک واجب اور ایک مستحب ہے جیسے بناء مدارس ہیئت کذائی اور تالیف

کتب علم کلام و مناظرین وغیرہ - الحاصل یہ قیام وقت ذکر ولادت شریف کا علماء کاملین و

محدثین و فقہائے حرمین شریفین و مصر و یمن وغیرہ جملہ بلاد عرب اور اکثر بلاد ہندوستان و فارس

نے بدعت حسنہ و مستحب جانا ہے چنانچہ مفتی مکہ معظمہ شیخ عبداللہ سراج حنفی نے اپنے فتوے میں لکھا ہے

اما القیام اذا جاء ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم عند قراءۃ المولد

الشریف فقد توارثہ الائمۃ الاعلام واقرہ الائمۃ والحکام من غیر

نکیر منکر ولا رد راد ولہذا کان مستحسنا ویکفی فیہ اثر

عبد اللہ بن مسعود رضی ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن

یعنی قیام وقت ذکر ولادت آنحضرت صلعم کو مولود شریف کے پڑھنے مین بیشک نامدار اور مشہور علماء نے

اور پیشوایان دین اور حاکمان اسلام سے برابر جاری اور قایم رہا ہے کسی نے اسکا انکار اور
اسکو رد نہین کیا اور اسی اتفاق جمہور علمائے دین کی وجہ سے یہہ مستحب ہوا اور کافی ہے اسکے ثبوت مین
روایت عبد اللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ کی کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جس چیز کو جمہور مسلمان اچھا سمجہین وہ
وہ خدائے تعالی کے نزدیک اچھی چیز ہے اور مراد مسلمانون سے علمائے دین ہین کیونکہ دین مین اچھا برا
سمجہنا اہل علم ہی کا کام ہے عوام کا کام نہین اور دوسری حدیث اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ بہی
اسکے مؤید ہے کہ جب علمائے دین مین اکثر کا اتفاق ہو اوسکا کرنا چاہئے نہ قول بعض مخالف جمہور کو عمل مین
لانا۔ کیونکہ بعد قول اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ کے مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ ہے
یعنی تم گروہ اعظم کی تابعداری کرو اور جو اوسکے مخالف ہوگا یعنی اجماع او اتفاق علمائے دین کے خلاف کرے
یا کریگا وہ دوزخ مین ہوگا اسلئے مخالف قول و فعل جمہور علما ہی کی ممنوع اور بعض کا قول بمقابلہ جمہور کے غیر معتبر ہے
اور شیخ الاسلام حافظ تقی الدین ابو الحسن سبکی رحمۃ اللہ علیہ جیسے علامہ زمان کا مع قضاۃ و اعیان امت کے
مجلس میلاد مین خاص وقت ذکر ولادت شریف مین کہڑا ہونا اور اوس وقت مین برکت کا ظاہر ہونا اسکے مستحسن
اور مقبول خدا و رسول ہونیکی دلیل واضح ہے جیسا کہ اونکی بیٹے شیخ الاسلام ابو نصر نے اپنے ترجمہ
طبقات کبری مین لکہا ہے۔ اور بعض علما نے جو اوسکو بدعت اور لَا اَصْلَ لَهُ لکہا ہے اوسکے معنے یہی
ہین کہ صراحۃً خاص اس وقت کا قیام قرآن و حدیث اور قرون ثلثہ مین کسیکے فعل سے پایا نہین جاتا
سوا ایسے امور بہت ہین جو علمائے متاخرین نے بوجہ ضرورت لاحقہ کے جاری کئے اور حاکمان وقت
اور تمام اہل اسلام نے اونکو قبول کیا ہے اور کسی نے اونکو گمراہی کا کام نہین سمجہا اور سب کا اتفاق اوسکے مستحسن
ہونیکی دلیل بوجہ اوسی حدیث مَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ کے
ہوئی مثال اونکی جیسے تالیف کتب علم کلام متاخرین کا ہونا اور قرآن و حدیث کا ترجمہ فارسی و اردو زبان
مین ہونا۔ اور کتب تفاسیر و فقہ اور صرف و نحو اور معانی و بیان وغیرہ کا ایجاد ہونا اور قرآن پر اعراب
لگانا وغیرہ بہت ہین پس ان بدعات کو مستحسن اور موجب ہدایت جاننا اور خاص بدعت قیام ہذا کو ہی
ممنوع اور حرام اور بدعت ضلالہ قرار دینا ترجیح بلا مرجح اور سخت بے انصافی ہے کہ اگر یہہ بدعات مطلقاً موجب

کل بدعة ضلالة کے ممنوع ہین اور انمین مشغول ہونا گمراہی اور ناری بننا ہے تو کتب عقائد مروجہ حال کو جنہین علماے مانعین قیام پڑھتے ہین اور پڑھاتے ہین موقوف کرنا۔ اور اونکے پڑھنے پڑھانیوالونکو گمراہ اور بدعتی اور ناری کہنا خود مانعین قیام کو واجب ہے اور قرآن کی اعرابات کا علحدہ کرنا ضرور اور ان مدارس عربیہ ہیئت کذائی کے بنے ہوئے مین جسکا ثبوت قرآن و حدیث و قرون ثلثہ مین کہین نہین اور ہلا اصل ہے بیٹھنا اور پڑھنا پڑھانا اور ایسی بدعت کی کتابون کی پڑہانیکی تنخواہ لینا اور اوس سے معاش اپنی اور اپنی اہل و عیال کی حاصل کرنا سب کو حرام کہنا اور ترک کرنا واجبات سے ہے ورنہ وہی اشعار حافظ علیہ الرحمہ کے مانعین قیام ہذا پر صادق آوینگے۔ واعظان کین جلوہ در محراب و منبر میکنند ٭ چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند ٭ حیرتے دارم ز دانایان مجلس باز پرس ٭ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند ٭ قرآن مین اللہ فرماتا ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اور رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ مؤلفہ جناب زبدة العارفین عمدة الکاملین حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ مسلمہ مین مسئلہ میلاد شریف اور قیام کی متعلق یہہ عبارت موجود ہے اسمین تو کسیکو کلام ہی نہین ہے کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم موجب خیرات و برکات دنیوی و اخروی ہے صرف کلام بعض تعینات و تخصیصات و تقییدات مین ہے جسمین بڑا امر قیام ہے بعض علما ان امور کو منع کرتے ہین لقولہ علیہ السلام کل بدعة ضلالة اور اکثر علما اجازت دیتے ہین لاطلاق دلائل فضیلة الذکر اور یہہ معلوم ہے کہ حاجی صاحب مانعین قیام ہذا کی پیر بلکہ پیر کے پیر ہین کیونکہ جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وہ پیر ہین اور انکے یہہ مرید ہین تو اب حاجی صاحب کے فرمانیکا تو یقین کرنا چاہیے کہ اکثر علما کا اجازت دینا اس قیام کیواسطے اور بعض کا منع کرنا اس سے تحریر فرما رہے ہین اور اکثر کے مقابلہ مین بعض کا قول غیر معتبر ہونا ظاہر ہے۔ اور یہہ کہنا کہ حاجی صاحب اس عمل و قول مین مصلحت وقت پر نظر رکھتے ہین اور اہل عرب کی خلاف کرنے سے ڈرکر اصل مسئلہ کی خلاف لکھتے ہین محض غلط ہے کہ یہہ اون بیچارون پر تہمت رکھنا اور اون کیلئے تقیہ کا ثابت کرنا ہے جو ایسے کامل وقت کی شان سے بعید ہے اور مریدونکو اپنے پیر کی نسبت ایسا کہنا مرید بننا ہے۔ اب ہم مانعین

اب ہم مانعین قیام کے دلائل منع قیام بیان کر کے ایک ایک کا جواب علیحدہ علیحدہ لکھتے ہیں۔ (۱) حدیث كَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ یعنی صحابہ حضرت آنحضرت صلعم کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے اسواسطے کہ وہ جانتے تھے آپکا اسکو مکروہ سمجھنا یہ ترمذی کی روایت ہے (۲) قیام نماز کا رکن مثل سجدہ کے ہے اور سجدہ غیر خدا کو حرام ہے تو اسیطرح قیام تعظیمی بھی غیر خدا کیواسطے حرام اور ممنوع ہے (۳) قیام تعظیمی جیسے غیر خدا کیواسطے ہوتا قرآن و حدیث اور قرون ثلثہ میں کسی سے نہیں پایا گیا اسواسطے بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ **جواب دلیل اول** اس حدیث مستدل مانعین کے معارض حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی پیشتر مذکور ہو چکی ہے جسمیں خود قول جناب رسالتمآب صلعم کا وارد ہے اپکا سعد بن معاذ کیواسطے کھڑے ہونیکا اور اکثر بلکہ جمہور علما کا اوس سے قیام تعظیمی کے استحباب پر استدلال کرنا بیان ہو چکا ہے اب غور کا مقام ہے کہ اسبات میں دونوں حدیثوں میں سے کسکو ترجیح ہے۔ سو ترجیح حدیث ثبوت قیام کو ہے اور اس سے ہمارا استدلال کرنا قوی ہے کیونکہ اسمیں ارشاد آنحضرت صلعم کا صریح موجود ہے اور اوسمیں صرف فعل صحابہ کی سند اور روایت ہے علم میں بہ نسبت حضرت کے مکروہ سمجھنے قیام کی بحث ہے اور وہ بھی مجمل ہے کہ یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً قیام تعظیمی نہ کرتے تھے یا بار بار کھڑے ہونیکی نفی ہے یعنی ہر مرتبہ حضرت کے آنیپر بار بار نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ صرف ایکبار کھڑا ہونا بالتعظیم کیواسطے کافی جانتے تھے اور اسکا یعنی کھڑے ہونیکا اس قسم کا تکلف جانکر آنحضرت صلعم ناپسند فرماتے تھے۔ اسواسطے بوجہ دو احتمال ہونیکے حدیث مستدل مانعین سے منع مطلق قیام تعظیمی پر استدلال ناقص ہے۔ اور نیز مؤید اسکے حدیث ابو ہریرہ کی ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ یعنی ابو ہریرہ صحابی رض روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلعم ہمارے پاس مسجد میں بیٹھتے تھے اور ہمکو حدیث سناتے تھے پس جب آپ تشریف لیجانے کو کھڑے ہوتے ہم بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور برابر کھڑے رہتے تھے جبتک آپ اپنی ازواج میں سے کسیکے گھر میں داخل نہ ہولیتے۔ یہ صحابہ رض کا قیام تعظیمی کرنا حضرت کیواسطے صریح موجود ہے اور لفظ كَانَ دال ہے استمرار پر جس سے حدیث مستدل مانعین مخالف ثابت ہوتا ہے کہ اوس سے مطلق قیام تعظیمی کی نفی مراد لینا پس تحقیقاً معلوم ہو گیا کہ قیام خاص مثل اہل عجم کی نفی مراد ہے اور نفی خاص کا نفی عام کو مستلزم نہونا ظاہر ہے اسواسطے حدیث لَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ میں لفظ کما لا حضرت نے فرمایا ہے کیونکہ اگر مطلقاً نفی قیام کی مقصود ہوتی تو صرف لَا تَقُوْمُوْا فرما دینا کافی تھا۔ اور مقید کی نفی کا راجع بطرف قید ہونا جائز ہے اگرچہ بعض مواقع میں کسی قرینہ سے نفی مطلق کی بھی مراد ہوتی ہے جیسے آیت لَا تَاْكُلُوْا

الرب تواضعاً فامضا عفاً من حدیث ابو عمر بشرمذکور قرینہ نفی مقید نہ مطلق۔ اور حدیث لا تقوموا
کما الاعاجم مین اگر یہ پایا جاوے کہ رحمت کا کچھ اگر نہین ہے تو ممانعت قیام کی دونون صورتونمین اوسی قید مذکور کی ہوگی مطلق کی بس
اس حدیث کو تفسیر حدیث ترک قیام صحابہ کی سمجھہ لینا چاہیئے کہ وہ مثل اہل عجم کے بجس و حرکت دست بستہ مثل تصویر کے نہین کہڑے
ہوتے تہے یا بار بار کہڑے ہونیکو تکلف جانتے تہے۔ پس اس معنی سے سب حدیثین باب قیام کی باہم موافق ہوگئین اور آیت
تعزروه وتوقروه سے بہی مخالفت نہین جسکے معنی یہ ہین کہ اے اہل ایمان تم اس نبی کی تکریم و تعظیم اور توقیر کرو
اسلئے کہ یہ حکم مطلق ہے جس مین قیام تعظیمی بہی شامل ہے اور مطلق کا مقید کرنا ایک نوع کا نسخ ہے جو بغیر حدیث متواتر یا
مشہور کے درست نہین پس حدیث نفی قیام مذکور بمقابلہ مفہوم مطلق آیت قرآنی کے معتبر نہین ہے کہ خبر احاد ہے اگرچہ
کتب صحاح مین ہو کوئی۔ مگر درصورت توجیہ وجیہ مذکور نہ مخالفت نہین ہے تو قیام تعظیمی کا ثبوت آیت ہذا کی
منطوق عام و فعل صحابہ کرام اور ارشاد جناب نبی علیہ السلام اور قول و فعل امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و دیگر کاملین علما
سے بخوبی ہوگیا اسمین بہی اگر کوئی متعصب مانے اور اپنی تاریکی چشم سے نور کو ظلمت جانے تو ایسے متعصب کے مرض کا علاج
نہین ہے گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم ؎ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ راست خواہی ہزار چشم چنان ؎ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ۔
اور ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مین وجہ مکروہ سمجہنے آنحضرت صلعم کی قیام کو۔ یہہ لکہتے ہین۔ کہ
تواضعاً لربه ومخالفة لعادة المتكبرين والمتجبرين بل اختار الثبات على عادة العرب
في ترك التكلف في قيامهم وجلوسهم واكلهم وشربهم ولبسهم ومشيهم
وسائر افعالهم۔ انتهى۔ یعنی آپکا مکروہ سمجہنا قیام کو اپنی تعظیم کیلئے بوجہ آپکی تواضع کرنا اپنے رب کے واسطے
اور واسطے مخالفت کرنے عادت اہل تکبر و غرور کے ترک تکلف کے قیام اور نشست و کہانے اور پینے اور لباس پہننے
اور چلنے پھرنے اور دیگر تمام افعال مین۔ اس سے ہر اہل فہم پر ظاہر ہے کہ ترک تکلف کسی کام کا اوس کا بالکل چہوڑ دینا
نہین ہے بلکہ اوس کو سادہ طور پر کرنا اور حد اعتدال سے نہ بڑہانا ہے اور وقت قیام حسب دستور اہل عجم مین تکلف
کا ہونا ظاہر ہے کہ اوسکا مثل تسلیم و آداب اہل لکہنو کی حد اعتدال سے زیادہ ہوتا ہے اسلئے آپنے اوسکو خاص طرح کا
ممنوع سمجہا ہے نہ مطلق قیام تعظیمی نہ کراہت تکلف بیٹہنے اور کہانے پینے وغیرہ کی بہی قول ملا علی قاری مذکور سے
ظاہر ہے تو مطلق قیام کی نفی سے بیٹہنے اور کہانے پینے وغیرہ کی بہی نفی مطلق لازم آویگی جو بعد دینی تعقل کے

نزدیک باطل ہے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔
ایضًا۔ کتاب صحیح بخاری کے باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ میں حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی موجود ہے
جسمین لفظ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ ہین اور اسکے حاشیہ ہے جس کو جناب مولانا احمد علی صاحب
محدث سہارنپوری رح نے انتخاب کر کے تحریر فرمایا ہے جس سے مولانا مرحوم کا قیام تعظیمی کا قایل ہونا
ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ وَفِيهِ اسْتِحْبَابُ الْقِيَامِ لِلسَّادَاتِ كَذَا فِي الْكِرْمَانِي۔ قَالَ
فِي الْمَجْمَعِ وَاحْتَجَّ بِهِ الْجَمَاهِيرُ لِإِكْرَامِ أَهْلِ الْفَضْلِ بِالْقِيَامِ إِذَا أَقْبَلُوا وَأَمَّا
الْقِيَامُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فَإِنَّمَا هُوَ فِي مَنْ يَقُومُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ وَيَمْثُلُونَ قِيَامًا
طُولَ جُلُوسِهِ۔ انْتَهَى مُخْتَصَرًا قَالَ النَّوَوِيُّ هَذَا الْقِيَامُ لِلْقَادِمِ مِنْ أَهْلِ
الْفَضْلِ مُسْتَحَبٌّ وَلَيْسَ بِمَنْهِيٍّ عَنْهُ كَمَا تُوُهِّمَ۔ یعنی اس قول قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ
مین دلیل ہے مستحب ہونے قیام تعظیمی پر سادات کیواسطے۔ ایسا ہی کرمانی شرح بخاری میں لکھا ہے۔ اور صاحب
مجمع البحار نے کہا ہے کہ اس قول سے جماہیر محدثین اور علماے دین نے اہل فضل کی تعظیم کیلئے اون کے آنیکے وقت قیام تعظیمی
کے مستحب ہونے میں حجت پکڑی ہے۔ اور قیام ممنوع وہ ہے کہ کسی امیر یا بادشاہ کے لوگ کھڑے رہیں اور وہ بیٹھا ہو اور
جبتک وہ بیٹھا رہے برابر کھڑے رہیں سو امام نووی شارح صحیح مسلم شریف نے لکھا ہے کہ یہ قیام واسطے آنیوالے
اہل فضل کے مستحب ہے اور ممنوع نہین ہے جیسا کہ وہم کیا گیا ہے۔ یہ حاشیہ صحیح بخاری مطبوعہ مطبع احمدی
قدیم کے صفحہ ۵۳۷ مین موجود ہے جسکا دل چاہے دیکھ لے اسمین نووی رح کے قول سے صاف ظاہر ہے کہ قیام
تعظیمی کا منع کرنا محدثین کے نزدیک غیر معتبر ہے۔ تفریع۔ اب ناظرین تحریر ہذا پر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ مانعین
قیام بدعت منع قیام مین خود مبتلا ہین اور اسپر قائلین استحباب قیام کو کہ اہل سنت اور متبع قول
محدثین اور فقہاے کاملین ہین مبتدع کہتے ہین اور گمراہ اور ناری بتاتی ہین جو موجب ناراضی خدا و رسول کے
ہے اسواسطے اونکو اس انکار قیام اور بیجا اقوال سے تائب ہونا چاہئے کہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ
لَا ذَنْبَ لَهُ ہے ورنہ اونکا یہ قول مثل قول ایک اہل تعصب کے ہوگا۔ ~~ باغ فردوس کہ اپنے جا کہین
غیر کے واسطے کہ نار سعیر۔ اور بڑا التعجب یہ ہے کہ بعض انمین سے كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ کا ورد کرتے ہین

مگر یہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اسمین لفظ کل مجموعی ہے یا افرادی اور بدعۃ و ضلالۃ ایک ہین یا خاص
عام اور قیاس کے کبریٰ مین حکم دخول فی النار کا ضلالۃ سیئہ یا غیر ضلالۃ سیئہ اور غیر سیئہ تو حد اوسط کیا ہے اور
نتیجہ کل بدعۃ فی النار ہوگا یا کل صاحب بدعۃ فی النار۔ بتقدیر اوّل موصوف سے وصف کا
منفک یا پایا جانا لازم آویگا اور بتقدیر دوم حصر دو تقدیر موجودہ نتیجہ کا غلط ہونا ظاہر ہے۔ اور حدیث کا
صحیح ہونا یقینی امر ہے مگر اسکے سمجھنے کو غور درکار ہے۔ فتامل۔

جواب دلیل دوم

دوسری دلیل یعنی قیام کو عبادت کہنیکا جواب یہ ہے کہ بلاشک قیام رکن نماز ہے مگر صرف قیام عبادت شرع مین نہین
ہے اور سجدہ عبادت ہے اسواسطے غیر خدا کیواسطے سجدہ کرنیسے آدمی کافر ہوجاتا ہے نہ قیام کرنیسے چنانچہ
ملا ابراہیم حلبی رح نے اپنی کتاب شرح کبیر مین لکھا ہے جو منیۃ المصلی کی شرح ہے۔ وَالْقِيَامُ لَمْ يُشْرَعْ
عِبَادَةً وَحْدَهُ وَذٰلِكَ لِاَنَّ السُّجُودَ غَايَةُ الْخُضُوْعِ حَتّٰى لَوْ سَجَدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ يَكْفُرُ بِخِلَافِ
الْقِيَامِ۔ پس قیام کو سجدہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور دونون کو ایک حکم مین شامل کرنا غفلت و ناواقفی ہے

جواب دلیل سوم

یعنی اس بات کا جواب دینا کہ قیام قرآن و حدیث و اجماع اور اہل قرون ثلثہ مین کسی سے ثابت نہین تو بدعت ہے
یہ ہے کہ یہ کہنا محض غلط ہے بلکہ پیشتر مذکور ہوچکا کہ قیام تعظیمی کا ثبوت خود ارشاد آنحضرت صلعم سے حدیث ابو سعید خدری
مین موجود ہے اور مجمع البحار مین جو حدیث کی معتبر کتاب ہے یہ لکہا ہے وَاحْتَجَّ بِهٖ الْجَمَاهِيْرُ لِاسْتِحْبَابِ الْقِيَامِ تَعْظِيْمًا
یعنی جمہور علمائے اہل اسلام نے اس حدیث سے قیام تعظیمی کے مستحب ہونے پر حجت پکڑی ہے اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ قیام
تعظیمی کے مستحب ہونے پر اجماع ہے اور جمہور کا مذہب مسلمانونکا یہی ہے تو اسکو بدعت کہنا کسطرح درست ہوگا اور اگر ثبوت حکم
خدا اور رسول کے بعد بھی کہ حضرت سعد کیواسطے آپنے صحابہ کو قیام تعظیمی کرنیکا فرمایا تہا اسکو بدعت کہا جاوے تو فعل صحابہ
جو مقتضائے امر رسول اللہ صلعم کو بدعت کہا جاویگا نعوذ باللہ منہ۔ اب محض تعصب یا نفسانیت سے انکار کرنا
اور اپنے طریق کے بعض مولویون کے قول پر جمے رہنا اور جماعت کثیر علما کی راہ پر نہ چلنا بیجا تعلی ہے۔ جسمین حق بات کو اسکے
خلاف جانکر بھی نہین جانا اسیواسطے کسی شاعر نے کہا ہے ؎ نے غرض ذات تعلی بجز درد حاصل نہ گاؤ خرانکند خون را لاندم آدم

اس شعر میں بُرائی تقلید جہالت کی کہ جسکے بعد وضوح حق بھی اپنی ہی بات پر اڑا رہے بعض لوگوں کی ضد پر جو جمہور علمائے
دین کے خلاف اڑ رہے ہیں اور اپنے طریق کو اچھا سمجھیں اور دوسروں کو بُرا۔ ایسے ہی شخصوں کے حق میں کہا ہے ؎
جانتے ہیں کہ جہاں میں ہمیں پر ختم ہیں سارے کمالات البشر۔ ہیں سمائی ہوئی جو دلوں میں خیال ؛ ہے تصور ہی کا خلاف اونکی نگاہ
ہم سمجھتے ہیں نہ سمجھانے سے ۔ اور اولجھ جاتی ہیں سلجھانے سے۔ ذات باری کو نہیں جیسے زوال ؛ رائے اپنی بھی
بدلنی ہے محال ؛ سچ وہی ہے جسے سچ جان لیا ۔ جھوٹ ہے جھوٹ جسے مان لیا ۔ کوہ ہٹ جائے
تو یہ ممکن ؛ ہم ہٹنگے نہ جگہ سے لیکن ۔ پس ایسے متعصب نفسانیت پرست لوگوں سے اتباع حق اور جمہوری مذہب ماننے کی
کیا توقع ہوسکتی ہے ۔ اور طرفہ تر یہ ہے کہ اسی سہارنپور میں ایک وعظ جلسہ تھا اس میں جو اس انکار قیام کا ان مخالفین کی
طرف سے ہوا اور قیام کرنیوالوں کو شیطان اور گمراہ بدعتی وغیرہ الفاظ سے پکارا گیا جسکا مجمع حاضرین جانتا ہے اور یہی وہ
ابتداء اس شور وغل کی ہوئی ہے اور یہیں واعظ صاحب نے کہا تھا کہ کل اہل جنت کی اسّی جماعتیں ہونگی جسمیں حضرت آدم علیہ السلام سے
قیامت تک کے اہل جنت شامل ہونگے اور انہیں دو حصے آپکی امت محمدیہ صلعم سے ہونگے اور ایک حصہ تمام دوسری امتوں سے
تو اب ناظرین تحریر ہذا کو انصاف سے خیال کرنا چاہئے کہ یہ دو حصے مخلوق جو اہل جنت ہوگی صرف گنگوہ شریف اور دیوبند و سہارنپور
اور متعلقات ضلع ہذا کی منکرین قیام کی علماء اور اونکے متبعین کی ہی جماعت ہوگی اور تمام عرب و عجم کے مسلمان قائل و عامل قیام کے
ناری ہونگے۔ نعوذ باللہ منہ تو اس صورت میں دو حصے مخلوق صرف اونکو ہی کہنا صحیح ہوگا جو سراسر غلط ہے
اور حدیث لا یجتمع امتی علی الضلالۃ کے مصداق یہی چند آدمی دیوبند گنگوہ کے اور اونکی طریق کے ہونگے
سو یہ تعصب ظاہر باہر ہے اور ایسے ہی اہل التعصب کو کہا ہے ؎ ہم اہل ہنر کو اگر کہتے ہیں تو رہ دو ستوں کو بھی
مسلمے فیصد فتویٰ اپنا ہی شریعت اپنی ؛ حق ہے مقبول طریقت اپنی ۔ اللھم احفظنا من التعصب و
اھل التعصب ۔ رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ میں جو تحریر جناب حضرت جامع الفضائل والکمالات مظہر البرکات
حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ کی بابت قیام ہذا میں گذر چکی ہے اوس سے صاف ظاہر ہے کہ اکثر علمائے
دین قیام میلاد کے قائل ہیں تو مقام تعجب ہے کہ ان مانعین کے پیر تو علمائے قائلین قیام کو معتبر اور صاحب
ہدایت کہیں اور یہ اونکے مرید ہو کر اونکو گمراہ ٹھہراتے ہیں ۔ ان ھذا الا شئ عجاب

پس اس قول سے ظاہر ہے کہ اکثر علما کا مذہب قیام کا ہے نہ ممانعت قیام کا اور جمہور علماء کے مقابلہ مین بعض کا قول غیر معتبر ہے اور اسکے آگے اسی رسالہ مین حاجی صاحب نے خوب مفصل لکھا ہے جس کا دل چاہے دیکھ لے کہ طبع ہو گیا اور زائد ایک سال سے ہندوستان مین یہہ رسالہ شائع ہو چکا ہے اب یہہ کہنا کہ یہہ رسالہ انکی تصنیف ہی نہین ہے لوگون نے بنا لیا ہے محض افترا اور غلط پردازی ہے کہ اتنی جرأت کسیکو نہین ہو سکتی ہے کہ دوسرے کے نام سے کتاب شائع کر دے اور چھپوا دے اور جب اسکو یہان شائع ہوئے ڈیڑھ سال ہو چکا ہے تو کیا اسکی تحقیق اتنے عرصہ مین یہہ لوگ خود حاجی صاحب سے کہ انکے پیر و مرشد اور مرشدون کے مرشد ہین نہین کر سکتے تھے مناسب تھا کہ ایک تحریر خود حاجی صاحب سے لکھوا کر اسکی تردید مین طبع کرا دی جس سے معلوم ہوتا کہ یہہ اونکی تصنیف نہین ہے اور محض زبانی دعوی غیر مسموع ہے مسلمانونکو ایسے بے اصل دعوی کرنیوالون سے احتراز چاہیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ آخر زمانہ مین بہت سے ایسے لوگ ہونگے جو ایسی باتین تم سے کہین گے جو تمنے کبھی نہ سنی ہونگی جیسے خدا کے جھوٹ بول سکنیکا مسئلہ ان شہرونمین اسی گروہ منکرین قیام سے سنا گیا ہے یہان کسی نے کبھی نہ سنا تھا اسیطرح مسئلہ امکان کذب باری تعالی بڑے زور شور سے یہہ فریق ثابت کر رہا ہے پس جب اس فریق کے نزدیک خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے تو خود اسکا جھوٹ بولنا کسطرح ممکن نہوگا بلکہ قریب القیاس ہے اور بمقابلہ جمہور علمائے کے اسکا غلطی پر ہونا بالکل یقینی امر ہے اسواسطے ساقط الاعتبار تمام صغار و کبار اہل تحقیق کے نزدیک ہوا اور جبتک اس انکار پر اصرار کرینگے تائب نہوگا ہرگز قابل قبول خدا و رسول کے نزدیک نہوگا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے لا يجتمع امتي على الضلالة ومن شذ شذ في النار ہمین انکی اس حال پر سخت افسوس ہے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہی انکو ہدایت راہ حق فرما وے آمین۔

اعتراض اخیر مخالفونکی طرف سے

اور یہہ کہنا کہ اچھا قیام تعظیمی تو ثابت ہوا مگر مجلس میلاد شریف مین حضرت کا تشریف لانا کسطرح ہو سکتا ہے کہ اول تو آپکی تشریف آوری ہی مین کلام ہے پھر ہر جگہ ایک ہی وقت مین پہونچنا کب ممکن ہے تو قیام کسکے واسطے ہوگا یہی غلط اسواسطے کہ جلال الدین سیوطی محدث نے لکھا ہے جو محدثون مین بڑا معتبر ہے کہ بلا شک ہمارے نبی صلعم اور تمام انبیاء علیہ السلام زندہ ہین کہ بعد وفات کے اونکی ارواح مقدسہ ابدان مین لوٹائی جاتی ہے اور اونکی ارواح کو قبرونکے اندر سے نکلنے کی اجازت دی گئی ہے کہ زمین و آسمان مین جہان چاہین سیر کرین اور تمام عالم علوی و سفلی مین وہ

اپنے جسد مثالی کے چلنے پھرنے سے رکے نہین گئے ہان وہ نظر عالم سے غائب ہین پس جسطرح فرشتونکا مجمع ذکر حدیث
و قران اور تسبیح و تہلیل مین شریک ہونا حدیث سے ثابت ہے اسیطرح ان ارواح کا آنا سمجھہ لیجئے اور حضرت مجدد
الف ثانی رح اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح اور حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے اقوال سے بہت جگہ ثابت ہے
کہ روح مقدسہ آنحضرت صلعم بدن مثالی کیساتھ اس عالم مین جلوہ گر ہوتی ہے - اور یہہ کہنا کہ ارواح مومنونکا مقام علیین
اور ناپاکونکا سجین ہے - اس کے مخالف نہین ہے کیونکہ اصل مقام مقررہ اور ہوتا ہے اور مقام سیر اور - پس مقام سیر
اصل مقام کے منافی نہین ہے اور قبرونسے تعلق ہونا مسلم امر ہے ورنہ عذاب قبر اور راحت قبر کا انکار کرنا پڑیگا کہ اگر روح علیین
یا سجین مین ہی ہے تو قبر مین عذاب یا راحت کیونکر ہو حالانکہ قبر کی نسبت آیا ہے اِنَّمَا رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَاِمَّا حُفْرَةٌ
مِنْ حُفَرِ النَّارِ - اور جب فرشتے آپ کو درود شریف پہونچاتے اور خبر دیتے ہین تو اسکو علم غیب کہنا صحیح نہین ہے
اسواسطے یہہ اعتراض بھی غلط ہے کہ اس سے علم غیب کا ثابت ہونا حضرت کے واسطے لازم آتا ہے - اور وقت واحد مین
اولیا کا مختلف جگہ مین پایا جانا مسلم امر ہے اور لوگونکا چشم دیدہ ہے تو انبیا علیہم السلام سے اسکا ظہور کیا بعید ہے اور اگر سمجھہ مین یہی
نہین آتا ہے تو کرامات اولیا اور معجزات انبیا مین سے اسکو سمجھہ لو اور بعد وفات کے بھی کرامات و معجزات کا ظہور ہے اور یہہ
کہنا کہ معجزہ خاص زندگی مین ہوتا ہے کیونکہ تشریف اعلی المعجزہ ہے اور قیامت تک موجود رہیگا - اور یہہ محقق ہے کہ آپ
قبر مین زندہ ہین تو ظہور معجزہ کا ہونا تعجب نہین کہ جب آپکا دین قیامت تک رہیگا آپکی برکات اور معجزات کا ظہور بھی برابر رہیگا
اور کسی مثال سے نہ مٹیگا اسیواسطے کسی شاعر نے کہا ہے سہ گرچہ ہون لاکھون تغیر و حضار و دن اختلاف ؛
سکہ دین نبی کا چلن پر جائیگا - اور حدیث مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ - کہ آپکے خواب کے دیکھنے مین ہے
اس مسئلہ کا ثبوت ظاہر ہے کہ وقت واحد مین آپ لاکھون آدمیون کے خواب مین مختلف شہرون اور بلاد عرب
عجم مین تشریف لاتے ہین اور آپنے فرمادیا ہے کہ شیطان میری صورت مین متمثل نہین ہو سکتا ہے تو بلاشک حضرت ہی کی
روح مقدسہ سے جلوہ فرما ہوتے ہین تو اسیطرح مجالس منعقدہ میلاد شریف مین بھی سمجھہ لینا چاہئے وَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ
فِيهِ فَهُوَ جَوَابُنَا فِي هٰذَا -

خاتمہ

اب بفضل الہی و تائید ربانی احقر حقیر خادم دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی تحقیق کے موافق عرض اسلامی کیکبہ

اس مسئلہ استحباب مجلس میلاد شریف اور قیام کو دلائل شرعی سے ثابت کرکے عام و خاص اہل اسلام کے
پیش کردیا ہے غرض اس سے اپنے برادران اہل اسلام کو سچی بات کا بتانا اور اپنے واسطے راہ نجات آخرت
کا حاصل کرنا ہے۔ نہ کسی سے جھگڑا اور معارضہ کہ آجکل خلوص اور اتباع حق الامر کی نیت بہت کم ہے اسیواسطے کسی کو
کہنا سننا فضول ہے ہان اصل بات سے آگاہ کرنا اپنا فرض تھا وہ کردیا گیا اور اگر مخالفین نے گمراہ اور شیطان کہا تو
ہم ان الفاظ کا جواب دینا کہ مجمع عام میں انکی طرح مقابلہ کریں اور فساد برپا ہو پسند نہیں کرتے کہ صبر بڑی
چیز ہے اور اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ہے اور جب قیام کرنیوالوں میں عالیمقام علمائے کرام اور مشائخ عظام
اَقَامَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ ہیں تو انکا کام بردباری اور درجۂ عالی صبر و استقلال ہے۔ نہ نو عمر
غیر مستقل مزاجونکی طرح چھچھورا پن اور استعجال ع نہ ہر شاخ بیر میوہ سر برزمین ۔ اور خاتمہ میں لبعض
مزید اطمینان فتاوائے علمائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہما سے کچھ عبارات نقل کیجاتی ہیں وهي هذه
اِعْلَمْ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ بِهٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ الْمَذْكُوْرَةِ مُسْتَحْسَنٌ مُسْتَحَبٌّ لِاَنَّ
الْعُلَمَاءَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ قَدِ اسْتَحْسَنُوْهُ كَمَا قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْشَامَةَ شَيْخُ النَّوَوِيِّ رح فِي
كِتَابِهٖ (الْبَاعِثُ عَلٰى اِنْكَارِ الْبِدَعِ وَالْحَوَادِثِ) وَالْاِمَامُ اِبْنُ حَجَرٍ فِيْ كِتَابِهِ النِّعْمَةُ الْكُبْرٰى
وَمِنْ اَحْسَنِ مَا يُفْعَلُ فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ
وَاِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَهٰذَا كُلُّهُ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِهٖ صلعم وَتَعْظِيْمِهٖ وَجَلَالَتِهٖ فِيْ
قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِكَ اِلٰى وَقَالَ الْبَرْزَنْجِيُّ فِيْ عِقْدِ الْجَوَاهِرِ قَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ
ذِكْرِ وِلَادَتِهِ الشَّرِيْفَةِ اَئِمَّةٌ ذُوْ رِوَايَةٍ فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهٗ صلعم غَايَةَ مَرَامِهٖ
وَمَرْمَاهُ فَالْمُنْكِرُ لِهٰذِهٖ مُبْتَدِعٌ بِدْعَةً سَيِّئَةً مَذْمُوْمَةً اِلٰى فِعْلِ حَاكِمِ
الشَّرِيْعَةِ تَعْزِيْرُ مُنْكِرِهٖ ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔ یعنی جاننا چاہئے کہ مولود شریف اس کیفیت
مذکورہ سوال کے یعنی سے قیام و تعیین یوم اور تزیین مکان اور استعمال خوشبو اور عمدہ فرش اور تقسیم
شیرینی اور قراۃ کسی سورۃ قرآن اور اطعام طعام کے کرنا مستحب ہے اسواسطے کہ علمائے متقدمین نے اسکو
مستحب کہا ہے جیسا کہ امام ابوشامہ استاد نووی رح نے اپنی کتاب باعث اور ابن حجر رح نے کتاب

(تنبیہ)

ہر خاص و عام اہل اسلام کو واضح ہو کہ اس عاجز نے اگرچہ یہہ لکھا ہے مگر غرض اس تحریر سے اہل اسلام کا آگاہ کرنا ہے
اور باہمی جھگڑے کا مٹانا ہے کہ قیام بذاتہ مستحب ہے نہ فرض و واجب اور مستحب وہ ہے کہ کرنیوالے کو ثواب ہے اور نکرنیوالے کو عذاب نہ
ہو نیز اسواسطے قیام نکرنیوالے گنہگار نہیں ہیں انپر طعن و تشنیع کرنا بیجا ہے اور یہہ اختلاف ایسا نہیں ہے کہ موجب تفرقہ اہل اسلام
ہو اور ایک دوسرے کو گمراہ کہے بلکہ ہر دو فریق باہم اخوت اسلامی رکھتے ہیں اور مسلمان کا برا کہنا حکم اسلام کے خلاف ہے پس اگر یہہ مانعین قیام
کے بعض اصحاب نے قائلین قیام کو عام و خاص کے مجمع عام میں بیجا الفاظ مثل گمراہ اور شیطان اور بدعتی اور ناری وغیرہ کہے ہیں تاہم
اہل قیام کو یہہ طریقہ پسند نکرنا چاہئے کہ یہہ اہل علم و دانش و فہم کے خلاف ہے۔ اور جب اہل قیام میں اہل فضل اور علمائے کرام و مشائخ عظام
ہیں تو انکو اپنی قدر و عظمت رکھنا اور صبر کرنا چاہئے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ لیا ہے اور یہہ بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ مانعین قیام کے
پاس ممانعت قیام کی دلیل قرآن یا حدیث یا قول مجتہد یا اجماع سے ہرگز نہیں ہے تو وہ خود اس احداث بدعت منع قیام میں اہل بدعت سئیہ
ہیں اسواسطے وہ دعا کے مستحق ہیں نہ ملامت کے کہ آخر بھائی مسلمان ہیں اور بھائیوں کو باہمی خیرخواہ ہونا لازم ہے نہ بدخواہ ۔ اور اس عاجز کو
بعض صاحب مانعین قیام نے بہت سے سخت کلام غائبانہ کہکر غیبت میں مبتلا ہوئے ہیں مگر میں ٹلاجاتا ہوں اور ایک شاعر اہل عرب کا
یہہ شعر پڑھ لیتا ہوں ۔ وَلَقَدْ مَرَرْتُ عَلَی اللَّئِیْمِ یَسُبُّنِیْ ۔ فَمَضَیْتُ عَنْہُ وَقُلْتُ لَا یَعْنِیْنِیْ ۔
پس اسطرح سب کو عمل کرنا اور جھگڑا نکرنا لازم ہے۔ اب ہم سلام و دعا پر اختتام کلام ہذا کرتے ہیں سلام ۔ السلام اے
بادشاہ جان نواز ÷ السلام ای دین پناہ چارہ ساز ۔ السلام ای سید امی لقب ÷ السلام ای مظہر آیات رب ۔ السلام
اے قاب قوسین مقام ÷ السلام ای ماہ کنعانت غلام ۔ السلام اے خاک راہت جسم و جان ÷ السلام ای جایگاہ
لامکان ۔ السلام ای نام تو خیر البشر ÷ اے ہمہ خاک درت کحل البصر ۔ ای تو رحمت از برای عاصیان ۔ ای تو باعث از پئے
کون و مکان ۔ قبلۂ جان کعبۂ دل روی تو ۔ عاشقانرا بہ جنت کوئی تو ۔ السلام ای سر نور خدا ÷ السلام
ای مصطفی ای مجتبی ۔ صد ہزاران صد درود و صد سلام ÷ نیز برآل و اصحاب کرام ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ
اِیْمَانًا قَابِلًا لِلْعَرْضِ عَلَیْکَ وَاِلْقَاءً صَالِحًا لِلْوُقُوْفِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْنَ یَدَیْکَ ۔ وَنَرْجُوْ
رَحْمَتَکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَخَیْرَ الْعَاقِبَۃِ وَحُسْنَ الْخَاتِمَۃِ ۔ آمین ببرکت نبیک صَلَّی
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ حررہ ابو الاحسان محمد عبد الحق سہارنپوری عفا اللہ عنہ

قول ناقص اور مدعا ناتمام رہیگا۔ اور وہ سب ہمارے بھائی مسلمان ہیں قائلین قیام کو بھی اونکو گمراہ وغیرہ کہنا ہرگز درست نہیں۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔

تقریظ

از مجمع فضائل مولوی محمد صدیق صاحب دیوبندی مدرس اول مدرسہ عربیہ قصبہ چھپراؤن ضلع مرادآباد سلمہ۔ حامدًا ومصلیًا۔ اما بعد۔ فلقد اجاد ونعم ما افاد بہ استاذنا الفاضل الکامل علی الشان رفیع المکان مولنا ابوالاحسان محمد عبدالحق السہارنپوری سلمہ الرحمن۔ فی ثبوت استحباب المیلاد والقیام فی رسالتہ شرف الاسلام۔ ولقد اودع فیہا من التحقیقات الشریفۃ والتدقیقات اللطیفۃ ماتسر بہ الخواطر وتقر بہ النواظر ولعمری انہا لحریۃ بان تکتب علی صفحات القلوب لاعلی صفحات الدفاتر۔ فطوبی للمخلصین وبشری للمحبین انہا نعمۃ عظمی لاہل الاسلام لازال فیض مؤلفہا الی یوم القیام۔ آمین ببرکۃ النبی علیہ السلام۔ حررہ محمد صدیق دیوبندی عفی عنہ

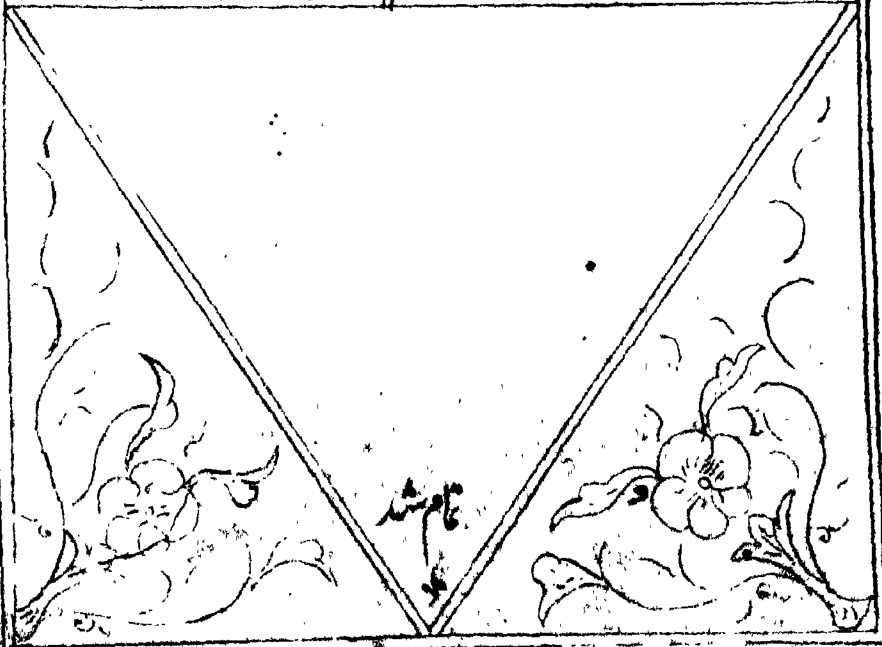
تقریظ ٭ عالم کامل مولوی محمد شفیع صاحب ناصر رام پوری سلمہ۔ بعد حمد وصلوۃ میگوید۔ بندہ شیفتہ وفریفتہ نام خدا ورسول محمد شفیع ناصر رامپوری کہ رسالہ نافع اہل اسلام دافع اوہام خصام مسمی بہ شرف الاسلام فی ثبوت المیلاد والقیام مؤلفہ اخی واستاذی ملک العلماء العلام ابوالاحسان شیخ محمد عبدالحق صاحب سہارنپوری سلمہ الرحمن۔ از اول تا آخر دیدم الحق مشتمل بر تحقیقات عجیب واسرار غریب ونکات لطیف وتدقیقات شریف یافتم لیں اگر بعد ازین ہم اصرار بر انکار دارند چنین اہل تعصب را علاج نیست کہ ہدایت از خدا است نہ در دست دیگرے از اولیاء وانبیاء۔ وبلاشک این تحریر مولانا شرف اہل اسلام است۔ بارک اللہ فی عمرہ الشریف ببرکتہ النبی علیہ السلام وآلہ واصحابہ الکرام۔ حررہ محمد شفیع ناصر رام پوری عفا اللہ عنہ

قطعہ تاریخ من تصنیف سید محمد زین العابدین صاحب المتخلص بہ عابد خلف الصدق و تلمیذ حاجی حلیم سید محمد فضل حق صاحب بہاریتوری حسینی الاصغری مرید خاص حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ سلمہ

قطعہ

عالم و فاضل ذہین و نکتہ سنج و نکتہ دان	مولوی شیخ عبدالحق ہین یکتائے زمان
خوب لکہا ہے قیام مولد خیر البشر	جسمین اسناد احادیث نبی ہین سر بسر
منکر فعل قیام مولد سردار دین	دور کر دین سب تعصب لین لادین اب یقین
اس رسالہ کو ذرا دیکہین تو آنکہین کہولکر	نور ایمانی ہے اسمین کیا ہے اسمین جلوہ گر
ہے حدیث و فقہ اور اجماع سے ثابت کیا	اب نہین اسمین ذرا شک و شبہ باقی رہا
جب ہوئی تاریخ سال طبع کی حیرت مجہے	میرے دل نے یہ کہا کیا فکر ہے اسکا تجہے
عابد اوس ملہم غیبی کی جو دمساز ہے	حبذا اصل علی صد مرحبا آواز ہے

۱۶ ۱۳



اللّٰهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ

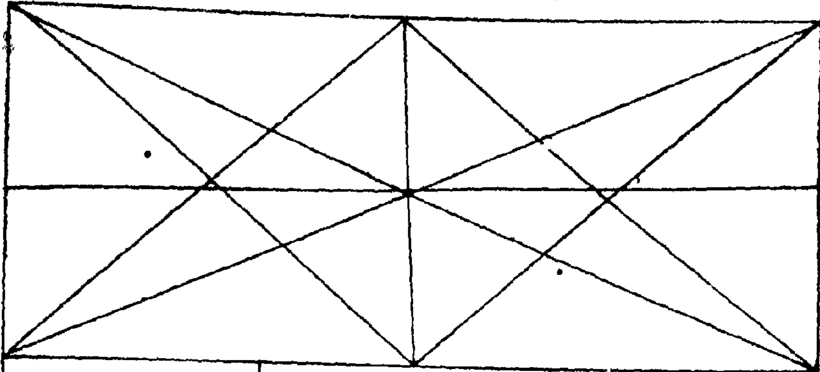
[illegible] جناب حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ العالی

مثنوی تحفۃ العشاق

۱۳۱۱

حسب ایمای جناب مولوی حافظ محمد عبد الاحد صاحب باہتمام کارپردازان مطبع ماہ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد ہے سزاوار احد | ہین احد مین محو سب محدود حد
حمد اوسکو ہی کہ بے شان نشان | وحدت اپنی کی ہی کثرت مین عیان
حمد ہے اوسکو کہ در باغ وجود | ہر روش ہر رنگ سکا ہی نمود
حمد ہے اوسکو جو ہی موجود یار | اول و آخر نہان و آشکار
حمد عالم مین کرے ہی جسکی تو | سب اوسی کو پہونچتی ہی موبمو
دو جہان ہی آئینہ رخسار جان | ذرہ ذرہ سے ہی حسن اسکا عیان
گر کرے اوصاف تعریف صفات | ہین حقیقت مین وہ سب اوصاف ذات
موج و کف کو بحر سے دوری ہی کب | اصل کو سایہ سے مہجوری ہی کب
حمد خلقت کی ہی خالق کی ثنا | کیونکہ ہی مخلوق کی اوس سے بنا
حمد اوسکی کیا کسیکی تاب ہی | مادح و ممدوح وہ خود آپ ہی
ہے یہی توحید و تحمید و ثنا | اپنی ہستی کو کرے اوسمین فنا
ہے یہی تنزیہ و توصیف غفور | وصف اوصاف خودی کر اپنے دور
ہے یہی تسبیح و تہلیل تمام | محو کر تو دوسریکا دل سے نام
جتنی موجودات مخلوقات ہی | سب اوسکی حمد مین ذرات ہی
آسمان شمس و قمر انجم تمام | عشق مین اوسکی ہین سرگردان مدام
بیخود و بیہوش و بے آہ و فغان | کرتی ہی رو رو کے بس ریادان
فرش سے تا عرش موجودات سب | مست و لایعقل ہین از عشق رب

حمد ہی اوسکو جو خود موجود ہی | اور سوا اوسکے جو ہی نابود ہی
حمد ہی اوسکو کہ با چندین چگون | سب مین ہی اور سب سے بیچون و بیچگون
حمد ہی اوسکو کہ با صد رنگ و فر | ہر زمان ہر شان مین ہی جلوہ گر
ہی وہ بے علت سزاوار ثنا | علت و معلول ہین اوسمین فنا
کیونکہ عالم مین نہین ہی غیر یار | حامد و محمود ہے آپ آشکار
نقش کی گر حمد تو نے فاش کی | درحقیقت حمد ہے نقاش کی
ہی صفات و ذات اک کب فرق ہی | نور خور خورشید مین بس غرق ہی
یعنی موج اور بحر سایہ اور اصل | ایک ہین رکھتے نہین آپسمین فصل
حمد کیا اوسکی کرے کوئی بشر | عقل و ادراک کے جلتے ہین پر
ہی حقیقت مین یہی بس حمد یار | یاد تو اوسکی کرے لیل و نہار
ہے یہی تعظیم و حمد کردگار | رو برو اوسکے ہو تو بس خوار و زار
ہے یہی تشریف و تکریم خدا | حکم پر اوسکے کرے جانکو فدا
قول پیغمبر ہے لا احصی ثنا | کر سکے پھر اور کون اوسکی ثنا
دیکھتا ہی جسکو تو بے گوش و لب | ظاہر و باطن کرین ہین حمد رب
عشق کی اوسکے زمین پکڑی شراب | ہی پڑی بد مست مدہوش و خراب
ہی زمین و آسمان مین جو کہ تھی | عشق مین اوسکے ہر اک مدہوش ہے
دیکھ لے ذرات عالم کو تمام | ہین شراب عشق سے بیخود مدام

ہین ہوا عشق سے اسکی تمام
سب درختان جہان قصان ام

کوہ و دشت و بحر و بر بالا و پست
سب شراب شوق سے اوسکے ہین مست

کیا ملک کیا انس و جن کیا وحش و طیر
عشق نے کی ہی ہر اک کی جمیع سیر

جملہ عالم کیا عقیل و کیا وحوش
ہین شراب عشق سے سب درد نوش

مست انسان ہو شراب جام حق
عشق مین دیتا ہی جان اخلاص حق

انبیا مسرور جام وصل سے
اولیا مخمور بادہ اصل سے

مست جام عشق سے ہین عاشقان
فانی و باقی ہین اوس سے عاشقان

اہل باطن جام وحدت سے ہین مست
اہل ظاہر دور کثرت سے ہین مست

مومنان مخمور از جام ظہور
کافران ہین مست ہیکر آب شور

زاہد اوسکے جام سے گم کردہ ہوش
رند اور اوباش اوسکے درد نوش

صومع و مسجد کنشت و دیر مین
شہر و جنگل جا بشر و خیر مین

مومن و ترسا و رند خمر خوار
عاشق اوسکے ہین نہان و آشکار

گر بظاہر ہے ہر اک کا یار اور
پر ہی باطن مین وہی کیجے جو غور

اوسکا جویا ہے ہر اپنے طور پر
ایک سے ہی دوسرا بس بیخبر

ہی جمال حق سے ہر دل آشنا
ہر لقب مین کرتا ہی اوسکی ثنا

ہی ہر اک کا ذکر تسبیحات اور
ڈہونڈہتا ہی اوسکو ہر اک اپنے طور

سارے عالم کا وہی معبود ہے
سکو ہر شی سے وہی مقصود ہے

ہی ہر اک کو مستی دل شوق او
رکہتی ہی ہر جان اوسکا ذوق او

رابطہ اوسکو ہی سب کی جان سے
بالتوا ہر اک ہی اوسکے خوان سے

ایک ہی اک گہونٹ سے گمکردہ ہوش
کر گیا ہی دوسرا دریا کو نوش

ایک جرعہ سے ہوا بیہوش ایک
کر گیا دریا ہی کو نوش ایک

الغرض ہر اک باندازہ خمار
بیخود و سرمست ہی جویاے یار

غرق ہین دریا مین اور جو پیاسے ہین
مست ہین مستی مین اور مانگتے ہین شراب

غرق ہین پانیمین اور پیاسے ہین آہ
بیخود و سرمست ہین اور بادہ خواہ

ہین عجب بیخود تماشا ہی عجیب
دربدر پہرتے ہین اور گہر مین حبیب

ہر کوئی ہر اسم سے ہی فیضیاب
کوئی آسودہ ہی اور کوئی خراب

مظہر ہادی سے آگاہ ہے
مظہر اسم مضل گمراہ ہے

گرچہ اک دریا کی ہین موجین ضرور
لیک رنگا رنگ ہی اونکا ظہور

ہین اوسی خورشید کے سایہ تمام
بر حجر بر شجر و بر دیوار و بام

عارضی ہین چند مدت کو یہان
رہنگے آخر اصل مین اپنی یہان

چہوڑ سایہ خور کی ہو جانب عیان
تاکہ ہو سر یقین تجہپر عیان

کر نظر دریا مین موجونکو گذار
تاکہ ہو معلوم تجہکو سر یار

جبتلک رکہے نہ دریا مین قدم
مار اس مسئلہ مین تو ہرگز نہ دم

یعنی مت بیحال اسمین قال کر
حال ہو گر تو کشادہ بال کر

رکہیو تو فرق مراتب پر نظر
تا نہو ایمان مین تیرے ضرر

بس نہ کر امداد تو زیادہ کلام
تا خرابی مین نہ پڑ جا فہم عام

ہوش کر تک ہوش سے بیہوش ہو
اپنی ہستی سے فنا خاموش ہو

ہٹ ادہر سے اور اوٹہا کر ہاتھ کو
کر طلب اوس سے اب اوسکی ذات کو

مناجات بجناب الٰہی تعالیٰ شانہ

عرض کر اوس سے کہ ای جان جہان
بے ترے ہرگز نہین ہی چین جان

ای مرے معبود ای میرے الٰہ
ہی تو ہی مقصود دل بی اشتباہ

ای مرے مطلوب دل مطلوب جان
اپنے ملنے کا بتا کوئی نشان

ای مرے محبوب ای میرے حبیب
ہون غم دوری سے مرنیکے قریب

ہجر سے زیادہ مصیبت کچھ نہین
اس سے بہتر ہی کہ مر جاؤن کہین

جو نہے تو جا لگو راہ وصال
جا لگی تجہ بن ہی جان مجہپر وبال

کیونکہ ہو جان واصل جانان نہین
جان ہی جان لیک جانان جان نہین

کبتلک یا رب رہون تجہسے جدا
جلوہ گر ہو مجکو کر مجہسے جدا

یا الٰہی مجہ کو مجہ سے دور کر
تاکہ دیکہون تجہسے تجہکو اک نظر

دو جہان سے کچہ نہین مجکو طلب
تجہ سے کرتا ہون مین تجکو طلب

دو نو عالم سے نہ مجکو کار ہے　　پر تو ہی تجھسے مجھے درکار ہے
یا الٰہی تو ہے رحمان الرحیم　　صاحب جود و کرم فضل عمیم
یا الٰہی تو ہے خلاق جہان　　تو ہی زور آور قوی اور سب حقیر
گرچہ دو عالم سے تو ہے بے نیاز　　مستغیث عاجزان ہی تیری ذات
مونس غمخوارگان ہی تیری ذات　　ہی عفو پر گناہان تیری ذات
ہی مریض لا دوا کی تو دوا　　بے سہارونکا سہارا ہی تو ہی
ہی مرے ہر درد کی تو ہی دوا　　ہی رفیق شدت غربت تو ہی
میرا مونس بیکسی مین ہی تو ہی　　تنگی و سختی مین حامی کار تو
تو ہی خالق تو ہی رازق تو ہی رب　　ظاہر و باطن تو ہی ہی بیدلیل
لیک صد حسرت بایں لطف و عطا　　کرتے ہین مجکو گناہون پر دلیر
ہی یقین گر عمر بھر عصیان ہو سب　　ہو شب جرم و خطا روز ثواب
ہو طلوع تیرا اگر ماہ نجات　　مثل خس دے سب گناہون کو بہا
لطف و احسان کیا کرون تیرا رقم　　کر دیا پاک و لطیف و خوش شکل
گھر مین مومن کے مجھے پیدا کیا　　اپنے گھر سے بھی مشرف کر دیا
یعنی دار الکفر سے مجکو نکال　　پر تری رحمت نے کی غمخوارگی
تھا گناہونکی نجاست مین بھرا　　کر کے اپنے لطف و احسان پر نظر
اپنی رحمت کے پیاوے بھیجکر　　رکھیو مت محروم اب دیدار سے
لایا گر گلشن مین خارستان سے　　پر اسی گلشن ہی ہون گو خار ہون
ہون ترا گرچہ برا ہون یا بھلا　　پر کرون کیا دوسرا ہی در نہین
گر بُرا را تو نے ای شاہ جہان　　آستان تیرا ہو اور میری جبین
یون ہوس ہی ابتدای پروردگار　　جو تری خواہش ہی خواہش ہی مجھے
ہی مجھے شاہی گدائی مین تری　　تیرے کوچہ کی ہی بس عزت مری
عزت و ذلت تمامی سکر و صحو　　تیری ناراضی ہی بس ذلت مری
الغرض پہر پہر کے آخر در بدر　　گر کیا سجدے سے اپنے سرفراز
یون ہی آنکھونکو بھی میری بسر　　سر بسر سر مین ہوا ہے شوق پھر

مناجات دیگر

مالک دارین شاہ انس و جان　　تو ہی سلطان دو عالم سب فقیر
لیک بیچارونکا تو ہی چارہ ساز　　دستگیر بیکسان ہی تیری ذات
چارہ بیچارگان ہی تیری ذات　　ہی پناہ بے پناہان تیری ذات
ہی ہر اک حاجت کا تو حاجت روا　　آسرا بے آسرون کا ہی تو ہی
ہی تو ہی مرہم مرے ہر زخم کا　　ہی انیس وحشت فرقت تو ہی
میرا حامی بے بسی مین ہی تو ہی　　رنج و غم مین ہی میرا غمخوار تو
دوسرا تجھ بن مرا ہی کوئی کب　　الغرض ہر کام کا میرے کفیل
مین کرون ہر دم ترے جرم و خطا　　پر کرون کیا آتا تیرے حلم و خیر
پیش خورشید کرم ہون محو سب　　گر تری بخشش کا نکلے آفتاب
ظلمت عصیان ہو نور صباحت　　گر ترا دریا رحمت جوش کہا
کرتا ہے جو جو کہ تو مجھ پر کرم　　قطرۂ ناپاک سے مجکو بفضل
عقل و علم و نور دین مجھ کو دیا　　پھر کرم پر یہ کرم مجھپر کیا
لایا بیت اللہ مین ذقیل تعال　　گرچہ مین لایق نتہا دربار کی
ظاہر و باطن مین سر سے تا بپا　　کی نہ میرے جرم و عصیان پر نظر
کھینچ بلوایا مجھے یان سر بسر　　کر دیا اپنے مشرف دار سے
دور مت کیجو اب اس بیت اللہ سے　　گرچہ مین نالایق دربار ہون
چھوڑ اس در کو کہان جاؤن بھلا　　منہ مرا اس در کے گر قابل نہین
پھر بتا میرا ٹھکانا ہی کہان　　اس سے زیادہ اب تمنا کچھ نہین
یہ ترا کوچہ ہو اور میرا غبار　　کچھ نہ دو عالم سے خواہش ہی مجھے
ہی نوا سب بینوائی مین تری　　خواری و رسوائی و ذلت مری
ہی رضا و نا رضا مین تیری محو　　تو ہی گر راضی تو ہی عزت مری
اب تو آ رکھا ہے تیرے در پہ سر　　مو بمو سر کو مرے ای سرفراز
جلوۂ دیدار سے روشن تو کر　　کر مرے کانونکو اسرارونکا گھر

چشم کو کر چشمۂ آب زلال
سبز تا ہو گلشن ذوق وصال
پاک ہر شے سے مرا کر دماغ
بوے دبر سے معطر کر دماغ

محو کر بینی کو اندر بوے یار
جس سے پہونچے ن تا باغیر کا
کر مئی وحدت سی لب کو لبالب
محو ہون جس سے خیال غیر سب

دو جہانسے کر کے مجکو بے نیاز
دولت دیدار سے اپنے نواز
غفلت و ستی و ظلمت کر کے دور
کر عطا چستی و چالاکی و نور

دور کر کبر و ریا عجب و غرور
بخش عجز و مسکنت اخلاص و نور
بخش گنج فقر و درویشی مجھے
سکر و مستی محو بے ہوشی مجھے

دے شراب نسبتی کا مجکو جام
لوح دلسے محو کر ہستی کا نام
دہو مرے دلسے دوئی کا [illegible]
تا تمیز ما و تو اوٹھ جا تمام

اسے دعا گو ختم کر کے یہ دعا
ہو رجوع اب جانب خیر الورا
کر وسیلہ اوسکو ای امداد تو
وصل سے حق کے ہو تا دلشاد تو

گر تو طالب ہے وصول اللہ کا
چل پکڑ دامن رسول اللہ کا
جو کہا ای امداد اللہ کا وصال
بے وسیلہ اوسکے چاہی ہے محال

ختم کر کے یہ مناجات نکو
کر وسیلہ ذات پیغمبر کو تو

نعت شریف پیغمبر صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

حامد و محمود و ممدوح خدا
احمد مرسل محمد مصطفے

زینت تاج رسالت ہو وہ ذات
رونق تخت نبوت ہی وہ ذات
ہی وہ آئینہ جمال ذوالجلال
محرم خلوت سراے لایزال

بے وسیلونکا وسیلہ ہی وہی
بلکہ سارونکا وسیلہ ہی وہی
مہربان مثل پدر سب پر میان
روز محشر شافع خورد و کلان

عزت شاہی و فخر سروری
شان بخش مسند پیغمبری
مہتری کے ملک کا مہتر ہے تو
بہتری کے بحر کا گوہر ہے تو

ہے امین مخزن افلاک وہ
تاجدار کشور لولاک وہ
روشنی عرش نور لامکان
شمع بزم عالم کون و مکان

رونق گلزار محبوبی ہے وہ
عشق کے بازار کی خوبی ہی وہ
شہ سوار عرصۂ چرخ و سما
باز خوش پرواز معراج و علا

راحت و روح روان کائنات
زندگانی پرور جان حیات
باعث ایجاد عالم ہے وہی
موجب بنیاد آدم ہے وہی

گر نہوتا پیدا وہ شاہ نکو
یہ نہوتا وہ نہوتا مین نہ تو
ہی وہ سرمایہ وجود کائنات
دونو عالم سے ہی مقصود اسکی ذات

ہے وہ بیشک میوۂ نخل وجود
اول و آخر وہی اصل وجود
ہی یہ سب اوسکے لیے اے نیکبخت
واسطے پہل کے ہی بوتے ہین درخت

گر ہوا آخر مین وہ شاہ جلیل
پہر ہوا ظاہر اوسکے سبقت کی دلیل
گرچہ پیچھے انبیا کے ظاہرا
یہ حقیقت مین ہی سب کا پیشوا

گرچہ آخر ہے ثمر اول شجر
کب شجر ہوتا نہ ہوتا گر ثمر
جب ثمر سے یہ شجر ظاہر ہوا
پس ثمر ہی اول و آخر ہوا

کیا کمال میوہ مین نقصان ہی
جو وہ اول سابق بستان ہی
میوہ کو سبقت ہوئی جب باغ پر
ہے وہ اول وہ ہی آخر سربسر

بس سمجھ لے اس سی تو ای بے نمود
سر نحن الآخرون السابقون
ہی وہی شاہ جہان سب سے نبیل
ہی وہی مقصود کل باقی طفیل

در مدح چہار یار کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

پڑھ تو امداد اوسپہ صلوات و سلام
آل اور اصحاب پر اوسکی تمام

چار یار اوسکے ہیں چار ارکان حق
ساری امت پر وہ رکھتے ہین سبق

ہین ابو بکر و عمر عثمان علی
دوست پیغمبر کے اور حق کے ولی
چارون پیغمبر کے ہین برحق وزیر
ملک اسلام انسے ہے رونق پذیر

زیب ایوان شریعت ہین یہ چار
رونق باغ طریقت ہین یہ چار
ہین یہ ملک معرفت کے شہریار
ہین حقیقت کے چمن کی یہ بہار

قلعہ دین کی ہین یہ دیوار چار / ملت حق کی ہین یہ انہار چار
ہین طریق حق کے چارون رہنمون / ہین یہ ایوان خلافت کے ستون
ہے یہ ملک اسلام کی سرحد چہار / جو ہوا باہر انسے ہے مردود وخوار
بحر وحدت مین ہین چارون موجزن / ہے حقیقت ایک ظاہر چار تن
جو کہ دو سمجہا انہین احول ہے وہ / دو جہان مین بے شبہ بیکل ہے وہ
جو کوئی انسے ہوا بد اعتقاد / ہے وہ دو عالم مین بیشک نامراد

در مدح اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

جو ہین اہل بیت اور آل رسول / گلشن دین کے ہین سب پہول ہے
ہے ہر اک ان سبکا بیشک و یقین / مغز ملت جان ایمان مدح دین
جسقدر ہو انسے الفت مین کمی / اوسقدر ہے دین وملت مین کمی
ایک کا بہی انسے جو بدخواہ ہو / راہ حق سے بے شبہ گمراہ ہو
جتنے ہین اصحاب پیغمبر تمام / ہے ہر اک انجم ہدایت والسلام
اک صحابی سے بہی گر ہو سوء ظن / ہے وہ بیشک لایق گردن زدن
بہیج ان سب پر تو صلوات وسلام / ہر گہڑی ہر لحظہ ہر دم صبح وشام

در بیان باعث نظم وتصنیف این مثنوی مسمی بہ تحفۃ العشاق ومدح عشق وقدح عقل جزوے

ہوگیا اے دوستو یون اتفاق / باعث تحریر نظم پر مذاق
رہتا تہا مسجد مین اپنے متصل / مجمع علما وصلحا اہل دل
ایکدن پڑہتا تہا مین نفحات انس / لے رہے تہے حق سے سب نفحات انس
جوش پر تہا بحر علم عارفان / ہو رہے تہے گوہر معنی عیان
حاضرونکے دلمین تہا شان حق / کہل رہا تہا گلشن عرفان حق
اولیا کا حال سن مسرور تہے / ماسوا سے محو غرق نور تہے
رفتہ رفتہ حضرت تحفہ کا ذکر / آگیا اوس عاشق خستہ کا ذکر
سنکے انکی شان وشوکت جاہ عشق / ہمت مردانہ اندر راہ عشق
بول اوٹہا ہر اک بصد ذوق وسرور / ہے یہ قصہ نظم کے لایق ضرور
خاص کر قطب زمان شاہ فنا / آفتاب معرفت بحر صفا
کامل اکمل ولی بے بدل / عاشق ذات خدائے لم یزل
صاحب ارشاد وتلقین وسبق / عاشق صادق شہید راہ حق
برگزیدہ دو جہان مقبول رب / مشرب چشتی وفاروقی نسب
یعنی شیخ حافظ محمد ضامن آپ / مجکو فرمانے لگے کرکے خطاب
نظم کر اس قصہ پر درد کو / گرم کر اک بار ہر دل سرد کو
مثنویان ہین مجازی عشق میز / پر بہت کم ہین حقیقی عشق مین
قصہ تحفہ اگر منظوم ہو / رتبہ عشاق حق معلوم ہو
ریختہ مین نظم کر اس کو تمام / تاکہ سمجہین اسکو سارے خاص وعام
جان لیتا ہر کوئی بے قیل وقال / عاشقان حق کا یہ ہوتا ہے حال
دعوا جو کرتے ہین جہوٹا عشق کا / ہوشمین ہون سنکے رتبہ عشق کا
تابش گفتار عشق حق سے گرم / ہو کوئی بیدل سنگ ہو جون موم نرم
عاشق صادق بہی سنکر جاہ عشق / چاق اور چوبند ہو اندر راہ عشق
جان ہین تا عاشق کی سب رسم وراہ / چاہتے کو اپنے کرتا ہے تباہ
عاشقان رہتے ہین سر تہلی پہ دہر / ہے یہ راہ عشق نہ نانی کا گہر
عشق ہے جان اک بلائے جانگداز / ہے ازل سے دوست کش دشمن نواز
عشق کا سب سے الگ ہے رنگ ڈہنگ / ہے ازل سے عقل مین اور اسمین جنگ
عقل چاہے ہے کہ ہو عیش وفراغ / عشق چاہے رنج وغم سینہ پہ داغ
عقل چاہے ہے عزت وجاہ وجلال / عشق ذلت خواری ودرد وملال
عقل چاہے مال وملک وسلطنت / عشق عجز وفقر وفاقہ مسکنت
عقل چاہے عیش وعشرت خرمی / عشق درد وکلفت ورنج وغمی

عقل چاہتی ہے کہ ہو شیر و شکر
عشق کہتا ہے کہ کھا خون جگر
عقل کہتی ہے کہ چل گلزار مین
عشق لیجاتا ہے کوے یار مین
عقل چاہے ہے قبا و پیرہن
عشق کرواتا ہے سامان کفن
عقل کہتی ہے کہ کر عیش و طرب
عشق کہتا ہے کہ لے رنج و تعب
عقل کہتی ہے کہ چل بازار مین
عشق لیجا جنگل و کہسار مین
عقل چاہے دولت و عماریان
عشق چاہے سو بلا و خواریان
عقل لیجا گلشن و گلزار مین
ڈالتا ہے عشق جلتی نار مین
عقل چاہے ہے حیا و نام و ننگ
عشق کو ہے انسے ہمیشہ سے ہی جنگ
عقل مین اور عشق مین رہتی ہے لاگ
عشق جب آیا تو جاے عقل بھاگ
ہوے حضرت عشق کا جسدم ظہور
عقل سر سے جاے اور ویسے سرور
عشق کیا ہے درد و غم کی کہان ہے
غیر دلبر کا عدو ہے جان ہے
کیا کہون مین عشق کی نیرنگیان
رنج مین راحت کو کرتا ہے عیان
نار کو گلزار کر دیتا ہے عشق
دار کو دلدار کر دیتا ہے عشق
خاک مین جسکو ملا دیتا ہے عشق
تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے عشق
درد مین اسکے دوا ہے سر بسر
مرض مین اسکے شفا ہے سر بسر
مارنا اسکا جلا دیتا ہے جان
توڑنا اسکا ملا دیتا ہے جان
رنج مین اسکے ہے گنج بیکران
مرگ اسکی ہے حیات جاودان
عشق کے برعکس ہین سب کاروبار
نار کو اسکے سمجھ تو سو بہار
اسکی ویرانی کو آبادی سمجھ
خار کو گل غم کو تو شادی سمجھ
کلفت و تکلیف کو راحت تو جان
فقر و فاقہ کو سو دولت تو جان
عشق کی ذلت کو تو عزت سمجھ
خواری و زاری کو سو حرمت سمجھ
عشق کی تعریف ہو کس سے بیان
ہے ستم مین اسکی سو شفقت نہان
قہر صورت رحمت پنہان ہے عشق
اور طبیب درد بیدرمان ہے عشق
اول آخر ظاہر و پنہان ہے عشق
دو نو عالم جسم ہین اور جان ہے عشق
ہے بیان عشق تو بس بے بدل
اب کرون ارشاد حافظ پر عمل

رجوع بقصہ

اونکے فرمانیکو مین نے بے عذر
رکھ لیا سر پر سعادت جانکر
گرچہ مجکو شعر گوئی مین نہ تہا
دخل کچھ پر حکم کو لایا بجا
توڑنا موتی کا ہے آسان تر
سنے کہ حکم بادشاہ بحر و بر
لیکے اون کے گوہر ارشاد کو
مختصہ دل مین لیا کہ شاد ہو
وقت فرصت دیکھتا تہا یہ کہ جو
حکم پر اوس شاہ کے تعمیل ہو
پر نہ دیتا تہا مجہے فرصت امان
تا لکھون اس نظم کو با شوق جان
لایا اتنے مین زمانہ اور رنگ
ہو گیا کچھ اور ہی عالم کا ڈھنگ
ہو گئے بس حضرت حافظ شہید
شام غم ہمکو ہوا وہ روز عید
فرقت جانانسے بس ہو کو تنگ
جان جانانپہ فدا کی بیدرنگ
خوش نہ آئی اس جہانکی رنگ و بو
چلدیے بس جنت الفردوس کو
ہم بچارون کو تڑپتا چھوڑکر
سوی حق راہی ہوی منہ موڑکر
وہ تو وہان جام شہادت پی گئے
تہر غم کہانیکو یان ہم جی رہے
وصل سے حق کے ہوے وہ بہرہ ور
پیتے ہین حسرتسے ہم خون جگر
ناز و نعمت مین ہین وہ مشغول ہان
خاک خون مین لوٹتے ہین ہم یہان
جام کوثر سے ہوے وہ لب بلب
چاٹتے ہین پیاس سے ہم اپنے لب
آپ تو جا کر کیا جنت مین گھر
کردیا سرگشتہ ہم کو دربدر
آپ تو راحت کے سامان لیگئے
مایہ رنج و الم یان دے گئے
آپ تو بے رنج و غم مثل عروس
جا کیا تخت شہادت پر جلوس
لے لیا عیش و طرب ناز و نعم
رکھدیا سر پر ہمارے کوہ غم
عیش و عشرت مین ہے مشغول یان
ایک تخت ہمکو گئی بس بہول کر
عیش مین ہمکو دیا بالکل بہلا
حق الفت اور قرابت سب گیا
وعدہ حب و قرابت گر گیا
خواجہ تاشانی کا ہی کیا حق تہا
بیخبر ہے اگر رہنا تہا یون
ساتھ اپنے لیگئے ہمکو نہ کیون

گرچہ ہم لایق نہ تھے درگاہ کو | کفش بردار ین رہتے شاہ کے
شاہ کو زیبا ہی کب تہاروی | گو ہت خادم نہون تہوڑی ہی

دربیان محرومی وندامت بحال خود وحسرت مفارقت بزرگان ویاران طریقت واظہار غم جدائی ایشان

آه واویلا دریغا حسرتا
ساتھ کا اپنے ہر اک اصل ہوا
صاف تہی جو جلسے صاف لعیاب
بلبلون نے گہر کیا گلشن مین جا
گہر کیا طوطی نے شکرستان مین
تشنہ حق کا آہوے عرفان شکار
نرگس و ریحان کو جا آہو چرے
مرغ آبی نے کیا دریا مین گہر
مرد باہمت ہوے شہ پر نثار
گوہر مطلوب ہر اک نے لیا
غم کا اپنے کون ہی غمخوار آه
ہوگئے وہ محو نعمت اس قدر
آه واویلا کوئی ہمدم نہین
دلکی دلمین رکہکے چپ رہتا ہون
بعد مدت کے اب آئی المراد
حسب ارشاد وصیے مین لیکر قلم
عشق کی باتین سناتا ہون تمہیں
گر نہ عاشق ہی تو سن عاشق کا ذکر
عشق کی باتو نمین ہی وہ زور فن
ہوش سی بیہوش ہوکر ہوش کر
نامرادی مین مری باتین تجھے
ہو وہ پہنچا شہر الفت مین تجھے

مدعا دل کا دسے حاصل ہوا
شل تلچھٹ رہگیا مین زیر خاک
بوم ویرانہ مین ٹکرتا رہا
زاغ نوحہ گر ہے خارستان مین
سگ ہی بہر استخوان کو چینخ اور
اور شتر یان خار و بن چرتی رہے
مرغ خاکی لوٹتا ہے خاک پر
ہمسرون مین نفس کے ہاتہو نخوار
غوطہ خور مین بحر حرمان مین رہا
حال اپنا کس سے کرون اظہار آه
خواب مین بہی تو کم آتے ہین نظر
جو سنے میری مصیبت کیتین

پہنچا ہر اک منزل مقصود پر
جو کہ نوری تھے گئے افلاک پر
گہر کیا قمری نے شاخ سرو پر
ماہی حق نے تو لی دریا کی راہ
جا ملا دریا سے آب سیل بار
دست شہ پر جا ملا شہباز پر
پر تھے جنکے سوی بستان اڑ گئی
حیف ہی صد حیف یاران طریق
آه صد افسوس حسرت آه آه
جو کہ تھے غمخوار اپنے چل گئے
دور ساغر وصل کر چلتے ہین نا
نے مرا ہمدم نہ کوئی غمگسار

سات والے چلدیے مین رہگیا
رہگیا مین ہی پڑا بس دور تر
رہگیا سایہ کے جون مین خاک پر
جہاز مین خشکی ہی چمگادڑ ادہر
موش سوراخ زمین مین ہی تمام
رہگئے خشکی کے اندر سنگ و خار
کہول پر کرگس پڑا مردار پر
مرغ بے پر بقفس گریہ ہوئے
جا ہوے دریا مطلب مین غریق
جا کہون کس سے مصیبت آه آه
دیر پاسے سبج ہمکو مل گئے
آتش فرقت مین ہم جلتے ہین یہان
غم مرا غمخوار ہی مین غم کا یار
قصہ تحفہ کو اب کہتا ہون مین
حضرت حافظ کی وصیت مجکو تہی
قصہ تحفہ کا کرون یارو رقم
حق سے ملنے کا سمجھا ہی راہ جو
گرچہ پتھر سے بہی ہو دل سخت تر
خشک مغز ونکا ہو تر جس سے دماغ
جمع کرکے رکہہ مری باتو نپہ ہیان
کہینچ لیجا تجکو بوتا کوے عشق
سننے سی بہی تخم خود بوتا ہی عشق

مقدمہ شروع داستان حضرت بی بی تحفہ مغنیہ قدس اللہ سرہا

گمرہی سے رہ پہ لاتا ہون تمہیں
دور کرکے ماسوا کا اس سے فکر
مردہ دل زندہ ہو اندر گور تن
گوش سے بے گوش ہوکر گوش کر
عشق کی معلوم ہون گہاتین تجھے
غرق کردی بحر وحدت مین تجھے

راہ اس رہ سے کوئی بہتر نہو
عاشقون کا ذکر کرتا ہی اثر
ہی وہ سیراب عشق کی باتونکا باغ
سب طرف سے بند کرکے کہول کان
تجکو بہی شاید کہ آجا بوے عشق
دیکہنے ہی سے نہین ہوتا ہی عشق

ہین بہت عاشق کہ پردہ کی جمال — سکے پائی عشق سی بس گوشمال
بلکہ کامل عشق ہی عشق شنید — ناقص وہ ہی اعتبار سے عشق دید
کیونکہ ہو عشق خبر و بسے حصول — عشق صورتکا ہی دیدہ سی نزول
دید تابع دیکھئے ہوئے دل تبع — یومنون بالعین ہی معقول حق
حسن محبوبان عالم سر بسر — عاشق ناقص ہلو دی جان عکس پر
دید تہا اوسکو نہ دل ہوتا بجود — اصل سے جو عکس پر مائل ہوا
اس سی زیادہ چاہئے تفصیل گر — کہول دلکی آنکھہ سرکی بندکر
کسنے دیکھا ہی خدا کو آشکار — تاکرین اوصاف حق تجپر عیان
تاکل اوصاف حق عاشق ہنی — خالق و رازق و رب العالمین
راحم و رحمان رحیم و بردبار — غالب و قہار غفار الذنوب
عاشق و معشوق محبوب جہان — ظاہر او رباطن وہی معبود کل
ہی وہ اول بی بدایت اوسکی ذات — ہی وہ باطن سخت و ظاہر آشکار
ہو ازل سی تا ابد وہ ایک سا — جلوہ گر لاکھون طرح ہر آن مین
ہی منور باکمال و باجمال — جگنون بی کیف روشن چارسو
لا و ہو دونو نفی اثبات ہین — لا و ہو کو کر تو ورد دل سدا
تاکہ بخشد لا و ہو قوت ترا — ترک جب لا کو کرے تب تو ملے
یون تباہ ہوتا ہی اندر آب و گل — وصف حق کرتے چلے آئی سبھی
بعد پیغمبر کے آل اصحاب سب — جسمین تصنیف ہو گئی صدہا کتاب
سب ہین تیری عشق بازی کے سبب — عشق کی رہ مین کرو حاصل کمال
یک صد افسوس حسرت ہے یہ — اور نہ سن سکتا ہی کانونسے خبر
پہنس گیا دلدل مین غفلت کے تو آہ — پہر نکل دلدل سے اپنی راہ لے
گر تو پیدا دلمین اپنے درد عشق — بعد ازان سن یہ حکایت دردناک
گوش ہو سے سن سری سقطی کی نقل — جسکے سننے سی تجہے آوی کچہہ عقل
نقل اپنی کرتے ہین حضرت سری — ایک شب کی جو کہ تہی غم سے بہری
لکھتے ہین اک شب ہوا یہ ماجرا — نے رہا ورد و وظائف اور نہ خواب

دربیان تمیز عشق حقیقی وعشق مجازی وذم عشق مجازی

سوجھہ اس نکتہ کو کرکر دل مین غور — یومنون بالغیب ہی مقبول حق
عکس حسن حق ہی بیشک جلوہ گر — اصل کو کر ترک سایہ دیکھکر
چہوڑ سایہ یا اصل سی جا تا ملا — گر ہی دلبر گل سی کم کب دل ہوا
آئینہ دل صاف کر اور کر نظر — سرکی آنکھیں وسکا پردہ ہی مقر
جسکو وصف اوسکا کرین ہین بیانتا — انبیا اسواسطے آئے یہان
دلمین پہول اوسکی تمنا کی جو — یعنی ہی وہ ذات بیشک و نظیر
رایگان بخشندہ نعمت بیشمار — عالم الاسرار ستار العیوب
طالب و مطلوب مرغوب جہان — اول اور آخر وہی او رجز و کل
ہی وہ آخر بی نہایت اوسکی ذات — ہی وہ ظاہر باکمال استتار
ہی ہر اک صورت مین وہ جلوہ نما — ہی وہ اکشان اور ہزارون شان نمیز
جلوہ گر ہر دم بہر رنگ و مثال — فرد مطلق لا الہ الا ہو
نافی غیر اور مثبت ذات ہین — کیون آنے گمرہ و غافل سدا
می برد تا پردہ عزت ترا — حق سے با حرص دہوا کب تو ملی
ماسوا کو ترک کر اور حق سی مل — حضرت آدم سے تا آخر نبی
اور امام اور اولیا اقطاب سب — وہ صفات و حال خوبی جناب
وصل حق کی چارہ سازی کیلیے — تاکہ تو یہ دیکہہ سنکر حال و قال
ہین پڑی چارونطرف تجہپر حجاب — نے تو کرسکتا ہی آنکہونسے نظر
ہل نہین سکتا کہ پاؤں کچکی راہ — مرکب تو یہ عصا راہ سے
تا تپ غفلت کو کردی سرد عشق — میل سی غفلت کو کر کانونکو پاک

شروع داستان وبیان حال حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالی

مضطرب ایسا رہی وہ رات بھر
نے رہا وہ شوق نے راز و نیاز
نے رہا ورد و وظایف نے درود
گر عبادت سے رہی شب بی نصیب
ہجر کی لذت کو عشاقان رب
اضطرابی اور بیتابی کا لطف
ذوق بیخوابی کا تو چاہے اگر
چاہیے گر کیفیت سوز و گداز
اضطرابی بے قراری کا مزا
لوٹنے کی خاک پر آرام کو
درد سے نامرد کی نکلے ہی جان
جو پڑے آتش مین ہو جلکر فنا
خون ہو فرعونیون پر آب نیل
زخم گرز و تیغ و تیر آبدار
کیونکہ ہی درد و بلا مطلوب یار
خار مین گل گل مین ہل نو گرد تیز
ہو گلہ مین شکر بیصبری مین تاب
نیستی مین ہستی پستی مین علو
بیخودی و نیستی غم کی بہار
بیگہری و بے زری و بے پری
نیستی و پستی و مرگ و فنا
پوچھ رونیکا مزا یعقوب سے
سر کے رکھ دینے کا نیچے تیغ کے
جنگلو نمین ٹھوکرین کہانیکا لطف
زخم کہا کر خاک و خون مین لوٹکر

سب عبادت کا ہوا ویران گھر
لذت سجدہ نہ کیفیت نماز
نے تہجد نے تلاوت کی نمود
لیک کیفیت تہی اک دلمین عجیب
وصل کی لذت سے کم جانین کہین
کیا کہون اوس شب کی بیخوابی کا لطف
کوی بیخوابونمین کراک شب گذر
خدمت عشاق مین کہہ تو نیاز
جانتا ہی جسنے دلمین ہی چکہا
عاشق بیتاب جلنے مین نہ تو
مرد کے حق مین حیات جاودان
ہی سمندر کی وہی عیش و بقا
قوم موسے پر ہو آب سلسبیل
ہی شہیدون کے لیے باغ و بہار
اسلیے عاشق کرین غم اختیار
غم مین شادی اور شفا ہی درد مین
گریہ مین خندہ تو اپنا ندر عذاب
زندگی مرنیمین گہٹنے مین نمو
دیکھتے ہین عاشقان جان نثار
بیخودی و بیخوری و بیزری
ذلت و رسوای و رنج و عنا
کلفت و زحمت کا حظ ایوب سے
پوچھ اسمعیل سے کیا لطف ہی
اور پہاڑون بیچ ٹکرانیکا لطف
جان مرنا بیخطر با ذوق تر

قبض ایسے دلبرا ون سے آگئی
فوج بیتابی سنہ کرکے اژدہام
تہی نہ بیہوشی نہ غفلت زینہار
ظاہرا چہوٹا اگر درد و نماز
عاشقان حق وصال و ہجر مین
لطف بیخوابی کا بیخوابونسے پوچھ
لطف بیتابی کا ہی مطلوب گر
کرتا ہی روشن دو چشم طالبان
لذت درد و قلق رنج و بلا
جانے کیا بیدرد لذت درد کی
زہر مار اور دونکو ہی گرچہ ممات
سوزش خورشید تر کو دی ثمر
نار ہو گلزار براہیم پر
درد و غم ہے زندگی عاشقان
جلتے ہین عاشقان بیقرار
سمجھین راحت ضرری مین فنا
زحمت ہی زحمت مین اور ظلمت مین نور
موت مین جینا بقا اندر فنا
خاکساری رنج و ذلت ناسزا
آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
لذت اور کیفیت ان سبکی ذرا
سر کے کٹنے کا مزا یحیے سے پوچھ
آہ و زاریکا مزا آدم سے پوچھ
فرش سے تا عرش پہرنیکا مزا
پوچھ ان سبکا شہیدونسی خدا

مہر عرفان پر گہٹا تہی چہا گئی
لوٹ لی پونجی عبادت کی تمام
لیک تہا بے صبر بیتاب و قرار
تہا مگر دلمین عجب سوز و گداز
ایکسا لذت مزا دونونمین ہین
حظ بیتابی کا بیتابونسے پوچھ
عاشق بیتاب کر رکھ پامین سر
سر مئہ گرد قدوم عاشقان
وہ ہی جانے جو ہی اسمین مبتلا
درد و رنج و غم غذا ہی مرد کی
سانپ کے حق مین ہی پر آب حیات
خشک کو دی آگ مین کر خشک تر
لیک ہو نمرود پر قہر و شرر
مرتے ہین اس زندگی سے فاسقان
رنج مین گنج اور خزان مین نو بہار
مسکنت مین سلطنت ہی بے عنا
ذلت و خواری مین عزت ہی ضرور
عاشق جانباز کو ہی بے عنا
عاشقونسے پوچھ ان سب کا مزا
بے قراری انتظاری درد سر
عاشقان با وفا سے پوچھ جا
لطف تن چرنیکا زکریا سے پوچھ
درد زہ کے لطف کو مریم سے پوچھ
پوچھ عیسی موسے اور احمد سے جا
لذت و کیفیت و ذوق و مزا

ہوکے بیجان جان فدا کرنیکا لطف
روشنی سے شمع کے جلنے کو پوچھ
ابر کے رونے کو خور کے سوز کو
گرمی دل چشم تر ہووے نہ گر
عشق کی باتون نے مجکو اے عزیز
عشق نے اونکے کیا کچھہ اثر
عشق کی باتونکا سنکر شور و غل
ہندوی شب کا جو گذرا حد سے جور
اوٹھہ وضو کرکے بقصد عجز و نیاز
چل کہین موقوف ہوتا یہ ملال
آخرش گھر سے نکل پھرنے لگا
گذرا تا بازار مین ہو غم بسر
جو گیا صحرا مین تسکین کیلیے
گر تسلی کو گیا اندر پہاڑ
جس جگہ جاتا تہا مثل آفتاب
غنچۂ دل کب کہلے عاشق کا ہائے
ہوئی کب بے گل کے بلبل کو قرار
دیدۂ حیران نہو کیون اشکبار
ہو فغان بیدل کی دلسے دور کب
جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار
مرض مہلک نے جو گھیرا جان کو
دیکھکر ہمدرد ہم مرضون کا حال
جنس اپنی جنس سے ہو فیضیاب
آدمی ہم جنس ہین صورتمین ایک
ہوگئے اوصاف جو سب نیک بد

پوچھہ جانبازون سے وہ مرنیکا لطف
شمع سے جا موم کے گلنے کو پوچھ
باغ و اشجار جہان سے پوچھہ تو
باغ جان کس طرح ہو سیراب تر
کردیا اب ایسا بے عقل و تمیز
نقل سے اونکی ہوا مین بیخبر
خواب غفلت سی گئی پھر آنکھہ کھل
ترک خور اوسکا ہوا قاتل بزور
کی ادا جو ان تون فجر کی مین نماز
گھر سے نکلا دلمین یہ کرکر خیال
در بدر صحرا بصحرا جا بجا
اور دل مضطر تہا جون گو رہین زر
اور راہ مین دلسے بگولی آگ کے
اور غم کا آپڑا اسپر پہاڑ
تہا ترقی پر جلن اور اضطراب
بے ہوائے وصل یار گلعذار
باغ مین ہووی اگرچہ سو بہار
بے نظارہ نرگس بیمار یار
تا نہو دلبر سے اپنے لب بلب
سب علاج اوسکا ہو جز دیدار یار
دلمین آیا چل بیمارستان کو
ہو دل غمگین مرا شاید بحال
غیر جنسیت سے ہو اندر عذاب
مختلف اوصاف رکہتی ہین بیک
اسلیے ہی رات دن آپسمین جنگ

پوچھیے ہر تخم سے بستانمین جا
سیم و زر کے خاکمین سڑنے کو پوچھ
گریۂ ابر اور سوز آفتاب
عشق سے دل گرم کر اور دیدہ تر
حضرت سری کو یہ حالت مین چہوڑ
ذکر اونکا بہولا اونکو دیکھکر
یاد آئی ہے مجھے اب ونکی بات
الغرض کی رات اس صورت بسر
صبح کا روشن ہوا جسدم چراغ
چل کہین ایسی جگہہ تا ہوئی کم
ماہ کی چون کو بکو گھر بہ گھر
گر گیا گلشن مین چون گلکی کلی
سیر دریا کی کہ کم ہو اضطراب
اور مزار اہل دل پر بھی گیا
آتش درد فراق بیدلان
کب ہو کم ظلمت زدہ کا اضطراب
ہوئی کب قمری کا کوتہ غم دراز
جاوے کب عاشق کے دلکا پیچ و تاب
لوٹنا موقوف عاشق کا نہ ہو
الغرض تدبیر کی مین سو ہزار
کیونکہ ہو ممکن بھی جو بس بیدل
نقل ہے کہلتا ہے خوب آپسمین دل
ہے مراد ہم جنس سے ہم وصف یار
جنس ظاہر کا جو ہوتا اعتبار
گر کرین اوصاف کو سب ایک صاف

خاک مین ملنے سے کیا تمکو ملا
کیمیا سے مس کی جاتے جلنے کو پوچھ
باغ عالم اس سے ہی باآب و تاب
گلشن جانان ترا ہو تازہ تر
عشق مجکو لیگیا کس طرف موڑ
جسطرح ہو آہو پیش شیر نر
یعنی فرماتی ہین یون وہ نیکذات
ہو گئی جب صبح ظاہر سر بسر
نکلا جل بل گھر سے سینہ پر داغ
اضطرابی اور بیتابی و غم
شہر و جنگل مین کیا مین نے گذر
تہی زیادہ اور دل کو بیکلی
جوش پر تہا اور بحر سوز و تاب
پر ہوا ہرگز نہ عقدہ دل کا وا
کب بجھے بے آب وصل دلبران
جبتلک دیکھے نہ روئے آفتاب
گلشن و گلزار سے بے سرو ناز
ہو نہ گر زلف صنم کا سایہ یاب
تا نہ وہ ہمبستر جانانہ ہو
پھر نہ آیا دلکو میرے کچھہ قرار
دیکھہ ہمدردونکو نکلے کار دل
جبکہ دو دیوانے بیٹھین ساتھ مل
جنس ظاہر کا نہین کچھہ اعتبار
فرقے کیون ہوتے بہتر آشکار
پھر رہے کا ہیکو ایسا اختلاف

الغرض دلمین یہ اپنے ٹہان کی — در پہ جا نکلا بیمارستان کے

جاکے داروغہ سے مین اوسکے کہا — کہول دیجے بیمارخانہ کا ذرا

تاکہ دیکہون اپنے ہمدردونکو تک — ہو تسلی دیکھ بیمارونکو تک

رجوع بقصہ وکیفیت بیمارخانہ مقولہ سری سقطی رحمہ اللہ

دیکھکر پہلے تو بس تسلیم کی — باادب اوٹھکر مجھے تسلیم کی

بعد انسان اوسنے دیا جو در کو کہول — کہلگیا گویا در دل بے غلول

دیکھکر احوال اہل ابتلا — غنچۂ دل میرا یکبارگی کہلا

دیکھا ہر اک کو کہ ہے زار و نزار — کوئی نالان ہے کوئی ہے اشکبار

کوئی کوہے اور کراہتا ہے کوئی — صبر کو اپنے بناتا ہے کوئی

کوئی روتا ہے کوئی کرتا ہے آہ — کوئی کہتا ہے کہ ہون یا حق تباہ

کوئی تڑپے ہے کوئی ہے خوابمین — کوئی حیران کوئی پیچ و تابمین

ہے کوئی گل کی طرحسے جامہ چاک — مثل قمری ہے کسیکے سر پہ خاک

ہو رہا بلبل نمط نالان کوئی — مثل بسمل خاک مین غلطان کوئی

کوئی رکہتا ہے بعدنار و نزار — زخم دل پر مرہم تصویر یار

کوئی پیکر داروے تلخ فراق — زندگی سے کرتا ہے کڑوا مذاق

اشک سے دہوتا ہے کوئی ریش لب — کوئی بیتابی سے مارے دلپہ سل

سینکتا ہے درد پہلو کو کوئی — تابش دسے رکہا ہو کہیں روی

درد سر پر کوئی بیتابی کا لیپ — کرتا ہے بہرتا ہے بیصبری کی چپ

ہو تپ دلرزہ سے کوئی بیقرار — پی رہا ہے شربت نار و نزار

کوئی پیچش سے شکم کی ہو تباہ — گو زیان کہاتا ہے بیتابی کی آہ

ہو کے مرض لادوا سے بے امان — جان بلب کوئی ہے کوئی نیمجان

زندگی سے ناامید ہو کر بہوش — کوئی مسہل سے تکا کرتا ہے نوش

دیکھ حال نیک ظاہر مین خراب — ہوگیا موقوف میرا اضطراب

غنچۂ دل کہل گیا دیکھا کیا — گلشن بیمارخانہ کی بہار

ملاقات شدن سری سقطی از حضرت بی بی تحفہ وبیان حالت غلبۂ عشق او قدس سرہا

تھا اسی مین جو گئی اکسو نظر — دیکھتا کیا ہون کہ اک شکل صنم

تازہ و پاکیزہ و صاحب تمیز — بالباس خوب و دیبا اک کنیز

چہرہ اوسکا ہے گویا شمع حرم — قامت اوسکا گلبن باغ ارم

زلف اوسکی دام راہ سالکان — لعل لب اوسکا ہے جان تشنگان

چشم اوسکی چشمہ ہے فتنہ کا باز — خال اوسکا تخم شوق پاکباز

میٹھا اوسکا وہ باحسن و وقار — پھر جھکو دیتا ہے پھر نیسے قرار

بیٹھی ہے اکطرف کوچون شیر مست — دیکھ اوسکو ہوگئی غم میرے پست

دیکھکے حسن کی جسکی بہار — نرگس و آئینہ تھے حیران و زار

قید مین ہی تھی یہ اوسپر آب تاب — کومکے اندر ہو جیسے لعل ناب

تھی وہ آنکھین اوسکی جون شمع ایاغ — ذوق و مستی سے کہ تھے اندر دماغ

دیکھ اوسکی شعلہ رخکی آب تاب — کہاتا تہا تار نظر سے پیچ و تاب

بوی خوش اوس سے مری اندر دماغ — پہنچی اور دل ہوگیا بس باغ باغ

دیکھ یہ الفت بہری صورت مہیب — ڈہتے ڈرتے مین ہوا اوسکے قریب

دیکھا جو نزدیک جاکر مین بشوق — مثل قمری ہے گلیمین اوسکی طوق

اور بند ہے مین ہاتھہ زنجیروں سے تو — شاخ طوبی سے ہو لپٹا سانپ جون

اور دو مضبوط لوہے کے کڑے — مثل حلقہ ماہ پاؤنمین پڑے

دست بردل نغمۂ خوش برزبان — عاشقانہ تھی غزل منہ سے عیان

مجکو جو دیکہا تو اوسنے اوسگہڑی — دی لگا آنکہونسے اشکونکی جھڑی

مثل ژالہ اشک برسانے لگی — زرد گل کو لالہ دکہلانے لگی

روئی اور روکرکے پہر کراو سحر — چند شعر اوسنے پڑہے باسوز و جگر

اوسکے عشق اور زنجیر ہستی کا اثر
ہو کسی فرزانہ کی دیوانہ یہ
کیا خطا اس بیخطائی کی کہو
کوئی بیماری نہین ظاہر اسے
ہو گیا اسکو جنون تقدیر سے
جملہ رندان چونکہ در زندان خوشند
قید آب و گل مین آدم کو کیا
بند ہو قطرہ صدف مین چندگاہ
تخم کو ڈالین زمین کی قید مین
حرص جو قید قناعت مین ہو بند
بخل کو اندر سخاوت کی چھپا
بند یاد مرگ مین کر طول امل
کر تواضع مین تکبر کو تو بند
عشق حق مین بند کر تو حسب غیر
کر خودی کو تو خدا مین محو نیک
تا کہ ہوا ان کو باین قید کول
بند کرکے تا کرین اسکا علاج
جو یہ داروغہ سے لونڈی نے سنا
ای مسلما تو نہین مجنون مین
سنکے اوس سی ظاہری بیہودہ قال

پڑتا تھا دو پیر مرے جو تاب خود
سینہ شبہ ہے عاشق جانانہ یہ
قید مین ڈالا ہے اس یوسف کو جا
ہے یہی چنگی کہو کیون نہی
اسلیے ہے بند یہ زنجیر سے
متقی وزاہد و حق خوان خوشند
جو ہر انسان جب ظاہر ہوا
تب وہ موتی ہوئی با خوبی جا
تا کہ اوس سی پہول سبل حاصل کرین
ہو غنا قلبی وہی ای ارجمند
تا حبیب اللہ ہو تو بر ملا
تا رہے اکرم نہ تو بے نیک عمل
تا کرے حق مرتبہ تیرا بلند
تا ہو بالغ وصل حق کی تجکو یہ
تا کہ معلوم ہو نہین جزوات یکسا
گو ہر مطلب ز مقصد حصول
تا صحت پر ہو وہی ہلکی انکا مزاج
رو پڑی اک بار او سر کو دہنا
اپنے دلبر کے ہون پر مفتون ہو
ہوئی غصہ نہ دیکھا دلکا حال

تا بش گرمی دلسے اوسکی مین
پوچھا داروغہ سے مین اوسکی کو
کیون کیا زنجیر و طوق اسر شاہ
بولا داروغہ یہ سن کر دو سخن
اسکے مالک نے کیا بند اسلیے
طفل نادانکو کرین مکتب مین بند
نطفہ زندان رحم مین جب ہے بند
کہا نہین جب قید ہو دین بے سیم
نفس سگ زنجیر تقوی مین ہو قید
طمع کو محو توکل کر شتاب
بولنے کو بند جب رہتے مین کر
حکم مین حق کے چھپا تو عجب کو
کبریا کو محو تو اخلاص مین
کر صفات حق مین گم اپنی صفات
اسلیے درویش و فقرا ہوشمند
اسکی مالک نے بہی اس امید مین
ہووے شاید عقل و ہوش اسکا بحال
دردناک اک کہینچکر کے دلسے آہ
سمجھو تم موسے کا چروا لے مجھے
یونہی مجکو بھی دیوانی جانکر

جانا یہ اتنی جو ہے بے صبر و چین
کیون کیا ہے قید مین یہ دلربا
ابر مین کیسے چھپایا ماہ کو
تھی یہ اک مولی کی شایستہ کنیز
تا کہ شاید عقل و ہوش آبجا ہے
عالم و دانا ہوتا اور ہوشمند
شکل انسان تب ہو خوب و درست
پا دین جب قیمت گران و عظیم
آہوی عرفان کا جب کرتا ہے صید
تا بحب اللہ کا پاوی خطاب
ہمکلام حق سے ہو تو تا ای پسر
ظاہر و باطن ترا تا ایک ہو
تا ہو حق کے بندگان خاص مین
ماسوا سے تا کہ تو پاوی نجات
چلہ و عزلت مین ہوئین آپ بند
اس کنیزک کو کیا ہے قید مین
تا نفع ہے اس سے وہ بی انتہا
بولی مین ہون ایعزیز و بیگنا
جسکے دلسے بیخبر مو سے ہے
کر دیا قید اور نہ لی دلکی خبر

تمثیلا بیان چرواہ موسیٰ علیہ السلام

نقل ہے جاتے تھے موسیٰ طور پر
کہہ رہا تھا یون بصد زاری آہ
ہے کہان تو جلوہ گر بتلا مجھے
راتدن مین تیری خدمتین کرون
تیل ڈالون سر مین کنگھی کرون

تیری دوری نے دیا تڑپا مجھے
ایکدم غم مین ہے تجھے ہونڈون
چیلین تیرے لیے اچھی سیون

ہے بتا کسجا تو اے جان جہان
خوب سا مل ملکے نہلاؤن تجھے
ڈہونڈکر ڈھونڈکی تری مارون جوئین

ایک چرواہا پڑا رہ مین نظر
ای رحیم اے کریم و ای اله
تا کرون قربان تری خدمتین جا
اور اچھی کپڑے پہناؤن تجھے
اور کہلاؤن ہر طرح کی نعمتین

ہو اگر بیمار تو اے کردگار — جان و دل سے ہوں ترا میں غمگسار
ہو جو کچھہ تکلیف اور زحمت تجھے — کر کے خدمت خوب دوں راحت تجھے

پاؤں دابوں اور چوموں ہاتھہ کو — اور کروں سونیکو بستر رات کو
ای مرے رب جان مری تجھپر فدا — اور سب اولاد گھر بار ہر مرا

ہو کہاں تو تا تری خدمت کروں — سیئوں گیری تیری اور بخیہ کروں
دیکھہ پاؤں میں تری گھر کو اگر — دودھ گھی لاؤں تری شام و سحر

روغنی روٹی پکا کر اور کھیر — اور بہت لسی دہی مسکہ پنیر
لاؤں میں تیار کر آگے ترے — روز ہو کہاتا ترا گھر سے مرے

اور کا ہرگز نہ کہلانے دوں طعام — اپنے ہی گھر سے کھلاؤں میں مدام
رنج و غم ہرگز تجھے ہونے دوں — تیری راحت کے لیے محنت بھروں

تیری خدمت سے نہو فرصت مجھے — میری خدمت سے ہو نت راحت تجھے
ای خدا تجھپر ہو قربان میری جان — اور مری سب بکریاں اور خانماں

اسطرح بیہودہ کہتا تھا شبان — پوچھا چرواہے سے موسی نے کہ ہان
کسکو کہتا ہے یہ تو مجکو بتا — بولا وہ جسنے مجھے پیدا کیا

اور کیے جسنے زمین و آسمان — عرش و کرسی دوزخ و جنت عیان
اور کیے جن و بشر اور دو جہان — ہو اوسی سے عرض یہ میری بیان

بولے موسی ہای تو نے کیا کیا — ہو گیا کافر مسلمان کب رہا
ہے یہ کیا بیہودہ ہزیان کفر و جہل — بند کر منہ کو سمجھہ اوسکو سہل

اس تری کہنے سے اے بیہودہ گو — ہو گئی عالم میں ظلمت چار سو
کفر سے تیرے ہوا اعمال سیاہ — کفر نے تیرے کیا دین کو تباہ

کہانا پینا پہرنا تیرا ہے کام — اور یہ کب خورشید کو زیبا ہے کام
گر نہ روکا اس سخن سے حلق کو — آگ آکر پہونک دیگی خلق کو

گر کہے تو جرم کرتے ہیں سبھی — آگ آتی ہے نہ جلتا ہے کوئی
گر نہ آئی آگ کیسا ہے دہوان — ہو گیا کیوں دل سیہ مردود یاں

ہو تو جانے ہے کہ حاکم ہے خدا — پہر یہ گستاخی ہے کب تجکو روا
دوستی بے عقل کی ہے دشمنی — ہے خدا پاک ایسی خدمت سے غنی

کس سے یہ کہتا ہے کیا غافل ہے تو — یا کہ باپ اپنے سے یا عمو سے تو
جسم و تن حاجات بشری تو قرار — دیتا ہے اندر صفات کردگار

کہانا وہ کہاوے جو رکہتا ہو شکم — کپڑا وہ پہنے کہ ہو جسکے جسم
دہ پیے شیر ہو جسے نشو و نما — چپلیں پہنے جو ہو محتاج پا

وہ منزہ ذات حق دانای راز — پاک ہے ہر چیز سے اور بے نیاز
بلکہ جو بندہ فنا فی الذات ہے — صفت اوسکی صفت عین ذات ہے

اوسکے حق میں بہی نہیں کہنی سزا — اس طرح کی گفتگو ہے ناسزا
[illegible] بر حق جناب کبریا — سے بدل [illegible]

اولیا کو کہنا بے ادبی کی بات — دل کو کرتی ہے سیاہ اور جان کو مات
گر کہے اک مرد کو تو فاطمہ — گرچہ ہیں اک جنس مرد و زن تمام

وہ کریگا قصد تیرے قتل کا — گرچہ ہو خوش خلق و حلیم و پارسا
فاطمہ ہے عورتوں کی حق میں مدح — مرد کو بولے تو وہ ہو رنج و قدح

ہاتھہ پاؤں ہیں ہمکو آسایش تمام — اور خدا کی حق میں آلایش تمام
لم یلد لم یولد اوسکی ہے سزا — ہے وہ خالق والد و مولود کا

ہے وہ پیدایش کہ آیا جسم جو — جو ہوا پیدا ہے اس عالم سے وہ
کیونکہ جو اس عالم فانی سے ہے — تعلق ہے اور خالق اوسکو جانکر

بولا چرواہا کہ تمنے یا نبی — سی دیا منہ میرا لب پر مہر کی
اور پشیمانی کی آتش سے بہلا — جان و دل میرا دیا تمنے جلا

کہکے یہ اور بھرکے دل سے ایک آہ — پہاڑ کر کپڑے لیا جنگل کا راہ
بیخود و سرمست با آہ و فغان — نالہ و زاری ہوا کرتا روان

عتاب الٰہی بر موسی علیہ السلام در مقدمہ چرواہہ

آئی موسی کی طرف وحی خدا — میرے بندیکو کیا مجھسے جدا
میرے ملنے کیلیے آیا تھا تو — یا جدائی ڈالنے آیا تھا تو

ہو سکے جبتک نہ لو نام فراق / رکھتا ہون مکروہ مین لفظ طلاق

ہر کسی مین سیرت اک رکھی ہی مین / ہر کسیکو اصطلاح بخشی ہی مین

ہندیون کی اصطلاح ہند مدح / سندیونکی اصطلاح سند مدح

معنی دو ہون اور ہی بات ایک / ہو تری حق مین بری اور اسکو نیک

حقمین اوسکی مدح تیری حقمین ذم / حقمین اوسکی مدح تیری حقمین سم

حقمین اوسکی نور تیری حقمین نار / حقمین اوسکی پھول تیری حقمین خار

حقمین اوسکے نیک تیری حقمین بد / حقمین اوسکی خوب تیری حقمین رد

بس بری ہی پاک ناپاکی سی ہم / اور گرانجانی و چالاکی سے ہم

نے کیا مین حکم تا لون فائدا / بلکہ سو بخشش کرون بندون پہ تا

اونکی کب تسبیح سی کچھہ ہون مین پاک / بلکہ وہ خود آپ ہو جاتی ہین پاک

مین نہ کیون کہلون زبانکی قال کو / دیکھتا ہون دل اور اوسکی حالکو

دیکھتا ہون دلکا مین سوز و گداز / لفظ بیجا سے زبان ہو گرچہ باز

ہو زبان یا دل حقیقت یا مجاز / چاہتا ہون سب مین سوز و گداز

دلمین اپنی عشق کی آتش لگا / سر بسر فکر و عبارت کو جلا

موسیا آداب والے اور ہین / اور سوز و تاب والے اور ہین

سوز و غم مین کرتی ہین عشاق علاج / کان ویران پر نہین عشر و خراج

گر گناہ اونسے ہو مت عاصی کہو / جو ہوا پرخون شہید اوسکو نہ دھو

ہی وہ خون پانیسے افضل بیشبہ / سو ثوابو نسے ہی بہتر یہ گنہ

گم ہو رسم قبلہ جب کعبہ مین ہو / پا برہنہ غم ہی کیا غواص کو

رہبری مت ڈھونڈ سر مستونسی تو / جامہ چاکون کو نہ کروا تو رفو

ملت عشق از ہمہ دینہا جدا / عاشقان را مذہب و ملت خدا

عذر نمودن موسی علیہ السلام بخدمت شبان یعنی چروالہ

یہ عتاب حق جو موسے نے سنا / پیچھے چروالہ کے دوڑی برملا

اوسکے پانوکی نشانون پر چلے / تا وہ سرگشتہ کہین شاید ملے

رفتہ رفتہ آخرش وہ مل گیا / مژدہ دیکر اوس سی موسی نے کہا

ہو گیا ہی تجھکو اب حکم خدا / کھول تو اپنی زبان کو برملا

اب تو ترتیب ادب پر کچھ نہ رہ / جو ترا دل سوختہ چاہی وہ کہہ

کفر تیرا دین ہی اور دین نور جان / تیری برکت سی ہی عالم مین امان

ای معاف یفعل اللہ ما یشاء / بے محابا تو زبان کو کھول جا

بولا ای موسی نہین مین وہ رہا / ہو گیا کچھ اور حال عالی مرا

مارا کوڑا تو نے گھوڑے کو مرے / اوڑ گیا وہ عرش سی اوپر پرے

پا گیا مین گونگو کی بات کو / آفرین تجھکو ہو تیرے ہات کو

کیا کہون کچھ کہہ نہین سکتا ہون اب / شہد وحدت نے کیے ہین بند لب

حال کو میرے کہان پہنچی کلام / اس سے چپ رہنا ہی بہتر والسلام

رجوع بقصہ مقولہ حضرت بی بی تحفہ مغنیہ و بیان زور شور و غلبہ عشق حضرت تحفہ قدس سرہا

گرچہ بھید اپنا نہ کہنی دیگی عشق / لیک کب خاموش رہنی دیگی عشق

ہو سکی کب بند عاشق کی زبان / گرچہ بھید اوسکا نہ جانی مردمان

جب کہ سمجھین نہ بیا کم راز عشق / کسطرح ہون عام پھر ہم راز عشق

بے کہے معلوم مرے دلکا بھید / کر دیا مجنون سمجھ کے مجکو قید

ہون نہ دیوانی نہ میری عقل مست / لیک ہون مین اپنی مستانہ کی مست

رہبری سی عشق کے گمراہ ہون / سب سی غافل اوس سے پر آگاہ ہون

عشق سی اوسکے ہون مین مست خراب / مست ہی مستی سی جسکی یہ شراب

لیگیا ہی وہ ہی میرا عقل و ہوش / وہ ہی برلاتا ہی اب مجھسے خروش

ہون کسی دانا کی مین دیوانی آہ / شمع روی یار کی پروانی آہ

مست ہون پر دل مرا شیدا ہی — جان آسودہ مگر تن خوار ہے
ہو گیا البتہ یہ مجھ سے گناہ — جانکی خاطر کیا تن کو تباہ

ہو گنہ بس یہ کہ مین رکہتی ہون چاہ — غیر خوبی کیا ہی یوسف کا گناہ
گر گناہ ہی تو یہ مجھپر ہی گناہ — اپنے اوس محبوب کی رکہتی ہون چاہ

عشق نے اوسکی کیا جو جا من گہر — تن بدن سے ہو گئی ہون بیخبر
شمع رو کا اوسکی جب آتا ہی دہیان — راند جلتی ہون پروانہ سان

آتا ہی جب زلف دلبر کا خیال — نوچتی ہون اسلیے مین سر کی بال
جبکہ یاد آتی ہی پیشانی یار — پہوڑتی ہون سر کو دیوارون سے مار

چہرہ گلگونکا اوسکے کر خیال — مین طمانچے سے کرون ہون منہ کو لال
خنجر ابرو کو اوس کے یاد کر — کرتی ہون قربان اپنا اوسپہ سر

یاد کر وہ خال روے گلعذار — داغ دل سے ہوتی ہون باغ و بہار
چشم میگون اوسکی جب یاد آگئین — جہڑی آنکہین مین ہین بہر آگئین

نوک مژگانکا خیال ہو اوسکی جب — سینے پہ مین پہینکر مرا چلنی ہو سب
یار کی شیرین دہن کو یاد کر — نون چہڑکون ہون جگر کے زخم پر

یاد آوین جب دردندان یار — گوہر اشک و سپہ کرتی ہون نثار
ہو لب شیرین کا اوسکی دہیان جب — تشنگی سے چاٹتی ہون اپنے لب

یاد کرکے قد و قامت یار کا — کرتی ہون شور قیامت کو بپا
یاد کرکے دلبری کی چال ڈہال — خاک مین ہوتی ہون کیا کیا پائمال

ودرشا غر یاد کرکے یار کا — زہر کیسے گہونٹ بہرتی ہون آہ
کر لباس و پیرہن کا اوسکی دہیان — کرتی ہون دامان گریبان ہیجان

یاد آوی جب سراپاے صنم — جلتی ہون حسرت سے سرتا قدم
یار کی ہمبستری کو یاد کر — لوٹتی ہون جیسے بسمل خاک پر

کر دردندان لب خندانکو یاد — گاہ روتی ہون کبہی ہنستی ہون شاد
جانتی ہی خلق دیوانی مجھے — عقل سے یکلخت بیگانی تہی

کوئی کہتا ہی اسے آسیب ہی — کوئی کہتا ہی جنون لا ریب ہی
حال زار من نمی داند کسے — ہستم اندر آتش غم چون خسے

حال سے میرے نہین واقف کوئی — ہو نہین اندر آگ کی جیسے روئی
ہی مری ایسی مثال اے مرد نیک — تاک دالا ہو کئی ٹکڑون مین ایک

اوسکو سب تکمو بنادین سربسر — عقل و ہوش اوسکا اوڑا دین یکسر
گرچہ اپنے کام مین عاقل ہین — خلق کے نزدیک پر جاہل ہون مین

جس ہی مین کہتی ہون اپنا درد غم — سنکے ہنس دیتا ہی مجھ کو یکقلم
نے مرا غمخوار نے مونس کوئی — کوئی دیوانی کہے ہے کس کوئی

ہر کسے از ظن خود شد یار من — وز درون من نجست اسرار من
اپنی اپنی بوجھ کی سب بات ہین — کب یہ میرے واقف اسرار ہین

جسمین سمجہین ہین یہ میرا ادعا — ہی حقیقت مین یہ بس ہفوا
اور سمجھے جانکہ ہی آئین فساد — ہی مرے حقمین یہی انصاف داد

دردنکا میرے نہین کرتے علاج — کرتے ہین وہ جس سے اور بگڑے مزاج
بند کرنا کب ہی وحشت کا علاج — وحشیونکا ہو فقط صحرا علاج

جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار — کب علاج اوسکا ہی جز دیدار یار
ہی علاج ایسا کہین زیر فلک — جای مرہم زخم پر چہڑکین نمک

ہی یہ کس حکمت مین درمان بخار — دین ٹھنڈائی کی جگہ دارو حار
تشنگی بجہنے کا کیا یہی ہی راہ — جای شربت زہر دی پیاسے کو آہ

ہی کوئی آتش بجہانیکا یہ کہیل — ڈالی پانی کی جگہ جلتے پہ تیل
ہی مروت یہ کہین تمنے سنی — دوستی کی جا کرے جو دشمنی

چاہتی ہین وہ عشق ہو اس سے دور — سہی میری زندگی اسمین ضرور
درد جانان کسطرح چہوڑون بہلا — زندگی سے کیسے منہ موڑون بہلا

مایہ راحت ہی مجکو اوسکا غم — مونس وحشت ہی مجکو اوسکا غم
درد کی میرے دوا ہی اوسکا درد — اور تپ ہجر انکی دارو آہ سرد

عشق جان محرم ہی میری جانکا — زخم غم مرہم ہی میری جانکا
عشق کی آتش ہی ٹھنڈک جانکی — دائمی سوزش ہی ٹھنڈک جانکی

پڑہی درد عشق سے جو جام دل
ہے تڑپنا لوٹنا آرام دل

مین نہین مجنون ہون بہر شناس
آتا ہے طعنہ جنون سے مجکو عار

ہین سخن میری عقل و فہم عام
اور جنون میرا ہوا اک دانا غلام

شیخ نے جو نکتہ تحفہ سے
عشق کے دلمین در تحفہ چنے

دل جلا سن گفت دل آویز کو
دی اجازت اشک گوہر ریز کو

یون کہا ای شیخ جان کہونا ترا
اوسکو وصفونپر ہے یہ رونا ترا

اوسگہڑی کیا حال ہو تیرا بتا
تو رہے یا عقل و ہش تیرا بجا

اوسکے وصفونپر ہو جب عالم فنا
عاشق حق کیون نہو ہر دم فنا

گرچہ آنکہونمین ہے زخم انتظار
دہوتی ہون اشکون سے اوسکو بار بار

بیٹہیں اہل عقل فرزانہ ہمنشین
جاہلونکے آگے دیوانہ ہون مین

مانند مو در قید زنجیر جنون
ہے کہ باشم اہل عقل و ذو فنون

درد کی سن گفتگو غش کر گئے
جان و دل اندوہ و غم سے بہر گئے

تحفہ نے سوز نہانی شیخ کی
دیکہکر وہ اشک رانی شیخ کی

اوسکو پہچانے تو گرای نیکبخت
یعنی ہے جیسا کہ حق معرفت

گر بہ بینی یک نظر حسن ودود
اندر آتش افگنی جان و وجود

جان و دل دین جب مجازی عشق مین
کیون نہون قربان حقیقی عشق مین

اسکو اوپر کہتی ہون مین کی مثال
تاکہ ہو معلوم جانبازی کا حال

حکایت بطریق تمثیل

نقل ہے لڑکا تہا اک درویش کے
خوبصورت پاک طینت نیک پے

صورت و سیرت مین بس کامل تہا وہ
خوبی عالم تہا جسم اور دل تہا وہ

پڑہتا تہا اک میر کے مکتب مین وہ
تہا بڑا ذہن و ذکا مین تیز وہ

گلبن نو حسن کے گلزار کا
آشیانہ طائر انظار کا

شیفتہ ایسا ہوا پسر فقیر
ایکدم رہتا نہ بے ابن امیر

حال سب لڑکونکا پوچہا آنکر
آخر اوس لڑکیکو مفلس جانکر

یعنی ہوگی آخر ش ای اہل کرم
صحبت اسکی میرزادہ کو مضر

کہنے سے اوستاد کی ہو چشم تر
اوٹہ گیا مکتب سے وہ خستہ جگر

تہی نہ اوسکو کوئی بیماری شاق
کہا گیا تہا میرزادہ کا فراق

عیش و نکو تہا نہ شب تا صبح تہا
خون دل پیتا تہا اور روتا تہا وہ

بہوک یا دہ ہو تو دلکو کہا کے تاب
پیاس غالب ہو تو دی آنکہون سے آب

حال کو اوسکے کوئی گر پوچہتا
ہنسکے رو دیتا نہ تہا کچہہ بولتا

میر کے لڑکے کو جب پہنچی خبر
اوسکی بیماری کی پہر تو جلد تر

جا مری جانب سے یون اکبار کہہ
کیا ہے بیماری تجہے ای یار کہہ

یون جواب اوس ہو خستہ جان نے دیا
تیری الفت مین مرا دل سینہ گیا

جان دی القصہ میرا بیگمان
جسم تڑپے تہی یہان اور جان تن

حسن کا اوسکو گردنمین کیا بیان
تہا گویا اک جہلکی رحمت کا نشان

میر کا لڑکا بہی جو پڑہتا تہا وہ
شکل و صورتمین تہا یکتا زمان

ہوگئی ناگاہ الفت درمیان
میر کے لڑکے کی اور اوسکی بجان

ناگہان اک روز امر بیوفاق
آگیا مکتب مین حسب اتفاق

حکم اوٹہا دینے کا اوسکے دیدیا
اور معلم سے یہ مضمون کہدیا

الغرض اوستاد نے مجبور ہو
جا کہا درویش کے فرزند کو

پہر سنا تہوڑے دنوں کے بعد یون
ہے وہ لڑکا سخت بیمار و زبون

آتش فرقت مین اوسکی روز و شب
جلتا بہنتا تہا بصد رنج و تعب

کہانے پینے سے دیا اوسکو جواب
خواب راحت کی کیا آرام و خواب

نے کبہی ہنستا نہ کرتا بول چال
غم کے کونے مین پڑا رہتا نڈہال

اندر اندر کہا کے رنج یار سخت
رفتہ رفتہ ہو گیا بیمار سخت

جہٹ بلا کر ایک خدمتگار کو
یون کہا جا پوچہہ اوس بیمار کو

آکے خدمتگار نے بعد از سلام
میر کے لڑکیکا پہنچایا پیام

تیری فرقت مین ہوا بیمار مین
اب کوئی دم کا ہون مہمان یار جو

لوٹ کر سلے میرزادہ کا غلام
آیا اور بیمار کا لایا پیام

میر کا لڑکا یہ سنکر ناز سے
گر ترا دل مجھپہ یون مائل ہے اب
جاکے نوکر نے پیام جان گزا
بعد لمحے طلب تو گھر مین آ
بعد اک ساعت کے نوکر میر کا
ہی طبق رکھا ڈھکا اوپر رومال
اور کہا سب اوس سے جاکر ماجرا
دیکھتے ہی اک لگی سینہ پہ چوٹ
دیکھے دل آرام اوسکو ہوگیا
سنتے ہی خادم گیا وہان جلد تر
رکھکے سر زانو پہ بیدم ہوگیا
ہوگیا وہ جان بحق تسلیم
فائدہ کیا اس پشیمانی سے اب
لیکے سکین نے اشارہ دلربا
دل دیا لاکھون خریدی ہیمنے غم
خلق دی مخلوق پر جان ہے عنا
شمع پر پروانہ ہو جل کر فنا
حسن یوسف عکس حسن حق ہے یاں
گوی غو میگرد بر پہلوی صدق
عشقہاے کز پے رنگے بود
تہر تہرا کر گر پڑی بیہوش ہو
شیخ نے اوسکو پکارا ای کنیز
نام جو لیتی ہے میرا برملا
غم مین اوسکے عشق کی کھیلی ہے نرد
شیخ بولی مانا مین عاشق ہے تو

بول اوٹھا کیا جانے کس انداز سے
بھیجنے مین کون چیز مائل ہے اب
میر کے لڑکے کا عاشق سے کہا
اور طبق پوشیدہ لیجانا اوٹھا
حسب فرمودہ پسر اندر گیا
اور زمین پر ہی پڑا وہ نونہال
میر کے لڑکے نے سنکر پھر فرا
ہوگیا اوسکا بھی دل پر لوٹ پوٹ
جب گیا پہلو سے دشمن سوگیا
اور اوس جاندادہ کی لایا خبر
سانپ کے کاٹے کی جون چپ ہوگیا
سنکے اوسکی بھی ہوئی حالت تباہ
چلگیا جب تیر بٹ سکتا ہے کب
ویدیا دل کرکے پہلو سے جدا
اک کلی دیکر لیا پھولونکا باغ
عشق خالق مین نہو کیونکر فنا
عاشقان حق نہون کیونکر فنا
حسن حق پر کیون نہون عاشق تباہ
غلط غلطان در خم چوگان عشق
عشق نبود عاقبت ننگے بود
آہ بھر کر رہ گئی خاموش ہو
بولی لبیک ای سری با تمیز
مجکو جانے ہے کہان سے تو بتا
آپکو کہو کے پایا اوسکو فرد
پڑتا ہے کون تیسرا ماہرو

یعنی نوکر کو کہا جا جلد تر
دل ترا رہتا ہی گر مجھہ بن اداس
سنکے عاشق نے پیام دلربا
وہ طبق سربستہ لیجاکر ضرور
جاکے دیکھا ہے طبق رکھا ڈھکا
وہ طباق اوسنے جاسی جلد لی وہ اوٹھا
اوس طبق کو دیکھا جو رومال اوٹھا
وہ تعم دل کو دیکھے راحت پاگیا
پھر کہا خادم کو جلدی دوڑ کر
یعنی وہ دلدادہ لڑکا مرگیا
عشق اپنا کام کرکے چل گیا
اپنے کہنے سے پشیمان ہوکر وہ
عاشق صادق تھا اور اہل کمال
اک اشارہ مین دیا دل بے خلل
جبکہ ہو عاشق مجازی کا یہ حال
عشق مولی کچھ نہین لیلی سے کم
حسن یوسف پر زنان مصر ست
عاشقان صورت و ہم دنیا ل
عشق حق مین تو بودی اک جانکو
حضرت تحفہ بنم پر سینہ چاک
بعد ساعت کے جو آیا اوسکو ہوش
یون کہا پھر شیخ نے ای باآبرو
بولی جیسے دوست کو جانا ہے تمیز
کھل گئے سب پاس مین اسرار جہان
گر ذرا روشن ترا ہے کون ماہ

کہدے اوس نے ارادہ سے اسطور پر
بھید بتا کیون نہین دل ہے ری یار
پھر دروازہ پہ نوکر کو کہا
جلد رکھنا میرزادہ کے حضور
اور زمین پر اک طرف لڑکا پڑا
میر کے لڑکے کے جا آگے دھرا
دل تڑپتا پایا اوس مین برملا
جو لکا اسکے بھی مگر تڑپا گیا
جاکے اوس جانباز کی لا تو خبر
جانکو جانان پہ قربان کر گیا
گلبن نوباے گل مین مل گیا
ہوگیا بیہوش بس ہو در روکر وہ
دیدیا دلبر کو جو دل بے ملال
اکر گیا اس شعر پہ گویا عمل
کیون نہ مٹ جان عاشقان ذو الجلال
کیون نہون مجنون مین اوسپر کلیم
ہو کی کاٹین جای لیلو پھر دست
کب ہون مثل عاشقان ذو الجلال
پاوی بدلا اوس سی لیکر سات سحر
کہہ چکی جب یہ حکایت دردناک
پھر وہی نعرہ تھا اور جوش و خروش
کیا مرا جانے ہے تو نام و لقب
اوس سے اوسکو خوب پہچانتا ہین
ہے نہ کوئی بھید اب مجھسے نہان
کو نسے بت نے تری ماری ہے راہ

کونسے محبوب کی عاشق ہی تو
کونسے مطلوب کی شایق ہی تو
کونسے دلدار پر مائل ہی تو
کسکی تیغ ابرو کی یون گھایل ہی تو

کونسے ہی شعلہ رو کی سوختہ
ہی تو کس تیر نگہ کی دوختہ
ہی تو کس شیرین دہن کی تشنہ لب
ہی تو کس چاہ ذقن مین غرق آب

کونسے ہی سرو قد کی پایمال
عشق مین کس ماہ کی ہی تو ہلال
پیچمین آئی ہی کس کاکل کی تو
ہی نشہ مین سچ بتا کس مل کی تو

زخم خوردہ ہی تو کس چوگان کی
گیند کی جون ہی جو غلطان ہر طرف
کونسے شمشاد کی قمری ہی تو
کونسے آزاد کی قیدی ہی تو

بیان کردن بی بی تحفہ معشوق ومحبوب خود را کہ محبوب من معبود برحق و قادر مطلق است

کونسے گل کی ہی تو بلبل بتا
کون ہی محبوب تیرا گل بتا

عرض کی تحفہ نے ای قطب زمان
ہی مرا محبوب خلاق جہان

یعنی جسنے کر دیا ہی بیقصور
حرف دو سے دو نو عالم کا ظہور

عشق سی پرجان جسنے دی مجھی
یار مین اپنے بہر سو کی مجھے

مجکو اپنے سے شناسا کر دیا
نور عرفان سے مرا دل بہر دیا

خالق کونین پر عاشق ہون مین
مالک دارین کی شایق ہون مین
دل دیا جسنے دیا دل اوسکو مین
آنکہ جہوڑا گئی دل اوسکو مین

دل دہندہ ہی کی دلبر ہون مین
اپنی اوس جانبخش کی مردہ ہون مین
اپنی ہستی بخش پر ہون مین فنا
میری ہستی مین ہی وہ جلوہ نما

ہون دہندہ آبرو کی اشکریز
اپنی عزت بخش کی ہون خاکبیز
اپنے ہون افروختہ پر سوختہ
اپنی شادی پر ہون غم اندوختہ

اپنے اوسپر آب سرو گل ہون مین
گاہ قمری اور گہے بلبل ہون مین
ہی مرا محبوب دو عالم کا رب
جسکی پاکی بولتی ہی خلق سب

جسکی وحدت کی ہی کثرت جلوہ گاہ
جسکی یکتائی کا شہد الله گواہ
ذات برحق بادشاہ بی بدل
فرد مطلق لایزال و لم یزل

ہی وہی معبود برحق میرا دوست
ہی وہی موجود مطلق میرا دوست
ہی مرا محبوب سرکن فکان
ساز عالم جان جان روح جہان

ہی مرا محبوب مطلوب حبیب
جو ہی مجھے ہی بہت میری قریب
ہی مرا معشوق وہ بیشبہ وشک
عشق مین جسکے ہی سرگردان فلک

جسکی پیکر کی ہی حیرت زمین
ہی پڑی بدست بیجان حزین
ہی نشہ مین جسکی عہدیت کی چور
آدم و جن و ملک حور و قصور

جسکے جام عشق سے ذرات مست
فرش سے تا عرش موجودات مست
ہی وہی دلبر مرادہ ہی حبیب
جو سوا اوسکے نہین کوئی حبیب

ہی جو محبوبان عالم پر یہ نور
ہی اوسی کے پرتوہ کا سب ظہور
حسن محبوبان عالم سر بسر
عکس حسن حق ہی جون خور سنگ پر

مس زراندودہ ہی یہ خوبی خلق
عکس محبوبی ہی محبوبی خلق
اوڑ گیا جب زر ہوئی ظاہر مسی
اوسکی عاشق پر جب آتی ہی ہنسی

سایہ اپنے اصل کو جب چلگیا
خاک مین عشق مجازی رل گیا
ہو دی گر عاشق مجازی کو عقل
سات اوس سایہ کو وہ کرتا ہی نقل

سایہ تو جا اصل مین اپنے ملا
عشق حقیقی اوسکو حاصل ہو گیا
جب حقیقت دیکھ لی اندر مجاز
تب حقیقی عشق مین کر ترک ناز

یعنی جب معشوق اس کا مر گیا
بیوفائی اپنی ظاہر کر گیا
ہو گئی باسی بدن سے روح جب
ہو گیا عشق مجازی سرد جب

چشم و گوش و چہرہ سب ہو گئے
عشق تہا جسپر کہو وہ کیا ہی شے
پرتوہ حسن حقیقی کا وہ تہا
جسپہ یہ عاشق ہوا تہا مبتلا

پرتوہ جب اصل کو اپنی گیا
رہ گیا عاشق بیچارا دیکھتا
کہل گئی جب آنکہ تب رویا کئی
عشق ناقص مین عمر برباد کی

اصل اور سایہ مین سمجھا کچھہ نہ فرق ۔ چھوڑ دریا کو ہو قطرہ مین غرق
دیکھہ کر کے عکس خور دیوار پر ۔ غش کیا اور کی نہ سورج پر نظر
آئینہ مین دیکھکر عکس حبیب ۔ اصل صورت سے رہا تھا بے نصیب
جب خیال ماسوا باطل ہوا ۔ عشق حقیقی تب وہی حاصل ہوا
عشق بر مردہ نباشد پایدار ۔ عشق را بر حی و بر قیوم دار
عشق زندہ در روان و در بصر ۔ میشود ہر دم ز غنچہ تازہ تر
عشق مردہ پر نہین ہی پایدار ۔ زندہ اور قایم کا کر عشق اختیار
عشق زندہ کا ہو ہر دم تازہ تر ۔ دلمین اور آنکھونمین ہا صد کروفر
ماسوا حق کے جو کچھہ موجود ہی ۔ شکل ہستی ہی وہ لے نابود ہی
بند کر آنکھونکو کر دے نظر ۔ ہی وہی محبوب ہر جا جلوہ گر
غیر ہی کب ہی وہ ہی موجود یار ۔ اول و آخر نہان و آشکار
ہی حقیقت مین نہین جز ذات ایک ۔ وہ نظر آتے ہین احول کو دو ایک
احولی کو دور کر کے کر نظر ۔ ہی وہی خورشید ہر جا جلوہ گر
ہین اوسی دریا کی سب موجین ضرور ۔ گرچہ رنگا رنگ ہی اونکا ظہور
شمع گر لاکھون تجھے آوین نظر ۔ ایک ہی جب نور پر جاوی نظر
ہی ہزارون آئینو نمین شکل ایک ۔ عقل اس کثرت سے حیران ہی ہر ایک
آئینو نکو دیکھکر کے رنگ رنگ ۔ عقل جزوی اس کثرت سے ہی دنگ
پوچھہ آئینو نکی کثرت سی تو گر ۔ حق کے اسما و صفات ہین جلوہ گر
دس صد ہون یا ہزار انکو یا کہ سو ۔ ہر اک اونکا ایک سی خالی نہو
وہ نہین جسمین نہین وہ جسمین ہو ۔ وہ بھی ہی تا جزای اعداد جو
یہ نہین ہی وہ نہین ہی مین نہ تو ۔ ہے وہی نور منزہ چار سو
دو نکہ اور دو نہ پڑہ اور دو نجان ۔ جان اوسمین آپ کو محو و نہان
اس سی زیادہ کہہ نہین سکتا ہون مین ۔ ہی یہی بہتر کہ چپ رہتا ہون مین
ہی ہماے وحدت اب پرواز گر ۔ آوی کب دام سخن مین ای پسر
قطرہ مین دریا سماوی کسطرح ۔ ذرہ مین خورشید آوے کسطرح
باد اندر مشت آسکتی ہی کب ۔ آگ پنبہ مین سما سکتی ہی کب
کوہ کو کیونکر اوٹھاوی برگ کاہ ۔ نور مین ظلمت کو ہو کسطرح راہ

رجوع بقصہ

شیخ سری یہ سخن تجھسے سن ۔ رہ گئے حیران و ششدر یہ سخن
سنکے اوس نی سے بدل شیرین کلام ۔ قند وحدت سی ہوئی شیرین کام
کرکے اوس سی کو ہر معنی بگوش ۔ شربت توحید کو بس کرکی نوش
یون کہا تیری تعجب کسنے کیا ۔ زردی اور رکھہ ہاتھہ پیر یہ کہا
جاہلون نے کرکے باہم مشورا ۔ بند مجھہ آزاد کو بس کر دیا
بعد ازان اک آہ بھر کر زیری ۔ شیخ نے جانا گئی مر اس گھڑی
ہوش جب آیا تو پھر اوسنی پڑھی ۔ چند شعر اپنے مناسب حال کے
دیکھہ اوس کی حالت مضطر کو شیخ ۔ اور سنکر قصہ بے سر کو شیخ
صاحب بیمار خانہ سے کہا ۔ پھر حق کر اس ولیہ کو رہا
اس گرفتار محبت کو تو چھوڑ ۔ آہوی صحرای وحدت کو تو چھوڑ
قید سے تو چھوڑ اس بیقید کو ۔ تا ترے برلاوے حق امید کو
کر تو آزاد دو عالم کو آزاد ۔ دو جہانمین تا کری حق تجکو شاد
سنکے اوسنے طوق اور زنجیر توڑ ۔ اوسکے کہنے سے دیا تحفہ کو چھوڑ
پھر کہا یون شیخ نے ای خستہ جان ۔ اب چلی جا تیرا دل چاہے جہان
عرض کی تحفہ نے ای والا گہر ۔ میرے جانیکا ٹھکانا ہی کدھر
قید مین ظاہر کی مین کیا قید ہون ۔ قید باطن کی وہ لے پابند ہون
شیر معنی ہون مین انکا دو دو گون ۔ بند کر سکتا ہی یان اب مجکو کون
طوق زنجیر اور یہ زندان میرا ۔ اک اشارہ مین فنا ہو وین سب
کیا نہین تمنے سنا ای خوشخصال ۔ قید مین منصور کی قوت کا حال

حکایت حضرت شیخ منصور رحمہ اللہ

قید مین جسم کیا منصور کو ۔ فانی حق غرق بحر نور کو

سات اوسکے تین سو تھا او جنید | اپنی اپنی جرم کی شامت سے بند
یون کہا سب نے یہ گر ممکن ہو جو | کیون نہین دیتی خلاصی آپکو
ہان اگر چاہو تو دونین تمکو چھوڑ | اک اشارہ مین تمہاری بند توڑ
قید یون نے آپکو دیکہا جو خار | بند اور زنجیر سے بالکل نکال
اور ہین دربان ورونپر مستعد | پہرے اور چوکی کے اوپر مستعد
شیخ کے کرتے ہی زندان پر نظر | ہو گئے پہاٹک کے دیوار و نین در
بولے سب تم کیون نہین چلتے ہو گہر | یون کہا جاتا ہے مجکو وا پر
بعد اوسکے حکم سے دلدار کے | ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جسم زار کے
میرے پیاری نے بنجہا ای ہوشمند | کر دیا ہی بند مین بندہ کے بند
اوسکی مرضی پر رہونگی ویسی بند | ہو جدا میرا یہان گر بند بند
شیخ سری نے کہا ہنسکر کیون | ہی عجب تو نکتہ داں ای ذوفنون

بولے منصور اونکو تم سے بند توڑ | تم اگر چاہو تو دونین سب کو چھوڑ
یون کہا مجکو شریعت کا ہی پاس | قید حق مین ہون نہین مجکو ہراس
پہر اشارہ جو کیا انگشت سے | بند دست و پا سے اونکی گر پڑی
عرض کی سب نے کہ ای شیخ بلند | اسطرح جان ہم در زندان سے بند
یون کہا منصور نے پہر کیا ز | کہئیے یہ اور کی سو زندان نظر
پہر کہا اب جاؤ تم سارے نکل | اپنے اپنے گہر کو جاؤ بے خلل
ہو مرے سینہ مین اک پنہان | دار پر جاکر کرونگا مین عیان
اسطرح مین بہی ہون حکم حقیر بند | امر تلخ اوسکا ہی مجہپر مثل قند
اوس مرے محبوب نے کر دی مجھے | آپ نے اک بندہ کی بس بندی مجہے
گر مرا مالک ہو راضی جاؤنگی | ورنہ صابر رہون نہ مین گہبراؤنگی
اس سخن سے ہو گیا آپ شکار | مین ہون مجنون اور تو ہی ہوشیار

ملاقات شدن شیخ سری سقطی از تاجر مالک تحفہ

شیخ اور تحفہ بہم آپس مین بات | کررہے تھے گفتگوی راز و ناز
تاجر دل خستہ سینہ سوختہ | پشت خم غصہ سے سینہ دوختہ
آگیا باہر سے اندر ناگہان | جانب زندان بندی بادامان
آکے داروغہ سے یون اوسنے کہا | ہو کہان تحفہ کہا اندر ہی جا
شیخ کو دیکہا تو بس خرم ہوا | فکر سے تحفہ کی دل بیغم ہوا
بعد تسلیم و ادب ہو چشم تر | رکھدیا پہر شیخ کے پاؤنپر سر
ہے ادب مجہسے گدا کا بیشمار | شاہ معنی کو کیا ہے بندہ خوار
ابلہان تعظیم مسجد میکنند | درجفای اہل دل جد میکنند
کیا نظر بندی ہے ای دانا ہر راز | باز کو پشہ کہین پشہ کو باز
چاہ کو جانے ہین ماہ اور ماہ کو چاہ | شاہ کو مسکین کہین مسکین کو شاہ
تمکو شادی جانے او شادی کو غم | نم کو دریا سمجہین اور دریا کو نم
سہل کو مشکل کہین مشکل کو سہل | اہل کو نااہل نااہل کو اہل
خلق جسکو جانتی سردار ہے | پیش اہل دل ذلیل و خوار ہے
اس کنیزک کو کہ ہو سلطان جان | کسلیے رکہتا ہے خوار و مستہان

پاس اوسکے بیٹھے ہین حضرت سری | سنکے یہ خوش ہو گیا وہ اوسگہڑی
بولا برکت سے دعا کی انکی اب | مشکلین آسان ہونگی میری سب
شیخ بولا ہوش کر ای بے تمیز | مجہسے سو درجہ ہی بہتر یہ کنیز
لایق تعظیم پر تو ہو ستم | اور ہو نالایق معظم محترم
کب ہی مسجد جز درون اولیا | کیونکہ ہو وہان جلوہ فرما کبریا
ہو عجب دنیا کا یہ برعکس کار | خار کو جانین ہین گل اور گل کو خار
نیک کو جانی ہین بد اور بد کو نیک | ایک کو سمجہیں ہین سو اور سو کو ایک
خوار کو سلطان سلطان کو ذلیل | دانا کو نادان نادان کو عقیل
عاقلون کو جانتے مجنون ہین | اور جو ہین مجنون انہیں عاقل کہین
اور جنہیں سمجہین ہین سب خوار و ذلیل | ہے حقیقت مین وہی شاہ جلیل
کیون کیا اس گلبدن کو خوار تک | کیون کیا اس آئینہ کو پر غبار

جان کو اپنے ستاتا ہے کوئی
خاک مین زر کو ملاتا ہی کوئی

کیون اس آزاد دو عالم کو پہانسا
قید مین اسکا سبب مجکو بتا

کر بیان اسکی حقیقت مجھسے تو
اول اور آخر سے یکسر مو بمو

حال کیا رکہتی تہی اور کیسا ہجر ع
یہ جنون اسکو ہوا کیونکر شروع

ہوگئی ہی کب سے یہ زحمت اسے
کتنی مدت سے ہے یہ حالت اسی

اشک سے لعل و گہر کرکے نثار
شیخ سے کی عرض تاجر نے کہ یار

بیان نمودن تاجر حال تحفہ رارحمہا اللہ

سنئیے مجھسے قصہ تحفہ بہوش
عشق کے کیجے در تحفہ بگوش

سنئیے ساتہ اوسکے کہانی کو مری
اوس بلائے ناگہانی کو مری

کان دیجے تا مرے دلکا دہوان
نکلے راہ گوش سی کچہ تو اس آن

ایکدن پہرتا تہا مین بغداد مین
آگیا اک کوچہ بیداد مین

خلق کا دیکہا وہان اک ازدحام
گر رہی تہی تند پر جیسے ہوام

ایک سے پوچہا مین کیون ہی یہ ہجوم
ہی کہا اک فتنہ تحفہ کی دہوم

بکتا ہی اک شاہد خورشید نام
جنتی تحفہ ہے تحفہ اوسکا نام

دیکہہ اوسکو شمع رو و گلبدن
سب گئے ہین بلبل و پروانہ بن

وصف اوس گلرو کا جب مجہپر کہلا
دلمین پہول اوسکی تمنا کا کہلا

جلوہ آن ماہ رخ از راہ گوش
بردہ از تاجر روان عقل و ہوش

الغرض مین بہی عزیمت کو بڑہا
پہر تسخیر پری آگے بڑہا

دیکہا رخ اوسکا تو پایا جلوہ گر
کان سے بہتر لی مجکو نظر

نور کا پتلا عجب دیکہا عیان
جسکی ہی تعریف مین قاصر زبان

ہین خریدار اوسکے صد با بیشتر
قیمت اوسکی کرتے جاتے ہین سوا

سب سے آگے بڑہ گیا آخر مین کہا
اسکی قیمت دو ٹکا مین سب سے سوا

یان تلک لایا کہ جو اندر شمار
آکے درہم اوسکی قیمت مین ہزار

لے لیا مین مول آخر کو بجان
فتنہ دوران آشوب جہان

آیا خوش ہو کر کے پہر مین جلد تر
خانہ ویران گر کو لیکر اپنے گہر

خوبی و حرفت کا تہا بس اسکی غل
خاطر عالم رہی تہی اوسپہ بہل

سر سے پا رکہتی تہی زیبائی بنا
پر بیان پہر لیے سودای پنا

شوق کی پیکر کے اکدن [illegible]
تہی لگی گانے بجانے چنگ کو

تہا زبان پر یہ کہ ای فریاد رس
کون تجہ بن بیکسی بیکس کا کس

اظہار شدن عشق تحفہ وزور شور او

چارہ بیچاریکا بیکس کا رفیق
مایہ بے مایہ کا بے بس کا شفیق

دستگیر ناتوان عاجز نواز
مستغیث عاجزان چارہ ساز

دل دہندہ بیدلان عاشق نواز
مرہم زخم دلان پاک باز

ای مرے دلبر مرے جانکی حبیب
ای مرے نزدیک و دوری کے قریب

پردہ دلمین مرے لی تو نے جا
خلق کے در پر مجہے دی تو نے جا

پڑ ہی تیرے عشق سی سب تن مرا
خلق کے ہاتہو مین ہی دامن مرا

بندگی تیری ہے میری زندگی
غیر کا کر دفع بند بندگی

ہی قسم تیرے جمال پاک کی
دام غم مین تیرے جیسے مین پہنسی

دو جہان کا دے میرے غم گیا
تخم الفت تیرا دل مین جمگیا

ہر رگ و پے مین سمایا ہی تو ہی
غیر کی مجہہ مین نہ گنجایش رہی

بیکسونکا تو ہی بس بیکس ہون مین
دستگیری کر کہ بس بے بس ہون مین

ہاتہ سی اس دلکے کر مجکو رہا
کر مجہے اپنے کرم سے اپنا خاص

کہکے یہ پہر بے تحاشا رو پڑی
کہولدی مژگان نے [illegible] لڑی

بعد ازان اوٹہکے توڑا ساز کو
اور کیا رونا شروع اور تا ہو

ماسوا کی آرزوئیں توڑ دین
آرزوئیں دلسے اپنی چہوڑ دین

جو کوئی اوس محفل دلکش مین تہا
تاجر اور سات اوسکے سب جو تہا

بول اوٹہا تار ایک کسی سوز کا آہ
سر مین اس زیبا کے سودا آپڑگیا

تیر عشق پہینکا کسی خوش ماہ نے
زخم کہایا اسکی جان آگاہ نے

عشق کا مارا کسینے اسکو تیر ۔ پار دل کے ہوگیا سینہ کو چیر
پر ہوا روشن نہ وہ ہی کون تہا ۔ کونسے بت نے ہی مارا اسکو آہ
گذرا اسحالت مین اسکو ایکسال ۔ کہانا اور پینا تہا سب اوسپر وبال
انس رکہتی نہی غم سیوہ سب سے یہ ۔ بہاگتی تہی مثل وحشی سب سے یہ
آہ و نالہ سے اسے الفت کمال ۔ اپنی بیگانہ سے تہی وحشت کمال
گاہ سر اپنا تہی دیوارونسی پہوڑ ۔ گاہ جا جنگل مین دروازیکو توڑ
نوچتی تہی گاہ اپنے سر کے بال ۔ گہ طمانچونسے کری تہی منہ کو لال

لیک کی ہر چند سب نے باہنر ۔ جستجو اسباب کی ایدہر اودہر
ماری تیغ عشق کس معشوق نے ۔ زخم دل کہایا جو اس مشوق نے
عیش و نکو تہا نہ سونا رات کو ۔ لب پہ خسنعے نے زبانسے گفتگو
تہی گریبانسے عداوت ہاتہ کو ۔ تار دامن مین نہ تہوڑی بات کو
شور و افغانکی کبہی تہی دہوم دہام ۔ گاہ خاموشی سے رکہتی تہی کلام
رات بہر ہنستی تہی یا روتی تہی یہ ۔ مجکو سونے دی نہ خود سوتی تہی یہ
کام تہا گریہ سے اوسکو روز و شب ۔ جان میری اس پی آئی ہو طلب

مقید کردن تحفہ را در بیمارستان و بیان زور شور او در غلبۂ عشق الٰہی

گرچہ تدبیرین کرین مین سو ہزار ۔ ایک نے بہی پر کیا اوسپر نہ کار
کر کے بس آہن دلی سبنے بندوقو ۔ کردیا اوس ماہ کو زنجیر طوق
اشک آنکہون مین لہو تہی تہی فغان ۔ عاشقانہ تہی غزل منہ سے بیان
جیسے ابتک وہ ہی دیوانی ہی یہ ۔ عقل جس سے اپنی بیگانی ہی یہ
کہانا پینا ترک اس کا ہو گیا ۔ خواب اور آرام اسکا سو گیا
نقل غم اسکا ہی رونا ہی شراب ۔ لوٹنا جگنا ہی بیہوشی ہی خواب
ہی جنون پر اپنی دیوانی سدا ۔ عقل سے رہتی ہی بیگانی سدا
ہووے روشن جس جگہ شمع بلا ۔ اپنے دی پروانۂ جان کو جلا
ہے محبت اسکو وحدت سے سدا ۔ دشمنی رکہتی ہی کثرت سی سدا
اسکی انکہونکو ہی نت رونیسی شوق ۔ اشک کو سیل خودی دہونیسی ذوق
اور جو پوچہو سب مری پونجی ہی یہ ۔ گنج دولت کی مرے کونجی ہی یہ
رکہتا تہا امید تا لونمین بغور ۔ ہم مثل قیمت کے اسپر سود اور
رکہتی ہی ظاہر جو یہ حسن و جمال ۔ اس سے زیادہ اور ہی اسمین کمال
شیخ بولے اسمین کیا ہی وہ ہنر ۔ جس سے اسکی ہی یہ قیمت اور قدر
فن موسیقی مین رکہتی ہی کمال ۔ قال سے اسکی ہو عالم اہل حال
ذوق مین آکر کبہی یہ گاتی ہی جب ۔ مست ہوتے ہین در و دیوار سب

جبکہ بگڑا اور بہی اسکا مزاج ۔ بند کرنا ٹہرا آخر کو علاج
چشم سے جاری تہا اسکی خونکا نال ۔ پڑہ رہی تہی شعر اپنی حسب حال
جسکا سب مضمون سوز و درد تہا ۔ گریہ و افغان و آہ سرد تہا
دشمنی ہے خویش و اقربا سے اسے ۔ ہمدمی ہی آہ و زاری سے اسے
کہا کباب دل لگی ہی بہوک گر ۔ جب پیاسے ہو پیئے خون جگر
راحت اور آرام اسپر شاق ہی ۔ اور تڑپنے لوٹنے مین طاق ہی
گر ہنسے تہوڑا بہت روتی ہی یہ ۔ رنج و غم پر اپنے خوش ہوتی ہی یہ
غش ہی اپنی بیخودی مستی پہ یہ ۔ مرتی ہی نت نیستی ہستی پہ یہ
اپنی حیرانی کی یہ مشتاق ہی ۔ شور دل مین شہرۂ آفاق ہی
اسکی اسحالت نے ہی مالا خفا ۔ کر دیا ہی عیش میرا سب خراب
باہمہ حال اسکو مین سوز و رباب ۔ ہی خریدا دیکے درہم بیس ہزار
کیونکہ رکہتی ہی یہ اک کامل ہنر ۔ جس سے اسکو چاہتا ہی بحر و بر
جس ہی زیادہ خلق مین اسکی ہی دہوم ۔ شوق کا خلقت کی ہی اسپر ہجوم
یون کہا ہی مطرب گاتی ہی یہ ۔ دلکو اک نغمہ مین لیجاتی ہی یہ
جو کوئی آواز کو اس کی سنے ۔ ذوق سے دو دو پہر سر کو دہنے
لحن داودی اسے حق نے دیا ۔ اور روم جیسا اسے حق نے دیا

واسطے نغمہ کے جب کھولی زبان
ہاتھ مین جب ساز کو لیتی ہی
جب بلند کرتی ہے یہ آواز کو
سنکے سری نے کہا تجھ سی یون
حال دل کچھ تو بھی کر اپنا بیان
روئی اور ہنسکر کہا ای شیخ دین
کہتا ہی اپنی سمجھ کی ہر کوئی
یعنی کی حق نے مرے سو کلام
لے لیا بس کوچۂ الفت کو مین
سب گناہونکو مرے کرکے معاف
فضل سے حق کے ہوئی مقبول مین
زہر نامرغوب ناچیز و عقیم
ہی یہ فضل و لطف اوسی ذات کا
سنگریزہ لیکے وے لعل و گہر
لے گل پژمردہ دی گلشن تجھے
لیکے تجھسے کوزۂ آب خراب
سجدہ سر جو نہین جز خاک و خون
چشم نم سے دی یم رحمت تجھے
لطف و احسانکا ہو اوسکی کب بیان
پشہ کو شہبازکے دی بال و پر
وہ ہوا اوسکا جواب اوسکا ہلا
چند ایام اندر عمر مستعار
پیش تجھے دنیا اک ساعت سے بر
مت گران النفاس خوش کو مفرور نا
آخر غرض سب چھوڑکر مرجائیگا

جاکے آتی ہی تن مردہ مین جان
بلبل سدرہ اسکا سنتی وہ ترنگ
صوفی اک عالم کو کر دیتی ہی
مرغ دل پران ہو جب کھولے زبان
ہوتی ہی برپا قیامت چارسو
اور سوا اسکے ہین جو اہل کمال

پرسیدن شیخ سری سقطی از تحفہ مطربہ حقیقت حال او

حالسے میرے نہ واقف ہر کوئی
پھر کہی اشعار عربی کی پڑہے
تہی زبان محبوب اپنی اوس مقام
بعد فرقت کے ہوئی قربت حصول
پر نہ چھوڑا اوس در دولت کو مین
جو کہا مانا مین رغبت سے اوسے
کی عطا جنت مجھے بے اختلاف
ایک جنت کیا ہوا اوسکا ہوئی
سیر باغ وصل مین مشغول مین
لطف حق نے کر لیا مجھسے پسند

ذکر عطا بی انتہا الٰہی در عبادت بندگان خود

بدلے اک دانہ کی دی خرمن تجھے
لیکے شاخ خشک دی بستان تر
جام کوثر دی ہی با مشک و گلاب
لے وہ قطرہ اشک دی دریا نور
بدلے اوسکے دی ہی در قرب بیچگون
ہین جو اعمال بد از خاک تا
آہ دل لے دی دم وصلت تجھے
دست پا لی پال وہ دیدہ اور نہان
بخشدی ادناکو اک ملک جہان
تخت پر بخشش کے جب جلوہ گر
روبہ مسکین کو طاقت شیر نر
ذرہ کو خورشید کر دیتا ہی وہ
وہ ہوا اوسکا تو سب اوسکا ہوا
ہوش کر ای یار پھر وصل جانان
کرکے طاعت لو حیات پایدار
وہ حیات جاودان بی انتہا
ایک ساعت وہ بھی ہی بر جستہ تر
ہی کہان افسوس تیری ہوش و عقل
غفلت دنیا سے ہم رہ ہوشیار
تین دنکے عیش پر بہت ہو خوش
جز ندامت کے نہ لیکر جائیگا
تو حیات جاودان چاہو اگر

جائے گلزار ارم کو بید گ
ہو صدا سے اسکی حیران گ
اوس سے واقف ہی خدا
سچ ہی کیا تاجر بیان کرتا
دست بر دل دیدہ تر کہو
سچ کہا تاجر نے گرچہ بیچ ہی
جنکے معنی مین لو سند یہین
کر لیا حق نے مجھے پاک و
ہوگئی حاضر پکارا جب
ہوگیا وہ وارث ہر دو سرا
زہر ناقص تلخ تیرہ مثل
فضل سے لکھی اوسی نعمت ک
پو ہتہ لیکر دے ہی موتی ہاتھ
لے ہی مشت خاک دی ہی سیم و
بدلے اک دینار کے دی کان
لے ہی گندہ بیر دے حور و قصر
لیکے دے ثمار جنت با مراد
سنکے بدلی جان جانکے جان جان
بندۂ عاجز کو بخشے تاج سر
قطرہ مین دریا کو بھر دیتا ہی وہ
مزرعہ دنیا ہی کچھ بولے یہان
گرد جسکے نیستی ہرگز نہ جا
سانس تیری رائگان کرتی ہی تلف
آخر ہو مثل عقیمہ نامراد
پہلے مر مرنے سے جاگا ورنہ م

آفرین جانکو جو رہ اسکی مین جا — مرحبا سر کو جو ہووے سپر فدا
مرنا اس رہ مین ہے شگفت زندگی — ہے یہ مرنا زندگی پایندگی
عہد پیمان ازل کو یاد کر — ذکر حق سے ملک دل آباد کر
غفلت و نسیان سے تو دور تر — پاس کر انفاس کا ای بے خبر
پاسبان ذکر کا رکھنا ہو شعور — تا نہ آجای کہین غفلت کا چور
ایکدم نسیان اگر تجھکو ہوا — عمر کی دولت سے لیجاگا چرا
ایکدم غافل نہ رہ کر ذکر حق — تا نہ رہے ہو غیر ذکر و فکر حق
غیر حق کو دل سے اپنے دور کر — نور کے جلوے سے دل معمور کر
ذکر کر ذکر تا ہووے عیان — نی کہ ہو جنبش کرے جاری زبان
ذکر تن طاعت ہے ذکر دل حضور — ذکر سری نور ہستی سے نفور
ہے مشاہدہ حق کا ذکر روح یہان — رویت اور دیدار ہو ہردن وہان
ذکر نفلی عاضی ہے اے عزیز — ذکر روحی جوہری ہے اے عزیز
جبکہ تجھپر ہو عیان سلطان ذکر — اس گھڑی ہو سر تیرا کان فکر
ذاکر اور مذکور ہو جا ایکبار — غیر حق کی کب رہے باقی شمار
ہو تیرے دلمین جہان جان عیان — جبکے اک دریا کا قطرہ یہ جہان
یہ جہان نم ہے وہ یم بے انتہا — ہم کو ہے اس یم سے بس نشو و نما
پیش خورشید کرم ای جان عم — ہیں یہ دونون ماہ و خور ذرہ سے کم
الغرض ہے حق تجلی نہان — پھونک کر دے تجھے بس بے نشان
بعد اسکے ہو نہین سکتا بیان — ہو تیرے سر خرد سے جو کچھ عیان
جبکہ ہے عشق صدا سے ظہور — یہ سم احمد درمیان ہے ہووے دور
ووے جسدم عشق کا شعلہ اٹھا — غیر احد کے کون اے احمد رہا
بند کر امداد اب آگے زبان — قصہ تحفہ کو کر ہم سے بیان

رجوع بقصہ خریدن شیخ سری تحفہ را و منظور نکردن تاجر و آزاد کردن تحفہ را

شیخ نے سن دیکھ کے حال و قال — پائے تحفہ مین سب تحفہ کمال
خاطر ناد مین لینے باکمال — گویا ایک اسکی تمنا کا نہال
اور کہا دلمین کہ از کونسے گہر — مول لینا ہے بہت آسان تر
دونون عالم سے ہے بہتر یہ گہر — اور ہے تاجر طفل نادان بے خبر
حقہ پر لعل سربستہ ہے یہ — لے تو اسکو کھول دے زر کی گرہ
گرچہ تیرے پاس اک درم نہین — لطف حق کا ہی مگر کچھ کم نہین
شیخ نے پھر اٹھکے تاجر سے کہا — بیچ تحفہ کو مین دون اسکی بہا
دیکھتا ہے تو اگر لیتا ہو نہین — جو طلب قیمت کرے دیتا ہون مین
جسقدر زر چاہئے تجکو سو لے — ایک تحفہ سیمبر کو مجکو دے
عرض کی سنکے تاجر نے کہ آہ — ہو گیا ہون فقر سے مین تو تباہ
ہین تو لشکر ہو گیا اسپر فقیر — کب ہے تم پاس اتنقد دولت کثیر
تم ہو خود مسکین کہان ہم پاس زر — جو خریدو گے اسے لے بھر دو زر
جو کہ نقد و جنس ہے میرا پاس تھا — سبکا سب مین اسکی قیمت دے چکا
ہو گیا محتاج سب کچھ صرف کر — لے کنیزک ہاتھ مین ہے اب زر
یہ ہا نہ وہ مین بیکس رہ گیا — مثل عاشق بیدل و بسمل رہا
آہ صد افسوس اب مین کیا کرون — کس سے جا اپنی مصیبت کو کہون
شیخ نے اس سے کہا تک صبر کر — لاتا ہون مین اسکی قیمت بخطر
بعد ازان اٹھکے با آہ و بکا — روتے روتے شیخ اپنے گھر گیا
گھر گئے شیخ اور نہ تہا پاس اک دانگ — تہ دعا کر یہ فغان و بانگ
جاگتے بس جو رات تنہا بیٹھکر — حال میرا تجھپہ ہے سب آشکار

مناجات شیخ سری سقطی در طلب قیمت تحفہ رحمہا اللہ

رات بھر رو بصد سوز جگر — عرض کرتے تھے کہ ای پروردگار

پاس میرے کچھ نہین پر ای حبیب
کھول گنجینہ کرم کے اپنے در
ہو میرا یارب تو اب حاجت روا
شیخ کی بس عجز و زاری دیکھکر
کھولا دروازہ تو دیکھا اک امیر
اور کئی ہمراہ خادم با ادب
شیخ نے اس سے کہا اسوقت تو
یعنی لیکر چند زر کی تھیلیان
آپکے پاس اسلئے آیا ہون مین
صبح ہوتے ہی ادا کرکے نماز
ہاتھہ احمد کا پکڑا ایک آمین
شیخ کو دیکھا تو کہکر مرحبا
غیب سے کل آئی مجکو یون ندا
ہی خدا کا قرب اسکی جان مین
یعنی خوش بیٹھی تھی میں آپکے کبریا
خلق مین مشہور کرکے ای خدا
خلق میں جو ہو گیا مشہور تر
ہر طرف سے اسکے اوپر کرو ہجوم
مرکب عزلت ہو گمنامی کی راہ
شبقدر سے قدر گم ہونیکی پوچھ
آگیا تاجر بھی اتنے مین وہان
شیخ نے پھر پیش کی ہمیان زر
قیمت تحفہ ہے بس اس سے سوا
رو کے تاجر نے کہی آخر یہ بات
جان سے میرے طرف مائل ہے یہ

ہے ترے فضل و کرم پر اعتماد
اور عطا تحفہ کی قیمت مجکو کر
کر نہ مجکو سامنے تاجر کے خوار
آگیا دریا کرم کا جوش پر
با لباس فاخرہ روی منیر
تھیلیین پر زر لئے ہاتھون مین سب
کسلئے آیا کہا ای نیک خو
جا کے سری کی نظر کر ہن مال
ہو یہ مقبول اب جو کچھ لایا ہون مین
باہر آئے شیخ باشوق دراز
لیگئے اسکو بیمارستان مین
عرض کی آ کہ اب مجھپر کھلا
بے شبہ تحفہ ہے مقبول خدا
نور و عظمت اسکو ہے آہ مین
تونے عالم مین میرا شہرہ کیا
کر دیا مجکو بلا میں مبتلا
کھلگئے سو آفتون کے اسپہ در
آنکر پڑے ہے جیسے ازدحام
آفت شہرت سے جب پکڑے پناہ
عظمت عزلت کو سمجھ عظم سے پوچھ
آنسوؤنکی سیل چہرہ پر روان
عرض کی تاجر نے آنکو دیکھکر
اسسے اسکو کب کرون دل سے جدا
خوابمین حق نے کہا مجکو یہ رات
ہے یہ دیوانی بہت عاقل ہے یہ

کر دے اسدم اپنی رحمت کی نظر
سرخرو کر مجکو تاجر کے حضور
بہر حق موج بحر رحمت موجزن
لوٹتے تھے شیخ خاک عجز پر
ہے کھڑا در پر باداب تمام
کون ہے پوچھا دیا اسنے جواب
مجکو اس رات ای ولی باخدا
دیکے سری کو کر اسکا جو شی
شیخ نے سن مژدہ راحت فزا
میر کو لے ساتھہ اپنے باشرف
دیکھا جو صاحب بمارستان کو
یہ کہ درگاہ خدا مین بیگمان
چاہتی ہے رب کو وہ اسکو ہے رب
شیخ کو دیکھا تو تحفہ رو پڑی
حال سے میرے کوئی واقف نہ تھا
بند محکم مین ہے جو ہے شہر
غیرت و رشک و حسد غصہ و حشم
گر تو ان آفاتسے چاہے پناہ
جسنے دیکھی ہو نہ خلوتکی بہار
قدر اور عظمت اگر چاہے ہے تو
شیخ بولے غم نکر آیا ہون مین
میں نہین دیتا ہون اس تحفہ کو اب
پھر بڑہائے اور درہم چند بار
یعنی ہے مقبول حق تحفہ ضرور
ہو گیا جب ظاہر اسکا مرتبا

مجھ غریب و مفلس و بیمار دل
وعدہ کر آیا ہون میں اس سے ضرور
کر مجھے رسوا نہ اندر مردون
ناگہان ٹہوکا کسی نے آکے در
اور شمع روشن لئے ہمراہ غلام
ہو مین احمد بن مثنی ای جناب
خوابمین یون پہنچی ہاتف کی ندا
جان تو اسکی خرقی میری تخت
سجدہ شکر حق کی نعمت کا کیا
لیگئے تشریف تحفہ کیطرف
بیٹھا ہے آنکھیں لگائے چارسو
قرب تحفہ رکھتی ہے یہ قدر شان
فضل رب کا اسپہ ہے ہر روز و شب
اور یہ کی حق سے مناجات اسکو ہم
وصف کا میرے کوئی واقف نہ تھا
ہے یہ بند آہن سے بھی بس سخت تر
بغض و حرص و دشمنی کینہ و خشم
دامن عزلت پکڑا اور امن چاہ
کیا قدر جانے وہ گمنامی کی نام
بیٹھکر خلوت میں گم کر آپکو
جسکا تو طالب ہے وہ لایا ہون مین
قیمت اسکی دلسکیکا کوئی کب
بڑہتے بڑہتے پہنچے تا چالیس ہزار
پاس میرے خویش و بیگانے سے دور
کر سکے کون اسکی اب بیع و شرا

اب اگر دنیا کی دولت و تمام / کب قبولوں سکو میں ای نیکنام
خالصاً للہ میں بالیقین / کردیا آزاد تحفہ کے تئین
اور جو کچھ ہے سیم و زر میرے سوا / وہ بھی میں نے سب فقیروں کو دیا
کردیا سب کچھ بہ حق میں نثار / تا کروں حاصل رضائے کردگار
حق کی مرضی پر لٹا تاجر نے گھر / باندھ لی مولی کے رستہ میں کمر
پیر نے جو حال تاجر کا سنا / ہاتھ سر پر مار کر رونے لگا
اور کہا گویا کہ رب العلمین / خوش میرے اعمال سے ہرگز نہیں
جو رہا محروم اس حرکت سے میں / جل گیا سر تا قدم حسرت سے میں
مجھ سے راضی ہوتا گر پروردگار / مال میرا ہوتا تحفہ پر نثار
شیخ سے پھر پیر بولا بھر کے آہ / تم رہو سب آج کے میرے گواہ
پاس میرے مال و زر جتنا ہے اب / خالصاً للہ دیا میں سبکا سب
چھوڑ کر کے حشمت و جاہ و سریر / راہ میں حق کی میں ہوتا ہوں فقیر
پاس میرے جسقدر ہے ملک و مال / ترک و لے کردیا میں بے ملال
کردیا راہ خدا میں سب سبیل / بس مجھے کافی ہے وہ نعم الوکیل
الغرض دولت لٹا کر پیر نے / رکھا بار فقر سر پر پیر نے
دے لیے اپنی سب مرادیں توڑ کر / باندھ لی مولی کی مرضی پر کمر
پڑگیا تحفہ کی برکت کا اثر / کردیا یک لخت سبکو بے خبر
عشق کا تحفہ کے اک شعلہ اٹھا / گھر دیے ہمسایوں کے سب بھی جلا
عشق کے دریا میں خود تھی غوطہ زن / پاس والوں کو بھی لے ڈوبی وہ زن

بیان تاثیر صحبت کاملان و تحریص صحبت و خدمت ایشان

کرلیا اپنا سا سبکو یک بیک / جون گرے کان نمک میں ہو نمک
خور کا ہو سنگ و شجر میں جب اثر / صحبت کامل نہ دے کیونکر ثمر
پکڑے خربوزہ سے خربوزہ تو رنگ / زنگ عارف کیوں نہ پھر تجکو لگ
ہوئی بس اکسیر کامل کی نظر / سنگ و آہن جس سے ہووے لعل و زر
تو بھی ہو کاملکا ہمنشین / تا وصال حق سے ہو تو بہترین
ہو تو ان شیروں کے قدموں پر نثار / پھر شکار معرفت کا کر شکار
ہو نہ ان مرغابیوں کے ساتھ ساتھ / تا کہ ہو حاصل تجھے آبحیات
خاک سے کم ہے جو ہو خاکی کا یار / صحبت نوری سے دیکھے سو بہار
گرچہ ہو تو سنگ و آہن سے بتر / صحبت کامل سے ہو لعل و گہر
ڈھونڈ حق کے یار کو ای مرد کار / تا خدا تیرا ہو یار او غمگسار
رات اندھیری اور رہ میں کہا نشان / بے شمع جانا ہلاکی ہے میاں
بحر مقصد بیکران اور دور راہ / رکھ ستارو پر نظر تا ہو نباہ
خدمت کامل کو کر تو اختیار / دین و دنیا کے ہوں تا سب کار
تا توانی بندہ شو سلطان مباش / زخم خور چون گوی شو چوگان مباش
خاکپای کاملان ہو ای پسر / بہتر اس شے سے کہ ہو تو تاج سر
درد کی برکت نے تحفہ کے غرض / کھو دیا ان سبکا روحانی مرض
ان کی صحبت نے کیا ایسا اثر / ہو گئے اکسیر سے چون مثل زر

آزاد شدن تحفہ رضی اللہ عنہا و گریختن او از خلق

تحفہ بند بندگی سے جب چھوٹی / شیر غران کیطرح وہ ہانپتی اٹھی
جسم سے پوشاک پھر کرکے جدی / تن پہ اک گدڑی پرانی ڈال لی
سب لباس فاخرہ تن سے نکال / ٹاٹ کا ٹکڑا لیا اک سر پہ ڈال
جامۂ اطلس کر لیا تن پر پلاس / ترک و لے کردیا راحت کا پاس
عقل کی چادر کو کرکے چاک چاک / عشق کی لی ڈال سر پر اپنی خاک
پہن عریانی کا ایک کرتہ لیا / مفلسی فقر کا توشہ لیا
اشک کے دانوں کی لی تسبیح بنا / اور عصائے آہ ہاتھوں میں لیا
باندھی بیتابی کے پٹکے سے کمر / اور مصلی عجز کا موندھے پہ دہر

درد و رنج و غم کو کر اپنا رفیق
پکڑا شہر نامرادی کا طریق

وقت ہنسنیکا ہے نے رونیکا اب
کردیا آزاد حق نے تجکو جب

اس سے اسپر وقتی یا ہنستی ہو مین
واسطے اسکے ہی جان کھوتی ہو مین

چاہتی ہون اس سے اسکو خاص تر
دل سے مائل ہو نہین اسپر بسر

جبتلک ہوگا نہ دلبر کا وصال
پائی فرقت مین رہونگی پائمال

ہو قرار و صبر کب بلبل کو آہ
جبتلک دیکھے نہ روی گل کو آہ

تا نہ دیکھون شعلۂ رخسار ماہ
مین رہونگی غم سے جل جلکر تباہ

تا نہ جاؤنگی مین مل اس گلگون سے مل
غنچہ سان پرخون رہیگا میرا دل

گرچہ ہے بزم نیا جلوہ وصال
پر ترقی پر ہے عاشق کا خیال

لیکن یہ اور اسکے بازاری و آہ
چھوڑ کر اسکو لیا جنگل کا راہ

شیخ اور تاجر و غیرہ بعد ازین
باہر آئے دیکھا تحفہ کے تئین

چھوٹے ہے جیسے قفس سے جانور
اڑگئی جھٹ ہوتے ہی گھر سے بدر

روح صالح تن جون فرقت کی گھڑی
ٹھہرتی ہے کب وہ جسم سے وہ رے

دام مین قید ہوئی وحشی جو تھا
بند کھلتے ہی ہوا شل ہوا

اور کیا آنکھوں سے جاری بحر خون
شیخ سر نے کہا پھر اس سے یون

آہ بھر کے عرض کی تحفہ نے یون
واسطے اپنے نہ روؤن نے ہنسون

بھاگتی ہون اس سے مین کسطرف
اور رونا اس سے ہے اسپہ صرف

جبتلک اس تک نہین پہنچونگی مین
جانکو اپنی یونہی کھوونگی مین

ماہی بے آبکو کب ہو قرار
ہو نہ جبتک بحر تک اسکا گزار

تا نہ دیکھونگی لب دندان یار
مین رہونگی خون دے اشکبار

اسکے سودائے محبت مین تباہ
جان و تن کو کرونگی مین فدا

گرچہ ہے دلبر مرا ہر لحظہ پاس
لیک تشنی کی کب بجھتی ہے پیاس

ای برادر ہے نہایت گو بہشت
ہرچہ بر روی میری بر روی ہالیست

دلمین اسنے من چھاڑ کر وہ چاک جیب
ہوگئی مثل پری اکدم مین غیب

ڈھونڈا ہر چند سب نے اسکو جا بجا
پر نہ تحفہ کا پتا انکو ملا

لگگیا خشکی سے ناگہ حسب خواہ
ماہی بے آب کو دریا کا راہ

بلبل بے بس جو تھی پنجرہ مین وا
کھلتے ہی کھڑکی لیا گلشن کا راہ

اب نشان اسکا کہان پاتے ہو تم
وہ ہو صحرائے عشق مین گم

رفتن شیخ و تاجر و امیر احمد بن مثنی به بیت الله و انتقال کردن امیر در راه مکه و ملاقات شدن شیخ از تحفه و انتقال نمودن تحفه و تاجر

جب نہ تحفہ کا پتا ان کو ملا
کردیا پھر عزم بیت اللہ کا

جب نہ پایا تحفہ جان کاہ کو
چلدیے پھر تینون بیت اللہ کو

دولت دنیا تو تھی کرکے نثار
جان بھی جان آفرین پر کی نثار

ایکدن باشوق دل و سینہ صاف
کر رہے تھے شیخ کعبہ کا طواف

تھا ایک مضمون اس نے لکھا تھا
سنتے کہتا ہے کوئی بیدل یہ بات

بے چلے غم سے روزن کا تو
شادی دل ہے غم اندوہ کا تو

درد ہے تیرا شفا بیمار کی
غم تیرا ہے دوا دلزار کی

شیخ و تاجر میر تینون ہو بہم
متفق ہوکر کیا قصد حرم

مر گیا انمین سے رستہ مین میر
حسرت درد و الم کا کھا کے تیر

میر تو انسے گیا مر راہ مین
شیخ و تاجر پہنچے بیت اللہ مین

اک صدا پر درد آئی کان مین
جس سے جوش انکی پڑا آ جان مین

ای میرے معبود ای محبوب دل
ای میرے مقصود ای مطلوب دل

رہنمائی تجھسے ہے گمراہ کی
دے تو آگاہی تو جان آگاہ کی

پیاس تیرے شوق کی رکھتا ہے جو
تیرے آب وصل بن کب سیر ہو

عاشق حق نست ہے دنیا مین مریض
آہ و درد اسکی دوا ہے بے نقیض

سُنکے اُس سے شیخ مضمون دعا
مثل سیل اشک اُس جانب چلا

سنکے اُسدم شیخ کی آواز پا
چونک اٹھی یکبارگی وہ پارسا

شیخ نے پوچھا کہ تو کون ہے بتا
جسکے نالے سے مرا دل خون ہوا

رحم حق تجھپر ہو ہے حیرت کی جا
آشنا کے بعد ہو نا آشنا

مین ہون تحفہ جسکو کی تمنے رہا
پائی پردہ سے ترے مین سو نوا

ہے پڑی اک غار مین وہ پاک تن
خاک مین غلطان ہی اُسکا تن بدن

سرو سیمین قد ہوا اُسکا خلال
ہر تن گھٹ کر ہوا مثل ہلال

قطرۂ خون ہے ہزارون چشم پر
سو لبون پر آہ و نالہ پر شرر

کیا ہوا حاصل تجھے کہہ بعد ازان
خلق سے ہو کے خلوت مین نہان

جسنے چہوڑا دوستون اور شہر کو
تونے کیا دیکھے کرم حق کے کہو

اسم اعظم سے تمہین ہوگا عیان
کیا ملی عظمت اُسے ہو کر نہان

قدر قیمت پائی مین چھپنے مین یون
لعل و گوہر کوہ کے کونو مین جون

خلق سے جسدم ہوئی ہون مین نہان
جو نہان تھا ہو گیا مجھپر عیان

تخت پر اپنی محبت کے بٹھا
تاج الفت کا میرے سر پر دھرا

قربت حق سے ملے انست مجھے
غیر اسکے سب ہے وحشت مجھے

تھا بہے ہمراہ عرب کی راہ مین
مر گیا غم سے وہ تیری چاہ مین

حق تعالی کی مرا الفت مین وہ
ہمقدم ہے ہیگا میرا جنت مین وہ

شیخ بولے وہ کریم بے ریا
خط آزادی تجھے جسنے دیا

ہے عطا افزا تیری امید پر
لگ رہی ہے ہر طرف اسکی نظر

دم مین بھر کر سانس ٹھنڈا مر گئی
عشق کے سب کام پورے کر گئی

عمر خلوت مین گذاری یار کی
مرد وار آخر کو جان بھی وار کی

غم تھا اپنا کر نہین گر مجکو غم
جائے ماتم ہے نہ جس جا مین ہو غم

بیدلی سے وہ بھی گر کر خاک پر
مر گیا تحفہ کے رکھہ پاؤن پہ سر

دیکھکر یہ حال بولے شیخ یون
انا للہ الیہ راجعون

جوکہ ہو غم سے ترسے پر اضطرار
بے ترسے دیکھے ملے کب ہم قرار

جا کے دیکھا اکطرف اک خستہ تن
سر بسجدہ خاک مین ہے نعرہ زن

سر اٹھا کر اُسنے دیکھا شیخ کو
اور کہا اے شیخ سری خوش تو ہو

سنکے بولے لا الہ الا ہو
جہل ہو بعد علم کے اے نیک خو

تم گئے کیا بھول اے سری مجھے
مین ہون تحفہ بھول بیٹھے تم جسے

شیخ نے دیکھا جو اسکو غور کر
مثل تنکا ہو گئی ہے سوکہہ کر

ہو گئی ہے زہد سے جیسے خیال
ہے گل پژمردہ کانٹے کی مثال

ہو گیا قامت الف سا اسکا نون
مار مرن کی طرح کاکل نگون

شیخ نے تحفہ سے پوچھا اے قمر
نخل تنہائی سے کیا پائے ثمر

تجکو تنہائی مین کیا حق نے دیا
کر بیان کچھہ لطف وصف کبریا

عرش کی تحفہ سنانے والا قدر
شب قدر نے چھپکے پائی کیا قدر

مین وہ پایا خاک مین عزت کی رل
خاک سے پاتا ہے جون ہر تخم پھل

سیم و زر کی جون مجھے اے نکتہ سنج
ملگیا کان نہان سے ایک گنج

لاکھہ مین سے اک کرم اسکا ہے یہ
دی ہے اپنے قرب مین مجکو جگہہ

دفع درد و غم میرا سب کر دیا
عشق سے اپنے میرا دل بھر دیا

شیخ نے اس سے کہا یون اے امیر
دے تہا جو قیمت مین تیرے نذر کثیر

یون کہا تحفہ نے وہ نیکو سرشت
ہیگا ہمسایہ میرا اندر بہشت

حق نے بخشا ہے اسے وہ مرتبا
آنکھہ نے دیکھا نہ کانون نے سنا

تاجر دل خستہ الفت مین تیری
چار چشم ہے شوق زیارت مین تیری

سنکے تحفہ نے دعا اک دلمین کی
مر گئی رکھکر در کعبہ پہ سر

جان مت دے جان اسنے رائگان
جان جانان پر فدا کی اُسنے جان

چھوڑ کر اے دل یہ وحشتگی
سیکھہ لے اس زن سے تو مردانگی

آگیا تاجر بھی ناگہ اسگھڑی
دیکھا تحفہ کو کہ ہے مردہ پڑی

جان دی بیساختہ مثل پتنگ
ساتھہ اُس شمع کے جلکر بیدرنگ

بعد ازان تجہیز اور تکفین کر
خاک مین دونون کو سونپا سر بسر

شیخ نے دونوں کا گور و کفن
رحمت حق ہو سدا اونپر نثار

بعد حج راہی ہوئے سوئے وطن
دے جگہ ہکو بھی رب اونکے جوار
ہو چکی جب مثنوی تحفہ تمام

رحمت حق ہو جیو شام و سحر
بارہ سو تہے اور اکاسی سال جب
تحفۃ العشاق رکہا اسکا نام

اور شہید فی کی سعادان
ہو چکا جب حضرت تحفہ کا

قطعہ تاریخ از نتائج افکار مولوی محمد نظام الدین صاحب عشق کیرانوی شاگرد حضرت فراغ دہلوی

ہوا جب تحفۃ العشاق مطبوع
نفیس و خوب و دلچسپ و یگانہ
سنا ہاتف کے سو نعمت سے یہ اے عشق
کہلا صد شکر برکت کا خزانہ ۱۳۰۱

مختصر فہرست کتب مطبع مجتبائی دہلی

رسالہ جہاد اکبر مجتبائی۔
رسالہ درد غمناک ۔
تحفۃ العشاق ۔
غذائی روح منظوم اُردو مجتبائی انحاجی امداد اللہ صاحب تہانوی
دفتر ہفتم مثنوی مولانا روم فارسی جس کو حضرت مولانا ابو محمد صاحب و مولوی شیخ محمد صاحب محدث تھانوی قدس سرہ العزیز نے ۱۲۸۲ ہجری مین تصنیف کیا اسکے مضامین نکات سلوک سے مملو ہین اور لب لہجہ زبان مین مثنوی کے ساتھ پوری مناسبت ہے اہل اللہ کے لیئے ایک آئینہ حق نما اور طالبان حق کو یہ کتاب کار آمد خاص ہے۔
رموز العارفین نظم

مجموعہ بجہ بوجہ منظوم مجتبائی
کمالات عزیزی اُردو مع مجربات عزیزی مولانا شاہ عبد العزیز رح
گلزار ابراہیم یعنی قصہ ابراہیم ادہم
بحر الحقیقت اُردو اصلاح نفس مین عجیب کتاب ہے۔ کشوری
ارشاد رحمانی ملفوظات قطب دوران حضرت فضل الرحمن گنج مراد آبادی رح روان راہ سلوک نقشبندیہ کیلیئے یہ رسالہ نہایت مفید ہے۔
انیس العاشقین فارسی در بیان معرفۃ و تصرف و وصول الی اللہ از مولانا حسام الدین مانک پوری
نظام القلوب فارسی ملفوظات حضرت نظام الدین اورنگ آبادی خلیفہ حضرت کلیم اللہ جہان آبادی

نافع السالکین فارسی ملفوظات حضرت شاہ سلیمان صاحب تونسوی رح۔
ملہمات از حضرت قطب جمال ہانسوی خلیفہ حضرت بابا فرید گنج شکر رح مع ترجمہ اُردو
سراج السالکین ترجمہ اُردو
منہاج العابدین صحیح مجتبائی
ہدایۃ الطالبین فارسی از حضرت شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی مجددی رح اسمین علاوہ اذکار واشغال کے نسبتوں کا حال بھی لکھا ہے اور خصوصاً اپنا حال جو توجہ قطب ربانی حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ فیضیاب ہوئے ہین اور نیز بعض اذکار عالم رویا مین بھی پیر صاحب سے حاصل ہوئے ہین یہ کتاب عجیب ہے مطبوعہ مجتبائی۔
مرقعہ شریف فارسی اصلی محشے در دعوات و اعمال از شاہ کلیم اللہ جہان آبادی رح۔ مجتبائی
کشکول شریف عشقی در اذکار و اشغال فارسی مجتبائی از شاہ چند موصوف۔
مکتوبات کلیمی از حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی۔ فارسی
ارشاد الطالبین فارسی از قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح در مسائل تصوف مع ضمیمہ ایک مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری رح مشتمل بر عقائد ضروری و فوائد لازمی مجتبائی
جمال العارفین مع ترجمہ اُردو رسالہ حق نما۔